MAKTABA -E-JAMIA-HAQQANIA

مشاہیر

مکاتیب

بنام

شیخ الحدیثؒ مولانا سمیع الحق

جلد نمبر ۵

ترتیب و تعریف، توضیح و حواشی

مولانا سمیع الحق

تقریباً پون صدی پر مشتمل اساطین علم ادب.... علماء و محدثین.... مشائخ و اکابرین اُمت.... نامور اہلِ قلم شہسوارانِ صحافت.... دانشور و مصنفین.... سیاسی زعماء حکمران و سلاطین کے مکتوبات.... نگارشات.... تاثرات اور احساسات کا مجموعہ علمی، فقہی، مذہبی مسائل، ملکی تحریکات و بین الاقوامی سیاسی آتار چڑھاؤ اور عالمِ اسلام کو درپیش بحرانوں کے مدو جزر پر اربابِ فکر و دانش کے خیالات و افکار کا ایک عظیم الشان ذخیرہ

مولانا سمیع الحق کے قلم سے

ادبی تعارفی حواشی اور توضیحات،

نیز مشاہیر کے خطوط کے

عکسی نمونے

مؤتمر المصنفین

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک - پاکستان

مشاهیر کتاب ایک نظر میں

جلداول: مکتوبات بنام شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ

صفحات ۷۰۴

مکتوبات بنام مولانا سمیع الحق کی تفصیل

اکابر برصغیر پاک وہند بشمول بنگلہ دیش کے خطوط۔ (چار جلدوں پر مشتمل)

جلددوم : ا ب پ .... صفحات: ۱۔ ۵۱۶ (۵۱۶)

جلدسوم : ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ز س

.... صفحات ۵۱۱۔۱۰۷۹ (۵۶۸)

جلدچہارم: ش ص ض ط ظ ع ....صفحات ۱۰۹۲۔۱۷۵۰ (۶۵۸)

جلدپنجم: غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی......صفحات ۱۷۵۳۔۲۲۳۰ (۵۱۲)

جلدششم : افغانستان (جہادی مشاہیر کے خطوط' جہادی رپورٹیں' شہداء' تحریک طالبان پر

مشتمل تفصیلات گویا **جہاد افغانستان اور جامعہ حقانیہ**

مستقل ایک جلد (صفحات تقریباً ۵۰۰)

جلدہفتم: بیرونی ممالک ایران' عالم عرب' افریقہ' سنٹرل ایشیاء' فارایسٹ'

امریکہ اور یورپی ممالک .... (صفحات ۵۰۰ سے زائد)

جلدہشتم: ضمیمہ جات' اضافات اور توضیحات پر مشتمل مستقل جلد

نوٹ:

مکتوب نگاروں کی ترتیب فرقِ مراتب کا لحاظ کئے بغیر حروف تہجی الف باء تا کے مطابق رکھی گئی ہے

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب: مشاہیر
(از) شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
(مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

جمع و ترتیب و تحقیق و حواشی: شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

تخریج: محمد شفیق فاروقی ـ مولانا محمد ابراہیم فانی

طباعت: اصلاحیہ

قیمت:

باہتمام: اسامہ سمیع الحق مدیر مولانا راشد الحق سمیع

کمپوزنگ: ہارون حنیف ـ شفیق الرحمن آصف
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

طبع: پہلی بار جون 2011

رابطہ: فون 0923-630435 فیکس 0923 630922

ای میل: editor_alhaq@yahoo.com

ناشر: موتمر المصنفین، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

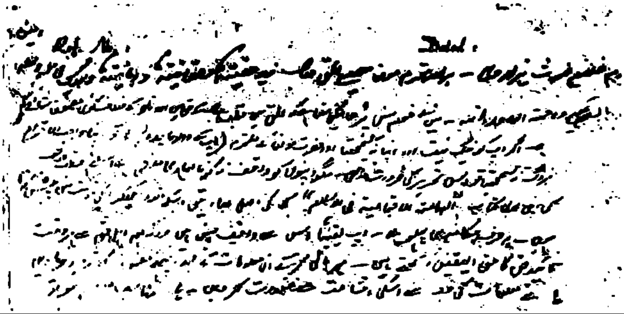
ملنے کے پتے:

☆ مکتبہ الحق شریعت مارکیٹ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک ☆ موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
☆ اسلامی کتب خانہ اردو بازار پشاور ☆ مکتبہ رشیدیہ ... اکوڑہ خٹک

بعض مشاہیر کے خطوط کے عکسی نمونے

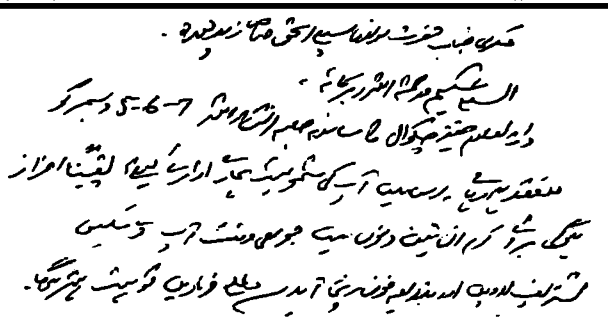
حضرت مولانا
غلام غوث ہزارویؒ

خط صفحہ	1800



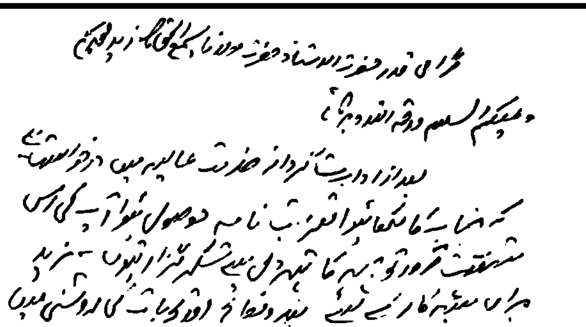
حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندی
چکوال

خط صفحہ	1788


مکرمی جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہم۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

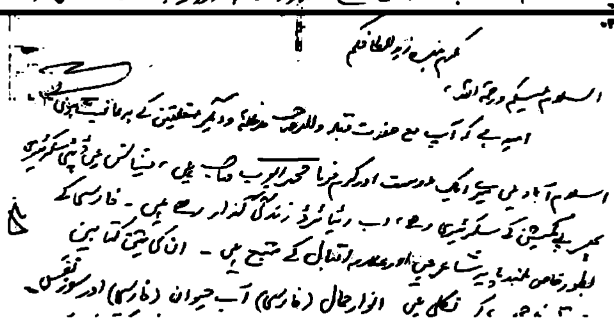
مولانا مفتی حافظ غلام الرحمان
جامعہ عثمانیہ پشاور

خط صفحہ	1787


گرامی قدر حضرت الاستاذ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہم
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا غلام محمد سلیمانی
کراچی

خط صفحہ	1814


السلام علیکم ورحمۃ اللہ

شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ
مولانا محمد فرید صاحب زروبی

خط صفحہ	1829

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم [illegible]

[illegible]

مولانا فضل الرحمان
امیر جمعیت علماء اسلام (ف)

خط صفحہ	1839

محترم المقام جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔

جناب والا سے حضرت [illegible] محمد اللہ [illegible]

[illegible]

مولانا فداء الرحمن درخواستی
کراچی

خط صفحہ	1827

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ کا خط ملا ملی یکجہتی کونسل
کے جنرل کونسل کا رکن منتخب کرنے پر میں آپ کا
شکر گزار ہوں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ملی یکجہتی کونسل کے تمام ارکان کو اخلاص عطا فرمائے آمین

والسلام
فداء الرحمن درخواستی

مولانا فضل الرحمان دیروی

خط صفحہ	1843

سيدي المحترم المقام صديقي الهمام محمد سميع الحق
لا زال التأييد من الله الحق مرافق
هذا أقدم من عبارات التحية والتسليم وقد ضاق
أمامي باب التعبير واعترف القلم بالتقصير فعليكم
السلام على الدوام وصباح الخير كل صباح
وأسعد الله مساءكم في كل مساء ودوام العافية
إذا أنعست وصحو إذا استيقظت
إذا شربت أكلت ونعيما إذا اغتسلت وصباركم

مولانا فضل دیان
عمرزئی چارسدہ

خط صفحہ 1851

[illegible]

مولانا فضل ربی ندوی کراچی
ادارہ نشریات اسلام کراچی

خط صفحہ 1856

مکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہونگے۔
آپ کو حضرت مخدومی مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کو جو شاہ فیصل ایوارڈ ملا ہے اس خبر کی فوٹو اسٹیٹ روانہ کر رہا تھا امید ہے کہ آپ نے اس پر "الحق" میں اداریہ ضرور لکھا ہوگا۔ اس کی ایک کاپی ضرور بھیجیں۔ میری خواہش یہ تھی کہ اگر آپ اپنے زیر اثر اخبارات اور دیگر جرائد کو اس ایوارڈ کی طرف توجہ دیں کہ وہ اس پر ضرور لکھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مولانا مدظلہ ہندوستانی ہیں لیکن پاکستان کا تعلق شاہ فیصل ایوارڈ اور سعودی حکومت سے بہت ہی قریبی ہے اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ یہ ایوارڈ اسلامی خدمات پر دیا گیا ہے

قاری فیوض الرحمان ہزاروی

خط صفحہ 1870

بخدمت محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب! السلام علیکم!

[illegible]

مولانا گل رحمان ناظم حقانیہ

خط صفحہ 1907

مخدومنا و مکرمنا حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہونگے

[illegible]

مولانا گوہر رحمان
تفہیم القرآن مردان

خط صفحہ	1912

محترم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وفاقی سینیٹ کے ریکارڈ میں شریعت بل پیش کرکے
قابل تقلید [illegible] ہمارا [illegible] دینی
فرض ادا کیا ہے۔ علماء دین اگر متحد ہو کر نفاذ
شریعت کی مہم چلائینگے تو انشاء اللہ [illegible]

مولانا لطافت الرحمان سواتی
سابق مدرس حقانیہ

خط صفحہ	1921

[illegible]

مولانا محمد لطف اللہ عباسی
مدینہ منورہ

خط صفحہ	1934

[illegible]

حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی
جامعہ اشرفیہ لاہور

خط صفحہ	1952

گرامی قدر محترم ومکرم زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام مسنون آنکہ ایک عرصہ سے دل میں
یہ احساس شدت کے ساتھ پیدا ہو رہا تھا کہ حضرت حکیم الامۃ رح کے
مواعظ وتصانیف کی اشاعت کا باقاعدگی کے ساتھ کوئی سلسلہ
شروع کیا جائے۔ ناچیز نے اس غرض کیلئے مکتبہ اشرفیہ
قائم کیا اور ماہانہ اشاعت کے ذریعہ حضرت رح کے مواعظ
[illegible]

مولانا مبارک علی دیو بندی
نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

خط صفحہ	1958

برادر عزیز زید مجدکم
السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔ دارالعلوم دیوبند میں [illegible]
خاطر [illegible] اللہ تعالیٰ آپ کی آرزو پوری فرمائے
ایف ویزا کیلئے دارالعلوم کے تصدیق نامہ کی ضرورت ہے۔ دارالعلوم کی
اس تصدیق نامہ کے بعد آپ کو ویزا ملیگا۔ تصدیق نامہ کیلئے آپ
[illegible] کی ضرورت [illegible]

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

خط صفحہ	1982

[illegible]

حضرت مولانا حکیم محمد اختر
اشرف المدارس کراچی

خط صفحہ	1985

محترم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت فیوضہم و جناب حضرت شیخ الحدیث
دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ
احقر فروری [illegible] میں پشاور برائے زیارت [illegible] دامت برکاتہم [illegible]
دامت برکاتہم حاضر ہوا تھا دارالعلوم حقانیہ میں حاضری [illegible] حضرت کی زیارت
و ملاقات کا اشتیاق تھا مگر بعض اعذار و وجوہ مانع رہے۔ [illegible]
عدم تعارف تھا [illegible] یہ معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب [illegible]

ماہر القادری
ایڈیٹر فاران کراچی

خط صفحہ	1957

جناب مکرم
السلام علیکم
[illegible] ہر مہینہ بھیجا جا رہا ہے
[illegible] ڈاک کی بدنظمی کا سبب ہے!
آپ لکھیں کہ کس کس مہینہ کے شمارے نہیں ملے!
تاکہ دوبارہ بھیج دیئے جائیں!

مولانا مرغوب الرحمان
مہتمم دارالعلوم دیوبند

خط صفحہ 2021

برادر مکرم . زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر بعافیت ہے آپ بہمہ وجوہ مع الخیر ہوں۔

ریڈیو پاکستان کے ذریعہ آپ کے والد بزرگوار حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی وفات کی خبر سے بڑا صدمہ ہوا۔ حضرت مولانا کو اور آپ کو دارالعلوم دیوبند سے فرزندگی اور وابستگی وعقیدت کا جو دیرینہ اور بے پناہ تعلق رہا ہے۔ اور اسی وجہ ہم خدام دارالعلوم کو بھی مولانا رحمۃ اللہ اور آپ سے جو محبت رہی ہے۔ اس بنا پر یہ سانحہ اپنا گھریلو سانحہ معلوم ہوتا ہے۔ اور دل و دماغ پر اسکا بڑا اثر ہے۔

مولانا محی الدین خان
ایڈیٹر مدینہ ڈھاکہ

خط صفحہ 2009

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم مولانا! ہم نے یہاں ۱۷ مئی بروز اتوار جلسہ سیرت کا انتظام کیا۔ لہذا ۱۶ مئی سنیچر کے روز آپ حضرت کو ڈھاکہ پہنچنا چاہئے۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب اور آپکے لیے ٹکٹ کا انتظام (پشاور ڈھاکہ) کرنے کے لیے مردان کے [illegible] مرتضیٰ صاحب کو کہہ دیا گیا ہے۔ وہ مردان یا

مولانا اسرار اللہ مدرار
مردان

خط صفحہ 2014

محترم ومکرم مولانا سمیع الحق صاحب مدیر ماہنامہ الحق زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

جیسے علمی اور دینی رسالے بہت ہی کم ہیں۔

الفرقان لکھنؤ

[illegible]

۲/۵

برادر محترم! احسن اللہ عزاکم واجرکم وتقبل صبرکم ورحمہ [illegible]

عنایت نامہ مورخہ ۸ محرم الحرام موصول ہوا [illegible]

اللہ کی زندگی میں آپ حضرات سے ملاقات کی نصیب فرمائے۔

وما ھو علی اللہ بعزیز

م

مولانا محمد منظور نعمانی
"الفرقان" لکھنؤ

خط صفحہ	2088

محترم المقام مکرم مجد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد

حضرت شیخ المشائخ کی رحلت یقیناً ایک عظیم ملی دینی قومی حادثہ فاجعہ ہے

آپ کے والد باعتبار ظاہر اور ہمارے والد روحانی ہیں روحاً وعلماً ودیناً واخلاقاً۔

اس غم میں ہم سب آپ کے ساتھ شریک ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جناب کے والد شیخ [illegible] کی رحلت سے ہم علماء بلکہ جمیع اہل پاکستان

ظل رحمۃ اللہ وبرکات اللہ سے محروم ہوئے۔ یتیم ہوئے۔

مولانا محمد موسیٰ البازی
جامعہ اشرفیہ لاہور

خط صفحہ	2101

[illegible] 2000

محترم المقام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب! زید مجدکم الجلیلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔

جامعہ اسلامیہ حضرت مولانا مسعود اظہر صاحب کو اللہ نے [illegible] جو مقام عطا فرمایا

ہے یہ اللہ والوں کی عزت و اکرام ہے۔ جس سے [illegible] پورا [illegible]

۲۶ فروری کو ہماری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ایک مرحلہ سے ہوتی ہے جس نے

اس کانفرنس میں عزیز فاروق اعظم اور عزیز مسعود اظہر ہر دو کو دعوت

دی ہے اور ان دونوں نے دعوت قبول کر لی ہے الحمد للہ دونوں میرے عزیز شاگرد ہیں

جو نسبت بھی میرے لئے باعث عزت اور باعث فخر ہے۔ تمنا یہ ہے کہ اس مبارک

موقعہ پر آپ بھی [illegible] دعوت دی جائے تاکہ اس [illegible]

ہے جو تمام علماء حق کی عزت ہے ایک سٹیج پر اکٹھے ہوں اور [illegible]

مولانا منظور احمد چنیوٹی

خط صفحہ	2083

مولانا محمد میاں

خط صفحہ 2111

مشفقی [illegible] زاد لطفہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مولانا نظام الدین شامزئی

خط صفحہ 2137

محترم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ مولانا حامد الحق کی کامیابی پر مبارکباد قبول کیجئے

اللہ تعالیٰ خانوادہ حضرت شیخ الحدیث کو ہمیشہ خرم اور کامیاب و کامران رکھے۔ آمین

حامل رقعہ مولوی حبیب اللہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے فاضل اور متخصص ہیں

اور اچھی استعداد و اچھے اخلاق کے مالک ہیں افغانستان کے رہنے والے ہیں

وہاں اسلامی دور میں سرکاری دارالافتاء میں کام کر چکے ہیں

سید نفیس الحسینی شاہ

خط صفحہ 2151

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

[illegible] کتاب "عوارف المنیفہ" ارسال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پروفیسر نور محمد غفاری

خط صفحہ 2175

[illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ [illegible] شیخ الحدیث [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جناب وحید الدین خان

مدیر الرسالہ دہلی

خط صفحہ 2181

آج رجسٹری سے موصولہ ۱۸ رمضان [illegible] ملا

[illegible] کرنے سے معذوری ہے۔ الفرقان (لکھنؤ) [illegible]

[illegible] (دہلی) [illegible] شائع ہوتے [illegible]

اگر آپ کو کوئی چیز پسند آئے تو اس کو نقل فرما سکتے [illegible]

[illegible]

[illegible]

خادم

وحید الدین

مولانا سید وصی مظہر ندوی

خط صفحہ 2188

محترم جناب مولینا صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عزیز گرامی مولینا عابد الحق حقانی کی شادی خانہ آبادی کی تقریب سعید کے

موقعہ پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زوجین پر رشتۂ مودت ورحمت ہمیشہ مستحکم رکھے

اور اولاد صالح وسعید سے نوازے۔ آمین!

ولیمہ مسنونہ میں شرکت اس موسم میں خاصی مشکل ہے۔ بہرحال جسمانی طور پر

موجود نہ ہوتے ہوئے بھی قلبی طور پر مجھے حاضر ہی تصور فرمائیں۔

والسلام

[illegible]

برادر محترم وفقکم اللہ لکل خیر وسعادۃ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذشتہ ہفتہ
"الحق" میں آپ کی نگارشات دیکھ کر
دل سے دعا نکلی اور بیحد مسرت ہوئی
"اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ"
بس اب ضرورت اسکی ہے کہ جو کچھ لکھا

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری
بانی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

2202	خط صفحہ

مخدومی ومکرمی [illegible] صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ایک مرتبہ پھر "الحق" میں اشاعت کیلئے ایک مضمون "اسلام میں بچوں کی فلاح و
بہبود اور ان کی تعلیم و تربیت" کے عنوان سے بھیج رہا ہوں۔ اگر مناسب خیال فرمائیں
تو الحق کے کسی قریبی شمارہ میں شائع فرما دیجئے۔ یہ مقالہ لاہور میں
پبلک ہیلتھ ایسوسی ایشن آف پاکستان کی جانب سے منعقدہ کانفرنس میں
۷ فروری ۱۹۹۱ء کو پڑھا گیا تھا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی
کراچی یونیورسٹی

2209	خط صفحہ

مکرمی ومخدومی زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
مزاج گرامی! کئی (بہت سو ...) پچھلے سال کی زیارت کے
بعد واپس گھر پہنچا ہوں، آپ نے سال کیلئے ابھی کچھ لکھ نہیں سکا۔
حق تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اپنے فضل و احسان سے اسی امر
کے اسباب مہیا فرما دیں، جن میں ان کے نزدیک خیر ہو۔
میں اپنی کوتاہی کی وجہ سے "الحق" سے رابطہ قائم نہیں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید
ایڈیٹر "بینات" کراچی

2221	خط صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

پروفیسر غازی احمد[1] (نومسلم)

(قبولِ اسلام کی داستان من الظلمات الی النور حاضری کا ارادہ O مولانا منظور نعمانی کا نوازش نامہ)

۲۷ جون ۱۹۸۸ء

مکرم و محترم مولانا سمیع الحق صاحب متعنا اللہ بطول حیاتکم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مولانا نعمانی صاحب مدظلہ کا نوازش نامہ میرے لفافہ میں تھا۔ ارسال خدمت ہے۔ جناب کی خدمت میں میرا بھی حاضری کا ارادہ ہے۔ شاید جناب کی نظر سے میرے قبولِ اسلام کی داستان من الظلمات الی النور گزری ہو۔ ورنہ جناب کی خدمتِ عالیہ میں ارسال کردونگا۔

والسلام خادم پروفیسر غازی احمد (سابق پرنسپل) گورنمنٹ کالج بوچھال کلاں ضلع چکوال

☆☆☆

ڈاکٹر غزن خٹک[2]

۱۰ ستمبر ۱۹۸۸ء (شیخ الحدیث کی وفات کا صدمہ)

د لوی خدای پنامه

راته گرانو رورہ! ژوندی اوسی. السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته.

دګران مشر، ستر عالم او دخدای دنازولی محترم مولانا صاحب د وفات نه خبر شوم. انا لله و انا الیه راجعون. هر څوک د ارواح بنار مولانا صاحب غوندی شخصیتونه د ملتونو او قومونو سرمایی او پانګی وی او په ټولو یی ملتونو او قومونو ته زیانونه رسیږی. خو په هر حال داحقه لار ده او هر چاته پری یو ځل تلل دی. خدای پاک دی هغوی ته جنتونه او تاسو ته صبر درکړی. آمین

ستاسو ورور ڈاکٹر غزن خټک

۱۔ مشہور نومسلم جن کے سفرِ اسلام کی خودنوشت داستان محولہ بالا کتاب میں پڑھی جاسکتی ہے، کتاب کے مطالعے سے اسلام کی حقانیت اور قدر و قیمت معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ قابل فاضل ادیب شیدوا اکوڑہ سے تعلق رشتہ داروں میں سے ہیں، ایران میں پاکستانی سفارتخانہ اور ریڈیو تہران سے وابستہ رہے۔

☆☆☆

ڈاکٹر غضنفر مہدی

چیئرمین مرکزی امام حسین کونسل اسلام آباد

(۱)

مرکزی امام حسین کونسل عالمی بین الادیان سیرت کانفرنس

10 اپریل 2006ء بروز سوموار 2:30 بجے

بمقام میریٹ ہوٹل اسلام آباد

تمام مکاتب فکر کے جید علماء مشائخ اور مختلف مذاہب کے ممتاز سکالرز آنحضور نبی اکرمؐ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کریں گے۔

آپ سے شرکت کی استدعا ہے۔

چشم براہ

سید روح الامین پیر آف مانکی شریف، مرزا سلیم عباس شگری، علامہ کفایت حسین نقوی، قاری نجم مصطفیٰ، علامہ سید اظہار حسین بخاری، علامہ عمر ریاض عباسی، سید مظہر حسین شاہ، پیر صوفی عطاء محمد قادری، ڈاکٹر تقی امام بخاری، احسان کبریا

متمنی شرکت ڈاکٹر غضنفر مہدی
چیئرمین مرکزی امام حسین کونسل

(۲)

۱۳/دسمبر ۲۰۰۶ء

(بین الاقوامی حُسینیہ کانفرنس)

28th ANNUAL INTERNATIONAL HUSSAINIA CONFERENCE

Most Respected Sir, Assalam-o-Alaikum,For the last 27 years, Markazi Imam Hussain Council is arranging International Imam Hussain Conference annually to promote the atmosphere of brotherhood and fraternity among the masses. The leading religious personalities of all sects were among the participants all such conferences held during the yester years. The importance of this can be well judged as these conferences were presided over by the then Presidents and the Prime Ministers of Pakistan. No doubt this is a national event of historic importance and in an effort to bring Muslim Ummah at one platform. Two days Annual International Hussainia Conference will be held on 18th January 2007 (Thursday) from 09:00 a.m to 02:30 p.m and on 2nd day of 19th January 2007 (Friday) from 09:00 a.m to 01:00 p.m at Marriott Hotel, Islamabad. The theme of the Conference as selected by the Council will be "Hazrat Imam Hussain (A.S) and itehad-e-Ummat".

We request your honour to kindly grace the occasion with your presence as a Chief Guest.

Earnestly looking forward for your kind consent please.

Yours Sincerely,

Dr Ghazanfar Mehdi Chairman Markazi Imam Hussain Council

(۳)

(کانفرنس برائے اتحاد امت)

مکرمی ومحترم! تسلیمات۔مرکزی امام حسین کونسل کے زیرِ اہتمام حسب سابق ۲۲ ویں سالانہ حسینیہ کانفرنس انشاء اللہ ۲۵ مارچ بروز اتوار ۹ بجے صبح تا ڈیڑھ بجے سہ پہر میریٹ ہوٹل میں منعقد ہوگی۔صدر مملکت جناب محمد رفیق تارڑ اس کانفرنس کا افتتاح فرمائیں گے۔کانفرنس میں ملک بھر سے ۱۴۰۰ کے قریب تمام مکاتب فکر کے علماء ومشائخ اور بیرون ممالک کے وفود شرکت فرمائیں گے۔اتحاد امت کے حوالے سے ہر سال یہ تاریخی اجتماع ہوتا ہے۔جسے عالمی ذرائع ابلاغ عامہ بھرپور اہمیت دیتے ہیں۔آپ نے ہمیشہ اتحاد بین المسلمین کیلئے ہراول دستے کا کردار ادا کیا ہے۔میری درخواست ہوگی کہ آپ اس عظیم الشان کانفرنس سے بحیثیت مہمان خاص خطاب فرمائیں۔خصوصی کرم ہوگا اگر پروگرام جلد کنفرم فرمادیں۔ العارض ڈاکٹر غضنفر مہدی

سیکرٹری جنرل امام حسین کونسل

(۴)

(لندن کی حضرت فاطمہؓ عالمی کانفرنس)

۵ مئی ۲۰۱۰ء

30 ویں سالانہ وفات حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا اتحادِ امت کانفرنس

مکرمی ومحترمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب،صدر جمیعت علماء اسلام اکوڑہ خٹک

احترامات۔مرکزی امام حسینؑ کونسل گذشتہ 30 ویں برس سے حضرت پنجتن پاک کے ایام ولادت وشہادت مشترکہ عقیدت واحترام سے مناتی ہے۔جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء،مشائخ اور سکالرز اتحاد امت اور فرقہ وارانہ اتحاد کیلئے کاوشیں کرتے ہیں۔ملک کا یہ شاید واحد پلیٹ فارم ہے جہاں شیعہ،سنی،دیوبندی اور اہل حدیث یکجا جمع ہوتے ہیں۔آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ مرکزی امام حسینؑ کونسل اس سال دختر رسول ﷺ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے حوالے سے 18 مئی کو وفات کانفرنس،4 جون کو ولادت کانفرنس ملک کے تمام شہروں میں ہوگی اور عالمی امام حسینؑ کونسل کے زیر اہتمام ہاؤس آف لارڈ لندن میں 9 جون کو حضرت فاطمہؓ عالمی کانفرنس منعقد ہورہی ہے جس میں برطانوی وزیر اعظم گولڈن براؤن بھی شرکت کررہے ہیں۔

اس سلسلے میں ملک بھر کی سب سے بڑی تقریب مرکزی امام حسینؑ کونسل کے زیر اہتمام 30 ویں وفات حضرت فاطمۃ الزہراؓ کانفرنس 18 مئی بروز منگل اڑھائی بجے سہ پہر پرل کانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی میں ہوگی۔اس تاریخی کانفرنس میں آپ مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائیں۔

خصوصی کرم ہوگا کہ اگر پروگرام جلد کنفرم فرمائیں شکریہ۔

العارض ڈاکٹر غضنفر مہدی چیئرمین مرکزی امام حسینؑ کونسل

غلام اسحاق خان۔ سابق صدر پاکستان

(۱)

۲۲/اگست شام ۶ بجے (سینیٹ میں تقریر کیلئے وقت)

He is not on the list, but perhaps we can accomodate him for the reason given.

(یہ خط اس خط کا جواب ہے)

محترم چیئرمین صاحب[1] : اس وقت والد صاحب مولانا عبدالحق مدظلہ کو لے جانا ہے۔ اگر مجھے تقریر کیلئے صرف ۳ منٹ پہلے دیدیں تو کرم ہوگا۔ والسلام سمیع الحق

۳۔ چیئرمین صاحب۔ آپ کو وقت دے رہے ہیں مگر برائے مہربانی صرف ۳ منٹ تقریر کریں۔

(۲)

(شیخ الحدیث کی وفات پر تعزیتی پیغام)

مجھے آپ کے نامور والد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی وفات کے بارے میں سن کر گہرا صدمہ پہنچا' ازراہ کرم میری دلی تعزیت قبول کیجئے۔ مولانا مرحوم ممتاز عالم دین تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ مرحوم دارالعلوم حقانیہ کے بانی تھے جنہوں نے ہزاروں کی تعداد میں ممتاز عالم دین پیدا کئے جو پاکستان میں اور بیرون پاکستان اسلام کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کو اور آپ کے سوگوار خاندان کے افراد کو اس ناقابل تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۳)

۱۳/فروری ۱۹۹۳ء (برادران لاء حاجی الطاف کی وفات پر تعزیتی خط)

Moulana Sami-ul-Haq (Senator) Jamia Haqania Akora Khattak District Nowshera Dear Moulana Sami-ul-Haq, السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

I am extremely grateful to you for your message of condolences on the sad demise of my brother-in-law. But, in this, as in all other matters, we must submit, in all humility, to the will of Almighty Allah.

---

[1] جناب غلام اسحاق اس وقت سینیٹ کے چیئرمین تھے' کسی موضوع پر تقریر کے لئے میں نے سینیٹ اجلاس کے دوران وقت مانگا، جواباً انہوں نے سیکرٹری سینٹ کے ذریعہ چٹ پر جواب دیا۔ دور افتادہ علاقہ بنوں کے مضافات میں پیدا ہوئے اعلیٰ تعلیمی اور انتظامی صلاحیتوں کے بدولت صدارت عظمیٰ کے منصب تک پہنچے، بڑے اصول پسند اور رکھ رکھاؤ والے انسان ان کے دور میں سینیٹ میں شریعت بل کی جنگ لڑی گئی، وفاقی مجلس شوریٰ میں بھی اسلامائزیشن کا معرکہ جاری رہا اور وہ نفاذ شریعت کے سلسلہ میں حکومتی حلقوں اور بیوروکریٹس کی ترجمانی اور وکالت کرتے رہے، بارہا گرمی اور تلخی میں بھی تحمل اور بردباری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

Your kind message in this hour of grief has indeed been a source of solace for me and members of my family.

With regards, Yours sincerely,

(Ghulam Ishaq Khan)

(۴)

(ایوان صدر نفاذ شریعت کے سلسلہ میں حکومت کی بے حسی کی شکایت)

ایوان صدر میں جمیعت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل سینٹر مولانا سمیع الحق سے بات چیت کررہے تھے۔ جنہوں نے صدر سے ۵۰ منٹ کی ملاقات میں ملک کی موجودہ صورت حال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ مولانا سمیع الحق نے شکوہ کیا کہ حکومت اپنی مطلب براری کے بعد حلیف سیاستدانوں کو کھڈے لائن لگادیتی ہے اور وزیراعظم کی بے نیازی کا یہ عالم ہے کہ وہ غیر نظریاتی لوگوں کی بیساکھیوں کے سہارے ملک کو چلانے کی کوشش کررہے ہیں لیکن وہ کب تک ایسا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومت کے ساتھ تعاون کے لئے نفاذ شریعت کے سلسلے میں تین شرائط رکھی تھیں۔ لیکن حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی اور وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی ان حالات میں دینی قوتوں میں سخت بے چینی پیدا ہورہی ہے اور انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور ہوگئی ہیں ہمیں تو متبادل بہتر صورت نظر نہیں آرہی ورنہ ہم اب تک شریعت کے لئے سڑکوں پر آچکے ہوتے۔ انہوں نے صدر سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا موقع دیا ہے اپنے اختیارات استعمال کرکے نفاذ شریعت کے لئے موثر رول ادا کرسکتے ہیں جس کے جواب میں صدر نے کہا کہ میں نے شریعت بل کی منظوری کے لئے سینٹ میں مثبت کوششیں کیں اب بھی جو کچھ میرے بس میں ہوا کروں گا لیکن میری حکومت نہیں بلکہ حکومت وزیراعظم کی ہوتی ہے۔ قومی اخبارات

(ترجمان دین جلد۲ شمارہ۲ صفحہ۱۵)

(۵)

(حامد الحق کی شادی ولیمہ میں شرکت کی اطلاع)

۱۹۹۳ء

محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ سیکرٹری جنرل جمیعت العلماء پاکستان نوشہرہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے فرزند عزیز مولانا حامد الحق فاضل ومدرس دارالعلوم حقانیہ کے شادی خانہ آبادی کے سلسلے میں مورخہ 30/11/1993 کا ارسال کردہ خط جناب غلام اسحاق خان صاحب کو موصول ہوا۔ جس کیلئے صدر صاحب کی طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔ انشاء اللہ صدر صاحب دعوت ولیمہ میں شرکت کیلئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ فقط: والسلام لطف الحق پی ایس برائے غلام اسحاق خان A-5 صاحبزادہ عبدالقیوم روڈ پشاور صدر

(۶)

(ماہنامہ الحق کا شیخ الحدیث نمبر O مولانا عبدالحق کو زبردست خراج تحسین)

۲۵ رشوال المکرم ۱۴۱۳ھ بمطابق ۱۸ راپریل ۱۹۹۳ء

محترم مولانا سمیع الحق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ماہنامہ "الحق" کا "شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر" موصول ہوا۔ بہت بہت شکریہ۔ منصبی مصروفیات سے تاحال اتنی مہلت نہیں ملی کہ اس ضخیم نمبر کا تفصیلی مطالعہ کرسکتا۔ بہرحال جستہ جستہ جسقدر دیکھ پایا ہوں، اُس کی بنیاد پر وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس خصوصی اشاعت میں بڑی عرق ریزی سے ایک ایسے عالم دین کی شخصیت، خدمات اور افکار و

نظریات کا بڑے جامع انداز اور بہت خوبصورت پیرایہ میں احاطہ کیا گیا ہے۔ جن کے تبحر علمی، عمق فہم وشعور، تبلیغی مساعی اور اعلاء کلمۃ الحق کے جہاد مسلسل کا اعتراف واحترام دیوبند کے دارالعلوم سے لے کر قاہرہ کی جامعہ ازہر تک کیا جاتا ہے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی قومی خدمات جلیلہ، اتحاد بین المسلمین کے لئے اُن کی مخلصانہ کاوشیں اور اسلامیانِ عالم کے مفادات کے تحفظ اور علمبرداری کے لئے اُن کا فکری اور عملی جہاد ہماری قومی تاریخ کا سرمایہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مولانائے محترم کی ہمہ صفت شخصیت، ہمہ گیر خدمات اور ہمہ جہت کارناموں کے سیر حاصل جائزہ کا اہتمام کر کے آپ نے اس سرمایہ سے نئی نسل کو روشناس کرنے اور اسے آئندہ نسلوں تک منتقل کرنے کا بڑا جامع اور معتبر بندوبست کیا ہے۔ اور وہ بھی اِس اسلوب کے ساتھ کہ خود آپ کے بقول "یہ نمبر نہ صرف فرد واحد کی سوانح ہے بلکہ برِصغیر کے مسلمانوں کی پون صدی کی علمی، سیاسی اور ملی جدوجہد وارتقاء کی تاریخ ہے۔ میں اِس یادگار نمبر کی اشاعت پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ فکر ونظر کی اس شمع سے علم وتحقیق کی ان گنت شمعیں روشن ہوتی چلی جائیں گی۔　　والسلام مخلص غلام اسحاق خان

(۷)

عید مبارک

أهنئكم بعيد الفطر المبارك جعله الله عيداً سعيداً لكم وللامة الإسلامية وكل عام وأنتم بخير

غلام اسحاق خان (صدر مملکت) اسلام آباد

☆☆☆

مولانا مفتی حافظ غلام الرحمان[۱] بانی جامعہ عثمانیہ پشاور

مدرس ونائب مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (نوشہرہ)

(۱)

(مختصر کورس کیلئے جامعہ ازہر میں قیام ○ ازہر میں علم بہت بھی ہو مگر دارالعلوم والی روحانیت اور سکون نہیں)

۱۹/اپریل ۱۹۸۶ء

بزرگوارم استاد نا المحترم وشیخنا المکرم حضرت العلامہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی خیریت سے ہوگا۔ کراچی کے دورے سے واپسی ہوئی ہوگی۔ آپکی شفقت سے بخیریت وعافیت جامعہ ازھر[۲] پہنچا۔ کراچی پہنچ کر سب سے پہلے گاڑی لیکر قاری عبدالباعث[۳] کو آپکا پیغام پہنچایا۔ اور بعد ازاں دوسرے مشاغل میں معروف رہا۔ یہاں کے حالات، علمی وادبی ماحول اور دوسرے قابل تحریر جگہوں پر انشاء اللہ مراسلے خدمت میں ارسال کرونگا۔ فی الحال صرف دعا کی نیت سے یہ خط ارسال کر رہا ہوں۔

۱۔　مفتی صاحب دارالعلوم کے ان ہونہار قابل فخر فضلا میں سے ہیں جن کی تعلیم تربیت تحریری تدریسی اور انتظامی صلاحیتوں میں دارالعلوم کے برکات اور ناچیز کی خصوصی محنت شامل ہے۔ جن کا اعتراف صاحب مکتوب کے خط کے لفظ لفظ سے نمایاں ہے۔ دارالعلوم میں طویل تدریس وافتاء کی خدمت کے بعد پشاور میں جامعہ عثمانیہ کے نام سے معیاری ادارہ قائم کیا۔ سرحد میں ایم ایم اے کی حکومت کے قائم کردہ شریعت کونسل کے سربراہ ہے۔

۲۔　پاکستان سے ڈیپوٹیشن پر چند پاکستانی علماء مختصر کورس کے لئے جانے والے افراد میں مولانا غلام الرحمٰن بھی شامل تھے۔ وہاں کے تاثرات مستقل رسالہ دارالعلوم حقانیہ سے جامعہ ازہر تک کے شکل میں شائع کئے گئے ہیں۔

۳۔　دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور سوات سے ایم ایم اے کے ٹکٹ پر ایم این اے ہیں۔

استاذنا المحترم، یہاں پر آنا آپ کی شفقت ہے اور دارالعلوم کی برکت ہے۔ اس عمر میں جامعہ ازھر سے مناسبت ہونا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جو آپ کی شفقت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ہم تو اس کے قابل ہی نہیں۔ استاذنا المحترم صرف یہ نہیں بلکہ 1971ء سے لیکر آپ کے اور دارالعلوم کے جو احسانات میرے اوپر ہیں، میں اگر عمر بھر انکی خدمت کروں، شکریہ ادا نہیں کر سکتا ہوں۔ سب سے زیادہ بات جو شاق گزرتی ہے وہ آپ کی صحبت اور مجالس سے محرومی اور دارالعلوم کے روحانی سلسلہ سے دوری ہے، ازھر میں اگرچہ علم بہت ہی ہے لیکن دارالعلوم میں جو سکون واطمینان اور روحانیت ہے وہ یہاں کبھی بھی نہیں۔ پاکستان سے کل پندرہ ساتھی اس کورس میں شریک ہیں۔ اور وفد کی قیادت صوبہ پنجاب کے خطیب مولانا علی اصغر صاحب کر رہے ہیں۔ تمام ساتھی سلام عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ شفیق صاحب اور حامد تمام دوستوں سے سلام عرض ہے۔ حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ والسلام: آپکا شاگرد غلام الرحمٰن

(۲)

مکتوب قاہرہ مصر جون ۱۹۸۶ء **(جدید عربی کے سمجھنے میں دقت کے چند اسباب)**

بزرگوارم استاذنا المکرّم زید مجدکم قاہرہ ایئرپورٹ پر اترتے ہی یہ آیت جلی حروف میں لکھی ہوئی نظر آئی۔ اُدْخُلُوا الْمِصْرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ۔ آیت پڑھتے ہی اطمینان ہوا کہ ہر قسم کے خطرے سے محفوظ ہو کر مامون رہیں گے۔ ماشاء اللہ مصری لوگ اقتباسات کے بڑے ماہر ہیں، لیکن بیرونی ممالک کے مسافروں کے احاطہ میں داخل ہوئے اور پہلی مرتبہ ایک سپاہی سے قبلہ کا رخ پوچھا تا کہ نماز ظہر ادا کروں تو کافی دیر تک اس کے جواب کو نہ سمجھ سکا۔ دل میں سوچا کہ پڑھا تو یہ ہے کہ مصر عربی ملک ہے اور یہاں رسمی زبان عربی ہے لیکن معلوم نہیں یہ سپاہی کونسی زبان بول رہا ہے۔ عام سپاہی چونکہ علم سے کورے ہوتے ہیں اس لئے ان کی زبان بھی عامی لغت ہوتی ہے۔ دل کا اطمینان آہستہ آہستہ خوف میں تبدیل ہونا شروع ہوا اور یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ اگر مصر کے عوام وخواص کی گفتگو یوں ہو تو اس قلیل وقت میں ہم کیا سمجھیں گے؟ یہ تو اس سے بھی شاق ہے کہ کسی ناواقف کو جو دقت محسوس ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے مغربی تہذیب نے جیسا کہ مسلمانوں کی زبانت معیشت اور اعتقادیات کو متاثر کیا۔ اکل وشرب اور لباس بھی اس تاثیر سے محفوظ نہ رہا۔ ایسا ہی عربوں کی وہ معصوم اور فصیح عربی زبان بھی اس تبدیلی کا شکار ہوگئی۔

دو ہفتے رہنے کے بعد اتنا معلوم ہوا کہ موجودہ وقت کی عربی زبان قدیم عربی سے اس قدر مختلف ہے کہ ہمارے ملک کا بڑے سے بڑا عالم خواہ شیخ الادب ہی کیوں نہ ہو اگر مصر کا سفر کرے تو اس کو یہاں کی زبان سمجھنے میں وہی دقت اور تکلیف محسوس ہوگی جو ایک عامی آدمی کو ہو سکتی ہے۔ زبان کے اس اختلاف کی متعدد وجوہات ہو سکتی ہیں۔ لیکن سب سے اہم سبب عربی اور فرانسیسی زبان کا تداخل ہے۔ فصیح لغت ہونے کے باوجود فرانسیسی اور انگریزی زبان کے بے شمار الفاظ جدید عربی کے اجزاء بن گئے ہیں۔ جب تک کسی شخص کو اصلی زبان میں ان کی کیفیت اور پھر اس سے تعریب ہونے کا علم نہ ہو تو ویسے سمجھنا مشکل ہے اس کے علاوہ مرور زمانہ سے ایسے طریقے اختیار کئے گئے جس سے زبان پر کافی اثر پڑا۔ چند اسباب مندرجہ ذیل ہیں:۔

<u>اختصار پسندی</u>: بہت سے الفاظ اور کلمات ان لوگوں نے اس قدر مختصر کئے کہ جب تک کسی اہل لسان سے نہ پوچھا جائے تو اس وقت سمجھنا مشکل ہے مثلاً کسی وقت اگر استفہام کے لئے ضرورت پڑے تو فصیح زبان میں "اَیُّ شَیْءٍ" استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن جدید زبان میں اسے مختصر کر کے صرف "شُو" پڑھا جاتا ہے اگر کسی شخص سے استفہاماً یہ پوچھنا ہو کہ اَیُّ شَیْءٍ فَعَلْتَ؟

تو جدید زبان میں اس کی جگہ یوں کہا جائے گا۔ شُوفَعَلْتَ اور یا ایک دوسری مثال سمجھیں کہ اگر کسی وقت کسی شخص سے یہ کہنا مقصود ہو کہ تمہیں

کوئی حرج نہیں یا کچھ مضائقہ نہیں تو لغت فصیح میں یوں کہنا ہوگا۔ ما علیک شئ لیکن جدید لغت میں اسے یوں بنادیا گیا ہے ما علیش۔ اور ایسا ہی بلاشی پر یہ لوگ بلش سے تلفظ کرتے ہیں۔

<u>حروف کی تبدیلی:</u> وقت کا دوسرا سبب حروف کی تبدیلی ہے، حروف پر تلفظ نہایت خراب ہوگیا۔ اگرچہ اخبار اور رسائل میں یہ لوگ ٹھیک لکھتے ہیں۔ لیکن تلفظ کرتے وقت تبدیلی حرف بحرف کا ارتکاب کرتے ہیں بلکہ اگر یوں کہا جائے تو یقیناً درست رہے گا کہ عربی کی وہ خصوصیات مٹ گئی ہیں جسکی وجہ سے عربی دوسری زبانوں میں ممتاز تھی۔ ثاء کی جگہ عموماً تاء پڑھتے ہیں جسکی وجہ ثلاجہ کو تلاجہ اور کثیر کو کتیر پڑھتے ہیں اور ایسا ہی ج کو گ سے تبدیل کرتے ہیں، عام لوگ تو درکنار بلکہ اچھے علماء اور مشائخ بھی لغت عامیہ کے عادی ہوکر فصیح عربی بولنے سے قاصر ہیں، ہمارے اکثر محاضر (استاد) جب محاضرہ کے لئے آتے ہیں تو پڑھتے وقت ج کی جگہ گ پڑھتے ہیں ایک محاضر ایک دن جب اس آیت کو پڑھنے لگا۔ اِنَّ علینا جمعه و قرآنه تو جمعہ کی جگہ گمعہ پڑھ گیا۔ مِنَ الجنّة و النّاس کو من الگنہ والناس پڑھتے ہیں۔

<u>خودساختہ الفاظ کی ایجاد:</u> تیسرا سبب یہ ہے کہ بعض الفاظ یہ لوگ اپنی طرف سے بنا کر استعمال کرتے ہیں، فن کا اصل لغت سے بعید کا تعلق بھی نہیں ہوتا ہے ان الفاظ کا سمجھنا بڑا مسئلہ بن جاتا ہے۔ مثلاً ہم اگر کسی سے پوچھیں۔ کیف حالک تو اس کو اگرچہ یہ لوگ سمجھتے ہیں لیکن خود اس پر عموماً تلفظ نہیں کرتے بلکہ بجائے اس کے یوں کہتے ہیں ''زیک'' ایسا ہی پانی کے لئے عام لفظ الماء جو مستعمل ہے اس کی جگہ المویه کہتے ہیں۔ ایسا ہی اگر ہم یوں کہہ دیں کہ داخل ہو جاؤ تو اس کے لئے عربی میں ادخل کا لفظ موجود ہے لیکن یہ لوگ بجائے اس کے تخش استعمال کرتے ہیں۔ ''پانی دیکھو'' عربی میں الگ کلمہ موجود ہے لیکن یہ لوگ عموماً یوں کہتے ہیں۔ شف الماء قلت کے معنی کے لئے خود قلیل کا لفظ موجود ہے لیکن یہ لوگ بجائے قلیل کے شویه کہتے رہتے ہیں۔

یہ سمجھنے کے لئے ایک سبب یہ بھی ہے کہ اہل لسان ہونے کی وجہ سے یہ لوگ تیزی سے تلفظ کرتے ہیں جس سے مخاطب کو اچھی طرح ادراک سے قاصر رہنے کی وجہ سے پوری مراد سمجھ میں نہیں آتی۔ حافظ غلام الرحمٰن حقانی، حال جامعہ ازہر مصر

(۳)

(جامعہ عثمانیہ کی حسن کارکردگی ○ تدریسی حوصلہ افزائی کا اعتراف اور تشکر ○ جامعہ دیکھنے کی دعوت)

۱۴۲۰/۸/۲۴ھ

گرامی قدر حضرت الاستاذ مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ برخوردار حافظ بلال الحق کے وفاق المدارس کے درجہ متوسطہ کے امتحان میں 478/600 درجہ ممتاز میں کامیابی پر آپ کی خدمت میں خوشخبری کا یہ خط مناسب سمجھا، کیونکہ آپ ہمارے سب کے سرپرست ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کو دینی اور دنیوی علوم سے نوازے اور دین کی خدمت کے بہترین موقع نوازے۔ آمین۔ شاید آپ یہ جان کر خوش ہونگے کہ امسال جامعہ عثمانیہ سے ۸۹ طلباء امتحان میں شریک رہے۔ جن میں ۴۴ درجہ ممتاز، ۴۱ درجہ جید جدا اور صرف ۴ طلباء درجہ جید میں کامیاب ہوئے۔ مزید براں تادم تحریر متوسطہ کے تینوں پوزیشن جامعہ کے طلباء نے لی ہیں۔ بحمداللہ جامعہ کی یہ ترقی محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور دارالعلوم حقانیہ سے نسبت کی برکت ہے اور یہی نسبت ہماری شناخت ہے، اسی نسبت کی برکت سے ہم زندہ ہیں اور اسی نسبت پر مرکر علماء حقانی وربانی کی جماعت میں اٹھنے کے خواہشمند ہیں۔

اگرچہ کسی شاگرد کو اپنے استاذ سے مطالبہ کا کوئی حق نہیں۔ بلکہ ایسے بے جا مطالبے سوء ادب کے زمرہ میں شمار ہوتے ہیں لیکن درخواست کی جرأت ضرور کر رہا ہوں کہ آپ کا یہ نوزائیدہ علمی باغ ابھی تک آپ کی توجہات سے محروم ہے کئی دفعہ ہماری خواہش کے باوجود جامعہ آپ کی تشریف آوری سے محروم رہا ہے اگرچہ آپ نے دارالعلوم حقانیہ میں تدریس کے دوران میری جو علمی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس سے بڑھ کر

دوسرے احسان کا تصور بھی نہیں۔ میرے جیسے جاہل اور بے علم کو نحو میر سے لیکر ترمذی شریف اور ابوداؤد تک پہنچانے میں آپ کا ذاتی طور پر فعال کردار رہا ہے۔ خاص کر ابوداؤد دیتے وقت اکابر اساتذہ کی مخالفت برداشت کر کے مجھے دورۂ حدیث میں خدمت کا موقع دیا اور بحمد اللہ ایام تدریس میں میری ہر قسم کی سرپرستی فرمائی ان احسانات کے بعد دوبارہ کسی احسان کی توقع رکھنا احسان فراموشی کے مترادف ہے، لیکن کیا کروں؟ مجبور ہوں آپ کی ادنیٰ توجہ ہمارے لئے بڑی حوصلہ افزائی ہے اور آپ کی ادنیٰ شفقت سے ہم زمانوں کی مسافت مختصر وقت میں طے کر سکتے ہیں۔ اس لئے امید ہے آپ جامعہ عثمانیہ دارالعلوم حقانیہ کی ایک ادنیٰ شاخ سمجھتے ہوئے کبھی کبھار تشریف آوری سے نوازینگے۔

مجھے یہ اقرار ہے کہ سیاسی میدان میں آپ کی کوئی خدمت نہ کر سکا۔ لیکن یہ میری مجبوری نہیں بلکہ کمزوری ہے کیونکہ جامعہ کی تاسیس کے بعد میں نے سیاسی میدان سے الگ ہو کر یکسوئی سے جامعہ کی خدمت کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ آپ بھی یہ محسوس کرتے ہونگے کہ نوخیز مدرسہ کے لئے یکسوئی زیادہ ضروری ہے۔ اس لئے میرا یہ عذر قبول ہو کر سیاسی میدان میں کسی کردار نہ ہونے کی وجہ سے توجہات سے محروم نہیں فرمائینگے۔ جبکہ شرف تلمذ اور دارالعلوم حقانیہ کے ابناء کی فہرست میں نام ہونے کی وجہ سے توجہات سے نوازینگے۔ اللہ تعالیٰ ہماری سرپرستی کے لئے آپ کو عمر دراز نصیب فرمائے۔ والسلام: غلام الرحمان

(۴)

(تعزیت نامے کا شکریہ)

۱۴۲۶/۱/۴ھ

گرامی قدر حضرت الاستاد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از آداب شاگردانہ خدمت عالیہ میں درخواست ہے کہ جناب کا لکھا ہوا تعزیت نامہ موصول ہوا آپ کی اس شفقت اور توجہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ مزید براں سینہ کار کے لئے پندو نصائح اور تجربات کی روشنی میں وصایا مشعل راہ ہیں اور بھی زاد حیات سمجھتا ہوں جامعہ عثمانیہ کا درو دیوار آپ کی ملاقات کا شدت سے منتظر ہے کبھی خدمت کے موقعہ دینے پر دلی خوشی ہوگی۔ دعا میں یادداشت کی درخواست ہے۔ والسلام غلام الرحمان

☆☆☆

مولانا غلام اللہ خان صاحب[1] راولپنڈی

(مدارس دینیہ کے بارہ میں ضیاء الحق کی اعلیٰ سطحی کمیٹی)

۵ فروری ۱۹۷۹ء

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے حکومت نے دینی مدارس کے معاملات کا سروے اور تجاویز پیش کرنے کے لئے ایک قومی کمیٹی (۲) تشکیل دی ہے جس میں مجھکو اور مولانا عبدالرحمٰن مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور کو اپنے طبقہ علماء میں سے ممبر نامزد کیا ہے مولانا موصوف ملک سے باہر ہیں اس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کیلئے مجھ کو مدعو کیا گیا ہے۔ جن امور پر وہاں بحث ہوگی انہوں نے مجھ کو لکھ کر بھیجے ہیں ان امور پر باہمی مشورہ کر کے متفقہ لائحہ عمل طے کرنا ہے اس اہم اجلاس میں آپکی شرکت بہت ضروری ہے براہ کرم ۱۴ ربیع الاول مطابق ۱۲ فروری ۷۸ء بروز پیر ٹھیک ایک بجے دن دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی تشریف لا کر طعام تناول فرمائیں اور ۲ بجے دن بعد نماز ظہر اجلاس میں شرکت فرمائیں حتمی شرکت۔ والسلام: لاشیٔ غلام اللہ

---

[1] شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان بانی مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی داعیٔ توحید، ماحی بدعات شخصیت جو اپنے منفرد انداز سے ایک منفرد مکتب فکر بن گئے۔ رد بدعات کی شدت میں کبھی دیوبندی مسلک کے اعتدال و توازن کو بھی کراس کر جاتے۔ مجموعی حیثیت سے وہ ایک سیف براں کے طور پر پہچانے گئے۔ دورۂ تفسیر کے ذریعہ ایک بڑی جماعت تیار کی۔

[2] ناچیز بھی صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کے اس قائم کردہ اعلیٰ سطحی کمیٹی کا رکن تھا اس کمیٹی نے طویل اجلاسوں کے بعد ایک اہم رپورٹ مرتب کی جو مدارس کے اصلاح اور نصاب وغیرہ کے سلسلہ میں اہم رہنما ثابت ہوسکتی ہے۔ مگر مدارس کے نظام و نصاب کو حکومتی اثرات سے دور رکھنے کی وجہ سے ہمارے علماء نے اسے مسترد کر دیا اور ضیاء الحق نے بھی دیگر اصلاحی رپورٹوں کی طرح اسے بھی طاق نسیان کے حوالہ کر دیا (س)

حافظ غلام حبیب نقشبندی [1]
مہتمم دار العلوم حنفیہ چکوال ضلع جہلم

(۱)

۸/اگست ۱۹۸۲ء (مدرسہ حنفیہ کیلئے دو حقانی اساتذہ کی تقرری)

محترم المقام حضرت العلام جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنجناب کا دستی والا نامہ بذریعہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب اور ایک مبارک نامہ بذریعہ مولانا عبدالاحد صاحب ابن حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم سابق مدرس دار العلوم حقانیہ موصول ہوا۔ میں بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے ہمارے دار العلوم کیلئے دو قیمتی اساتذہ روانہ فرمائے۔ بندہ نے ضروری معاملات دونوں حضرات سے طے کر لئے ہیں۔ اور دونوں کی تقرری کر لی ہے۔ ہر دو صاحبان کو مبلغ سات سو روپیہ ماہوار کے علاوہ دونوں وقت کھانا رہائش مکان بمعہ بجلی پنکھا اور سال میں آمد ورفت کے انکے گھر سے اپنے دار العلوم تک ٹکٹ بس دو دفعہ دینا طے کیا ہے۔ ایک تیسرے استاد جو کہ علاقہ کوہستان کے رہنے والے اور آپکے دار العلوم ہی کے فاضل ہیں۔ ان سے بھی معاملہ بن رہا ہے۔ آپ مزید استاد کی کوشش نہ فرمانا۔ البتہ انہی دونوں حضرات کو جو آپ نے روانہ کئے ہیں۔ اپنے مکتوب گرامی کے ذریعے خصوصی ہدایات دینا کہ وہ دار العلوم میں محنت اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ کسی قسم کی پارٹی بازی وغیرہ سے بچیں اور منتظمین کیساتھ خیر خواہی اور وفاداری کا مظاہرہ کریں۔ خداوند کریم طرفین کو اخلاص کیساتھ دین کا کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ حضرت والد گرامی مخدوم العلماء والصلحاء شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں مضمون واحد اور سلام مع الاکرام کے بعد دعا کی درخواست۔ حضرت مفتی صاحب اور مولانا سلطان محمود صاحب کو بھی سلام عرض ہے۔ میرے مخدوم ومرشد کے صاحبزادگان کو بھی سلام مع الاحترام راقم الحروف عبدالرحمٰن قاسمی سے آداب وسلام۔

والسلام اور احترام: دعا گو ودعا جو غلام حبیب نقشبندی

(۲)

۳۰/نومبر ۱۹۸۴ء (دعوت جلسہ)

مکرمی جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دار العلوم حنفیہ چکوال کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ 7-6-5 دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں آپ کی شمولیت ہمارے ادارے کیلئے یقیناً اعزاز ہوگی۔ برائے کرم ان تین دنوں میں جو بھی وقت آپ دے سکیں تشریف لائیں۔ اور بذریعہ فون اپنی آمد سے مطلع فرما دیں تو بہت بہتر ہوگا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مع الاکرام۔

والسلام دعا گو غلام حبیب نقشبندی

---

[1] حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی کے خلیفہ اور خاص مقربین میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ایک بڑے حصہ میں رشد وہدایت کی توفیق سے نوازا۔ دار العلوم حنفیہ چکوال انکی یادگار ہے۔ انکے بعد انکے فرزند مولانا عبدالرحمان قاسمی نے دینی سیاسی اور جماعتی کاموں میں بڑے استقامت کا مظاہرہ کیا۔ اپنے والد بزرگوار قدس سرہٗ کی طرح جمعیۃ علماء اسلام اور ناچیز کی سرپرستی جاری رکھی جوانی میں وفات پا گئے، انکے بعد انکے جانشین جماعت اور ناچیز کے ساتھ ان روایات کو نباہ نہ سکے نازک گھڑی میں حافظ غلام حبیب قدس سرہ کی بالعزم سرپرستی بڑی نعمت ثابت ہوتی تھی۔ چکوال جمعیۃ کے پروگراموں میں جانا ہوتا تو حضرت قدس سرہ شہر سے میلوں باہر ایک بڑے استقبالیہ جلوس کے ساتھ پذیرائی فرماتے (س)

غلام حیدر وائیں[1]

۱۴ فروری ۱۹۹۲ء (اسلامی جمہوری اتحاد کے صوبائی ڈھانچہ کیلئے دو افراد کی نامزدگی)

مکرمی مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے اسلامی جمہوری اتحاد کے گذشتہ سربراہی اجلاس میں اتفاق رائے سے تمام صوبوں میں بھی آئی جے آئی کا صوبائی ڈھانچہ تشکیل دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں، میں نے تمام اتحادی جماعتوں سے دو دو افراد کے نام تجویز کرنے کی درخواست کی تھی جس کے جواب میں جمعیت العلمائے اسلام کے علاوہ دیگر تمام اتحادی پارٹیوں کی جانب سے تجویز کردہ نام موصول ہو چکے ہیں۔ میں نے بارہا آپ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اس دوران دو مرتبہ جمعیت کے رابطہ سیکرٹری مولانا عبدالصمد صاحب[2] سے اور دو مرتبہ آپ کے پی اے صاحب سے فون پر بات ہوئی جنہیں آپ کے لئے جلد نامزدگی ارسال کرنے کا پیغام دیا گیا مگر تا حال آپ کی طرف سے اسلامی جمہوری اتحاد کے صوبائی ڈھانچہ کے لئے نام موصول نہیں ہوئے۔ آپ سے التماس ہے کہ از راہ کرم پہلی فرصت میں مجھے، جمعیت العلمائے اسلام کے موزوں ناموں سے مطلع فرمائیں تا کہ گذشتہ سربراہی اجلاس میں کئے گئے فیصلے کے مطابق آئی جے آئی کا صوبائی ڈھانچہ تشکیل دیا جا سکے۔ نیک تمناؤں کے ساتھ! والسلام آپ کا مخلص غلام حیدر وائیں

☆☆☆

مولانا غلام دستگیر افغانی[3] آگرہ تاج کالونی کراچی

۳۰ دسمبر ۱۹۹۳ء (تہنیت ولیمہ)

محترم حضرت علامہ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج بخیر ہونگے۔ آپکے فرزند ارجمند مولانا حامد الحق حقانی صاحب کی شادی خانہ آبادی کے تقریب سعید میں بوجوہ شرکت نہ کر سکا، امید ہے بار خاطر نہ ہوگا۔ آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ جل جلالہ اس جوڑے کو سلامت رکھے۔ محبت کی زندگی سے فیضیاب ہوتے رہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین غلام دستگیر

☆☆☆

مولانا غلام ربانی[4] نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خان

(شیخ الحدیث کی تعزیت)

۱۹۸۸ء مولانا دینی تحریکوں کے لیے بہت بڑا سہارا تھا۔ وہ اسلاف کا نمونہ تھے۔ کیا عرض کروں، میں بدقسمت انسان ہوں جو جنازہ سے محروم رہا۔ بیمار ہوں اور سفر کے قابل نہیں ہوں۔ مولانا مرحوم اور میں ایک سال امروہہ میں اور ایک سال دیوبند میں رہے۔ طالب علمی کے زمانہ کے ان کے اخلاق یاد آتے ہیں، کیا اعلیٰ اخلاق تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا صحیح جانشین بنائے۔ (غلام ربانی)

---

[1] نواز شریف کی وزارت اعلیٰ پنجاب سے علیحدگی کے بعد پنجاب کے عبوری دور کے وزیر اعلیٰ رہے۔ اسلامی جمہوری اتحاد کے تنظیمی اور دفتری امور میں بھی اہم حصہ لیتے رہے۔

[2] ہمارے مخلص مرحوم دوست حاجی عبدالصمد صاحب لاہور اللہ تعالیٰ انکے اخلاص سے بھرپور دوستی کا صلہ بہترین مقامات قرب ورضا کے شکل میں عطا فرمادے۔

[3] مہتمم جامعہ ضیاء العلوم آگرہ تاج کالونی کراچی

[4] علاقہ چچھ بہبودی کے جید اور ممتاز بزرگ، طبقہ اکابر کے علماء میں سے فاضل دیوبند تھے، میرے ماموں مولانا عبدالحنان جہانگیرہ کے ہمدرس اور خاص حلقۂ احباب میں سے تھے، اب ان کے فرزند مولانا عبدالرؤف ربانی رحیم یار خان میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث کے زمانہ طالب العلمی کے رفاقت دیوبند کا مکتوب میں ذکر ہے۔

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ [1]

(۱)

اپریل ۱۹۶۵ء (مودودیت کے جال سے بچانا فرض ہے)

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ دیر سے خبیث کتاب نہیں ملی۔ زبانی سنا تھا ایک نوٹ میں نے ترجمان اسلام میں لکھدیا تھا۔ شاید کافی ہو۔ ورنہ اسکی تردید اور سوال وجواب میں کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ کتے بھونکتے ہیں اور کارواں چلتا رہتا ہے۔ آپ چلتے جائیں اور بہترین طریقہ یہ ہے کہ کسی کا نام نہ لیں نہ کسی پر حملہ کریں صرف مودودیت کی تردید کرائیں۔ جب بریلوی اور دیوبندی علماء اسکے مردود ہونے پر متفق ہیں تو پھر مسلمانوں کو اسکے دجل وفریب کے جال سے بچانا فرض ہے۔ ملک بھر اور علاقہ بھر میں یہ کام کرائیں وبس یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اسی میں برکت ہوگی اور سب کریں گے ورنہ جو حکم ہو۔

غلام غوث ہزاروی

(۲)

۲۲ رنومبر ۱۹۶۵ء (الحق حق کی آواز ہے O گمراہ کن مفاسد کا علاج انہی ہتھیاروں سے ضروری ہے O دارالعلوم کے شایان شان ترجمان ہے)

محترم المقام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید کرمہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ نے مسرور کیا، محترم قاری صاحب کا مقالہ نظر سے نہیں گزرا، میں آج ہی دورہ سے آیا اور گرامی نامہ پڑھا۔ الحق حق کی آواز ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلاء کلمۃ اللہ، احیاء سنت، خدمت دین، نصح مسلمین اور تنظیم اہلسنت کی توفیق عطا فرمائیں پہلا پرچہ نظر سے گزرا دیکھ کر دل خوش ہوا۔ مودودی نے اپنے رسالہ ہی کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ اسطرح کے مفاسد کا علاج بھی اسی قسم کے ہتھیاروں سے کیا جاسکتا ہے۔ دارالعلوم حقانیہ جو صوبہ سرحد میں پہلی بڑی دینی درسگاہ ہے اور جو بیسیوں عربی مدارس کے قیام کا سبب بنا اسکا ایک ترجمان ہونا ضروری ہے جو اپنے درجہ اور شان کے مطابق دین قیم کی خدمت کرے، الحمدللہ تعالیٰ کہ اب یہ ضرورت پوری ہوگئی۔ جمعیۃ علماء اسلام کی ہمدردیاں اسکے ساتھ ہیں میں ذاتی طور پر ناکارہ ہوں لیکن حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کے ارشادات کی تعمیل میں خوشی محسوس کروں گا۔ فقط غلام غوث ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(مولانا کے بارہ میں تعزیتی تاثرات اور احساسات)

[1] احقر حضرت مولانا کے کمالات وحسنات کا چند سطروں میں احاطہ کرنے سے بے بس ہے اسلئے ان کے وفات پر لکھے گئے تاثرات پر یہاں اکتفاء کرتا ہوں جو حسب ذیل ہیں:۔

آہ اشیر اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ۔ یا اسفا! قلم کا جگر کیوں شق نہ ہو، اور دل ودماغ کیوں جواب نہ دے بیٹھیں جبکہ کسی ایک متاع عزیز کے کھو جانے کے ماتم وشیون سے فارغ ہونے بغیر لگا تار اپنی ساری متاع دین ودنیا سے ایک ایک کر کے محروم ہونا پڑ جائے۔ ایسا لگتا ہے کہ علم وفضل زہد وتقویٰ، جہاد وریاضت کے سارے تارے ٹوٹ ٹوٹ کر ہم غمگساروں کو شب دیجور کے حوالے کر رہے ہیں، ایمان ویقین اور اخلاق وشرافت کے چمکتے ہوئے ہیروں کی جو مالا اکابر علماء حق کی شکل میں ملت مسلمہ کے سنگار کا باعث بنی رہی وہ جب ٹوٹی تو ایسی ٹوٹی کہ لڑی کا آخری موتی بھی گر کر پیوند خاک ہوا چاہتا ہے۔ چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کا سنگم تو درحقیقت صدی کا عام الحزن ثابت ہونے لگا کہ جو ستارہ غروب ہوا کسی نعم البدل کی شکل میں دوبارہ ابھر ہی نہ سکا، اور اب تو ہر طرف اندھیری اندھیر ہے۔ وہ دیکھو قافلہ حق وصداقت کے آخری سپاہی بھی کتنی تیزی سے ایک ایک کر کے دار فانی کی سرحد کو عبور کرتے چلے جارہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۳)

(بین الاقوامی سیاست کو سمجھنے کیلئے اصحاب بصیرت کی رائے معتبر ہے ○ ناصر کی مخالفت امریکی اور صیہونی کردار ہے ہیں ○ بعض اسلامی ممالک میں دشمن کے ہتھکنڈے ○ فرنگی سیاست کا شیطان ○ دشمن مذہب کا نام استعمال کررہا ہے ○ رؤیت ہلال کا مسئلہ)

احقر غلام غوث ہزاروی، یکم جنوری ۱۹۶۷ء

برادر مکرم مولانا سمیع الحق زید کرمہ، امین، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ سے جو تعلق ہے اور جو ظن ہے اسکی بنا پر عریضہ لکھا تھا۔ آپ پر الحمدللہ تعالیٰ کوئی بدگمانی نہیں، مگر زمانہ نازک ہے، اجتہادی خطا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے بھی ہوسکتی ہے اور انکو اسپر اجر ملے گا۔ آپ نے بعض اکابر علماء کا نام لیکر فرمایا ہے کہ انہوں نے بھی یہ لکھا، میرے بھائی! کیا یہ ممکن نہیں کہ بعض ان بزرگوں کی رائے عامہ سیاسیات وملکی حالات میں کسی کم درجے کے خادم کے مقابلہ میں صحیح نہ ہو جو دین وتقویٰ اور علم وعمل میں بہت ہی اونچا مقام رکھتے ہوں۔ آپ سے اگر میں یہ بات بے تکلف کہدوں کہ بین الاقوامی سیاسی امور میں اسی قسم کے آدمیوں کی رائے فائق ہوتی ہے جو اسمیں بصیرت رکھتے ہوں۔

(بقیہ پچھلے صفحہ سے)

دیکھو جسے ہے راہ فنا کیطرف رواں
تیرے محل سرا کا یہی راستہ ہے کیا

ابھی ہم محمود الملت والدین مولانا مفتی محمودؒ کے غم سے فارغ نہ ہوئے تھے، کہ یکایک ملت کے غمخوار، عمر بھر حق وصداقت کے لئے باطل سے برسر پیکار اور چراغ مصطفوی کی حفاظت کے لئے شرار بولہبی سے ستیزہ کار مرد مجاہد، بطل جلیل حضرت مخدومنا مولانا غلام غوث ہزاروی نے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ فرحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃً۔

مولانا مرحوم ۱۸۹۶ء میں بمقام بفہ ضلع ہزارہ جناب حکیم سید گل صاحبؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ مڈل پاس کیا اور ابتدائی دینی تعلیم بھی علاقہ میں حاصل کرتے رہے۔ استعداد بڑھ گئی تو ۱۹۱۵ء میں مرکز علم وہدایت دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا اس چشمۂ فیض سے فیضیاب ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ ۱۹۱۹ء میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مولانا رسول خان ہزارویؒ، مولانا اصغر حسینؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، علامہ ابراہیم بلیاویؒ جیسے اساطین علم وفضل سے سند حدیث حاصل کی۔ نہایت ذکی اور قوی الاستعداد تھے۔ پورے دورۂ حدیث میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ علامہ قاری محمد طیب قاسمی جیسے مشاہیر معاصرین درس نے ان کے دور طالب العلمی کی صلاحیت اور قابلیت کا اعتراف کیا فراغت کے بعد کچھ عرصہ اپنے مادر علمی دار العلوم دیوبند ہی میں معاون استاذ کے طور پر مامور رہے۔ پھر اساتذہ کی خواہش پر جمعیۃ العلماء ہند کی تنظیم کے سلسلہ میں ہندوستان کا دورہ کیا، دو سال تک ایک ہندو ریاست "سمستان گدوال" میں تبلیغ اسلام میں مصروف رہے اور مسلمانوں میں غیر اسلامی رسم ورواج کے خلاف بھی نبرد آزما رہے۔ دبستان شیخ الہندؒ سے وابستگی اور قریبی تعلق کی وجہ سے مغربی سامراج بالخصوص برطانیہ سے نفرت وعداوت گویا گھٹی میں پڑ گئی تھی۔ عہد طالب العلمی میں بھی تقریر وخطابت مناظرہ اور تنظیم وجماعت جیسے امور وصفات سے شغف اور تعلق تھا۔ تحریک آزادی اور جہاد حریت کا دور دورہ تھا۔ آپ نے بھی پورے جوش وخروش سے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کیا جس کی پاداش میں ۱۹۳۲ء کا پورا سال بنوں اور ایبٹ آباد کی جیلوں میں کاٹنا پڑا، جہاد اور جدوجہد کا یہ دائرہ صرف مغربی سامراجیت تک محدود نہیں تھا۔ بلکہ برطانوی سامراج کے شجرۂ خبیثہ کی بیخ کنی کے ساتھ ساتھ اس کے منحوس برگ وبار اور شاخوں پر بھی کڑی نگاہ تھی۔ برطانیہ کے خود کاشتہ پودے "قادیانیت" پر بھی انہی ایام میں کاری ضرب لگانا شروع کر دیا اور پیہم مقابلے کرتے رہے۔ ۱۹۳۴ء میں پشاور کی مشہور شریعت کانفرنس منعقد ہوئی تو نہ صرف اس میں شریک ہوئے بلکہ انتظام والصرام میں بھی بنیادی حصہ لیا۔ مجلس احرار کی تشکیل ہوئی تو اس کے ہراول دستہ اور رکن تاسیس ثابت ہوئے، اسی اثناء میں "خاکسار تحریک" کا غلغلہ اٹھا جو اپنی فکری وعملی جدت آفرینیوں اور اس کے قائد کی فکری زیغ اور کج روی اور سب سے بڑھ کر علماء وسلف سے بیزاری دینی واسلامی جماعتوں اور محترم اشخاص کی تحقیر وتضحیک کی وجہ سے ملت کے لئے ایک فتنہ ثابت ہورہا تھا۔ علماء حق نے بروقت اور بجا طور پر اس فتنہ کی خبر لی اور اسے روکا۔

مولانا ہزاروی مرحوم دیگر محاذوں کے ساتھ ساتھ اس محاذ پر بھی ڈٹ گئے اور بے جگری سے لڑے، قصبہ قصبہ اور شہر شہر جاکر اس فتنہ کا تعاقب کیا۔ اکوڑہ خٹک سے غالبًا سب سے پہلا واسطہ مولانا کا اسی سلسلہ میں پڑا "فتنۂ مشرقی" کی جڑیں یہاں بھی پھیلنے لگیں۔ سرحد کے اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ اور دین (بقیہ اگلے صفحہ پر)

آپ نے شاید ترجمان اسلام میں سال بھر سے پہلے پڑھا ہوگا کہ اب ناصر پر امریکی ڈالروں کی یلغار ہونے والی ہے اب آپ پڑھیں رابطہ عالم اسلام والوں کا صرف یہ کام ہے کہ امیر فیصل کی تعریف اور ناصر کی مخالفت کریں۔ کہیں اتحاد عالم اسلام کے نام سے، کسی اخبار میں عرب اتحاد کے نام سے، کہیں صیہونیت کے خلاف محاذ کے نام سے، مختلف مضامین شائع ہوتے ہیں، ان کے اندر کسی نہ کسی طرح ناصر کی مخالفت درج کردی جاتی ہے۔ حتی کہ اردو ڈائجسٹ میں ناصر کو یہودیوں کا ایجنٹ لکھدیا۔ برادرم! ناصر کی عالی ہمتی ہے کہ روس سے اعلیٰ تعلقات رکھ کر کمیونزم اور مرزائیت کو خلاف قانون کر رکھا ہے۔ جسکی جرأت نہ پاکستان کرسکتا ہے نہ ہندوستان۔ اور اسی کمزوری سے انڈونیشیا بھی گندا ہوگیا۔ آپ نے لکھا ہے مگر کاش ایسا نہیں بلکہ اس کے محرکات یا تو اخوان کی اسلامیت اور قومیت کی مخالفت یا زیادہ سے زیادہ سیاسی وجوہ بنے یا خطرات۔ جو کسی طرح مسلمانوں کو مباح الدم نہیں بناتے۔

(**بقیہ پچھلے صفحہ سے**) سے باخبر دو ایک علماء بھی اس کی لپیٹ میں آ گئے۔ فیصلہ مناظرہ پر چھوڑ دیا گیا۔ خاکسار کی طرف سے ایک جید عالم مولانا مروت صاحب نامزد ہوئے اور دوسری طرف سے ہمارے مولانا ہزارویؒ مرحوم'' ثالث اور حکم'' کے لئے مسلمانوں نے حضرت والد ماجد مدظلہٗ پر اتفاق کیا جو کچھ عرصہ قبل دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوکر تشریف لائے تھے اور گھر کی مسجد میں مصروف درس و تدریس تھے۔ مناظرہ ہوا اور خوب زوردار کہ جس کا چرچا عرصہ تک گردونواح میں ہوتا رہا اور ہم نے بزرگوں سے بارہا اس کا ذکر سنا۔ مولانا ہزارویؒ نے حق و صداقت پر مبنی موقف کی زوردار وکالت کی۔ ثالث اور جج یعنی حضرت والد ماجد مدظلہٗ نے فیصلہ مولانا کے حق میں دیا۔ الحمدللہ کہ اس مناظرہ کی تفصیلی روئداد ایک موقع پر حضرت مولانا مرحوم نے راقم الحروف کو قلمبند کرائی جو محفوظ ہے اور کسی اور موقع پر شائع کی جائے گی۔

احرار نے جہاد آزادی کے سلسلہ میں سول نافرمانی کی تحریک شروع کی تو نتیجۃً مولانا کو ۱۹۴۲ء کا سال ڈیرہ اسماعیل خان جیل میں گذارنا پڑا۔ احراری سرگرمیوں کے ساتھ جمعیۃ العلماء ہند کی رکنیت بھی قائم رکھی اور اس کے کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی تو اس میں نمایاں کردار ادا کیا۔ علماء حق کا شیرازہ مجتمع کرنے کی فکر دامنگیر ہوئی تو ۱۹۴۵ء میں حضرت شیخنا و استاذنا مولانا احمد علی لاہوریؒ کی سرپرستی و قیادت میں جمعیۃ العلماء اسلام کو وسیع پیمانے پر از سرنو منظم کیا۔ مولانا مرحوم پہلے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے اور حضرت لاہوری قدس سرہٗ جمعیۃ کے پہلے امیر اور پھر جب علماء کے بچھڑے ہوئے قافلہ کی ترتیب اور نئی شیرازہ بندی میں منہمک ہوگئے تو اخلاص جوش عمل اور سوز دروں کا زادراہ لیکر اس کام میں وہ وہ صعوبتیں اور مشقتیں اٹھائیں کہ الامان الحفیظ بڑوں کے ناز اور معصروں کے نخرے اٹھائے، چھوٹوں کی منتیں کیں۔ بزرگوں کے بستر اور جوتے اٹھا اٹھا کر اور خوشامد کر کر کے انہیں مدرسہ و خانقاہ کے گوشہ ہائے عافیت سے نظم و جماعت اور جہاد و سیاست کی رزمگاہ میں کھینچنا چاہا، اسی اثنا و کبھی سوکھی پر گذارا کرتے رہے، جو قوت لایموت ملی بھی اسے اس دور میں جمعیۃ کے آرگن ''ترجمان اسلام'' کے زندہ رکھنے میں خرچ کیا، یہاں تک کہ موٹا جوتا کھدر قسم کا جو ایک جوڑا تھا، جمعیۃ کے دفتر دہلی دروازہ میں قیام کے دوران اسکی دھلائی بھی قیمتاً نہ کرسکتے تو خود لنگی باندھ کر اسے دھو لیتے کہ بچے ہوئے پیسے اخبار کے اخراجات میں لگ جائیں گے۔

یہ سارا عرصہ دین کی اشاعت باطل کے تعاقب اور جماعتی تنظیموں کے سلسلہ میں ''ہر صبح سفر ہر شام سفر'' کا مصداق رہا۔ مگر سفر بھی کیسا کہ بغل میں چھوٹا سا بستہ ایک جوڑا کپڑے اور حوالہ کے لئے فرق باطلہ کی دو چار کتابیں، روکھی سوکھی خشک روٹی تھرڈ کلاس میں سوار ہوئے جگہ نہ ملی تو چپکے سے کسی کونہ میں چادر بچھا کر بیٹھ گئے، رات بھر پاؤں پھیلانے کی کوئی جگہ نہ ملی تو بیٹھنے کی نشستوں میں کسی سیٹ کے نیچے چادر بچھادی اور لیٹ گئے۔ منزل مقصود پر پہنچے، خرمن باطل پر یلغار کردی۔ اگر کسی جگہ داخلہ پر پابندی ہے تو جل دیکر یہ جادہ جا۔ اور اب کسی اور محاذ پر شبخون مارنے کے درپے ہیں۔ نہ صلہ کے طالب، نہ ستائش کی تمنا اور نہ میزبان کی میزبانیوں سے لطف اندوز ہونے کی فرصت و خواہش۔ ۱۹۵۸ء میں جمعیۃ پر پابندی لگی تو نظام العلماء کے نام سے جمعیۃ اور اخبار کا کام نہایت کٹھن حالات میں جاری رکھا ۱۹۶۲ء میں مغربی پاکستان اسمبلی کے لئے ہزارہ کے ایک حلقہ سے انتخابات جیت کر منتخب ہوئے۔ یہ علاقے عموماً دشوار گذار پہاڑوں اور دروں سے اٹے ہوئے تھے، مواصلات منقطع، اور وسائل الیکشن بھی قطعی ناپید، اور سب سے بڑی مشکل یہ کہ ان علاقوں پر ایک طویل اور قدیم عرصہ سے جاگیرداروں اور خوانین کی ایسی مضبوط گرفت تھی کہ بظاہر یہ قبائلی اور نیم آزاد علاقے شخصی راجوڑے اور چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی صورت اختیار کر گئے تھے۔ مولوی اور عالم تو اس نظام میں عموماً تیسرے درجہ کا شہری بنا دیا جاتا ہے۔ جس کا کام صرف نماز پڑھانا اور تجہیز و تکفین اور تدفین کے کاموں میں مدد کرنا ہوتا ہے۔ اور بس ان خوانین اور زمینداروں کے خلاف نبرد آزما ہونا اور ان کے غرور و نخوت کو للکارنا مرحوم جیسے دل گردے والے شخص کا کام تھا جو واقعی شیر سرحد کہلانے کا مستحق تھا۔ عالمی استبداد کے مقابلہ کے ساتھ ساتھ مولانا ایک طویل عرصہ سے اس علاقائی استبداد اور ''خان ازم'' سے بھی مصروف جنگ رہے۔ الیکشن میں اس بے سروسامان مرد فقیر نے یہ جنگ بالآخر جیت لی اور اس علاقہ کے علماء اور دینی پسماندہ طبقے بھی معاشرہ میں اس مجد و شرف سے دوبارہ ہمکنار ہوگئے جس کے وہ حقیقی مستحق تھے۔ یہ مولانا کی زندگی کا ایک اہم باب ہے جو نظروں سے عموماً اوجھل رہا ہے۔ اسمبلی میں پہنچ کر ملک کا وہ سرکردہ طبقہ اب براہ راست آپ کی زد میں آنے لگا جو اب تک سٹیج اور منبر و محراب سے آپ کا نشانہ بنتا تھا اور جسکی (**بقیہ اگلے صفحہ پر**)

(۱) اخوان کی اسلامیت ایسی ہے جیسے مودودی کی اسلامیت، یعنی حصول اقتدار اور اسمیں بھی اغیار کی سازش کا ظن۔ جیسے کہ تیرہ چودہ سال قبل امروز نے لکھا تھا کہ انکی پشت پر باہر کے ملکوں کا ہاتھ ہے اور امروز کا لکھنا اس زمانے میں بہت بڑی بات تھی، اسکے ذرائع روسی ہوا کرتے تھے اور آپ شاید اسکا اندازہ نہیں لگا سکتے کہ روس اور امریکہ والوں کو ہمارے جذبات تک کی خبر اور خاص کر ایک دوسرے کی سازشوں کے وہ پورے عالم ہوتے ہیں۔

(۲) کیا ناصر مباح الدم ہو گیا تھا کہ اسکے قتل کی سازش کی جاتی رہی۔

(۳) اگر وہ قتل ہو جاتا تو نہر سویز، عدن، انگریز، امریکہ کہ اور یہود کا کیا ہوتا۔

(۴) اگر سازش قتل صحیح ہو تو کیا ایسے مفسدوں کو سزائے موت نہ دی جائے۔ یا چھ سو بذات بنی مرغلہ سازشی ذبح نہیں کئے گئے۔

(۵) میرے زیرک بھائی! مجھے آپکے معلومات معلوم ہو کر اور صحیح متین سوال و جواب اور بحث و مباحثہ کی قابلیت سے آگاہی ہو کر بڑی خوشی ہے اور ہمارا اور کون ہے جن پر ہم ابقاء دین وابقاء اسلام کی امید لگا کر رخصت ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپکی فراست وذہانت کہیں ٹھوکر نہ کھائے۔

(بقیہ پچھلے صفحہ سے) اکثریت کو قرآن کریم نے ''اکابر مجرمیھا'' سے تعبیر کیا ہے۔ مترفین اور صنادید کا یہ طبقہ مولانا کی تیز و تلخ نشتروں سے تلملا اٹھا۔ اس اثناء میں عائلی قوانین جسے اسوقت کی حکومت نے اپنے وقار کا مسئلہ بنا دیا تھا، کے خلاف آوازیں اٹھ رہی تھیں۔ جن میں کتاب اللہ، سنت رسول اور تعامل صحابہؓ کی صریحاً خلاف ورزی کی گئی تھی۔ تجدد اور ترقی پسندی کا مقام تجدید و امامت حاصل کرنے کے شوق میں اس وقت کے صدر نے انہیں نافذ کر دیا جس کے محرکات میں اس صدر مرحوم کے گھریلو اور خانگی کچھ عوامل بھی کارفرما رہے، جس نے بچپن سے موصوف کو ''تعدد ازدواج'' سے برگشتہ کر دیا تھا۔ اسمبلی میں اس کے خلاف قرارداد پیش ہوئی۔ فضا نا ساز بلکہ مخالف تھی مگر مولانا نے برجستہ ایسی عالمانہ اور پُر مغز اور مؤثر تقریر فرمائی کہ ایوان کی اکثریت نے اس قرارداد کی تائید کی اور وہ پاس ہو گئی اس سے مغرب زدہ طبقہ عموماً اور آزادی نسواں کی شوقین خواتین میں خصوصاً اضطراب کی لہر دوڑ گئی، مولانا کا جی بھر کر مذاق اڑایا گیا۔ مگر اظہار حق اور غلبہ حق کی یہ سعادت مولانا کو حاصل ہو گئی۔ بعد میں جب وہ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تب بھی ان قوانین کے خلاف مؤثر ترجمانی کی اور اسمبلی میں موجود تجدد پسند خواتین ان کے چبھتے ہوئے ظریفانہ نشتروں سے سٹپٹا کر رہ جاتیں۔ نشتر زنی اور حاضر جوابی سے مقابل کے وار کو اسی کی طرف پلٹا دینا مولانا کی پوری اجتماعی اور پارلیمانی زندگی کا ایک دلچسپ باب ہے۔

بالآخر رفتہ رفتہ مولانا کا شہرہ ملک سے باہر بھی پہنچا ۱۹۶۴ء، ۱۹۶۵ء میں انہوں نے دو دفعہ مصر کے مجمع البحوث الاسلامیہ میں شرکت کی اور عالمی علماء و ارباب دانش سے خطاب کیا۔ پہلی بار ۱۹۶۴ء میں قاہرہ سے واپسی پر مدینہ منورہ تشریف لائے۔ خوش قسمتی سے احقر بھی وہاں موجود تھا۔ حضرت بنوریؒ، حضرت مفتی محمودؒ، حضرت مولانا ہزاروی مرحوم یہ تینوں اکابر اکٹھے تھے۔ پھر عرفات میں بھی ان اکابر کی ایک گونہ ہمرکابی کا شرف ملا۔ مولانا مرحوم کا حرمین بالخصوص مدینہ طیبہ میں سوز و گداز، استغراق وانہماک قابل دید تھا۔ پھر تو بارہا سعادت حج و زیارت سے مشرف ہوتے رہے۔

مولانا مرحوم کی عالمی سیاست بالخصوص مشرق وسطیٰ کی سیاست پر گہری نظر تھی، وہ برطانوی سامراج سے برسر پیکار رہے، اور یہ نفرت و عداوت ان کے دل و دماغ پر آخر تک حاوی رہی۔ ان دنوں مشرق وسطیٰ میں صدر ناصر مرحوم اور ان کے نظریہ قومیت کا طوطی بول رہا تھا۔ مصر کے ''عدوانِ ثلاثی'' میں فتح کے بعد صدر ناصر لوگوں کے محبوب اور نورِ نظر بن گئے تھے۔ ہمارے مولانا ہزاروی اور ان کے ہم خیال اکابر علماء پر صدر ناصر کی عقیدت و محبت پوری طرح غالب ہو گئی تھی، اور یہ محبت کبھی کبھی ایسے غلو کی صورت اختیار کر جاتی جس طرح تحریک خلافت کے دوران ہمارے بہت سے مخلص ترین بزرگ ترکی کے مصطفیٰ کمال کی محبت میں گرفتار ہو گئے تھے۔

گو ان ہر دو باتوں کا محرک وہی انگریز دشمنی تھی۔ اور لــلهي بغض کا مصداق تھی مگر غلو محبت میں ہمیشہ کسی آئیڈیل اور محبوب شخصیت کے اکثر خد و خال اوجھل ہو جاتے ہیں صرف محاسن ہی محاسن پر نظر رہتی ہے اور رشتہ اعتدال ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ خود راقم بھی ایک عرصہ تک صدر ناصر کے ساتھ اس غالی عقیدت کا شکار رہا مگر پھر رفتہ رفتہ اس میں کمی آ گئی۔ مگر اتنی نہیں جو صدر ناصر کے مخالف کیمپ میں تھی۔ اُدھر نفرت و عداوت کے معاملہ میں صرف معائب پر نظر تھی اور دوسری جانب صرف محاسن پر۔ اس بے اعتدالی نے دونوں طرف ایک عرصہ تک سرد اور گرم جنگ کی فضا پیدا کی۔ حقیقت جو بھی ہو مگر یہ ایک افسوسناک المیہ ہے کہ بالآخر صدر ناصر کے جانشین اور معتمد دست راست نے کیمپ ڈیوڈ کی شکل میں پوری عرب دنیا کی دشمنی مول لے کر بھی اسرائیل اور مغربی سامراجیت کی دوستی میں مصلحت سمجھی صدر ناصر تو صدر ناصر تھے یہ معاملہ مولانا مرحوم کا کسی افریقی ملک کے کسی غیر مسلم اس لیڈر کے ساتھ بھی تھا جو مغربی سامراج سے نبرد آزما تھا۔ تقاریر میں دایاں بازو ان بزرگوں کا نشانہ عتاب بنا رہتا۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

آپ اگر میرے کہنے سے ہی مان جائیں تو بہتر ہے، کراچی ڈھاکہ کے اکثر اخبارات امریکہ سے روپے لیتے ہیں اور بعض کیمونسٹوں سے۔ معمولی زمانہ نہیں ہے پیسہ بہت خطرناک چیز ہے اسکے دام سے بچ نکلنا مشکل ہے۔

کیا شہید گنج کی تحریک آپ نے نہیں سنی۔ جو آج تک مسلمانوں کے حوالہ نہیں کی گئی۔ جب کہ اب اپنی ہی حکومت ہے مگر انگریزی راج میں گوروں کی گولیوں سے مسلمانوں کو شہید کرا کر احرار کی سیاست کو پنجاب میں قبل بلکہ تقریباً ختم کرادیا گیا، ورنہ آج سارے ملک کی سیاست دوسرے رنگ میں ہوتی۔

(۶) آپ نے لاہور کا مشرق ۱۵ جنوری کا پڑھا ہوگا۔ امریکیوں نے لکھا ہے کہ اسرائیل اردن پر حملے کرنے پر پشیمان ہے اور اس نے (اندر ہی اندر) اردن کو یقین دلایا ہے کہ وہ پھر ایسا نہ کریگا۔

(۷) ۔۔ تنظیم آزادی فلسطین کے ۵ لاکھ مہاجر رضا کاروں کو فلسطین کے اردنی علاقہ میں شاہ اردن گھسنے نہیں دیتا۔

(بقیہ پچھلے صفحہ سے) صدر ناصر قسم کے سیاسی زعماء سے اتنی خالی عقیدت جو مولانا مرحوم کے سیاسی رجحانات پر مبنی ہوتی تھی کا نتیجہ تھا کہ وہ صدر ناصر کے بارہ میں معمولی سی تنقید بھی برداشت نہ کر سکتے، جس وقت اخوان المسلمین کے کئی زعماء وارکان صدر ناصر کا نشانہ بنے جن میں کئی ایک نامور مصنف ادیب اور عالم بھی تھے اور مصر کے مشہور مصنف سید قطب بھی۔ تو احقر نے نہایت اعتدال سے اور نرم الفاظ میں صدر ناصر پر الحق میں تنقید کی اور یہ کہ صدر ناصر مرحوم کو مغرب کے ساتھ ساتھ اپنے ملک میں مغربیت کی بے لگام فروغ پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ بس یہ لکھنا تھا کہ مولانا کو جلال آگیا، بے تحاشہ برس پڑے تلخی اور غصہ پر مبنی لمبے لمبے خطوط سے نوازا، جواباً میں نے ایک مفصل عریضہ لکھا جس کے جواب میں ایک اور طویل مکتوب آیا۔ مگر اب اس میں شدت اور تلخی کی بجائے شفقت، دلیل اور متانت کا عنصر نمایاں تھا۔ سید قطب کی کتابیں کھنگال کر انہوں نے سید قطب مرحوم کی شان صحابہؓ بالخصوص امام مظلوم حضرت عثمان شہیدؓ پر سنگدلانہ ریمارکس پر مبنی عبارتیں حوالوں کے ساتھ نقل کر کے بھیج دیں جسے پڑھتے ہی مجھے مولانا مرحوم کے سامنے سپر انداز ہونا پڑا۔

مولانا کے اس تحمس اور حمیت دین پر مبنی جذبات کی شدت کی وجہ بھی سامنے آئی جسے مولانا کا اسلاف کرام بالخصوص صحابہ کرام سے شدت تعلق اور والہانہ ارتباط کا طبعی نتیجہ سمجھنا چاہیے جو ہر مومن کا لازمۂ ایمان ہے۔ **الحب في الله والبغض لله** اور **اشداء على الكفار رحماء بينهم**۔ کے مظاہر صرف کافروں کے سامنے نہیں اہل زیغ والحاد اور منحرفین و غالین کے ساتھ بھی سامنے آنے چاہئیں مگر اس کے لئے بھی حکمت و موعظۂ حسنہ اور شفقت و نرمی، دلیل اور وقار کے ساتھ تعاقب باطل اکابر کا شیوہ رہا ہے۔ مگر مولانا مرحوم جس سے بھی الجھ جاتے اور جس مسئلہ میں اختلاف کر بیٹھتے پھر اس کے بارہ میں کسی رو رعایت حکمت عملی، مصلحت آمیز انداز بیان کے روادار نہ ہوتے اس معاملہ میں ان کا لب ولہجہ نہایت سخت اور درشت ہو جاتا ان کے خلاف لکھتے یا تقریر کرتے ہوئے عالمانہ توازن و اعتدال کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا اور عدم توازن کا شکار ہو جاتے۔

مولانا کے اس انداز نے بہت سے مخلص احباب و معاصر علماء کو ان سے دور رکھا اور جدید طبقہ کے پڑھے لکھے طبقہ کی ایک بڑی تعداد بھی ان کے قرب سے گریز کرتی رہی۔ اس بارہ میں احقر نے بھی متعدد بار جرأت رندانہ سے کام لیکر مولانا سے گفتگو کی پھر ایک بار تو کھل کر انہوں نے اپنے اس انداز اور دشمن پر ان کے اس طریق واردات پر روشنی ڈالتے ہوئے مجھے فرمایا: ''کہ دیکھئے جب دشمن پر حملہ بولا جاتا ہے۔ تو ایک جماعت اصل لڑنے والی فوج سے پہلے چیختی چلاتی اور چنگاڑتی ہوئی اور ہلچل افراتفری مچاتی ہوئی غنیم پر یلغار کرتی ہے۔ جس کا مقصد مخالف کے دل و دماغ کو پراگندہ اور سراسیمہ کرنا ہوتا ہے۔ کہ اصل فوج کی ہیبت اور دھاک بیٹھ جائے تو میری مثال اس مقدمۃ الجیش کی ہے۔ میں اس طریق کار سے دشمن کو پریشان کرتا ہوں بعد میں دلائل سے بات کرنا حکمت اور مصلحت سے مقابلہ کرنا یہ آپ لوگوں کا کام ہے۔ میں آپ لوگوں کو کب روکتا ہوں، آپ اپنے طور طریقوں سے کام کرتے جائیں۔ میں ساٹھ ستر سال سے جس سانچہ میں ڈھل چکا ہوں اب اس میں تبدیلی نہیں کر سکتا''۔

اس میں شک نہیں کہ ایسے کئی محاذوں پر سب سے پہلے مولانا مرحوم نے کلمۂ حق کا پرچم لہرایا جن تک رسائی بڑی جرأت رندانہ کہلائی جاتی ہے اور زمانہ کی عام رو اور فضا میں ایسا کرنا بڑے دل گردے کا کام تھا۔ پھر تو رفتہ رفتہ اور لوگ بھی مولانا کے ہمنوا ہو جاتے اور اکثر و بیشتر ان کی دینی بصیرت اور دور اندیشی کا قائل ہونا پڑ جاتا۔

مولانا کی زندگی کا تقریباً آخری عشرہ ان کی زندگی کا ناخوشگوار دور کہلا سکتا ہے۔ جس میں انہیں اپنے قریب ترین مخلص رفقاء اور ساتھیوں سے بھی الگ تھلگ ہونا پڑ گیا، عزلت و اعتزال کے صدمے بھی سہنے پڑے اور مخالفین کی بے جا سب و شتم اور طعن و تشنیع کا نشانہ بھی بنے۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات کے بعد سرحد میں نیپ اور جمعیۃ کی مشترکہ حکومت کی تشکیل سے اس نامسعود دور کا آغاز ہوتا ہے۔ جبکہ دیگر بہت اہل رائے اور اصحاب بصیرت کے علی الرغم اولاً مولانا مرحوم خود اس اتحاد کے داعی اور ۱۹۷۰ء کے الیکشن کے شدید ترین مخالف جماعت نیپ سے رواداری اور عفو و درگذر کے قائل تھے۔ اس معاملہ میں مجھ جیسے اصاغر کی مخالفانہ رائے سامنے آئی تو ایک بار پھر مجھے نشانہ بننا پڑا۔ بہرحال اتحاد ہو گیا، حکومت قائم ہو گئی، اُدھر ملک میں ایک ایسے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

شام وعراق کوقریب آنے نہیں دیتا۔ لبنان ومصر سے دور بھاگتا ہے، سعودیوں کولارہا ہے اسلحہ انگریز وامریکہ سے لیتا ہے، کون سا امریکہ۔ جو یہود کا پشت پناہ ہے۔ جس نے یہود کو مضبوط تر بنایا ہے تاکہ وہاں سے عربوں کے سینوں پر مونگ دلی جائے۔ کونسا انگریز، جس نے خود یہودی حکومت فلسطین میں قائم کی اور جس نے امیر فیصل کو اب سبز باغ دکھایا ہے کہ میں تو عدن سے (ناصر کے ہاتھوں تنگ آکر) جارہا ہوں مگر جنوبی عرب وفاق وعدن کے وارث میری جگہ تم رہنا اور امیر فیصل نے اقوام متحدہ میں تجویز کی جانے سے پہلے عدن وغیرہ میں جانشین حکومت کا انتظام ہو جانا چاہیے۔

میرے بھائی! بعض اجلہ علماء کرام اللہ تعالیٰ انکی عمر وعمل میں اور ترقی دے، سعودی عرب کی نمازوں اور شرعی حدود کے نام پر خوش ہیں اور خوش ہونا چاہیے مگر کفر کا اقتدار وغلبہ اور اسکی فوقیت گناہوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ پاکستان کے فساق وفجار اور عام خراب معاشرہ ہندوستان کے غالب کفر سے بہرحال بہتر ہے چاہے وہاں سے بیس ہزار حاجی حج کو جائیں۔ اور چاہے برما کی کمیونسٹ گورنمنٹ میں ریس اور جوا ممنوع اور ٹیڈی لباس جرم ہو اور چاہے زنا ہر طرح کا مستوجب سزا ہو (جیسے کہ ہے)

(بقیہ پچھلے صفحہ سے) آمر کا دور دورہ تھا، جو بڑی عیاری سے اسلام، غریب اور مزدور کا نام استعمال کرتا تھا۔ یہ غریب اور مزدور قسم کے نعرے بھی مولانا کا زندگی بھر کمزوری رہے۔ وہ عمر بھر جاگیردارانہ، سرمایہ دارانہ ذہنیت سے متنفر تھے۔ خود شانِ بوزریؓ لئے ہوئے تھے اور ذہن فکر کے ساتھ اپنے قلندرانہ انداز میں بھی مولانا حسرت موہانیؒ مولانا عبید اللہ سندھیؒ جیسے حضرات کا نمونہ تھے۔ اس وقت کے حکمران کو مولانا کی اس طبیعت کا اندازہ تھا، اس نے بڑے شاطرانہ انداز میں اسلام کے ایک مخلص سپاہی کا لبادہ اوڑھ کر عجز وانکساری کا پیکر بن کر مولاناؒ کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا ان کے شاطر حواریین اور مقربین نے بھی مولانا کو نرغے میں لے لیا نفاذ اسلام اور غریبوں کے انقلابی منصوبے اور عزائم ان کے سامنے رکھتے رہے۔ اپنوں کے بارہ میں بھی مولانا نے کچھ بے اعتنائی کچھ بے نیازی اور قدر مراتب کو ملحوظ نہ رکھنے کا رویہ محسوس کیا جس نے بعد دگر یز کی یہ خلیج اور بڑھادی اور رفتہ رفتہ وہ اقتدار کے اس کیمپ میں چلے گئے جن سے ان کی جمعیۃ برسرپیکار تھی۔ اس بارہ میں بھی مولانا کی ایک رائے تھی کہ عوام بالخصوص نوجوان نسل اور مزدور اور پسماندہ طبقہ نے انتخابات میں جس بھاری اکثریت سے بھٹو مرحوم کا ساتھ دیا تھا وہ تعلق واعتماد مولانا کے خیال میں اب بھی قائم تھا۔ (جو درحقیقت مولانا کی خوش فہمی تھی) اور ملک کی اتنی بڑی طاقت خاص طور سے نئی نسل کے نوجوانوں کے ساتھ محاذ آرائی میں اسلام اور علماء کرام کے لئے مصلحت بینی نہیں اپنے سے متنفر کرنے کی بجائے ان سے مل کر اس قوت وطاقت کو دین کے لئے استعمال کیا جائے۔ یہ مولانا کی ایک اجتہادی رائے تھی، حالات نے ثابت کردیا کہ وہ سراب کو پانی سمجھ بیٹھے تھے۔ یہ مولانا کی اجتہادی غلطی تھی مگر نیت میں اگر خلوص ہو اور ہوی وہوس اور ذاتی نفع ونقصان کے شائبہ سے اگر عمل خالی ہو تو اللہ کریم ایسی غلطیوں پر بھی اجر حسن عطا فرمادیتے ہیں۔ اس سارے مرحلہ میں جبکہ انہیں جان سے زیادہ اپنی عزیز جماعت سے ہاتھ دھونا پڑا، اس گلشن سے جسے انہوں نے بویا تھا اور پھر خون پسینے سے سینچا تھا اور جو انہی کے نام پر ہزاروی گروپ کہلایا۔

کسی بدترین مخالف کو بھی یہ ثابت کرنے کی ہمت نہ ہوئی کہ مولانا نے اپنی ذات کے لئے کچھ نفع اٹھایا، بنگلے پرمٹ اور پلاٹ حاصل کئے۔ نہ تو وہ بکے نہ جھکے، ایک رائے قائم ہوئی، غلط یا صحیح اور اس پر ایسے ڈٹ گئے کہ ساری دنیا ایک طرف اور ان کی بے لچک طبیعت ایک طرف، نہ اپنوں کی خفگی کی پرواہ، نہ کسی کو خوش کرنے کی خواہش، مخالفین نے جو الزامات لگائے وہ بھی محض سیاسی مخالفت میں جنہیں ان کا بے ضمیر ضمیر خود بھی جھٹلاتا تھا مگر جس جماعت سے الگ ہوئے تھے۔ اس کے اکابر الزامات تو کیا لگاتے ایسے ہر قسم کے طمع ولالچ ترغیب وتحریص پر مبنی الزامات کی برسرعام نفی کرتے اور مولانا مرحوم کی صفائی کرتے، حضرت مفتی محمود صاحبؒ نے احقر کو زندگی کے آخری ملاقات میں جو ۳ ستمبر ۱۹۸۰ء کو کراچی میں ہوئی کسی بات کے دوران کہا کہ میرا ایمان ہے کہ مولانا ہزارویؒ بکے نہیں، نہ کچھ فائدہ اٹھایا مگر اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے اور دشمن کی عیاری اور شاطرانہ داؤ پیچ میں آکر کٹ گئے۔ یہ مولانا کی مخلصانہ زندگی پر ایک واضح شہادت ہے۔ جو ان کے عمر بھر کے ساتھی مگر آخری دور کے حریف نے متعدد بار دی۔

بہرحال حکومت کے ساتھ مصالحت آمیز رویہ کے بعد ایوان میں اسلامی مسائل کے بارہ میں مولانا کے انداز بیان میں وہ گھن گرج، شدت اور تلخی تو باقی نہ رہ سکی مگر کوئی بھی موقعہ اظہار حق اور دینی موقف پیش کرنے کا آیا تو مولانا نے ایوان کے ساتھی علماء سے الگ تھلگ رہ کر بھی پورے خلوص وللّٰہیت سے فریضہ اظہار حق میں کوتاہی نہ کی وہ حکومت کے ہمنوا تھے مگر آئین سازی کے موقع پر نہایت اہم اسلامی اور جمہوری ترامیم پیش کرتے رہے جو ریکارڈ پر موجود ہیں۔ قادیانی مسئلہ اسمبلی کے سامنے آیا تو پورے حزب اختلاف نے متفقہ طور پر "ملت اسلامیہ کے موقف" کے نام سے بیان مرتب کیا جسے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قدس سرہٗ نے کئی نشستوں میں پڑھ کر سنایا۔ جس کا آدھا حصہ ہمارے فاضل دوست مولانا محمد تقی عثمانی نے قلمبند کی اور آدھے حصے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کو دی۔

حضرت مولانا ہزاروی مرحوم ظاہر ہے کہ حزب اختلاف کیطرف سے پیش کئے جانے والے اس بیان پر دستخط نہیں کر سکتے تھے کہ ان کا مزاج ہی بے لچک تھا۔ مگر انہوں نے سکوت ولاتعلقی بھی اختیار نہیں کی بلکہ محضرنامہ کے نام سے دو سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ایک طویل مدلل اور محققانہ مقالہ قلمبند کرا کر شائع کیا **(بقیہ اگلے صفحہ پر)**

<u>فرنگی سیاست کا شیطان خون میں دوڑتا ہے:</u> فرنگی سیاست کا شیطان یجری مجری الدم کی مثال ہے غیر محسوس ہے۔ کتنی خطرناک بکواس ہے کہ فرعون کے مجسمے کی بنیاد میں دو قرآن رکھے گئے۔ جس کو سننا بھی کوئی مسلمان گوارا نہیں کرسکتا اور جسکی ضرورت کوئی دیوانہ بھی محسوس نہیں کرسکتا اور جسکی تردید مصری سفارتخانہ کرے، تو امریکہ کے ہاتھوں بکے ہوئے اخبارات وہ تردید نہ شائع کریں، جیسے میرے خلاف آئیں (مودودی) نے لکھا کہ کیمونزم بہترین نظام ہے، میں نے پریس کانفرنس کر کے تردید کی، کسی نے نہ شائع کی۔

(۸) <u>دشمن سعودی حکومت کو آلہ کار بنا رہا ہے:</u> یہ کیسے اتحاد عالم اسلام ہے کہ جسمیں عراق، شام، لبنان، مصر، الجزائر، یمن جمہوریہ شامل نہ ہوں اور اردن بیچارہ تو ایک ضلع کے برابر ہے صرف سعودی حکومت ہی عالم عرب اور عالم اسلام ہے (یاری یاری هیچ نه ده شما کنیے نه ئیے چل جوړ کړي دے) یہ سب نعرے اس مرد میدان ناصر کی خداداد قوت و مقبولیت کو کمزور کرنے کیلئے ہیں۔ مگر اسوقت تک اسکی سیاست ان سب پر غالب ہے۔

(بقیہ پچھلے صفحہ سے) اور پھر اسے ارکان اسمبلی میں تقسیم کیا یہ کام آٹھ دس دن ہی میں کرنے کا تھا۔ ہمارے ساتھ تو پوری ٹیم اور جماعت تھی جس نے کتابت و طباعت کا یہ معرکہ سر کیا مگر مولانا مرحوم نے بالکل اکیلے یہ ہفت خوان سر کیا، کتنے مصائب جھیلے ہوں گے۔ پروف بھی خود دیکھا پریس کے چکر بھی اس زار و نحیف بوڑھے سپاہی نے اکیلے کاٹے۔

مولانا کی ایک بڑی نایاب و نادر خوبی سیاست کے ہنگاموں، سٹیج کے شور و شر، بحث و مناظرہ کی گرماگرمی کیساتھ ساتھ زہد و ریاضت اور اوراد و وظائف، شب بیداری اور اپنے رب سے سوز و گداز کے روابط کا برقرار رکھنا تھا جو اس دور میں عنقا سے کم نہیں۔ وہ بلاشبہ باللیل رهبان و بالنهار فرسان۔ (راتکو راہب دن کو شہسوار) کا نمونہ تھے۔ جام شریعت کیساتھ سندان عشق نباہنا تو سنتے ہیں۔ مگر خارزار سیاست میں شریعت و طریقت کے ساتھ ساتھ سوز و ساز رومی اور پیچ و تاب رازی کی قبائے افتخار کو بھی تار تار ہونے سے بچا کر چلنا اس ضیغم اسلام ہی کا کام تھا۔

کون کون سی ادا اور کون کون سی خوبی ہے جس سے ہمارے ان بزرگوں کا گلشن حیات مالا مال نہیں۔ وہ جب گذر جاتے ہیں تو ہمیں قدر آتی ہے۔ پھر ایک ایک بات کو لوگ لئے روتے ہیں کہ زمانہ نہایت بانجھ ہوتا جا رہا ہے مہیب خلاؤں کا سماں ہے۔ مولانا مرحوم کا ذکر چلا تو عنان قلم روکنے سے بھی نہ رک سکا۔

مولاناؒ کے جنازہ پر جا کر زیارت اور کاندھا دینے کی سعادت نصیب ہوئی، فقر و قناعت، زہد و تقویٰ، جہاد و سیاست، حمیت و شجاعت کا یہ گنج گرانمایہ سپرد خاک کر دینے کے بعد جب ہم لوگ دیار لیلیٰ کی تنگ گلیوں سے گذرتے ہوئے واپس ہو رہے تھے تو ایک ثقہ متدین قسم کے بزرگ نے مجھے ایک واقع سنایا اور اسی واقعہ پر ان سطور کو ختم کرتا ہوں:

''مولانا مرحوم کے جوش و جوانی کا دور تھا، اب جبکہ وہ نرینہ اولاد سے محروم دنیا سے کوچ کر گئے مگر مولانا کی نرینہ اولاد پیدا ہوئی، ایسے ایک موقع پر مولانا کا صاحبزادہ اکلوتا بیٹا جو بڑھاپے کا سہارا بن سکتا تھا۔ شدید بیمار ہوا۔ بیماری سکرات موت کی حدود میں داخل ہوئی کہ اچانک بالاکوٹ سے اطلاع آئی کہ وہاں قادیانیوں نے پَر پرزے نکال لئے ہیں اور فوراً پہنچنے کی ضرورت ہے۔ مولانا نے جاں بلب لخت جگر کو اسی حالت میں چھوڑ دیا۔ تقریر و مناظرہ کی کتابیں بغل میں اٹھائیں اور چل پڑے۔ لوگوں نے بے حد روکا کہ بچے کی حالت مخدوش ہے۔ فرمایا تم لوگ موجود ہو اور وہاں ناموس ختم نبوت کے تحفظ کی بات ہے۔ روانہ ہوئے۔ ابھی بفہ کی ذیلی سڑک سے بالاکوٹ جانے والی سڑک پر پہنچے تھے کہ کسی نے نورِ نظر بیٹے کی وفات کی اطلاع دی، فرمایا تم لوگ دفن کر دینا، اللہ نے اپنی امانت واپس لے لی، مجھے بالاکوٹ پہنچ کر قادیانیوں کا تعاقب کرنا ہے اللہ اور رسول کی بات ہر چیز پر مقدم ہے۔''

مولاناؒ نے بیٹے کے آخری دیدار اور پدری شفقت و محبت کو بھی ناموسِ دین پر قربان کر دیا۔ اور اپنے روحانی مقتداء سیدنا ابراہیمؑ کی سنت کی پیروی کی ایک اور تابندہ مثال قائم کر دی۔ مجھے خیال آیا کہ کیا عجب آج کی شام بھی ملاء اعلیٰ ایک بار پھر اس ندائے ربانی سے گونج اٹھی ہو کہ:

ونا دیناه ان یا ابراهیم قد صدقت الرویا انا کذلک نجزی المحسنین ○ یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیةً مرضیه فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی۔ الحق فروری ۱۹۸۱ء

(غلام غوث ہزارویؒ پر قاتلانہ حملہ پر لکھے گئے تاثرات)

(مولاناؒ پر ایک بار قاتلانہ حملہ ہوا جس پر لکھے گئے تاثرات سے ان کے بارہ میں میرے ان احساسات پر کچھ مزید روشنی پڑ سکے گی)

جمعیۃ العلماء اسلام کے رہنما مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پر قاتلانہ حملے کو کافی دن ہو چکے ہیں مگر اس بزدلانہ حرکت کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی بیانات جلسے جلوسوں کا سلسلہ زوروں پر ہے مگر ملزموں کے بارہ میں دو چار سرسری باتوں کے علاوہ اب تک جیسا کہ ہونا چاہیے تھا کوئی تفصیل منظر عام پر نہیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۹) **ناصر کی مدافعت:** کتنا عرصہ ناصر نے حوصلہ کیا۔ اب اس نے حبیب بورقیبہ شاہ حسین امیر ناصر کو ننگا کر کے رکھ دیا اس کا یہ اعلان کہ یہ غدار اور دشمنان اسلام کے آلۂ کار ہیں انکی موت کا باعث ہے، آپکو ناصر کے اعلان کا وزن معلوم نہیں ہے اب ان بیچاروں کی خیر نہیں ہے اور اتنے حوصلے کے بعد انکی سازشوں کے جواب میں اس نے صرف دو اقدام کئے ہیں، فلسطینی مہاجرین و تنظیم آزادی فلسطین کو آزادی دیدی جس سے شاہ حسین کو قدرے عافیت معلوم ہو سکے گی۔ دوسرے شاہ سعود کو قاہرہ لا بٹھایا۔

کیوں میرے چھوٹے اور بڑے بھائی! اگر امیر فیصل کو امام بدر استعمال کرنے کا حق ہے تو ناصر کو شاہ سعود کے استعمال کا حق نہیں، اب امیر فیصل کو قدر عافیت معلوم ہوگی۔ شاہ سعود نے حج پر جانے کا اعلان کر دیا ہے یہ قتل ہو یا گرفتار یا آزاد حاجی، ہر طرح بھاری ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ دشمنان اسلام کی سازشوں سے ان سب ملکوں کو بچائے۔

(۱۰) **دشمن مذہب کا نام استعمال کرتا ہے:** کیوں مولانا! مصر میں عدالت فیصلہ کرے اور ہم مودودیوں کے پروپیگنڈے کا شکار ہو کر یہاں سے اسپر تنقید کریں۔ کیا جسطرح آپ کسی کی تحریر سے، نیک نیتی سے متاثر ہوئے دوسرے نیک لوگ بھی اسی طرح متاثر نہیں ہو سکتے۔ اور کیا یہ ممکن نہیں کہ واقعی سازش قتل ہوئی ہو اور یہ فتان دشمنوں کے آلۂ کار ہوں۔ اور ہم رجماً بالغیب صلوٰتیں سنانے لگ گئے ہوں۔ لاتقف مالیس لک بہ علم بلکہ متاثر تو ہوتے ہی نیک لوگ ہیں۔ مجھ جیسا ادنیٰ کم متاثر ہوتا ہے۔ امان اللہ خان کیخلاف کیا مذہب نہیں استعمال ہوا۔ کیا جمیعۃ علماء ہند کے خلاف مذہب استعمال نہیں ہوا۔ کیا اسلامی انجمن، انجمن اسلامیہ، اسلامیہ کالج، اسلامی ہائی سکول، اسلامی حکومت وغیرہ میں اسلام کا نام غلط نہیں استعمال ہوتا رہا۔ کیا اتحادی فوج کی موجودگی قسطنطنیہ میں سلطان نے مصطفیٰ کمال پر باغی کا حکم قتل کر دیا تھا۔

(بقیہ پچھلے صفحہ سے) آسکی، یہ معاملہ ایک قومی وملی مسئلہ تھا اور ارباب حکومت کو اس معاملہ کے نازک پس منظر شر پسندوں کے خطرناک عزائم اور مولانا کی بلند و بالا شخصیت کے پیش نظر تحقیقات اور ملزموں کے بیانات کے سلسلہ میں جس تندہی اور گرمجوشی سے کام لینا چاہیے تھا، اب تک ایسا نہیں کیا گیا۔ یہ سردمہری یقیناً نہ صرف حکومت بلکہ مستقبل میں ملک وملت کی سلامتی اور امن وامان کے حق میں نہایت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ مولانا غلام غوث صاحب کے سیاسی نظریات اور طریق کار سے ہزار دفعہ اختلاف کیا جا سکتا ہے مگر مولانا کی بے لوث خدمات دین اور اعلاء دین کے لئے سرفروشانہ زندگی، باطل کی سرکوبی کے لئے انتھک محنت اور سب سے بڑھ کر ان کے اخلاص اور دیانتداری سے چشم پوشی اور انکار کرنا کسی حق پسند شخص کے لئے بے حد مشکل ہے۔ مولانا یورپ کے استعمار اور مغربی سامراج کو بجا طور پر اسلام اور مسلمانوں کا دشمن نمبر ایک سمجھتے ہیں۔ خیر القرون سے ہٹے ہوئے ہر باطل نظریہ اور تحریک کا استیصال کرنا ان کی زندگی کا خاص مشن ہے اور اس بارہ میں وہ ذرہ برابر نرمی رواداری یا تساہل بلکہ حکمت ومصلحت آمیز سلوک کے بھی روادار نہیں ہوتے اور شدت جذبات میں کبھی کبھی وہ ایسا رویہ بھی اختیار کر لیتے ہیں جو بعض سنجیدہ طبائع پر بھی شاق گذرنے لگتا ہے۔ مگر اسکی وجہ ان کی جلالی شان کا غلبہ ہوتا ہے۔ کسی سے ذاتی عناد یا نفسانی جذبات ہرگز نہیں۔

بیشک مولانا کے طریق کار پر اور موقف سے اختلاف کا حق بھی ہر کسی کو حاصل ہے۔ مگر یہ اختلاف دلائل اور جوابات کے دائرہ میں رہنا چاہیے۔ قتل وقتال اور خون خرابے جیسے کمینہ اقدامات ملک کے ہر طبقہ کیطرف سے مذمت اور نفرین کے مستحق ہیں۔ مولانا نہ صرف سیاسی قائد ہیں بلکہ دین کے ایک ممتاز عالم اور مجاہد سپاہی بھی ہیں۔ اس لحاظ سے موجودہ قاتلانہ حملہ صرف مولانا پر نہیں تمام علماء کرام اور وارثین علوم نبوت پر ہے حق کی آواز تلوار اور گولی سے خاموش نہیں کی جا سکتی۔ اس طرح فتنوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ جن علماء حق کو مولانا کے مسلک سے اختلاف ہے وہ بھی بڑھ چڑھ کر اس اقدام کی مذمت اور اس کی بے لاگ تحقیقات کا مطالبہ کریں گے۔ مولانا پچھلے کئی سال سے ایک ایسی طاقت سے برسر پیکار ہیں کہ اگر مولانا اور ان کے حمیت دین میں ڈوبے ہوئے اکابر علماء دیوبند کی مساعی نہ ہوتیں تو آج وہ طاقت ہمارے سارے نقوش اور روایات ایک ایک کر کے مٹا چکی ہوتی۔

اس وقت ملک کو جو نازک ترین مرحلہ درپیش ہے، ضرورت ہے کہ ان تمام حرکات اور مفسدانہ سرگرمیوں کا بروقت اور شدید ترین محاسبہ کیا جائے جو آگے چل کر اس ملک میں صحیح اسلامی نظام اور مستحکم حکومت کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ (الحق جون ۱۹۷۰ء جلد ۵ شمارہ ۹)

۱۱) دشمن بالواسطہ چالیں کھیلتا ہے: کفر کی چالیں کبھی بلاواسطہ نہیں بھی ہوتیں، ایک دشمن اسلام نے ایک مسلم نما شخص کو خریدا۔ اس نے ایک مضبوط آدمی کو لاکھ روپیہ پکڑادیا۔ اس نے دو چار بزرگوں کی دینی خدمات میں امداد کی اور کہا حضرت بڑا ظلم ہے دیکھیئے دیوبندی آنحضرت ﷺ کی گستاخی کرتے ہیں، دیکھیے ناصر اب لا مذہبیت کو لا رہا ہے۔ اور خادم الحرمین شریفین کے منہ آتا ہے وہ آگے قوم کے سامنے آ کر دیوبندیوں پر اور ناصر پر برس گئے، پھر دوسروں کے پاس جا کر کہا ہائے کتنا ظلم ہے یہ مشرک بدعتی سر چڑھ گئے مولانا یہ لیجئے دس ہزار، اسلام کو خدا کیلئے بچائیے۔ یہ انگریز کا پٹھو فیصل دیکھئے کیا کر رہا ہے۔ میرے دوست خدا بچائے بزرگوں سے صرف بزرگی سیکھیں جس نے فرنگی کو نہیں پہچانا، وہ سیاست میں کچا ہے۔ میں بھی چاہوں تو اسلامی خدمت کے شوق میں ترجمان اسلام کی اشاعت کیلئے اور جمعیت کو آگے بڑھانے کیلئے نہایت نیک نیتی سے روپے مار سکتا ہوں، مگر اللہ تعالیٰ اس نیک نیتی اور خود فریبی سے بچائے۔ آمین

رویت ہلال کا مسئلہ: باقی آپکی شہادت، آپکی قضا آپکے لئے حجت ہے الحمدللہ تعالیٰ کہ آپ لوگوں نے ہلال کا مسئلہ اپنے ہاتھ میں رکھا ہے مگر اس شہادت کی شہادت شرعی شہادت علی الشہادت اور اس قضا کی اطلاع کتاب القاضی الی القاضی کے طریقہ سے دوسری جگہ نہیں آتی۔ نہ ہی حکومت نے کسی اور کو فیصلہ اور قضا کی اجازت دی ہے، نہ سماع شہادت کی، بس اطلاع آئی اور اطلاع کردی گئی یہ جو بے باکانہ اور غیر ذمہ دارانہ طرز عمل ہے، قابل اصلاح ہے، جن لوگوں کو باوجود مطلع صاف ہونے کے قطعیت سے حکم شرعی نہ پہنچے گا وہ معذور ہونگے۔ ہلال کمیٹی علماء سرحد کے پہلے روز میں ساتھ نہیں دیتی۔ آخری فیصلہ میں جو اتفاقاً ایک ہوگیا اسکا نام لیتی ہے۔ حالانکہ سرحدی علماء صرف شرعی شہادت دیکھتے ہیں و بس۔

راولپنڈی میں جمعہ کو ۶۰ جگہ بڑی کامیاب عید تمام فرقوں نے ادا کی، یہی حال لاہور وغیرہ کا رہا۔ سرکاری پارٹیاں جز بز ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے اور آئندہ انتشار سے بچائے اور شریعت کا احترام کرنے کا ادب سکھائے۔ آمین۔۔۔۔

حضرت مولانا مدظلہ کی صحت تو معلوم ہوا، اب غنیمت ہے، معلوم نہیں نگاہ کا کیا حال ہے۔ فٹ بال کا کیا حال ہے اب کون کون اس سے کھیلتے ہیں، اب کون فیلڈ مارشل ہے۔ اب تو نیشنلسٹ بھی مودودیوں سے ناراض ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو محض اپنی خاطر حب و بغض نصیب کرے آمین۔ بہت دنوں سے خیال تھا کہ سمع خراشی کروں شاید جواب میں پھر تازہ اور جوان خیالات کا لبناً خالصاً سائغاً نصیب ہو۔ مگر فرصت ندارد۔ اب اس لطف اندوزی کیلئے کچھ رات کا وقت وقف کیا اللہ تعالیٰ اسمیں اثر ڈالے اور یہ پراگندہ خیالات دلجمعی کا سبب بن جائیں۔

آمین، وما ذالک علی اللہ بعزیز، غلام غوث عفی عنہ

(۴)

موصولہ ۱۵ دسمبر ۱۹۶۸ء (نہر حقانیہ سے تا قیامت سیرابی جاری رہے)

غلام غوث، بفہ، حضرت مولانا، السلام علیکم، گرامی نامہ باعث مسرت ہوا۔ دعا کی ضرورت ہے صحت ابھی پوری نہیں رو بصحت ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نہر سے مسلمانوں کو قیامت تک سیراب کرے۔ حضرت مولانا سے دعا کیلئے ضرور درخواست کریں۔ فقط غلام غوث

(۵)

غلام غوث ہزاروی نومبر ۱۹۷۱ء (جمعیۃ کی عزت آپ ہی کی عزت ہے)

برادر محترم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گرامی نامہ کا شکریہ، میں نے مندرجہ سوالات[1] کو غیر اہم سمجھا اسلئے خط ضائع ہوگیا، اب آپ نے دوسرا

---

1. علمی ومطالعاتی زندگی کے بارہ میں سوالنامہ

مکتوب بھیج کر تاکید فرمائی ہے اگر ضروری نہ ہو تو آپ میرے بغیر باقی جوابات شائع فرمادیں اگر بہت ہی ضروری سمجھو تو از راہ کرم دوبارہ سوالنامہ روانہ فرمادیں۔ میرے بھائی! دیکھیں مولانا عبدالباقی صاحب آپکے ذمہ ہیں جمعیت کی عزت آپ ہی کی عزت ہے اور باہمی حوصلہ برداشت گزارہ کرنا اور باہر کیلئے ایک رہنا ہی کامیابی کیلئے مسلّم ذرائع ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو حضرت مدظلہ کا بہترین جانشین بنائے اور اکابر علماء دیو بند کا نام آپکے ذریعے روشن کرے۔ آمین

(۶)

(مولانا قاضی خلیل احمد خطیب کاغان)

۹ اپریل ۱۹۷۲ء

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہ و کرمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضرت مولانا قاضی خلیل احمد صاحب قاضی وادی کاغان سے آپ خوب واقف ہیں۔ جب آپ گرمی کے موسم میں وہاں جائیں گے تو وہاں کے دریا کے ٹھنڈے پانی سے آپکی تواضع کی جائیگی، بہرحال انکی خاطر آپ پہلے اس شخص سے ملے تھے اب تک انہوں نے وہ کام سرانجام نہیں دیا۔ کاش کہ مجھے فرصت ہوتی خود ان سے عرض کرتا۔ ملاقات تو کسی وقت کرہی لوں گا مگر اس کام کیلئے آپ بھی ان سے فرمادیں۔ مجھے بغیر کسی کام کے ملنا چاہیے جب آپ کے دوست ہیں تو سب کے دوست ہیں، میں کل حضرت مولانا سے ملنے انکی صحت معلوم کرنے اور دراصل ان سے تبادلہ خیال کرنے کیلئے تھوڑی دیر کیلئے حاضر ہوا تھا، مگر بڑے ملے نہ چھوٹے۔ موخرالذکر ملے تو نہ ملنے کے برابر۔ اب سارے کام برابر برابر ہوگئے۔ دعا کریں اور کرائیں سب کو سلام۔ فقط غلام غوث بقلم خود۔

(۷)

(مرزائیت کے اقلیت قرار دئے جانے کے بعد بھٹو حکومت کے بارہ میں نرم رویہ کیوں؟
○ اے این پی کے صوبائی وزارت کے جھگڑے)

۱۳ اکتوبر ۱۹۷۴ء

احقر غلام غوث ہزاروی سربراہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام، راولپنڈی،

برادر محترم مولانا سمیع الحق صاحب زید کرمہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ موصول ہوا۔ مرزائیت کا اللہ تعالیٰ نے خاتمہ کر دیا ہے۔ اب انکا معاملہ دوسرے کافروں کی طرح ہے یہ سکھ، پارسی، عیسائی اور ہندو کی طرح ہو چکے ہیں۔ نکاح وغیرہ کے مسائل حل ہو گئے ہمارے ٹکٹ پر یہ ممبر نہیں بن سکیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

باقی مسائل کے بارہ میں ہم کو امید رکھنی چاہئے کہ حل ہو جائینگے میں اس بات کے تحت خلاف ہوں کہ بعض خود غرض اور اقتدار پسند افراد کہتے پھرتے تھے کہ حکومت مرزائی ہوگئی ہے، مرزائی نواز ہے، یہ ٹال رہی ہے، یہ وطن دیر ہی ہے آدھا دے بیٹھی ہے باقی دینے والی ہے۔ ان لوگوں نے پہلے وزارت بحال کرو کا نعرہ لگایا پھر جمہوریت کی پوجا کرائی جو جمہوریت کو لعنت کہتے تھے ہم تو صرف وہ حصہ تمام ازموں کا جائز سمجھ سکتے ہیں جو شریعت کے خلاف نہ ہو، ورنہ مردود ہے۔

ہاں تو پھر جمہوریت کے بعد بلوچستان کے ظلم کی داستانیں مشہور کیں، راستے لوٹے جائیں، بے گناہ آدمی قتل ہوں۔ اسکاوٹ ذبح ہوں، ہوٹل میں کھانا کھانے والے ہلاک کئے جائیں۔ دس دس بسیں مسافروں کی لوٹی جائیں، یہ آواز نہ اٹھائیں اور فوج ہٹاؤ فوج ہٹاؤ کہہ کہہ کر انکی زبانیں خشک ہوگئیں، میرے سامنے سردار شوکت حیات خان صاحب نے کہا کہ فساد یہ لوگ خود کراتے ہیں اب تو بلی تھیلے سے باہر آگئی ہے داؤد خان، عبدالرحمان تیرا اک اجمل خٹک نے بھانڈا پھوڑ دیا اب انکا انکار یا دھوکا کون مان سکتا ہے۔

پہلے وزارت چھوڑنے کیلئے جمعیت کی شوریٰ سے نہیں پوچھا اب وزارت ولی خان بحال کرائے۔ کیا یہ سارا قصہ صوبائی وزارت کے مزے مستقل کرنے کیلئے تھا۔ خود میرے سامنے مفتی صاحب نے فرمایا کہ ولی خان اپنی سیٹ کیلئے مجھ پر غلام فاروق خان کو ترجیح نہ دیگا۔ ہم کتوں کے گلے میں ٹوکریاں لٹکانے والوں اور عورتوں کے نام لینے والوں سے ایک بار دھوکہ کھا چکے ہیں اب لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین ۔افسوس اسکا ہے کہ ہمارے مخالف الزام لگاتے تھے کہ ان لوگوں نے دل سے پاکستان تسلیم نہیں کیا ہم نے مودودی اور ولی کی حمایت کر کے عملاً اپنے کو مشکوک کر دیا ہے۔ یہ بات بہت سے حضرات نے اپنے لئے مقرر کی ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور خیر کرے۔ آمین

<u>حکومت اور ملک کو ایک سمجھتا ہوں:</u> میں یہ سمجھتا ہوں کہ اولی الامر کا ناجائز حکم نہ مانو اور جائز حکم کی اطاعت واجب سمجھو۔ ملک کو کمزور نہ کرو ورنہ سکھ اور مرزائی دندنانے گئے، کفر بواح کے بغیر بغاوت اچھی نہیں ہے، میں حکومت اور ملک کو دو نہیں سمجھتا، ولی خان کی منطق یورپ کی ہے، ورنہ اسکی مخالفت خود سلطنت کی مخالفت ہے۔ ہم نے الحمد للہ تعالیٰ کسی ناجائز بات کی حمایت کسی کی نہیں کی اور نہ کسی مقدس کے تقدس نے ہم کو ناجائز پر مائل کیا ہے۔

<u>مودودی کی مخالفت:</u> مودودی کی مخالفت ہم تیس سال سے کر رہے ہیں، اگر کسی کے ہاں لاہوری اور مدنی رحمۃ اللہ کے فتوے صحیح نہیں تو اپنا کام کرے ہم انکو ان کے بال کے برابر نہیں سمجھتے۔ کمزوری کمزوری ہوتی ہے ساکھ بڑی بات ہے کبھی آدمی پر بلاء عظیم بھی آتی ہے اب جہاں پرچہ جمعیت کا جاتا ہے جمعیت بنتی ہے، کوئی ہم سے ملتا ہے، کوئی بلاتا ہے، کوئی تقریر کراتا ہے، ان کی ماں مرتی ہے، قل موتوا بغیظکم (میرے بھائی یہ کافی ہے باقی میں سمجھتا ہوں مرزائیت کا مسئلہ ختم ہو گیا ہے کم از کم اس مسئلے کو ہم اپنی وجاہت کا مسئلہ نہیں بنا سکتے۔ جیسے دینی ضرورت پیش آئیگی، کرینگے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ فقط غلام غوث بقلم خود ۱۸ اکتوبر ۷۴ء

(۸)

(سید قطب کے شاذ نظریات ○ الحق کے اداریہ کا تعاقب ○ انگریز کی شرارتیں ○ مودودی کیوں خاموش رہے ○ یہود کا جواب صرف ناصر ہے)

از خادم غلام غوث ہزاروی۔ برادر محترم مولانا سمیع الحق صاحب زیدت حقیتہ وحقانیتہ وبورک فی علمہ وعملہ آمین، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں نے خود نہیں پڑھا لیکن سنا ہے کہ الحق میں قطب صاحب کے حق میں اور ناصر کے خلاف کوئی مضمون شائع ہوا ہے۔ اگر آپ کو نیک نیت اور اپنا نہ سمجھتا اور حضرت مولانائے المحترم (آپکے والد ماجد صاحب) کو اپنا واجب الاحترام بزرگ نہ سمجھتا تو اس تحریر کی ضرورت نہ تھی۔ مگر اپنوں کو واقف نہ کرنا ہماری غلطی ہے اسلئے قطب صاحب کی اپنی عربی کتاب ''العدالۃ الاجتماعیۃ فی الاسلام'' کی اصل عبارتیں اسکے اندر دیکھ کر آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ صرف اسکا مذہبی پہلو ہے۔ آپ یقیناً اس سے واقف نہیں ورنہ ہم اہل حق سے ہروقت تائید حق کا حق الیقین رکھتے ہیں۔ مہربانی کر کے ان معلومات کے بعد پہلے مضمون کی تردید فرما دیں۔ یا نئے معلومات کی وجہ سے اسکی اشاعت سے معذرت کر دیں یا مناسب معلوم ہو تو یہ میرا عریضہ ہی بمعہ ان حوالجات کے درج الحق کر دیں۔ یہ میں صرف اسکے مذہبی تقدس کا پردہ چاک کر رہا ہوں ورنہ ناصر کے خلاف مہم انگریز اور امریکہ کا مشترکہ مسئلہ ہے اور اس مہم کو مسلم ممالک میں صرف اسلام کے نام سے کامیاب کرنے کی کوشش ہو سکتی ہے اور وہ کر رہے ہیں۔

جب سے ناصر نے اعلان کیا ہے کہ ہم انگریزوں کو عدن سے نکال کرینگے اور انگریزوں نے جنوب عرب وفاق کے نام سے، بحرین، مسقط وغیرہ انگریزی دم چھلوں کو جمہوریہ یمن کا توڑ بنایا پھر شمال سے سعودی امداد اور جنوب سے عدن سے انگریزی امداد کے باوجود امام بدر یمن

جمہوریہ کو شکست نہیں دے سکا۔ تو اس نے جیسے پہلے محترم امیر فیصل کو ڈرایا تھا کہ ستر ہزار مصری فوج کی موجودگی تمہاری شاہی کیلئے زبردست خطرہ ہے

<u>عدن، حجاز، اردن، پاکستان، سعودی عرب اور انگریز کی شرارتیں:</u> اب اس نے اسکے کان میں کہا ہے کہ میں تو گوروں کو قتل نہیں کرا سکتا ۱۹۶۸ء میں عدن سے بوریہ بستر باندھ کر راہی لندن ہو جاؤں گا۔ مگر میرے سچے وارث تم ہی بن سکتے ہو عدن، بحرین، مسقط وغیرہ کی سرپرست آپ بنیں اگر یہ بھی مصر کے اثرات میں آگئے پھر تمہاری قطعاً خیر نہیں ہے۔ رابطہ عالم اسلامی کا بھی یہی مطلب ہے کہ سعودی عرب کے حق میں اور ناصر کیخلاف پروپیگنڈا کیا جائے اب آپ اخبارات میں مودودیوں کی قراردادیں پڑھیں کہ عدن وغیرہ کے عوام اپنے لئے اسلام پسندانہ حکومت کی تجویز سوچیں۔ اسی طرح اقوام متحدہ میں سعودی نمائندے کا عدن کی آزادی کیلئے پروگرام مرتب کرنے کی تجویز وغیرہ یہ سب اسی انگریزی شر کا نتیجہ ہے۔ عدن ہو یا حجاز، مصر ہو یا پاکستان ہم پرانے مسلمان ہر جگہ اسلام ہی چاہتے ہیں۔ مگر فرعون کے مجسموں کو نصب کرنے اور انکی بنیادوں میں دو قرآن پاک رکھنے کا شیطانی پروپیگنڈہ اور لعنتی جھوٹ صرف (مودودیوں) کا ہی حصہ ہے۔ اور جب اس جھوٹ کی تردید کراچی کے مصری سفیر تمام اخبارات کو بھیجتا ہے تو امریکہ گزیدہ اور مودودی زدہ اخبارات شائع نہیں کرتے۔

<u>یہود کا جواب صرف ناصر ہے:</u> میرے قابل فخر نوجوان بھائی! ہم بوڑھوں کے تجربہ کو ایسا ویسا نہ سمجھیں۔ مغربی اقوام کیلئے مصر، عراق، شام، لبنان، الجزائر، اور یمن کا اتحاد سوہان روح ہے۔ اردن تو ایک ضلع کے برابر ہے اور وہاں کا سلطان اگر وہ اپنے سے باہر نہ سمجھیں تو بھی مطمئن نہیں ہیں کیونکہ وہاں ۵ لاکھ فلسطینی مہاجر بھی ہیں جو یہود کے دشمن اور ناصر کے حامی ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ یہود کا جواب صرف ناصر ہے۔ صرف اس عرب اتحاد میں رخنہ یا فجوہ یا کمی ہے تو سعودی حکومت کی ہے۔ جو اس اختلاف کو اتحاد اسلامی کے نام سے ہضم کرتے یا چھپاتے ہیں۔ کون مسلمان ہے جو تمام مسلمانوں کے اتفاق کو نہ چاہے خود ناصر نے ہمارے سامنے اپنی تقریر میں اسکی تصریح کی تھی۔ مگر زبانی جمع خرچ اور موہوم باتیں اور ہیں اور حقیقی کام اور آپ خود اندازہ لگائیں کہ صرف سعودی عرب کے مل جانے سے عرب ممالک کا کتنا اٹوٹ ایکا ہو سکتا ہے۔ اور وہ استعمار پسندوں کیلئے کتنی مصیبت بن سکتا ہے۔ عدن اور سویز پر عربوں کا اقتدار اور آپس کی یک جہتی کا مقابلہ اس دور میں جب کہ استعمار پسندوں کے شر کے مقابلہ میں دوسرے کافروں کو بھی کافروں کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے کتنا مشکل ہوتا۔

اور اگر ناصر واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء کی خدائی حکمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سویز اور آزادی اور عرب ممالک کو ایک دشمن کے دستبرد سے بچانے کیلئے دوسرے غیر مسلم ملک سے معاہدہ کرتا ہے اور ترکی ایک دشمن سے بچنے کیلئے دوسرے غیر ملک کا حلیف بنتا ہے تو روس و امریکہ کے حلیفوں کا آپس میں حقیقی اتحاد کیسے آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اس سے تو صدر ایوب کا نعرہ مفید رہا کہ پاکستان ترکی ایران میں برادرانہ تعلقات اور اقتصادی معاہدات ہوں۔ اسطرح اب موخر الذکر دونوں ملکوں کی مخالفت روس سے بھی کم ہوتی گئی۔ ممکن ہے اس میں برطانوی حکمت عملی کو بھی دخل ہو جو در پردہ اپنی پہلی عالمی جمعداری کو امریکہ سے واپس چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔

بہر حال یہ تبدیلی عظیم تبدیلی ہے اگر اسلامی ممالک پورے طرح امریکہ اور انگریز کے جال سے باہر آجائیں اور روس کے دم چھلہ بھی نہ بنیں تو ان میں اسوقت اتحاد کی بات چیت کامیاب ہو سکتی ہے اگر یہود کے مقابلہ میں ناصر عربوں کو متحد ہونے کی دعوت دیتا ہے یا افریقیوں کو استعمار کے مقابلہ میں ملکر آزادیوں کو برقرار رکھنے کی تجویز کرتا ہے تو اسکو قومیت کے بت کی پوجا قرار دینا امریکہ اور انگریز کی خوشنودی کا باعث تو ہو سکتا ہے ورنہ حقیقت سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہے

مودودیوں کی رگ نائیجریا اور انڈونیشیا پر نہ پھڑکی: کل امریکہ نے نائیجریا کے دو مسلمان سربراہوں کو جو صاحب شریعت وطریقت بزرگ تھے قتل کرا کر انقلاب کرایا تو مودودیوں کی رگ حمیت ایسی نہ پھڑکی جو سہائی قطب صاحب کیلئے پھڑکی۔ انڈونیشیاء کے دس لاکھ مسلمانوں کے قتل پر نہ پھڑکی۔ خود یہاں تحریف قرآن کیلئے نہ پھڑکی پھڑکی تو سہائی عقیدے کے قطب کیلئے پھڑکی اور ایسی پھڑکی کہ پوپ تک کو کہا گیا ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عربوں کی آپس کی غلط فہمیوں کو دور فرما کر ان میں حقیقی اتحاد پیدا کرے۔

ایک بات پیشگی عرض کردوں یہ ظاہر ہے کہ یمن سے فرنگی پسند حکومت کا خاتمہ اور آزاد جمہوریہ کا قیام ناصر کی امداد سے ہے جس نے اربوں پونڈ کے خرچ برداشت کر کے یمن کی آزادی کو فرنگی کے دستبرد سے بچانا ضروری سمجھا ہے اور عدن میں انگریز کے لئے مشکلات پیدا کر رہا ہے تا کہ وہاں سے بھاگ جائے دوسری طرف اگر سعودی حکومت مختلف ذرائع اور طرق سے ناصر کو کمزور کرے۔ امام بدر کو اکسائے اسکی امداد کر کے ناصر کو الجھائے جسکے بعد دو ہی شکلیں ہونگی یا انگریز موقع پا کر عدن میں پھر پاؤں جما بیٹھے۔ ایسی صورت میں یمنی جمہوریت اور مصری حکومت عدنی انگریز کیساتھ ساتھ سعودی حکومت میں مداخلت کرے تو انصاف سے فرمائیں کہ آیا اسکو حق ہوگا یا نہیں اور پھر مودودیئے جو لاکھوں روپے رابطہ اسلامیہ کے نام سے سعودی حکومت سے کھا رہے ہیں کیسے غل مچا ئینگے اور ہم سب مسلمانوں کو بھی حقیقی پریشانی لاحق ہوگی۔ آج کل سعودی حکومت اور ناصر میں جب بھی کوئی سمجھوتہ کرتا ہے بات یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ ناصر یمن سے ستر ہزار فوج نکالنے پر راضی نہیں ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اسکی کیا ضمانت ہے کہ یہ فوج نہ ہو تو انگریز عدن سے نکل جائیگا۔ اور اگر نکل بھی جائے وہ سعودی حکومت اور فلسطین مسقط و بحرین سے ملکر پھر عرب ممالک میں ریشہ دوانیاں نہ کرے گا، ماضی میں جب فریقین میں اعتماد کی فضا پیدا ہو گئی تھی ناصر فوج نکالنے پر راضی ہو گیا تھا مگر فرنگی کا بڑا ہوا سنے اب بدگمانیوں اور شرانگیزیوں کا طوفان کھڑا کر دیا ہے۔

دوسری شکل یہ ہے کہ انگریز عدن سے نکل بھاگے اب سمجھ میں یہی بات آتی ہے کہ ان ممالک کو فرنگی استعماری پالیسیوں سے مصر و یمن ہی بچا سکتے ہیں اور جب انگریزوں کو نکالنے میں انکا ہاتھ ہو تو پالیسی میں کیوں انکا ہاتھ نہ ہو، اسوقت پھر انگریز لڑانے کی کوشش کر کے مصر کو نہر سویز اور عدن کی سزا دینا چاہیگا۔ اور مودودے یوسف وغیرہ فتوی دینگے۔

کشمیر میں سری نگر سے ایک دن میں پسپائی: ایک راز کی بات بھی کہدوں فرنگی کی اسلام دشمنی کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا جب پہلی بار کشمیر پر قبائلوں نے حملہ کیا۔ تو دس دن میں غازی لوگ سری نگر جا پہنچے۔ اب یہ راز ہی راز ہے کہ سری نگر سے ایک ہی دن میں مظفر آباد تک واپسی کیوں ہوئی اور کس کے حکم سے ہوئی اگر چند گھنٹوں میں سری نگر پر قبضہ ہو جاتا تو کشمیر کا مسئلہ اسی طرح پاکستان کے حق میں ختم ہو جانا چاہیے حیدر آباد دکن کا مسئلہ بھارت کے حق میں ختم ہو گیا۔ مگر اتنا بتا دوں کہ نزاع کا اسطرح ختم ہونا انگریز کسی طرح برداشت نہ کر سکتا تھا۔ اسوقت فوج میں بھی مرزائیوں کی ایک بٹالین فرقان بٹالین کے نام سے موجود تھی جسکو راز فاش ہونے اور احرار و علماء کے مطالبہ پر توڑ دیا گیا تھا۔ اور انہی دنوں میں ایک مرزائی کیپٹن نے ایبٹ آباد میں خودکشی کی تھی جسکا ذکر اخبارات میں آ گیا تھا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ فرنگی ریشہ دوانیوں سے بچنا ہی مسلمانوں کیلئے مفید ہو سکتا ہے۔

(سید قطب کے خلفاء راشدین کے بارہ میں خیالات)

برادر محترم! معافی چاہتا ہوں میرا یہ قلم سیاسی بحث میں الجھ گیا، میں یہاں آپکو قطب صاحب کی اصلی عبارتیں بتانا چاہتا تھا۔ اس نے اپنی کتاب العدالۃ الاجتماعیۃ فی الاسلام کے صفحہ نمبر ۲۰۶ پر لکھا ہے

(۱) ونحن نميل الى اعتبار خلافة علي رضى امتداداً طبعياً لخلافة الشيخين قبله وانّ عهد عثمان كانَ فجوةً

بینھما۔ اور ہمارا خیال یہ ہے کہ حضرت علی کی خلافت حضرت صدیق و حضرت فاروق کی خلافت کا طبعی طول ہے (یعنی خلافت راشدہ صدیقؓ سے حضرت علیؓ تک ایک ہی رسی کی طرح ہے) اور عثمان کا زمانہ ان دونوں خلافتوں کے درمیان ایک خلا تھا۔

اس عبارت میں قطب صاحب نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو خلافت راشدہ کے صف سے باہر نکال دیا۔ جس پر انصار و مہاجرین اور تمام اہل سنت والجماعت کا اجماع ہوا۔

(۲) صفحہ نمبر ۱۹۰ پر لکھا ہے ویعزل اصحاب رسول اللّٰہ لیولّی اعداء رسول اللّٰہ۔ ویبعّدُ مثل ابی ذرؓ لانہ انکر کنزا للاموال و انکر التّرف الّذی یختُّ فیہ الآثریاءُ ودعاالی مثل ماکان یدعوالیہ الرسول من الانفاق و البرّو التعفّف فانّ النّتیجۃ الطبعیۃ لشیوع مثل ھذہ الافکار ان حقاوان باطلا ان تثورنفوسٌ وان تنحلّ نفوسٌ۔ اور حضرت عثمان رسول اللہ کے صحابہ کو اس لئے معزول کرتے تھے کہ (انکی جگہ) رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کو والی بنا سکیں۔ اور حضرت ابوذر جیسوں کو اسلئے جلاوطن کرتے تھے کہ انہوں نے دولت جمع کرنے پر انکار کیا اور اس ترف (وترفہ) پر انکار کیا جیسے سرمایہ داروں نے اختیار کیا تھا۔ اور اسلئے (جلاوطن کیا) کہ وہ انہی باتوں کی طرف بلاتے تھے۔ جنکی دعوت خود حضرت ﷺ دیا کرتے تھے یعنی انفاق فی سبیل اللہ۔ بر و احسان اور زہد و اتقاء۔ اس قسم کے نظریات و افکار کے پھیل جانے کا (جو حضرت عثمانؓ کے طریق عمل سے پھیل رہے تھے) طبعی نتیجہ یہ ہے (چاہے یہ حق ہوں یا باطل) کہ بعض آدمی جوش میں آکر بھڑک جائیں (اور مخالفت کیلئے اٹھ کھڑے ہوں) اور بعض کمزور طبیعت والے مضمحل ہو کر زم پڑ جائیں اور دب کر رہ جائیں۔ تثورنفوس الذین اشربت نفوسھم روح الدین انکارا وتألماً وتنحلّ نفوس الذین لبسوا الاسلام رداءً ولم تخالط بشاشتہٗ قلوبھم، جن کے دلوں میں دینی روح ہے وہ تو مخالفت کیلئے اور گناہ سے بچنے کی خاطر اٹھ کھڑے ہوں گے اور جنہوں نے اسلام کو صرف لبادہ بنا رکھا ہے اور اسلام کی بشاشت انکے دلوں تک نہیں پہنچی وہ مضمحل ہو کر دب جائیں گے (اور خوشامدانہ پالیسی اختیار کریں گے) اس عبارت میں قطب صاحب نے حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ حضور ﷺ کے صحابہ کو معزول کر کے انکی جگہ آپ کے دشمنوں کو عہدے دیتے تھے۔ اور رسول خدا کی دعوت کی طرف بلانے والوں کو جلاوطن کرتے تھے پھر ملک کے اندر بےچینی اور بلووں کی ذمہ داری حضرت عثمانؓ کے انہی حرکات و نظریات و افکار پر ڈالی ہے۔

(۳) صفحہ ۱۹۱، انّھاالمحنۃ الحقّۃ انّ علیا لم یکن ثالث الخلفاء۔ یقیناً یہ بڑا المیہ ہے کہ علی تیسرے خلیفہ نہ ہوئے۔

(۴) صفحہ ۱۸۶، لقدکان من سوء الطالع ان تدرک الخلافہ عثمان وھوشیخٌ کبیرٌ ضعفت عزیمتہٗ عن عزائم الاسلام۔ یہ بدقسمتی تھی کہ خلافت بوڑھے عثمان کو مل گئی جنکی عزیمت اسلامی عزائم سے ضعیف ہو گئی تھی (اور وہ اسکے قابل نہ تھے)

اس عبارت میں مولوی یوسف مودودیہ کے قطب صاحب نے حضرت عثمانؓ کی خلافت کو قطعاً نااہل خلافت قرار دیا اور حضرت علی کے خلیفہ سویم نہ ہونے کو بدبختی قرار دیا۔ معلوم نہیں اس قطب کا سلسلہ کہیں عبداللہ بن سبا سے جاملا ہے یا صرف یہودی مورخوں کی خوشہ چینی نے اسکو گمراہ کیا ہے یا خود دشمنان اسلام کا آلۂ کار ہے۔

صفحہ ۱۸۹، لابدلمن ینظر الی الامور بعین الاسلام ویستشعر الامور بروح الاسلام ان یقرّر انّ تلک الثورۃ فی عمومھا کانت اقرب الی روح الاسلام واتجاھہ من موقف عثمان او بالادقّ من موقف مروان ومن ورائہٖ بنوامیۃ۔ اور جو شخص واقعات کو اسلام کی آنکھ سے دیکھے اور باتوں کو اسلامی روح سے سمجھنا چاہے اسکو اسکے بغیر چارہ ہی نہیں کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ یہ بلوہ اور یہ تحریک (اور یہ انقلابی گڑبڑ) عام طور سے اسلامی روح اور قوت دلیل سے زیادہ قریب تھی۔ عثمان کے موقف سے اور بنظر دقیق (دیکھا جائے) تو یوں کہنا چاہے کہ بلوائیوں کا موقف مروان اور بنوامیہ کے موقف سے اسلام کے زیادہ قریب تھا (کیونکہ

حضرت عثمان تو انہی کے ہاتھوں میں کھیل رہے تھے) اس عبارت میں مودودیوں کے قطب نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخالف بلوائیوں کے تحریک کو حق اور حضرت عثمانؓ کے موقف کو انکی بہ نسبت اسلام سے دور بتایا ہے۔ مودودیوں نے اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے اور اب اسکی نشر واشاعت میں مصروف ہیں حالانکہ اس ترجمہ میں بھی دجل سے کام لیا ہے کہیں عبارتیں بڑھائی ہیں اور کہیں حذف کر دی ہیں۔

مودودی کی کتاب خلافت راشدہ سے ملوکیت تک: خود مودودی نے بھی اپنی کتاب (خلافت راشدہ سے ملوکیت تک) میں حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ پر کیچڑ اچھال کر کروڑوں اہل سنت مسلمانوں کے دل دکھائے ہیں اور اب بازاروں میں چھوٹے چھوٹے شطونگڑے رسالے اٹھائے کہتے پھرتے ہیں کہ دیکھو ہمارا گرو مودودی کتنا بڑا مجاہد ہے، آج تک کسی عالم کو حق کہنے اور لکھنے کی جرأت نہیں ہوئی مگر اس نے تاریخ کا عطر نکال کر دنیا کے سامنے رکھ دیا مگر تاریخ کی ہر اس روایت کو جھوٹ سمجھتے ہیں جو قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہو۔ تعجب مودودی کے ایمان پر ہے کہ خود بخاری شریف کی صحیح احادیث کو اپنی عقل سے رد کرتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارہ میں قرآن وحدیث کی تصریحات کے خلاف تاریخ کی غلط روایات پر ایمان لاتا ہے۔ حالانکہ تاریخ کی انہی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کی جلالت شان اور انکے تقدس کے بارہ میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے مگر مودودی نے ان روایات پر اعتبار نہیں کیا اور ان روایات کو اپنایا جو خارجی اور رافضی پسند کرتے ہیں۔ قطب صاحب کی کتاب میں اور بھی بہت کچھ ہے اختصار کی خاطر اس پر بس کیا گیا ہے۔ فقط: غلام غوث بقلم خود

اگر برادر محترم اس مضمون کو الحق میں نہ شائع کریں یا اسکے مذہبی اقتباسات کو لیکر سابق مضمون کی تردید یا معذرت کرنا مناسب نہ سمجھیں تو مجھے کوئی رنج نہ ہوگا مگر پھر اس مضمون کا واپس بھیجنا لازم ہوگا۔ حضرت مولانا مدظلہ اور تمام علماء وطلبہ انکی یوسف کو سلام فقط۔ غلام غوث

(۹)

(جلسہ حقانیہ سے متعلق مضمون)

غلام غوث ہزاروی ؒ بفہ، ہزارہ

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہ وکرمہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، والا نامہ شرف صدور لایا تھا، حکم کی تعمیل کر دی تھی البتہ جواب میں دیری عادت مستمرہ کے تحت ہوئی ہے، معافی چاہتا ہوں، آپ کے جلسہ کا مضمون جس پر آپکو معمولی ٹھیس پہنچی پڑھ لیا تھا لیکن اپنی مصروفیت اور اپنی لاابالی پن کی وجہ سے اتنا ہی سمجھا کہ حقانیہ کے جلسے کا حال ہے البتہ یہ صدمہ ہوا کہ مختصر کیوں ہے خط میں حائکین کا معنی سمجھ میں نہیں آتا تھا دوبارہ اخبار پڑھا تو معلوم ہوا کہ حقانیہ کا تو نام تک نہیں ہے تب مذکورہ کلمہ کا مطلب سمجھا، آپ کا جوابی مضمون جارحانہ ہے گویا مدافعت خارجیت کا پہلو رکھتا ہے۔ گویا صریح تکذیب ہے میں نے اشک شوئی کیلئے (پاکستان میں دیوبند) کا مضمون بھیج دیا تھا اور میرے خیال میں اتنا کافی تھا آخر وہ بھی تو تمہارے ہی ہیں۔ مضمون میں تاریخ کی غلطی میرے دماغی انتشار کا ثبوت ہے۔

میرے محترم بھائی! حوصلے کو حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی طرح بلند رکھنا ضروری ہے۔ خود عمرانی متانت، حوصلہ رواداری، برداشت اور استقامت میں اضافہ کر دیتی ہے رب تعالیٰ آپ کے قوت علم وعمل میں اضافہ فرمائے درسی شغل کیساتھ علمی مواد اہم تصور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب ٹھیک کریگا۔ سب بزرگوں اور دوستوں کو سلام۔ فقط غلام غوث ہزاروی بقلم خود

اگر ضرورت ہو میرے مضمون کو علیحدہ شائع کر کے کراچی وغیرہ میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(۱۰)

(بدء الامر سے آپ سے محبت ہے عدم اظہار اس لئے کہ وہ مولاناؒ کی عقیدت ومحبت میں سموئی ہوئی تھی ○ سمیع الحق کا جوابی عریضہ)

العبد غلام غوث ہزاروی، لاہور،

میرے عزیز مولانا سمیع الحق صاحب زید کرمہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ ملا۔ آپ میری اس خوشی کا اندازہ نہیں کرسکتے جو مجھے آپکی تحریر اور اظہار براءت سے ہوئی۔ میرے گھر میں چور نہ گھسے۔ باہر دیکھا جائیگا۔ مجھے آپ سے بدء الامر سے جو محبت اور انس ہے اسکا اظہار اسی لئے نہیں کیا کہ حضرت مخدوم مولانا عبدالحق صاحب کی عقیدت ومحبت میں وہ سموئی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ انکی جگہ لینے والے برخوردار اچھے ہونہار ہوچکے ہیں ورنہ عام طور سے علمی خاندان ختم ہورہے ہیں۔ آپ غصہ نہ کریں لوگ بہت کچھ کہا کرتے ہیں حضورﷺ اگر انتقام لیا کرتے تو پھر فرائض رسالت کیسے ادا کرتے۔ اور اس میں سیاسی فائدہ بھی ہے کہ خواہ مخواہ بے وقوفوں کی طرح اپنے کو موضوع بحث نہ بنایا جائے۔ بہرحال آپکے خط میں جو کچھ ہے وہ میری توقعات کے عین مطابق ہے اور میرے دل نے اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کیا۔ والحمدللّٰہ الذی لایکمن منیّ و لاکمنی احدِمن خلقہ حمدہ و لاشکرہ۔

<u>مولانا یوسف کے بارہ میں آپکا حسن ظن:</u> باقی مولانا یوسف صاحب کے بارہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ آپ کے حسن ظن پر محمول کرتا ہوں انکے بارہ میں ابھی میرا دل گواہی نہیں دے رہا۔ آپ جانتے ہیں کہ اب تک میں نے ان کے خلاف کف لسانی کی سعی کی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس عالم کو اس منشی کی پیروی سے روگرداں کردے۔ آمین، میں نے نذر مانی ہے اگر مقلب القلوب انکا دل پھیر دے۔

(گرامی نامہ کے جواب میں احقر کا عریضہ)

۸ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ

مخدومی المحترم مربّیۃ السلف حضرت مولانا صاحب شکر اللہ مساعیہ للاسلام ورحم للمسلمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصل گرامی نامہ والا نامہ باسرہ نواز ہوکر باعث صد افتخار بنا۔ یاد فرمائی پر صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ آپ کے مکارم اخلاق اور علوم ہمت، دینی درد وسوز کا بین ثبوت ہے کہ اصاغر کے ایک ایک حرکت پر نگاہ رکھکر از راہ شفقت نصح وخیر خواہی فرماتے رہتے ہیں۔ جزاکم اللہ وابدکم بنصرہ للاسلام والمسلمین۔

میں نے الحق میں سید قطب اور اخوان المسلمین کے دیگر زعماء کے واقعہ اور مصر کے اشتراکیت اور قومیت پر جو کچھ لکھا تھا اس میں مودودیت کے پروپیگنڈا کا کوئی دخل نہیں تھا ماشاء اللہ بحمد اللہ ذہن وفکر اکابر واسلاف کے کاسہ لیسی کی بدولت اس فتنہ ضالہ مضلہ کے اثرات سے محفوظ ہے۔ والحمد للّٰہ علی ذالک۔ مصر میں اخوان پر مظالم، پھر وہاں قومیت اور اشتراکیت کا استیلا اور دینی اقدار وآثار کا اندراس یہ امور اخبارات مستفیضہ تھے اور ہیں پھر جیسا کہ پچھلے بینات میں مولانا یوسف صاحب بنوری نے تحریر فرمایا ہے اور جیسے اب مودودی جماعت کے حضرات اچھال رہے ہیں۔ پھر سید قطب کے مظلومیت کی داستانیں اپنے ہم خیال ومسلک اکابر اور مجلات وصحف میں بھی آنے لگیں مثال کے طور پر مولانا منظور نعمانی اور انکا الفرقان مولانا ابوالحسن علی ندوی اور انکا ادارہ ندوۃ العلماء، اور مختلف مجلات ورسائل، دارالمصنفین اعظم گڑھ کے حضرات اور انکا معارف، پھر نہ صرف یہ بلکہ شام اور دیگر اسلامی ممالک کے اجلہ علماء اور دینی جماعتیں انکے رسائل ان داستانوں سے لبریز تھے اور ہیں پھر میرے اداریہ لکھنے تک سید قطب کے صحابہ کے بارہ میں مسلک حق سے ہٹے ہوئے یہ شاذ نظریات بھی نہ ترجمان اسلام میں نظروں سے گزرے تھے اور نہ کسی دوسرے اخبار یا کتاب میں، البتہ کافی عرصہ سے عربی مجلات میں ان کے دینی اور علمی مضامین۔ تفسیر ظلال القرآن کے کچھ حصے اور التصویر الفنی فی القرآن اور مولانا ابوالحسن علی ندوی کی کتاب پر انکا مقدمہ نظر سے گزرا تھا جس کا طبعی نتیجہ تھا کہ دل انکے علمی ودینی حمیت سے متاثر ہوا، ان سب امور کے بناء پر دینی جذبہ اسلامی رشتہ کے بناء پر الحق میں کچھ لکھا گیا جس میں اخوان کا ذکر ضمناً اور اشتراکیت (خواہ شیوعت کے معنی پر نہ ہو) کے مضرات کا ذکر مستقلاً آیا، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ایسے عالم کسی انشاء پرداز کی اقتداء پسند نہیں: مجھے کوئی کدان سے نہیں ممکن ہے دیکھے ہوں مگر مجھے یاد نہیں نہ صورت سے پہچانتا ہوں مگر ایک اچھے عالم کی حیثیت سے میری طبیعت یہ برداشت نہیں کرتی کہ وہ ایک ایسے انشاء پرداز قلم فروش و کتب فروش کی اقتدا کریں جو جنس علماء کے وجود کا مخالف، دارالعلوموں کا دشمن ہے اور سب اہل علم کی لاشوں پر اپنے اقتدار کی موٹر چلانا چاہتا ہے، وہ اسلام کی تعبیر میں اور قرآن کی تعبیر میں سلف کا پابند نہیں ہے مجھے خوشی ہوتی اگر وہ منشی اس عالم کی بیعت کر لیتا۔ بہرحال مجھ سے زیادہ خوشی اور کس کو ہوسکتی ہے اگر وہ اس ملحد سے کٹ جائیں۔ مگر ابھی اس بات کو میرے دل نے قبول نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپکی بات کو سچا کردے اور میرے خیال کو غلط آمین۔

..تکون.. فلاحبهم ولاابالي لهم ولسوف يعلمون اى منقلب منقلبون ولاآسر على القوم انكالمين. والسلام حتى على العلماء ورثةالانبياء ..على الناطق بالحق المخدوم عبدالحق اديم ظله والرجاء ان لاينسوني في الدعاء. فقط غلام غوث

(**بقیہ پچھلے صفحہ سے**) افسوس کہ اصل شذرہ آپ کے نظر سے گزرا نہیں ورنہ اتنے شبہات پیدا نہ ہوتے پھر اس معاملہ کا ایک اور پہلو یہ تھا کہ بظاہر آج تمام اسلامی ممالک ارباب اقتدار، دینی اقدار، دینی احیاء اور نشاۃ اسلامی آثار کو اپنی راہ میں سنگ گراں سمجھتے ہیں اپنا ناقص خیال یہ (تو آپ بزرگ ان امور تجربہ اور خداداد بصیرت رکھتے ہیں آپ کی رائے صحیح ہوگی) کہ آج اخوان بھی اس وجہ سے ناصر کے مظالم کا شکار ہے کہ اخوان المسلمین اسلامی وحدت واحیاء اور دینی ارادے کو قومیت اور مصری اشتراکیت کے راہ میں رکاوٹ سمجھا جارہا جیسا ہمارے ہاں دینی رجال ومعاہد دین اقدار، دینی اداروں کے بارہ میں ارباب اقتدار کے عزائم بلکہ ارادے آپکے سامنے ہیں اور جیسا کہ ڈاکٹر فضل الرحمان اور اسکے ادارہ فکر ونظر کے ذریعہ بار بار یہ ترغیب دی جارہی ہے کہ ہم دقیانوسیوں کا علاج بھی مصر کے اخوانیوں جیسا سلوک ہے اور یہ لوگ بھی اس کے مستحق ہیں اس بناء پر کسی جگہ بھی جہاں اور جیسے بھی اسلام اور دین کے نام کوئی مسلمان ان قوتوں کے مظالم کا نشانہ بنتا ہے کہ یہ لوگ رجعی اور دقیانوسی ہیں، چودہ سو سال بعد زمانہ کے طرف ہمیں لوٹاتے ہیں۔ تو ان مظالم کی حوصلہ شکنی یا کم از کم عدم تائید ایک اسلامی تقاضہ ہے کیونکہ کسی بھی اسلامی ملک کے دینی طبقے ان حالات کے شکار ہوسکتے ہیں۔

اگر بالفرض آج مودودی (جس سے ہمارے اکابر واسلاف کے قطعی اور اصولی اختلافات ہیں اور میرا عقیدہ بھی یہ ہے کہ مودودیت فرقہ ناجیہ نہیں) اور اسکی جماعت کے ساتھ محض اس وجہ سے ایسا سلوک کیا جائے جو مصر میں ہوا کہ یہ لوگ ''اقامت دین'' اور احیاء اسلام کے نعرے لگارہے ہیں۔ اسلامی آئین کا رٹ لگا رکھا ہے تو کیا اقتدار کے ان اقدامات کو سراہا جائیگا۔ ہاں! اگر یہ سب کچھ اس وجہ سے ہو کہ مودودی اور اسکی جماعت اسلام کیلئے ایک فتنہ اور مسلمانوں کے تخریب وانتشار اور سلف کی بے قدری اور تزندق کا موجب بن رہی ہے تو پھر حکومت کے ایسے اقدامات کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ بے شک سید قطب کی کتابوں میں اس قسم کے تفردات اور شاذ آراء بھی ہونگیں لیکن ناصر نے شاید ان تفردات کی وجہ سے اسے دار پر نہیں لٹکایا۔ اس وجہ سے کہ قومیت عصر حاضر کی راہ میں انہیں روڑا سمجھا گیا ہاں اگر ناصر اس قسم کی سبائی اور غیر شرعی نظریات مروجہ سے سید قطب یا کسی دوسرے شخص کو سزا دیتا تو شاید صدر ناصر تحسین وتبریک اور عنداللہ اجر جہاد کا مستحق ہوتا مگر کاش کہ ایسا نہیں بلکہ اس کے محرکات یا تو اخوان کی اسلامیت اور قومیت کی مخالفت یا زیادہ سے زیادہ حسب ارشاد بزرگوارم سیاسی وجوہ اور خطرات بنے جو کسی حال میں شرعاً مسلمانوں کو مباح الدم نہیں بناتے اور سیاسی مباحث میں دونوں طرف گفتگو کا میدان اور مجال ہے بہرحال ان احساسات اور جذبات اور ارشاد خداوندی **ولا يجرمنكم شنآن قوم على ان لا تعدلو** الآیہ اور ارشاد نبوی **المومن للمومن كا البنيان المرصوص** (الحدیث) اور حدیث **تداعى له سائر الجسد با السهر والحمى** (او کماقال)

الحق میں اس بنا پر ناصر کے اس اقدام کی مذمت کی گئی پھر بھی اگر اس سے قبل حضرت عثمانؓ کے بارہ میں سید قطب کا مذموم تبصرہ نظر سے گزرا ہوتا تو سکوت ہی اختیار کرتا کہ میں ہزار بار کسی صحابیؓ کے بارہ میں ایسے عقائد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں میرا حس بحمد اللہ عدولیت صحابہؓ کے مسئلہ میں بہت تیز ہے کچھ عرصہ قبل مسئلہ عدولیت صحابہ کو نصوص قطعیہ کی روشنی میں جزء وایمان واساس دین پر ایک طالب العلمانہ مضمون لکھ چکا ہوں جو شاید پچھلے سال آپکو مشاہدۃً دے چکا ہوں اور جس پر آپ کا تبصرہ بھی ترجمان میں آچکا ہے آپ کے بزرگوارانہ شفقت اور کثرت مشاغل کے باوجود اتنی توجہ کا بے حد ممنون ہوں اللہ تعالیٰ آپکو اصاغر کی رہنمائی اور خیر خواہی کیلئے تادیر بعافیت رکھے، انشاء اللہ پورا والا نامہ یا کے اس علمی ودینی مندرجات الحق کے اگلے شمارہ میں جنوری یا فروری میں شائع کردیا جائیگا۔ حضرت والد ماجد مدظلہ اور دیگر حضرات سلام مسنون پیش کررہے ہیں۔ والسلام: سمیع الحق مدرس دارالعلوم حقانیہ مدیر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک (پشاور) ۸ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ

نماز کی امامت کریں اگر مجبوری صحت مانع ہو تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے اوپر احسان ہوگا اگر آپ امامت قبول کریں۔ جگہ پر وضو وغیرہ کا انشاء اللہ سب انتظام ہوگا۔ میرا ارادہ تھا کہ صاحبزادے کی شادی خانہ آبادی کیلئے مبارک بادی کیلئے حاضر ہوں لیکن اسلام آباد میں اتنا مشغول ہوگیا کہ پشاور رات کو دیر سے آئے۔ آپ لوگوں کو بے وقت تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ میری مبارک باد قبول کرلیں۔ مولانا صاحب کو میرا دست بستہ سلام عرض کریں امید ہے کہ انکی طبیعت اچھی ہوگی۔ میں 4:25 بجے جہاز سے کراچی جا رہا ہوں۔ واپسی انشاء اللہ 2 دسمبر تک ہوگی۔ والسلام خادم غلام فاروق

(۳)

۳ دسمبر ۱۹۸۱ء (شیخ الحدیث کی تعزیت)

حضرت مولانا عبدالحق ؒ کی وفات کی خبر سن کر گہرا صدمہ ہوا مرحوم نے اسلام کی اشاعت کیلئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی تھی۔ میرے پورے خاندان کا مرحوم سے گہرا تعلق تھا ہماری طرف سے دلی تعزیت قبول کیجئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

☆☆☆

مولانا غلام محمد سلیمانی[1] بی اے کراچی

(۱)

۱۱ مئی ۱۹۶۶ء (الحق جاذب نظر متنوع دلکش، امید افزاء، اداریے مؤثر و مفید)

مکرم و محترم بندہ دامت الطافہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحق کے دو شمارے پہنچے، ممنون ہوں۔ رسالے کی اٹھان بہت امید افزا ہے۔ ظاہر بھی جاذب نظر ہے۔ اور مضامین کا تنوع بھی دلکش اور اداریے بھی مؤثر و مفید۔

برادر گرامی مولانا اشرف خان صاحب نے اس عاجز سے خواہش ظاہر کی ہے کہ کوئی مضمون آپ کے رسالہ کے لئے ارسال کرے۔ انشاء اللہ کروں گا۔ فی الوقت مصروف ہوں، اسلئے اپنی ایک نظم بھیج رہا ہوں، پسند خاطر ہو تو چھاپ دیجئے غیر مطبوعہ ہے ورنہ نہ چھپنے پر بھی کوئی شکوہ نہ ہوگا۔ ایک گزارش یہ ہے کہ میرے نام کے ساتھ "ڈاکٹر" کا لفظ نہ لکھا جائے کیونکہ علمی و ادبی تحریر و نظم کے سلسلہ میں اس لفظ کے استعمال سے مصنف یا ناظم کے پی۔ ایچ۔ ڈی ہونے کا دھوکا ہوتا ہے۔ والسلام: غلام محمد غفرلہ ۹۲/ مارٹن کوارٹرز کراچی

(۲)

۲۴ دسمبر ۱۹۶۶ء (ارمغان پر مولانا اشرف کا طویل تبصرہ)

کرم گستر بندہ زید عنایتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ 21 دسمبر کا کرم نامہ سرور افزا ہوا۔ آپ کی قدر افزائی کا بہت ممنون ہوں۔

---

[1] معروف صاحب قلم، علامہ سید سلیمان ندوی کے خاص مسترشدین اور ہمارے مولانا محمد اشرف خان پشاور کے رفیق طریق، مولانا تھانوی کے سوانح حیات اشرف، تذکرہ سلیمان، ارمغان سلیمان، حکیم الامت کے آثار علمیہ وغیرہ کے مصنف

مناسب یہی ہے کہ مارچ میں پورا مضمون چھپے۔ عجلت کی ضرورت نہیں۔ تبصرہ ارمغان غور سے پڑھا ہے۔ تبصرہ کا سہارا لیکر واقعی مولانا اشرف نے مستقل مضمون لکھ دیا ہے۔ جسکی افادیت میں شبہ نہیں۔ مگر مجھے معلوم ہے کہ "معارف" میں شائع شدہ مضمون مکرر نہیں چھاپا جاتا۔ یہ ان کا اصول ہے۔ اسلئے میرا لکھنا بے سود ہوگا۔ ورنہ آپ کے ارشاد کی ضرور تعمیل کرتا۔ یہ سنکر خوشی ہوئی کہ فکر و نظر والے تبصرہ کا تعاقب بھی برادر موصوف نے فرما دیا ہے۔ یہ میری ہی درخواست تھی۔ ارمغان میری مرتبہ نہ ہوتی تو میرے قلم میں بھی اسکے جواب لکھنے کا اضطراب پیدا تھا۔ ہمارے بزرگ اور آپ کے والد ماجد دامت برکاتہم کی خدمت بابرکت میں اس عاجز کا سلام نیاز اور درخواست دعا پیش فرما دیں ممنون ہوں گا۔ والسلام: دعا خواہ و دعا گو احقر غلام محمد غفرلہ

(۳)

(خلیل اللہ کی بشریت)

۱۳؍ جنوری ۱۹۶۷ء

محترم و مکرم بندہ دام لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فروری کا الحق ملا، وعدہ سے پہلے مضمون کی اشاعت اور مکمل اشاعت پر ممنون ہوں۔ جزاک اللہ۔ اس مضمون میں کتابت کی کم و بیش ۹۰۱ غلطیاں ہیں مگر ایک ایسی ہے کہ اسکی تصحیح اگر شائع ہو سکے تو بہتر ہے۔ صفحہ ۴۳ کے فٹ نوٹ میں خلیل اللہ کی "بشیریت" کو "بشریت" لکھا ہے۔ میرے چند جملے بھی آخر مضمون میں حذف فرمائے گئے ہیں۔ ان کا پس منظر آپ کے سامنے ہوتا تو حذف نہ فرماتے یوں بھی حذف و تغیر بلا اذن و اطلاع مناسب نہیں، ہاں مدیر کو اسکا اختیار ہے کہ فٹ نوٹ میں اپنی رائے ظاہر کر دے۔ یہ مخلصانہ اظہار ہے۔

کراچی میں الحق کی ایجنسی کسی کے پاس ہے یا نہیں؟ اگر نہ ہو تو براہ کرم دو ۲ رسالے ارسال فرما دیں، ورنہ صرف پتہ بلا تکلف ارقام فرمائیں۔ مجھے ضرورت ہے۔ ہمارے مخدوم اور آپ کے والد ماجد دامت برکاتہم کی خدمت اقدس میں راقم عاجز کا سلام نیاز اور درخواست دعا پیش فرما دیں۔ بڑا کرم ہوگا۔ والسلام: احقر غلام محمد غفرلہ

(۴)

۱۱؍ اپریل ۱۹۶۷ء (نظام سابع حیدر آباد دکن کی دو نعتیں ○ میر عثمان علی خان کی شیعیت سے رجوع)

مکرم بندہ دام لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ اس مرتبہ کا نقش آغاز خاص طور پر وقتی ضرورت کو بہ احسن وجوہ پورا کر رہا ہے جزاک اللہ وبارک اللہ۔ دو نعتیں پیش ہیں۔ آصف سابع کی، جی چاہے تو الحق میں شائع فرمائیں۔ اس خیال سے کہ شاید نظام سابع سے متعلق معلومات آپ کو حاصل نہ ہوں ایک نوٹ بھی لکھ دیا ہے۔ آپ چاہے اس سے خود اپنا نوٹ مرتب فرمالیں یا اسکو حذف و اضافہ سے شائع فرمائیں۔ بہر صورت آپ کی طرف سے ہوگا۔ اس مرتبہ کا رسالہ نیوز پرنٹ پر چھپا ہے۔ غالباً کاغذ نہ مل سکا۔ معیار ظاہری ہو یا معنوی حتی المقدور یکساں رہے۔ ورنہ رسالہ کی ساکھ متاثر ہوتی ہے۔ اس راہ کی مشکلات کا کچھ اندازہ مجھ کو بھی ہے بس اللہ پاک آپکی مدد فرمائے۔ حضرت قبلہ والد ماجد مدظلہ کی خدمت میں بشرط یاد سلام و درخواست دعا پیش فرما دیں۔ والسلام احقر غلام محمد غفرلہ

یہ معلوم کر کے مزید بڑی مسرت حاصل ہوئی کہ میر عثمان علی خان نے آخر دنوں میں رجحان شعیت سے توبہ کر لی تھی۔ اور وصیت کی تھی کہ اہل سنت والجماعت کے مسلک کے مطابق آخری سامان کئے جائیں۔ چنانچہ شہر کی جامع مسجد میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور سُنی حضرات نے تدفین وغیرہ کے فرائض انجام دیے۔ یہ حضرت مولانا انوار اللہ خانؒ کے توجہات کا کرشمہ ہوگا کہ بظاہر انجام بخیر ہوگیا۔

(۵)

۲۴ مئی ۱۹۶۸ء　(الحق معنوی ملاقات اور استفادہ کا ذریعہ)

مکرم بندہ دامت الطافکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج گرامی!الحق کے ذریعہ معنوی ملاقات اور استفادہ کا موقع ملتا رہتا ہے۔ مگر مدت سے راست خط وکتابت کا موقع نہ مل سکا۔اِدھر یہ خیال برابر حجاب کا موجب بنا رہا کہ عرصہ سے آپ کے ماہنامہ کی کوئی قلمی اعانت نہ کرسکا۔دوچار روز پہلے اپنا ایک غیر مطبوعہ مضمون ہاتھ لگا۔مفید معلوم ہوا،اسلئے جی چاہا کہ یہی پیش کردوں چنانچہ حاضر ہے۔نقل جن بزرگ سے کروائی انہوں نے اسکو جلی قلم سے لکھ دیا اسلئے بڑا معلوم ہوتا ہے۔ورنہ رسالہ کے ۴ صفحوں میں اچھی طرح آجائیگا۔پسند خاطر ٹھہرے تو گزارش صرف یہ ہوگی کہ ایک قسط ہی میں چھپ جائے۔

قبلہ محترم حضرت والد ماجد دامت برکاتہم کی خدمت میں بعد سلام نیاز اس عاجز کی طرف سے استقامت دینی اور حسن انجام کی دعا کی درخواست پیش فرمادیں۔ممنون ہوں گا۔آپ نے ڈھاکہ تک پرواز کرلی،کیا کراچی کو شرف نہ بخشئے گا؟　والسلام　احقر العباد غلام محمد غفرلہ

(۶)

۳ جون ۱۹۶۹ء　(محدث وشیخ کبیر مولانا عبداللہ شاہ پر مضمون)

مکرمی ومحترمی زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج شریف!عرصہ بعد ایک مضمون الحق میں اشاعت کے لئے مرسل ہے۔طویل غیر حاضری کی تلافی مضمون کی طوالت سے ہوگئی ہے۔محدث وشیخ کبیر حضرت مولانا سید عبداللہ شاہؒ پر یہ پہلا مضمون ہے جو پاکستان میں شائع ہوگا۔اور امید ہے کہ آپ حضرات بھی پسند فرمائینگے۔

مضمون بڑا ہے اسلئے قسط وار ہی چھپ سکیگا مگر اتنی درخواست ہے کہ تین سے زائد قسطوں پر تقسیم نہ فرمائیں۔ہر قسط کی کتابت اس انداز سے کرائی جائے،کہ پوری قسطوں کو جوڑنے سے مضمون رسالہ کی صورت میں محفوظ رہ سکے۔(کسی اور مضمون کی عبارت اسمیں نہ آجائے) یہ خواہش خاص طور پر میرے والد ماجد مدظلہ کی بھی ہے اور امید ہے کہ اسمیں آپ کے لئے بھی کوئی خاص دشواری نہیں ہوگی۔

افسوس کہ حضرت مولانا عبدالغفور العباسی بھی رحلت فرماگئے،رحمۃ اللہ علیہ۔بڑا قلق ہوا،بڑے ہی شفیق بزرگ تھے۔پاکستان جب پہلی بار تشریف لائے ہیں۔اسوقت سے مجھ کو شرف نیاز حاصل رہا اور آخر تک ان کی شفقتیں ممنون کرم کرتی رہیں۔ان کے جانے سے بڑا خلا پیدا ہوگیا۔آپ کے والد بزرگوار کی خدمت میں بہ تمام ادب احقر کا سلام نیاز اور درخواست فلاح دارین پیش فرمادیں۔ممنون ہوں گا۔

مضمون کی وصول یابی سے مطلع فرماکر مزید ممنونیت کا موقع عطا فرمائیں۔　والسلام　احقر غلام محمد

(۷)

(الحق میں مولانا عباسی پر اداریہ ○ مولانا عبدالغفور مدنیؒ سے تعلق ○ نظر عموم اور وسعت پر زیادہ تھی)

۱۳ جون ۱۹۶۹ء

اخی المکرم زاد شرفکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کل تین بجے آپ کا محبت نامہ ملا،وجہ سرور ونشاط بنا۔آپکی قدردانی کا ممنون ہوں۔ٹھیک یہی ہے کہ مرسلہ مضمون خواہ دیر سے چھپے مگر ایک ہی قسط میں آجائے۔میرے والد ماجد بھی بہت مسرور ہوئے اور ان کے دل سے دعائیں نکلیں۔یہ بھی آپ ہی کی کرامت ہے کہ خط پڑھتے ہی قلم اُٹھا کر چند سطریں حسب فرمائش حضرت مولانا عباسی مدنیؒ پر تحریر کردیں۔اور گھنٹہ بھر میں اسی وقت لکھ کر فارغ ہوگیا۔چونکہ قلم خیالات کی دوڑ میں شکستہ ہوگیا تھا،اسلئے اپنے ایک برادر بزرگ سے اسکی تبییض کروائی جو ابھی

ملی اورارسال خدمت ہے۔ یہ بالکل آمد ہے اسلئے مزید ربط وترتیب کی اصلاحی کوشش نہیں کی۔ میرا تعلق حضرت مرحوم سے اتنا قریبی رہا اورنج میں ایسی بے تکلفی بہ تمام ادب وعظمت حاصل رہی کہ اگر سب باتیں لکھوں تو لوگوں کو تعلی اور خودنمائی کا گمان ہو۔ مولاناؒ نے اپنی مجالس میں تقریباً ہر مرتبہ مجھ ناکارہ سے تقریریں بھی کروائیں۔ یہ سب زائد از استحقاق تھا، اب ان کے بعد میدان خالی ہے اور بعض لوگوں نے ابھی سے دو کاندرانہ انداز شروع کردیا ہے۔ افسوس صد افسوس! حضرت مرحوم کی نظر عموم ووسعت پر زیادہ تھی۔ خصوصاً ان برسوں میں جن میں وہ یہاں تشریف لاتے رہے، اگر رسوخ فی الطریق اور منتسبین کی تکمیل پر ہوتی تو کچھ لوگ بن جاتے۔

ابھی ابھی تازہ شمارہ الحق کا ملا "نقش آغاز" میں آپ نے بھی حضرت مرحوم پر اچھا لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ والسلام: احقر غلام محمد

برادر گرامی مرتبت مولانا اشرف زاد فیوضہ کا محبت نامہ بھی ابھی ملا، اللہ تعالیٰ ان سے کام لے رہا ہے۔ اور معذوری میں وہ خدمت انجام پارہی ہے کہ واقعتہً قابل غبطہ ہے۔ دو حرفی خط وصولی مضمون کی اطلاع کا ضرور تحریر فرمادیں۔

(۸)

مارٹن کوارٹرز کراچی ۲۴رجون ۱۹۶۹ء (مولانا تقی نے البلاغ میں مودودی صاحب کی قلعی کھولی ہے)

مکرم بندہ دام مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا کارڈ ملا اور مضمون کی وصولیابی سے اطمینان میسر آیا۔ میرے لکھنے کی مجبوری یہ ہے کہ جب اندرونی ایک ہوس نہیں اٹھتی اس وقت تک قلم ہاتھ میں نہیں پکڑا جاسکتا ہے، اب یہی دیکھئے کہ حضرت مولانا سید عبداللہؒ کی رحلت کو کتنی مدت گزر گئی۔ مگر اب جا کر ان پر کچھ لکھ سکا۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحبؒ پر جو چند سطریں لکھ بھیجیں، یہ آپ کی کرامت تھی، خط پڑھ کر "موڈ" آ گیا اسی وقت قلم برداشتہ کچھ لکھ دیا۔ اب تفصیل کے لئے خدا جانے کب وقت آئے گا۔

ہاں ایک ضروری فقرہ حضرت سید عبیداللہ شاہ صاحب کے مضمون سے متعلق رہ گیا تھا وہ الگ پرچہ پر حاضر ہے۔ اسکو بغلی سرخی "حلقۂ توجہ" کے بعد لکھوا دیجئے۔ ممنون ہوں گا۔

امید کہ آپ مع جملہ متعلقین کے خیریت سے ہوں گے۔ البلاغ میں مولوی محمد تقی صاحب نے مودودی صاحب کی خوب قلعی کھولی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء، حضرت مفتی محمد شفیع صاحب ایک زمانہ میں مودودی صاحب کی طرف کافی جھک گئے تھے اور اسکی وجہ سے اپنے حلقہ میں ان کے خلاف چہ می گوئیاں بھی چلتی رہیں، صاحبزادہ سلمہ نے اسکا کفارہ بھی ادا کردیا۔

آپ دونوں جوان عمر اہل قلم علما کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ نیز اللہ کرے نور رنگ اور زیادہ۔

آپ میرے لئے بھی اصلاح حال، تکمیل ایمان اور حسن خاتمہ کی دعا فرمائیں اور حضرت والد ماجد مدظلہ کی خدمت میں سلام پیش کر کے ان سے بھی دعا کروائیں۔ ممنون ہونگا۔ میرے والد ماجد مدظلہ سلام ودعا لکھواتے ہیں۔ فقط احقر غلام محمد غفرلہ

(۹)

۱۳رمضان المبارک (معترض مضمون نگار سے رجوع کریں)

مکرمی دامت الطافکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ خط لکھ رہا تھا کہ الحق کا تازہ شمارہ ملا اور اسکے لفافہ پر آپ کی تحریر پڑھی۔ مولانا بڑی خفگی سے آسان چیز ہی کیا ہے۔ آپ نے صحیح جواب دیا کہ معترض مضمون نگار سے رجوع کریں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے اصل طریق سے ان چیزوں کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ بات محقق ہے اسلئے میں اپنی جگہ مطمئن ہوں۔ میں یہ خط اسلئے لکھ رہا تھا کہ الحق کے گذشتہ دو شمارے جن میں میرا مضمون نکلا ہے۔ انکے دو دو نسخے درکار ہیں۔ یہاں ملے نہیں، اسلئے آپ کو زحمت دیتا ہوں کہ بھجوادیں، ممنون ہوں گا۔

میری بھی درخواست ہے کہ دعوات صالحات میں فراموش نہ فرمائیں اور کسی وقت موقع سے حضرت والد صاحب قبلہ مدظلہ سے بھی ایک آدھ بار دعا کروادیں کرم بالائے کرم ہوگا۔ فقط احقر غلام محمد

(۱۰)

۷؍فروری ۱۹۷۰ء (بیس بڑے مسلمان نامی کتاب ایک دو مضامین کا غلط انتساب)

فاضل گرامی مدیر الحق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ مکتبہ رشیدیہ[۱] (لاہور) سے ایک کتاب دلکش مجلد کی صورت میں شائع ہوئی ہے۔ ملاحظہ میں آئی ہوگی۔ اس کا نام ہے۔ ''بیس بڑے مسلمان'' اور مولف ہیں جناب عبدالرشید صاحب ارشد، کتاب کے ظاہری حسن کے کیا کہنے ہیں۔ مگر اسمیں تالیفی بے احتیاطی بلکہ بددیانتی افسوس ناک پائی جاتی ہے اور مضامین کی تحقیق تو نہ کرسکا نہ ضرورت ہی باقی رہی۔ کیونکہ جو دو مضمون حکیم الامت حضرت تھانوی اور حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ پر اسمیں شامل ہیں۔ انہی سے پتہ چل گیا کہ قلمی دیانت کو کس درجہ بے معنی سمجھا گیا ہے۔ حضرت تھانویؒ کے سوانح حیات کا پورا حصہ راقم کی خاص معروف کتاب ''حیات اشرف[۲]'' کی لفظاً لفظاً نقل ہے۔ مگر اس پر نام نور احمد اکیابی کا ہے۔ یہ مولوی نور احمد صاحب اکیابی (برمی) آج بھی تذکیر و تانیث اور واحد جمع کے صحیح استعمال پر قادر نہیں تو مضمون نگاری سے ان کا کیا واسطہ! پھر جس کتاب کی عبارت انہوں نے لی ہے۔ اس پر ایک گراں قدر تقریظ خود مولوی صاحب موصوف ہی کے خسر محترم اور پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی موجود ہے۔ مزید برآں حیات اشرف میں میں نے حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ کا وقیع مقالہ ''حکیم الامت کے آثار علمیہ'' جو معارف میں چھپا تھا بہ اظہار اسم گرامی شامل کیا ہے۔ مولوی نور احمد صاحب نے حکیم الامت کی جگہ مجدد ملت کے لفظی تغیر اور آخر مضمون میں تھوڑے سے حذف عبارت کے ساتھ یہ مقالہ بھی اپنی ہی ذات سے منسوب رہنے دیا ہے۔ کیا داد دی جائے اس جسارت کی! لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار تک نہیں! مگر یہ ذمہ داری صرف مضمون نگار پر ختم ہو نہیں جاتی۔ حیرت تو مؤلف کتاب جناب عبدالرشید ارشد پر ہے کہ جس تالیف کا انہوں نے بیڑا اُٹھایا اسکے متعلقات سے ان کی واقفیت اس قدر تشنہ اور معیار تحقیق اس قدر سطحی اور سرسری! کاش جو کاوش انہوں نے کتاب کی ظاہری زیبائش پر صرف کی، اسکا عشر عشیر ہی معنوی خوبی پر صرف فرماتے تو حسین نقاب میں یہ کریہ صورت کیوں چھپی نظر آتی! دوسرا مضمون حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ سے متعلق ہے اور مضمون نگار کوئی۔ خالد صاحب۔ ایم اے ہیں۔ ان حضرت کو علامہ شہیر کا صحیح نام بھی معلوم نہیں۔ نام لکھا ہے۔ ''سید محمد سلمان ندوی'' حالانکہ جو عکس تحریر حضرت علامہ کا شامل ہے اس میں صاف ''سید سلیمان'' لکھا ہے۔ بہر کیف اس مضمون کا بھی بیشتر حصہ راقم کی کتاب تذکرۂ سلیمان (شائع کردہ مجلس علمی کراچی) سے ماخوذ ہے اور کہیں کہیں کوئی جملہ بھی ٹھیک کتاب ہی کا آ گیا ہے۔ مگر نہ جانے مضمون نگار کو حوالہ کے اظہار کو ضرورت کیوں نہ محسوس ہوئی اور تالیفی دیانت کا شعور کیوں بیدار نہ رہا! بہر حال اس سب کی بڑی ذمہ داری مولف کتاب ہی پر عائد ہے۔ اگر تالیفات کا ڈھیر اسی طرح لگانا ہے تو بڑی آسان بات ہے کہ کچھ اس سے جھپٹ لیا کچھ اُس سے چھین لیا اور خود سرمایہ دار بن گئے۔ ضرورت ہے کہ اس علمی و قلمی چھینا جھپٹی کی قوت سے مذمت کی جائے تا کہ اصل اہل علم و قلم ظلم سے اور کل طبقہ رسوائی سے بچ جائے؟

براہ کرم اس خط کو الحق میں شائع فرما کر اظہار حق کا موقع عطا فرمائیں۔ فقط غلام محمد مولف تذکرۂ سلیمان و حیات اشرف وغیرہ

۱۔ تفصیل مولانا عبدالرشید ارشد کے خطوط کے حاشیہ پر ۲۔ اسکا پہلا ایڈیشن ۵۱ یا ۵۲ میں ادارہ کاروان ادب کراچی سے چھپا تھا اور اب دوسرا ایڈیشن مکتبہ تھانویؒ مولوی مسافر خانہ کراچی کا شائع شدہ بازار میں موجود ہے۔

(۱۱)

(واقف احباب کی مسلسل خاموشی)

۱۸ فروری ۱۹۷۰ء

مکرم بندہ زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۴ فروری کا محبت نامہ ملا۔ میرے خیال میں تو جو باتیں اپنے عریضہ میں میں نے لکھی ہیں۔ وہ چونکہ بالکل صحیح ہیں اسلئے اس پر سیاسی سٹنٹ کا کیا گمان ہوسکتا ہے؟ پھر بھی اگر آپ اپنی مصلحت کے خلاف ہی سمجھتے ہوں۔ تو کچھ لفظی رعایت ملحوظ فرمالیں باقی یہ نہ ہو کہ بات ہی ایک رمز بن کر رہ جائے۔ پھر حاصل کیا ہوگا؟

دوسری زحمت یہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ میرے عریضہ کی نقل کروا کر اصل یا نقل ناشر کتاب کے پتہ پر ارسال فرمادیں کہ "یہ خط وصول ہوا ہے۔ مجھ سے ایک ہی بات بار بار لکھی نہیں جاتی۔ آپ کو بھی اس مجبوری سے لکھا کہ جو احباب اس حقیقت سے واقف ہیں وہ مسلسل خاموش ہی رہے۔ ورنہ اپنے منہ سے آپ اپنے متعلق داد خواہی بھی سخت گراں اور خلاف غیرت ہی محسوس ہوتی ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ مجبوراً دوسروں کی سرد مہری سے خلاف طبیعت بات پر آمادہ ہونا پڑتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والسلام دعا گو و دعا خواہ احقر غلام محمد غفرلہ

عید مبارک! آپ کی تشریف آوری کا منتظر ہوں۔

(۱۲)

(حضرت شاہ صاحب کے مکاتیب کی ترسیل)

۲۰ اگست ۱۹۷۰ء

مکرمی زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف! اس مہینہ کے الحق سے اب تک محرومی ہے۔ الحق کی آئندہ اشاعت کیلئے ایک پیش کش قبول ہو۔ التماس خصوصی یہ ہے۔ کہ حضرت شاہ صاحب کے مکاتیب کی صحت کتابت پر خاص توجہ فرمائی جائے، میں نے حرف حرف اصل کی نقل کردی ہے۔ قبلہ محترم والد صاحب مدظلہ کی خدمت میں بعد سلام نیاز درخواست دعا پیش فرمادیں ممنون ہونگا۔

مضمون کی وصولی سے بھی مطلع فرمادیں تاکہ اطمینان رہے۔ والسلام احقر غلام محمد

(۱۳)

(الحق کیلئے مضمون)

۵ رجنوری ۱۹۷۷ء

مکرمی زید الطافکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک مضمون الحق کیلئے حاضر ہے۔ مجھے آج تک الحق کا کوئی شمارہ نہیں ملا۔ آپ نے یقیناً بھیجا ہوگا۔ مگر اب تجربہ سے پتہ چلا کہ خطوط تو اب مل جاتے ہیں۔ مگر میرے موجودہ پتہ پر کوئی رسالہ نہیں پہنچ رہا ہے۔ براہ کرم آپ رسالہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔ انشاء اللہ مل جائیگا۔ 90/F اولڈ لالوکھیت کوارٹرز نزد تین ہٹی۔ کراچی نمبر ۵

قبلہ معظم و محترم حضرت والد صاحب دامت فیوضہم کی خدمت اقدس میں احقر کا سلام خادمانہ اور درخواست دعا پیش فرمادیں۔ خط و کتابت کے لئے گارڈن روڈ کا پتہ بحال رہے۔ مضمون کی وصولی کی رسید مل جائے تو اطمینان ہوگا۔ آپ کا مخلص! غلام محمد

(۱۴)

(شیخ الحدیث کیلئے دعا مسلمانوں کی صلاح وفلاح کی ضمانت ہے)

۳۰ رجنوری ۱۹۷۷ء

مکرمی زاد لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نئے پتہ پر رسالہ بھی ملا اور محبت نامہ بھی۔ خطوط تو میرے پتہ پر برابر پہنچ جاتے ہیں۔ صرف رسائل ہی نہیں ملتے، گارڈن کے ایریا میں کوئی پوسٹ ماسٹر یا ڈاکیہ ایسا قدر دان بیٹھا ہے۔ کہ رسائل ہضم کر جاتا ہے۔ شکایت بھی کئی لوگوں

نے کی، مگر جواب صرف یہی ملتا ہے کہ بلا رجسٹرڈ ڈاک کا ہم کیسے پتہ چلا سکتے ہیں۔ بہر حال خط تو راست ہی تحریر فرمایا کریں اور اگر دو پتے رکھنے میں زحمت ہو تو تین چٹی ہی کا سہی۔ قبلہ والد ماجد دامت برکاتہم کی کامیابی کے لئے دعا در اصل مسلمانوں کی صلاح وفلاح کی ضمانت کے لئے دعا ہے اسلئے دل وجان سے ہے۔ آگے جو منظور قضا وقدر رہو، زحمت نہ ہو تو احقر کا سلام نیاز اور دعا کی درخواست حضرت ممدوح کی خدمت میں پیش فرما دیں۔ والسلام ناچیز غلام محمد

(۱۵)

۲۸ اگست ۱۹۷۷ء

مکرمی ومحترمی زاد مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا ایک محبت نامہ ملا تھا۔ اپنی کسل اور غفلت سے جواب جلد نہ دے پایا۔ خیال تھا کہ الحق کے لئے کچھ پیش کروں اور اسی کے ساتھ محبت نامہ کی وصول یابی کی رسید بھی لکھ دوں، مگر دیر پر دیر ہوتی گئی۔

اب ایک مضمون حاضر ہے۔ قبول فرمائیں اور وصولی سے ایما فرما دیں۔ حضرت قبلہ والد ماجد دام اللہ فیوضہ وبرکاتہ کی خدمت اقدس میں اس حقیر کا سلام اور دعا کی درخواست پیش فرما دیں۔ خود آپ بھی اپنی دعائے خیر میں ضرور یاد رکھیں۔ ممنون ہوں گا۔ مضمون قلم برداشتہ لکھا گیا اور اسی طرح حاضر خدمت ہے، اسلئے کاتب صاحب کو ہدایت ہے کہ ذرا توجہ سے تحریر کریں۔ والسلام احقر غلام محمد

(۱۶)

(ڈاکٹر عبدالحیؒ کی تالیف بصائر حکیم الامتؒ)

۶ رجون ۱۹۷۸ء

محترمی مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب مدظلہ کی تالیف بصائر حکیم الامت سے متعلق ایک مضمون حاضر ہے۔ براہ کرم اسے اولین اشاعت میں جگہ عطا فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب مدظلہ سے شرمندگی ہے کہ ان کے ارشاد کی تعمیل میں مجھ سے تاخیر ہوئی۔ اب مزید تاخیر نہ ہو تو اچھا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے مخدوم آپ کے والد ماجد مدظلہ العالی بہ عافیت ہوں گے۔ فدویانہ سلام اور درخواست دعا پیش فرما دیں۔ وصولی سے ایما فرمائیں۔ والسلام: خادم غلام محمد

(۱۷)

(محمد ایوب صاحب بلند پایہ شاعر کی تین کتابیں)

یکم رجولائی ۱۹۷۹ء

مکرم بندہ زید الطافکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ مع حضرت قبلہ والد صاحب مدظلہ ودیگر متعلقین کے بہ عافیت ہوں گے۔ اسلام آباد میں میرے ایک دوست اور کرم فرما محمد ایوب صاحب ہیں۔ فنانس (Finance) میں ڈپٹی سیکرٹری پھر پے کمیشن کے سیکرٹری رہے۔ اب ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔ فارسی کے بطور خاص بلند پایہ شاعر ہیں اور علامہ اقبال کے متبع ہیں۔ ان کی تین کتابیں جو تازہ چھپ کر نکلی ہیں انوار جمال (فارسی) آب حیوان (فارسی) اور سوز نفس (اردو) آپ تک پہنچے گی۔ آب حیوان پر دیباچہ راقم السطور کے قلم سے ہے اور سوز نفس پر اپنی زندگی کے حالات خود شاعر کے قلم سے آگئے ہیں، یہ دو تحریریں تعارف کے لئے بہت کافی ہیں۔

آپ سے خصوصی فرمائش ہے کہ ان تینوں کتابوں پر الگ الگ تبصرہ اپنے وقیع ماہنامہ میں فرمائیں۔ آپ خود ان کو قابل داد پائینگے۔ میں نے ایوب صاحب کو آپ کا پتہ بھیج دیا ہے۔ انشاء اللہ کتابیں جلد آپ تک پہنچ جائیں گی۔ والسلام احقر غلام محمد

(۱۸)

۱۳ رنومبر ۱۹۷۹ء

مکرمی ومحترمی زاد فضلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ حضرت قبلہ دام ظلہم اور سب متعلقین کے ساتھ بہ عافیت ہوں گے۔

ایک مضمون الحق کے لئے حاضر ہے۔ وصولی سے مطلع فرما کر مطمئن فرمائیں۔ ممنون ہونگا۔ والسلام احقر غلام محمد

(۱۹)

۶ رنومبر ۱۹۸۵ء (قائداعظم نے سرظفراللہ کو بطور وزیر خارجہ کیسے گوارا کرلیا؟)

محترم و معظم مولانا سمیع الحق صاحب زاد فضلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کچھ دیر پہلے اکتوبر کا الحق موصول ہوا۔ "برطانوی دور کی شخصی یادگار سرظفراللہ" والا مضمون خاص طور پر لفظاً لفظاً پڑھا۔ اس طبع شدہ مضمون کے صفحہ ۲۴ کے دوسرے پیراگراف کے ختم تک سرظفر کی کارستانیوں کی تفصیل لکھ کر فاضل مضمون نگار نے اس صفحہ کا تیسرا پیراگراف "سرظفراللہ نے پاکستان کے وزیر خارجہ کے طور پر۔۔۔۔کے الفاظ سے جو شروع فرمایا ہے تو پڑھنے والے کو یہاں واقعاتی اعتبار سے ایک بڑا خلا محسوس ہوتا ہے اور وہ یہ کہ ایسے سازشی اور برطانوی ایجنٹ کو قائداعظم جیسے باخبر اور زیرک انسان نے پاکستان کا اولین وزیر خارجہ بنانا کیسے گوارا کرلیا؟ یہاں یہ بھی عرض کروں کہ اس معاملہ میں فاضل مضمون نگار تنہا نہیں ہیں بلکہ اب تک اس سلسلہ کے ہر لکھنے والے نے یہی رویہ روا رکھا ہے۔ مگر کیا یہ سوال جو راقم نے اوپر اٹھایا ہے کسی ذہن میں نہیں کھٹکا؟ اگر کھٹکتا رہا ہے مگر اسکا جواب ہاتھ نہ آسکا ہے۔ تو بھی لکھ دیا جانا چاہئے تھا کہ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے مگر جواب مل نہیں پاتا۔

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نوراللہ مرقدہ سے راقم الحروف کے بڑوں کے نہایت قریبی تعلقات تھے۔ اسلئے راقم کو بھی حضرت موصوف سے بے تکلفانہ عرض معروض کے مواقع حاصل تھے۔ راقم سطور جون ۱۹۴۹ء میں جب ہجرت کر کے حیدرآباد دکن سے کراچی پہنچا تو ایک روز تنہائی میں حضرت مولاناؒ سے بھی عاجزانہ سوال کرڈالا کہ حضرت اور تو اور، آپ نے سرظفر کی بحیثیت وزیر خارجہ پاکستان تعیناتی کیسے گوارا فرمائی اور قائداعظم سے احتجاج کیوں نہیں فرمایا؟ اس پر حضرت موصوفؒ نے یہ جواب دیا کہ "بھائی یہ معمہ کچھ سمجھ میں نہیں آیا، دہلی سے چلتے چلتے تک یہ صورت تھی کہ جب بھی کسی نے جناح صاحب کے سامنے سرظفراللہ کے وزیر خارجہ بنائے جانے کا ذکر کیا تو انہوں صاف یہی فرمایا کہ یہ کیسے ممکن ہے جبکہ اس شخص کو مسلمانوں کے دونوں گروہ سُنی اور شیعہ کافر سمجھتے ہیں قائداعظم کے اس جواب کے بعد ہم کو یہ وہم بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ سرظفراللہ کا نام کبھی پاکستان کے وزراء کی فہرست میں آسکے گا۔ مگر جس دن کابینہ کا سرکاری اعلان ہوا ہے اور اسمیں وزارت خارجہ کے عہدہ پر اسکا نام آیا ہے تو ہم ششدر ہو کر رہ گئے۔

یقیناً حضرت اقدس عثمانیؒ اسکی کنہہ سے لاعلم رہے مگر پاکستانی بساط سیاست کے سنی عقیدہ اور پاکستان دوست دو ایک مہرے اب بھی زندہ ہیں، اُن کی خدمت میں یہ سوال رکھ کر اسکے مضمرات معلوم کئے جاسکتے ہیں اور کئے جانے چاہئیں ورنہ ایک ایسا خلاء رہ جائیگا۔ جس پر تاریخ پاکستان کے دین دوست متلاشی حیران رہ جائینگے اور انہیں شکوک وشبہات کی گہری اندھیری میں جو بھی ہاتھ لگ جائے مجبوراً اسی کو حقیقت سمجھنے اور بتلانے لگیں گے۔ دوسری طرف دیکھا جارہا ہے کہ اس وقت قادیانی ٹولہ اپنی تائید میں بلند آہنگی سے یہی کہہ رہا ہے کہ اگر ہم غیر مسلم ہوتے تو قائداعظم ہمارے سرظفر کو پہلا وزیر خارجہ کیسے منتخب فرماتے۔

مضمون محولہ بالا میں چوہدری رستم علی صاحب سرظفر کے لئے "آپ" کے بجائے "وہ" اور "انہوں" کے ضمائر استعمال فرماتے تو ثقاہت بھی باقی رہتی اور تکریم بھی لازم نہ آتی۔ والسلام ناچیز غلام محمد کان اللہ لہ

(۲۰)

۱۳/جولائی (بصائر حکیم الامت پر تحریر کی اشاعت)

کرم گستر زید الطافکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔الطاف نامہ ملا ممنون ہوں کہ آپ نے میری تحریر کو حسب درخواست مقدم فرمایا۔ آپ کا محبت نامہ پا کر میں نے حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب کو فون کیا تھا کہ ان سے ان کا ڈاک کا پتہ بھی لے لوں۔اور بصائر کا ایک نسخہ آپ کو ارسال کرنے کی عرض کر دوں، مگر معلوم ہوا کہ وہ ایک ہفتہ کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔انشاء اللہ واپسی پر کتاب ضرور بھجوا دوں گا۔حضرت قبلہ والد ماجد مدظلہ کی خدمت میں زحمت نہ ہو تو اس حقیر کا سلام اور درخواست دعا پیش فرمادیں۔مجی افسر صدیقی صاحب کو آپ کا سلام پہنچا دیا ان کی طرف سے جوابی سلام قبول فرمائیں۔ والسلام غلام محمد غفرلہ

(۲۱)

(مولانا اشرف خان کے ذریعہ سفارش کہ مضمون کم سے کم اقساط میں ہو)

فاضل محترم مدیر الحق زید الطافہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مضمون حاضر ہے۔اپنی الجھنوں کے باعث اسکی تکمیل میں تاخیر ہوگئی۔ اسکی اشاعت کے سلسلہ میں برادر طریق مولانا محمد اشرف خان صاحب کے ذریعے ایک سفارش آپ کی خدمت میں کی تھی اسی معروضہ کو راست بھی پیش کرتا ہوں کہ اقساط ایسی مختصر نہ رہیں جیسے عام طور پر آپ کے رسالہ کے مضامین کی ہوتی ہیں۔کم سے کم اقساط میں مضمون شائع ہو سکے تو زیادہ ممنون ہوں گا۔تصحیح کتابت کا خیال تو الحمدللہ پایا ہی جاتا ہے۔ والسلام احقر غلام محمد

(۲۲)

(شیخ الحدیثؒ کی وفات پر خراج تحسین)

دلریش برادر گرامی مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔آپ کے والد ماجد مخدوم الملت حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کی خبر ارتحال دل پر بجلی بن کر گری، ہائے افسوس اہل پاکستان ایک ولی اللہ اور مجاہد فی سبیل اللہ شیخ ربانی کے بابرکت وجود سے محروم ہوگئے۔پاکستان کی چالیس سالہ تاریخ میں شہید ضیاء الحق جیسا دیندار مخلص اور صاحب نظر سربراہ مملکت پاکستان کو میسر نہ آیا تھا اور اُن کی رحلت سے ابھی دل کی جراحت تازہ تھی کہ پاکستان کی وہ بزرگ ہستی جن پر عارف رومی کا یہ ارشاد صادق آتا تھا۔

واحد کالالف کبود آں ولی بلکہ صد قرن است آن عبدالعلی

ہم سے رخصت ہوگئی۔بے بصیرت کیا جانیں کہ اہل اللہ کا وجود کتنی بلاؤں کی ڈھال اور کتنے انعامات الٰہیہ کے انجذاب کا سبب بنا رہتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر فضل فرمائے اور توبہ ورجوع الی اللہ کی توفیق بخشے، اور حضرت مرحوم ومغفور جیسی ہستیاں ہم میں پیدا فرمائے۔ آپ کا شریک غم غلام محمد کان اللہ لہ

(۲۳)

(سج رہا ہے شاہ خوباں کے لیے دربار دل)

الحق بابت مئی ۱۹۸۸ء زیر نظر ہے اس میں صفحہ ۲۷ سے ۳۰ تک مولانا عبدالقیوم حقانی نے حضرت مولانا سید ابرار الحق صاحب کا خطاب قلم بند فرمایا ہے۔آخر میں ایک جملہ اپنی طرف سے لکھ کر جو شعر نقل فرمایا ہے۔وہ ہمارے شیخ عالی مقام حضرت مولانا سید سلمان ندوی نوراللہ

مرقدہ کا ہے اور صحیح نقل نہیں ہوا۔

حضرت ممدوح فرماتے ہیں:۔ دور باش افکار باطل دور باش اغیار دل — سج رہا ہے شاہ خوباں کے لیے دربار دل

براہ کرم تصحیح فرمالیں۔ اسی غزل کا ایک شعر ہے۔ جمع وہ سامان ہو جس کی خریداری بھی ہو — سوچ کر اے دل لگانا چاہئے بازار دل

اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (مولانا) غلام محمد کان اللہ لہ۔ کراچی

☆☆☆

حاجی غلام محمد زرگر[1] رکن دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۱۹ شوال ۱۳۸۳ھ مطابق ۴ مارچ ۱۹۶۴ء (حرمین الشریفین میں دعاؤں کی درخواست)

برادر عزیز محترم و مکرم جناب سمیع الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج اقدس بخیر و عافیت ہونگے۔ نوازش نامہ ملا، الحمدللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ خیر و عافیت سے ہیں۔ اپنے مقصد کو پہنچ کر زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہوئے اور ہم آپکے انتہائی مشکور ہیں کہ آپ ہم جیسے گنہگاروں کو ان مقدس مقامات اور پاک سرزمین میں بھی نہیں بھولتے۔ اور اپنی مقبول دعاؤں میں یاد فرماتے رہتے ہیں اور ہم ناچیزوں کیلئے یہ بھی دعا کریں کہ ہمیں بھی خداوند قدوس ان مقدس مقامات اور حضور اکرمؐ کے روضہ اطہر کے دیدار سے مشرف فرماوے۔ برخوردارم غلام رسول اور عزیزم محمد جاوید خیریت سے ہیں ان کیلئے بھی دعا فرماویں کہ خداوند کریم ان کو دیندار بنا کر مرضیات الٰہی پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے گھر والے بھی سب آپکے کے لئے دست بدعا ہیں، امید ہے کہ آپ بھی اپنی مقبول دعاؤں میں انکو نہ بھلائیں گے۔ آپکے محترم ساتھی رفیق سفر مولانا قاری سعید الرحمان صاحب اور محترم مولانا عبداللہ صاحب کاکاخیل دونوں صاحبوں کو ہماری طرف سے دعا و سلام عرض کردیں۔ اور ہم ان سے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ ہم سب کو اپنی

(الحق میں غلام محمد کے مضامین کی تفصیل)

(۱) حمد و مناجات، اگست ۱۹۶۶/ ۱۱ (۲) حضرت عمرؓ اور تصوف، فروری ۱۹۶۷/ ۳۱-۳۶
(۳) اکبر دی گریٹ کا ماڈرن اسلام [مکتوب بر اداریہ شمارہ 'اپریل ۶۷']، جون ۱۹۶۷/ ۵۹
(۴) اسلام اور ملا ازم [تجدد زدہ طبقہ سے خطاب]، اکتوبر ۱۹۶۷/ ۵۲-۵۶ (۵) تعلیم بالغاں اور اسلام، جولائی ۱۹۶۸/ ۵۸-۶۲
(۶) کعبہ کی تعمیر میں کفر کی اینٹ؟ [مکتوب]، جون ۱۹۶۹/ ۵۲-۵۸ (۷) آہ! شیخ الشیوخ العباسی مدنیؒ، جولائی ۱۹۶۹/ ۴۵-۴۹
(۸) مولانا سید عبداللہ حیدرآبادیؒ، اکتوبر ۱۹۶۹/ ۴۷-۵۵ (۹) مکتبہ رشیدیہ لاہور کی علمی بددیانتی [مکتوب]، جون ۱۹۷۰/ ۶۰
(۱۰) یعقوبی (شاہ محمد یعقوبؒ بھوپالی) نامہ ہائے مبارک [بنام غلام محمد]، ستمبر ۱۹۷۰/ ۴۹-۵۲
(۱۱) حافظ شیرازی اور عرفانِ حافظ [عارف شیراز کی غزلوں کی شرح]، فروری ۱۹۷۷/ ۷-۱۶
(۱۲) فرنگی محل کا آخری چراغ — ابوالقاسم محمد عتیقؒ، اکتوبر ۱۹۷۷/ ۴۱-۴۵
(۱۳) کچھ صاحب بصائر اور بصائر تھانویؒ کے متعلق [مرتب: عبدالحیٔ عارفی]، جولائی ۱۹۷۸/ ۴۳-۴۷
(۱۴) شیخ فضل اللہ الجیلانیؒ، کچھ یادیں اور کچھ یادداشتیں، دسمبر ۱۹۷۹/ ۴۹-۵۵
(۱۵) سر ظفر اللہ قادیانی اور قائداعظم [مکتوب]، فروری ۱۹۸۶/ ۵۱-۵۲
(۱۶) سج رہا ہے شاہ خوباں کے.... [علم و عمل شائع شدہ مئی ۸۸ کے حوالے سے مکتوب]، ستمبر ۱۹۸۸/ ۵۶

[1] حاجی غلام محمد حقانیہ کے بنیادی ارکان اور ان چار پانچ افراد میں سے تھے جنہوں نے بانی حقانیہ کا اول تا آخر ساتھ دیا۔ دارالعلوم کے بنیادوں میں ان مخلصین کا خون پسینہ شامل ہے۔ عبدالغفور صاحب انکے فرزند تھے، حاجی غلام محمد زرگر اب مقبرہ حقانیہ میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے قرب و جوار میں آسودۂ خواب ہیں۔ خط خود نہیں لکھ سکتے تھے، یہ خط ہمارے بزرگ ساتھی مولانا قاضی انوار الدین سے لکھوا کر حرمین الشریفین بھیجا۔

مستجاب دعاؤں میں یاد فرمائینگے۔نیز اگر آپ الخبر کے راستہ سے واپسی پر تشریف لائیں اور آپکو رقم کی ضرورت ہو تو تحریر فرماویں تا کہ ہم اپنے رشتہ دار فدا محمد کو خط لکھیں اور وہ آپکو رقم دیدیں۔حضرت مولانا ومرشدنا عباسی المدنی مدظلہٗ کے خدمت میں بندہ کے دعا وسلام عرض کر دیویں اور حضرت سے بھی ہم ناچیزوں کیلئے دعا فرماویں۔کاش بندہ بھی آپکے ساتھ ہوتا اگرچہ بندہ نے فریضہ حج ادا کیا ہے مگر آپ جیسے عالم دین کی رفاقت میں کئی ایسے مقدس مقامات کے دیدار سے مشرف ہو جاتا جو اپنی بے علمی کیوجہ سے رہ گئے ہیں۔کل پشاور گیا تھا جناب حاجی صاحب اور محترم نور محمد صاحب اور حاجی محمد الطاف وعبدالحلیم صاحب اور انکے گھر والے سب خیریت سے تھے۔آپکے گھر میں بھی سب خیریت ہے کوئی فکر نہ کریں۔امید ہے کہ آپ خیروعافیت سے ہونگے۔ فقط والسلام غلام محمد وعبدالغفور

☆☆☆

جناب غلام محمد صفی[1]

جنرل سیکرٹری کل جماعتی حریت کانفرنس جموں وکشمیر

(آل پارٹیز کشمیر کانفرنس میں شمولیت کی دعوت)

۲/جون ۱۹۹۷ء

محترم مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم۔مسئلہ کشمیر جہاں سوا کروڑ انسانوں کے حق خودارادیت کا مسئلہ ہے۔وہیں پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کی واحد وجہ، نیز جنوبی ایشیاء اور عالمی امن کے لئے سنگین خطرہ بھی ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور UNCIP کی قراردادوں کی وجہ سے "جموں وکشمیر" کی ایک بین الاقوامی حیثیت ہونے کے باوجود بھارت اسے نہ صرف MULTILATERAL سے دوطرفہ اور بالآخر اپنا اندرونی معاملہ بنا کر پیش کر رہا ہے بلکہ ریاست کے بقیہ ایک تہائی حصے (آزاد کشمیر) کو بھی بزور بازو اپنا حصہ بنانے کے لئے پرتول رہا ہے۔

مقبوضہ جموں وکشمیر میں سات لاکھ قابض افواج اور نیم فوجی دستوں کی چیرہ دستیاں، نام نہاد انتخابات، APHC کے قائدین سمیت ہزاروں بے گناہ افراد کی گرفتاریاں، پچاس ہزار سے زائد کشمیری مسلمانوں کی شہادت اور عالمی سطح پر مسئلہ کشمیر کی بین الاقوامی حیثیت کو ختم کرنے کی کوششیں اس امر کی متقاضی ہیں کہ قضیہ کشمیر کے باقی دو فریق (پاکستان اور کشمیری عوام) بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم اور عالمی استعماری قوتوں کی سازشوں کا راستہ روکنے اور مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لئے مختلف سمتوں میں سفر کرنے کے بجائے عسکریت، سیاست اور سفارت کے محاذوں پر یکساں موقف اختیار کر کے کوئی مشترکہ حکمت عملی وضع کریں۔

اس مقصد کے لئے کل جماعتی حریت کانفرنس جموں وکشمیر بروز جمعہ 27/جون 1997ء بوقت ساڑھے نو بجے دن بمقام میریٹ ہوٹل اسلام آباد ایک روزہ آل پارٹیز کشمیر کانفرنس منعقد کر رہی ہے۔ہمیں امید ہے کہ اس انتہائی اہم کانفرنس میں آپ خود شرکت فرمائیں گے۔

شکریہ والسلام الداعی غلام محمد صفی
جنرل سیکرٹری کل جماعتی حریت کانفرنس

---

[1] آزادی کشمیر کے لئے جدوجہد کرنے والی جماعتوں کے رہنما

غلام مرتضی خان جتوئی

۸ دسمبر ۲۰۰۹ء (والد غلام مصطفیٰ جتوئی کے تعزیت کا شکریہ O دعا کی درخواست)

My Dear Mulana Samil Ul Haq.

I am in receipt of your condolence message on the sad demise of my late father, Mr Ghulam Mustafa Khan Jatoi.

The family is indebted to you for your kind thoughtfulness on this sad event.

Kindly pray for the departed soul that may Almighty shower eternal blessings on him.

With kind regards,

Yours truly, (GHULAM MURTAZA KHAN JATOI)

ترجمہ: میرے والد غلام مصطفیٰ جتوئی کی وفات پر آپکا تعزیت نامہ ملا اور تمام خاندان کیلئے باعث حوصلہ کا باعث بنا۔ دعا کریں کہ مرحوم کی مغفرت ہو۔ غلام مرتضی خان جتوئی

☆☆☆

مولانا غلام مصطفیٰ[1] بہاولپور

(وفاق المدارس کے اجلاس حقانیہ میں اسیر مالٹا مولانا عزیر گل کو شریک کرانے کی خواہش)

۱۹ر جمادی الاولی ۱۴۰۲ھ

برادر محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ برادرم۔ آپ نے اب کی دفعہ وفاق کا اجلاس اپنے ہاں رکھ کر بڑی جرأت کا ثبوت دیا ہے خدا کرے یہ اجلاس ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔

۲۔ راقم نے انعقاد اجلاس کی تاریخوں کے اعلان کے بعد کئی بار ذیل کی درخواست تحریر کرنے کو سوچا، بالآخر آج بذریعہ تحریر ہذا آنجناب کو مافی الضمیر سے آگاہ کررہا ہوں کہ اس اجلاس کے موقعہ پر پوری کوشش وسعی کے ساتھ حضرت اقدس مولانا عزیر گل دامت برکاتہم العالیہ کو بہر صورت اکوڑہ ولائیں تاکہ اس نادر موقعہ پر اسیر مالٹا کی زیارت سے بھی شرفیاب ہوسکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تخیل آپ کے ذہن میں پہلے سے بھی ہوگا۔ یہ گذارش بہت اہم اور ضروری ہے آپ کی اس خصوصی نظر کرم سے ہم سب ممنون ہونگے۔

---

[1] مرحوم بہاولپور کے نہایت متحرک فعال شخصیت، دارالعلوم مدینہ ماڈل ٹاؤن بہاولپور کے بانی مرحوم کے صاحبزادہ صہیب حسن اور دیگر حضرات خدمات کا سلسلہ جاری رکھے ہیں، ہماری جمعیۃ کے کاموں میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیتے رہے۔ الحمدللہ کے اسیر مالٹا مولانا عزیر گل مرحوم کو ان کے مزاج کے خلاف لطائف الحیل سے اجلاس میں شرکت پر آمادہ کیا، تشریف لائے اور پاکستان بھر کے علماء اور اکابر کو اپنے دیدار سے نوازا۔ میرے غریب خانہ پر استراحت فرمائی اکابر کے قرآن السعداء کا حقانیہ میں یہ منظر نہ بھولنے والا تھا۔

۳۔ حضرت شیخ الحدیث کو اللہ کریم صحت و عافیت سے نوازے مجھ ناکارہ کی طرف سے حضرت کی خدمت میں بعد از تسلیمات معروضہ دعا مع جمیع احباب کی خدمت میں تسلیمات۔

نیز حضرت افغانی دامت برکاتہم العالیہ کو بھی پوری طرح مجبور کیا جائے تاکہ آپکی بدولت ان دونوں حضرات سے شرفیابی کا موقع میسر ہو۔ نظر التفات کا پیشگی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ والسلام غلام مصطفیٰ بہاولپور

☆☆☆

پروفیسر ابوسعید غلام مصطفیٰ القاسمی[1] ماہنامہ الرحیم حیدرآباد

۲۱ رجون ۱۹۶۹ء

(ماہنامہ الرحیم کے اشاعت میں انقطاع)

حضرۃ المحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد فان مجلتكم الشهرية الشهيرة تصل فى الأكاديمية بالضبط، ولكن من الأسف ان مجلتنا لاتصل اليكم من مدة مديدة، لأنها لم تصدر فى تلك الشهور بوجه لايليق ذكره، وفى الشهر القادم تصدر من لاهور بنظام جديد تحت مراقبة الأوقاف، وقد ارسلنا عنوانكم اليهم، فحين ماتصدر المجلة ترسل اليكم انشاء الله تعالىٰ. ولكم الفضل. والسلام مسک الختام ابوسعيد غلام مصطفىٰ القاسمى غفرله

☆☆☆

مولانا غلام نبی شاہ[2]

جامعہ عربیہ سراج العلوم، مانسہرہ

(۱)

۱۶ رجمادی الاول ۱۴۱۲ھ ـ ۲۵ نومبر ۱۹۹۱ء

الی فضیلۃ الشیخ صون علوم وفیوض شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا صاحب دامت برکاتہم ـ الجملۃ لازالت فیوضہم بازغۃ

سلام مسنون و نیاز مقرون: مزاج گرامی ـ اخبار کے بارہ میں ایک مکروہ سازش کا پڑھ کر صدمہ ہوا۔ یہ مغربی سامراج کے ایجنٹوں اور لادین عناصر اور انگریز کی معنوی اولاد کا پرانہ ہتھکنڈہ ہے۔ اسلام کے پاسبانوں اور محافظوں کو اسلام کی نظریاتی سرحدوں سے ہٹانے کا ایک جامع

---

[1] سندھ کے اجلہ علماء اور محققین میں سے تھے۔ شاہ ولی اللہ اور مولانا عبید اللہ سندھی جیسے اکابر کے علوم کے شارح اور ترجمان، ماہنامہ الرحیم کے نام سے حیدرآباد سے ایک وقیع مجلہ جاری رکھا۔

[2] ہزارہ کے سرکردہ علماء میں سے ہیں، جبوڑی مانسہرہ میں جامعہ سراج العلوم کے نام سے ادارہ چلا رہے ہیں۔

منصوبہ ہے۔ مگر یہ ظالمین منافقین حاسدین دشمنان خدا اور رسول و مذہب کبھی بھی کامیاب نہ ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور جناب والد کا دامن ہمیشہ ابداً آباد بے داغ رہے گا جس طرح پہلے بے داغ تھا اور انہ ذلیلوں کو اللہ تعالیٰ شرمندہ و سروا کریں گے جناب اپنی طبیعت پر بوجھ نہ لائیں۔ وشد الناس ابتلاء الانبیاء ثم الاصل ما الامثل (الحدیث)

سیدنا موسیٰ کلیم الله علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام پر کیا اسی قسم کا الزام نہ لگایا گیا تھا۔ خبر ء ه الله حماقالو (القرآن)

خود حاضر خدمت ہو کر جناب کو تسلی دیتا مگر کچھ مجبوریاں مانع ہیں۔ اس لئے حاضری سے قاصر ہوں دعاؤں کی درخواست نے اپنی ادعیہ صالح میں ضرور یاد فرماویں۔ فقط والسلام مع والاکرام (ازجبوڑی مانسہرہ)

تمام علماء حق کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا چاہیے۔

(۲)

من سید غلام نبی شاہ عفی عنہ (والدہ ماجدہ کی وفات پر تعزیت)

الی المحترم المقام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب۔ زیدت معالیکم۔ سلام مسنون و نیاز۔ مزاج سامی! اماں جان کی وفات کی خبر پڑھ کر کلیجہ پارہ پارہ ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر سوائے صبر کے اور چارہ کار کیا ہے۔ اس دنیا میں جو بھی آیا تو جانے ہی کے لیے آیا ہے۔

؎ دنیا تو اک سرا مسافر ہے دوستو آیا جو آج اس میں سمجھ لو کہ کل گیا

اللہ تعالیٰ ہماری اماں جان مرحومہ کی روح مبارک کو ابدی سکون نصیب فرمائیں۔ آمین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخش کر اجر خیر سے نوازیں۔ آمین۔ اس صدمہ جانکاہ میں اور پورا ادارہ برابر شریک ہے۔

؎ علینا لکم الا سعاد لو کا ن نا فعاً بشق القلوب لا بشق الجیو ب

ان شاء اللہ تعالیٰ ایصال ثواب کا پورا اہتمام کیا جائے گا۔ فقط والسلام

☆☆☆

مولانا غلام نبی فاروقی[1] کھوئی برمول مردان

(سعادت حج و زیارت پر عربی قصیدہ ترحیب نامہ)

۲۸ صفر المظفر ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۶ رمئی ۱۹۶۶ء

مکرم و محترم عزیز القدر مولوی سمیع الحق صاحب سلامت۔ بعد السلام علیکم! مزاج گرامی، خیریت کا خواہاں ہوں۔ صورت حال یہ ہے کہ الحق ماہ صفر کے رسالہ سے معلوم ہوا کہ آپ حج کو تشریف لے گئے ہیں اور بخیریت وسلامتی واپس آئے ہیں۔ اسی روز مولوی محمد امین گل صاحب شیخ الحدیث دار العلوم ٹل وصدر اساتذہ نے بھی بتایا کہ موصوف سے ملاقات مطاف میں ہوئی تھی۔ الحمد للہ مبارک ہو اللہ جل جلالہ

---

[1] مولانا غلام نبی پشتو عربی ادب کے اعلیٰ ذوق رکھنے والے جید محقق فاضل اجل تھے۔ علامہ امین گل کھوئی برمول مردان کے ہم مشرب ہم وطن تھے۔ میرے سفر حج و زیارت سے واپسی پر مولانا امین گل مرحوم کے نام لکھے گئے ترحیبی اشعار کو بعض ترامیم کے ساتھ ناچیز کو بھیجدیا۔

آپ کے زیارت کوقبول فرمائے اور ذریعہ سعادت اخروی کردے۔اور آپ کے علم وعمر میں ترقی کردے۔اور مولانا عبدالحق صاحب کوشفا اور درازی عمر عنایت کرے تاکہ آپ کی خوشیاں دیکھ لے۔اور اللہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کواور ترقی دے اور اس کے فیوض وبرکات کو اطراف و اکناف میں جاری وساری کردے۔اللھم آمین۔

مولوی امین گل صاحب کے ورود مسعود پر کچھ ابیات بطور تہنیت میں نے لکھے تھے انہوں نے پسند کئے تھے تو مجھ سے کہا کہ کچھ ابیات مولوی سمیع الحق صاحب کو بھی لکھو کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے حج وزیارت کے دولت عظمیٰ سے نوازا ہے۔تو چند ٹوٹے پھوٹے بیت عرض خدمت ہیں۔فی ذکر الحج قلت

فرض الالہ الحج فرضا دائما — مادام یسھل فیہ اسباب السفر
فعلیہ حج البیت یطلب مرۃ — لیزور بیت اللہ البیت الاغر
سبحانک اللھم نشکرہ علی — ان جاء نا الحجاج اشتات الزمر
اھلا وسھلا مرحبا یا اخوتی — یعطیکم الرحمٰن من اجر کثر
شیخ الحدیث ورفقۃٌ معہ اتوا — من حجھم بحصول اجر مستقر
یارب بارک فی مناسکھم لھم — فرضٍ ومسنون جمیع مدّخر
کنتم قیاما اجمعین بعرفۃٍ — ترجون فضلا من عزیز مقتدر
تدعون خوفا تائھین ببابہ — تبغون عفوا منہ عما قد غبر
نظر الکریم الی الحجیج برحمۃ — بشریٰ لھم ان الغفور لقد غفر
اما الکریم فلا یخیّب سائلاً — من دام بالمسؤل قلّ او کثر
ثم ذکر القیام بمزدلفۃ والقفول عنھا — فالرمی اول یوم، ثم الذبح، ثم الحلق
تلک السعادۃ فزتم یا اخوتی — آتاکموھا ذو العنایات الغُرَر
اذلیس یدعو اللہ نحو جنابہ — الا الاحبۃ والکرام اولیّ خیر
وحباکم من فیضہ بحریمہ — وزیارۃٌ لاتؤت الا بالقدر
وکذا الصلوۃ علی النبی وآلہ — مادام نجماً فی السماء یری البصر
یارب فاجعل حجۃ مبرورۃً — وذنوبنا مغفورۃً بادی البشر
فالحمدللہ الکریم باول — وبآخر ھو ذو العنایات الکبر

وابو تراب سائل من ربہ
ان یغفر الذلات فی ماضی العمر

البشارۃ لمن زار النبی ﷺ ومرقدہ ومزارہ

فرغوا من الحج العظیم فوجھوا — لزیارۃ الروض المنیف المشتھر
سفحت دموع من حضور مزارہ — تبدو ھنا بتساقط شبہ الدّرر

بَرّد فؤادک یا سمیع بزورة	یوم السعادة من حیاتک قد حضر
ذا مرکز الانوار تحت سمائنا	بل منبع البرکات هل من مذکر
سبل المحبة کالجبال مدیدة	منه إلیٰ کل المحب اولی ا لبصر
واذکر انیسک بالدعاء ترکته	فی الظلّ فی دار العلوم وینتظر
واسئل شفاعته، إلی خیر الوریٰ	من ربنا الرحمٰن خلاق البشر
تلک الزیارة قربة مندوبة	مرغوبة فی اهل علم تشتهر
واستغفر الله الکریم بوجهه	متوسلاً بنبیه عند النظر
وسل الاله بماله تریٰ من دعوة	فالیوم قد کملت امانیک الغرر
لاتنس فی الدعوات احبابًا لنا	وابا تراب خاف نارًا تسعر
حیوا علیٰ خیر البریة کلهم	بدر البدور وخیر اقمار المقر
وعلیٰ ضجیعیه السلام تحیة	حیوا بهاایّاً ابا بکر وعمر
وعلی الصحابة فی بقیع الغرقد	مدفونة یا اِخوتی فی ذا المدر
ولجامع القرآن له مرقد	عثمان ذی النورین ذاشیخ وقر
ولامهات المؤمنین مضاجع	ولنافع ولمالک فیما ذکر
فعلیٰ جمیعهم السلام تحیةً	من مسلمین إلیٰ القیامة اذ حُضر

ابو تراب شاکر بعطائه

والله الفضل مایجازی من شکر.

ابوتراب غلام نبی فاروقی بقلم خود عفی عنه خادم الطلبه دار العلوم ٹل.

یہ کچھ ادبی قصیدہ نہیں ہے البتہ شوقیہ اشعار ہیں "گر قبول افتد زہے عزوشرف" ذکر تاریخ سنۂ حاضری۔ میں نے کچھ کوشش کی ہے اور بس

قل یا حزین اذا انطلقت بأبجد	لحضور روضة اکرم الشفاء
إلی اتیت إلی المدینة باذلاً	هی معدن الانوار تحت سماء

۸۸ ۵ ۱۳ باذالأخیراً

الحاج مولوی امین گل صاحب کی طرف سے بھی سلام عرض ہے۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی خدمت میں ہدیۂ تسلیم۔

۲۸ رصفر المظفر ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۶ رمئی ۱۹۶۹ء

خط صاف نہیں ہے نظر کچھ کمزور ہو رہی ہے۔

شاہ غلام قادر
سپیکر قانون ساز اسمبلی آزاد جموں وکشمیر

عید مبارک

شاہ غلام قادر
سپیکر
قانون ساز اسمبلی آزاد جموں وکشمیر

☆☆☆

پروفیسر غفور احمد نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان
(شیخ الحدیث کی تعزیت)

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی وفات پر پورا ملک سوگوار ہے۔ان کا بدل نظر نہیں آتا۔ پوری زندگی اسلام کی تبلیغ،قوم کی بے لوث خدمت اور علم کی شمعیں روشن کرنے میں گذار دی اللہ رب العزت نے انہیں ہر دلعزیزی عطا فرمائی تھی۔سب ان کے مداح اور معترف ہیں۔اپنے علم مقام اور عظمت کے باوجود ہر ایک سے ملنا،عزت سے پیش آنا،مدد کرنے کی کوشش کرنا،یہ وہ صفات تھیں جنکے باعث وہ لوگوں کے دلوں میں رہتے تھے۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی رحمتوں کی بارش کرے۔

☆☆☆

غوث بخش خان مہر۔وفاقی وزیر ریلوے،اسلام آباد
(اہلیہ مرحومہ کی تعزیت)

۲۷ر جنوری ۲۰۰۲ء

My dear Moulana Sahib,

I am deeply grieved to know the sad demise of your wife. May Allah rest her soul in eternal peace and give the bereaved family courage & fortitude to bear this loss. (Ameen).

With warm regards,

Yours sincerely,

GHOUS BUKHSH KHAN MAHER

Moulana Sami ul Haq, Senator Parliament Lodges, Islamabad

صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری[1] اسلام آباد

(۱)

(برخوردار حامد الحق کی شادی میں شرکت)

۷ /دسمبر ۱۹۹۳ء

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کی طرف سے شادی میں شرکت کے لئے دعوت نامہ موصول ہوا، شکریہ! اہم مصروفیات کے باعث اس تقریب میں شرکت نہیں[2] کر سکوں گا۔ تاہم میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نو بیاہتا جوڑے کو خوش وخرم زندگی عطا فرمائے۔ آمین اِس خوشی کے موقع پر میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔

مخلص فاروق احمد خان

(۲)

(پاک افغان یکجہتی کانفرنس میں شرکت کی دعوت)

نومبر ۲۰۰۱ء

مکرمی جناب مولانا سمیع الحق خان صاحب۔ السلام علیکم، افغانستان کی موجودہ سنگین صورتحال اور اسکے معصوم و بے گناہ شہریوں پر بمباری کے پیش نظر پاکستان اور افغان بھائیوں کے درمیان یکجہتی اور عوامی سطح پر رابطے وتعلقات کو مزید مستحکم کرنے کیلئے افغانستان کے تمام نمایاں گروپوں کے عمائدین، پاکستان کے قومی قائدین اور صائب الرائے حضرات پر مشتمل "پاک افغان سالیڈر یٹی کانفرنس" منعقد کی جارہی ہے۔ جسمیں آپکی شرکت امن کے قیام میں مددگار ثابت ہوگی۔ حسب پروگرام آپکی آمد میرے لئے باعث افتخار ہوگی۔ پروگرام، میریٹ ہوٹل اسلام آباد ۲۷رشعبان المبارک ۱۴۲۲ھ، بدھ ۱۴نومبر ۲۰۰۱ء، ۲:۰۰ بجے دوپہر، برائے رابطہ، ۸۲۵۳۸۸۴۔ ۰۳۰۰۔ ۶۵۲۹ ۷۷۷۔ ۰۳۰۳، فیکس، ۲۸۲۵۲۹۳۔ ۰۵۱، چشم براہ: فاروق احمد خان لغاری سابق صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان صدر ملت پارٹی،

(۳)

(تباہ حال افغانستان اور افغانیوں کے مسائل)

نومبر ۲۰۰۱ء

محترم مولانا سمیع الحق خان صاحب۔ السلام علیکم، گزشتہ دو دہائیوں سے تباہی و بربادی افغانستان اور افغان عوام کا مقدر بنی ہوئی ہے جس نے افغانستان کے سیاسی، سماجی اور انتظامی ڈھانچے کو تباہ کر ڈالا ہے۔ بیرونی جارحیت اور اسکے بعد خانہ جنگی ۱۰ لاکھ سے زائد افغانوں کی قیمتی جانوں کو نگل چکی ہے۔ ایک کروڑ سے زائد افغان اجنبی سرزمینوں پر ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ جن میں بوڑھے، بچے اور عزت مآب خواتین کی بڑی تعداد بھی شامل ہے جبکہ ہمیشہ کیلئے معذوری ۵ لاکھ سے زائد افغانوں کا مقدر بن چکی ہے۔ افغان دھرتی کے سینے پر ایک کروڑ سے زائد مہلک بارودی سرنگوں کے زہریلے بیج بو دیئے گئے ہیں۔ آج بہادر، غیور اور ذہین افغانوں کا مقدر بھوک، غربت اور غریب الوطنی ہے۔ امن اور محبت سے زندگی بسر کرنا۔۔۔ خدائے بزرگ و برتر کا انسانیت کیلئے سب سے بڑا تحفہ ہے۔۔۔ لیکن امن اور محبت کی آرزو بھی افغانوں سے کوسوں دور ہے۔ اب تباہ حال افغانستان کے شہروں، دیہات اور گلی کوچوں پر میزائلوں کی بارش جاری ہے جس سے مزید تباہی و بربادی ہو رہی ہے اور افغان عوام کے مصائب میں اضافہ ہو رہا ہے۔

پاکستان اور افغانستان کے باسی دین، ثقافت اور خون کے اٹوٹ رشتوں میں بندھے ہیں۔ انکی تاریخ اور زبانیں بھی مشترک ہیں۔ اسی لئے انکے دکھ سکھ سانجھے ہیں جنگی شدت سرحد کے آرپار یکساں ہوتی ہے۔ ۹۰ کی دہائی میں غیر ملکی فوج کے خلاف افغان جہاد کی برکات سے

---

[1] منجھے ہوئے سنجیدہ سیاستدان، سیاسی زندگی کا بڑا حصہ پی پی پی کے نذر کر دیا، عہدہ صدارت تک پہنچے مگر حکومت کی کرپشن میں ملوث ہونے پر حکومت کو توڑ دیا۔ سسرالی اور ننھیالی رشتے سرحد کے علاقہ صوابی کے پٹھان خاندان سے تھے، جن کی وجہ سے پشتون روایات اور کلچر کا رنگ بھی چڑھا۔

[2] مگر بعد میں صدر لغاری مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر شادی میں شریک ہو گئے۔

دونوں برادر اقوام میں قربتیں اور بڑھی اور اس نازک گھڑی میں پاکستانی قوم اپنے برادر افغانوں کے شانہ بشانہ کھڑی رہی۔ اسلئے اب پاکستانی قوم کو سیسہ پلائی دیوار بن کر افغان عوام پر میزائل اور بموں کے حملوں کو فوری طور پر بند کرانے کیلئے یکجا ہو کر آواز بلند کرنا چاہیے۔ عالمی برادری پر زور دیا جائے کہ افغان عوام کو اپنے تمام مسائل پر امن ماحول میں سیاسی طریقے سے حل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے تا کہ بدامنی اور دہشت گردی کے ہولناک سایوں سے اقوام عالم کی جان چھڑائی جا سکے۔ ان حالات میں دونوں برادر ممالک کے سیاسی زعماء کا فرض ہے کہ باہم مل کر، یک آواز ہو کر افغان عوام پر مسلط کردہ جنگ کو فوری طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کریں تا کہ امن کی بحالی کیلئے سفارتی کوششوں اور سیاسی عمل کا آغاز کیا جا سکے۔ ایک کروڑ افغان مہاجرین کو بھوک اور فوری ہلاکت سے بچانے اور دنیا کو سب سے بڑے انسانی المیہ سے بچانے کیلئے فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں مظلوم افغان عوام سے اظہار یکجہتی، قیام امن، افغانستان کی تعمیر نو، معاشی بحالی اور افغان مہاجرین کی عزت و وقار سے اپنے وطن واپسی کیلئے مورخہ ۱۴ر نومبر ۲۰۰۱ء بروز بدھ میریٹ ہوٹل اسلام آباد میں افغان اور پاکستانی رہنماؤں کی مشترکہ کانفرنس بلائی جا رہی ہے۔ ''پاک افغان یکجہتی کانفرنس'' کا بنیادی مقصد دونوں برادر اقوام اور ممالک میں مذہب، دین اور ثقافت کے تاریخی رشتوں کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ اس کانفرنس میں شرکت فرما کر ہمیں عزت بخشیں گے۔

آپکا مخلص فاروق احمد خان لغاری (سابق صدر پاکستان)

☆☆☆

فاروق الٰہی۔ نوشہرہ

(وزیر اعظم جونیجو کی پشاور آمد کی اطلاع)

محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کو شاید معلوم ہوگا وزیر اعظم صاحب[1] کل پشاور تشریف لا رہے ہیں۔ اس لئے آپ سے التماس ہے کہ آپ اور مولانا صاحب آپکو ایئر پورٹ پر Recieve کریں۔ اس کے علاوہ وہ گیارہ بجے دن سینیٹرز سے ملاقات کرینگے۔ جبکہ دو بجے دن M.N.A سے ملیں گے۔ اس لئے آپ اور مولانا صاحب وقت مقررہ پر اور جائے مقررہ موجود رہیں۔ ۲۱ تاریخ ۵ یا ۹ بجے الوداع کے لئے بھی ایئر پورٹ پر موجود رہیں۔

والسلام: آپ کا مخلص فاروق اے سی نوشہرہ

☆☆☆

سپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی[2] ملتان

(۱)

(والد کی وفات پر تعزیت نامہ قابل قدر سرمایہ، ہمیشہ سے نیاز مند ہوں)

گرامی القدر جناب مولانا سمیع الحق صاحب ممبر سینیٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہمارے والد محترم صاحبزادہ نصرت علی خان مرحوم مغفور کی وفات حسرت آیات پر آپ کا تعزیتی پیغام موصول ہوا۔ ہم آپ کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ آپ ہمارے دکھ اور درد میں شریک

---

[1] جناب محمد خان جونیجو وزیر اعظم منتخب ہوئے اور انہی انتخابات میں حضرت قدس سرہ ممبر نیشنل اسمبلی اور ناچیز ممبر سینیٹ منتخب ہوا۔ پہلی بار وزیر اعظم ممبران پارلیمنٹ سے ملنے آرہے تھے مگر حضرت تو دور کی بات ناچیز نے بھی کبھی خود کو ان پروٹوکولات اور راٹھک بیٹھک سے بالا سمجھا اور ایسے پروگراموں سے بے نیاز رہا (س)

[2] بھٹو کے دور وزارت میں نیشنل اسمبلی کے سپیکر رہے۔ آئین ۱۹۷۳ء کے تدوین و منظوری آپ کے دور میں ہوئی۔ ایوان کے بڑے بڑے معرکے اور قادیانی مسئلہ آپ کی صدارت میں ایوان میں پیش ہوئے۔

ہوئے۔آپ ہمارے صدمہ اور غم کے حصہ دار بنے۔ہم آپ کے احسان مند ہیں اور شکر گزار ہیں۔آپ کے ہمدردانہ الفاظ اور دعائیں ہمارے لئے قیمتی سرمایہ ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو خوش وخرم رکھے۔مرحوم نیکی سچائی۔شرافت،خلوص اور انسان دوستی کے پیکر تھے۔مرحوم ہم سب کے لئے مشعلِ راہ تھے۔دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہمارے لئے بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی استطاعت نصیب فرمائے اور ہم ہمیشہ حق وصداقت کے رستہ پر گامزن رہیں۔(آمین)

سوگوران پسران ودختر صاحبزادہ نصرت علی خان مرحوم

مکرمی مولانا صاحب،آپ کا محبت بھرا تعزیت نامہ میرے لئے قابل قدر سرمایہ ہے۔میں ہمیشہ آپ لوگوں کا نیازمند رہا ہوں۔اور آپ لوگ ہمیشہ میرے خیر خواہ رہے ہیں انشاء اللہ حق تعالیٰ اچھے دن ضرور لائیں گے میں رحمت خداوندی سے پُر امید ہوں۔ صاحبزادہ فاروق علی

(۲)

(تعزیتی ٹیلی گرام)

مولانا عبدالحق صاحبؒ کی وفات پر دلی صدمہ ہوا۔حق تعالیٰ مغفرت نصیب فرمائے۔تمام خاندان کے غم میں شریک۔ فاروق علی

☆☆☆

سید فخر امام سابق اسپیکر قومی اسمبلی ملتان

(تعزیتی تار)

مولانا عبدالحقؒ کی وفات پر بے حد دُکھ ہوا۔اللہ تعالیٰ آپ کو صبر کی توفیق بخشے۔

☆☆☆

فداء الرحمٰن درخواستی[۱] جامعہ انوار القرآن کراچی

(ملی یکجہتی کونسل کی رکنیت کا شکریہ)

۱۲ ذوالقعدہ

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپکا خط ملا ملی یکجہتی کونسل کے جنرل کونسل کا رکن منتخب کرنے پر میں آپکا مشکور ہوں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملی یکجہتی کونسل کے تمام ارکان کو اخلاص عطا فرمائے۔آمین والسلام فداء الرحمٰن درخواستی

---

[۱] مولانا عبداللہ درخواستی مرحوم کے فرزند جامعہ انوار القرآن کے نام سے کراچی میں ادارہ چلا رہے ہیں۔ایک عرصہ تک جمعیۃ سے وابستہ رہے مگر بعد میں شریعت کونسل کے نام سے الگ تنظیم بنادی،مگر اسے بھی بہت کم وقت دے سکے،دعوت وتبلیغ کے کاموں کیلئے بھی وہ بیرونی ممالک کو زیادہ پرکشش سمجھتے ہیں،اس کے بہت کم ہی ملکی تقاضوں اور علمی و جماعتی کو توجہ دے سکے اس وجہ سے حضرت شیخ درخواستی کا مرکز مخزن العلوم خانپور بھی اپنی رونقیں برقرار نہ رکھ سکا اور خان پور ہی میں حضرت درخواستی کے نواسوں مولانا شفیق الرحمان،مولانا مفتی حبیب الرحمان،مولانا سیف الرحمان نے جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ کی شکل میں ان روحانی وعلمی رونقوں کو برقرار رکھا۔

فرحت اللہ بابر[1]

۱۳ا فروری ۲۰۰۴ء (تعزیت اہلیہ کے لئے آمد)

محترم مولانا سمیع الحق صاحب۔ حاضر ہوا تھا لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ اللہ آپ کی زوجہ کے درجات بلند فرمائے اور اُن کی مغفرت نصیب کرے۔ شام ساڑھے سات بجے والسلام فرحت اللہ بابر

☆☆☆

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید صاحب زروبی[2]

(۱)

(اللہ نے الحق کے ذریعہ کئی فتنے درگور کردیئے ○ سلفیہ فرقہ پر تنقید)

محترم المقام ایڈیٹر صاحب دامت برکاتکم۔ السلام علیکم کے بعد واضح رہے کہ الحق کے ذریعہ سے اللہ تعالی نے ڈاکٹر فضل الرحمان قائد قادیان وغیرہ کے فتن درگور کئے ان گستاخ سلفیہ کا فتنہ درگور ہونے والا ہے باذنہ تعالیٰ جوئیں سوختہ ہونگی اور یہ ریشمی چادر (کند) نا قابل سوزش ہے اس پر کوئی خطرہ نہیں ہے۔ وھوالموفق۔ محمد فرید عفی عنہ

(۲)

(ابوداؤد و بخاری پڑھانے کی خواہش ○ الحق کیلئے مضمون ○ آخری دم تک خدمت دین میں مشغول رہنے کی دعا)

محترم المقام صاحبزادہ مولانا سمیع الحق صاحب ایڈیٹر مجلہ "الحق" دامت برکاتکم۔ السلام علیکم کے بعد عرض ہے جس مدرس کے ساتھ دارالعلوم کے لئے گفتگو کرنے کا ارادہ تھا وہ میرے پہنچنے سے قبل رخصت ہوا تھا حسین احمد نے اڈہ وغیرہ میں کافی کوشش کے باوجود نہ پایا۔ پس مجبوراً دس منٹ بدھ کے دن شاہ منصور جانا ہوگا۔ الحق کے لئے صرف ایک شق پر یعنی شادی کے لئے تحدید پر ایک مختصر مضمون لکھ کر شنبہ کے دن اپنے ساتھ لاؤنگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ کے الفاظ اطمینان بخش ہیں۔ اللہ کریم توفیق دیوے۔ مولوی صاحب تدریس میں کمی اور مشاہرہ میں زیادت کے خواہاں ہیں میرا اس کے ساتھ کوئی عملی شرکت نہیں ہے۔ میں کمی کا خواہاں نہیں ہوں۔ البتہ ابوداؤد شریف اور بخاری شریف جلد اول میں (اگر حضرت مولانا صاحب خود نہ پڑھاتے ہوں) تبدل کا تحمل نہیں کر سکتا ہوں۔ اللہ کریم مجھے آخری دم تک خدمت دین میں مشغول رکھے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ والسلام علیکم محمد فرید عفی عنہ نوٹ:۔ درسگاہ میں تبدل کی اجازت ہے۔

۱۔ پیپلز پارٹی کے اہم رہنما اور محترمہ بے نظیر بھٹو کی جلاوطنی کے دور میں اور واپسی پر پی پی پی کے ترجمان، سینیٹ میں ساتھ رہے بڑے معاملہ فہم اور باصلاحیت انسان۔ ہمارے علاقہ پیر پیائی سے تعلق، اعلی صحافی ہیں اور اس وقت صدر زرداری کے ایوان صدارت کے ترجمان ہیں۔

۲۔ شیخ وقت مولانا محمد فرید صاحب دارالعلوم کے شیخ الحدیث اور مفتی اعظم کے عہدوں پر فائز رہے۔ یکم رمضان ۱۳۸۶ھ میں تقرری کے بعد معقولات و منقولات کی تدریس کرتے کرتے شیخ الحدیثؒ کی زندگی میں انکی علالت کے وجہ سے ابوداؤد شریف اور بخاری شریف جیسی اعلی کتابوں کا درس دیا۔ ۲۶ جمادی الاول ۱۴۱۷ھ میں نماز فجر کی حالت میں فالج نے آگھیرا اور اپنے گھر زروبی میں صاحب فراش ہو گئے زروبی کے ایک عظیم علمی خاندان کے چشم و چراغ ہیں علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ اپنے مرشد مولانا عبدالمالک صدیقی (خانیوال) کے روحانی سلسلہ تصوف وسلوک کو بھی بڑھاتے رہے۔ درکفے جام شریعت درکفے سندان عشق، بیعت و ارشاد کا فیض بڑا عام ہوا۔ دارالعلوم میں لکھے گئے فتاوی کا ایک بڑا مجموعہ فتاوی فریدیہ کے نام سے شائع کیا جس کا ایک بڑا حصہ فتاوی حقانیہ میں بھی شامل ہے۔ انکے فرزند مولانا رشید احمد جو دارالعلوم میں درس و افتاء کی خدمات انجام دیتے جوانی میں وفات پا گئے، دوسرے فرزند مولانا حسین احمد حقانی مفتی صاحب کا قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم صدیقیہ چلا رہے ہیں۔

(۳)

(توفیق تدریس کی دعا)

ہفتہ ۶ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !امابعد پس دعا جو خیریت سے ہے۔امید ہے کہ آپ اور تمام خاندان خیریت سے ہونگے۔اللہ کریم آپ کو اِس عبادت بلالذت (تدریس) کا مزید توفیق دیوے۔امید ہے کہ آپ نے میرے درخواست کو پیش کیا ہوگا۔اگر ہوسکے تو عشرہ اخیرہ سے قبل بشارت نامہ روانہ کریں۔میرے خیال میں ڈیڑھ ہونے کا درخواست نامناسب نہیں ہے۔شاید کہ آپ خدمت اور حاجت وشفاعت کنندہ گان کے ثالث بنیں گے۔ فقط والسلام علیکم وعلی من لدیکم

فاروقی صاحب کو سلام مسنون اور حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کی خدمت میں سلام اور طلب دعا۔ محمد فرید عفی عنہ

(۴)

(قادیانی اقلیتی فیصلہ[1])

۱۔ قادیانی فیصلہ سے قادیانیوں کا خارج از اسلام ہونا تمام عوام اور تعلیم یافتہ طبقہ پر روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔اس سے انکے حوصلے پست ہوگئے اور مجبوراً وہ اب اپنے ارادوں میں ترمیم کرینگے۔اس فیصلہ سے انکی تبلیغ اشاعت اور عوام کو پھسلانے کے ہتھکنڈے کافی حد تک بے کار اور ختم ہوجائیں گے۔

۲۔ یہ مسئلہ اگرچہ کاغذی طور پر حل ہوگیا ہے لیکن عملی طور پر ابھی تک حل شدہ نہیں ہے حتی کہ قادنیوں نے بھی ابھی تک اسے تسلیم نہیں کیا۔تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس فیصلے کو نافذ کروائیں ورنہ دنیا اور آخرت میں انتقام کے خطرات درپیش ہیں۔

۳۔ قادیانیوں کے اثرات ختم کرنے کیلئے مناسب یہ ہے کہ اس فیصلہ کا ہر زبان اور ہر حکومت میں اشاعت کیا جائے اور ہر مسلمان حکومت انکو قانونی طور سے غیر مسلم قرار دے اور اسلامی ممالک کے مشترکہ وفود غیر مسلم حکومتوں کو خبردار کرے اور انہیں مسلمانوں سے جداگانہ حقوق دینے کا مطالبہ کریں۔ محمد فرید عفی عنہ

(۵)

(وفاقی مجلس شوریٰ میں شمولیت قابل اعتراض نہیں حق گو علماء کی ہر میدان میں ضرورت ○ صدر ضیاء الحق کے بارہ میں کلمات تحسین ○ مرزائیوں سے کلی اجتناب ضروری)

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتکم۔السلام علیکم کے بعد واضح رہے کہ آپ کا وفاقی مجلس شوریٰ میں داخل ہونا قابل اعتراض اقدام نہیں ہے۔حق گو علماء کی ہر میدان میں ضرورت ہے۔صدر صاحب کی ساتھ ان کے نیک ارادوں میں تعاون نہایت ضروری ہے ان کی صدارت بہت سے مظلوموں کی آہوں اور لاتعداد صالحین کی دعوات کا ثمرہ ہے۔مشوروں میں ایک اہم مشورہ یہ ہے کہ مرزائیوں کے ساتھ ہاتھ لگانا بھی سامری کے ساتھ ہاتھ لگانا ہے۔اس میں حکومت کی بدنامی اور مرزائیوں کی ہر بلا جیسے خراب نتائج نظر آتے ہیں۔ اس کے انسداد کیلئے بھی سعی جاری رکھیں۔ فقط والسلام علیکم (حضرت مولانا) محمد فرید عفی عنہ مفتی وشیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

---

[1] قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے بعد اکابر علماء ومشاہیر سے تاثرات مانگے گئے تھے اسکے جواب میں مفتی صاحب نے یہ خط لکھا۔

(۶)

۱۸؍جولائی ۲۰۰۳ء (فتاویٰ فریدیہ پر الحق میں تبصرہ)

فضیلۃ الشیخ حضرۃ الاستاذ المحترم دامت معالیکم العالیہ، سلام مسنون، عرض خیر ایں ست، کہ حافظ حسین احمد صاحب نے بندہ کو کہا کہ مولانا صاحب کو لکھدے کہ فتاویٰ فریدیہ پر ماہنامہ الحق میں تبصرہ شائع کرے۔ اسلئے تعمیل حکم کر کے یہ چند سطور لکھ رہا ہوں گر قبول افتدز ہے عزوشرف۔ دیگر بندہ دعاوں، سرپرستی اور حوصلہ افزائی کا نہایت محتاج ہے۔ اسلئے آستانہ عالیہ میں عرض ہے کہ بندہ کو خصوصی طور پر دعاؤں میں یاد فرمایا کرے۔ والسلام، خویدمکم و مطیع الامر فقیر محمد وہاب منگلوری[۱] عفی عنہ

(۷)

ستمبر ۲۰۰۳ء (زروبی کا نقشبندی سالانہ اجتماع)

محترم المقام جناب حضرۃ مولانا سمیع الحق صاحب زیدمجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آنجناب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ خلفائے مجاز فقیہ العصر، قطب العالم محدث کبیر حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مجددی دامت برکاتہم نے امسال بھی زروبی میں عظیم الشان دوروزہ نقشبندی اجتماع (مجلس ذکر) کا اہتمام کیا ہے جوان شاءاللہ ۱۳؍ستمبر ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ بعداز نماز ظہر شروع ہوگا، اور بروز اتوار ۱۴؍ستمبر دو بجے ظہر تک جاری رہیگا۔ انشاءاللہ اجتماع میں تمام وقت حضرت مفتی صاحب تشریف فرماہوں گے اس موقع پر حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کے جلیل القدر خلفاء کرام ومشائخ عظام اور تمام متعلقین متوسلین اندرون وبیرون ملک سے تشریف لارہے ہیں۔ باطنی فیض حاصل کرنے والوں کیلئے بیعت وارشاد مراقبات، ختم خواجہ گان، ذکر وتسکین روح وقلب کا سلسلہ جاری رہے گا۔ جید علماء کرام مختلف دینی موضوعات پر خطاب بھی فرمائیں گے آپ حضرات بمعہ احباب شرکت فرماکر علمی وروحانی بیانات سے قلوب کو منور فرمائیں۔ والسلام

نوٹ: موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

الداعی الی الخیر: خلیفہ مجاز مولانا (حافظ) حسین احمد صدیقی نقشبندی، ابن شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید صاحب دامت برکاتہم (خادم خانقاہ فریدیہ زروبی) دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

☆☆☆

فرید احمد پراچہ[۲] منصورہ ملتان روڈ لاہور

۲۱؍اکتوبر ۲۰۰۰ء (جماعت اسلامی کے اتحاد امت کانفرنس میں خطاب کی دعوت)

محترم المقام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جماعت اسلامی پاکستان کے اجتماع عام میں شرکت کے لئے آپ نے ہماری دعوت قبول فرمائی جس پر ہم سب آپ کے شکر گزار ہیں۔ اور قرطبہ مدینۃ العلم میں آپ کی آمد کے شدت سے منتظر ہیں۔ اتحاد امت کانفرنس کہ جس سے خطاب کے لئے بالخصوص محترم قاضی حسین احمد صاحب امیر جماعت اسلامی پاکستان نے آپ کو دعوت دی

۱۔ دارالعلوم حقانیہ کے ذہین اور محنتی فارغ التحصیل مولانا مفتی محمد فرید صاحب کی خدمت اور قرب سے خصوصی فیض حاصل کیا ان کے فتاویٰ فریدیہ اور ماہنامہ الفرید اور دیگر افادات کی اشاعت میں انکا بڑا حصہ ہے سوات کے موضع منگلور سے تعلق ہے۔

۲۔ جماعت اسلامی کے اہم مرکزی رہنماؤں میں سے ہیں قومی اسمبلی کے ممبر بھی رہے۔

ہے۔اجتماع عام کے آخری روز یعنی ۲۹ ا کتوبر بروز اتوار صبح دس بجے منعقد ہوگی۔(انشاء اللہ) براہ مہربانی بروقت تشریف لائیں۔
اجتماع عام کے لئے خیمہ بستی موٹروے پر لاہور سے اسلام آباد جاتے ہوئے آخری انٹر چینج چکری سے بائیں طرف بسائی گئی ہے۔اجتماع گاہ تک پہنچنے کے لئے سوفٹ چوڑی سڑک بھی تعمیر کی جاچکی ہے۔براہ مہربانی اپنی آمد کے پروگرام اور وقت سے مطلع فرمائیں تاکہ بزریعہ فلائیٹ یا ٹرین آمد کی صورت میں ہمارے کارکنان آپ کے استقبال کے لئے اسلام آباد ایئرپورٹ یا راولپنڈی ریلوے اسٹیشن پر موجودہ رہیں۔دعاؤں کی درخواست ہے۔ والسلام خاکسار فرید احمد پراچہ نائب قیم جماعت اسلامی پاکستان

☆☆☆

سینیٹر فرید اللہ خان[1] وفاقی وزیر اسلام آباد

(۱)

۱ رجون ۲۰۰۰ء **(ملاقات کی خواہش)**

محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب،السلام علیکم،امید ہے کہ جناب خیریت سے ہونگے۔کافی عرصہ سے جناب کی خیریت معلوم نہیں کرسکا تاخیر کیلئے معذرت خواہ ہوں حافظ انوار الحق صاحب کی خدمت میں ایک آدمی بھیجا تھا اس نے اس وقت بتایا تھا کہ حافظ صاحب شاید سعودی عرب گئے ہیں۔ایک ہفتہ تک میں اپنے گاؤں شکئی وزیرستان منتقل ہو جاؤنگا۔بنوں میں گرمی بھی زیادہ ہے اور موسم بھی بہت خشک ہے۔حافظ صاحب تو آتے رہتے ہیں آپ بھی پروگرام بنائیں اور روانہ شکئی تشریف لائیں۔یہی ایک صورت ملاقات ہوسکتی ہے جناب کے بیانات وغیرہ پڑھتا رہتا ہوں اللہ تعالیٰ ملک اور قوم کی حفاظت فرمائے۔خاندان عالی کی خدمت میں آداب۔کارلائقہ سے مطلع فرمائیں۔ جناب کا مخلص فرید اللہ خان

(۲)

۲۷ اگست ۲۰۰۱ء **(دفاع افغانستان کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد)**

محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب،السلام علیکم،امید ہے کہ جناب خیریت سے ہونگے۔کامیاب کانفرنس پر آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپکو توفیق فرمائے۔کہ آئندہ بھی پاکستان اور اسلام کے خلاف سازشوں کو بے نقاب فرمائیں گے۔میں نے خط کے شروع میں اپنے ایڈریس لکھ دیئے ہیں جب بھی میری ضرورت ہوئی تو مجھے بے شک اطلاع کریں انشاء اللہ حاضر خدمت ہونگا۔کارلائقہ سے مطلع فرمائیں۔ مخلص ملک فرید اللہ خان

(۳)

۲۴ را کتوبر ۲۰۰۲ء **(حامد الحق کی کامیابی پر مبارکباد)**

جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔امید ہے کہ جناب خیریت سے ہونگے۔حالیہ انتخابات میں مولانا حامد الحق

---

[1] قبائل کے سرکردہ افراد میں سے تھے وفاقی وزیر اور پارلیمنٹ کے رکن بھی رہے وزیرستان میں جاری شورش کے دوران نامعلوم افراد کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

کی کامیابی ہمارے لئے باعثِ مسرت ہے۔اور مجھے اُمید ہے۔کہ یہ ملک میں جمہوریت کی بحالی اور جمہوری اداروں کے استحکام کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔میں دل کی گہرائیوں سے آپ کواور جملہ اہلِ خاندان کومبارکباد پیش کرتا ہوں۔خداوندکریم جناب حامدالحق صاحب کوکامیاب وسرفراز فرمائے۔کارلائقہ سے مطلع فرمائیں۔ والسلام مخلص فریداللہ خان

(۴)

۱۹رجنوری ۲۰۰۴ء (اہلیہ مرحومہ کی تعزیت)

محترم جناب قبلہ وکعبہ مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!اُمید ہے کہ جناب خیریت سے ہونگے۔ٹیلی ویژن کی خبروں سے معلوم ہوا۔کہ جناب کی رفیقہ حیات بقضائے الٰہی انتقال فرما گئی ہیں۔ اناللّٰہ وانااليه راجعون۔

خداوندکریم مرحومہ کوجوارِرحمت میں جگہ عطافرمائے۔اورپس ماندگان کوصبرجمیل انشاءاللہ میں خودتعزیت کے لئے حاضرخدمت ہونگا۔

خاندانِ عالی کی خدمت میں ازحدادب واحترام۔ جناب کامخلص ملک فریداللہ خان سابق سینیٹرو فاقی وزیر

☆☆☆

محمد فضائل خان ممبر اسمبلی آزاد کشمیر

۶رجون ۱۹۹۹ء (آزادی کشمیر کیلیئے طالبان تحریک کی رہنمائی اور مدد کی خواہش)

محترم المقام حضرت قبلہ اقدس قائد محترم وقائد جمعیت حضرت صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔دعا ہے کہ آپ خیریت سے ہوں۔میں جناب کے بیانات پڑھتا رہتا ہوں۔آپ کے طالبان کے ساتھ قابل رشک تعلقات ہیں۔طالبان درست طور پراسلام کی نشاۃ ثانیہ کے علمبردار کہلائے جانے کے مستحق ہیں۔مسلمانانِ کشمیر جہاں ایک طرف بھارتی ظلم وبربریت کا شکار ہیں وہاں دوسری طرف پاکستانی حکمرانوں کی منافقت سے تحریک آزادی کشمیر کو بے پناہ نقصان ہورہا ہے۔

جیسا کے اوپر درج میرے پتہ سے عیاں ہے راقم نہ صرف عسکری طور پر کسی وجہ میں تربیت یافتہ ہے بلکہ موجودہ سیاسی پیچ وخم سے بھی قدرے واقف حال ہے۔زمانہ طالب علمی سے ہی راقم کے دل کے اندر اسلامی انقلاب کے لئے اضطراب پایا جاتا ہےاوراسی باعث راقم تنگ کر سروس نہ کرسکااور نہ ہی موجودہ سیاسی مکروفن کواپنا سکا۔میری شدید آرزو ہے کہ کاش طالبان طرز پرراقم کوبھی یہاں کشمیر کے اندر کسی وجہ کوئی جمعیت میسر آئے جس کو ساتھ لے کرہم اگر کوئی بڑا انقلاب نہ بھی لاسکیں توکم ازکم بھارتی چنگل سے کشمیر کوتو آزادکرالیں۔آپ کو یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں آپ یہاں کشمیر میں طالبان تحریک بنانے میں میری مدد کریں۔ایسی مدد کی اولین صورت یہ ہوگی کہ آپ طالبان تحریک قیادت سے میرا تعارف کرائیں اوراس طرح آگے چل کرہم طالبان قیادت کی رہنمائی اور تعاون سے آزادکشمیر کے اندر طالبان تحریک کا قیام عمل میں لائیں گےاور پھر جیسے جیسے حالات اجازت دیں گے۔اسکومقبوضہ کشمیر تک پھیلا دیا جائے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

اُمید ہے آپ اس ضمن میں جواباً ضروری رہنمائی اور مدد فرمائیں گے۔ والسلام محمد فضائل خان

سید فضل آغا[1] ڈپٹی چیئرمین سینیٹ اسلام آباد

۱۵ جنوری ۱۹۸۹ء

Greetings of the Season and Best Wishes for the NEW YEAR

Syed M Fazal Agha

Deputy Chairman, Islamabad

(نیا موسم اور نیک خواہشات نئے سال کی آپ کو مبارک ہو۔)

سید ایم فضل آغا (ڈپٹی چیئرمین۔اسلام آباد)

☆☆☆

مولانا فضل احمد[2] لکی مروت بنوں

(۱)

۲۶ رذی الحجہ ۸۶ھ (جلسہ میں شیخ الحدیث کی شرکت)

بخدمت جناب محترم بزرگوار برادرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!مزاج گرامی بخیر باد۔ حضرت قبلہ والد صاحب مدظلہ کی خدمت میں ایک درخواست ارسال کر چکا ہوں امید کہ آپ میری تائید فرما کر ممنون فرمائینگے۔دارالعلوم کا سالانہ جلسہ ۱؍۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۰؍۱۱ جون ۶۷ء بروز ہفتہ واتوار مقرر کیا گیا ہے آپ حضرات کی شرکت ضروری ہے شیخ المحدثین والمفسرین مدظلہ اور آپ کی تشریف آوری ضروری نہیں بلکہ جلسہ کا دارامدار اسی پر ہوگا۔ہفتہ کو تشریف آوری ہوگی اور سوموار کو صبح سویرے رخصت ہوگی۔حضرت والد صاحب مدظلہ اور مولانا حبیب اللہ صاحب وغیرہ احباب کی طرف سے تسلیمات پیغامات قبول ہو۔ جواب سے مطمئن فرمائیں۔ فقط والسلام عریضہ بندہ فضل احمد غفرلہ

(۲)

۲۰ ربیع الاول ۹۰ھ (الحق کی اشاعت اور تعاون کی کوشش O مولانا بنوری اور آپ حضرات سے تعلق)

بخدمت جناب محترم برادر مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زاداللہ فیوضاتہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!مزاج شریف!،لائلپور میں گرمی کی وجہ سے میاں محمد عمر صاحب وغیرہ سے روبرو ملاقات نہ ہوئی البتہ فون پر گفتگو ہوئی۔میں نے کہا کہ تم نے الحق کو اشتہار دینا کیوں

---

1. بلوچستان کے روحانی خاندان کے چشم و چراغ، سینیٹ میں ہمارے ڈپٹی چیئرمین رہے اور بڑے وقار اور خوبصورتی سے ذمہ داریاں نبھائیں۔ چین وغیرہ بیرونی ممالک کے دوروں میں رفاقت رہی بلوچستان کے گورنر بھی رہے۔

2. دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت بنوں کے مہتمم مولانا نیاز محمد صاحب مرحوم بانی ادارہ کے فرزند برادران میں مولانا قاضی فضل اللہ اس وقت ادارہ کے مہتمم اور مولانا حمید اللہ صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی اور شیخ الحدیث ہیں۔(س)

چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ تم نے میرے ساتھ وعدہ کرلیا تھا فرمایا کہ ہمارے حالات تسلی بخش نہیں۔ اسلئے ہم کو معذور سمجھیں اور ایک ماہ کا بل یاد دلایا تو فرمایا کہ ادارہ بل ارسال فرمائے فوراً ادا کیا جائیگا۔ اب آپ اجمالی بات چھوڑ کر تفصیلاً تحریر فرمائیں کہ اتنا بل ہوتا ہے کوئی شرم کی بات نہیں اور نہ آپکا ذاتی رسالہ ہے۔ محترما! مجھے اس پر بہت شرمندگی ہے کہ آج تک آپ حضرات کی یا ادارہ کی کوئی خدمت نہ کر سکا حالانکہ اللہ پاک شاہد ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ کوئی خدمت کرلوں تا کہ میرا نام بھی اس مبارک ادارہ کے معاونین میں درج ہوکر پاک نفوس کی مستجاب دعائیں حاصل کرلوں لیکن ع ایں سعادت بزور بازو نیست

یہ بات بلاتکلف کہتا ہوں کہ اس وقت ساری دنیا میں جتنی محبت اور اعتماد حضرت علامہ بنوری صاحب مدظلہ العالی اور آپ حضرات کے ساتھ وابستہ ہے وہ اور کسی کے ساتھ نہیں آپ حضرات اور علامہ موصوف کی جامع شخصیتیں علم وعمل اخلاص وایمان مکارم اخلاق محبت والفت اس وقت بقاء عالم کے اسباب ہیں اللہ ایسے قائم رکھے۔ اگر ایسے حضرات نہ ہوں تو دنیا کا وجود ختم ہو۔ اللہ پاک تادیر یہ سایۂ شفقت وعطوفت قائم رکھے۔ حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی اور قبلہ صدر صاحب اور محترم مفتی صاحب اور جناب ناظم صاحب وغیرہ مدرسین عظام کی خدمت میں تسلیمات قبول ہو۔ والدم صاحب مدظلہ العالی اور برادران کرام اور مولانا حبیب اللہ صاحب تسلیمات عرض کرتے ہیں۔ فقط والسلام فضل احمد

☆☆☆

مولانا فضل احمد۔ مدیر سلسبیل لاہور

(۱)

۱۴ر جولائی ۱۹۶۸ء (الحق کا اعتدال، مضامین عمدہ روشن، علمی ماحول پیدا کرنے کا ذریعہ)

گرامی قدر جناب مدیر صاحب زادلطفہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحق کا اعتدال "الحق" بہت پسند ہے مضامین عمدہ روشن ستھری۔ اسلئے دین سے تعلق رکھنے والے دل کے لئے اسکا مطالعہ ضروری ہے۔ اچھے رسائل کا مطالعہ علمی ماحول پیدا کر دیتا ہے۔ میں آج بیربل شریف ضلع سرگودھا میں بیٹھا ہوں۔ الحق یہاں موجود ہے۔ دیکھا پہلے نہیں تھا اور غالباً دفتر کے کسی صاحب سے کہا بھی تھا کہ سلسبیل الحق سے تبادلہ میں بھیج دیا کریں۔ غالباً اس پر عمل نہیں ہوا اور اگر ہوا ہے تو یک طرفہ ہوا ہے۔ براہ کرم آپ تبادلہ کے رسائل وغیرہ میں یہ پتہ لکھ لیں۔

مدیر سلسبیل احمد پارک موہنی روڈ لاہور

الحق کا پتہ میں دفتر میں دے دوں گا۔ ہاں! اگر کوئی مانع ہو تو براہ کرم اطلاع دیں تا کہ میں چندہ بھیج دوں یا وی پی کے لئے عرض کردوں۔

والسلام ناچیز فضل احمد

(۲)

(تذکرۃ الاولیائے جدید کیلئے شیخ الحدیث کا تذکرہ)

محترم المقام حضرت المکرم جناب مدیر صاحب ماہنامہ الحق۔ السلام علیکم۔ میرے پیر ومرشد قبلہ وکعبہ محبوب الٰہی حضرت محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ بیربل شریف ضلع سرگودھا کا ارشاد گرامی تھا کہ ایک تذکرۃ الاولیائے جدید مرتب ہو جانا چاہیے۔ عوام اور خواص کے لئے پاکیزہ اور نمونے کی

زندگیاں بہترین رہنما ہیں۔اسی غرض کے لئے ماہنامہ سلسبیل جولائی، اگست ۱۹۷۲ء کا شمارہ اولیاء اللہ نمبر شائع ہو رہا ہے، جس میں فی الحال چالیس اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے حالات ہوں گے۔آپ کے سلسلے کے سب حضرات اہل اسلام کیلئے فقر و تصوف کا نمونہ ہیں۔ان میں سے ایک حضرت قبلہ کے مختصر مگر جامع حالات آپ خود لکھیں یا پھر کسی صاحب قلم سے لکھوائیں سلسبیل کے دو تین صفحات ہو سکیں۔ہاں! فی الحال حالات مختصر ہوں لیکن اگر بعد میں مفصل حالات ہمارے پاس پہنچ جائیں تو سلسبیل کی خدمات حاضر ہیں۔

مندرجہ ذیل عنوانات قابل لحاظ ہیں۔

۱۔ تاریخ پیدائش، تاریخ وصال، رہائش مبارک، طبع مبارک ۲۔ علم دین میں مرتبہ ۳۔ اپنے ہادی طریقت سے استفادہ ۴۔ مسند ارشاد پر بیٹھنا ۵۔ فیوض و برکات ۶۔ ملفوظات و کرامات۔ ۷۔ خاص خاص حالات جو مناسب ہوں مختصر طور پر لکھے جائیں۔ ۸۔ تربیت یافتگان اور متوسلین کا تعارف۔ ۹۔ مقام وصال اور مدفن شریف۔ ۱۰۔ تاریخ وصال۔ ۱۱۔ خانقاہ معلی کا انتظام، سجادہ نشین اور خلفائے کرام۔

نوٹ:۔ حالات جو لکھے جائیں وہ خوشخط ہوں اور کاغذ کی صرف ایک طرف لکھے ہوں۔

ناچیز فضل احمد مدیر سلسبیل

☆☆☆

مولانا فضل احمد عارف[۱] ایم اے اوکاڑہ

(۱)

(موتمر المصنفین سے تصانیف کی طباعت کی خواہش)

۱۰ر دسمبر ۱۹۷۶ء

محترم المقام حضرۃ مولانا سمیع الحق صاحب دامت معالیکم السامیہ۔سلام مسنون و نیاز مقرون۔غالباً میری چند تالیفات مثلاً فلسفہ دعا، سیرت بایزیدؒ اور سیرت جنیدؒ وغیرہ آنجناب کی نگاہوں سے گزری ہوں گی۔امام محمد بن سعید بوصیریؒ کے مشہور زمانہ قصیدہ بُردہ پر میری اردو شرح انوار بُردہ کے نام سے مطبوعہ ہے۔قصیدہ بانت سعاد کی اردو شرح "سعادۃ العباد" بوجوہ ہنوز زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی۔یہ شرح خاصی محنت سے تحریر کی گئی ہے۔استاذ الاساتذہ حضرت مولانا خیر محمدؒ جالندھری نور اللہ مرقدہ کے ایماء پر بندہ نے اسے تالیف کیا تھا اور مولانا مرحوم نے اپنی تقریظ سے بھی نوازا تھا۔پچھلے دنوں محب مکرم مولانا حافظ عبدالرشید صاحب ارشد ناظم مکتبہ رشیدیہ۔لاہور سے اس مسودے کے سلسلے میں گفتگو ہوئی، کیونکہ ایک ادارہ اسے طبع کرنے کا خواہاں تھا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ یہ کتاب آپ کے اشاعتی ادارہ موتمر المصنفین سے چھپ جائے تو بہتر ہوگا۔کیونکہ یہ ادارہ معیاری کتابوں کی اشاعت میں خاصی شہرت پا رہا ہے۔مکتبہ رشیدیہ ان دنوں میری ایک کتاب "حکمت استخارہ" کا دوسرا ایڈیشن شائع کر رہا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب وہ طبع ہو کر مارکیٹ میں آجائے گی۔سعادۃ العباد کے سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اگر آپ کا ادارہ اسے شائع کرنے کا خواہاں ہو۔تو بندہ مسودہ ارسال خدمت کر دے۔معاوضے اور حق تالیف کے بارے میں الحمدللہ میں کبھی فکر مند نہیں ہوں۔لہٰذا اسکی فکر نہ کیجئے گا۔امید ہے کہ والسلام مع الاکرام

حضرت شیخ الحدیث مد فیوضہم کی خدمت اقدس میں ہدیہ سلام و نیاز پیش فرمائیں گے۔ نیاز مند فضل احمد عارف

۱۔ صاحب تصنیف و تالیف کئی کتابوں کا ذکر مکاتیب میں موجود ہے گورنمنٹ کالج اوکاڑہ وغیرہ میں پڑھاتے رہے۔

(۲)

۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ (قصیدۂ بانت سعاد کی شرح)

حضرۃ العلام! دامت معالیکم العالیہ۔ سلام مسنون و نیاز مقرون۔ قبل ازیں ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا۔ غالباً آپ کو ملا نہیں ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ جواب سے نہ نوازتے۔ اس عریضے میں بندہ نے اپنی ایک اردو شرح قصیدہ بانت سعاد آپ کے ادارہ موتمر المصنفین کے زیر اہتمام چھپوانے کے بارے میں عرض کیا تھا جس کے سلسلے میں مولانا حافظ عبدالرشید ارشد صاحب مکتبہ رشیدیہ شاہ عالم مارکیٹ لاہور نے مجھے آپ سے رجوع کرنے کیلئے فرمایا تھا۔ میری تالیفات مثلاً فلسفہ دعا، حکمت استخارہ، انوار بردہ شرح قصیدہ بردہ، سیرت جنیدؒ و سیرت بابا فریدؒ وغیرہ آپ کی نگاہوں سے گزر چکی ہونگی۔ بانت سُعاد کی یہ شرح جو ۲۰۰/۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہوگی۔ میں نے خاصی محنت کے ساتھ لکھی ہے۔ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا خیر محمدؒ جالندھریؒ کے ایماء پر لکھی گئی تھی اور مولانا مرحوم نے اس پر اپنی تقریظ بھی رقم فرمائی تھی۔ مسودہ ایک صاحب کے پاس رہا ہے۔ اور وہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے شائع نہیں کرا سکے۔ مکتبہ رشیدیہ کے زیر اہتمام میری ایک کتاب حکمت استخارہ نو ترمیم کا دوسرا ایڈیشن زیر طبع ہے لہٰذا مولانا ارشد صاحب نے مشورہ بھی دیا کہ اگر آپ کے ادارہ کے زیر اہتمام طبع ہو جائے تو بہتر ہوگا۔ حق تالیف کے بارے میں پہلے بھی فکر مند نہیں رہا لہٰذا اس سلسلے میں مطمئن رہیے گا۔ اگر مسودہ ملاحظہ فرمانے کے بعد طباعت کا فیصلہ کرنا مطلوب ہو تو تحریر فرما دیجئے گا۔ تاکہ بندہ مسودہ ارسال خدمت کر سکے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں ہدیہ سلام

والسلام مخلص فضل احمد عارف عفا اللہ عنہ

(۳)

۱۱ رشعبان المعظم ۱۳۹۷ھ (دیگر تصانیف)

محترم المقام حضرۃ العلام دامت معالیکم السامیہ۔ سلام مسنون! جناب سامی کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔ یاد آوری کا بہت بہت شکریہ۔ شرح بانت سعاد کے سلسلے میں آپ کی معذوری و مجبوری سے اطلاع پائی۔ اس پر بُرا منانے کی آخر کیا بات ہے؟ ہوتا تو وہی ہے کہ جو منظور خدا ہوتا ہے۔ ملکی حالات ہی کچھ ایسے رہے ہیں کہ اس دوران میں نشر و اشاعت کے کسی ادارے سے اس شرح کی طباعت کے سلسلے میں رابطہ قائم نہیں کر سکا۔ اب حالات بحمد اللہ بہتر ہو رہے ہیں اور بندہ بھی تصنیف و تالیف کے کام سے قدرے فارغ ہے لہٰذا اب کسی ناشر سے انشاء اللہ تعالیٰ بات کی جائے گی۔ میری ایک تالیف سیرت جُنیدؒ امید ہے کہ مکتبہ رشیدیہ نے آپ کی خدمت میں بغرض تبصرہ ارسال کی ہوگی۔ از راہ نوازش ذرا جلد تبصرہ فرما دیجئے گا کیونکہ مجھے آپ کی گراں قدر رائے کا انتظار رہتا ہے۔ حضرۃ شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں سلام عرض ہیں۔

والسلام مع الاکرام دعا گو و دعا جو فضل احمد عارف

(۴)

۲ را کتوبر ۱۹۷۶ء (تالیف سیرۃ جنیدؒ)

محترم المقام حضرت العلام مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ سلام مسنون و نیاز مقرون۔ میری ایک تالیف سیرت جنیدؒ میرے ناشر مولانا حافظ عبدالرشید ارشد صاحب مکتبہ رشیدیہ، شاہ عالم مارکیٹ لاہور نے کچھ عرصہ ہوا ارسال خدمت کی تھی۔ تبصرے اور رائے گرامی کا انتظار رہا ہے از راہ نوازش ذرا جلد تبصرہ فرما دیں۔ بندہ رہین بند سے ہوگا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کی خدمت اقدس میں ہدیہ سلام عرض ہے۔

والسلام مع الاکرام نیاز مند فضل احمد عارف عفا اللہ عنہ

(۵)

(سیرت بایزید)

محترم المقام حضرۃ العلام! زادمجدکم السامی۔ سلام مسنون ونیاز مقرون۔ حضرت والا کی خدمت گرامی میں اپنی ایک تازہ تالیف "سیرت بایزید" کا ایک نسخہ بطور علمی تحفہ ارسال کر رہا ہوں اور متوقع ہوں کہ حسب سابق اپنے اخلاق کریمانہ سے کام لیتے ہوئے اپنی رائے عالیہ سے ضرور نوازیں گے۔ میری چند تالیفات مثلاً فلسفہ دعا، انوار بُردہ، حکمت استخارہ وغیرہ آپ کی نگاہوں سے گزر چکی ہیں اور آپ نے انہیں پسند فرمایا تھا۔ ماہنامہ الحق میں تبصرہ وتعارف کے لئے سیرت بایزید کے ۲ نسخے الگ بھجوا چکا ہوں۔ لیکن وہاں تبصرے میں شاید دیر لگے۔ جبکہ مجھے گردپوش پر اکابر کی آراء کا خلاصہ چھپوانا مطلوب ہے۔ امید ہے کہ میری ان معروضات پر ضرور توجہ فرمائیں گے اور فرصت اولین میں رائے عالیہ سے سرفراز فرمائیں گے　دعاگو ودعاجو　فضل احمدؒ عارف غفرلہ

(۶)

(چین کے سفرنامے کا انتظار)

برادرم مولانا سمیع الحق صاحب حقانی زیدمجدکم۔ سلام مسنون

۱۔　ماہنامہ الحق مطالعہ میں آتا رہتا ہے اور استفادہ کی سعادت حاصل کرتا رہتا ہوں۔

۲۔　دورہ چین کی رپورٹ اور سفرنامے کی شدت سے انتظار ہے۔ امید ہے توجہ فرمائیں گے اور جلد اپنی چشم دید معلومات اور مشاہدات سے ہمیں بھی مستفید فرمائیں گے۔

۳۔　اپنی تالیفات بالعموم آپ کو بھجواتا رہتا ہوں۔ لیکن خدا معلوم کیوں تبصروں سے ہنوز محروم ہوں۔ آپ خود وقت نہ نکال سکتے ہیں تو کسی اور کے سپرد کر دیں۔ وہ تبصرہ کر دیں گے۔ چند ماہ ہوئے حکمت استخارہ کی بھی دو کاپیاں بھجوائی تھیں۔

۴۔　حضرت اقدس شیخ الحدیث دامت برکاتہم امید ہے آپ بخیریت ہوں میرا نیازمندانہ سلام کہیے گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں برکات بُردہ کا ایک نسخہ بھجوایا تھا۔ امید ہے کہ انہیں مل گیا ہوگا۔　والسلام مع الاکرام

دعاگو ودعاجو　فضل احمد عارف عفااللہ عنہ

(۷)

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب زیدمجدکم۔ سلام مسنون۔ اپنی تالیف فلسفہ دعا کے دوسرے ایڈیشن کی دو کاپیاں ارسال خدمت ہیں۔ کتاب کا یہ ایڈیشن حال ہی میں طبع ہوا ہے۔ امید ہے کہ اپنے موقر جریدہ الحق میں تبصرے سے بھی نوازیں گے۔ اگرچہ مجھے آپ سے دوستانہ شکوہ ضرور ہے۔ کہ سیرت جنید کو آپ نے ابھی تک لائق تبصرہ خیال نہیں فرمایا۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب قبلہ کی علالت کی خبر سن کر تشویش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین میری جانب سے ہدیہ سلام پیش فرمائیں اور مزاج پرسی فرمائیں۔ شکریہ　والسلام مع الاکرام　مخلص　فضل احمدؒ عارف عفااللہ عنہ

(چین کے سفر کا مختصر ذکر، سفر چین)

لے　چین کے پہلے سفرنامہ کی یادداشتیں دوران سفر نوٹ کر لی تھیں مگر افسوس کہ اس کی ترتیب اور تبییض کا موقعہ نہ مل سکا، حضرت اقدس مولانا علی میاں ندوی کی بڑی خواہش تھی مگر افسوس کہ تعمیل نہ ہو سکی۔ اس سفر کے دوران ایک مختصر خط عزیز شفیق فاروقی اور بچوں کے نام بھیجا تھا جس سے مختصراً کچھ روشنی پڑ سکتی ہے اسے یہاں درج کیا جا رہا ہے:-

سمیع الحق حال بیکنگ ہوٹل ۶ ستمبر ۸۵ء پونے آٹھ بجے شب چینی ٹائم

عزیزم شفیق برخوردارم حامد الحق وراشد الحق وعزیزہ ونفیسہ اللہ تعالیٰ سب کو خوش وخرم رکھے۔ سلام مسنون۔ ۳ کی شام اسلام آباد سے گئے تو سوا نو کراچی اترے، خالد اور تمھارے ماموں بھی آئے تھے۔ مڈوے ہاؤس سامان رکھا' کمرہ لیا' پھر گھر گیا۔ گھنٹہ پونے گھنٹہ ٹھہر کر معین الدین صاحب کے ساتھ ہوٹل آیا۔ ساڑھے تین بجے ایئر پورٹ گئے پتہ چلا کہ جہاز ساڑھے پانچ کے بجائے دوپہر ڈیڑھ بجے جائے گا۔ پھر ہوٹل آئے سرکاری گاڑی میں نو بجے گھر گیا۔ عالل کو لیکر ادھر اُدھر گھوما اور ڈیڑھ بجے کے جہاز سے چین روانہ ہوئے۔ سفر خیر وعافیت سے گذرا۔ ہمارے ساڑھے آٹھ بجے اور بیکنگ میں رات ساڑھے گیارہ تھے حکام وغیرہ لینے موجود تھے عوامی جمہوریہ چین کے سب سے بڑے ہوٹل بیکنگ ہوٹل میں ٹھہرائے گئے جو کسی سوشلسٹ ملک کا نہیں مغربی معاشرے کا مظہر ہے یہاں تک کہ ہر کمرہ سے باہر شوکیس میں دنیا بھر کی شراب اور پھر پر تکلف ٹھاٹھ باٹھ کا ماحول جو اس ملک سے قطعی جوڑ نہیں کھاتا خیر یہ تو بعد کی باتیں ہیں۔ کل مسلم ایسوی ایشن کے ساتھ پروگراموں میں دن گذرا سفیر بھی اکثر ساتھ رہے آج دیوار چین پھر منگ بادشاہوں کا زیر زمین قبرستان اور پھر جن بادشاہوں کے طلسماتی محلات دیکھے تھک چور ہو کر شام کے بعد واپس آتے ہیں کل گیارہ بجے بھی سات تاریخ جہاز سے سنکیانگ کے دارالخلافہ ارومچی جائیں گے۔ چار گھنٹے کے جہاز کا سفر ہے۔ وہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اس وجہ سے یا پھر ان کے شہری اور مرکزی علاقوں سے دور رکھنے کے لئے ہمیں چار پانچ دن رکھیں گے۔ وہاں سے بارہ کو شنگھائی پھر وہاں سے کنٹین لے جائیں گے اور ۱۷ کو انشاء اللہ واپس بیکنگ جہاں سے ۱۹ کے ۲ بجے عازم راولپنڈی ہوں گے یہ مختصر سفر نامہ اور اگلا پروگرام ہے۔ نئی دنیا' نیا طرز زندگی' نیا ماحول ہر چیز نئی اور لوگوں کے لئے حیرت کا باعث مگر میری طبیعت بوریت ہی ہو رہی ہے منکدر رہتی ہیں ہر طرح ہمارے یہاں چلنے پھرنے کے لئے چار ایسی گاڑیاں تیار کھڑی رہتی ہیں جس میں صرف وزیر اعظم یا باہر کے حکمران گھوم پھر سکتے ہیں مگر طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ہے گھٹن کا ماحول ہے۔ ہر قدم پر پانچ مختلف افسران کوئی ترجمان کوئی خادم کوئی میزبان کے روپ میں ساتھ لگے رہتے ہیں جو پورے سفر میں بھی ساتھ ہونگے۔ بہر حال ایک معلوماتی سفر ہے اور ہم طبیعت رفقاء کے بغیر سفر کا پہلا تجربہ بھی ہے۔ امید ہے آپ سب خیریت سے ہونگے۔ دارالعلوم کے اسباق شروع ہوگئے ہوں گے مجھے افسوس ہے کہ ابتدائی اسباق پھر ناغہ ہوگئے خدا کرے حضرت والد ماجد اور والدہ ماجدہ کی طبیعت خیریت سے ہو اور وہاں بھی گھر میں خیریت ہو یہ مختصر خط حضرت والد ماجد مدظلہ کو سنا دیجئے جناب ناظم صاحب' برادرم انوار الحق' گل رحمان صاحب' اعجاز صاحب' رازم خان' شریف وغیرہ سب کو سلام کہدینا، اب انشاء اللہ عنقریب ملاقات ہوگی۔ والسلام سمیع الحق

☆☆☆

مولانا فضل الرحمان[1] امیر جمعیۃ علماء اسلام (ف)

(۱)

(تربیتی اجتماع میں بطور مندوب خاص شرکت کی دعوت)

گرامی قدر محترم مولانا سمیع الحق زیدت معالیکم۔ السلام علیکم! مزاج اقدس۔ گزارش ہے۔ کہ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد ۲/۳ دسمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (ضلع پشاور) میں ایک تربیتی اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ صوبہ سرحد سے بالخصوص اور اسی طرح پنجاب سندھ اور بلوچستان سے طلبہ آکر اس اجتماع میں شریک ہوں گے۔ ہم آپ کو بحیثیت مندوب خاص اس تربیتی اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ کا تربیتی بیان بروز جمعہ بوقت ۲ بجے ہوگا۔ ہمیں قوی امید ہے کہ آپ ہماری حوصلہ افزائی فرمادیں گے۔ اور مقررہ وقت پر تشریف لاکر اپنے نونہال بچوں کی ذہنی تربیت فرمادیں گے۔ یہ کاروان آپ حضرات ہی کے سرپرستی میں اپنے مقاصد کی تکمیل کرسکتی ہے۔

دعاجو احقر فضل الرحمن عفا اللہ عنہ صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد

---

[1] حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم کے ہونہار فرزند رشید تقریباً نو برس تک تحصیل علم کیلئے حقانیہ میں قیام رہا۔ اللہ تعالیٰ نے ذہانت وفطانت کے ساتھ بلاغت وفصاحت سے اظہار مافی الضمیر اور اپنے موقف کی تائید وترجمانی اور زمانہ شناسی کے اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ سیاسی میدانوں میں انکے "فتوحات" پیش قدمیاں اور پس پائیاں ہمیشہ زیر بحث رہیں مگر ہمیں ہر حال میں "حقانی" ہونے کی وجہ سے عزیز ہیں اور حقانی برادری کے ایک فرد فرید ہونے کے ناطے ہمیشہ اپنے ہی لگتے ہیں مروجہ جمہوری اور سیاسی شاطرانہ ستم ظریفیوں کے وجہ سے جمعیۃ کے راستے دو ہوگئے اور اکابر جمعیۃ اور مشائخ امت کے پرزور اصرار اور انکے حکم کی تعمیل میں ناتواں کندھوں پر بوجھ اٹھانا پڑا مگر حقانی دور کے قرب وانس میں کمی محسوس نہ ہوئی۔

(۲)

۲۱ اکتوبر ۱۹۷۸ء　(حقانیہ سے فراغت کے بعد ملتان میں تدریسی مشاغل کی اطلاع)

محترم المقام جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی۔جناب والا سے رخصت ہوکر بحمد اللہ خیریت سے ملتان پہنچا۔مدرسہ میں حاضری دی۔اور سپردشدہ کتب وصول کیں۔آج ان کی بسم اللہ کی۔کنزالدقائق۔کافیہ۔نحو العرب۔تیسیر المنطق۔ایسا غوجی مرقاۃ اور صرف کی ابتدائی کتب احقر کے حوالے کی گئی ہیں۔آپ کے اور حضرت الشیخ مدظلہ کے دعاؤں اور بہتر تربیت کا نتیجہ ہے۔کہ اللہ تعالی نے علمی مشغلہ زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنادیا ہے۔مستقبل میں کامیابی کی امید بھی آپ کے دعاؤں کے مرہون منت رہے گی۔حضرت الشیخ کی خدمت سلام اور دعاؤں کی درخواست فرمائیں۔حضرت ناظم صاحب مدظلہ شفیق صاحب اور دیگر عملہ مدرسہ کی خدمت میں آداب وتسلیمات۔الحق پڑھنے کا شوق دل میں تازہ ہے الحمدللہ۔　والسلام　احقر فضل الرحمان از ملتان

(۳)

(جلسہ قاسم العلوم میں شرکت کی دعوت)

حضرت الاستاد مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،مزاج مکرم،آپکو یہ معلوم ہوکر یقیناً مسرت ہوگی۔کہ ۹ سال کے تعطل کے بعد مدرسہ قاسم العلوم ایک بار پھر نہایت اعلی سطح پر ایک فقید المثال جلسہ منعقد کرارہا ہے۔ہم نے اشتہار میں حضرت الشیخ مولانا صاحب کا نام گرامی تحریر کیا ہے۔اور مدرسہ کی طرف سے ایک دعوت ہے مگر یقیناً وہ صحت کی خرابی کی وجہ سے شریک ہونے سے معذور ہونگے۔اسلئے آپکو ضرور اس جلسہ میں شرکت کی تکلیف گوارا کرنی پڑیگی۔حضرت الاستاد مولانا صاحب کی نیابت کیلئے آپکو دعوت نامہ جاری کرنے کا فیصلہ مدرسہ نے کیا ہے۔اور میں آپکو بالذات دعوت دے رہا ہوں۔زیادہ سلام　والسلام　فضل الرحمان

(۴)

(دارالعلوم حاضری کا اتفاق نہیں ہوا ○ آپ کی قوۃ کشش کمزور ہوگئی ○ قال ابوداؤد کے بارہ میں رسالہ)

۸ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

محترم المقام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،امید ہے مزاج شریف بخیر ہونگے۔کافی زمانہ ہوا دارالعلوم میں حاضری کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔نہ معلوم آپ کی قوۃ کشش کیوں اتنی کمزور ہوگئی ہے ادھر اساتذہ کرام کی ناسازی طبع کی خبریں بھی مل رہی ہیں۔جس سے تشویش بڑھ گئی ہے۔مگر کوئی پروگرام جانے کا بن نہیں پاتا۔دعا کریں کہ اللہ تعالی جلد ملاقات کی سعادت نصیب فرمائے۔ہمارے ایک استاد مولانا قاری محمد طاہر صاحب مدظلہ ایک مختصر رسالہ زبدۃ المقصود فی حل قال ابوداؤد تحریر فرمارہے ہیں جسے آپ کی خدمت میں ہدیۃً ارسال کیا جارہا ہے گر قبول افتد زہے عزوشرف۔اور ازراہ کرم الحق میں بطور تبصرہ کے اس کا ذکر خیر بھی فرمادیں یہاں عافیت ہے اسباق زوروشور سے ہورہے ہیں۔ہمارے حق میں دعا ضرور کرلیا کریں۔الشیخ حضرت مولانا مدظلہ العالی دامت برکاتھم کی خدمت عالیہ میں سلام ودعا کی درخواست پیش کردیں۔احباب کی خدمت میں خصوصاً شفیق صاحب کی خدمت میں سلام۔

والسلام　احقر فضل الرحمان

(۵)

۶ رجولائی ۱۹۸۱ء (مولانا عطاء الرحمان[1] کا حقانیہ میں داخلہ)

محترم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ۔ سلام مسنون۔ مزاج اقدس۔ عید مبارک

مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کو اللہ تعالیٰ آباد رکھے۔ امسال ہماری طرف سے عزیز عطاء الرحمٰن حاضر ہے۔ امید ہے۔ آپ داخلہ عنایت فرمائیں گے۔ اور اپنے چھوٹے بھائی کی طرح ان کی بھرپور نگرانی فرمائیں گے۔ حضرت شیخ مدظلہ اور دیگر اساتذہ کرام کی خدمت میں تسلیمات۔ شفیق فاروقی کی خدمت میں سلام۔ فضل الرحمان

(۶)

ستمبر ۱۹۸۳ء (شیخ الحدیث کی علالت پر تشویش ○ دعاؤں اور نصائح کی درخواست)

محترم حضرت مولانا سلطان محمود صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس۔ یہاں ہری پور سنٹرل جیل میں کسی ذریعہ سے حضرت الاستاد شیخ الحدیث دامت حیاتہ پر اچانک فالج کا حملہ اور ان کے ہسپتال میں داخلہ کی خبر سن کر نہایت تشویش ہوئی۔ صحیح معلومات کے لئے آپ کی خدمت میں عریضہ تحریر کررہا ہوں۔ امید ہے آپ حضرت الشیخ کے احوال سے مفصلاً آگاہ فرمادیں گے۔ خدائے بزرگ وبرتر حضرت شیخ دامت برکاتہم کو عمر دراز سے نوازے اور ان کا مبارک سایہ ہم پر اور مادر علمی پر تادیر قائم فرماوے۔ حضرت کے حق میں ہم چھوٹوں کی دل کی گہرائیوں سے دعائے صحت اللہ تعالیٰ اپنے دربار میں قبول فرمایں۔ آمین یارب العالمین۔ والسلام فضل الرحمٰن

محترم ناظم صاحب۔ آپ احقر کی طرف سے حضرت کی عیادت کردیں۔ اور ہمارے حق میں حضرت الاستاد سے دعاؤں اور نصائح کی درخواست بھی عرض کریں۔ اپنے اس بزرگ کی دعائیں اور نصائح ہی ہمارا سب سے بڑا سرمایہ ہیں۔ اپنی صحت کے بارے میں بھی اطمینان کردیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی صحت کاملہ نصیب فرمائے۔ ہمارے حق میں بھی دعا فرمادیجئے۔ کہ اللہ تعالیٰ استقامت باخلاص نصیب فرمائے۔ اور ہمارے جدوجہد کو اپنی راہ میں قبول فرما کر ہمیں دنیا وآخرت میں سرخرو فرمائے۔ آمین احقر فضل الرحمان

(۷)

۱۹۹۷ء (آئین شریعت کانفرنس مینار پاکستان لاہور)

گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام فقید المثال آئین شریعت کانفرنس مؤرخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۷ء بروز اتوار صبح ۹ بجے تا شام ۵ بجے بمقام مینار پاکستان لاہور منعقد ہورہی ہے۔ جس میں آپ کی شرکت ہمارے لئے باعث مسرت ہوگی۔ شکریہ الداعی الی الخیر: مولانا فضل الرحمان امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

جاری کردہ: مولانا عبدالغفور حیدری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (علماء کونسل کے اجلاس کی میزبانی)

گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس! علماء کونسل کے اجلاس میں

---

[1] مولانا کے برادر اصغر جو اس وقت وفاقی کابینہ کے وزیر ہیں۔

شرکت کیلئے رابطہ سیکرٹری مولانا مفتی محمد جمیل خان کی طرف سے آپکو دعوت نامہ موصول ہو چکا ہوگا۔ اس موقعہ پر جمیعۃ علماء اسلام پاکستان کو آپ کی میزبانی کا شرف حاصل ہورہا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وقت موعود پر تشریف فرما کر ممنون فرمادینگے۔ آپکی خدمت ہمارے لئے اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ اجلاس کو مسلک حقہ کی وحدت اور اعلائے کلمۃ الحق کا سبب اور ذریعہ بنائے۔ آمین فضل الرحمان

(۹)

(پاسپورٹ میں خانہ مذہب ختم کرانے پر آل پارٹیز کانفرنس)

محترم ومکرم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب امیر جمیعۃ علماء اسلام پاکستان، ونائب امیر متحدہ مجلس عمل پاکستان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے منکرین ختم نبوت (قادیانیوں) کو آئین پاکستان میں متفقہ طور پر پارلیمنٹ نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس قانونی تقاضہ کی تکمیل اور حرمین شریفین میں قادیانیوں کا داخلہ روکنے کے لئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا گیا۔ 25 سال سے یہ خانہ پاسپورٹ میں موجود تھا اب حکومت نے نئے کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ سے اسے حذف کردیا ہے جو اسلامیان پاکستان کے لئے سخت پریشانی کا باعث ہے۔ اس پر ملک بھر میں شدید احتجاج جاری ہے لیکن تاحال حکومت نے اصلاح احوال کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اس حساس دینی وقومی مسئلہ پر سوچ وبچار اور لائحہ عمل طے کرنے کے لئے جمیعۃ علماء اسلام نے تمام مکاتب فکر کی آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس 18 دسمبر بروز ہفتہ دوپہر 2:30 بجے لیک ویو ہوٹل، راول ڈیم چوک کلب روڈ اسلام آباد میں انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ امید ہے آپ اپنا دینی وملی فریضہ بجالاتے ہوئے کانفرنس کو اپنی شرکت سے نوازیں گے اور اپنی قیمتی آراء سے قوم کی راہنمائی فرمائیں گے۔ چشم براہ فضل الرحمٰن

(امیر جمیعۃ علماء اسلام پاکستان وقائد حزب اختلاف پاکستان)

(۱۰)

(داخلہ طلبہ کی سفارش)

حضرت محترم مولینا سمیع الحق صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! مولوی غلام ربانی اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ دارالعلوم حقانیہ میں دورۂ حدیث میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ داخلہ کے ساتھ یہ بھی گذارش ہے۔ کہ طالب علم مریض ہونے کی وجہ سے اس بات کا بھی محتاج ہے۔ کہ انہیں اچھی اقامت دے دی جائے۔ امید ہے خصوصی توجہات سے نوازینگے۔

مولوی غلام ربانی دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فاضل مولینا غلام دستگیر ناصر کے بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عافیت سے رکھے۔ آمین

(۱۱)

(فریقین میں صلح)

۸/ستمبر ۱۹۹۹ء

گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ حاملان عریضہ حاجی عثمان غنی سرور شاہ گل آپ کی خدمت میں حاضر ہورہے ہیں۔ ان کا آبائی وطن افغانستان ہے کاروباری لوگ ہیں۔ اس وقت نوشہرہ میں کام کرتے ہیں۔ ان کے قومی لوگ جو اکوڑہ خٹک میں کام کرتے ہیں کے ساتھ ان کی ناچاقی بعض پریشانیوں کا باعث ہے۔ آپ کے پاس اس لئے آرہے ہیں۔ کہ ان کے درمیان مسئلہ کے حل کی کوئی صورت کرلیں۔ تفصیل سے خود آگاہ کرینگے۔ امید ہے۔ خصوصی توجہ سے سرفراز فرمائینگے۔

والسلام فضل الرحمٰن

مولانا فضل الرحمان خلیل[1] حرکۃ المجاہدین پشاور

(۱)

(7.62 بور رائفل کیلئے لائسنس)　　　　۲ رنومبر ۱۹۹۱ء

To 　　The Interior Minister,

　　Govt of Pakistan Islamabad.

Subject: <u>License for 7.62 Bore Rifle</u>

Memd:

Most humbly it is requested that we are the office bearers of Harkat-ul-Mujahideen Pakistan. In this connection we use to travel throughout the country. In Gilgit our procession was attacked by unknown terrorists and as a result 4 persons were killed and many injured.

We are also receiving threats of killing and therefore there is every likelyhood of danger to our lives.

It is therefore requested that licenses for 7.62 Bore Rifle by issued to our responsible officer berears for their self defence 3 Nos applications are attached herewith.

Fazlur Rahman Amir

Harkatl Mujahdeen Pakistan

Office Board of Intermediate Peshawar

(۲)

بخدمت اقدس مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی! گزارش ہے کہ حامل رقعہ ہٰذا مولانا اللہ وسایا قاسم صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہورہے ہیں۔ آپ کے حکم کے مطابق میں نے پرمٹ کے کاغذات مکمل کردیئے ہیں۔ آپ ہمارے نازک حالات اور عسکری مجبوریوں سے بخوبی واقف ہونگے۔ ہمارے ذمہ دار احباب ہروقت خطرہ میں رہتے ہیں۔
ازراہ کرم نظر شفقت فرما کر یہ کام ضرور کروادیں بندہ تادمِ زیست مشکور رہے گا۔　　　　والسلام　　مولانا فضل الرحمان خلیل

---

[1] مولانا جہاد افغانستان میں جدو جہد کرنے والی ایک تنظیم حرکۃ المجاہدین کے سرگرم رہنما۔ افغانستان اور کشمیر کے جہادی کوششوں میں مصروف رہے۔

مولانا فضل الرحمان دیروی [1]

(تہنیت عید)

سیدی المحترم المقام صدیقی الهمام محمدسمیع الحق لا زال له التائید من الحق مافلق، ماذاالقدم من عبارات التحية والتسليم وقدضاق امامی باب التعبير واعترف القلم بالتقصير فمنی عليكم السلام علی الدوام وصباح الخير فی كل صباح واسعدالله مساء كم فی كل مساء ونوم العافية اذانعست وصح نومک اذااستيقظت وهنيئا اذاشربت اواكلت ونعيماً اذااغلست ومبارک اذا لبست جديداًوكل عام وانت بخيرٍ اذا استقبلت عيداًومع السلامة تغيب واهلاً وسهلاًآخرحمة =وانی طفت ارجاء پشاور حرفاحرفاًواقمت فی ناحية فاع الله تعالىٰ ان يرجعني بخيرو ..نساله تعالیٰ ان ..عن قريب....وانا العبدالضعيف فضل الرحمان الديروی ....

ضلع پشاور ڈاکخانه تنگی مقام هريچند خاص ..سرگند كلي بمعرفت مولوی صاحب

☆☆☆

بدر المشائخ مولانا فضل الرحمٰن مجددی۔لاہور

(شیخ الحدیث کی تعزیت)

آپ کے عزیز ترین والد کی اچانک وفات پر بے حد صدمہ پہنچا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو ابدی سکون سے نوازے اور آپ کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

حافظ فضل الرحیم [2] جامعہ اشرفیہ لاہور

(۱)

(رابطہ مجلات اسلامیہ کی تنظیم)

۲۷ مئی ۱۹۹۵ء

محترمی ومکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ملکی وقومی حالات کی نزاکت کے مدنظر رابطہ مجلات اسلامیہ پاکستان کا اجلاس مورخہ ۴ جون بروز اتوار صبح دس بجے فلیٹیز ہوٹل لاہور میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔اس اجلاس کی صدارت عزت مآب جناب سردار محمد عبدالقیوم خان صاحب وزیراعظم آزاد جموں وکشمیر فرمائیں گے جب کہ آل پاکستان نیوز سوسائٹی (اے۔پی۔این۔ایس) کے صدر جناب مصطفیٰ صادق، مدیر روزنامہ وفاق مہمان خصوصی ہوں گے۔آپ سے گزارش ہے کہ تشریف لاکر نہ صرف یہ کہ تنظیم، ''رابطہ مجلات اسلامیہ'' کو مزید فعال اور متحرک بنانے میں اپنا کردار ادا کریں بلکہ قومی وملکی حالات کی سنگینی کے مدنظر اپنی معقول رائے سے بھی نوازیں تا کہ اس کی

---

[1] مولانا جامعہ حقانیہ کے ذہین ذی استعداد فضلاء میں سے ہیں طالب علمی میں میرے ہم عصر وہم سبق رہے۔پشاور کے علاقہ نمک منڈی کے جامع مسجد تالاب والی میں اہم دینی ادارہ قائم کیا اور خود بھی اعلیٰ کتابوں کا درس دیتے رہے۔طالب علمی کے دوران ساتھیوں میں نمایاں علمی صلاحیت کے وجہ سے رفقاء درس کو درس کا تکرار بھی کرایا کرتے تھے۔سیاسی میدان میں بھی آخر تک حضرت شیخ الحدیث اور ناچیز کے شانہ بشانہ رہے۔یہ دوستانہ خط طالب علمی کے دور کا ہے۔

[2] مولانا فضل رحیم مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور صاحبزادہ شیخ وقت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ

روشنی میں اجتماعی طور پر آئندہ کے لئے کوئی مضبوط قدم اٹھایا جا سکے۔
وطن عزیز کو اس وقت آپ کی جتنی ضرورت ہے شاید اس سے پہلے اتنی کبھی نہ ہوئی ہو اور نہ ہی (انشاء اللہ) آئندہ ایسی ہوگی۔ سرحدوں پر امنڈتے ہوئے خطرات ملک دشمنوں کی اندرونی اور بیرونی یلغار کشمیر میں نہتے کشمیریوں مظلوم عورتوں، بچوں اور نوجوانوں پر ہونے والے بھارتی مظالم رو رو کر دہائی دے رہے ہیں کہ آپ مل بیٹھ کر اس کا حل تلاش کریں۔ ہمارے لئے اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوگی کہ ہم وطن عزیز اور ان مظلوم و مقہور کشمیریوں کے کسی کام آسکیں۔ آیئے سر جوڑ کر اس کا کوئی راستہ نکالیں۔ شکریہ

فقط والسلام حافظ فضل الرحیم صدر رابطہ مجلات اسلامیہ پاکستان جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور

(۲)

۲۱ مارچ ۲۰۰۶ء (مقالہ توہین رسالت اور مغرب کا ایجنڈا)

بخدمت جناب محترم مولانا سمیع الحق صاحب۔ مدیر ماہنامہ الحق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ہمراہ لف ایک مقالہ جس کا عنوان توہین رسالت مآب ﷺ اور اسلامی دنیا کے بارے میں مغرب کا سیاسی اور تہذیبی ایجنڈا آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ یہ مقالہ از مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم نے شوریٰ ہمدرد کے گزشتہ ماہ لاہور میں ہونے والے اجلاس میں پیش کیا۔ اپنے عنوان کے لحاظ سے یہ ایک اہم مقالہ ہے اور کئی حضرات نے اس کی مزید اشاعت کا مشورہ دیا ہے۔ آپ کے مؤقر جریدے میں اشاعت کے لیے ارسال ہے۔ براہ کرم نزدیکی شمارے میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔ امید ہے آپ کے مزاج عالی بخیر ہونگے۔

والسلام فہیم الحسن تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور (سیکرٹری)

☆☆☆

مولانا قاضی فضل اللہ۔ مہتمم دار العلوم اسلامیہ لکی مروت

(حقانیہ میں وفاق کا سہ روزہ جلسہ O مدارس کے نظام تعلیم پر جامع خطبہ استقبالیہ O مولانا عزیر گل کی شرکت)

۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء

بخدمت جناب محترم المقام واجب الاحترام حضرت علامہ مولانا سمیع الحق دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج عالی بخیر باد۔
گزارش بخدمت عالیہ یہ ہے۔ اگر چہ دل میں آنجناب سے قدرے شکوہ بھی ہے جو کہ بوقت ملاقات کسی وقت عرض کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن آنجناب کے حسن انتظام حسن تدبر حسن اخلاق اور اعلیٰ ترین بہترین موزوں ترین خطبے[1] کی اگر داد نہ دوں تحسین نہ کروں۔ انتہائی کم ظرفی تنگ نظری ہوگی۔
اس وقت مدارس عربیہ کی نظام تعلیم کی اہم ضروری مسائل کو خوب سوچ سوچ کر غور و فکر کے بعد محنت و مشقت و دماغ پر بوجھ ڈالنے کے بعد

(وفاق المدارس کا اجتماع حقانیہ مولانا عزیر گل کی شرکت)

[1] وفاق المدارس العربیہ کے کل پاکستان مجلس عمومی کا اجلاس دار العلوم حقانیہ میں رکھا گیا تھا جو علمی دنیا میں ایک یادگار رہے گا اسیر مالٹا مولانا عزیر گل صاحب کو ان کے روایات اور مزاج سے ہٹ کر شریک کرانے کی سعادت ناچیز کو ملی۔ اس طرف اشارہ ہے خطبہ استقبالیہ مرتب کر کے حضرت شیخ الحدیثؒ کے جانب سے پیش کرنے کی سعادت ملی سہ روزہ اجتماع میں پہلی بار اہم افغان مجاہدین کو خود کو اور جہاد افغانستان کو متعارف کرانے کا موقع دیا گیا (س)

تیار کئے گئے تھے۔ اگر مدارس کے مہتممین و منتظمین و مدرسین حضرات اس پر عمل کریں طلبہ حرز جان بنالیں۔ مدارس عربیہ کا مقام و مرتبہ عوام وخواص کے نظروں میں بہت بڑھ جائیگا۔ اتنے کم تعداد میں فوٹوسٹیٹ کئے تھے۔ کہ ہم جیسے نااہل اس سے محروم ہو گئے۔ اللہ پاک آنجناب کی اس عظیم قربانی کو قبول فرما کر موجب سعادت دارین بنائے۔ اعلیٰ انتظام و بہترین استقبالیہ کے ساتھ ساتھ اسیر مالٹا کو حاضر کرنا ایک نعمت غیر مترقبہ تھی جو کہ حاصل ہوئی۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ آمین۔

اساتذہ و طلبہ نے بہت خلوص و محبت و ادب سے آخر تک خدمات انجام دئے۔ فرزقهم الله تعالىٰ علماً نافعاً و فهماً كاملاً و اخلاقاً حسنةً و عملاً صالحاً و اخلاصاً كاملاً آمين۔ یہ چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ لکھ دیئے۔ خدا کرے موجب ملال نہ بنے۔ دعا فرمایا کریں۔ اساتذہ کرام کی طرف سے سلام مسنون قبول ہو۔ محترم محمد شفیق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

فقط محتاج دعا فضل اللہ عفا اللہ عنہ دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ

☆☆☆

مولانا فضل اللہ امیر تحریک طالبان سوات
(اعلان نفاذ شریعت عدل ریگولیشن ایک عظیم فتح)

بخدمت جناب مولانا سمیع الحق رہبر JUI صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از سلام میں ایک ادنیٰ سا طالب علم آپ جیسے مایہ ناز علماء کرام اور اساتذہ کرام کا نہایت مشکور ہوں کہ آپکے سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی بدولت تحریک طالبان سوات کو اللہ تعالیٰ نے عظیم فتح سے ہمکنار کر کے وابستگان دین خصوصاً علمائے حق کو سرخرو کر دیا، کیونکہ ایک کیمونسٹ پارٹی کی طرف سے اعلان نفاذ شریعت ہم سب کی جیت اور کامرانی بامراد جاودانی کی نوید مسرت ہیں، اسکا اصل سبب بارگاہ الٰہی میں ان طالبان مجاہدین کی قربانیوں کی شرف قبولیت ہیں، جو آپکی دل اتاہ ایمانی چنگاری بھڑک کر ان مجاہدین کے حوصلہ ایمانی کے کرشماتی روح بن کر اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے تن من کی بازی لگانے میں ایک دوسرے سے سبقت لیکر گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم تاریخی فتح سے سرفراز ہو گئے یہ کامیابی آپ حضرات کی نگرانی سوچ اور دعاؤں کی برکت ہیں کیوں کہ آپکی ہمدردیوں کی ہمیں (یک جان دو قالب) کی مانند احساس ہیں کیوں کہ آپکی سرپرستی تمام شعبہائے دین سے تعلق رکھنے والوں کیلئے نہایت ضروری ہیں۔ جس کے بدولت تمام کارکن فعال رہتے ہیں اور اصول جہاد کے قوانین خمسہ میں ایک یہ ہیں کہ کارکن فعال اور منظم رہیں گے خواہ وہ کسی بھی شعبہ دین تعلیم تعلم، دعوت و تبلیغ، اصلاح و تزکیہ نفس یا جہاد مقدس میں سرگرم عمل ہوں وہ سب آپکے رہنمائی کے محتاج ہیں، عزیز محترم آپکی دینی مشاغل کا ہمیں نہایت احساس ہیں لیکن ہم آپکو اپنے ہر آڑے وقت کا سہارا سمجھتے ہیں اس لئے پُر زور لیکن باادب التماس کرتے ہیں کہ اصلی امتحان ہمارا ابھی شروع ہوا، برائے کرم اس نظام کو خطرے اور بدنامی کے تھپیڑوں سے پار لگانے کی ذمہ داری ہم سب پر عائد ہوتی ہیں لہٰذا نظام اسلامی کے حساسیت اور افادیت، اہمیت اجاگر کرنے میں ہمیں اور عوام الناس کو اپنے مفید آراء اور مشوروں سے مستفید فرمائیے۔ میں آپکے مخلصانہ شبانہ روز محنتوں اور کاوشوں کی نہایت مشکور رہوں گا اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی، ناصر ہوں۔ از جانب اخوکم فی اللہ طالب فضل اللہ

۱؎ سوات کے اس وقت کے انتہائی متنازعہ زیر بحث شخصیت اپنے خسر صوفی محمد صاحب کی اسارت کے دوران سوات میں قدم جمایا اور ایف ایم ریڈیو کے ذریعہ تعارف اور اثر ورسوخ حاصل کیا۔ شورش بڑھ گئی تو حکومت نے معاہدے کئے، مگر مغرب کی اسلام دشمنوں قوتوں کے وجہ سے اسے بھی سبوتاژ کیا گیا اور پورا علاقہ کشت وخون اور ظلم وستم کا نشانہ بنا اور تا دم تحریر صورتحال انتہائی دردانگیز ہے حقیقت حال سے شاید مستقبل میں پردہ اٹھ جائے۔ ولعل الله يحدث بعد ذلك امرا (الآية) کچھ تفصیل مولانا صوفی محمد صاحب کے خطوط میں۔

صاحب حق صاحب مولانا فضل الٰہی[1]

مدرس دارالعلوم حقانیہ

۲۵ رجنوری ۱۹۹۷ء (بوجہ اعذار مزید خدمات سے معذوری)

برادرم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک دامت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہونگے غرضیکہ! کمزوری صحت اور بعض دیگر عوارض کے باعث میں آئندہ کیلئے درس و تدریس کا کام جاری رکھنے سے قاصر و معذور ہوں۔ لہٰذا عمر کے باقی ایام وظائف، عبادات اور آرام کیلئے وقف کردینے کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ بناء بریں میں آج ۱۵ رمضان بمطابق ۲۵ رجنوری ۱۹۹۷ء سے دارالعلوم حقانیہ (اکوڑہ خٹک) سے مستعفی ہو رہا ہوں۔ امید ہے آپ میری معذرت کو قبول فرمائیں گے۔ دارالعلوم اس کے اراکین اساتذہ اور طلباء کیلئے میری دعائیں جاری رہیں گے۔ والسلام فضل الٰہی (استاد) دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

☆☆☆

مولانا فضل الوحید ریحان کراچی

باسمہ تعالیٰ

(شیخ الحدیث کی وفات سے خلاء)

بحضور اقدس حضرت قائد محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتکم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب عالی۔ سلام مسنون کے بعد یہاں پر خیریت ہے اور اُمید ہے کہ آپ بھی خیریت و عافیت سے ہونگے۔ باقی جب حضرت کے اس دار فانی سے کوچ کرنے کا علم ہوا تو انتہائی صدمہ دل کو پہونچا لیکن کیا کرسکتے ہیں سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور انا للہ پڑھ کر اور حضرت اقدس قدس سرہٗ کیلئے دعا مغفرت کے علاوہ اور کیا کرسکتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ حضرت کے جانے سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا نظر نہیں آتا اور ملک ایک عظیم دینی و سیاسی راہنما سے محروم ہوگیا۔ بہر حال آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپکو اور سب پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے اور ہم سب کو حضرت کے قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے بندہ دل کی گہرائیوں سے اس غم والیمہ میں آپ کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔

والسلام آپ کا خادم فضل الوحید ریحان (کراچی)

---

[1] دارالعلوم کے جید محقق، مدرس، صوفی و صافی، نمونۂ سلف ۱۴۰۱ھ سے ۱۴۱۶ھ تک تدریس کی خدمات انجام دیں۔ مرحوم اور ان کے بھائی مولانا شمس الہادی مرحوم شاہ منصور صاحب حق صاحبان کے نام سے معروف ہوئے۔ بوجہ جسمانی اعذار دارالعلوم کے خدمات سے معذور ہوئے مگر پندرہ سولہ سال کا طویل عرصہ جس اخلاص اور ولولہ سے دارالعلوم کی آبیاری کی وہ گذرے ہوئے اسلاف کی ایک تابندہ مثال ہے۔

پیر فضل حق[1] جمعیۃ مشائخ پاکستان

(۱)

(قیام پاکستان اور بریلوی مکتب فکر)

۱۶ اپریل

مکرمی جناب صدر مہتمم صاحب۔ سلام مسنون! خیر و عافیت مزاج گرامی خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔ یہ چند حروف ایک خاص مقصد کے تحت پیش خدمت ہیں۔ تحریک پاکستان کی کامیابی اور قیام پاکستان میں بریلوی مکتب فکر کی خدمات کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلویؒ اور دوسرے قائدین نے دو قومی نظریے کی بھرپور حمایت و تائید ہی نہیں کی بلکہ تحریکِ پاکستان کو کامیاب بنانے کے لئے بریلوی مکتب فکر کے علماء اور مشائخ عظام نے قائداعظم کی قیادت میں بے مثال جدو جہد کی۔ انہوں نے دو قومی نظریے کی مخالفت کرنے والوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا۔ برصغیر میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت بھی بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتی ہے۔ نئی نسل کو بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء و مشائخ عظام کی خدمات سے آگاہ رکھنے کی ضرورت وقت کا اہم تقاضا ہے۔ اس تقاضے کو پورا کرنے کے لئے جمعیت مشائخ پاکستان نے "قیام پاکستان میں بریلوی مکتبِ فکر کا کردار" کے عنوان سے ایک کونشن بلانے کا اہتمام کیا ہے جس میں ملک اور بیرونِ ملک سے نامور علمائے کرام اور مشائخ عظام خیالات کا اظہار کریں گے۔ یہ کونشن پاکستان کی تاریخ میں ایک سنگِ میل ثابت ہوگا۔ اس کونشن کے لئے جمعیت مشائخ پاکستان کو آپ کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے۔ تفصیلی تبادلہ خیالات کے لئے جمعیت مشائخ پاکستان کا کوئی نمائندہ یا میں خود آپکی خدمت میں حاضر ہونگا۔ اس کونشن کے انعقاد کے متعلق مجھے آپ کی رائے کے تحریری اظہار کا انتظار ہے۔ امید ہے کہ آپ اپنی پہلی فرصت میں اپنی قیمتی رائے اور خط کے جواب سے نوازیں گے۔

اللہ کا آپ کا حامی و ناصر ہے۔ والسلام جواب کا منتظر پیر محمد فضلِ حق قائد جمعیت مشائخ پاکستان ملتان روڈ لاہور

(۲)

(دفاع افغانستان کونسل کا تاسیسی اجتماع)

۱۲ رجنوری ۲۰۰۱ء

محترم مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امید کامل ہے کہ بفضلِ تعالیٰ آپ ہر طرح سے بخیر و عافیت ہونگے۔ گذشتہ دنوں آپ نے جو دینی اجتماع[2] اپنے ہاں منعقد کرایا۔ اور دینی جماعتوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کے سلسلے میں جو کاوشیں کی گئیں۔ وہ قابل ستائش ہیں۔ اور میں دعا گو ہوں کہ خداوند قدوس آپ کو اس نیک مقصد میں کامیاب و کامران فرمائے آمین۔ شاید اس عظیم دینی اجتماع اور بڑے بڑے علماء کرام کی موجودگی میں ہم کوئی قابلِ ذکر کردار تو ادا نہ کر سکتے۔ لیکن یقین کیجئے آپ کے مشن کی کامیابی کیلئے اجتماعی دعا میں ضرور شریک ہوتے۔ کیونکہ ہمیشہ اپنے دِل میں میں نے آپ کی ذات مبارک کیلئے بے پناہ محبت و احترام محسوس کیا ہے۔ اس لئے اس عظیم اجتماع کے موقع پر ہماری غیر حاضری یا دعوت کا نہ ہونا ہماری عقیدت اور محبت کو اچھا محسوس نہیں ہوا۔ بہر حال ہماری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔ فقط آپکا پیر فضلِ حق

(۳)

(تعزیت نامے کا شکریہ)

۲۷ رفروری ۲۰۰۱ء

محترمی و مکرمی حضرت علامہ مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میری والدہ ماجدہ کی رحلت پر آپ کا تعزیتی پیغام ملا۔ ذاتی دکھ اور صدمے کے اس موقع پر آپ کا یہ پیغام میرے لئے تسلی کا باعث بنا۔ ہمارے دکھ درد بانٹنے اور والدہ ماجدہ کو دعاؤں میں یاد کرنے پر میں تہہ دل سے آپ کا شکر گزار ہوں اور آپ کے لئے دعا گو ہوں۔ والسلام خاکسار پیر محمد فضل حق

---

[1] فیصل آباد کے علمی خاندان کے متحرک شخصیت جمعیۃ مشائخ پاکستان وغیرہ ناموں سے کئی تنظیموں میں سرگرم عمل رہے۔

[2] دفاع افغانستان کونسل کے سلسلہ میں تمام دینی وسیاسی جماعتوں کا تاسیسی اجتماع ۱۰ رجنوری ۲۰۰۱ء کو دارالعلوم حقانیہ میں منعقد ہوا۔ جس کی تفصیل کسی اور جگہ موجود ہے۔

جنرل فضل حق[1] گورنر سرحد

(۱)

(وفاقی کونسل کے رکنیت پر مبارکباد)

محترمی ومکرمی! السلام علیکم، وفاقی مجلس شوریٰ کا رکن منتخب ہونے پر میری طرف سے دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کو ملک اور قوم کی خدمت کا انتہائی اہم اعزاز بخشا ہے۔ آپ نے اپنے آپ کو اپنی پُرخلوص جدوجہد سے اس کا اہل ثابت کرنا ہوگا۔ آپ صوبہ سرحد کے سفیر ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ کا ذاتی کردار مجلس کے اندر اور باہر ایسا بے داغ ہوگا کہ کوئی انگلی تک نہ اٹھا سکے۔ کیونکہ آپ پر سب کی نظریں مرکوز ہیں۔ آپ کو اپنی دیانت۔ محنت شاقہ اور پُرخلوص جدوجہد سے عوام کے مسائل حل کرنے میں مؤثر کردار ادا کرنا ہوگا۔ تا کہ اس دنیا اور آخرت میں سرخروئی کا سبب بن سکے۔ آپ کی سوچ اور انداز فکر صوبائی سطح تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ اسے قومی سطح تک محیط ہونا چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے اراکین مجلس کے باہمی اشتراک، ہم آہنگی اور معاونت سے وطن عزیز میں عدل وانصاف ترقی وخوشحالی اور اسلامی نظام کی ترویج میں آپ مؤثر اور مفید کردار ادا کریں گے۔

میں نے انتظامیہ کو ہدایات جاری کردی ہیں کہ وہ آپ کے جائز علاقائی مسائل میں آپ سے بھرپور تعاون کرے مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے ذاتی مسائل کو قومی اور اجتماعی مسائل پر ترجیح نہیں دیں گے۔

میں خداوند عز وجل سے دست بدعا ہوں کہ وہ قومی ترقی اور اجتماعی خوشحالی کی جدوجہد میں آپ کی راہنمائی فرمائے تا کہ آپ کے کندھوں پر اب جو بھاری ذمہ داریاں عائد ہوگئی ہیں ان سے آپ بطریق احسن عہدہ برآ ہوسکیں۔ آمین   آپ کا خیر اندیش فضل حق   گورنر سرحد

(۲)

(وزیر اعلیٰ کی حلف برداری تقریب میں شرکت)

اپریل ۱۹۸۵ء

Leiut General Fazle Haq Governor N.W.F.P.
requests the pleasure of the company of Maulana Sami-ul-Haq
Oath taking Ceremony of The Chief Minister of N.W.F.P. at the Governor's House Peshawar on 7th April 85 at 10:00 a.m.

گورنر صوبہ سرحد کی طرف سے دعوت

۷ اپریل ۸۵ء صبح ۱۰ بجے وزیر اعلیٰ کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت فرمادیں چیف جسٹس گورنر ہاؤس میں حلف لیں گے۔

(۳)

(کھانے کی دعوت)

Lieutenant General Fazle Haq
Governor, N.W.F.P.
requests the pleasure of the company of
Maulana Sami ul Haq   at   Lunch
on   14th March 85   at   1300 hrs
at Governor's House, Peshawar

[1] ۱۹۸۱ء میں وفاقی مجلس شوریٰ کے رکن منتخب ہونے پر مبارکباد، سرحد کے اس مرد غیور روجری صاف گو اور نڈر جرنیل گورنر نے روس سے نبرد آزما ہونے کے وقت افغانستان کے نازک اور حساس دور میں نہایت اہم ذمہ داریوں کو سنبھالا سرحد کے تعمیر وترقی میں شیر شاہ سوری کہلائے اور نامعلوم طاقتوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ

مولانا فضل دیان[1] عمرزئی چارسدہ

(۱)

(مسجد نبوی اور مدینہ میں دعاؤں اور مناجات کی پیشکش)

۲۰ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ تمتع من شمیم عرار نجد فما بعد العشیة من عرار

برادرم مولانا محمد سمیع الحق صاحب زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف بالخیر باد۔ آپ کی خدمت عالیہ میں اس سے قبل بھی ایک خط گاؤں والے حجاج کرام کے ہاتھ ارسال خدمت کیا ہے شاید پہنچا ہوگا۔ یہ دوسرا والا نامہ ارسال خدمت ہے آپ مقامات مقدسہ میں قیام پذیر ہیں اور دربار الٰہی اور بارگاہ نبوی کے جانشین ہوئے ہو اپنے گنہگار بھائی کو بھی ان مقامات مقدسہ میں یاد کریں اور دعا فرمادیں کہ بندہ ناچیز گنہگار کو بھی یہ ایام نصیب ہوں آپ سے التماس ہے کہ آپ مندرجہ ذیل الفاظ میں مقامات مقدسہ میں میرے لئے اور میرے بھائیوں اور والدین کیلئے دعا میں یاد کر کے اپنی اخلاق کریمانہ کام میں لادیں۔ اے اللہ تیرے برگزیدہ اور مقبول بندوں نے اس مقامات مقدسہ پر تجھ سے جو دعائیں کی ہیں اور جن جن چیزوں کا تجھ سے سوال کیا ہے۔ اے میرے نہایت رحیم وکریم پروردگار! گنہگار قاضی فضل دیان اپنی نااہلیت اور نالائقی اور سیاہ کاری کے اقرار کے ساتھ صرف تیری شان کرم کے بھروسہ پر اُن سب چیزوں کا اسی جگہ کے طفیل سے سوال کرتا ہے۔ اور جن جن چیزوں سے انہوں نے اس مقام پر تجھ سے پناہ مانگی بندہ بھی اسی جگہ اُن سب چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہے۔ اے اللہ اس خاص مقام کے جو خاص انوار و برکات ہیں بندہ اُن سے محروم نہ رکھ اور یہاں حاضر ہونے والے اپنے اچھے بندوں کو تو نے جو کچھ عطا فرمایا ہے یا جو کچھ تو ان کو عطا فرمانے والا ہو بندہ بھی اس میں شریک فرماوے اور اس کا کوئی ذرہ بندہ کو بھی نصیب فرما دیں۔ تیرے خزانہ میں کوئی کمی نہیں۔

بضاعت نیا ورم الا اُمید
خدایا زعفو م مکن نا اُمید

عید الفطر کے ایام میں اکوڑہ گیا تھا نفیسہ بیگم طال عمرہا تندرستی کے ساتھ پائی ۲۹ مارچ کو حاجی صاحب پشاور کے لڑکے کی شادی ہوئی۔ حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب سرڈھیری تحصیل چارسدہ میں دارالعلوم دینیہ سرڈھیری باہتمام مولانا محمد شفیق صاحب چارسدوی کے افتتاح کیلئے ۲۲ مارچ تشریف فرما ہوئے تھے۔ برادرم انوار الحق صاحب برادرم بزرگوار کے ساتھ حضرت علامہ افغانی کے ارشادات قلبند کرنے میں معروف بہاولپور میں ہیں دونوں کے خطوط آتے رہتے ہیں۔ برادرم چشم بددور آپ سب بھائی اس مقدس مقامات میں جمع ہوئے صرف آپ کا ناکارہ بھائی یہاں حرمان رہ گیا۔ کیا اچھا ہوتا کہ آپ حضرات کی قدمبوسی کیلئے آپ کے ساتھ ہوتا لیکن واقعی ایں سعادت بہ زور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ برادرم محترم حضرت مولانا عبداللہ صاحب مولانا سعید الرحمان صاحب و مولانا محمد حسن جان صاحب کیخدمت عالیہ میں میرا سلام مسنون عرض خدمت کرتے ہوئے ان سے استدعا کیجئے کہ بندہ گنہگار کیلئے دعاؤں میں یاد کرنا کیونکہ غائب بھائی کیلئے دعا مستجاب ہوتا ہے۔ اگرچہ آپ ہزاروں میل دور ہیں لیکن قلبی محبت کیلئے قرب و بعد نہیں واقعی فرمایا ہے کسی محب صادق نے۔

[1] مولانا دارالعلوم کے اولین طلبہ اور فضلاء سابقین میں سے تھے وہ اور ان کے بھائی قاضی فضل منان حضرتؒ کے چہیتے تلامذہ حقانیہ کے دورتاسیس کے سدابہار پھول۔ ناچیز سے تعلق اور رفاقت کا دورتا حیات قائم رکھا۔ مدرسہ تعلیم القرآن عمرزئی قائم کیا۔ نہایت بے تکلفی اور خوش طبعی اور ظرافت آمیزی خطوط سے آشکار امصنوعی اور تکلف سے عاری الفاظ کو اپنے اصلی حالت پر چھوڑ اگیا ہے اور لفظی اصلاح اور گرائمر کی تصحیح مناسب نہیں سمجھی گئی۔

گرچہ دوریم بیاد تو قدح مے نوشیم
بعد منزل نہ بود در سفر روحانی

بھائی جان اگلے خط میں ایک کتاب کا لکھا تھا اگر تکلیف نہ ہو تو خرید لیں قیمت ادا کرونگا آپ اطمینان رکھیں وہ کتاب "المدخل لابن امیر الحاج مالکی" ووفاء الوفا تاریخ سید المصطفیٰ تاریخ مدینہ منورہ بھی اگر دستیاب ہوا تو نور علی نور ہوگا۔ اگر چہ یہ فرمائش میرا ضمیر کسی پر ڈالنا نہیں چاہتا لیکن آپ میرے برادر محب صادق ہے اور آپ کے ساتھ میرا والا حقیقی محبت ہے اس لئے بلاخوف آپ پر بوجھ ڈالتا ہوں اگر رقم نہ ہو تو پھر گلہ بھی نہ ہوگا کیونکہ یہ سفر تو اخراجات کا سفر ہے۔ اور آپ کے تکالیف کا بھی بخوبی علم ہے۔ لیکن چونکہ یہ کتابیں یہاں مارکیٹ میں نہیں اس لئے لکھدے۔ مادر علمی دار العلوم حقانیہ کیلئے دعا کرتے وقت ہمارے اس چھوٹے درسگاہ کو بھی یاد فرمانا کہ دارالعلوم حقانیہ کی چھوٹی شاخ کو بھی بالیدگی نصیب ہو آمین حضرت قبلہ مرشدنا ومولانا شیخ المدینہ عبدالغفور صاحب صدیقی کیخدمت عالیہ میں قبلہ والد صاحب کی طرف سے سلام مسنون عرض کریں اور ختم کے بعد ہمارے لئے دعا کی درخواست فرمادیں اگر موقعہ ملا۔ تو حضور اکرم ﷺ کیخدمت مبارک میں بندہ ناکارہ کا درود وسلام عرض فرمانا کہ آپ کا ایک گنہگار اُمتی آپ مبارک کے شفاعت کا طلبگار ہے اُن کا شفاعت فرما حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ کیخدمت عالیہ میں بندہ ناکارہ کا سلام مسنون عرض کرنا آپ انشاء اللہ یہ کام سرانجام فرما کر دینی اخوت اور اپنے اخلاق کریمانہ کام میں لائینگے۔ والسلام آپ کا نیازمند بھائی قاضی فضل دیان عمرزئی

محاسنه هيولى كل حسن. ومغنا طيس افئدة الرجال

چو با حبیبؑ نشینی و باده پیمائی. بیاد آر حریفان باده پیمارا

(۲)

(اخلاص ومحبت کا اظہار)

۳ر فروری ۱۹۷۷ء

برادرم مولانا سمیع الحق صاحب زید عنایتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف بالخیر باد آپ کے مصروفیات اور تعلقات عالیہ سے بخوبی علم ہے کہ آپ حضرات مجھ جیسے نالائق اور ناکارہ کے طرف بھی التفات فرمائیں۔ بھائی جان افتاد طبیعت سے مجبور ہو کر آپ کو اس خط کے دیکھنے پر تکلیف دے رہا ہوں۔ کیونکہ میرے لئے آپ کا در آشیانہ ہی میرے روحانی سکون کا واحد ذریعہ ہے۔ آپ التفات کرے یا نہ کرے آپ انزل الناس منازلھم کو عمل میں لائے یا نہ لائے الہ العالمین نے آپ کے در آستانہ کو جو مقام دیا ہے وہ میرے لئے باعث فخر ہے کہ مجھ جیسے کو بھی اس آستانہ عالیہ اس مقام ترقی پر نہیں کہ آپ جیسے لاڈلے حضرات سے مخاطب کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں ورنہ چہ را نسبت خاک را با عالم پاک قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں۔ عرصے سے آپ بھائیوں اور خصوصاً قبلہ شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کی ملاقات کے لئے دل ترستا ہے لیکن آپ حضرات کے مصروفیات اور حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب کے کاموں کے بہتات ومصروفیات سے مجبور ہو کر ارادہ کو روکتا ہوں اور آپ بھی میرے خط کو ردی کے ٹوکری کے حوالہ کر کے جواب نہیں لکھتے آپ میرے لئے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے دعائیں اور ہدیہ سلام مسنون پیش خدمت کرے برادرم انوار الحق صاحب مولانا سلطان محمود صاحب مولانا گل رحمان صاحب کو سلام عرض کرے۔ علامہ افغانیؒ کا بہانہ کر کے کبھی تو تشریف لائیں۔ والسلام آپ کا بھائی بندہ خاکسار فضل دیان

(۳)

(اکوڑہ آمد کی اطلاع)

عمرزئی ۳ر صفر ۱۳۹۵ھ

برادرم مولانا صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف بالخیر باد۔ میں نے ایک کارڈ اس سے قبل روانہ کیا تھا

خدا جانے آپکے معروفیات سے باصرہ نواز ہوا ہوگا یا نہیں اگر حیات نے وفا کی توانشاء اللہ آپ حضرات کے قدمبوسی کیلئے بندہ اور عبدالہادی صاحب ۱۷ فروری شام اتوار کو حاضر خدمت ہونگے اس حاضری کا باعث۔۔ظہور الدین صاحب تورڈھیری کی شادی خانہ آبادی کے دعوت خصوصی پر ہورہا ہے اور اسے بہانہ بنا کر آپ حضرات کیساتھ ملاقات کرنے کا از حد متمنی ہے خدا کرے کہ کوئی عذر مانع نہ آئیں اور حاضری اور آپ کی ملاقات نصیب ہوں۔امید ہے قبلہ شیخ الحدیث صاحب مدظلہ دامت برکاتہم کی صحت عافیت سے ہوں میرے طرف سے سلام مسنون عرض کریں۔برادرم مولانا انوار الحق کی خدمت میں سلام مسنون عرض کریں۔محترم مولانا سلطان محمود صاحب و مولانا گل رحمان صاحب کیخدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

ہر وقت خوش کہ دست دید مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار دیست

اللہ رحم فرمادیں۔　　والسلام　آپکا بھائی فضل دیان عمرزئی

(۴)

یکم فروری ۱۹۷۱ء (ریڈیو پاکستان سے انٹرویو پر تحسین O میاں محمد فیاض اور عبدالخالق خلیق کی تعزیت)

برادرم مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،مزاج شریف بالخیر باد حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ اور آپ کا انٹرویو ریڈیو پشاور سے ساڑھے آٹھ بجے شب کو سنا دل کو سرور حاصل ہوئی آپ حضرات نے مختصر وقت کے انٹرویو میں جو روئیداد پیش کیا اور جس احسن طریقہ پر تاریخی و تعلیمی ظفر کو بیان کئے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں دل نے چاہا کہ آپ کی خدمت عالیہ میں اپنے طرف سے دلی مبارکباد عرض کروں الہ العالمین مادر علمی کے ترقی و کامیابی کیلئے حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کو طویل زندگی مع صحت کے نصیب فرمادیں میرے طرف سے حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کو سلام مسنون اور دعا کی درخواست عرض کریں نیز آپکی مولانا محمد تقی صاحب عثمانی کیساتھ اس دوران ملاقات ہوئی تو آپ میرے طرف سے سلام مسنون کے بعد یہاں آنے کا ذکر فرمادیں چونکہ حبیب اللہ صاحب بھی عرصہ سے اس موڈ میں ہے کہ آپ آئیں اسلئے آپ برادرم مولانا محمد تقی صاحب و برادرم مولانا قاری سعید الرحمان صاحب کو اس پروگرام پر آمادہ کریں۔ہمارے لئے آپ تینوں کی آمد ایک تاریخی یادگاری خوشی ہوگی۔اور ڈرائیوری کے فرائض محترم شفیق فرمائیں گے۔برادرم مولانا حبیب اللہ صاحب پر درد گردہ آیا اللہ نے صحت دی سابق استاد دار العلوم حقانیہ مولانا میاں محمد فیاض صاحب و محترم ممبر شوریٰ عبدالخالق خلیق صاحب۔۔۔۔۔۔کے وفات پر ادارہ دار العلوم و مہتمم صاحب مدظلہ کیساتھ تعزیت میں برابر کے شریک ہیں اللہ دونوں کو اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمادیں برادرم حاجی انوار الحق صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ صاحبزادہ فضل رحیم صاحب کو ساتھ لاؤنگا ابتک انکے انتظار میں ہوں علامہ افغانی صاحب بھی اس کے تحفہ کے انتظار میں ہے میرے طرف سے سلام مسنون عرض فرمادیں۔مولانا محمد حسن جان صاحب کو میرے طرف سے سلام مسنون۔بیمار پرسی عرض کرنا ناظم صاحب کو سلام مسنون۔برادرم شفیق صاحب کو سلام مسنون۔

آپکا طالب دعا۔۔فضل دیان۔۔عمرزئی

(۵)

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ (مدیر البلاغ کا دورہ اکوڑہ خٹک کے موقع پر عمرزئی اور تنگی کا دورہ)

برادرم مولانا سمیع الحق زیدت معالیکم،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،مزاج شریف بالخیر باد بقول عبدالہادی الشیئی باشئی یذکر کل بروز ہفتہ

بندہ اور برادرم قاضی فضل منان صاحب حضرت علامہ افغانی مدظلہ کے بیمار پرسی کیلئے پشاور جانا تھا گھر سے سڑک پر آئے اتنے میں تنگی سے لاری آئی اور ہمیں دیکھ کر کھڑی ہوئی لیکن ادھر ادھر دیکھ کر رش کیوجہ سے اندر جگہ نہ ملنے پر کلینڈر کو جانے کو کہا اس اثنا میں صاحبزادہ حامد جان سلمہ پر نظر پڑی میں نے کہا کہ آپ کدھر سے، لاری جاتے ہوئے مصافحہ کیا اور کہا کہ اکوڑہ جا رہے ہیں بعد میں خیال آیا کہ برلن گئے ہونگے آپکے دل میں بھی نہ آیا کہ آپ انہیں اس پروگرام میں عمرزئی کیلئے کچھ کہہ دیتے افسوس اس بات پر آیا کہ صاحبزادوں کی عمرزئی پر جاتے ہوئے انکی کچھ عزت پذیرائی نہ ہوئی ان کے معصومانہ اور تعارفانہ چہرے ایسے ہی ہم سے رخصت ہوئے کئی دنوں سے خیال بلکہ پروگرام آپ اور حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کے ملاقات کیلئے عبدالہادی صاحب کیساتھ بنایا ہے۔ بھائی جان برادرم مولانا حبیب اللہ صاحب مدظلہ آپ سے اور مدیر البلاغ[1] سے کبیدہ خاطر ہوتے نظر آرہے ہیں مدیر البلاغ نے اپنے رسالہ میں کوائف دارالعلوم کراچی میں اکوڑہ خٹک اور عمرزئی آنے کا ذکر کیا تھا اور تنگی کا نام تک نہ لایا۔ اسطرح نائب مدیر۔ محترم شفیق صاحب نے بھی کوائف میں بالکل سرے سے کسی قسم کا ذکر ہی نہ کیا کہ مولانا تقی صاحب کہیں دارالعلوم حقانیہ کے باہر بھی گئے ہوں وہ فرماتے ہیں کہ آخرالحق پر ہمارا بھی حق ہے کہ ایسے اہم پروگرام کا ذکر تک اسمیں نہ کیا واقعی یہ شکوہ ان کا درست ہے اور آپ کے رسالہ میں نام کا آنا توان جیسے حضرات کیلئے ان کے شخصیت کے ابھارنے میں ممدومعاون ہوتے ہیں لیکن نہ معلوم آپ حضرات نے کیوں ادھر التفات نہ فرمایا آپ بہتر جانتے ہوں گے رموز مملکت خویش خسروان دانند۔ برادرم حبیب اللہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ اب مدیرالحق صاحب کے نام جرنل صاحب کا خط بھی انکے خیالات کے پرواز کیلئے کافی ہے اب زمین کے مکینوں پر ان کا نظر کب لگیگا میں نے اگرچہ انکو تسلی دی کہ دوبارہ کہیں انکا ذکر آپکے نام سے شائع کر کے تلافی مافات کریگا لیکن اس پر کچھ اثر نہ ہوا اور فرمایا کہ ہمارے زندگی میں نام تک اپنے جریدے میں نہیں لاتا پھر جب ہم عالم جاودان کو رخصت ہونگے تو کیا تعزیتی قرارداد سے نجات ہو سکے گا۔ علامہ افغانی مدظلہ نے فرمایا کہ مولانا سمیع الحق صاحب کام کے آدمی ہیں' کاموں کے بہتات کے ہوتے ہوئے میری بیمار پرسی کی برادرم مولانا انوارالحق صاحب کا ذکر نہ کیا کیا وہ آپکے ساتھ تھے یا نہ اور ایک قدیم اور طب جدید کے علاج کا موازنہ ذکر کیا اگر آپ ہوتے تو الحق کے لئے کافی مواد جمع کئے ہوتے۔ آپ کے اداریہ اور حسن ترتیب مضامین کا تہہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ اللھم زدفزد، آمین،　　آپکا بھائی قاضی فضل دیان

(۶)

۳رجب المرجب ۱۳۹۸ھ　（مولانا تقی عثمانی قاری سعیدالرحمان علامہ افغانی وغیرہ کا ذکر）

برادرم مولانا سمیع الحق صاحب زیدت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف بالخیر باد، بھائی جان آپ کی عدیم الفرصتی کا بخوبی علم ہے لیکن کیا کیا جائے۔　　فدا ہو آپکی کس کس ادا پر　　ادائیں لاکھ اور بیتاب دل ایک

میں نے اس سے قبل بھی ایک خط روانہ کیا تھا لیکن آپ کے ہزاروں خطوط میں مجھ جیسے انجان کا مقام آپ کے باصرہ سے گزرا ہوگا یا نہ اگر گزرا بھی ہو تو آپ کی بلندی پرواز نے کب اجازت دی ہوگی کہ آپ اس پر نظر جمائے ریڈیو سے سننے میں آیا کہ اسلامی مشاورتی کونسل پشاور میں بلایا گیا اور سود در سود کے ختم ہونے پر سوچ بچار کر کے اسکو رائج الوقت طریقہ پر اپنائے واقعی ان حضرات نے اسلام کے نشاۃ ثانیہ کے لئے خوب کیا اور ان جیسے دوسرے کاموں کیلئے بھی اپنی خداداد فراست کو کام میں لائیں گے۔ اس ضمن میں برادرم مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ کی طرف خیال آیا کیا وہ تشریف فرما ہوئے ہیں کیا دوبارہ اسکی آمد سے ہم محظوظ ہو جائیں گے۔ اگر ملاقات ہوئی تو میرا تحیہ سلام مسنونہ

[1] مولانا تقی صاحب عثمانی کے کسی دورۂ اکوڑہ خٹک کے موقع پر ہم تفریحی طور پر تنگی اور عمرزئی بھی گئے ہمارے مخلص دوست مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل حقانیہ نے تنگی کا ذکر نہ کرنے پر گلہ کیا ہوگا یا مکتوب نگار کا مذاحی انداز ہے۔

ان کی خدمت عالیہ میں عرض کریں حضرت قاری سعید الرحمان صاحب کی تقریر روزنامہ نوائے وقت میں دیکھ کر اسکی یاد تازہ ہوئی۔آمدم برسر مطلب قبلہ شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کے حالات سے اب تک مطلع نہ ہوا کہ حضرت مدظلہ کی صحت اب کیسی ہے۔خدا کریں کہ حضرت مدظلہ روبصحت ہوں گرمی کے زیادتی کیوجہ سے ارادے پر ارادے باندھتے ہوئے فسخ کی نوبت آتی رہتی ہے خدا کرے کہ موسم خوشگوار ہو اور آپ حضرات کی قدمبوسی کیلئے حاضر ہوجاوں مجھے عمر بھر اتنا تکاسل کا دورہ نہیں پڑا جتنا اس بار کے اتنے عرصہ میں اکوڑہ خٹک نہیں آیا معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرات کی توجہ میں کمی آئی ہو یا میرے اخلاص میں کمی آئی میرے لئے دعا کریں کہ اس محبت واخلاص میں زیادتی نصیب فرمادیں محترم افغانی مدظلہ کو بھی اس جمعہ کو گرمی کے وجہ سے اپنے مرض کا دورہ آیا اب کچھ افاقہ ہوا ہے اس سے قبل آپکے محبّ صادق صاحبزادہ محمد ایوب جان صاحب کو بھی کراچی میں بلڈ پریشر کا دورہ آیا تھا اور چودہ دن جناح ہسپتال میں گزار کر واپس پشاور ہوئے۔یوسف بنوری نمبر میں آپکا مضمون بار بار پڑھا اور ایک واقعہ سے اپنے مضمون کو درخشاں فرمایا۔ آپکا بھائی فضل دیان

(۷)

۴ فروری ۱۹۷۹ء

(شیخ الحدیثؒ کا کراچی میں علاج)

یاالٰہی تاابد قائم یہ میخانہ رہے

برادرم مولانا سمیع الحق صاحب زیدت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف بالخیرباد۔آپکا مبارکنامہ عرصہ کے بعد ملا از حد خوشی ہوئی کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم العالی روبصحت ہو رہے ہیں بھائی جان للہ میرا سوال قبول فرمادیں کہ ایک دفعہ کہاں کہ حضرت مدظلہ کو اور زیادہ درازی عمر نصیب فرمادیں بھائی جان مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ حضرات استاد کراچی میں لگائیں گے مجھے جب اکوڑہ خٹک آکر معلوم ہوا کہ آپ حضرت کو اپریشن کیلئے گئے تو خیال تھا کہ اپریشن ہوتے ہی واپس ہونگے اگر یہ پتہ لگ جاتا کہ آپ اتنے دیر وہاں قیام فرمائینگے تو بندہ فوراً آپکے ہاں آجاتا اور حضرت کے تیمارداری اور خدمت کو اپنے لئے ایک سنگ میل جانتا جو میری زندگی کیلئے ایک درخشاں باب ہوتا لیکن اتنا قسمت کہاں سے لاؤں آپ بھائی مجھے ان سعادتوں میں کب شریک کرتے ہیں۔آپ صاحب کا ایک فوٹو ـــ کراچی کے روزنامہ ـــ پر دیکھ لیا تھا کہ آپ اس میں کسی وفاقی وزیر سے محو گفتگو تھے اور حضرت مدظلہ چارپائی پر لیٹے تھے۔

والسلام آپکا نیازمند بھائی فضل دیان

(۸)

۸ جنوری ۱۹۸۱ء (مولانا شاہ سید زرہ میانہ فاضل دیوبند سے ملاقات ○ الحاج شیر افضل بدرشی کی وفات)

برادرم مولانا سمیع الحق صاحب زیدت مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف بالخیر باد آن جناب کے قدمبوسی کیلئے حاضر خدمت ہوا تھا کہ لاہور اور کراچی کے دورہ پر گئے تھے آپ کے در پر ہاتھ رکھ کر دل کو تسلی ہو کر رخصت ہوا لیکن آپکے ساتھ ملاقات نہ ہونے کیوجہ دلی اطمینان نہ ہوا۔انشاءاللہ مستقبل قریب میں پھر آنے کا ارادہ عبدالہادی صاحب کے رائے پر چھوڑا ہے خیال ہے کہ اس ضمن میں مولانا الحاج شاہ سید صاحب[1] زرہ مینہ جو میرے رفیق حج تھے ملاقات کرسکوں اور آپ کیساتھ کچھ روحانی سکون حاصل کرنیکے لیے حاضر ہوا کیا آپ

---

[1] میرے والد ماجدؒ بالخصوص میرے ماموں مولانا عبدالحنان جہانگروی فاضل دیوبند کے زمانہ طالب علمی ہندوستان دیوبند میرٹھ وغیرہ کے رفیق وہم درس تھے دارالعلوم حقانیہ اور حضرتؒ سے آخر دم تک وابستہ رہے، اکوڑہ خٹک کے قریب موضع زرہ میانہ کے باشندہ تھے (س)

آئندہ ہفتہ عشرہ میں تو کسی پروگرام پر نہ ہونگے بھائی جان دارالعلوم حقانیہ کے ناموراور بے لوث خادم [1]الحاج شیر افضل خان صاحب قدس سرہ کی وفات حسرت آیات سے نہایت صدمہ ہوا حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم العالی کواس کے فراق سے کافی صدمہ ہوا ہوگا کہ دارالعلوم حقانیہ کاایک بے بدل خادم بے مثال صالح سے دنیا خالی ہوگئی اوران کے بدل سے بھی حرمان ہی ہے فالی اللّٰہ المشتکی والیہ المرجع والیہ المآب ، دارالعلوم حقانیہ کیلئے الہ العٰلمین کوئی اس جیسے مثل وبدل عطافرمائیں آمین۔حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کیخدمت عالیہ میں سلام مسنون اورمیرے طرف سے دعائے تعزیت عرض کردیں۔ والسلام آپکا بھائی۔۔فضل دیان

(۹)

۴ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ　(التفات میں کمی کی شکایت O شیخ الحدیث کے عم زاد عبدالغنی کاکا کی تعزیت)

اس دل میں حسرتوں کے سوا کچھ نہیں رہا
جو دل کہ تم کو دیکھ کر وقف سرور تھا

برادرم مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ،مزاج شریف بالخیر باد، بھائی جان آپکو خدا وندلم یزل ترقیوں پرترقی نصیب فرمادیں۔آمین ثم آمین۔لیکن آپکے یہ ترقیاں ہمارے لئے باعث حجاب ہوتی جارہے ہیں خدا کرے کہ آپ کے اوقات میں خیر وبرکت کے چشمے ابل کر ہمارے طرف بھی کچھ خیال پیدا ہوجائے کیونکہ عرصہ سے آپ ہمارے طرف وہ التفات خیال میں بھی نہیں لاتے جو پہلے تحریر وزبان پر ہوتے۔ہمارے لئے آپ کی ہرادا باعث خوشی ہے حضرت قاری صاحب مدظلہ سے شکوہ وشکایت تو عبث ہے کیونکہ وہ اس مقام پر پہنچے کہ ہم خاک نشینوں کوخواب وخیال میں بھی نہیں لاتے ہونگے۔لیکن آپکو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم عطا کیا ہے آپ ان کے نقش قدم پر نہیں چلیں گے آپ کی مصروفیات کا بخوبی علم ہے لیکن یہ مصروفیات کب کم ہوتی جائینگی۔قلندری سفر کیساتھ ایک مردانہ وار قدم اٹھائیں اور ہمارے دلوں کی پیاس بجھائیں۔اس تحریر کا باعث حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کے چچازاد بھائی [2]کی وفات ہوا' برخوردار محمد طیب سلمہ سے معلوم ہوا حضرت کاکا جی صاحب مرحوم کواللہ تعالیٰ مغفرت اور رحمت سے سرفراز فرمادیں اور حضرت شیخ الحدیث صاحب اور آپ جملہ رشتہ داروں کوصبر جمیل سے بہرہ مند فرمادیں۔آپ حضرات کے غم میں ہم سب برابر کے شریک ہیں۔حضرت شیخ الحدیث صاحب سے سلام مسنون کے بعد ہمارا تعزیت عرض کرے۔برادرم محمد انوار الحق صاحب کیخدمت میں سلام مسنون۔

آپ کا بھائی قاضی فضل دیان غفرلہ،

(۱۰)

(مرحوم خسر الحاج میاں کرم الٰہی کی وفات پر تعزیت)

برادرم مولانا سمیع الحق زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج شریف بالخیر باد کافی عرصہ ہوا ملاقات نصیب ہوا خیال تھا کہ پشاور کے جلسہ میں ملاقات ہوگی لیکن آپ انہی ایام میں کراچی تشریف فرما ہوئے تھے۔برادرم مولانا شیر علی شاہ صاحب نے ۲۵ فروری کے جلسہ کا دعوت بھی دیا لیکن پشاور سے آتے ہی زکام سے نڈھال رہا جو اب تک افاقہ نہیں ہوا۔آج اخبار مشرق میں انتقال پرملال کے نیچے جناب

---

[1] دارالعلوم کے رکن رکین مجلس شوریٰ کے رکن تعمیری کمیٹی کے صدر، موضع بدرشی کے مناسبت سے چیف آف بدرشی کہلاتے تھے، تمام اکابر دیوبند سے والہانہ گرویدگی تھی اپنے کفن کے کونوں پر فرط عقیدت سے حضرت شیخ اور دیگر بزرگوں مولانا مدنی مولانا درخواستی کے نام لکھوار کھے تھے، صوبہ سرحد کے سرکردہ بااثر افراد میں شمار تھا جناب محمد عثمان خان اور قربان علی خان سابق ایم پی اے وغیرہ کے والد تھے۔

[2] جناب عبدالغنی کاکا مراد ہیں جو حضرت ؒ کے عم زاد تھے۔

الحاج کرم الٰہی صاحب قدس سرہٗ انتقال کر گئے۔ پڑھکر از حد صدمہ ھوا انا للّٰہ و انا الیہ راجون واقعی وما المال والا ملون الاودیعۃ۔ مرحوم کا صدمہ مفارقت آپ اور والدہ ماجد صاحب سلمہ کیلئے اور نیز مادر علمی کیلئے کوئی معمولی صدمہ نہیں ہے لیکن خداوند کریم کی مرضی پر بندوں کو راضی ہونا ضروری ہے مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ دارالعلوم عمرزئی کے اساتذہ وطلباء نے فاتحہ خوانی کا ثواب حضرت حاجی صاحب قدس کے روح کو بخش دیا بندہ اور قبلہ والد صاحب اور برادرانم بھی دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم حاجی صاحب مرحوم کیلئے سامان رحمت ومغفرت مہیا فرمائیں۔ بھائی جان چاہیے تو یہ تھا کہ بندہ اس واقعہ دلریش پر خود تعزیت کیلئے حاضر ہوتا لیکن بیماری کے عذر نے معذور کر دیا ہے آپ کی اخلاق کریمانہ سے قوی امید ہے۔ کہ مجھے معذور جان کر تعزیت قبول فرماویں۔ اور اس غم میں برابر شریک کریں۔

والعذر عند کرام الناس مقبول

بندکی طرف سے قبلہ شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ کو بھی سلام مسنون کے بعد ہمدردی وتعزیت میں خدمت فرماویں قبلہ والد ماجد کیطرف سے سلام مسنون اور حضرت کے آنکھوں کی شفایابی کیلئے دعا عرض کرتا ہے۔ والسلام

سلطان محمود صاحب ومولانا اجمل صاحب اور برادرم انوار الحق کو سلام مسنون عرض ہے۔ شریک غم قاضی فضل دیان

☆☆☆

مولانا فضل ربی ندوی[1] کراچی

(۱)

۷رمارچ ۱۹۷۹ء (مولانا ابوالحسن علی ندوی کے تصانیف قصص النبیین کی نصاب میں شمولیت)

مکرمی مولانا سمیع الحق مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی! اُمید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہونگے۔ کتاب "نبی رحمتؐ" کا تبصرہ اُمید ہے کہ آپ نے اپنی مصروفیات کے باوجود کر دیا ہوگا۔ ہم رسالہ "الحق" کے انتظار میں ہیں اگر تبصرہ نہیں دیا ہو تو کم از کم "نبی رحمتؐ" کا اشتہار ہی دیدیں یا پھر منسلکہ فہرست میں سے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب مدظلہ کی تصنیفات کی فہرست ہی شائع کریں۔ دیگر یہ کہ آپ نے قصص النبیین کو داخل نصاب کروانے کی بات کی تھی۔ آپ نے عرض کیا تھا کہ میں بات چلاؤ نگا اس سلسلے میں بھی تحریر فرمائیں کہ بات کہاں تک پہنچی۔ آپ کراچی کب تشریف لا رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ کتابیں آپ کو مل گئی ہوں گی۔ حدیث پاکستان اور عصر حاضر میں دین کی تفہیم وتشریح جلد ہی طبع ہو کر آنے والی ہے انشاء اللہ روانہ کر دی جائیں گی۔ مخدومی حضرت مولانا مدظلہ کی طبیعت کیسی ہے دعاؤں کی درخواست کریں۔ سب احباب کی خدمت میں سلام عرض کریں۔ دیگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور تحریر کریں۔

فقط والسلام: مولانا فضل ربی

(۲)

۲۸رمارچ ۱۹۷۹ء (مولانا ندوی کی دو کتابیں برائے تبصرہ)

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مجلس کی جانب سے دو کتابیں برائے تبصرہ "عصر حاضر میں دین کی تفہیم وتشریح" ارسال کی جارہی ہیں

---

[1] مکتوب نگار کو مولانا علی میاںؒ کے تصانیف کے پاکستان میں پھیلانے اور طبع کرنے میں خاص شغف ہے۔ مجلس نشریات اسلامی کراچی، لکھنؤ کے بعد پاکستان میں ندویت کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔

براہ کرم وصول یابی کی فوراً اطلاع دیں نوازش ہوگی۔ فقط والسلام فضل ربی ندوی

(۳)

۲۸ رجنوری سن ۱۹۸۰ء (مولانا ابوالحسن علی ندوی کو شاہ فیصل ایوارڈ)

مکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی۔اُمید ہے کہ آپ بخیروعافیت ہونگے۔آپ کو حضرت مخدومی مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کو جو شاہ فیصل ایوارڈ ملا ہے اس خبر کی فوٹو اسٹیٹ روانہ کردی گئی تھی۔اُمید ہے کہ آپ نے اس پر "الحق" میں اداریہ ضرور لکھا ہوگا۔اسکی کاپی ضرور بھیجیں۔میری خواہش یہ تھی کہ اگر آپ اپنے زیر اثر اخبارات اور دیگر جرائد کو اس ایوارڈ کی طرف توجہ دیں کہ وہ اس پر ضرور لکھیں۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ حضرت مولانا مدظلہ ہندوستانی ہیں۔لیکن پاکستان کا تعلق شاہ فیصل ایوارڈ اور سعودی حکومت سے بہت ہی قریبی ہے اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ یہ ایوارڈ اسلامی خدمات پر دیا گیا ہے۔اور پاکستان اسلامی ملک ہے یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ پچھلے سال اس ایوارڈ پر ہفتوں نہیں مہینوں اخبارات اور جرائد میں کچھ نہ کچھ آتا رہا۔لیکن کیا آپ بتائیں گے کہ اب حضرت مولانا مدظلہ کے معاملہ میں ایسی سرد مہری کی کیا وجہ ہے۔برائے مہربانی آپ حضرات کچھ نہ کچھ ضرور کریں۔اس موقع کو ضائع نہ کریں۔ایک بات یہ ہے کہ آپ مختلف تنظیموں کی طرف سے حضرت مولانا مدظلہ کو مبارکباد کے مضمون اخبارات میں چھپوائیں نوازش ہوگی۔یہاں کراچی میں میں نے اخبارات پر زور دیا تو الحمدللہ کافی کچھ آگیا ہے۔آپکے جواب کا انتظار ہے۔اخبارات میں جو مضمون آئے اس کی کٹنگ ضرور روانہ کریں۔

ایک چھوٹا اشتہار بھیج رہا ہوں اُمید ہے کہ آپ "الحق" میں دے کر ہماری ہمت افزائی کریں گے۔ مولانا فضل ربی ندوی صاحب

نوٹ:۔ قبلہ والد صاحب اب کافی بہتر ہیں۔گھر آگئے ہیں آپ نے دارالعلوم ندوۃ اور علماء کے نصاب کو مدارس میں داخل کرنے کی پہلے بھی کافی کوشش فرمائی تھی۔اب صورت حال کیا ہے۔ذرا روشنی ڈالیں۔حضرت مدظلہ العالی کی خدمت میں سلام دعا۔دعاؤں کی درخواست کہہ دیں۔ فقط والسلام فضل ربی ندوی

☆☆☆

مولانا فضل سبحان عباسی [1] کراچی

(مدینہ کی ملاقاتوں کے تسلسل کی دعا)

بشرف ملاحظہ عالی جناب محترم ومکرم حضرت مولانا مولوی سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔خیریت وعافیت کے بعد عرض ہے کہ جناب کے حالات زبانی مولوی فضل مولیٰ صاحب [2] سے معلوم ہوئے۔حقیر کو نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ آنجناب بمع اہل عیال کے بخیریت ہے۔مدینہ طیبہ سے خطوط آتے ہیں بھائی حبیب الرحمٰن دو مہینہ کی چھٹی پر آئے ہے وہاں لطف اللہ [3] عبدالحق وحضرت مولانا صاحب مدظلہ وعبدالرحمٰن وعبدالوہاب سب بخیریت ہیں آپکے سلام غائبانہ ہم لکھتے رہتے ہیں اور انہوں نے بھی آپکو ایک دو خط میں

---

۱ مولانا عبدالغفور عباسی مدنی کے قریبی عزیز کراچی میں خطابت کی خدمت کی۔ انکے دو صاحبزادے عباد الرحمان اور مطیع الرحمان کو دارالعلوم میں پڑھانے بھیجا دونوں فارغ التحصیل ہوئے اور اب کلفٹن کراچی وغیرہ میں اعلیٰ ادارے چلا رہے ہیں۔

۲ مولانا فضل مولیٰ ہزاروی مدرس دارالعلوم حقانیہ بانی مدرسہ دلیوڑی اوگی ہزارہ (مدفین جنت المعلیٰ مکہ معظمہ) مزید حالات ان کے خطوط میں

۳ حضرت عباسی کے فرزندان اور بھتیجے وغیرہ

سلام لکھا ہے مگر بندہ کو پھر خط لکھنے کا موقعہ نہیں ملا معاف فرماوے۔اب بطور یاداشت کے یہ چند سطور لکھ رہا ہوں اور طالب دعا ہوں اور نیز اپنے قبلہ گاہ جناب حضرت شیخ الحدیث والتفسیر کے خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست پیش کیجئے اور نیز امید ہے کہ بھائی حبیب الرحمٰن صاحب کے ہمراہ اگر موقعہ ملا تو شرف ملاقات کیلئے حاضر ہونگے اور جناب تو بہت مصروف ہوتے ہو مگر کبھی کبھی بطور یاداشت کے کچھ تحریر فرمایا کریں تا کہ حرمین شریفین کی مناظر کی یاداشت کی باعث ہو۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم کو آپکو حرمین میں ملاقات نصیب فرماوے۔اللهم ادمنا الاقامة بحرمك و حرمه ﷺ الیٰ ان نتوفی اور حالات مولانا فضل مولی صاحب سے زبانی معلوم ہونگے۔یہ ہمارے خصوصی احباء سے ہیں اور نہایت معتمد عالم ہے۔اللہ تعالیٰ آپکو ان سے خوش رکھے اور انکو آپ سے آمین۔

سید اصغر علی شاہ صاحب کو سلام عرض ہو۔　　فقط والسلام

☆☆☆

مولانا فضل غنی فاضل دیوبند، مردان

۱۹۹۹ء　　(دینی مدارس کے تعطیلات میں تبدیلی کا مسئلہ)

جناب راشد صاحب مدیر الحق سلمہ اللہ تعالیٰ۔سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ "الحق" میں تعطیلات مدارس کے متعلق جو مشورہ دیا گیا ہے مجھے بذاتہ اس سے بالکل اتفاق ہے۔مناسب ہے کہ آئندہ پرچہ میں آراء معلوم کرنے کیلئے اعلان فرمادیں کہ مدارس کے جن حضرات کو اس سے اتفاق ہو وہ ادارہ کو مطلع کریں۔اور پھر وفاق المدارس کی مجلس شوریٰ میں پیش فرمادیں مالہ و ماعلیہ کے بعد متفقہ فیصلہ کے اعلان سے اہل مدارس کو مطلع کی جاوے۔میرے نزدیک جون جولائی میں تعطیلات کے وجوہ ترجیح ذیل ہیں:

(۱) بعض مدارس میں مدرسین کی تنخواہ اتنی نہیں ہے جتنا کہ بجلی کا خرچ ہے۔ (۲) گرمیوں میں نہانے کپڑے دھونے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے وضو خانے وغیرہ میں پانی پہنچانے کیلئے موٹر پمپ استعمال کرنا پڑتا ہے اور یہ آٹھ دس گھنٹے چلانا تو خواہ مخواہ ہوتا ہے اس سے بھی بجلی کا خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ (۳) بعض مدرسین اور طلباء باہر سے چھ چھ میل بلکہ دس دس میل سفر کر کے مدرسہ آتے ہیں۔واپسی میں ۱۲ بجے بعض سائیکلوں اور کوئی بس کے ذریعہ اپنی اقامت گاہ جاتے ہیں جس میں مالی جانی دونوں طرح نقصان ہوتا ہے۔بس میں جانے والے انتظار میں خشک ہو جاتے ہیں۔ (۴) آج کل فیشن کا زمانہ ہے لوگ بغیر استری کے کپڑے استعمال نہیں کرتے۔طلباء بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔اسی طرح ترکاری اور چائے پکانے کیلئے ہیٹر وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔اس کا بوجھ بھی مدرسہ کی بجلی پر ہوتا ہے۔ (۵) مدرسہ کے کمروں میں تو اکثر مدرسہ کی طرف سے پنکھے لگے ہوتے ہیں جس کمرہ میں نہ ہو تو وہاں طلباء ذاتی پنکھے استعمال کرتے ہیں۔پنکھے چلتے ہیں خواہ کمرہ میں کوئی موجود ہو یا نہ ہو۔اسی طرح بلب۔ (۶) بعض اساتذہ بھی کسی اور جگہ خطیب یا امام یا کہیں اور جگہ ان کا گھر ہوتا ہے جس کیلئے وہ مجبوراً ۱۲ بجے واپس چلے جاتے ہیں جو مالی جانی خطرہ سے خالی نہیں۔ (۷) باقی رہا دورہ تفسیر وغیرہ تو وہ ایک اختیاری چیز ہے جس کی ہمت ہو تو گرمیوں میں پڑھ لے ورنہ ہر مدرسہ میں تفسیر اور ترجمہ کیلئے عصر کے بعد ایک گھنٹہ ماہر استادوں کے حوالہ کیا جائے۔تفسیر و ترجمہ میں تو فرق نہیں ہے صرف لہجوں کا فرق ہے۔

فقط والسلام: المرسل مولوی فضل غنی

فاضل دیوبند، موضع میاں خان،

ضلع و تحصیل مردان

مولانا حاجی محمد فضل کریم[1] فیصل آباد

۲۲ر اپریل ۱۹۸۹ء (متحدہ علماء کونسل کے فیصلوں کی تائید)

محترم ومکرم حضرۃ مولانا محمد سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف! آپ کا مکتوب ملا۔ کاشف احوال ہوا۔ متحدہ علماء کونسل کی سپریم کونسل کے فیصلہ کے مطابق میں نے اپنے حلقہ اثر میں تمام خطباء وعلماء کو تاکید کردی ہے۔ کہ وہ مکتوب میں مندرجہ چاروں امور پر بھرپور روشنی ڈالیں۔ اور یوم مطالبات میں شرکت کی تلقین بھی کردی ہے۔ اس سلسلے میں انشاء اللہ ہمارے خطباء وعلماء بھرپور طور پر تعاون کرینگے۔ اور پریس کانفرنس بھی کی جائیگی۔ فقط والسلام حاجی محمد فضل کریم چیف آرگنائزر متحدہ علماء کونسل پاکستان

☆☆☆

حضرت مولانا فضل محمدؒ[2] (فقیروالی)

(۱)

۲۲ر دسمبر ۱۹۷۴ء

محترم القام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ایڈیٹر ماہنامہ الحق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ امید ہے کہ جناب والا ہر طرح خیریت سے ہونگے۔ عرض اینکہ قبل ازیں عریضہ ارسال خدمت کیا تھا مدرسہ کا سالانہ جلسہ بفضلہٖ تعالیٰ مورخہ ۱۵ر۱۶ر۱۷ر مارچ بروز ہفتہ اتوار سوموار منعقد ہورہا ہے۔ جناب نے ازراہ کرم تواریخ عنایت فرمادی ہیں۔ براہ کرم ہر سہ ۳ ایام جناب والا ہمارے پاس قیام فرمائیں نوازش ہوں۔ والسلام بندہ فضل محمد عفاعنہ مہتمم مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی

(۲)

کیم مارچ ۱۹۷۵ء (دعوت جلسہ)

بخدمت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ایڈیٹر ماہنامہ الحق۔ سلام مسنون۔ مزاج گرامی۔ معروض یہ ہے کہ مدرسہ کا سالانہ جلسہ بحمد اللہ حسب پروگرام ۱۵۔۱۶۔۱۷ مارچ ۷۵ء ہفتہ، اتوار، سوموار، ہورہا ہے۔ جلسہ تشریف آوری کا جناب والا قبل ازیں وعدہ فرماچکے ہیں۔ عریضہ ہٰذا بطور یاددہانی ارسال خدمت ہے۔ براہ کرم بواپسی جواب اپنی صحیح تاریخ آمد سے مطلع فرمادیں حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کی خدمت میں ہدیہ تسلیمات پیش فرمادیں۔ والسلام: فضل محمد مہتمم مدرسہ

(۳)

۲۹ر اکتوبر ۱۹۷۴ء

محترم القام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ امید ہے کہ جناب والا ہر طرح خیریت

---

[1] ممبر قومی اسمبلی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء پاکستان، جماعت اہل سنت پاکستان جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مہتمم، مشہور بریلوی رہنما مولانا سردار محمد صاحب کے فرزند، عورت کی حکمرانی کے خلاف ناجیز کے تشکیل کردہ متحدہ علماء کونسل میں آخر تک سرگرم حصہ لیا اور شریعت بل کے جدوجہد کی بھی تائید کرتے رہے، اس وقت لوازلیگ میں سرگرم ہیں اور گروہی تشدد وتعصب میں جادۂ اعتدال پر قائم نہ رہ سکے۔

[2] مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی کے بانی نہایت مخلص اور دردمند عالم دین انکے قابل فرزند مولانا محمد قاسم انکے جانشین ہیں، مدرسہ علاقہ میں مرکزی مقام رکھتا ہے۔

سے ہونگے۔ عرض آینکہ مدرسہ کا سالانہ جلسہ بفضلہٖ تعالیٰ مورخہ یکم ۲/۳ ربیع الاول ۹۵ھ مطابق ۱۵/۱۶/۱۷ مارچ ۷۵ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہورہا ہے۔ جسمیں جناب کی شرکت وشمولیت از حد ضروری ہے۔ براہ کرم ھ ۳ھ تواریخ عنایت فرما کر ممنون ہوں۔ قبلہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں بھی عریضہ تحریر کردیا ہے۔ جناب بھی سفارش فرمائیں آپ تشریف لاکر انشاء اللہ بہت ہی خوش ہونگے۔

والسلام بندہ فضل محمد عفا عنہ

مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاول پور

☆☆☆

مولانا فضل محمد یوسف زئی[۱] بنوری ٹاؤن کراچی

(۱)

(اکیسویں صدی اور جہاد فی سبیل اللہ پر مضمون)

۱۹۹۹ء

واجب الاحترام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج گرامی! آپکا نوازش نامہ موصول ہوا یاد آوری کا بہت بہت شکریہ، آپ نے اکیسویں صدی کے متعلق الحق نمبر نکالنے کا تذکرہ فرمایا تھا اور اس میں مختلف موضوعات کی نشاندہی بھی فرمائی تھی۔ لفافہ اور خط پر میرے متعلق ایک اشارہ دیا گیا تھا کہ میں اکیسویں صدی اور جہاد فی سبیل اللہ، ے متعلق کچھ لکھدوں، میں نے اسی موضوع سے متعلق کچھ لکھا ہے مضمون اگر طویل ہوگیا۔ تو کانٹ چھانٹ کی اجازت ہے۔ والسلام: فضل محمد بنوری ٹاؤن، کراچی

(۲)

(دفاعی اور اقدامی جہاد O جہاد کا لغوی اصطلاحی معنی O اسکے مفہوم میں تحریف وتاویل کی کوششیں O مولانا شہاب الدین ندوی اور وحید الدین خان کا تعاقب)

۲۰۰۱ء

محترم ومکرم مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج شریف۔ میں نے گزشتہ سال سے الحق رسالہ جاری کرایا ہے اور باوجود سخت معروفیات کے اسے پڑھتا ہوں اور اس کے وقیع اور متوازن مضامین سے لطف اندوز ہوکر استفادہ کرتا ہوں۔ اللہ اسے قائم ودائم رکھے۔ البتہ ماہ صفر ۱۴۲۲ھ بمطابق مئی ۲۰۰۱ء کا شمارہ پڑھ کر تعجب اور حیرانی کے ساتھ بڑی مایوسی چھاگئی اس شمارہ کے صفحہ ۱۷ سے ۳۴ تک ایک طویل مگر دلخراش مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان اسطرح ہے ''اکیسویں صدی کا جہاد قرآن حکیم کے ذریعہ سے'' اس مضمون کا مضمون نگار فاضل مولانا شہاب الدین ندوی صاحب ہیں میں ان حضرت کو نہیں جانتا ہوں مگر اندازہ ہے یہ حضرت ہندوستان کے ماحول کے رنگ کو پاکستانی ماحول کے رنگ پر چڑھانا چاہتے ہیں۔ جناب وحید الدین خان کا جو فلسفہ اس وقت ہندوستانی ماحول پر اثر انداز ہورہا ہے فاضل مضمون نگار کسی حد تک اسی سے متاثر ہیں اور اسی اثرات کو اپنے مضمون میں سموکر

[۱] اکابر اور جید علماء میں سے ہیں جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن کے اجلہ اساتذہ میں سے ہیں۔

قوم کے سامنے پیش کیا ہے میں صاحب مضمون کے مضمون کے قابل گرفت مقامات کی نشاندہی اور اس پر تبصرہ نہیں کر سکوں گا۔ کیونکہ مجھے یقیناً فرصت نہیں تاہم میں اتنا اجمالی عرض کرونگا۔ کہ فاضل مضمون نگار نے ''جہاد مقدس'' پر بہت بڑا ظلم کیا ہے کیونکہ فنون کہ ہر چیز کا ایک تعارف ہوتا ہے اور ہر حکم اور مسئلہ کی ایک لغوی اور اصطلاحی تعریف ہوتی ہے۔ پھر اس تعریف کی جامعیت مانعیت پر بحث ہوتی ہے تاکہ حکم مطلوب ہر خارجی وداخلی اثرات سے محفوظ ہو جائے اگر اسم فاعل، نائب فاعل، مفاعیل خمسہ استثنا مبتدا اور خبر کی جامع مانع تعریف ہے اور حیض ونفاس اور استحاضہ کی تعریف ہے تو کیا اس مظلوم حکم ''جہاد'' کی کوئی جامع مانع تعریف نہیں؟؟ بس صرف یہ ایک حکم ہے جو ایسا معجون مرکب ہے کہ جس میں جو چاہو داخل کر دو اور جو چاہو نکال باہر کرو مضمون نگار نے جہاد کے مفہوم سے ہٹ کر ایک ایسا نقشہ پیش کیا ہے جس میں قرآن وحدیث اور سلف صالحین کا پیش کردہ جہاد گم ہو کر رہ گیا ہے اور اگر اس کے چند اجزاء اور معجون مرکب میں باقی رہ گئے تھے ''فاضل نے'' پلٹ کر اسکو ایسے نظریہ ضرورت کے تحت ڈال دیا جیسا کہ کسی قضائے حاجت کی ضرورت پیش آ کر حمام کی طرف دوڑتا ہے اور جلدی واپس لوٹ کر آرام سے لیٹ جاتا ہے۔ ''فاضل'' نے یہ بھی سعی نامشکور کی ہے کہ ہم اپنے علوم میں ناکام رہے ہیں اب ہمیں جدید علوم کو اپنانا پڑے گا تاکہ ہم ترقی کر سکیں یہ علمی جہاد ہے اور یہ سب سے بڑا جہاد ہے چنانچہ جدید ٹیکنالوجی اور سائنس کی تعریف کرتے کرتے آخر میں ''فاضل'' لکھتے ہیں ''یہی موجودہ دور کا سب سے بڑا جہاد ہے'' ص (۲۹) میں انتہائی درد کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ امت جتنی پستی میں چلی گئی ہے اسے مزید پستی میں نہ دھکیلا جائے بلکہ اسکو اس پستی سے نکالنے کی کوشش کی جائے قرآن وحدیث اور تاریخ امت ہمیں اقدامی جہاد سمجھا رہی ہے اور جدید دور کے چند ماڈرن علماء ہمیں دفاع کا وہ مظلومانہ فلسفہ بتا رہے ہیں جو کسی بھی جاندار حیوان اور جانور کا اضطراری حق ہے جو کسی نے انکو دیا نہیں بلکہ قانون فطرت نے خود اس سے فراہم کیا ہے اور نظریہ مجبوری نے خود اس سے مجبور کر دیا ہے آج یہ آزاد خیال علماء اہل باطل کو تقویت پہنچانے کے لیے مسلمانوں کو ذبح کے وقت ہاتھ پاؤں مارنے کے لیے دفاعی جہاد کا تحفہ دے رہے ہیں۔ اور جہاد کے بالکل ابتدائی دور کے مراحل سے یا خود دھوکہ میں پڑ چکے ہیں۔ یا دانستہ امت کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ وقاتلوهم حتیٰ لا تكون فتنه ويكون الدين كله لله کیا یہ دفاع اور اضطرار اور الضرورة تتقدر بقدر الضرورة ہے یا یہ اقدام ہے؟ اور امرت ان اقاتل الناس حتى يشهد وان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله کیا یہ اضطراری جبری اور دفاعی حالت ہے یا اقدام ہے؟ اور جنگ خندق کے موقع پر آپؐ نے فرمایا الآن نعزوهم ولا يغزونا'' بخاری کی یہ روایت اور کفار کے چلے جانے کے بعد آنحضرتؐ کا یہ اعلان عام کیا دفاع کے لئے تھا یا یہ اقدام کا کھلا اعلان ہے۔ علامہ سرخسیؒ نے جہاد کے چند مراحل کا ذکر کیا ہے۔ کہ پہلے مکی دور تھا جہاد نہیں تھا پھر مدینہ میں جہاد دفاعی کا حکم آیا پھر اشہر حرم میں نہ لڑنے کا حکم آیا یہ مراحل جب گزر گئے تو حرم شریف میں اقدام کی ممانعت آئی پھر وہ مرحلہ ختم ہوا اور وقاتلو المشركين كافة كمايقاتلونكم كافة کا حکم آیا اور یہ مطلق حکم قیامت تک قائم ہوا شارحین حدیث نے جہاد کی تعریف یوں کی ہے الجهاد بكسر الجيم هو المشقة لغة وشرعاً بذل الجهد فى قتال الكفار کنز العمال کی روایت ہے ایک شخص کے سوال کے جواب میں آنحضرت نے فرمایا کہ جہاد یہ ہے ان تقاتل الكفار اذا لقيتهم حدیث میں جہاد کی واضح تعریف موجود ہے شارحین نے اسکی واضح تعریف کی ہے اور ہم نے اس کو چوں چوں مربہ اور ''اگر چہ مگر چہ'' کا ایسا ملغوبہ بنا دیا ہے کہ جہاد کا نقشہ ہی دل ودماغ سے اوجھل کر دیا کہ یہ ظلم میں پسے ہوئے مسلمانوں کی مدد ہے یا ظالم کفار کی اعانت ہے؟

<u>انقلابی پرچہ الحق لحمایۃ الحق اور اسکا قیام للحق ہے:</u> آپ کا یہ عظیم الشان انقلابی پرچہ الحق لحمایۃ الحق ہے۔ اور یقیناً یہ حق ہے اور اس کا قیام للحق ہے لہذا اس میں حق آنا چاہئے اور اس طرح ناحق ہرگز اس میں نہیں آنا چاہیے اور ایسے مضمون نگاروں کے زور قلم سے مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔ (مولانا) فضل محمد مدظلہ یوسف زئی استاذ حدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

مولانا فضل منان[1] فاضل دیوبند، یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور

(شیخ الحدیث کی وفات قیامت صغریٰ، روئیں اور خوب روئیں)

قیامت صغریٰ کے دن میں بھی بیار جان کیساتھ نماز جنازہ میں شرکت سعادت حاصل کرنے پہنچا تھا، اور جن واقف صاحبان نے مجھے میری کیفیات کے ساتھ دیکھا تو کہنے لگے۔ اب آپ کا جنازہ کون اٹھائے گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا اور جنازہ کا ثواب حاصل کر کے لوٹا۔ خیال تھا کہ اگلے دن یا اس سے اگلے دن یہ عرض کرنے حاضر ہوں گا کہ جناب عالم فاضل انسان ہیں اور کچھ عرض کرنا بے سود ہے۔ مگر پھر بھی رواج کے مطابق ہزاروں نے صبر کی تلقین کی ہو گی لیکن میں تو عرض کروں گا کہ آپ روئیں اور خوب روئیں اور اتنا روئیں کہ آنکھوں کے آنسو بالکل خشک ہو جائیں۔ اس سے بڑا حادثہ کیا ہو گا اور اس سے زیادہ قریبی رشتہ کیا ہو گا ہم غیروں کے آنسو اب تک جاری ہیں۔ حضرتؒ کی ذات اور انکے برکات اتنے معمولی نہیں تھے جس کے حرمان کے باعث سنگدل سے سنگدل انسان بھی موم نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ برداشت کی توفیق عطا فرمائیں۔

☆☆☆

جناب فضل من اللہ مدیر ماہنامہ سیارہ لاہور

(۱)

۲۷ رجولائی ۱۹۶۸ء (عظیم شاعر عبدالعزیز خالد کے شعری کارناموں کے اعتراف کیلئے خصوصی شمارہ)

محترمی و مکرمی، آداب و تسلیمات، ادارۂ سیارہ متعدد اصحاب فکر و نظر کے تعاون سے جناب عبدالعزیز خالد کے شعری کارنامون کا اعتراف کرنے کیلئے ''خالد نمبر'' پیش کرنے کا فیصلہ اور اعلان کر چکا ہے ابتدائی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ ''خالد نمبر'' کے مندرجات کے دو محور ہونگے۔ (الف) خالد کے فن کا تنقیدی و تشریحی تجزیہ (ب) خالد کی شخصیت کا مطالعہ

خالد نمبر کی ترتیب و اشاعت کے مراحل ایک خصوصی ''ادارتی بورڈ'' کی نگرانی میں طے ہونگے۔ اور یہ بورڈ معروف ادبی و صحافی شخصیتوں پر مشتمل ہو گا بورڈ کا اولین اجلاس جلد ہی منعقد ہو رہا ہے۔

خالد نمبر کی ترتیب و تدوین میں ہمیں آنجناب کا تعاون مطلوب ہے نہ صرف یہ کہ اس سلسلے میں آپ اپنے بہترین مشوروں سے سرفراز فرمائیں بلکہ اپنی پسند کے کسی موضوع پر مقالہ لکھ کر مجوزہ ضخیم و عظیم نمبر کی یادگاری محفل میں شرکت بھی فرمائیں۔ اگرچہ علمی و ادبی کام اصول ہوتے ہیں تاہم اپنی مسرت و تسکین کیلئے ہم مناسب خدمت کرنے میں فخر محسوس کریں گے آپ چاہیں تو مقالہ روانہ فرما کر خدمت کا پہلو ہم پر چھوڑ دیں۔ اور پسند فرمائیں تو وی پی سے روانہ فرما دیں۔

نمبر کیلئے موضوعات کا ایک سرسری خاکہ (یا فہرست) ارسال ہے آپ ان میں سے بھی کوئی موضوع پسند کر سکتے ہیں۔ براہ کرم خط کا امید افزا جواب جلد دیتے ہوئے اجازت دیں کہ آنجناب کا اسم گرامی متوقع شرکائے ترتیب میں شائع کر دیا جائے۔ اگر آپ کو خالد کی کسی تصنیف کی ضرورت ہو تو ادارہ پیش کر دیگا۔ نیازکیش فضل من اللہ (مدیر مسئول برائے خالد نمبر (ادارہ سیارہ)

---

[1] دارالعلوم دیوبند کے فاضل علامہ شبیر احمد عثمانی کا خصوصی قرب حاصل رہا، پشاور میں یونیورسٹی بک ایجنسی کے نام پر اشاعتی ادارہ قائم کیا۔ نوشہرہ کے جراٹ سے تعلق تھا۔

(۲)

لاہور ۲۷ ستمبر ۱۹۶۸ء (ماہنامہ سیارہ کے خالد نمبر کیلئے مقالہ بھیجنے کی خواہش)

مکرمی ومحترمی، تسلیمات، چند ماہ ہوگئے آپکی خدمت میں اس امر کی اطلاع کی گئی تھی کہ ماہنامہ سیارہ متعدد اصحاب فکر ونظر کے تعاون سے جناب عبدالعزیز خالد کے شعری کارناموں کے تعارف، تحسین وتنقید کی غرض سے ایک اشاعت خصوصی ''عبدالعزیز خالد نمبر'' کے نام سے پیش کررہا ہے اس سلسلہ میں چند نامورادبی شخصیتوں پر مشتمل ایک ادارتی بورڈ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے نیز ڈھاکہ، کراچی، علی گڑھ اور لاہور میں علاقائی مدیروں کا تقرر بھی عمل میں لایا جاچکا ہے۔آپ سے اس نمبر کیلئے قلمی تعاون کی گزارش کی گئی تھی اچھا خاصا وقت اسی اثنا میں گزر چکا ہے مگر تاہنوز سیارہ آپکے رسمی جواب تک کیلئے چشم براہ ہے۔

اب گزارش یہ ہے کہ مندرجہ بالا اشاعت خصوصی یکم اکتوبر کے بجائے یکم دسمبر ۶۸ء کو شائع کی جائے گی انشاءاللہ! مقصد اس توسیع مدت سے یہ پیش نظر ہے کہ اہل قلم حضرات کو غور وفکر اور لکھنے کیلئے مزید وقت مل جائے اور ہماری اشاعت خصوصی ایک تو سیارہ کے خاص نمبروں کی روایت کو نہ صرف یہ کہ قائم رکھے بلکہ آگے بڑھائے نیز یہ خصوصی اشاعت جناب عبدالعزیز خالد کی صحیح اور بہترین ترجمانی بھی کرسکے۔ مندرجہ بالا پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے اشد ضروری ہے کہ اہل قلم حضرات اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے کچھ وقت سیارہ کے خالد نمبر کیلئے نکالیں اور ہمیں اپنے گرانقدر رشحات قلم سے جلد سرفراز فرمائیں ہم نے ۱۸ اکتوبر ۶۸ء آخری تاریخ رکھی ہے اسطرح ہم کتابت وطباعت کے مراحل کو بحسن وخوبی طے کرلیں گے۔سیارہ آپکی خدمت میں برابر بھیجا جارہا ہے اس عریضہ کے ساتھ ایک دوورقہ خالد نمبر کے سلسلے میں منسلک ہے۔اس کے ص ۲۰ پر خالد نمبر کے مختلف ابواب کی اجمالی فہرست بھی درج ہے نیز جناب خالد کے شعری مجموعوں کے نام بھی موجود ہیں۔براہ کرم اگر جناب خالد کی کسی کتاب کی ضرورت ہوتو فورا بلاتکلف حکم پیش کردیجئے۔براہ کرم جواب سے بواپسی ڈاک سرفراز فرمائیں۔ فقط زیادہ آداب نیازمند فضل من اللہ مدیر مسئول برائے خالد نمبر

(۳)

۲۳ ستمبر ۱۹۶۸ء[ل] (عبدالعزیز خالد نمبر کا خاکہ)

مکرمی ومحترمی سلام مسنون! اس سے قبل آپ کی خدمت میں یہ اطلاع بھیجی جاچکی ہے کہ اردو ادب کا پرانا خادم ماہنامہ سیارہ لاہور اپنی

(عبدالعزیز خالدؒ کو خراج تحسین)

ل خط نمبر ۳ کے جواب میں (خالد نمبر کے سلسلہ میں سیارہ کو حسب ذیل خط لکھا گیا ہے)

محترم المقام زید مجدکم، سلام مسنون! خالد نمبر کے سلسلہ میں دو چار خطوط باصرہ نواز ہوئے۔افسوس کہ کثرت مشاغل وعوارض کی وجہ سے جواب نہ دے سکا۔آپ عبدالعزیز خالد کے بارہ میں نمبر نکالنا چاہتے ہیں۔ایک ایسا شاعر جس کے کلام کا محور ذات رسول اور عشق رسول ہو بلاشبہ ہر تحسین وتکریم کا مستحق ہے۔میرے لئے فخر کی بات ہوتی کہ تعمیل حکم کرتے ہوئے خالد نمبر کے لئے کچھ لکھتا مگر درحقیقت مجھ میں نہ تو لکھنے کی اہلیت ہے نہ شعروشاعری کے فن سے کچھ مناسبت ہے۔اتنا عرض ہے کہ اس مادی دور میں جب کہ شعروادب اور علم وثقافت جیسی روحانی چیزیں بھی معدہ اور مادہ کو اپنا مطلوب ومعبود بناچکی ہیں اپنے شعروشاعری اور ادبی صلاحیت کو اسلام کے نشأۃ ثانیہ اور حب رسول ﷺ میں لگادینا خدا کی خاص تائید اور دین ہے اور حضور اقدس ﷺ کے اس دعا کا فیض وکرشمہ جس سے آپ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو نوازا تھا۔ اللھم ایدہ بروح القدس، میں نے خالد صاحب کی صرف من حمنا پڑھی ہے بعض مقامات کے اغلاق وابہام کے باوجود مجھے اس میں حسانی شاعری جھلکتی نظر آئی۔شعروادب کو اگر مقاصد طیبہ کا ذریعہ بنادیا جائے تو محمود ہے ورنہ مذموم۔

حسنہ حسن وقبیحہ قبیح وان من البیان لسحرا۔اس معیار پر بلاشبہ خالد صاحب کی شاعری محمود اور حسن کہلانے کی مستحق ہے ہمارے پاس کئی ایک شعراء اور بھی ہیں جن کی روح عشق حسانی اور سوز وساز رومی میں ڈوبی رہتی ہے۔ضرورت ہے کہ خالد صاحب کی طرح ان کے کلام ومقام کو بھی نمایاں کردیا جائے۔ کیا عجب ان مساعی سے مسلمانوں کی حرارت دینی اور حمیت نبوی بیدار ہو اور ملت مسلمہ میں بھی جوش اور ولولہ پیدا ہوجائے۔ سمیع الحق

ساتویں سالگرہ کے موقع پر متعدد اصحاب فکر ونظر کے تعاون سے پاکستان کے مایہ ناز شاعر جناب عبدالعزیز خالد کے شعری کارناموں کے تعارف، تحسین وتنقید کے لئے ایک خصوصی اشاعت، ماہ دسمبر ۶۸ء میں عبدالعزیز خالد نمبر کے نام سے پیش کر رہا ہے۔ اب اطلاعاً عرض ہے کہ اس نمبر کے سلسلہ میں تدوین وترتیب کے تقریباً تمام تیاریاں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں۔ سیارہ کی جانب سے شائع شدہ خالد نمبر کا تعارفی خاکہ منسلک ہے۔ آپ کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ اپنی اولین فرصت میں ہمیں سیارہ کے اس عظیم الشان نمبر کے لئے اپنے ارشادات (بصورت مقالہ یا پیغام) بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ فقط والسلام نیازمند (فضل من اللہ) مدیر

(۴)

(سیارہ کا اقبال نمبر)

۲۷ جنوری ۱۹۷۸ء

مکرمی السلام علیکم، سیارہ اقبال نمبر کا ایک چھوٹا سا اشتہار ارسال خدمت ہے۔ براہ کرم اسے الحق کی آئندہ اشاعت میں شریک فرما کر ممنون فرمائیں۔ جواباً اسی سائز کا اشتہار الحق کا سیارہ میں شائع ہو جائے گا۔ اگر ممکن ہو تو بواپسی حضرت مولانا سے منسلکہ سوالات میں سے پہلے سوال کا مختصر جواب سیارہ، اقبال نمبر کے مذاکرہ کیلئے جلد بھجوادیں۔ اقبال نمبر اب کتابت کے بالکل آخری مراحل میں ہے۔ والسلام فضل من اللہ،

(۵)

(مختصر حالات زندگی)

مکرمی تسلیمات! اس سے قبل آپ براہ نوازش سیارہ کے عبدالعزیز خالد نمبر کیلئے اپنی گراں قدر رشحات قلم ارسال فرما چکے ہیں۔ اب ایک زحمت اور، اپنا تازہ فوٹو اور مختصر حالات زندگی جلد روانہ فرمائیں۔ اولین فرصت میں۔ زیادہ کے آداب

خاکسار و نیازمند فضل من اللہ (مدیر برائے خالد نمبر)

(۶)

(خالد نمبر پر تبصرہ)

مکرمی ومحترمی! السلام علیکم، ماہنامہ سیارہ لاہور کا عبدالعزیز خالد نمبر آپ کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔ براہ کرم اپنے مؤقر جریدہ کی قریبی اشاعت میں اس پر اظہار رائے فرما نا نوٹ کر لیں۔ عین نوازش ہوگی۔

والسلام نیازمند خاکسار فضل من اللہ مدیر مسؤل برائے عبدالعزیز خالد نمبر ۶ ر بی، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور نمبر ۱۲

☆☆☆

مولانا محمد فہیم[۱] متحدہ عرب امارات دوبئی صدر جمعیت اہل سنت عرب امارات

(۱)

(مرزا بشیر الدین کے تحریف کردہ ترجمہ قرآن کی ضبطی پر مبارکباد دیگر مرزائی تراجم وتفاسیر اور اوقاف کی ضبطی کا مطالبہ)

۱۹۸۱ء

ہم جناب والا کی خدمت میں دل کی گہرائیوں سے اس پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں کہ آپ کے دور حکومت میں قادیانی امت کے سابق سربراہ مرزا بشیر الدین محمود آنجہانی کے تحریف کردہ ترجمہ قرآن کی ضبطی کا ہمارا دیرینہ مطالبہ ایک حد تک پورا ہوا۔ چنانچہ اس ضمن میں پنجاب

۱۔ مولانا کا تعلق ضلع مردان سے تھا۔ طویل عرصہ دبئی کے جامع مسجد قصیص میں دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ عرب امارات میں مسلک اور جماعت کی ہر اہم موقع پر ترجمانی کا حق ادا کرتے رہے۔ ملنساری تواضع مہمانداری حمیت حق جیسے صلاحیتوں کے مالک تھے اب وہاں انکے عزیز مولانا محمد اسماعیل انکے جانشین ہیں۔

کی حکومت نے اور پھر بلوچستان کی حکومت نے باقاعدہ طور پر آرڈی ننس جاری کردئے۔ الحمد للہ کہ اس طرح کروڑوں فرزندان اسلام کا ایک دیرینہ اور اہم مطالبہ پورا کرنے کا شرف جناب کی حکومت کو حاصل ہوا۔ اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں کہ مسلمانوں کے دیگر مطالبات کو بھی جلد پورا کرنے کی سعادت و توفیق سے بہرہ مند فرمائے آمین۔ نیز اس ضمن میں ہم اپنے یہ مطالبات پھر دہراتے ہیں۔

۱۔ اس تحریف کردہ ترجمہ کے علاوہ مرزائیوں کے دوسرے ترجموں خاص کر سر ظفر اللہ اور مولوی شیر علی، ملک غلام فرید اور مولوی محمد علی لاہوری وغیرہ مرزائیوں کے انگریزی تراجم و تفاسیر کی ضبطی کے لئے بھی فوری احکامات صادر فرمائے جائیں۔ کیونکہ ان ترجموں کے ذریعہ وہ بیرونی دنیا میں ارتداد کا کام لینے کے علاوہ پاکستان کی رسوائی اور بدنامی کا بھی سامان کرتے ہیں نیز اس قسم کے آرڈی ننس سندھ اور سرحد میں بھی فوری طور پر نافذ ہونے چاہیں۔

۲۔ ہمارا دوسرا اور دیرینہ مطالبہ یہ بھی ہے کہ مرزائیوں کے وہ تمام اوقاف بھی حکومت فوری طور پر اپنی تحویل میں لے جو وہ اپنی ارتدادی مہم پر خرچ کر رہے ہیں آخر یہ کیا وجہ ہے کہ حکومت نے پاکستان کے تمام مسلم و غیر مسلم اوقاف اور پھر مسلمانوں کے بھی تمام مکاتب فکر مثلاً سنی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث وغیرہ کے تمام اوقاف تو اپنی تحویل میں لے رکھے ہیں لیکن مرزائیوں کے اوقاف اب تک بدستور ان کے پاس ہیں یہ صریح ناانصافی اور یکسر غیر معقول سلوک ہے اس لئے ہم حکومت سے یہ مطالبہ پھر دہراتے ہیں کہ وہ مرزائیوں کے تمام اوقاف فوری طور پر قومی تحویل میں لے کر انصاف کے تقاضے پورے کرے۔

۳۔ اسی طرح ہمارا یہ بھی ایک دیرینہ اور اہم مطالبہ ہے کہ مرزائیوں کے کفر گڑھ (ربوہ) کا نام فوری طور پر تبدیل کیا جائے کیونکہ یہ نام انہوں نے ایک بہت بڑی تلبیس اور گہری سازش کے لئے رکھا ہے جس کا مقصد مسلمانوں کے بنیادی عقائد پر ضرب لگانا اور امت مرزائیہ کے دجل و تلبیس کے لئے راہ ہموار کرنا ہے لہٰذا یہ نام فوری طور پر تبدیل کر کے اس کفر گڑھ کا کوئی دوسرا نام رکھا جائے۔

(محمد فہیم دوبئی از و بی صدر جمعیۃ اہل سنت والجماعۃ متحدہ عرب امارات دوبئی)

(۲)

۱۹۸۴ء (قادیانیت اور صدارتی آرڈی ننس کے تشنہ طلب پہلو ○ بریلویت اور عرب امارات کی حق شناسی)

''مسلمانوں کی فتح مبین'' میں مختصر انداز میں خیالات اور شبہات کا اظہار کیا ہے وہ صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔ صدارتی آرڈی ننس ۸۴ء کا مکمل متن جو کہ جناب والا قارئین الحق کے واسطے شامل کیا ہے، اس کو بھی پڑھا اور ایک سوال دماغ میں پیدا ہوا جو کہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس درخواست کے ساتھ جناب والا اس پر کچھ روشنی ڈالئے گا۔ دفعہ ۲۹۸ ب کے ضمن میں جن القاب کو استعمال کرنا منع کیا گیا ہے ان میں اس ناچیز کے خیال کے مطابق دو القاب یعنی ''علیہ السلام'' اور ''امام'' شامل نہیں کئے گئے لقب ''علیہ السلام'' کو قادیانی صاحبان چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس کے استعمال سے منع کرنے کے معنے یہ ہوئے کہ ہم نے بلاواسطہ مرزا صاحب کو نبی ماننے کی اجازت دے دی ہے کیونکہ یہ لقب ہر مسلمان صرف انبیائے کرام کے لئے ہی استعمال کرتا ہے۔ دوسرا یہ کہ لقب امام' ایک خالص اسلامی اصطلاح ہے جس کا استعمال قادیانیوں کے لئے جو کہ غیر مسلم ہیں جائز رکھا گیا ہے۔

<u>عرب امارات کی حق شناسی:</u> گزشتہ کئی دنوں سے یہاں حکومتی سطح پر بریلوی فتنہ کی تحقیقات شروع ہیں اس فتنہ کے بارے میں عربی اخبارات بھی مضامین شائع کر رہے ہیں گزشتہ ماہ ''الہدیٰ'' جو کہ حکومتی اظہار ہے نے اس سلسلہ میں ایک مضمون شائع کیا تھا جس کی اصل کا پی ارسال کر رہا ہوں جس کی سرخی یہ ہے ''البریلویۃ فرقۃ خارجۃ فی الدین'' دوبئی اوقاف جس کا ان کو کافی سہارا تھا اس نے بھی اس سلسلہ میں

ایک آٹھ رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ جو کہ مکمل تحقیق کر کے اوقاف ڈائریکٹر کو اس کی رپورٹ دے گی۔ ہمارے اکابرین نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے جو محنت کی ہے یا کر رہے ہیں اس کے نتائج آہستہ آہستہ سامنے آ رہے ہیں۔ انشاءاللہ العزیز وہ وقت بہت قریب ہے جب یہاں پر اس فتنہ کا مکمل صفایا ہو جائے گا۔ مولانا محمد فہیم صاحب و حافظ بشیر احمد چیمہ ، جمعیۃ اہلسنت والجماعۃ دبئی عرب امارات

☆☆☆

ڈاکٹر فہمیدہ[1] مرزا اسپیکر قومی اسمبلی، پاکستان

(اراکین پارلیمنٹ کو دعوت افطار)

ستمبر ۲۰۰۸ء

On the occasion of the President's Address

to the Majlis-e-Shoora (Parliament)

Dr. Fehmida Mirza

Speaker, National Assembly of Pakistan

requests the pleasure of your company

at the Iftar-cum-Dinner

on September 20, 2008 at 07:00 p.m.

at the Parliament House, Islamabad

R.S.V.P

☆☆☆

مولانا محمد فیروز خان[2] ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(جہاد کانفرنس)

محترمی ومکرمی جناب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ السلام علیکم، جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام جہاد کانفرنس مورخہ ۲۳ دسمبر بروز منگل ۱۱ بجے صبح دارالعلوم شہابیہ رنگ پورہ روڈ سیالکوٹ منعقد ہو رہی ہے۔ جسمیں مولانا سمیع الحق سینئر جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پاکستان، مولانا محمد اجمل خان نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان، ڈاکٹر علامہ خالد محمود، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا زاہد الراشدی خطاب کریں گے۔ شرکت کی اپیل کی جاتی ہے۔ متمنی شرکت مولانا محمد فیروز خان (امیر جمعیت علماء اسلام۔ ضلع سیالکوٹ)

رابطہ کیلئے: مولانا رشید احمد پسروری، حکیم محمد عبدالواحد، مولانا محمد انذر قاسمی، مولانا عبدالحق، مولانا حافظ عبدالرحمان، حامد عثمان عبیدی۔

---

[1] سندھ کے معزز، معروف شخصیت، قاضی عابد کے خاندان سے تعلق، سندھ کے وزیر داخلہ ذوالفقار مرزا کی اہلیہ، زرداری کے صدارت میں قومی اسمبلی کی سپیکر، نین نقش محترمہ بے نظیر بھٹو سے مشابہت کسی حد تک جانے والی کی یاد تازہ کرا سکے۔

[2] جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما اور جمعیۃ (س) پنجاب کے سینئر نائب امیر اور ڈسکہ میں ایک بڑا مدرسہ چلا رہے ہیں رکن مرکزی مجلس شوریٰ، نہایت معاملہ فہم اور دوٹوک جرأت مندانہ رائے رکھتے ہیں۔

مولانا فیض احمد صاحب[1] مجلس اشاعت المعارف ملتان

(حج پالیسی کی خرابیاں)

محترمی سلام مسنون! حج بیت اللہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے ہمارے ملک میں ہزاروں مسلمان سالہا سال سے حج کی درخواستیں ہاتھ میں لئے دردر کی ٹھوکریں کھارہے ہیں انکو کامیابی کی کوئی راہ دکھائی نہیں دیتی بلکہ بعض بیچارے تو یہ حسرت اپنے دل میں لئے بے نیل مرام اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوچکے ہیں اگر ایک ادنیٰ مسلمان اپنے دینی فریضہ کی ادائیگی کے لئے عمر بھر کی پونجی قربان کرنے کے لیے تیار ہوسکتا ہے تو اسلامی دنیا کی سب سے بڑی مسلمان مملکت کے لیے نہایت ضروری ہے کہ وہ چند لاکھ روپے کا زرمبادلہ قربان کر کے ہزاروں مسلمانوں کے ایک اہم دینی فریضہ میں تعاون کرے۔اندازہ یہی ہے کہ کوٹہ کی پابندی ختم کرنے کی صورت میں درخواست دہندوں کا ہجوم ایک دوسال بعد ختم ہوجائیگا۔لہٰذا مرکزی حکومت سے درخواست ہے کہ وہ امسال حج پالیسی پر نظرثانی کر کے کوٹہ کی پابندی ختم کرے اور تمام امیدواروں کی حج کی درخواستیں منظور کر کے ان کے ثواب حج اور انکی دعاؤں میں حصہ دار بنے۔ملک کی موجودہ اقتصادی مشکلات کا ہمیں پورا احساس ہے لیکن حج جیسا دینی فریضہ ان سب سے اہم ہے۔نیز توقع ہے کہ اخبارات ورسائل، دینی اور سیاسی جماعتیں، ادارے اور دیگر احباب بھی حکومت کو اس مشترکہ دینی مقصد کی طرف متوجہ کر کے اپنا فرض ادا کریں گے۔

فیض احمد　مجلس اشاعت المعارف ٹی بی ہسپتال روڈ۔ملتان شہر

☆☆☆

الحاج صاحبزادہ فیض القادری

سیکرٹری جنرل جمعیت مشائخ پاکستان لاہور

۱۰مارچ ۱۹۹۳ء　　**(افغان مجاہدین کے دھڑوں کے اتحاد کی کوششوں پر خوشی)**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر محترم علامہ سمیع الحق صاحب ممبر سینیٹ پاکستان۔السلام علیکم۔مزاج گرامی! آپ نے افغان مجاہدین کے دھڑوں کو متحد کرنے کیلئے جو مخلصانہ کوششیں کیں وہ امت کیلئے قابل احترام ہیں رب تعالیٰ آپکو اسکا اجر عظیم تفویض فرمائے آمین۔بلاشبہ افغان اتحاد جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے مستقبل اور ترقی وخوشحالی کیطرف ٹھوس اور دوررس نتائج کا حامل ہے اللہ تعالیٰ افغان لیڈروں کو اس پر استقامت دے آمین اور میری جماعت خلوص نیت سے آپکو مبارکباد پیش کرتی ہیں اور ہماری بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ وہ پاکستان کی دینی جماعتوں کے سربراہوں کو بھی متحد ہونے کی توفیق دے تاکہ یہ سرزمین اسلامی آئین اور اسلامی قدروں سے سرفراز ہو۔مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی کوششوں میں ہمارا تعاون آپکے ساتھ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

والسلام　　الحاج صاحبزادہ فیض القادری سیکرٹری جنرل جمعیت مشائخ پاکستان

---

[1] ملتان کے اکابر علماء میں سے حدیث پڑھاتے رہے۔نادرونایاب کتابوں کا اشاعتی ادارہ بھی چلاتے رہے۔

قاری فیوض الرحمان ہزاروی

(۱)

(اکابر علماء کے سوانحی حالات اور مواد)

۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء

۱۔ حضرت مولانا رسول خان صاحب۔ ۲۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی ۔ ۳۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری ۔ ۴۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک ۔ ۵۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ۔ ۶۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب پوپلزئی ۔ ۷۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔

مولانا شمس الحق صاحب افغانی پر ایک مرتبہ الحق میں چند صفحات شائع ہوئے تھے اس میں سے انتخاب کرلیا جائیگا۔ باقی حضرات کے بارے میں جو کچھ بھی آپ جانتے ہوں تحریر فرمائیں۔ اگر خدانخواستہ اور کسی شخصیت کے بارے میں لکھ نہ سکیں تو حضرت والد صاحب کے حالات زندگی اور خدمات دینی کا فیچر لکھ کر ارسال فرمائیں۔ حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔

والسلام حافظ قاری فیوض الرحمٰن ایم۔اے، صدر شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

(۲)

(مرحومین سے زیادہ زندہ علماء پر لکھنا چاہیے)

۲۰ مارچ ۱۹۷۲ء

برادر محترم، سلام مسنون، آپکا ۹ ر۳ ر۷۲ء کا محررہ مکتوب حوالہ نمبر ۱۱۶ موصول ہوا۔ یادفرمائی کا شکریہ، انشاء اللہ آئندہ مسلسل لکھنے کی کوشش کرونگا۔ دعا فرمائیے اللہ پاک توفیق بخشیں۔ آپکے ارشاد کے مطابق آئندہ زندہ علماء پر لکھونگا۔ میری خود بھی یہی رائے تھی لیکن بعض حضرات کے اصرار تھا کہ پہلے مرحومین پر لکھا جائے چنانچہ میں نے ایک تذکرہ انکا بھیج دیا ہے۔ آئندہ پرچہ کیلئے "زندہ علماء" پر لکھوں گا تاکہ عوام ان سے استفادہ کرسکیں۔ آپکے اس ارشاد سے میری کافی تسلی ہوئی ہے اور تائید بھی۔

میں آپکے قیمتی مشوروں کا ہر وقت محتاج ہوں۔ امید ہے کہ آپ محروم نہیں فرمائینگے۔ آپکے علاقہ کے گمنام علماء کے تذکرے متعلقہ حضرات سے اگر آپ حاصل کرتے رہینگے تو یہ مجھ پر اور بھی احسان ہوگا۔ جو اس سے قبل آپ نے احسان کا سلوک کیا ہے۔ اسپر تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ فجزاکم اللہ،

میرے نام پرچہ جاری فرمادیجئے۔ شاید آپکو یاد نہیں رہا۔ حضرت مولانا شیخ الحدیث کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام فیوض الرحمان

(۳)

(رسالہ خدام الدین میں شیخ الحدیث کا سوانحی تذکرہ)

۱۴ اکتوبر ۱۹۷۲ء

برادر مکرم و محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب، سلام مسنون، حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کا مختصر سا سوانحی تذکرہ ہفت روزہ "خدام الدین"

۱۔ قاری فیوض الرحمان صاحب ہزارہ سے تعلق ہے۔ تحریری میدان میں قدم مشاہیر علماء کے سوانحی تذکروں سے رکھا اس میدان میں مشاہیر علمائے سرحد، علماء ہزارہ، پاکستان کے عربی شعراء، مشاہیر علماء پاکستان وغیرہ کے شکل میں قابل قدر کام مرتب کیا اسکے علاوہ کئی کالجوں فوج کے شعبہ مذہبی اُمور سے وابستہ ہوئے اور بریگیڈیر کے منصب تک پہنچ گئے۔ الحق کے قدیم اور دیرینہ رفقاء تحریر میں سے ہیں بڑی محبت اور خلوص کا تعلق ہے۔

میں آپ نے مطالعہ فرمایا ہوگا۔ الحق کو اسلئے نہیں بھیجا تھا کہ شاید حضرت ناراض نہ ہوں۔ اب الحق کی آئندہ اشاعت میں حضرت کا سوانحی تذکرہ چھپ جانا چاہیے۔ خدام الدین کے کاتب نے آپ پر جو حاشیہ دیا ہے اسمیں ترتیب ملحوظ نہیں رکھی۔ عبارت اوپر نیچے اسطرح چل رہی ہے اور درمیان میں حاشیہ دے دیا ہے۔ آپ اس حاشیہ کو بالکل آخر میں لے جائیں۔ (اولاد) کے تحت شامل اشاعت فرمائیں۔ دوسرے بہن بھائیوں کا بھی بالا یجاز تذکرہ آجائے تو مناسب رہیگا۔ مجھے امید ہے کہ اولاد والا کالم میری طرف سے آپ مکمل فرما دینگے اور اسطرح یہ تذکرہ "الحق" کے آئندہ شمارے میں شائع فرما دیں گے۔ اسطرح خدام الدین سے ممتاز بھی ہو جائیگا۔

میرے لائق کوئی خدمت ہو تو مطلع فرمائیں۔　　　والسلام فیوض الرحمان

حضرت شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں میری طرف سے سلام مسنون پیش کر دیں۔ اور خصوصی دعا اور توجہ کی بھی درخواست کریں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے طفیل ہمیں دین کی خدمت کے سلسلہ میں قبول فرمائے۔　　　آمین

(۴)

۱۸ دسمبر ۱۹۷۲ء　　**(اساتذہ حقانیہ کے سوانحی تذکرے مرتب کرنے کی ضرورت)**

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب، سلام مسنون، مزاج شریف، مشاہیر علمائے سرحد کے سلسلہ میں کچھ کام ہو چکا ہے اور کچھ باقی ہے۔ موسم سرما کی ان تعطیلات میں اس کتاب کو آخری ترتیب دینے کا خیال ہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے جتنے مدرسین ہیں میرے خیال میں انکے سوانحی تذکرے ضرور آجانے چاہئیں۔ میں مطبوعہ سوالنامہ ارسال خدمت کر رہا ہوں سب حضرات کو دکھا دیجئے اور انہیں یہ فرما دیجئے کہ اولین فرصت میں اپنے (اپنے خاندان کے) سوانحی تذکرے اس سوالنامہ کے مطابق تیار کر کے رکھیں میں ایک ہفتہ عشرہ تک آپ کے ہاں حاضر ہو کر ان تمام حضرات کے تذکرے اکٹھے کر لونگا۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ آپکے تعاون کے بغیر میرا آگے بڑھنا بہت مشکل ہے۔ آپ نے نظر التفات سے ہمیں کچھ محروم کر رکھا ہے اسی وجہ سے الحق میں سوانحی تذکرے شائع نہیں ہو رہے۔ میں نے تو بہت سے بھجوائے تھے حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست ہے۔ حضرت سے ابتدائیہ لکھوا لیجئے۔ ان بزرگوں کے الفاظ میں بھی بلا کی تاثیر ہوتی ہے ہماری کتاب کا نور یہی حضرات ہیں۔ امید ہے کہ حضرت اپنی خاص الخاص شفقت و عنایت کے سبب کتاب مشاہیر علمائے سرحد کیلئے ابتدائیہ تحریر فرما دینگے۔ دیگر احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ فیوض الرحمان

(۵)

۳ فروری ۱۹۷۳ء　　**(تذکرہ مدرسین حقانیہ کتابی شکل میں ضرورت)**

برادر محترم تحیۃ وسلاماً! حسب الارشاد "مدرسین دارالعلوم حقانیہ" کے مختصر سوانحی تذکرے ارسال خدمت ہیں۔ تلک عشرۃ کاملہ، حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ پر یوں نہیں لکھا کہ خدام الدین یکم ستمبر ۱۹۷۲ء کا شمارہ آپ کے پاس موجود ہوگا۔ اسمیں اولاد کا کالم رہ گیا تھا وہاں آپ اپنے بہن بھائیوں کا دو چار سطر میں تذکرہ فرما دیجئے۔ میں دو چار سطریں لکھ کر بھجوا دیتا لیکن آپ بہتر لکھیں گے۔ اور وہ میری طرف سے سمجھی جائینگی۔ "الحق" میں انکی اشاعت کے بعد اگر آپ کتابی صورت میں اسے لے آئیں تو مدرسہ کے حق میں بھی بہتر ہوگا۔ آپ کے ہاں آنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے اس کتابچہ کے بعد پھر مزید تعارف کرانیکی ضرورت نہیں پڑے گی اور عام مسلمانوں میں تقسیم سے بھی فائدہ ہوگا۔ اگر میری یہ تجویز قابل عمل ہو تو پھر اس پر مقدمہ یا پیش لفظ آپ ہی تحریر فرما دیجئے۔ حضرت شیخ الحدیث کے مختصر سوانحی تذکرہ میں آپ

جس جس چیز کی کمی دیکھیں وہاں اسکا اضافہ کر سکتے ہیں۔ ''دلیل سحر'' کا حوالہ بھی دے دیا جائے تو مناسب ہوگا۔ ''دلیل سحر'' اگر شائع نہ ہوئی ہو تو انہیں تاکید فرما دیجئے کہ کتاب کے شروع میں حضرت کے بارے میں یکم ستمبر ۱۹۷۲ء والا سوانحی تذکرہ ساتھ شامل کر لیا جائے۔ اس سے دلیل اور مضبوط ہوگی۔ مجھے اپنے خیالات سے آگاہ فرمائیں۔ والسلام

سب بھائیوں اور حضرت شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں سلام مسنون پیش فرما دیجئے۔ (رہائشی پتہ) فیوض الرحمان ایم اے ،حویلیاں سٹیشن ہزارہ،

مولانا حاروت صاحب سے ملاقات کر کے ایک دو پیراگراف ان پر بھی شامل فرما لیجئے۔ آپکے بارے میں دو چار سطریں محبت سے لکھی ہیں امید ہے کہ آپ اسے غلو نہیں سمجھیں گے۔

(۶)

۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء (علماء وقراء کی فوج میں تقرری کیلئے انٹرویو)

برادر محترم، سلام مسنون، آپکا رجسٹرڈ ملفوف موصول ہوا کرم فرمائی کا شکریہ۔ عید کے ایک ہفتہ بعد لاہور جانے کا عزم ہے انشاء اللہ اسلئے ''اساتذہ دارالعلوم حقانیہ'' کے سلسلہ میں سابقہ استاذ جو رہ گئے ہیں انکے تذکرے جلد بھجوا دیں کوشش ہوگی کہ یہ کتاب بھی چھپ جائے آپکا تعاون تو بہر حال رہیگا ہی۔ آپکی تجاویز مناسب اور قابل قدر ہیں۔ اسلئے وہ اضافے جو اس کتاب کے سلسلہ میں آپ چاہتے ہیں کر کے بھجوا دیں تا کہ یہ کام مکمل ہو جائے۔ ان دنوں علماء وقراء کا انٹرویو اور تقرری کا کام میرے سپرد تھا اسلئے بیحد مصروفیت کی وجہ سے جلد جواب نہ دے سکا معافی چاہتا ہوں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں حضرت شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں سلام مسنون پیش کر دیں۔ میں دس پندرہ دن آپ کے مسودہ کا انشاء اللہ انتظار کرونگا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب کی تقریروں کا مجموعہ مجھے بھجوا دیں تا کہ اسکا حوالہ دے سکوں۔ والسلام فیوض الرحمان

مولانا محمد فرقان صاحب مدرس جامعہ مدنیہ لاہور نہایت اچھے دوست اور جید عالم تھے اچانک انتقال کر گئے انکے لئے الحق میں چند سطریں لکھ بھیجئے۔ انٹرویو میں آپ کے مدرسہ کے فارغ بھی تھے انکا خاص خیال رکھا ہے چند دنوں میں انکی تقرری ہو جائیگی۔

(۷)

۲ رمارچ ۱۹۷۴ء (سوانح مولانا رسول خان ہزاروی O میری پسندیدہ کتابیں)

برادر مکرم ومحترم، سلام مسنون، مختصر سا اطلاعی کارڈ اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔ اب ذرا تفصیل لکھ رہا ہوں۔ سوانح حضرت مولانا رسول خان صاحبؒ ۶۷۱ صفحات انگریزی کاغذ، عکسی طباعت وکتابت، مجلد سالم کپڑا قیمت لاگت پر ۔/۵ روپے فی نسخہ کے حساب سے عنقریب منظر عام پر آرہی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کا مضمون ''الحق'' والا شامل کتاب ہے۔ دیگر اکابرین کے مضامین بھی حاصل کر لئے گئے تھے۔ ان میں علامہ افغانی مولانا مفتی محمد شفیع خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپکا آپ بیتی والا سلسلہ بھی بڑا مناسب ہے کالج کی ایک تقریب میں ''میری پسندیدہ کتابیں'' کے موضوع پر میں نے چند صفحات حیزی میں لکھے تھے اگر ''الحق'' میں گنجائش ہو تو بھجوا دوں شاید کہ دوسروں کی رہنمائی ہو۔ اکابر نے اپنی آپ بیتی کے دوران اپنی کتابوں کا تذکرہ تو کیا نہیں وہ میں نے اپنے اس مضمون میں کیا ہے۔ سوانح حضرتؒ پر تبصرہ بھی آپکے قلم سے جلد از جلد آجانا چاہیے تا کہ دیگر علماء کو بھی علم ہو جائے۔ اساتذہ دارالعلوم کیلئے آپ نے تعاون کا خط لکھا تھا کسی وقت ۔۔۔ یادداشت تیار کر کے ارسال فرما دیں تا کہ یہ کتاب بھی منظر عام پر آجائے۔ حضرت شیخ الحدیث والی کتاب جو دلیل سحر کے نام سے تھی

اگر اسکا ایک نسخہ بھجوادیں تو مجھے سہولت ہوگی۔

اساتذہ واحباب کی خدمت میں سلام مسنون، والسلام فیوض الرحمان　　والسلام

(۸)

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ　　**(مولانا رسول خان پر شیخ الحدیث کی تحریر)**

برادر مکرم ومحترم، تحیۂ وسلاماً، آپکا گرامی نامہ موصول ہوا کرم فرمائی کا شکریہ۔ کتابیں پرسوں پہنچی تھیں۔ آج ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ اپنی طرف سے کتابوں کو بہتر بنانے میں کمی نہیں چھوڑی بہر کیف انسانی کوشش ہی تو ہے اسمیں کمی رہ سکتی ہے تین قسم کی جلدوں میں ہے۔ نیلی، سرخ اور ایک بھجوائی جارہی ہے۔ سکولی طلبہ کیلئے جدید قرآنی قاعدہ اور اسی ٹائٹل کیساتھ ''دعائیں'' مرتب کی ہیں ان پر بھی جلد تبصرہ آجانا چاہیے۔ اسلام کا نظام حیات اور فلسفۂ اسلامی عقائد وعبادات بھی برائے تبصرہ ارسال خدمت ہیں۔ یہ آپکا کام ہے کہ ان کتابوں کا تعارف تبصرہ کی صورت میں کن الفاظ سے کراتے ہیں۔ سوانح حضرت مولانا محمد رسول خان صاحب ہزارویؒ پر اس انداز سے لکھنا کہ ہر قاری کو علم بھی ہو جائے اور آپکو میرے لکھنے کی ضرورت نہیں آپ خود ان حقائق سے واقف ہیں کتابوں پر تبصرہ اگر آپکی شفقت ومحبت سے اسی شمارہ میں آجائے تو نہایت ممنون ہونگا۔ مدرسہ کیلئے آپ نے آٹھ یا دس نسخے منگوائے تھے صحیح تعداد یاد نہیں رہی بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔ حضرت کی خدمت میں سلام مسنون،　　والسلام فیوض الرحمان

تیسرے نمبر پر حضرت شیخ الحدیث صاحب کا مضمون ہے۔ ممتاز تلامذہ میں ص ۱۵۹ پر حضرت کا نام ہے ص ۱۲۰ کے آخر میں دیکھئے مع ص ۱۲۱ کے نیز ص ۱۴۰ پر حضرت کا تعزیتی خط بھی نقل کر دیا گیا ہے۔

(۹)

۲۶ ستمبر ۱۹۷۴ء　　**(مولانا ادریس کاندھلوی کی سوانح زیر ترتیب ہے)**

برادر محترم، سلام مسنون، سوانح حضرت مولانا محمد رسول خان صاحبؒ کا آپ مطالعہ فرما چکے ہونگے اور امید ہے کہ الحق میں تبصرہ بھی آنے والا ہوگا۔ اس کتاب کے غالباً آپ نے دس نسخے منگوائے تھے اسوقت کتاب پہنچی نہیں تھی اسلئے تعمیل نہ ہو سکی اب آچکی ہے جتنے نسخے مطلوب ہوں مطلع فرمائیں۔ دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ کو بھی متوجہ کریں تو انشاء اللہ کئی نسخے نکل سکتے ہیں۔ علماء وطلبہ کیلئے رعایتی قیمت ۵۰ر۴ فی نسخہ ہو سکتی ہے۔ خیال ہے کہ اس طرز کی مولانا محمد ادریس صاحبؒ کی سوانح بھی جلد منظر عام پر آجائے۔ میں انکی حیات ہی میں لکھتا رہا ہوں۔ کوئی ۶۴ صفحات سے زائد کا مواد ہو چکا ہے۔ کئی احباب اور علماء کے مضامین بھی جمع ہو چکے ہیں اگر آپ ایک مضمون حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کا قلمبند کروا کر بھجوا سکیں تو بہت مہربانی ہوگی۔ اگر آپ بھی زیادہ نہ سہی مختصر طور پر لکھیں تو صدائے عام بھائی سمیع الحق صاحب کیلئے۔ اوآخر رمضان میں انشاء اللہ اسکو آخری ترتیب دے دی جائیگی۔ حضرت کی خدمت میں سلام مسنون پیش کر دیں اور دعا بھی کرواتے رہیں۔　　والسلام　فیوض الرحمان

(۱۰)

حویلیاں سٹیشن، ہزارہ، یکم فروری ۱۹۷۵ء　　**(۲۶۰ فضلاء دیوبند ہزارہ کا تذکرہ شیخ الحدیث سے تقریظ کی خواہش)**

برادر مکرم جناب مولانا سمیع الحق صاحب، سلام مسنون، اس سے قبل ایک خط آپکی خدمت میں شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کی تقریظ برائے کتاب ''فضلائے دیوبند ہزارہ'' اور سرحد کے ممتاز علمائے دین، یا ''مشاہیر'' کیلئے لکھا تھا جس کا ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا۔ پہلی کتاب

میں ۲۶۰ کے قریب فضلائے دیوبند ہزارہ کے مختصر سوانحی تذکرے معۂ خدمات شامل ہیں۔ دوسری کے باب اول (مرحومین) کے ۱۰۰ کے قریب، دوسرا باب موجودین (اکابرین) کے ۲۰ سے زائد اور مابعد کے حضرات بھی شامل ہونگے اسطرح یہ کوئی ۲۰۰ کے قریب علماء کے سوانحی تذکرے شامل ہونگے۔ ۱۸۵۷ء کے بعد علماء تاحال اور جاری اسکے لئے جناب سے استدعا کی تھی اب دوبارہ یاددہانی کروارہا ہوں کہ ازراہ کرم حضرت سے تقریظ کے چند کلمات یا صفحات لکھوا کر ۱۰ فروری تک مجھے حویلیاں سٹیشن ہزارہ کے پتہ پر ارسال فرمادیجئے۔ ۱۱ فروری کو انشاء اللہ لاہور جانے کا ارادہ ہے اور کتاب برائے اشاعت چلی جائیگی۔

اگر کسی صورت حضرت نہ لکھ سکیں تو پھر آپ خود یہ تکلیف گوارا فرمائیں ہمارے لئے تو آپ بھی بزرگ ہیں۔ اگر مشکوٰۃ پر لکھ سکتے ہیں تو علماء پر کیوں نہیں لکھ سکتے۔ اگر دونوں لکھیں تو نور علی نور کا مصداق ہو۔ دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں مولانا حمید الدین صاحب کا تذکرہ ارسال خدمت کیا تھا امید ہے کہ الحق میں آرہا ہوگا۔ حضرت کی خدمت میں مودبانہ سلام مسنون پیش کردیجئے۔ والسلام فیوض الرحمان

آپکا لکھنا اسلئے بھی موزوں ہے کہ آپ اس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں جس علاقہ کے یہ علماء ہیں۔ حسب خواہش جتنا چاہیں لکھیں۔ پتہ، فیوض الرحمان حویلیاں سٹیشن ہزارہ

اپنے اسلامیہ کالج والے پروفیسر بھائی[1] کا نام بھول گیا ہے تحریر فرمادیجئے۔ آجکل کالج میں سرمائی چھٹیاں ہیں۔ ڈاک وہاں سے ہوکر پھر حویلیاں آتی ہے اور سیدھی آئے تو ایک دن پہلے ملتی ہے۔

(۱۱)

۱۳۹۵/۳/۵ھ (خالد علوی کی کتاب انسان کامل پر الحق میں تبصرہ کی خواہش محکمہ تعلیم سرحد موسیقی کے بجائے علم تجوید کو لازمی مضمون بنائے)

برادر مکرم، تحیۂ وسلاماً، امید ہے کہ آنجناب کے مزاج بخیر ہونگے۔ ایک مضمون مولانا حمید الدین صاحب پر غالباً تقریباً دو ماہ قبل ارسال خدمت کیا تھا اس شمارہ میں بھی شائع نہیں ہوا ذرا اسکی اشاعت کیطرف توجہ فرمایئے گا۔ خالد علوی صاحب نے ''انسان کامل'' لاہور میں مجھے دی تھی کہ اس پر الحق میں تبصرہ کرادیا جائے میں نے اسکا کچھ مطالعہ تو کیا ہے اگر فرمائیں تو میں تبصرہ کرکے ایک نسخہ ارسال خدمت کردوں اگر آپکو فرصت ہے تو پھر ابھی بھجوانے کیلئے بھی تیار ہوں۔ الحق کے ''نقش آغاز'' میں آپ نے اسلامیات کو مضامین کی فہرست سے نکالنے کا اشارہ تو کیا ہے مگر ہنوز اسپر آپ کے قلم سے مستقل اداریہ کی ضرورت باقی ہے میں ایک قرارداد بجھوا رہا ہوں اسکی روشنی میں تحریر فرمایئے۔ محکمہ تعلیم صوبہ سرحد کو میں بھی ''علم تجوید'' کیلئے لکھ رہا ہوں کہ اسے ''موسیقی کو ختم کرکے'' لازمی مضمون دی جائے الحق کا اداریہ سونے پر سہاگہ ہوگا آپ اسلامیات کو لازمی اور علم تجوید کو یونیورسٹی تک ایک مضمون کی حیثیت سے شامل کرنے کی پرزور سفارش فرمائیں۔ شاید اللہ تعالیٰ آپکے لکھنے میں اتنا زور رکھدیں کہ یہ بات منظور ہوجائے اگر اسمبلی میں بھی سوالات رکھدیئے جائیں تو مناسب ہوگا۔ انگریزی کی لازمی حیثیت ختم کرکے یہ تمام کام کئے جاسکتے ہیں۔ حضرت کی خدمت میں سلام مسنون پیش کردیجئے۔ والسلام فیوض الرحمان

علمائے سرحد پر چند سطریں حضرت سے لکھوا کر شامل کتاب کرنے کی تمنا ہنوز باقی ہے آپ نے پہلے خط کا جواب بھی نہیں دیا۔

---

[1] میرے چھوٹے بھائی پروفیسر محمود الحق حقانی ایم ایس سی چیئرمین کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ اسلامیہ کالج پشاور مراد ہیں

(۱۲)

۱۴ اپریل ۱۹۷۵ء (خالد علوی کا جماعت اسلامی سے واضح تعلق)

برادر محترم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا گرامی نامہ موصول ہوا یاد فرمائی کا شکریہ۔ پروفیسر خالد علوی صاحب کی کتاب کو میں نے سرسری طور پر دیکھا ہے اور اس سے جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ لکھ دیا ہے آپکی طرف سے آدھ صفحے کی قید کا حکم بعد میں ملا ورنہ ٹھیک آدھ صفحہ میں لکھ دیتا۔ اس تبصرہ میں گنجائش ہے کہ آپ اسے آدھ صفحہ میں لے آئیں اگر آپکو فرصت ہو تو بالاستیعاب کتاب کو دیکھ لیں اور مضبوط تبصرہ لکھیں جسمیں محاسن ومعائب سب آجائیں ورنہ اگر یہ چند سطریں یا ان میں سے کوئی سطر پسند آئے تو لے لیں جو چھوڑنا چاہیں خوشی سے چھوڑ دیں۔ بعض فقرے بعینہ مولانا سید سلیمان ندویؒ کے لئے گئے ہیں مگر حوالہ نہیں دیا گیا آپ توجہ سے پڑھیں گے تو آپکو پتہ چل جائیگا۔
خالد علوی صاحب جماعت اسلامی سے واضح تعلق رکھتے ہیں قارئین کو انکے صحیح مسلک کا علم ہونا ضروری سمجھا اسلئے وضاحت کردی ہے۔

(۱۳)

(تاریخ مسخ کرنے سے بچایئے ہم مسلک احباب کامل کر تصنیفی کام کے لئے ادارہ دار التصنیف کی تجویز)

۲۵ دسمبر ۱۹۷۵ء

برادر مکرم ومحترم، سلام مسنون، اسوقت مسلک کے دفاع کی خاطر آپکے ادارہ کی طرف سے اپنے ہم مسلک احباب کا آپ کے ہاں دار التصنیف میں مل کر کام کرنا نہایت ضروری ہوگیا ہے۔ اختر راہی صاحب بھی اس دن میرے ہاں تشریف لائے تھے انہوں نے بھی اس بات پر خاصا زور دیا تھا دین کے تحفظ اور بقاء کیلئے ہماری اگر کسی خدمت کی ضرورت ہو تو ہم حاضر ہیں۔ لاہور میں انکا ادارہ ''المعارف'' رطب ویابس ملا کر پیش کررہا ہے ہماری تاریخ مسخ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ آئندہ نسل اکابر علمائے دیوبند کے احسان مند نہ ہو بلکہ انکی ہو۔ اپنے حلقہ کے ایسے لکھنے والوں کو آپ ہی جوڑ سکتے ہیں آپ کے دار العلوم کا شعبہ تصنیف مسلسل کام کرتا رہے اس سے انشاء اللہ دین کی خدمت بھی ہوگی اور ادارہ کو بھی فائدہ ہوگا۔ اسکی تفصیلات اس میٹنگ میں طے کی جاسکتی ہیں جو آپ بلائیں۔
اسمیں مولانا حافظ عبدالدیان کلیم فاضل دیوبند اسسٹنٹ ڈین پشاور بھی انشاء اللہ ہمارے ساتھ تعاون فرمائینگے۔ اگر بیس تیس آدمی بھی لکھنے والے مل کر اور باہمی افہام وتفہیم کے بعد ملتقہ مضامین پر لکھیں تو ماہ بماہ ایک کتاب بآسانی آسکتی ہے۔ اس کے نفع کو اسی ادارہ کی بہبود اور دار العلوم حقانیہ میں بھی لگایا جاسکتا ہے۔ حضرۃ مولانا حمید الدین صاحب ہزاروی تلمیذ حضرت شیخ الہند کا سوانحی تذکرہ عرصہ ہوا بھیجا تھا آپ نے اسکی اشاعت کا بھی لکھا تھا مگر ابھی تک وہ شائع نہیں ہوسکا۔
بزم الحق میں شریک ہونے کیلئے مولانا محمد ابراہیم صاحب کا مختصر سا تذکرہ ارسال خدمت ہے جلد آجائے تو عنایت ہوگی۔ حضرۃ شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں خادمانہ سلام مسنون پیش کردیجئے۔ والسلام فیوض الرحمان

(۱۴)

۱۳/۲/۱۳۹۶ھ (دار العلوم میں شعبۂ تصنیف وتالیف کا خاکہ)

برادر مکرم، سلام مسنون بعد از سلام، الحق میں تذکرے شائع ہوگئے ہیں اسلئے سابقہ خط میں ان سے متعلق بات اب غیر متعلق ہوگی۔ مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی کی موجودہ نصاب پر گرفت پسند آئی، اللہ تعالیٰ بزرگوں کو سلامت رکھے۔ آمین۔ ارادہ کررہا ہوں کہ آپکو سال کے بارہ تذکرے بھجوادوں تاکہ بزم ''الحق'' سے غیر حاضر نہ رہوں۔

آپ نے گرامی نامہ میں شعبہ نشر و اشاعت کے بارے میں تحریر فرمایا تھا، سو عرض ہے کہ آپ خود یا بھائی انوار الحق صاحب کو اس شعبہ کا سربراہ بنا دیں نگرانی اور سرپرستی آپ حضرات ہی کی رہے مگر آپ میں سے ایک صاحب کو تدریسی مشاغل کم کرنے پڑیں گے اس لئے کہ مینجنگ ڈائریکٹر کو بہت کام کرنا پڑتا ہے کتابوں کی کتابت، اشاعت، تعارف وغیرہ اور فروخت۔ آفسٹ لکھنے والے چند کاتب مستقل ملازم رکھ لئے جائیں جن کا بھی کام ہو کہ لکھتے اور اصلاح کرتے جائیں تاکہ کتابیں مسلسل آتی رہیں۔ ہر کتاب پر مقدمہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم یا پھر آپ خود تحریر فرمایا کریں اگر علامہ افغانی[1] کو ترنگ زئی سے لاکر اس شعبہ کا انچارج بنا دیں تو اور کیا چاہیے۔ ان کے علوم تو محفوظ ہو سکیں گے ورنہ اکثر علماء اپنے علوم اپنے ساتھ ہی لے جاتے ہیں اگر اس سے ادارہ پر بوجھ پڑتا ہو تو اللہ تعالیٰ نے آپکو لکھنے کی عمدہ صلاحیتیں دے رکھی ہیں آپ خود اس طرف آجائیں یہ خدا کا شکر ہے کہ الحق آپکی ادارت میں نہایت کامیابی کیساتھ نکل رہا ہے اکثر احباب تعریف ہی کرتے دیکھے ہیں کتب کا تعارف الحق اور اسکے ذریعہ دوسرے رسائل سے بھی ہوتا رہیگا۔

کتب کی اشاعت کیلئے ایک فنڈ مختص ہونا چاہیے تاکہ مال کی کمی کی وجہ سے اشاعت نہ رکے اور نکاسی سے رقم خود بخود واپس آتی رہتی ہے۔ لکھنے والوں کا ایک بورڈ مقرر فرما دیں چاہے دس کا ہو یا بیس افراد کا۔ اور ان سے ان کے متعلقہ موضوعات پر لکھوایا جائے۔ یہ لکھنے والے حضرات اگر حسبۃً للہ لکھیں تو نور علی نور ورنہ اگر رائلٹی میں سے انہیں کچھ دیا جائے تو انکی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اب حق تصنیف ۲۰ ریا ۲۵ پرسنٹ ہے۔ آپ ۱۰ پرسنٹ رکھ لیں یا آغاز میں ۵ پرسنٹ رکھ لیں۔ ہر لکھنے والے کا ایک خاص حلقہ ہوتا ہے وہ کتاب ضرور خریدتا ہے اسکے علاوہ کتاب کی اشاعت سے قبل اتنی تشہیر کی جائے کہ آتے ہی ایڈیشن ختم ہو جائے جیسے مکتبہ رشید یہ والے الرشید نمبر کیلئے کر رہے ہیں۔ آپ نے یہ کام شروع کیا تو مجھے حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ غیب سے ایسے سامان پیدا کر دینگے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں دارالعلوم کا اپنا پریس اسکی اپنی عمارت میں لگ جائیگا۔ آپ کام شروع کریں تو اللہ کی مدد آئے آپکا تو تجربہ دارالعلوم ہے ہی کبھی ہنگامی حالت پیش آتی اسی کے فضل سے اتنا وسیع کام کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ آپ کے دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل حضرات کو اگر ایک میٹنگ میں اکٹھا کر سکیں تو انشاء اللہ سارا خرچ نکل آئیگا۔ ہر شخص سے اگر ۵ روپے ماہوار لیں تو ہزاروں بنتے ہیں اور پھر چونکہ وہ مدرس ہونگے یا عالم اگر ایک ایک بزرگ ۵۰،۵ کتابیں اپنے اپنے حلقہ میں نکلوا دیں تو ۵ ہزار کے ایڈیشن کا تو پتہ ہی نہیں لگے گا۔

<u>چار کتابوں کی اشاعت کی پیشکش</u>: متوکلاً علی اللہ کام شروع فرما دیں۔ سب سے پہلے اسکے لئے میں اپنی چار کتابیں "سرحد کے ممتاز علمائے دین" اور "پاکستان کے ممتاز علمائے دین"، "پاکستان کے عربی شعراء" اور "حضرۃ رائے پوری اور انکے خلفاء" پیش کرتا ہوں جس پر انگلی رکھیں حاضر ہوگی۔ افتتاح کر کے پھر دیکھیں دارالعلوم حقانیہ کا مقام تدریس میں تو ہے ہی تصنیف میں بھی۔ میرا خیال تھا کہ اب تک آپ اس کام کو شروع کر چکے ہونگے مگر گرامی نامہ سے معلوم ہوا کہ ابھی سوچ رہے ہیں۔ دینی کام اللہ کے سہارے چلتے ہیں ہماری سوچوں پر نہیں چلتے۔ مولانا عبدالغفور صاحب صدر مدرس اور دوسرے استاذ دارالعلوم جن کے بارے میں آپ نے لکھنے کا وعدہ فرما رکھا ہے درخواست ہے کہ اگر زیادہ نہ ہو تو ایک ہی نشست میں ہر دو یا سہ بزرگوں پر دو دو صفحات ہی لکھ کر ارسال فرما دیں تاکہ میں پی ایچ ڈی کے مقالہ میں انہیں شامل کر کے مقالہ پیش کر سکوں۔ ان کی تاریخ وفات، اولاد کے نام، تاریخ ولادت (یا کتنی عمر میں وصال ہوا؟) سال فراغت، تدریسی مدت، کتنا عرصہ کہاں، ممتاز ترین تلامذہ، ان سوالات ہی کا جواب مرحمت فرما دیں۔ والسلام فیوض الرحمان

1۔ حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانی

(۱۵)

حویلیاں سٹیشن ہزارہ، ۲/۱۳ /۱۳۹۶ھ (علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات)

برادر محترم، سلام مسنون، ''علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات'' پر یہ چند سطور ارسال خدمت کرر ہا ہوں اگر یہ ماہنامہ الحق کی ایک ہی قسط میں آجائیں تو وہ رسالہ انشا اللہ بہت پڑھا جائیگا۔ اور اسکی اشاعت میں جتنا جلد ممکن ہو ہو جانی چاہیے۔ اگر اس شمارے میں گنجائش ہو تو ضرور شامل فرمالیں اور الحق کے جس شمارہ میں یہ مضمون چھپے اسکے ۱۰۰ نسخے آپ زیادہ شائع کروالیں کہ ان علماء کی اولاد اور متعلقین کئی کئی نسخے میری وساطت سے بھی خرید لیں گے ایسا نہ ہو کہ وہ مانگیں اور آپ کے پاس ریکارڈ ہی کا رسالہ پڑا ہو۔ اس مضمون میں مصنف سے زیادہ کتاب کا تعارف ہے۔ آپ ہر مصنف کے سال وفات کے لحاظ سے کاتب سے لکھواتے جائیں شاید چند تذکرے آگے پیچھے ہوں درست فرمالیجئے اور موجودین کے تاریخ پیدائش کے لحاظ سے جو پہلے پیدا ہوئے پہلے اور بعد والے بعد میں۔

ماہنامہ الرشید کے نمبر کیلئے کوئی ۱۰۰ صفحات شاید میرے مضمون کے ہوں اسکا عنوان علمائے دیوبند سرحد کی خدمات ہیں۔

یہ مضمون مختصر ہے اور اس سے جامع ہے کہ اسمیں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر (سوائے ایک شیعہ) کے ۶۷ علماء کی تصانیف کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ میں نے اپنے کالج کا سوالنامہ ''کاغان'' کیلئے لکھا تھا سوچا کہ الحق میں اسے چھپنا چاہیے۔ کاغان کیلئے کوئی اور مضمون سہی۔ اسلئے کہ الحق کا یہ ہم پر حق بھی ہے اور علمائے حق اسکا مطالعہ کرتے ہیں۔ میری معلومات کے لحاظ سے اتنے اصحاب تصنیف میں یہ نہیں کہ اور کسی کی تصنیف ہی نہیں۔ حضرۃ شیخ الحدیث مدظلہم پر بہت مختصر ہے اگر چند سطور آپ بڑھا سکیں تو مجھے آپکے قلم سے قلم ملانے کا اعتماد واعتبار بھی ہے۔ والسلام

<u>اس پر الحق کے خصوصی شمارہ کی ضرورت:</u> الرشید کے دارالعلوم نمبر کی طرح اگر آپ الحق کا پاکستان کے ممتاز علمائے دین یا سرحد کے ممتاز علمائے دین کا ایک ضخیم نمبر نکالیں تو آپکو کسی اور طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ میں سارا مواد آپکی خدمت میں پیش کردونگا۔ اور نمبر کی روایت الحق کیلئے ایک اچھی روایت ہوگی اور ان علماء کے بیشمار متعلقین اس نمبر کو خریدینگے۔ یا اگلا نمبر ''علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات'' کا بھی رکھ سکتے ہیں۔

ضروری: ہمارے ایک دوست مولوی ولی الرحمان صاحب دیوبند کے آخری سال میں پڑھ رہے تھے کہ ملک کی تقسیم ہوگئی اور آگے پیچھے واپس آگئے انہوں نے کہیں حضرت مدنیؒ کو سند کیلئے لکھا جسکا جواب انکی طرف سے اس کارڈ کی صورت میں آیا۔ ارسال خدمت ہے بعد اشاعت کے واپس کردیجئے۔ آپکی اپیل کے تحت سر دست اسی کو قبول فرمائیں۔ والسلام فیوض الرحمان

(۱۶)

۲/۲۸ /۱۳۹۶ھ (الرشید کا دارالعلوم نمبر)

حضرۃ المحترم، سلام مسنون، لفافے ختم تھے اسلئے بذریعہ پوسٹ کارڈ آپ سے مخاطب ہوں۔ گرامی نامہ باعث مسرت ہوا۔ حوصلہ افزائی کا شکریہ۔ ''علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات'' کا کچھ سلسلہ تو اس مضمون سے چلتا رہیگا۔ اور کچھ حصہ آپکو الرشید کے ''دارالعلوم نمبر'' سے بھی لینا پڑیگا۔ انکا اصرار بھی شاید تھا اور انکار موزوں نہیں تھا اسلئے ۱۵۰ صفحات کے قریب انہیں مواد دینا پڑا ہے۔ بعض جدید حضرات صاحب تصانیف کا تذکرہ اس نمبر میں جناب کی نظر سے گزرے گا۔ وہ تکملہ ہوگا اور جوں جوں اور حضرات ملتے جائینگے لکھتا جاؤں گا تا کہ قسط وار مضمون کی تکمیل کے بعد کتاب کا مواد بھی مکمل ہو سکے پھر ضرور شائع فرمالیجئے۔ مولانا عبدالغفور سواتی صاحب مرحوم اور دوسرے بزرگ

عالم کا تذکرہ ذرا جلد ارسال فرما دیجئے میری زیر قلم کتاب ''پاکستان کے ممتاز علمائے دین'' میں علمائے دیو بند کی تصنیفی خدمات کا مواد بحمد اللہ مکمل ملے گا۔ حضرۃ کی خدمت میں سلام مسنون۔　والسلام فیوض الرحمان حویلیاں ہزارہ

یہ مضمون آدھا لکھا ہے کہ الرشید نمبر کے مرتب عبدالرشید ارشد صاحب کے خطوط مسلسل ملنے لگے پھر انکا مضمون مکمل کر کے بھجوایا اور یہ دہیں رہ گیا اسکے قسط وار شائع ہونے سے انشاء اللہ تکمیل بھی ہو جائیگی۔

(۱۷)

گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد ۸/۵/۷۶ ۱۹ء　**(دعوات حق خطبات شیخ الحدیث کی اشاعت)**

برادر محترم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکا ارسال کردہ عنایت نامہ موصول ہوا شکریہ۔ ۶ کتابیں دعوات حق موصول ہوگئی ہیں احباب میں کچھ تقسیم کر دیں اور کچھ باقی ہیں انکی رقم وصول کر کے انشاء اللہ جلد بھجوادونگا۔ کتاب چونکہ تبلیغی نقطہ نظر سے شائع ہوئی ہے اسلئے اسے بہت سستا ہونا چاہئے تھا دارالعلوم دیو بند نمبر اس سے کہیں ضخیم مگر کل قیمت ۲۵ روپے اور تاجرانہ ۲۰ روپے اور یہ کتاب ۳۰ روپے اور طلبہ کیلئے ۲۴+۱=۲۵ روپے اس لحاظ سے مہنگی ہے۔ مکتبہ رشیدیہ پورے ملک میں کتابوں کی قیمتیں زیادہ رکھنے میں مشہور ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے دو کتابیں جن کا انہوں نے برائے اشاعت اشتہار دیا تھا ان سے واپس لے لیں کہ ہمارے قارئین طلباء اور علماء ہونگے اور انکی تجویز کردہ قیمت وہ ادا نہیں کر سکیں گے۔ چونکہ کتاب انہوں نے آپکو چھپوا کر دی ہے اسلئے قیمت کی مہربانی بھی انکی طرف سے معلوم ہوتی ہے۔ اس کتاب کی کل قیمت ۲۰ روپے سے زائد کسی صورت مناسب نہ تھی اور لاگت تو یقیناً اس سے کم آئی ہوگی اور اگر اسمیں آپکو شبہ ہو تو ۲۰ روپے فی نسخہ کے حساب سے جتنے خریدار آپ دیں یہ کتاب چھپوا کر انہیں دی جاسکتی ہے۔ اب کیا ہوگا؟ کتاب بہت وقت لے گی ظاہر ہے کہ آپ نے گھر پر رکھنے کیلئے تو شائع نہیں کروائی جلد نکلتی تو اسکا مقصد پورا ہو جاتا۔ میں نے جس کو کتاب دکھایا اس نے کہا قیمت بہت ہے۔ تہائی اور ۲۵ روپے بھی انہیں پسند نہ آئی۔ بہر کیف میں تو آپکا ہوں پورا کوشش کرونگا کہ یہ نکل جائیں۔ مگر آئندہ آنے والی اشاعتوں کا خاص خیال رکھیں قیمت تبلیغی نقطہ نظر سے رکھیں تو فائدہ عام ہوگا۔ مہینہ میں ۴۰۰ کتابیں نکلیں تو بہتر ہے کہ چار نکلیں تو قابل مبارک ہیں کہ حضرۃ کی ملفوظات کو ضیاع سے بچالیا۔　والسلام　فیوض الرحمان

(۱۸)

۲۲/۵/۹۶ ۱۳ھ　**(پاکستان کے عربی شعراء اور عربی تحریریں O شیخ الحدیث پر خدام الدین میں مضمون)**

برادر محترم، سلام مسنون، عزیز ہدایت الرحمان ملے تھے وہ خوش ہیں کل بھی ملے تھے انہوں نے کوئی خدمت تو بتائی نہیں ورنہ خادم کو خادم ہی پاتے آپکا ارشاد کتاب کے بارے میں بجا ہے اور ۲۰ روپے قیمت ٹھیک ہے میں خود حاضر ہو کر چند نسخے ہمراہ لے آؤنگا۔ تاکہ خریداروں پر ۵۰/۲ روپے کا زائد خرچ نہ پڑے اور یہاں بھی ۲۰ روپے میں آگے جائے اور بہت پڑھی جائے۔ آپکے ہاں کیا ''القاسم'' دارالعلوم کی مکمل فائل ہے؟ اگر ہو تو جلد مطلع فرمائیں کہ آ کر اسے دیکھ لوں۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ حضرۃ کی تقاریر کو کتابی شکل میں پیش کر کے محفوظ کر دیا۔ مزید تقاریر کو بھی محفوظ کرتے جائیں تاکہ وہ دعوات حق جلد دوم کی صورت میں منظر عام پر آجائیں۔ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم پر جو میرا مضمون خدام الدین میں چھپا تھا وہ خدام الدین اسکی نقل بھیجوادیں کہ میرا ذاتی نسخہ عبدالرشید صاحب ارشد نے منگوالیا تھا شائع تو اس مضمون کو کیا نہیں الٹا ریکارڈ کا پرچہ بھی ضائع کر دیا۔ اگر آپ کے ہاں زائد نہ ہو تو واپس کر دونگا۔ آپ والی کتاب کب آرہی ہے؟ علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات پر ماشاء اللہ مضمون خوب پڑھا جارہا ہے اکثر تعریفی خطوط آتے رہتے ہیں۔ کسی عزیز کی ڈیوٹی لگادیں کہ جن حضرات

کا تذکرہ اس مضمون میں نہیں آسکا اور مواد دارالعلوم نمبر کیلئے بھجوا دیا گیا تھا وہ وہاں سے لے لیں اور کچھ مواد مضمون واپس آنے کے بعد ایسا بھی ملا ہے کہ وہ دارالعلوم نمبر میں چھپ نہیں سکا۔ کوشش کر کے اسے نکال کر بھجوا دونگا تا کہ یہ سلسلہ نہ رکے۔

پاکستان کے عربی شعراء، باب اول متحدہ ہندوستان اور دوم پاکستان پر مشتمل ہوگی۔ ۱۰۰ سے زائد شعراء کے سوانحی تذکرے اور کلام عربی کے نمونے ہونگے خیال ہے کہ آپکو بھی لا کر دکھادوں اور حضرۃ شیخ الحدیث صاحب سے چند کلمات بھی لکھالوں۔ آپ تو ہاتھ ہی نہیں آتے اور نہ پکڑائی دیتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند نمبر میں میرا آدھا مضمون ہی شائع ہوا ہے مفتی سیاح الدین صاحب اور مولانا ہزاروی کیساتھ تو انصاف نہیں ہوا اور بہت سے بزرگوں پر بھی کم لکھا گیا ہے۔ یا کم چھاپا گیا ہے اس مضمون کے بارے میں جناب کی رائے موصول نہیں ہوئی۔ یہ الحق والے مضمون ہی کا ایک حصہ ہے۔ حضرت کی خدمت میں سلام مسنون پیش کر دیں۔ والسلام فیوض الرحمان

(۱۹)

(الحق میں علمائے سرحد کی اشاعت کا سلسلہ)

۱۹ر جون ۱۹۷۶ء

برادر محترم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ''الرشید'' کے دارالعلوم نمبر کیلئے جو مضمون بھیجا گیا تھا وہ میں نے واپس منگوالیا ہے۔ اسمیں سے آدھا تو نمبر میں چھپ گیا ہے۔ باقی غیر مطبوعہ برائے اشاعت ''الحق'' ارسال خدمت ہے تا کہ قسط وار چلتا رہے اور سلسلہ مضامین ختم نہ ہونے پائے۔ ان مضامین کے حوالے پی ایچ ڈی کے طلبہ لے رہے ہیں کراچی تک کے ریسرچ سکالروں نے مجھے خطوط لکھے ہیں کہ مزید مواد بھی کیا اسمیں شائع ہوگا یا آپ کے ہاں ہے تو ہم آجائیں۔ میں نے جواباً لکھدیا ہے کہ ''الحق'' مسلسل پڑھیں آپ کو مضامین ملتے رہینگے۔ اس سلسلہ کو جلد ختم کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ ''الحق'' کا ''علمائے سرحد'' کے نام سے ایک نمبر نکالیں۔ کبھی ''الحق'' کا نمبر نکلا بھی نہیں ہے۔ انشاء اللہ خوب پڑھا جائیگا۔ اس میں پہلی قسط سے لیکر آخر تک مضمون لے لیا جائے۔ وہی علمائے سرحد کی علمی و تصنیفی خدمات کا تذکرہ بھی بن جائیگا۔ آپکو سہولت رہیگی۔ کیا خیال ہے آپکا؟

''الرشید'' کے دارالعلوم نمبر ص ۲۰۴ تا ۲۴۴ کی چیکنگ کسی کے سپرد فرمادیں کہ کوئی صاحب رہ تو نہیں رہے۔ یہ مضمون جو آپ کو آج ۱۹/۶/۷۶ء کو رجسٹرڈ پارسل کر رہا ہوں اسمیں اصحاب تصنیف کے ساتھ اصحاب تدریس بھی ہیں۔ اصحاب تدریس کو بالکل نظر انداز کر دینا ظلم ہے اسلئے کہ انہوں نے کم محنت نہیں کی۔ ان کے تذکرے بھی بہرحال شائع ہو جانے چاہئیں۔ ان میں سے اگر کوئی شائع ہو گیا ہو اور وہ کم ہو مواد کے لحاظ سے اور یہاں مواد زیادہ ہو تو کتاب کیلئے اسے شامل فرمالیجئے۔

میری رائے یہی ہے کہ ''الحق'' کا ایک ضخیم نمبر ''علمائے سرحد اور انکی علمی خدمات'' پر ضرور شائع ہونا چاہیے وہی کتاب بن جائیگا۔ اگر آپ میری رائے سے متفق ہوں تو مطلع فرمائیں تا کہ کچھ اور مواد بھی آپکی خدمت میں پیش کرسکوں وہ نمبر کا نمبر اور کتاب کی کتاب ہوگی ''الحق'' کے جتنے خریدار ہیں ان تک تو ہر صورت پہنچ جائیگی دوسرے حضرات بھی خوب خریدیں گے۔ ان علماء میں مجاہدین آزادی بھی شامل ہونگے۔

آپ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ والسلام فیوض الرحمان

میرا اندازہ ہے کہ ۱۰۰۰ کے قریب الحق کا وہ نمبر تو ہزارہ میں بھی نکل جائیگا۔ دو نمبران دو تین ماہ میں ''الحق'' کے اگر منظر عام پر آجائیں تو آپ انکی افادیت کے بعد اشاعت کے قائل ہو جائینگے۔ اور ہاتھوں ہاتھ نکل جائیں گے۔ ایک تو ''علمائے سرحد نمبر'' اور دوسرا ''علمائے دیوبند اور انکی خدمات نمبر'' موخر الذکر نمبر تو دارالعلوم دیوبند کے جلسہ تقسیم اسناد میں بھی خاصی تعداد میں نکل جائیگا۔ مواد تیار ہے۔ اپنی رائے سے جلد مطلع فرمائیں۔ اگر آپ کا ارادہ نہ ہوا تو پھر بصورت کتاب چھپ جائینگے۔

(۲۰)

گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد، ۸/۱۱/۱۳۹۶ھ (ہزارہ ڈویژن کے تعلیمی ادارے)

برادر مکرم، سلام مسنون، آپ نے لاہور کی ملاقات میں فرمایا تھا کہ علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات والا مضمون مرتب کر کے اگر بھیجوا دیں تو بہتر ہوگا۔ میں نے اس سے قبل بعض احباب کے خطوط کے پیش نظر لکھا تھا کہ وہ مضمون شائع ہوتا رہے مگر دو رسالوں میں آ نہیں سکا۔ اسلئے عرض ہے کہ از راہ کرم وہ تمام مواد پہلی فرصت میں بھیجوا دیں تا کہ تکرار اگر کہیں ہو تو دور کر کے اور ترتیب دے کر ارسال کر سکوں۔ ۱۱ صفحات فل سکیپ پر ''ہزارہ ڈویژن کے تعلیمی ادارے'' ابھی ابھی لکھ کر فارغ ہوا ہوں۔ مانگا تو کسی اور نے تھا مگر دو ماہ کی غیر حاضری کے پیش نظر آپ کا خیال آ گیا۔ اگر ایک ہی قسط میں آ جائے تو بھیجواوں۔ الحق کے شاید تیرہ چودہ صفحات میں آ جائیگا۔ کھلا کھلا لکھا ہوا ہے۔ ارادہ ہو تو جلد تحریر فرمائیں تا کہ اس شمارہ میں آ سکے مجھے امید ہے کہ جس شمارہ میں یہ شائع ہوا اس کے پچاس رسالے ضرور نکل جائیں گے۔ اس مضمون میں کوئی ۲۳ مدارس کا تذکرہ مع تاریخ اور صدر مدرس کے تعارف کے ساتھ کیا گیا ہے۔ چار پانچ کے علاوہ باقی سب مدارس علمائے دیوبند ہی سے متعلق ہیں۔ حضرۃ کی خدمت میں سلام مسنون۔

(۲۱)

۲۸ دسمبر ۱۹۷۶ء (دادی صاحبہ کی وفات کی تعزیت)

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، دادی صاحبہ کی خبر انتقال پڑھ کر دلی صدمہ پہنچا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ سب کو صبر جمیل پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔ حضرۃ شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں سلام مسنون پیش کر دیں اور یہی تعزیتی کلمات بھی۔ علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات قسط ۲ اور ۴ والے ''الحق'' مطلوب ہیں میرے ہاں نہیں۔ اسی طرح وہ الحق بھی مطلوب ہے جن میں مارتو نگ ملا مرحوم پر آپ نے تعزیتی نوٹ تحریر فرمایا ہے۔ والسلام فیوض الرحمان

(۲۲)

۱۵ نومبر ۱۹۷۶ء (مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا انوار الحسن شیر کوٹی کی جدائی)

برادر محترم، سلام مسنون، اس سے قبل دو خط لکھ چکا ہوں یہ تیسرا خط ہے گزشتہ ماہ دو عظیم المرتبت علمی شخصیتیں ہم سے رخصت ہو گئیں ایک مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور ایک مولانا پروفیسر انوار الحسن شیر کوٹی موخر الذکر کا شاید آپکو علم نہ ہو۔ الحق کے آنے والے شمارہ میں اگر دس بارہ صفحات مختص فرما سکتے ہوں تو جلد مطلع فرمائیں تا کہ دونوں حضرات کے سوانحی تذکرے الحق کیلئے فوری بھجوادوں۔ آپکا تعزیتی نوٹ قابل قدر ہے۔ مگر ہر دو بزرگوں کے سوانحی تذکروں کی اشاعت بہت ضروری ہے اور یہاں بھی الحق کو پہل کرنی چاہئے مجھے جلد لکھیں تا کہ اسی شمارہ میں تذکرے آ جائیں۔ والسلام فیوض الرحمان گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد۔

(۲۳)

گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد ۱۷/۱/۱۳۹۷ھ (مولانا مفتی محمد شفیع کی زیر ترتیب سوانح)

برادر محترم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے ''الحق'' کے مرسلہ دونوں رسائل مل گئے ہیں شکریہ سوانح حضرت مولانا محمد رسول خان صاحبؒ کے انداز پر حضرۃ مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی سوانح ترتیب کے بالکل آخری مراحل میں ہے۔ اس میں آپ کا مضمون جو الحق

میں شائع ہوا تھا وہ شامل کرلیا گیا ہے البتہ حضرۃ شیخ الحدیث صاحب کے مضمون کی ضرورت اپنی جگہ ہے ازراہ کرم پہلی فرصت میں انکا مضمون لیکر آپ ارسال فرمادیں تا کہ شامل کتاب ہو سکے بہت ضروری ہے۔ میرا اسلام مسنون بھی انکی خدمت میں پیش کردیجئے اور دعا کی درخواست بھی۔ والسلام فیوض الرحمان

(۲۴)

ا۱۳/۳/۱۴۰۱ھ کاکول ایبٹ آباد (مشاہیر علمائے سرحد پر پی ایچ ڈی کا مقالہ)

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، "الحق" کا تازہ شمارہ ملا، اسمیں تو وہ اشتہار بھی غائب ہے جو آیا کرتا تھا میں نے تصحیح کے سلسلہ میں لکھا تھا نہ کہ سرے سے اشتہار نہ آئے، وہ بہرحال آنا چاہیے سرحد کے علماء اور خاص طور پر پشاور کے حضرات کتاب مشاہیر کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کہاں سے دستیاب ہے؟ میں نے آپکا لکھا ہے اور لکھتا ہوں آپ اگر اپنے قلم سے کتاب پر تبصرہ فرمادیتے تو شاید آپکی طرف رجوع ہوتا۔ ابھی تک اس کتاب پر آپ کے تبصرہ کی انتظار ہے۔ اس کتاب کی دوسری اور تیسری جلدیں کتابت شدہ بھی کی تیار ہیں مگر ان سے سستی ہو رہی ہے اور ہوئی ہے، اس وجہ سے جی میں آیا تھا کہ اگر آپ ان دونوں جلدوں کو اپنے ہاں سے چھپوالیں تو مجھے مسرت ہوگی کہ آپکا ادارہ بھی تو ممتاز اداروں میں سے ہے اس کے علاوہ پاک وہند کے عربی شعراء (۲،۱) بھی اپنے موضوع پر پہلی کتاب ہے۔ اگر آپکا ارادہ ہو تو آپکے ہاں سے چھپے۔ بہت پہلے سے ایک ناشر کے ہاں پڑی ہے اور دیر ہو رہی ہے۔ میں نے ان کتابوں پر بہترین صلاحیتیں خرچ کی ہیں اور پیسہ بھی۔ مگر آپ کے ادارہ کے جو قواعد وضوابط ہونگے وہ مجھے منظور ہونگے کہ اگر ادارہ کی کوئی اور خدمت نہیں کر سکتے تو یوں سہی، اسکے علاوہ کئی اور قیمتی اور نادر مسودے بھی پڑے ہیں۔ اگر آپ ہمت فرمائیں تو کم ازکم موتمر کی جانب سے پشاور اور سرحد میں اس سلسلے کو لے کر آگے بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو توفیق دے۔ آمین "مشاہیر علماء سرحد ۱۸۵۷ء۔۱۹۷۷ء" مرحومین اصحاب تدریس یا اصحاب تصنیف یا بیک وقت دونوں پر میرا پی ایچ ڈی کا مقالہ تھا میرے جی میں آیا کہ یہ بھی آپ ہی چھاپ لیں ابھی اسکی اشاعت تو ہوئی نہیں مگر ان کتابوں کے بعد کہ اسکی عملی امتحان کے موقع پر یونیورسٹی سے باقاعدہ تحریری اجازت لینا ہوگی، آپ یا حضرۃ شیخ الحدیث صاحب حضرۃ قاری عبدالمالک صاحبؒ کے فن پر کچھ لکھ کر یا لکھوا کر بھیجوا سکتے ہیں کہ یہ کتاب کتابت کے آخری مراحل میں ہے، چند سطور ہی بھیجوا دیں، خوشی ہوگی۔

(۲۵)

کاکول ایبٹ آباد ۹/۷/۱۴۰۱ھ (مولانا حکمت شاہ کی کتاب معارف الحقائق)

دو خطوں میں سے ابھی ایک کا بھی جواب نہیں ملا، اللہ کرے کہ آپ خیریت سے ہوں جواب جلد جلد ارسال فرماتے رہیں تا کہ یہ علمی کام آپکی دعا اور تعاون سے چلتا رہے۔ مولانا حکمت شاہ صاحب کی کتاب "معارف الحقائق" کہاں سے مل سکتی ہے؟ انکی زندگی کے کچھ حالات اگر ارسال فرماسکیں تو کرم ہوگا۔ ابھی دو چار شماروں کیلئے تو مضامین ارسال کردیئے ہیں۔ الشاطبیہ بھی تبصرہ کیلئے، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت سعدؓ کا تذکرہ اگر ایک شمارہ میں آجائے تو کیا اچھا نہیں ہوگا؟ آپکو مسلسل کچھ نہ کچھ اس سلسلہ میں ملتا رہیگا۔ حضرت بنوریؒ کے خطوط کا فوٹو آجائے تو بہت ہی مناسب ہوگا اسکے بغیر خط میں جان نہیں رہتی۔ پہلے خطوط کے جوابات کا بھی انتظار کر رہا ہوں۔ حضرۃ شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں خادمانہ سلام مسنون اور دعا کی درخواست کردیجئے۔ والسلام فیوض الرحمان

(۲۶)

(مولانا عبدالخالق تلمیذ مولانا کشمیری کا مضمون ''حدود و تعزیرات میں شیعہ سنی متفق ہیں'')

کاکول ایبٹ آباد ۱۳/۲/ ۱۴۰۱ھ

برادر محترم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، امید ہے کہ مزاج بخیر ہونگے۔ اس سے پہلے ایک خط لکھا تھا مگر جواب نہیں آیا۔ آج آپ سے معلوم یہ کرنا تھا کہ آپ نے ''الحق'' بابت ماہ شوال ۱۳۹۲ھ ''حدود و تعزیرات میں شیعہ سنی متفق ہیں'' مولانا عبدالخالق تلمیذ حضرۃ علامہ کشمیریؒ کا جو مضمون شائع کیا ہے اسکے آغاز میں آپ نے مولانا کے بارے میں لکھا ہے کہ ''مولانا عبدالخالق صاحب موضع بیٹ سیال ضلع مظفر گڑھ۔۔۔ مولانا غلام محمد دین پوریؒ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ یہ حوالہ مطلوب ہے کہ آپکو انکی خلافت کا علم کیسے ہوا؟ کیا انہوں نے خود لکھا ہے یا کسی کتاب میں پڑھا ہے؟ یہ حوالہ از راہ کرم جلد عنایت فرما دیجئے۔ نیز مولانا عبدالخالق صاحب کے سوانحی تذکرہ کے سلسلہ میں جو تعاون فرما سکیں عنایت ہوگی۔ کیا اب بھی حیات ہیں؟ ان کے یا ان کے فرزند کے پتہ کی رہنمائی فرما دیجئے۔ مشاہیر پر آپکے تبصرہ کا انتظار ہے۔ اشتہار میں مشاہیر علوم لکھا جاتا ہے اگر قصداً لکھا جاتا ہے تو ٹھیک ورنہ علماء کرا دیجئے۔ حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست ہے۔　　　　والسلام فیوض الرحمان

<u>مولانا محمد علی سواتیؒ کی وفات:</u> مولانا محمد علی[1] کے حادثہ انتقال سے سخت صدمہ پہنچا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور درجات بلند فرمائے۔ آمین، آپ کو انکی اولاد کو اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

(۲۷)

(مولانا سالم قاسمی کی کتاب قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر)

یکم شوال ۱۴۰۱ھ

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، عید مبارک قبول فرمایئے۔ شاطبیہ برائے تبصرہ اور چند مضامین برائے اشاعت بھیجے تھے نہ تبصرہ آیا اور نہ مضامین، پھر ایک خط لکھا تھا کہ مولانا سالم صاحب کی کتاب قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر حوالہ کیلئے مطلوب ہے مگر اسکا بھی جواب نہیں ملا حالانکہ اس سے قبل مولانا حکمت شاہ صاحب والی کتاب آپ نے حوالہ کیلئے بھجوادی تھی اور میں نے بھی دوسرے یا تیسرے دن حوالہ نوٹ کر کے رجسٹری کردی تھی آپکی طرف سے کبھی جواب میں اتنی تاخیر تو نہیں ہوئی نا معلوم کیا وجہ ہے؟ حضرت شیخ کی خدمت میں سلام مسنون عرض کردیں اور دعا کی درخواست بھی۔　　　　والسلام فیوض الرحمان

وہ مضامین مجھے اپنے ہاں کے رسالہ کیلئے مطلوب ہیں اگر اسی طرح واپس کردیں تو عنایت ہوگی۔ مولانا بنوری کے دو خطوط کا عکس بھیجا تھا وہ بھی نہیں چھپ سکے۔ وہ بھی ان مضامین کے ساتھ واپس کردیجئے۔ شکریہ

(۲۸)

(وفاقی کونسل میں شمولیت پر اظہار مسرت)

کاکول ۲۹/۳/ ۱۴۰۲ھ

برادر مکرم تحیۃ و سلاماً، تہنیت کے جواب میں آپکا گرامی نامہ باعث صد مسرت ہوا، شکریہ، اللہ تعالیٰ آپ سے اپنے دین کے بڑے بڑے

---

[1] مولانا محمد علی سواتی مدرس دار العلوم حقانیہ

کام لے۔ آمین، حضرت الشیخ کی خدمت میں سلام مسنون، ہزارہ ڈویژن سے کوئی خاص آدمی لئے نہیں گئے بہرکیف آپکو موجود پا کر سکون ہوتا ہے بعض آدمیوں کے حالات پڑھ کر افسوس ہوا کہ انہیں تو صرف انتخاب سے غرض ہے۔ والسلام فیوض الرحمان

(۲۹)

کاکول ۱۰ / محرم الحرام ۱۴۰۲ھ (مولانا بنوری O ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی کا تذکرہ)

حضرۃ الأخ المحترم، تحیۃً وسلاماً! اس مرتبہ اکوڑہ کی حاضری محض جناب کی وجہ سے تھی اور آپ سے مولانا بنوریؒ کے بارے میں مزید مواد لینا تھا مگر افسوس کہ انتظار کے باوجود ملاقات نہ ہوسکی۔ ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی المرحوم[۱] کے مجلہ ''حضارۃ الاسلام'' کا اگر وہ شمارہ بذریعہ ڈاک بھیجواسکیں جسمیں انکی زندگی اور کارناموں پر بحث کی گئی ہے تو کرم ہوگا اور میں حوالہ دیکھ کر جلد واپس کردونگا۔ حضرت بنوری نے جو انہیں سند دی تھی اسکے الفاظ یا عکس آپکے پاس ہے یا یاد ہیں؟ تحریر فرمادیجئے۔ کیا اس مجلہ میں مولانا بنوری کا کوئی مقالہ بھی شائع ہوا ہے؟ اسکی جنتی فائل آپکے ہاں ہو اگر ارسال فرمادیں تو میں خود ایک نظر دیکھ لونگا۔ والسلام فیوض الرحمان،

حضرۃ الشیخ کی خدمت میں سلام مسنون حضرت بنوریؒ کی تصانیف پر حضرت کی رائے بھی بھیجوادیں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب سے سندالاجازۃ بھی لے دیں اسطرح حضرت مدنیؒ کا سلسلہ بھی باعث برکت ہوگا اور اس سلسلہ کے زیادہ اہل بھی یہی ہیں شاہ صاحب اور دیگر اکابر کا سلسلہ تو حاصل ہے۔ برائے مولانا سمیع الحق،

(۳۰)

کاکول ایبٹ آباد ۲۱ / جون ۱۹۸۱ء (مولانا نقیب احمد دیروی مولانا ابراھیم سواتی کے عربی قصیدے)

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گلستان یا بوستان کے شروع میں مولانا نقیب احمد دیروی کا ایک عربی قصیدہ موجود ہے اسی طرح فتاویٰ وودودیہ کے آغاز میں مولانا محمد ابراھیم سواتی مرحوم کا عربی قصیدہ بھی موجود ہے۔ آپ از راہ کرم اگر کسی عزیز سے ان ہر دو قصیدوں کی نقول بھجواسکیں تو علمی احسان ہوگا۔ میں نے ادھر ادھر کافی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکا۔ مجبوراً آپکو لکھ رہا ہوں کہ یہ فوری مطلوب ہیں۔ الحق کا اگر عربی ایڈیشن آجاتا تو کیا اچھا ہوتا۔ آجکل اسکی کتابت کا وہ معیار نہیں رہا جو پہلے تھا آپکی توجہ کی ضرورت ہے۔ حضرۃ شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا۔ بھائیوں کو سلام مسنون۔ مشاہیر کیا آپ کے ہاں سے ختم ہوگئی ہے؟ اس مرتبہ سرے سے اسکا اشتہار نہ تھا پشاور کے حضرات بھی استفسار کرتے ہیں میں آپکا لکھدیا کرتا ہوں۔ والسلام فیوض الرحمان پی ایم اے کالونی ایبٹ آباد

(۳۱)

کاکول ایبٹ آباد ۱۱ / جون ۱۹۸۱ء (مولانا نقیب احمد کے والد کے بارہ میں مولانا عرفان الدین کا قصیدہ)

برادر مکرم! تحیۃً وسلاماً! آپکا عنایت نامہ ابھی ابھی موصول ہوا۔ بہت بہت شکریہ۔ آپ ہمیشہ ہی سے تعاون فرماتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپکو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ آپکا عربی مضمون اور نقل کردہ قصیدہ بھی ملا یہ قصیدہ مولانا عرفان الدین صاحب کا تحریر فرمودہ ہے اور مولوی محمد شریف صاحب کے متعلق ہے۔ جو مولانا نقیب صاحب کے والد تھے میں یہ سمجھا ہوں کیا یہ صحیح ہے؟

(مولانا بنوری کی شیخ السباعی سے ملاقات اور سند حدیث کی اجازت)

[۱] شام کے عظیم داعی مصنف محقق ۶۴ ۱۹۶۳ء مدینہ منورہ میں معذوری اور بیماری کی حالت میں آستانۂ محبوب پر فروکش تھے میری ملاقاتیں ہوتی رہیں اسی سال حج پر مکہ معظمہ حضرت مولانا بنوریؒ کی خواہش پر ان سے ملانے ان کے پاس لے گیا کہ وہ مفلوج اور معذور تھے دونوں ایک دوسرے کے قدر دان تھے یہ ملاقات میں نے مسجد حرام کے قریب فندق شبرا باب اجیاد میں کرائی پھر اس سال ۲۰۰۶ء میں مکہ معظمہ جانا ہوا تو یہ ہوٹل گرایا جارہا تھا اس ملاقات میں شیخ سباعی کی خواہش پر شیخ بنوریؒ نے انہیں اپنے سندات حدیث سے زبانی نوازا۔ حضارۃ الاسلام ان کا ممتاز عربی مجلۃ تھا جو شیخ سباعیؒ ایک عرصہ تک میرے نام بھیجتے رہے (س)

مولانا نجیب احمد کے عربی قصائد اگر کسی کتاب میں نظر سے گزریں تو مطلع فرمائیں یا اور کسی بزرگ کے یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ حیات میاں اصغر حسین صاحب مدرس دیوبند اور تذکرۃ الاعزاز (مولانا اعزاز علی صاحب) دونوں مستعار چاہئیں اگر رجسٹری کردی جائیں تو ایک نظر دیکھ کر انشاء اللہ واپس رجسٹری کردونگا۔ اور حیات شبلی از مولانا سلیمان ندویؒ۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم نے کوئی عربی مضمون، یا تعلیق حاشیہ تحریر نہیں فرمایا؟ یا دوران سبق کسی نے عربی میں نہیں لکھا؟ اگر کسی نے لکھا ہو تو بھی تعلیقات تو حضرۃ ہی کی ہیں انکا حوالہ، نام وغیرہ تحریر فرما دیجئے۔

(اکابر علماء کے تعارف کیلئے عربی تحریروں کی اشاعت)

<u>مولانا نصیر الدین غور غشتی پر عربی مضمون علماء کا عربی میں تعارف:</u> آپ کے اس عربی مضمون سے میں نے مدد لی تھی مشاہیر میں ص ۶۴۷ پر اسکا حوالہ بھی موجود ہے۔ اسکے بعد کیا کچھ لکھنے کی نوبت نہیں آئی؟ ہجری صدی کے موقع پر اگر "الحق" کا ایک نمبر عربی علماء پر آجائے تو یہ حوالہ کی کتاب بن سکے گا۔ نیز اس سائز میں پھر ایک کتاب موتمر المصنفین کی طرف سے آجائے کتاب کا خرچ نکل جائیگا۔ آپ سے مخفی نہیں کہ دیار عرب میں ہمارے علماء کا کوئی تعارف نہیں ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عربی میں کوئی کتاب نہیں ہے۔ میں وہاں تعارف کرواتا تھا وقت کی اہم ضرورتوں میں سے ایک ضرورت ہمارے علماء کا تعارف عربی میں آنا ہے۔ اس پر کچھ کام کیا تھا اگر آپکا ارادہ ہو تو یہ بھی آپکو دے دونگا۔ اور یہ وقت کی اہم ضرورت اور خدمت بھی ہے۔ ان کے نام مناسب رکھے جاسکتے ہیں۔ مجھے دراصل آپکی موتمر کے حالات کا صحیح علم نہیں اسلئے یہ باتیں لکھ دی ہیں آپکے ہاں جو کتب برائے تبصرہ آتی ہیں ایک نسخہ اگر مجھے بھجوادیا کریں تو فوری تبصرہ کے سلسلہ میں حاضر ہوں۔ اور وہ ابو عبدالرحمان کے نام سے آئے۔

کتاب مشاہیر پر مولانا دوست محمد صاحب کا تبصرہ میرے ہاں موجود ہے کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اگر اسی کو برائے اشاعت دے دیں تو مناسب ہوگا (یہ مل نہیں سکا) آپ نے کیا عربی میں کچھ لکھا ہے؟ مستقل کتاب میں؟ تعارف تو شاید لکھا ہے جو حضرت شیخ الحدیث نصیر الدین صاحب کی کتاب مشکوٰۃ پر تھا۔ اگر ہو تو مطلع فرمائیں۔ آپکے ادارہ کی طرف سے الحاوی، ہدایۃ القاری، اور برکۃ المغازی کی اشاعت باعث برکت بھی ہے اور باعث تحریک بھی۔ اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے۔ ان میں سے برکۃ المغازی میرے پاس ہے باقی نہیں ہیں۔ حضرت شیخ کی خدمت میں سلام مسنون اور خاص دعا کی درخواست ہے۔ شاطبیہ برائے تبصرہ پیش خدمت ہے۔ اسمیں قاری عبدالمالک صاحب کا سوانحی تذکرہ بھی ہے۔ یہ تبصرہ کے علاوہ الحق میں الگ بھی چھپ سکتا ہے۔ نیز الحق کی کتابت مطبوعات کے اشتہار جیسی ہونی چاہیے۔ والسلام فیوض الرحمان

مولانا لطافت الرحمان صاحب کا ایک قصیدہ مولانا بنوریؒ پر خدام الدین مولانا یوسف نمبر میں شائع ہوا ہے یہ نمبر مجھے مل نہیں سکا ان میں سے جو آسان ہو بھیجوادیں۔ ایک خط پہلے لکھا تھا مگر پوسٹ نہیں کرسکا دونوں بھجوار ہا ہوں۔

ان کتابوں کی طباعت کیلئے پاکستان بک سنٹر والوں نے بھی کہہ رکھا ہے مگر ان سے بھی تاخیر ہوتی ہے اور کوئی بات نہیں۔ اگر آپ کے ہاں کاتب بیٹھ کر یہ کام بہت جلد کر سکتے ہوں تو بہتر ہوگا اسی وجہ سے آپکو لکھا ہے۔

ہمارے اکابر کا آپ بھی جانتے ہیں کہ باہر عرب دنیا میں کوئی تعارف نہیں اور اسکی کوئی صورت اختیار بھی نہیں کی گئی۔ اسکے لئے ایک تو وسیع پیمانے پر عربی کتاب کی اشاعت ہے اور دوسرا طریقہ جو ابھی ذہن میں آیا وہ "الحق" کا عربی ایڈیشن ہے۔ آپ اسکی اجازت لے لیں آپکو مضامین کے سلسلہ میں انشاء اللہ دقت نہ ہوگی۔ آپ کے ادارہ سے بھی لکھنے والے مل جائیں گے اپنے ایسے احباب جو خوب لکھ سکتے ہیں ان

سے بھی آپکو لکھوا کر دونگا اور مستقل کوئی فکر نہ کریں خود تو ہوں ہی حاضر افسوس ہے کہ عرب دنیا میں پاکستان سے ایک عربی رسالہ نہیں پہنچتا۔ یہ بہت ہی کم ہمتی کی بات ہے ورنہ پاکستان میں بڑے بڑے ادیب بیٹھے ہیں۔ آپ الحق کے عربی ایڈیشن کا ہر صورت انتظام فرمائیں۔ پانچ چھ ماہ کی پیشگی مضامین اگر فرمائیں تو حاضر کر دونگا۔ حضرۃ شیخ الحدیث صاحب بھی انشاء اللہ میری رائے کی تائید فرمائینگے اور دعا بھی فرمائیں گے۔ والسلام فیوض الرحمان

مصطفیٰ السباعی کے مجلّہ حضارۃ الاسلام کے شمارے کیا آپکے ہاں موجود ہیں۔ الحق کے تبصرہ کیلئے جو کتب آتی ہیں اگر ایک مجھے بھجوا دیا کریں تو جلد تبصرہ میں آسانی ہوگی آپکی مصروفیتوں کے پیش نظر لکھ رہا ہوں۔

دو مضمون حضرۃ ابوعبیدہ بن الجراحؓ اور حضرت سعدؓ برائے الحق ارسال خدمت ہیں۔ ابوعبدالرحمان ہزاروی کے نام سے چھپنے چاہئیں۔

(۳۲)

سیدی المحترم! تحیۃ وسلاماً، ماکتبت الیکم من مدۃ طویلۃ لاننی کنت مشغولاً جدًا وساکتب الیکم مفصّلاً ان شاء اللہ، ماوصلت الیّ مجلتکم "الحق" من شھرین ومافھمت سبب ھذا التاخیر. السلام منی علی والدکم واخوتکم. والسلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ، میجر فیوض الرحمان صاحب پی ایم اے کاکول

(۳۳)

(پاکستان کے علماء شعراء پر مصری عالم کی پی ایچ ڈی)

مگر زبانی تعارف سے آخر کیا بنتا ہے؟ مجھے ریاض یونیورسٹی کے اساتذہ نے بھی اس سلسلہ میں پوچھا کہ کیا بات ہے علماء پاکستان کی خدمات نہیں ہیں یا پھر تذکرہ نہ ہونے کی وجہ سے اوجھل ہیں۔ میں نے اسی وقت عزم کیا تھا اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کچھ کام ہو چکا ہے میں وہ پیش کر سکتا ہوں پاکستان کے شعراء اور عربی علماء پر میرے ایک مصری دوست پی ایچ ڈی کر رہے ہیں ان کیساتھ تعاون کرتا ہوں اور اسلئے بھی کہ علمائے حق پیش پیش ہوں میں بھی اسلامیات کے بعد عربی میں کام کر رہا ہوں آپ سے اور حضرت سے دعا کی درخواست ہے۔ علامہ بنوریؒ پر آپکا مضمون سفر حج کی چند یادیں خوب ہیں مصطفیٰ السباعی کا پورا قصیدہ کیا ارسال فرما سکتے ہیں اور مصطفیٰ السباعی کے مختصر حالات زندگی بھی۔

حضرۃ بنوریؒ پر شیخ الحدیث دامت برکاتہم کا کوئی شذرہ نظر سے نہیں گزرا۔ اگر آپ میری درخواست ان تک پہنچائیں اور وہ عربی میں ان پر یا ان کے علمی مقام پر کچھ آپکو لکھوا دیں تو میں اسے ایک نعمت سمجھونگا اور اپنے مقالہ میں اسے شامل کر لونگا۔

<u>سفر حج والا مضمون عربی میں منتقل کر دیں مولانا بنوری کے عربی قصائد</u>: آپ سفر حج والے مضمون کو اگر عربی میں منتقل کر دیں تو اچھا ہوگا الحق کے چند اوراق عربی کیلئے خاص کر دیں تو میں بھی حاضر ہوں۔ مولانا بنوریؒ نے مجھے خود لکھا تھا کہ ان کے دو قصیدے حضرۃ زاہد کوثری[1] اور علامہ شبیر احمد[2] پر ہیں وہ میں نے بھائی عبدالرزاق صاحب[3] کو اور مولانا طاسین صاحب[4] کو لکھا مگر ملے نہیں اگر آپ کے

۱۔ عالم عرب کے ممتاز محقق عالم و محدث امام اعظمؒ اور حنفیہ کا ترجمان ۲۔ شیخ الاسلام عثمانی

۳۔ مولانا عبدالرزاق سکندر مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی ۴۔ ناظم ادارۂ مجلس علمی کراچی

ہاں سے مل سکتے ہوں تو عنایت ہوگی مولانا بنوریؒ کا عربی کلام اگر آپ کے ہاں ہو تو مطلع فرمائیں کہ ان پر میرا ایک عربی مقالہ مکمل ہو رہا ہے ''علامہ بنوری میری نظر میں'' یہ عنوان آپ یا حضرۃ کا عربی کیلئے مناسب ہے۔ میں آپ کے خط کا منتظر ہوں۔ علامہ بنوریؒ کے میرے نام چند خطوط تھے وہ ہی مل سکے ہیں انکی فوٹوسٹیٹ بھجوادیں تو کیا الحق میں شائع ہو جائینگے۔ دونوں عجیب خط ہیں جس خط کے جواب میں ہیں وہ بھی ہمراہ ہے۔ مولانا لطافت الرحمان صاحب[1] نے بتایا ہے کہ گلستان میں مولانا نقیب احمد صاحب کا وہ قصیدہ ہے اور انہوں نے بقول انکے اس سے پھاڑ کر مجھے بھجوانا تھا کہ گم ہوگیا۔ مولانا عرفان الدین صاحبؒ کے اور قصائد اگر کہیں مطالعہ سے گزریں تو انکی نقول بھی از راہ کرم ارسال فرمادیں۔

(۳۴)

(والدہ مرحومہ کی وفات)

۱۹/اپریل ۱۹۸۸ء

برادر محترم! السلام علیکم! ابھی ابھی ماہنامہ الحسن سے معلوم ہوا کہ والدہ مرحومہ اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائیں اور آپ سب کو صبر جمیل پر اجر جزیل عطا فرمائیں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب خدمت میں بھی تعزیت ہے۔ شریک غم فیوض الرحمان

(۳۵)

(اکیسویں صدی پر الحق کا خصوصی شمارہ)

برادر مکرم! اکرمکم اللہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ ہر طرح سے خیریت سے ہوں۔ اکیسویں صدی کے لیے ماہنامہ الحق کے سلسلہ میں جو عنوانات قائم کئے گئے ہیں اور آپ کے جو عزائم ہیں وہ نہایت ہی قابل قدر ہیں۔ آپ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے کسی نہ کسی موضوع پر انشاء اللہ لکھنے کی کوشش کرونگا اور وقت مقررہ پر ارسال خدمت کردونگا۔ انشاء اللہ۔ آپ اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ اکیسویں صدی کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے دارالعلوموں کے ساتھ سیرت ماڈل سکول بھی قائم کردیے جائیں اور آپ انکی سرپرستی فرمائیں تو اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہونگے۔ والسلام بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر حافظ مولانا فیوض الرحمان

(۳۶)

(مولانا ابوالحسن علی ندوی پر خصوصی شمارہ)

عزیز مکرم راشد الحق صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ''الحق'' کا تازہ شمارہ موصول ہوا عالم اسلام کے عظیم مفکر اور داعی حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے وصال پر جتنے مقالات اور مضامین اس میں شائع ہوئے ہیں۔ غالباً پاکستان کے کسی دوسرے مجلہ میں نہیں ہوئے۔ ''الحق'' کا یہ شمارہ گویا ''علی میاں نمبر'' ہی ہے جس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔ البتہ مستقل نمبر کی ضرورت اپنی جگہ مسلم ہے تمام مقالات ومضامین نہایت عمدہ ہیں، عزیز بھائی ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کا مضمون بھی پیارا ہے۔ البتہ اس میں دو باتیں درست نہیں ہیں۔ اور مجھے یہ

---

[1] مولانا لطاف الرحمٰن سواتی مدرس دارالعلوم حقانیہ و جامعہ اسلامیہ بہاولپور

کمپوزنگ کی غلطی معلوم ہوتی ہے جسکی اصلاح نہیں ہوسکی۔ ص ۳۶ کی سطر ۳ پہ لکھا ہے کہ "مولانا کے چچا ڈاکٹر (ایم بی بی ایس) سید عبدالعلی تھے۔" لیکن مولانا حکیم ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب مولانا علی میاں کے بڑے بھائی تھے۔ چچا نہیں تھے۔ ص ۴۷ کی پہلی سطر "اسی زمانے میں مولانا غلام محمد دین پوری سے بیعت کی اور خلافت حاصل کی" لیکن مولانا علی میاں کی بیعت تو حضرت غلام محمد دین پوری سے تھی۔ خلافت البتہ حضرت دین پوری کے خلیفہ حضرت مولانا احمد علی لاہوری سے حاصل ہوئی۔ اسی طرح وہ مرشدی حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری کے بھی خلیفہ مجاز تھے۔ الحق اگر مولانا علی میاںؒ پر انکے شایان شان نمبر کا اہتمام کردے تو کیا ہی اچھا ہو۔ میں اپنا مفصل مضمون بھی ارسال خدمت کرونگا۔ سب کو سلام مسنون۔

(۳۶)

۲۰ جون ۲۰۱۰ء

(الحق بیسیوں کتابوں کی بنیاد بن سکتا ہے O حقانیہ دیو بند کا عکس جمیل O خطوط جمع کرانے چاہئیں O کرنے کے بہت سے کام)

برادر مکرم و محترم! اکرمکم اللہ واعزکم فی الدارین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد! کتابوں کی رسید اور عزت افزائی کا گرامی نامہ باعث صد افتخار ہوا۔ جزاک اللہ خیرا۔ مجھ سے جو ٹوٹی پھوٹی خدمت بن پڑی ہے وہ محض فضل ایزدی اور آپ جیسے علماء کرام اور بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ورنہ من ہماں خاکم کہ ہستم۔ قبولیت کی دعاؤں کی درخواست ہے۔ یہ کام بھی آپ ہی کا ہے اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی دعاؤں کا صدقہ ہے آپ سے اللہ تعالیٰ نے مختلف جہتوں سے گونا گوں کام لیا ہے۔ الحق سے بیسیوں کتابیں منظر عام پر آسکتی ہیں۔ اداریے، تبصرے، مضامین، عہد طالب علمی کے منتخبات، اسمبلی میں تقریریں، سینیٹ میں تقریریں، ختم بخاری کی تقریریں، خطبات حقانیہ، دیگر اداروں میں کی جانے والی تقریریں، تعزیتی اداریے وغیرہ اور ہاں مختلف کتابوں پر مقدمات اور تقاریظ بچوں اور عزیزوں کا ان کاموں پر لگادیں انشاء اللہ بہت سی چیزیں سامنے آجائیں گی، انشاء اللہ اکابر کے خطوط الگ الگ سے بھی کتابیں آجائینگی، حضرتؒ کے نام اور آپ کے نام مرسلہ کتابوں پر آنجناب کے قلم سے اگر الحق میں تبصرے آجائیں تو نئے ایڈیشن میں شامل ہوجائیں گے۔ پہلے حضرتؒ سے درخواست کرلی جاتی تھی اب آپ ہی ان کے جانشین ہیں۔ تین سیٹ اور بھجوا رہا ہوں ایک ڈاکٹر سید صاحب کیلئے ایک فانی صاحب کے لئے اور ایک آپ کی لائبریری کے لئے، علماء کے مزید تذکروں کیلئے تعاون کی درخواست ہے۔ مختصر سا اشتہار آجائے اور آپ کی تائید ہو تو انشاء اللہ اگلی جلدیں تیار ہوجائیں گی۔

حقانیہ دارالعلوم دیو بند کا عکس جمیل ہے۔ شعبہ تصنیف وتالیف بہت مضبوط ہونا چاہئے مناسب سمجھیں تو چند رفیق رکھے جاسکتے ہیں وہ کتابوں کی تیاری میں ممد ومعاون ثابت ہوں گے، دارالعلوم کراچی میں ماشاء اللہ دونوں بھائیوں کے الگ الگ مکتبے بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ تخصص کے مقالہ جات بھی شائع ہونے چاہیے، اسی طرح دورۂ حدیث کے طلبہ کے لئے بھی اُردو یا عربی مقالہ لازمی قرار دیا جائے وہ دینی موضوعات یا اپنے علاقہ کے علماء پر لکھیں، نظر ثانی کے بعد وہ بھی چھپ سکتے ہیں۔ یہ میڈیا کا دور ہے آپ سے زیادہ اس سے کون واقف ہے۔ اس شعبہ سے بھی آمدنی آتی ہے۔ آپ کے اپنے خطوط بھی جمع ہوجانے چاہیے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کے بھی، الحق میں یا اسلام میں اشتہار سے کافی مل جائیں گے۔ میں بھی تلاش کر کے کچھ بھجوادونگا مجھے احساس ہے آپ کی مصروفیتوں کا مگر تقسیم کار

سے کام بفضلہ تعالیٰ ہو جاتے ہیں۔آپ کی تقریر/خطبات تو ریکارڈ ہو جاتے ہوں گے انہیں تحریر میں لانے کی ضرورت ہے۔میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حاضر ہوں۔مسلمانوں کا ایمان بچانے کے لئے حقانی سکولوں کا سلسلہ بھی شروع کروادیں ان میں ضروریات دین پڑھادی جائیں۔بچیوں کے لئے بھی،اس سے آئندہ نسلیں فتنوں سے محفوظ ہو جائے گی۔آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ”ہمیں جمود و تعطل نے گھیر رکھا ہے“ ماشاءاللہ آپ سے ہزاروں طلبہ عالم بن کر نکلے ہیں اور پھر ماشاءاللہ پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے پھر بھی جمود ہے؟ سب کی خدمت میں سلام مسنون!

فیوض الرحمان

(۳۷)

۲۰شعبان ۱۴۳۱ھ

مخدومنا المکرم! اکرمکم اللہ واعزکم فی الدارین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد!

۲۴رجولائی ۲۰۱۰ کا محررہ مکتوب سامی باعث صد افتخار ہوا۔کرم فرمائی کا بیحد شکریہ۔فجزاکم اللہ خیراً

مجھے آپ کی گوناگوں مصروفیات کا از حد احساس ہے اس کے باوجود ہم جیسے طالب علموں کے ساتھ یہ عنایت اور بھی آپ کو محبوب بنادیتی ہے مجھے یوں لگتا ہے کہ اکابر کی عظیم بستیوں کے آپ امین ہیں اور وہ سمٹ سمٹا کر آپ میں جمع ہو گئی ہیں۔اللھم زدفزد وبارک فیہ

تخصص فی الدعوۃ والارشاد اور دیگر شعبوں سے فارغ ہونے والے حضرات میں سے چند معتمد تلامذہ کو ”رفیق“ کے طور پر لے سکتے ہیں اور دار التصنیف کو بہت مستحکم کر سکتے ہیں۔ان کے ذمہ یہی کام ہو کہ چھیالیس سال کے الحق کے شماروں میں جو علمی مضامین شائع ہوئے ہیں وہ عنوانات کے تحت جمع کر کے کمپوز کروالئے جائیں۔اسی طرح مسافران آخرت' اداریئے' تراشے' حمد و نعت' تبصرے اکٹھے کر کے شائع کرواتے جائیں۔الحمدللہ آپ کے تلامذہ کے علاوہ بھی آپ کا حلقہ بہت وسیع ہے آپ کی مطبوعات ہاتھوں ہاتھ لی جائیں گی۔

کمپوزنگ کے لئے ایک جماعت تیار کر دیں اسی طرح تصحیح کے لئے۔مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے سارے کام بہت عمدگی سے چلتے رہیں گے اگر اس دیرینہ خادم کی کسی اہم موقع پر ضرورت محسوس فرمائیں تو یہ حاضر ہو جائے گا۔اور اچھے لکھنے والوں کی جماعت بھی تیار کرادے گا۔

درس نظامی کے ہر فارغ ہونے والے سے ایک مقالہ ضرور لکھوائیں۔عربی کے علاوہ اردو پر بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔آپ بھی پشتو کے اسی ماحول کی پیداوار ہیں اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت ہی کرم ہے کہ ”طالب علمی کی یادداشتیں“ بھی طالب علمانہ کی جگہ عالمانہ اور ادیبانہ ہیں اور بعض عبارتیں (ڈاکٹر مصطفیٰ السباعیؒ کے تعارف میں) کسی بھی اردو کی ادبی کتاب کی زینت بن سکتی ہیں۔آپ کے مکتوبات بھی اس لائق ہیں کہ جمع کر لئے جائیں میرے پاس جو ہیں وہ یا ان کا عکس بھجوادوں گا۔الحق کے ایک اشتہار سے سارا مواد جمع ہو جائے گا۔

مجھے بے حد مسرت ہوئی کہ مکتوبات کی کئی جلدیں منصۂ شہود پر آنے والی ہیں' ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔آپ کی عنایت سے مولانا عبدالغفور مدنی کے چند گرامی نامے جو آپ نے عطا فرمائے تھے' وہ حضرت شیخ الحدیث اور کچھ آپ کے نام ہیں' کیا وہ بھجوادوں؟

آپ سے درخواست ہے کہ میری تمام تصانیف کے لئے ایک جامع مانع مقدمہ لکھ دیں وہ سب میں شامل ہو جائے گا اگر آپ چاہیں تو میری تمام تصانیف سب کو سلام۔

''الحق'' آپ کا رسالہ ہے۔ اس میں ضرور لکھا کریں اور کتابوں پر تبصرے حسب سابق جاری رکھیں کہ رسالہ کو ان کی ضرورت ہے۔ آپ کی تحریریں ماشاءاللہ پرکشش ہیں' ہم ان کے پڑھنے کو ترستے رہتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ پھر سے یہ سلسلہ جاری ہوگا۔ آپ کے ہاں سے شائع ہو جائیں مجھے خوشی ہوگی۔ مجھے خوشی ہوگی۔ میرے پاس بھی بہت سے نوادر ہیں اور مواد ہے' لکھتا اور مکمل کرنا چاہتا ہوں' مگر کمزور رہوں آپ کی مخلصانہ دعائیں اور توجہات میری طاقت بن سکتی ہیں۔

والسلام علیکم : فیوض الرحمان

(الحق میں قاری فیوض الرحمان کے مضامین کی تفصیل)

۱۔ مولانا عبدالغنیؒ اُستاد دارالعلوم حقانیہ، مارچ ۱۹۷۳/ ۲۶
۲۔ مولانا محمد علیؒ اُستاد دارالعلوم حقانیہ، مارچ ۱۹۷۳/ ۲۷
۳۔ مولانا مفتی محمد فریدؒ اُستاد دارالعلوم حقانیہ، مارچ ۱۹۷۳/ ۲۸
۴۔ مولانا شیر علی شاہؒ اُستاد دارالعلوم حقانیہ، جون ۱۹۷۳/ ۵۱-۵۲
۵۔ مولانا عبدالحلیم دیرویؒ اُستاد دارالعلوم حقانیہ، جون ۱۹۷۳/ ۵۳-۵۴
۶۔ مولانا انوارالحقؒ اُستاد دارالعلوم حقانیہ، اگست ۱۹۷۳/ ۹۷
۷۔ مولانا فضل مولیٰؒ اُستاد دارالعلوم حقانیہ، اگست ۱۹۷۳/ ۹۶
۸۔ مولانا محمد ہاروتؒ اُستاد دارالعلوم حقانیہ، اگست ۱۹۷۳/ ۹۷
۹۔ مولانا حمیدالدین مانسہرویؒ، دسمبر ۱۹۷۵/ ۴۷-۴۹
۱۰۔ عبدالکریم ہزارویؒ، فروری ۱۹۷۶/ ۴۳
۱۱۔ عبداللہ قطب شاہ عباسیؒ، فروری ۱۹۷۶/ ۴۷
۱۲۔ علامہ محمد پشاوریؒ فروری ۱۹۷۶/ ۴۴
۱۳۔ فیض عالم ہزارویؒ فروری ۱۹۷۶/ ۴۵
۱۴۔ قاضی محمد علیؒ، فروری ۱۹۷۶/ ۴۵
۱۵۔ محمد حسینؒ، فروری ۱۹۷۶/ ۴۶
۱۶۔ محمد محمود عثمانیؒ، فروری ۱۹۷۶/ ۴۳
۱۷۔ میاں عبداللہ کاکاخیلؒ، فروری ۱۹۷۶/ ۴۷
۱۸۔ مولانا حیدر زمان صدیقی ہزارویؒ، جون ۱۹۷۶/ ۳۸
۱۹۔ مولانا میر احمد ہزارویؒ، جون ۱۹۷۶/ ۳۸
۲۰۔ مولانا فیض اللہ قریشیؒ، جون ۱۹۷۶/ ۳۹
۲۱۔ مولانا انوارالحق کاکاخیلؒ، جون ۱۹۷۶/ ۴۰
۲۲۔ مولانا عبدالغنی قریشی کوہاٹیؒ، جون ۱۹۷۶/ ۴۰
۲۳۔ مولانا مفتاح الدین محدث سواتیؒ، جون ۱۹۷۶/ ۴۱
۲۴۔ مولانا غلام نبی ہزارویؒ، جون ۱۹۷۶/ ۴۱
۲۵۔ مولانا محمد ایوب پشاوریؒ، جون ۱۹۷۶/ ۴۲
۲۶۔ مولانا فضل الرحمٰن ہزارویؒ، جون ۱۹۷۶/ ۴۲
۲۷۔ مولانا محمد ادریس طورویؒ، جون ۱۹۷۶/ ۴۳
۲۸۔ مولانا عبدالباری جانؒ، جون ۱۹۷۶/ ۴۳
۲۹۔ مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ، جون ۱۹۷۶/ ۴۴
۳۰۔ مولانا مقدادالدین شاکرؒ، جون ۱۹۷۶/ ۴۵
۳۱۔ مولانا شمس الحق افغانیؒ، ستمبر ۱۹۷۶/ ۴۹
۳۲۔ مولانا سرفراز خان صفدر، ستمبر ۱۹۷۶/ ۵۰
۳۳۔ مولانا مفتی محمودؒ، ستمبر ۱۹۷۶/ ۵۰-۵۲
۳۴۔ مولانا عبدالقدوس پشاوری، ستمبر ۱۹۷۶/ ۵۲
۳۵۔ مولانا فضل الرحمٰن ہزارویؒ، ستمبر ۱۹۷۶/ ۵۲
۳۶۔ مولانا نورالحسن انور شیرکوٹی، نومبر ۱۹۷۶/ ۴۳-۴۶
۳۷۔ محمد اجمل ہزارویؒ، اگست ۱۹۷۷/ ۵۸
۳۸۔ قاضی عبدالحیٔ چمن پیرؒ، اگست ۱۹۷۷/ ۵۹
۳۹۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن ہزارویؒ، اگست ۱۹۷۷/ ۶۰
۴۰۔ علامہ شاطبیؒ اور قصیدۂ شاطبیہ، جولائی ۱۹۸۱/ ۵۳-۵۴
۴۱۔ میری (فیوض الرحمٰن) علمی و مطالعاتی زندگی [جواب سوالنامہ] فروری ۱۹۹۱/ ۴۳-۴۴
۴۲۔ فیالحق کی ۲۱ ویں صدی پر خصوصی اشاعت [مکتوب] نومبر ۱۹۹۹/ ۶۰
۴۳۔ تعزیتی مکتوب [بروفات ابوالحسن علی ندویؒ]، مارچ ۲۰۰۰/ ۵۴
۴۴۔ انسانِ کامل سلسلے از خالد علوی، مئی ۱۹۷۵/ ۵۴
۴۵۔ شفاء العلیل قصائد الجمیل مع قصد السبیل از علامہ عبدالجمیل، ستمبر ۱۹۹۹/ ۶۶

پروفیسر سید قابل[1] واہ کینٹ

۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء (وفاقی مجلس شوریٰ کی رکنیت پر مبارکباد)

آنکہ بود از ازل سمیع الحق   للہ الحمد شد رفیع الحق (قابل)

محترم و مشفق دیرینہ من! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، براہ کرم وفاقی مجلس شوریٰ کا رکن نامزد ہونے پر میری طرف سے دلی تہنیت اور مخلصانہ مبارکباد قبول فرمائیے۔

حامل حسن امتیاز ہیں آپ   رحمت حق سے سرفراز ہیں آپ (قابل)

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دین وملت وطن کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین۔ ۷۰ء کے الیکشن کے موقع پر چیف الیکشن افسر کے دفتر اسلام آباد میں آپ سے شرف ملاقات حاصل ہوا تھا اور حضرت سید احمد شہید بریلویؒ کی جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے آپ نے از راہ اخوت اسلامی و محبت دینی مجھے اکوڑہ خٹک کی دعوت سے بھی نوازا تھا لیکن اس اثنا میں میں بنگلہ دیش میں مجیب کے گروہ کے ہاتھوں اسیر ہو کر ڈھائی سال دیناپور اور اجتماعی میں قید وبند کا شکار رہا۔ واپسی پر دو سال سے فالج تشنج اور تنفس کے عارضوں میں مبتلا ہو کر صاحب فراش ہوں۔ اور بغیر سہارا چلنے پھرنے تک سے معذور ہوں ورنہ خود حاضر ہو کر تہنیت پیش کرتا۔ سال نو کی مبارکباد بھی قبول ہو۔ قبلہ محترم مولانا عبدالحق صاحب سے سلام فرمادیں۔   والسلام دعائے صحت کا سائل قابل

☆☆☆

مولانا محمد قاسم قاسمی صاحب[2] فقیر والی ضلع بہاولنگر

(۱)

۱۲۷ ستمبر ۱۹۸۸ء (حضرت شیخ الحدیث کے مقامات علم وفضل)

بگرامی خدمت مجاہد ملت، بطل حریت، مفکر اسلام قائد جمعیۃ شمع شبستان سیاست، نیّر آسمان شہامت

حضرت العلام مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش اینکہ آنجناب کے والد ماجد استاذ الاساتذہ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ، نوّر اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کی وفات حسرت آیات اور انتقال پر ملال کی اندوہگین اور المناک خبر سن کر دل ودماغ پر جو گزری، قلب وجگر پر جو بیتی اس کی تعبیر سے زبان ودھاں یکسر عاجز اور اس کی تحریر وتصویر سے قلم یک قلم قاصر ہے۔ اس حادثہ فاجعہ نے دل ودماغ کو ہلا کر رکھ دیا قلب پر ایک برق سی گرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ دل کی دنیا میں ویرانی کا احساس بڑی شدت اور حدت سے ابھرا۔ حضرت شیخ الحدیث مرحوم ومغفور جو کل تک ہم میں موجود تھے۔ جن کی ذات قدسی صفات سے علوم ومعارف کے چشمے پھوٹ رہے تھے جن کی زبان فیض ترجمان ہر وقت قال اللہ وقال الرسول کی سامعہ نواز صداؤں سے تر رہتی تھی جن کی زبان کی حلاوت اور شیرینی اعداء مخالفین کے قلوب کو موہ لیتی تھی۔ جو علم وفضل کا بحر بیکراں تھے۔ جو ذہانت وفطانت کا پیکر تھے۔ جو اخلاق عالیہ کا ایک نادر نمونہ تھے۔ جو اسوۂ رسول پر پوری طرح گامزن تھے۔ جنکی زندگی اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے وقف تھی۔ جن کے دل کی ہر

---

[1] پروفیسر صاحب نے خط میں خود کو جماعت سید احمد شہیدؒ کا سربراہ اور بنگلہ دیش کے اسیر کی حیثیت سے تعارف کیا ہے اس لئے قابل اعتنا شخصیت ہیں۔

[2] مولانا فقیر والی بہاولنگر کے قدیم ادارہ قاسم العلوم کے بانی حضرت مولانا فضل محمد صاحب کے فرزند اور ادارہ کے مہتمم، جمعیۃ (س) کے مخلص ساتھی (مرتب)

دھڑکن، جنکے دماغ کی ہر سوچ، جن کے قدم کی ہر حرکت اسلام اور محض اسلام کیلئے تھی۔ جن کے دل کی دنیا عشق رسول سے آباد و شاد تھی۔ جن کی اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت کیلئے عظیم الشان اور فقید المثال خدمات تا قیامِ قیامت تاریخ کے آسمان پر درخشندہ و تابندہ رہیں گی۔ حضرت شیخ ایک ایسی عظیم شخصیت کے مالک (حامل) تھے جو اپنی ذات میں ایک انجمن ایک ادارہ اور ایک موتمر تھی۔ جن کے فیض و برکات سے ایک عالم مستفید ہوا۔ جنہوں نے اپنی بے پناہ کوشش و کاوش، غیر معمولی تگ و دو اور محنت و ریاضت سے ایک چھوٹے سے ادارہ کو ایک عظیم جلیل ادارہ کا روپ دیا۔ جو پاکستان کی سرزمین پر ثانی دارالعلوم دیوبند بن کر جلوہ گر ہوا۔ جس سے لاکھوں طلباء مستفید ہوئے۔ جس سے ہزاروں علماء پیدا ہوئے جس سے سینکڑوں مشائخ نے استفادہ کیا۔ جو پاکستان کی سوہنی دھرتی پر تعلیمات اسلامیہ کے ایک ایسے جلیل المرتبت ادارہ کی شکل میں متشکل و جلوہ گر ہوا جس کی نظیر ناپید ہے۔ مولانا کی وفات سے مذہبی اور دینی حلقوں میں ایک زبردست خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا پر ہونا بظاہر محال و ناممکن ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام رفیع پر فائز فرمائیں۔ اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے نوازیں۔ آمین آمین آمین یارب العالمین۔

احقر، جامعہ اساتذہ تلامذہ اور عملہ آنجناب کے اس غم میں برابر کے شریک و سہیم ہیں۔　والسلام: محمد قاسم قاسمی

(۲)

۲۸/ جنوری ۲۰۰۴ء　(اہلیہ کی تعزیت)

بگرامی خدمت مخدوم العلماء قائد اسلامی انقلاب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبارات کے ذریعے آپ کی اہلیہ مرحومہ کے انتقال کی خبر پڑھ کر نہایت ہی صدمہ و افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمادے۔ مرحومہ اس اعتبار سے خوش قسمت ہیں کہ وہ اپنے پیچھے آپ جیسے عظیم شوہر اور مولانا حامد الحق حقانی جیسی نیک اولاد چھوڑ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ اہل خانہ کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ احقر ان دنوں عارضہ قلب میں مبتلا ہے ورنہ خود تعزیت کے لئے حاضر ہوتا۔ جملہ اہل جامعہ و اہل خانہ کو سلام۔　والسلام (مولانا) محمد قاسم قاسمی مہتمم قاسم العلوم فقیروالی

☆☆☆

مولانا محمد قاسم عبدالبر[1] مہتمم جامعہ قاسم العلوم ملتان

یکم صفر المظفر ۱۴۰۹ھ　(شیخ الحدیث کی وفات پر تعزیتی اجلاس)

بگرامی قدر محترم المقام حضرت مولانا صاحب زید مجدہٗ و شرفہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، قدوۃ السالکین شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ قدس سرہ العزیز کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا۔ مولانا قدس سرہ العزیز کی محبت و شفقت قاسم العلوم ملتان کیساتھ خصوصی تھی۔ جب بھی ملتان تشریف لاتے تو جامعہ قاسم العلوم کو اپنے برکات و فیوضات سے ضرور سرفراز فرماتے جامعہ قاسم العلوم سے آپکا قلبی تعلق تھا۔ اب جامعہ قاسم العلوم بھی آپؒ کی دعاؤں سے محروم ہو گیا ہے تعزیتی اجلاس میں قرآن خوانی کے بعد آپکی دینی، ملی اور ملکی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا جامعہ جملہ مدرسین نے آپکی وفات کو عالم اسلام کا ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اجلاس میں مولانا محمد

---

[1] ملتان کے مشہور مدرسہ قاسم العلوم کے مہتمم اور بانی مدرسہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے فرزند۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی علمی و تدریسی زندگی اسی مدرسہ میں گزری۔

اکبر صاحب و مولانا محمد امین صاحب، مولانا منظور احمد، مولانا حافظ عبدالواحد صاحب، مولانا محمد مسعود صاحب، مولانا قاری خلیل الرحمان صاحب، مولانا قاری عاشق محمد صاحب، مولانا قاری عبداللطیف، مولانا قاری طاسین صاحب نے شرکت کی۔ جامعہ اس صدمہ میں برابر کا شریک ہے اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ہمیں آپکے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق مرحمت فرمادے۔ آمین

فقط آپکا شریک غم عبداللہ قاسم مہتمم جامعہ قاسم العلوم ملتان

☆☆☆

محمد قمرالدین[1] ماہنامہ انوار اسلام رام نگر بنارس انڈیا

(انوار اسلام سے الحق کا تبادلہ)

۱۳/مارچ ۱۹۶۶ء

مکرمی ومحترمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ''الرحیم'' کے تازہ شمارہ میں مجلہ الحق پر تبصرہ نظروں سے گزرا۔ ''انوار اسلام'' کا تازہ شمارہ ارسال خدمت ہے۔ ازراہ کرم آپ بھی اپنا پرچہ مستقل طور پر جاری فرما دیجئے انوار اسلام برابر حاضر خدمت ہوتا رہے گا۔ امید ہے آپ اس پیشکش کو شرف قبولیت بخشیں گے اور اگر ممکن ہو تو پہلے شمارے سے اب تک کے کل پرچے ارسال فرمائیں۔ والسلام محمد قمرالدین

☆☆☆

احمد کامران[2] ایڈیٹر، صحافی

(۱)

(شیخ الحدیث کی جلالت عظمت اور دعاؤں کی برکت)

۲۵/اکتوبر

گرامی منزلت! کرم نامہ ملا، جن تصاویر کا ذکر آپ نے فرمایا ہے وہ ادھر ہمارے فوٹو گرافر نے ٹی وی سے بعجلت اتارے تھے چونکہ ان کا رزلٹ اچھا نہ تھا اسلئے رکارڈ لائبریری میں نہیں رکھے گئے لہٰذا ضائع کر دیئے گئے۔ مجھے ملال ہے کہ آپ نے ایک معمولی سی بات کی نسبت جو حکم دیا اس کی بوجوہ تعمیل نہیں کر پایا۔ قبل ازیں آپ کا ایک عنایت نامہ ملا تھا دارالعلوم کے بجٹ کی منظوری کے بارے میں۔ یہ خبر شائع کر دی گئی تھی شاید آپ کی نظر سے گزری ہو۔ بعد کو حضرت مفتی صاحب کی رحلت پر آپ کے اور مخدومنا حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے تعزیتی جذبات بذریعہ ٹیلی فون موصول ہو گئے تھے وہ بھی شائع کر دیئے گئے تھے۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کی جلالت ومنزلت کے پیش نظر آپ کی اپنی دانشگاہ سے متعلقہ کوئی بھی چیز شائع کرنا کم سے کم میں تو باعث رحمت سمجھتا ہوں۔ مولانا محترم سے ایک بار ملاقات کا اعزاز نصیب ہوا تھا انہی کے دولت کدے پر! اب تک ان کی دعاؤں کی برکت کا لمس محسوس کرتا ہوں رب العزت انھیں مدت الایام زندہ ودرخشندہ رکھے اور ہم جیسے بے مایہ لوگوں کو ان کے حسنات وبرکات سے مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ مولانائے محترم کو راقم کا سلام بصد ادب ونیاز پہنچا دیجئے۔ میں حالات کے نرغے میں ہوں کبھی عندالملاقات عرض کرونگا۔ اگر آپ حضرت ممدوح سے راقم کیلئے دعائے خیر کرا دیں تو بے حد کرم ہوگا۔

ع زندہ باشی وخوش باشی! والسلام علیکم ورحمۃ اللہ، احترام کیساتھ احمد کامران

---

[1] مدیر ماہنامہ انوار اسلام، رام نگر، بنارس انڈیا۔

[2] معروف صحافی پشاور لاہور وغیرہ میں مشرق وغیرہ کی ادارت کرتے رہے۔

(۲)

۲۳ دسمبر ۸۱ء (شیخ الحدیث سے پہلی ملاقات پر تاثرات)

گرامی منزلت، عنایت نامہ ملا۔ اسمیں الفاظ ہی نہیں خلوص و مرحمت کی خوشبو بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی خصوصی رحمتوں سے سرفراز فرمائیں اور آپ کے عالی مرتبت والد کو مدت الایام تک درخشندہ رکھیں۔ جب مخدوم گرامی سے میری پہلی ملاقات ہوئی تھی تو پہلی اور فوری بات، جو ذہن میں آئی وہ علامہ اقبال کا یہ مصرع تھا۔ ع وہ مرد درویش حق نے جس کو دیئے ہیں انداز خسروانہ اب یہ میری کیسی خوش نصیبی ہے کہ آپ کے توسل سے حضرت مخدوم نے اس ہیچ اور نا قابل توجہ فرد پر اپنی دعاوں کا کرم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آنجناب کے حسنات و برکات کو دوام بخشیں۔ قبل اس کے کہ پہلی فرصت میں حضرت مخدوم کی کفش برداری کیلئے حاضر ہوں۔ آپ اپنے لطف خاص سے کام لیکر خاکسار کی یہ استدعا آنجناب تک گوش گزار کر دیں کہ مجھے دنیا کی کسی متاع کی حاجت نہیں۔ بس رب العزت اور رسالت مآب ﷺ کی محبت کی پونجی مطلوب ہے۔ ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ اطاعت معروفات میں ایسا استقلال آجائے کہ دل لذت محسوس کرنے لگے مگر میں اس میں کامیاب نہیں ہو پاتا۔ دل کہتا ہے کہ اگر حضرت مخدوم دعا فرمائیں گے تو میرا رب مجھے یہ ذوق و کیف یقیناً عطا فرمادے گا۔ "الحق" کے اعزاز کا شکریہ! کسی بھی حیثیت سے آپکی خدمت اور خاطر کر کے مجھے دلی مسرت نصیب ہوگی۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ مخلص احمد کامران

(۳)

۱۱ رفروری ۸۲ء (شیخ الحدیث اور علماء کرام سے شیفتگی اور گرویدگی ○ خصوصی دعاؤں کی التجاء)

گرامی منزلت، جب بھی اور جیسی بھی خدمت ہو بلا تامل فرمادیا کیجئے۔ میں علمائے حق کا خدمت گزار ہوں۔ کسی صلہ و حرد کیلئے نہیں بلکہ اس احساس کے زیر اثر کہ مجھ جیسا آدمی جس کا نامہ اعمال ہر خوبی سے خالی ہے۔ شاید علمائے کرام سے شیفتگی کے باعث اپنے رب کی توجہ حاصل کر لے۔ اسی احساس کے زیر اثر آپ کے جلیل القدر والد کی خدمت میں گیا تھا پہلی ہی ملاقات میں حضرت مدظلہ نے اس ناکارہ پر اپنی شفقت و مرحمت کے دریچے کھول دیے۔ رب العزت آں جناب کو تادیر تندرست اور تابندہ رکھیں۔ میرا دل آں جناب کا گرویدہ ہے۔ شاید ہی کوئی دن گزرتا ہوگا جب حضرت مدظلہ کا خیال دل و دماغ کو نہ جگمگاتا ہو۔ میں اپنی اقتصادی پوزیشن کی وجہ سے مجبور ہوں۔ غم روزگار نہ ہوتا تو سب کچھ چھوڑ کر حضرت مدظلہ کی کفش برداری کیلئے مستقلاً اکوڑہ خٹک آ بیٹھتا۔ افسوس ع آں بخت نہ داریم کہ ھم بزم تو باشم بہر حال دل کی عروق مردہ کیلئے نشاط و کیف کے وہ لمحے بھی بہت غنیمت سمجھتا ہوں جب کبھی کبھار حضرت مدظلہ کی خدمت عالیہ میں حاضری کی متاع مل جاتی ہے۔ سو میری جناب والا سے ایک ہی التجا ہے اور وہ یہ کہ آپ مجھ خاکسار کی نسبت پورے جذب و توجہ سے حضرت گرامی سے دعا کی درخواست کر دیا کیجئے۔ آپ آں جناب کے علم و نظر کے وارث ہیں عجب نہیں آپکے عرض کرنے پر حضرت مخدوم والہانہ التفات فرمائیں اور وہ مجھ خاطی کو اپنی شبینہ دعاؤں میں یاد فرمالیں ایسا ہو گیا تو یہ میری خوش نصیبی کی معراج ہوگی اور میں تادم آخر آپ کیلئے سراپائے سپاس رہوں گا۔ خدائے مقدس آپکی فضیلت میں دن دوگنا اور رات چوگنا اضافہ فرمائے۔ امید ہے آپ جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔ حضرت مدظلہ کو بصد آداب میرا اسلام پہنچا دیجئے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ، احترام کیساتھ احمد کامران، سب ایڈیٹر ڈیلی مشرق پشاور۔ آپ بھی میری نسبت دعا فرمادیا کریں خدا کرے مجھے وہ فضا اور فرصت میسر آئے جس کا میں متلاشی ہوں۔ ایسا ہوا تو انشاء اللہ "الحق" کیلئے ضرور کوئی نہ کوئی تحریری خدمت کا سلسلہ شروع کرونگا۔ جب بھی حضرت مدظلہ کسی بھی قصد سے پشاور تشریف لانے والے ہوں تو خاکسار کو ضرور مطلع فرمادیا کیجئے۔ میرے ذوق دید کی تکمیل ہو جائے گی۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ احترام کے ساتھ احمد کامران سب ایڈیٹر ڈیلی مشرق

کے۔ایم اظہر خان[1] گورنر سرحد

(۱)

۲۹/جون ۱۹۹۶ء **(۱۹۹۶ء کا چھ جماعتی اتحاد ○ بارہ رکنی کمیٹی دستور و منشور)**

مکرمی جناب مولانا صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو اپنی حفظ وامان میں رکھے، آمین۔چھ دینی وسیاسی جماعتوں کا اسلام آباد میں ۲۷ جون کو قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ العالی کی صدارت میں اجلاس منعقد ہوا۔تمام جماعتوں نے اتفاق رائے سے موجودہ حکومت کے خاتمہ اور نئے انتخابات کروانے کے لئے مشترکہ طور پر لائحہ عمل طے کیا۔جس کی روشنی میں بارہ رکنی درج ذیل کمیٹی تشکیل دی گئی۔

۱۔	جناب چودھری رحمت الٰہی صاحب	
	جناب سید منور حسن صاحب	جماعت اسلامی
۲۔	جناب قاضی عبداللطیف صاحب	جمیعت علماء اسلام (س)
	جناب مولانا محمد اجمل قادری صاحب	جمیعت علماء اسلام (س)
۳۔	جناب مولانا عبدالغفور حیدری صاحب ایم این اے	
	جناب حاجی امیر نواز صاحب ایڈوکیٹ	جمیعت علماء اسلام (ف)
۴۔	جناب سینیٹر علامہ جواد ہادی صاحب	
	جناب سید وزارت حسین نقوی صاحب	تحریک جعفریہ
۵۔	جناب صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی صاحب	
	جناب مولانا اختر محمدی صاحب	جماعت اہلحدیث
۶۔	جناب لیفٹیننٹ جنرل کے ایم اظہر خان صاحب	
	جناب پیر اعجاز احمد ہاشمی صاحب	جمیعت علماء پاکستان

کمیٹی کے رابطہ سیکرٹری لیفٹیننٹ جنرل کے ایم اظہر خان صاحب ہونگے۔کمیٹی کے ذمہ درج ذیل کام سونپا گیا ہے۔

۱۔ نگران حکومت، غیر جانبدار الیکشن کمشنر اور احتساب کے عمل کے بارے میں اپنی رپورٹ تیار کرنا

۲۔ کوآرڈینیشن کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے دستور تشکیل دینا۔

۳۔ نئے انتخابات کے لئے پیپر ورک تیار کرنا۔

ان کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دو ماہ کی مدت مقرر کی گئی ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ اس بارہ رکنی کمیٹی کی پہلی نشست جلد سے جلد منعقد کی جائے۔آپ سے درخواست ہے کہ اس کمیٹی کے پہلے اجلاس میں ۴ جولائی ۹۶ء بروز جمعرات بمقام جمیعت علماء پاکستان ۱۲۲۸ے سکندر روڈ اپر مال لاہور بوقت ۱۰ بجے صبح شرکت کرکے ممنون فرمائیں۔

تاکہ اس اجلاس میں طریق کار اور سب کمیٹیوں کی تشکیل عمل میں لائی جاسکے اور اوپر دی ہوئی ذمہ داری کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جا

---

[1] جنرل صاحب مرحوم سرحد کے گورنر رہے، وہ شاہ احمد نورانی مرحوم کے دست راست اور اہم معتمد ساتھی تھے۔ ملی یکجہتی کونسل دفاع افغانستان کونسل بعد میں ایم ایم اے کے فورم پر ہمارا بھرپور موثر ساتھ دیا۔ آخری دم تک کام کے جذبہ اور ولولہ سے سرشار تھے۔ ان کے خطوط کا تعلق زیادہ تر ان ہی قومی وملی مسائل اور جدوجہد سے ہے۔

سکے۔ والسلام مخلص لیفٹیننٹ جنرل خواجہ محمد اظہر خان سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان رابطہ سیکرٹری چھ جماعتی دستور کمیٹی

(۲)

۱۷/اگست ۱۹۹۶ء **(جماعتوں کی رپورٹ مکمل نہ کرانے کی شکایت)**

مکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج گرامی۔ میں آپکی توجہ ۲۵ جولائی ۱۹۹۶ء کے تحریر کردہ خط کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ جسکے ذریعے چھ دینی وسیاسی جماعتوں کے اتحاد کی بارہ رکنی کمیٹی کو ۴ جولائی کے اجلاس منعقدہ لاہور کے فیصلوں سے آگاہ کیا تھا۔ جن کے مطابق تمام کمیٹیوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنے ذمہ لگائے ہوئے کام کو ۲۰ جولائی تک مکمل کر کے اپنے اپنے مسودے مجھے ارسال کردیں گے۔ تاکہ مقررہ تاریخ پر تمام ممبران کو وہ مسودات بھیجے جاسکیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جمعیت علماء پاکستان، جمعیت اہلحدیث کی دستور منشور کمیٹی کے علاوہ کسی سب کمیٹی سے کوئی مسودہ موصول نہیں ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید سب کمیٹیوں کے ممبروں کے آپس میں رابطہ کی دشواری کی بناء پر نہیں ہوسکا۔ سربراہان کو رپورٹ بھیجنے میں پہلے ہی بڑی تاخیر ہو چکی ہے اس لئے درخواست کرتا ہوں کہ سب کمیٹی کے ممبران میں سے جس جماعت نے کوئی بھی مسودہ تیار کرلیا ہے۔ وہ اسکی کاپی مجھے اور باقی ارکان کو ارسال کردیں تاکہ اس پر غور وخوض کے لئے جلد سے جلد میٹنگ بلائی جاسکے اور اسکی رپورٹ سربراہان کے سامنے پیش کی جاسکے۔

والسلام مخلص لیفٹیننٹ جنرل کے ایم اظہر خان سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان رابطہ سیکرٹری چھ جماعتی دستور کمیٹی

(۳)

۱۲/۱۱ اکتوبر ۱۹۹۶ء **(بارہ رکنی کمیٹی کے سفارشات)**

مکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی۔ چھ دینی وسیاسی جماعتوں کا اجلاس اسلام آباد ۲۷ جون ۱۹۹۶ء کو قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں اتحاد کی تکمیل کے لئے بارہ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ جسکا مجھے کوآرڈینیٹر مقرر کیا تھا۔ اور ہدایت کی گئی تھی کہ یہ کام دو ماہ کے اندر پایہ تکمیل تک پہنچ جانا چاہیئے۔ چنانچہ کوآرڈینیٹر کی حیثیت سے میں نے بارہ رکنی کمیٹی کی پہلی میٹنگ ۴ جولائی ۱۹۹۶ء دفتر جمعیت علماء پاکستان لاہور میں منعقد کی اور اس اجلاس میں تقسیم کار کے لئے تین سب کمیٹی تشکیل دی گئی تھیں اور ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ۲۰ جولائی تک اپنے ذمہ لگائی گئی ڈیوٹی کو سرانجام دیکر اپنی سفارشات مجھ تک پہنچائیں۔ تاکہ آئندہ ۲۷ جولائی کے اجلاس میں ان مسودات کو آخری شکل دی جاسکے۔ چونکہ جمعیت علماء پاکستان اور جماعت اہلحدیث پر مشتمل سب کمیٹی کے سوا کسی اور سب کمیٹی نے اپنی سفارشات ۲۰ جولائی تک ارسال نہ کیں۔ اس لئے ایک خط کے ذریعے ۲۷ جولائی کی میٹنگ ملتوی کردی گئی تھی۔ اس خط کے ساتھ جمعیت علماء پاکستان اور جماعت اہلحدیث کی کمیٹی کے دستور ومنشور کی مرتب کی ہوئی سفارشات تمام جماعتوں کو ارسال کردی گئی تھیں۔ اور دوسری کمیٹیوں کے ممبران کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ جلد اپنی سفارشات ارسال کریں۔ باوجود بار بار ٹیلیفون اور خط کے ذریعے یاددہانی پر بھی کسی دوسری کمیٹی نے اپنی سفارشات ارسال نہیں کیں سوائے سینیٹر سید جواد ہادی کے جنہوں نے اپنی تجویز کردہ سفارشات مجھ تک پہنچائیں۔ اسکی کاپی اس خط کے ساتھ ارسال کررہا ہوں۔

کیونکہ سربراہان کی میٹنگ ہوئے اب تقریباً چار مہینے گزر چکے ہیں۔ میں نے کچھ احباب سے مشورہ کر کے آئندہ میٹنگ کے لئے تاریخ مقرر کی ہے۔ آپ حضرات کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنی سفارشات مرتب کر کے دوسرے ممبران کو جلد ارسال کردیں تاکہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۶ء کی میٹنگ میں ان سفارشات کو زیر بحث لاکر حتمی رپورٹ تیار کی جاسکے۔ پروگرام اجلاس۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۶ء بروز منگل بوقت ساڑھے دس

بجے صبح ۔ بمقام دفتر جمعیت علماء پاکستان ۱۲۲۷ے سکندر روڈ اپر مال لاہور ۔امید ہے آپ تمام مصروفیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس اجلاس میں مقررہ بوقت پر تشریف لائیں۔ والسلام مخلص لیفٹیننٹ جنرل کے ایم اظہر خان ریٹائرڈ

سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان رابطہ سیکرٹری چھ جماعتی دستور کمیٹی

(چھ جماعتی اتحاد O بارہ رکنی کمیٹی کی رپورٹ O دستور و منشور)

دینی وسیاسی جماعتوں کے سربراہان کے اجلاس ۲۷ جون ۱۹۹۶ء منعقدہ اسلام آباد میں اتحاد کے قیام کے کے لیے آئین ومنشور کی تشکیل، انتخابات کے لیے پیکج اور آئندہ متفقہ لائحہ عمل تیار کرنے کے لیے ہر جماعت سے دو دو افراد پر مشتمل بارہ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اور مجھے اس کمیٹی کا کوآرڈینیٹر نامزد کیا گیا تھا تا کہ کمیٹی اپنی سفارشات مکمل کرکے سربراہان کے اجلاس میں حتمی شکل دینے کے لیے پیش کرے۔ چھ جماعتوں کے سربراہان کی ہدایت کے مطابق بارہ رکنی کمیٹی کے اجلاس ۴ جولائی ،۲۲ اکتوبر، ۷ نومبر، ۱۰ نومبر کو منعقد ہوئے ،جس میں تسلسل کے ساتھ جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمٰن گروپ کے کسی نمائندے نے حصہ نہیں لیا۔باوجود اس کے کہ انہیں باقاعدگی سے ہر اجلاس کی اطلاع دی جاتی رہی اور جناب مولانا فضل الرحمٰن کو خاص طور پر دو عدد رجسٹرڈ خطوط بھی لکھے گئے مگر انہوں نے کوئی معقول جواب نہ دیا اور نہ ہی کسی آئندہ اجلاس میں شرکت کی یقین دہانی کروائی۔

بارہ رکنی کمیٹی کے آخری دو اجلاسوں میں جمعیت علماء پاکستان اور جماعت اہل حدیث کے ممبران کے ذمہ لگائے گئے کام یعنی اتحاد کا ''دستور ومنشور'' کے مسودہ اور اغراض ومقاصد کی سفارشات پر غور وخوض کر کے ان کو حتمی شکل دی گئی، جو سربراہان کی منظوری کے لیے اس رپورٹ کے ساتھ پیش کی جارہی ہیں۔قومی اور صوبائی اسمبلی کے نمائندگان کو ٹکٹ دینے کے درج ذیل اصول متعین کیے گئے ہیں۔

ا۔ پچھلے تین یا چار الیکشن میں جس جماعت کا نمائندہ جس حلقہ سے سیٹ جیتا ہو، اس سیٹ پر اس جماعت کا پہلا استحقاق ہوگا بشرطیکہ اس جماعت نے انفرادی حیثیت سے اتحاد کے بغیر حصہ لیا ہو۔

ب۔ جس سیٹ پر اتحادیوں میں سے کسی ایک جماعت نے حصہ لیا ہو تو اس سیٹ کے لیے اسی جماعت کا پہلے حق ہوگا۔

ج۔ جس سیٹ پر اتحادیوں میں سے ایک سے زیادہ جماعت نے حصہ لیا ہو، اس سیٹ پر جس جماعت نے زیادہ ووٹیں حاصل کی ہیں، اس حلقہ میں اس جماعت کا استحقاق ہوگا۔

د۔ جس سیٹ پر اتحادیوں میں سے کسی نے بھی حصہ نہیں لیا ہو تو وہاں ٹکٹ دیتے وقت نمائندے اور جماعت کی مقبولیت کا خیال رکھا جائے گا۔

ر۔ ٹکٹ دینے کے لیے اتحادیوں کا ہر صوبہ میں ایک پارلیمنٹ بورڈ ابھی سے تشکیل دیا جائے جو ہر حلقے کے لیے اوپر کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس جماعت کو، جس کا اس پر استحقاق بنتا ہے، الاٹ کرے گا۔اس کی فائنل منظوری مرکزی پارلیمنٹری بورڈ سے حاصل کرنا ضروری ہے۔سربراہان سے درخواست ہے کہ وہ دستور اور منشور کے ساتھ ساتھ ٹکٹ دینے کی پیکج کی منظوری دے کر صوبائی پارلیمنٹری بورڈ تشکیل دے دیں تا کہ یہ بورڈ فوراً کام شروع کردیں اور جب تک اتحاد کا اعلان نہ کیا جائے، تب تک سیٹوں کے بارے میں فیصلہ نہ ہو جائے۔کیونکہ اتحاد عام طور پر سیٹوں کی تقسیم کار کے وقت اختلافات کی بنا پر ٹوٹتے ہیں۔

منجانب: لیفٹیننٹ جنرل کے ایم اظہر خان

کوآرڈینیٹر چھ جماعتی اتحاد (دستور کمیٹی)

(۴)

۷/نومبر ۱۹۹۶ء (چھ جماعتی اتحاد کے سربراہان کی میٹنگ میں شرکت کی دعوت)

مکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، چھ دینی وسیاسی جماعتوں کے اتحاد کی سربراہان کی میٹنگ ۱۳ نومبر بروز بدھ بوقت دس بجے صبح دفتر جمعیت علماء پاکستان ۲۳۸۔ اے سکندر روڈ پر مال لاہور میں منعقد ہو رہی ہے۔ آپ کے اعزاز میں ظہرانے کا بھی اہتمام کیا جارہا ہے۔ اس میں آپ کی شرکت ہمارے لیے باعث افتخار ہوگی۔

آپ سے گزارش ہے کہ اجلاس میں مقررہ وقت پر تشریف لائیں تاکہ اتحاد کی بارہ رکنی کمیٹی کی سفارشات پر غور وخوض کر کے اس کو بدلتے سیاسی حالات میں جلد حتمی شکل دی جاسکے۔ والسلام مخلص محمد اظہر

کاپی برائے اطلاع: مولانا شاہ احمد نورانی صاحب، قاضی حسین احمد، لیفٹیننٹ جنرل کے ایم اظہر خان (ریٹائرڈ)، علامہ سید ساجد نقوی، مولانا سمیع الحق، صاحبزادہ عارف سلطان روپڑی صاحب۔ رابطہ سیکرٹری چھ جماعتی دستور کمیٹی

(۵)

۱۲/نومبر ۱۹۹۶ء (دینی جماعتوں کا اجلاس اسلام آباد)

مکرمی جناب مولانا محمد سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج گرامی۔ دینی وسیاسی جماعتوں کے سربراہان کا اجلاس ۲۵ نومبر ۱۹۹۶ء بروز سوموار بوقت دس بجے صبح رہائش گاہ رہنمائے تحریک جعفریہ سید جواد ہادی صاحب مکان نمبر ۲۲ (اولڈ ۱۵) گلی نمبر ۲۲۔ ایف 4/2 اسلام آباد میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ سے گزارش ہے اجلاس میں مقررہ وقت پر تشریف لائیں تاکہ اتحاد کے تمام پہلوؤں پر بالتفصیل بات چیت ہو سکے۔ ۱۳ نومبر ۹۶ء لاہور کے اجلاس میں ٹکٹوں کی تقسیم کے لئے جو فارمولا طے ہوا تھا۔ اس کے مطابق مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب نے ہر صوبائی سطح پر تمام جماعتوں کے دو، دو ممبران پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دینے کی ہدایت کی ہے تاکہ سیٹوں کی تقسیم کا فیصلہ ۲۵ نومبر سے پہلے طے کیا جاسکے۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے اپنے نمائندے تشکیل دیتے وقت ان کو ہدایت کریں کہ وہ جلد سے جلد جمعیت علماء پاکستان کے صوبائی صدر یا جنرل سیکرٹری سے رابطہ کر کے صوبائی سطح پر ٹکٹوں کی تقسیم کے مرحلہ پر کام شروع کر دیں۔ تاکہ ۲۵ نومبر کو اس کام کی تکمیل کی رپورٹ دی جاسکے۔ اور اتحاد کے فیصلہ کے اعلان کو مؤخر نہ کرنا پڑے۔

والسلام مخلص لیفٹیننٹ جنرل کے ایم اظہر خان ریٹائرڈ سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان رابطہ سیکرٹری چھ جماعتی دستور کمیٹی

(۶)

۲۰/جنوری ۱۹۹۸ء (ملی یکجہتی کونسل[1])

مکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی، ملی یکجہتی کونسل کے اجلاس ۸ دسمبر ۱۹۹۷ء منعقدہ اسلام آباد میں فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ اجلاس ۱۵ فروری ۹۸ء کو لاہور میں ہوگا۔ ابھی تک اس فیصلہ کی توثیق کا اطلاع نامہ مجھے موصول نہیں ہوا۔ آپ سے درخواست ہے کہ جوابی مراسلہ کے ذریعے میٹنگ کی تاریخ، وقت اور مدعو کردہ جماعتوں کے قائدین، ارکان کی تعداد کے بارے میں ضرور آگاہ فرمائیں۔ تاکہ میٹنگ کی نشستوں اور شرکاء کے خورد ونوش کا اہتمام کیا جاسکے۔ آپ کیطرف سے متعینہ تاریخ اور دیگر تفصیلات پر مشتمل خط موصول ہونیکی صورت میں ہی آپکو اجلاس کے مقررہ مقام کے بارے میں بتا سکوں گا۔ مجھے امید ہے کہ آپ پہلی فرصت میں بالتفصیل تحریری طور پر حالات سے آگاہ کرینگے۔

والسلام مخلص محمد اظہر (لیفٹیننٹ جنرل کے ایم اظہر خان سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان)

کاپی برائے اطلاع: ۱۔ قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب، ۲۔ پروفیسر شاہ فرید الحق

---

[1] تفصیلات کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

سینیٹر کامل علی آغا لاہور

۲۰ جنوری ۲۰۰۶ء (سینیٹ کا ممبر منتخب ہونے پر مبارکباد)

My Dear Maulana Sahib,

Please accept my heartiest congratulatoins upon your success, in the recent drawing of lots, to continue as Senator for further three years. I must appreciate the efforts and contributions you put in as a seasoned politician and legislator for strengthening of democracy. In the days to come, I am confident, together we would endeavor to achieve the sole objective of development of our beloved country. With profound regards, Yours sincerely, (Kamil Ali Agha)

☆☆☆

سید کبیر علی واسطی[1] راولپنڈی

(۱)

۲۴ جنوری ۲۰۰۰ء (سی ٹی بی ٹی اور سیاسی قوتوں کی ذمہ داری)

All heads of the Political Parties,And Human Rights Organizations.

My dear Maulana Sami-ul-Haq

As You are well aware that a national debate on the issue of the CTBT (Comprehensive Test Ban Treaty) was in progress these days for which we should appreciate our present government.

You are also aware of the intenational intrigues being hatched against our country and the fact that it is being ruled by the Army's leadership. In such a situation we politicians should play an effective role in larger national interests and give a helping hand to the Army, the defender of our frontiers enabling it to steer out the country form crisis like situation, instead of preferring the role of a silent spectator or merely opposing the idea of signing of the treaty just for the cause of "opposition for the sake of the opposition".

Referring to my recent meetings with Islamabad based diplomats, I would

---

۱ واسطی صاحب مسلم لیگ قاسم گروپ کے صدر، سیاسی اور سفارتی حلقوں میں سرگرم عمل شخص (س)

like to apprise you that there is no pressure on us for signing the treaty. So instead of bowing before any pressure it is an issue of the safeguarding of our own national interests.

Sir. These are historic facts that no nuclear power is in a position to punish any other State or avoide its own downfall just because of nuclear weapons. In this regard collapse of former Soviet Union, Yugoslavia and other broken states and fate of recent Russian, Chechan war is before us. Therefore we support the signing of the CTBT, because of the reason that such a diplomatic breakthrough will bring out our country from international isolation beside having no affects on development of our nuclear program.

It is for your kind information that our party PML-Q is pleader of the cause of singing of the CTBT as in our view, improvement of our almost ruined economy was very much important for us.

Sir, We all are thankful for great countries like Japan, our largest donor to Pakistan providng more that 700 million dollars annually to us. But because of its commitment to nuclear disarmament and its historic sad sufferings in past, a freindly country like Japan has made it clear that it would stop any further development aid, unless Paksitan signed the CTBT.

So at this stage, the price that we may have to pay for failing to sign the treaty would include suspension of our aid. We are of the view that our security interests would not be compromised by signing of the treaty.

The PML-Q being proud of waging historic struggle for the cause of democracy as a founder member of almost all-national alliances during 1972-2000 is of the view that the question rasied about the competence of the present government keeps no importance.

It may be recalled that in 1996 an elected civilian government supported the adoption of the treaty in the UN General Assembly.

In 1998 an other elected government pledged at the forum of the UN General Assembly to sign the treaty before Sept 1999.

It is further stated that in the absence of its ratification there is little possibility of the treaty coming into effect soon. We are of the firm opinion that mere signing of CTBT would be no way jeopardize our national security.

There are clauses in the treaty which explore options for us to counter India effectively even after accession to it.

We request all our countrymen and women not to adopt a rigid stance in emotions and sentiments.

In the face of India's nuclear build up and threat of a surprise attack by Indian missiles and strike aircraft, a crucial task facing us natinal defense. Recent clashes along the LoC have increased such danger.

India is consistently trying to throw us on the defensive by the barrage of accusations. It is a pity that India is repeatedly accusing us of promoting militancy and terrorism without any logic and proof. The dangerous situation is alarming as India is making bids to isolate us in the world.

We are confident that signing of the CTBT does not prevent Pakistan from retaining the nuclear weapons, it now possess, increasing their numbers, making them more reliable, simulating them on computers or developing new types of weapons as a deterrent for the national defense. If India or any other country tests even after ratification article 14 of the treaty permits a State to withdraw from the treaty on 6 months notice, in case of an event which the State regards as a threat to its supreme national interests.

It is important therefore to understand that even if we sign the treaty before India does, this will not affect our ability to upgrade our deterrent capability through tests, should the need arise to do so because of tests conducted by India.

It is further submitted that question of the treaty coming into effect is premature. Of the 44 listed States whose ratification is a condition for the treaty coming into effect as many as 18 have not retified it. The 3 countries which have not signed the CTBT are Pakistan, India and North

Korea.

We will like to stress once again that now it is high time that we should adopt progressive and liberal agenda to steer out our country from prevailing crisis.

You are well anware that our country has paid an enormous price in the form of debilitation of the economy, teetering on the brink of loan default, but is about as distant as ever from any possilibity of any success.

Since Pakistan needs quite a bit of support at international level in general and from the West, the US, European Union and Japan in particular, for solution of the Kashmir issue and strengthening of its national security, signing of the CTBT, non interference in affairs of others, controlling terrorism and militancy, and resolving IPPs issue is a must to earn goodwill of the civilized world and avert a catastrophic collapse of our economy.

Sir, You will certainly endorse our submission that evolving of national consensus on vital issues is a must, for which we propose holding of an all parties conference of all political and religious parties and human rights organizations.

We need to be clear that Pakistan's very survival now depends on reasserting the writ of the State, which demands an immediate end of polarization, polities of violence and confrontation.

We sincerely offer extension of our allo out support to any political party for convening and holding the proposed all parties conference.

We are ready to cooperate in this regard in larger national interests. If no other party is in a position to convene the APC, we feel pleasure and proud to be the host of such conference at Marriot Hotel Islamabad or any other place of your choise. If you may kindly agree with our proposal then please let us join hands to serve our country which needs our services for greater national cause. Kindly convey your approval and willingness enabling us to fix the date and venue of the proposed conference in the federal capital. Looking forward to meet and hear positive response.

With highest Regards and warm personal wishes.

Sincerely Yours, SYED KABIR ALI WASTI

(۲)

۲ر ستمبر ۲۰۰۱ء (ملک محمد قاسم کی پانچویں برسی پر کانفرنس)

مکرمی و محترمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم۔ ۲۲ر ستمبر بروز ہفتہ پاکستان مسلم لیگ قاسم گروپ کے زیر اہتمام ہمارے قائد محترم جناب ملک محمد قاسم (مرحوم) کی پانچویں برسی کے سلسلہ میں ان کی یاد میں ایک کانفرنس زیرِ عنوان موجودہ بین الاقوامی صورتحال میں پاکستان کے مفادات اور ہمارا طرزِ عمل پر سہ پہر ۳ بجے فلیٹیز ہوٹل دی مال لاہور میں منعقد ہو رہی ہے آپ سے استدعا ہے کہ آپ عنوان کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں از راہِ کرم دس ستمبر سے پہلے اپنی آمد سے ہمیں مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (بصد شکریہ آپ کا خیر اندیش)

سید کبیر علی واسطی صدر پاکستان مسلم لیگ قاسم گروپ

مرکزی دفتر B729۔ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

(۳)

۳۰ر مئی ۲۰۰۲ء (سرحد پر بھارتی افواج کا اجتماع قوم کے اتحاد اور یکجہتی کی ضرورت)

A letter to Political Leaders of Goodwill in Pakistan

Dear Sir: Assalam o Alaikum

Most politicians share a belief that they work for creating a better world for citizens and we lean on the art of possible to make things happen.

I am sure that your good self is also aware of war threat from neighbouring India. In this regard you must have read Mr. Vajpayee's remarks, published today in newspapers, that India should have attacked Pakistan in December last year. Today the Indian Foreign Minister Mr. Jaswant Singh accused Pakistan of nucleating terrorism.

The tension between the two countries has thus climbed to high pitch. Of course our valiant armed forces are prepared to meet the challenge.Thus, we have a responsibility to our people, to raise their morale in this grave situation. We must strive for unity of the nation.

The need is to disregard our mutual differences and present a united front against the enemy so that our forces face the grave threat with confidence and equanimity. We must therefore back fully the national war efforts and demonstate a united stand on all national policies.In this background that I have taken the liberty to seek your cooperation in standing behind the Pakistan Governments in the interest of national solidarity, particularly at this time when

India accuses Paksitan of carrying out nuclear terrorism. This means that the fear of nuclear war is growing and we must face up to the situation boldly.

While it is important to demonstrate a sense of national unity I feel that we must also strive to work for peace, knowing full well that wars do not solve any problems. We have faced three aggressions from India during the last 54 years and lost half our country. We feel that the economy of the country would be badly affected in fighting a war.

We must therefore build a body of opinion, both here and India that the two countries should be pulled away from the brink of war. Rather than fighting each other, the two countries should be cooperating with each other in an effort to alleviate poverty and remove inequality from the poor section of the society.

With this end of view I have proposed to leaders of opinion in India that delegation of policían's visit each other's country and build a climate of peace.

Looking forward to your kind reply,

Yours sincerely Syed Kabir Ali Wasti

(۴)

(کانفرنس کا التواء)

مکرمی ومحترمی مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اندرونی وبیرونی صورتحال کے پیش نظر ہمارے قائد ملک محمد قاسم کی پانچویں برسی کے موقع پر ایک کانفرنس زیر عنوان موجودہ بین الاقوامی صورتحال میں پاکستان کے مفادات اور ہمارا طرز عمل پر ۲۲ ستمبر بروز ہفتہ کو لاہور فلیٹیز ہوٹل وی ہال میں منعقد ہو رہی تھی جو ملتوی کر دی گئی ہے جس کی نئی تاریخ کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ بعد شکریہ آپ کا خیر اندیش سید کبیر علی واسطی صدر پاکستان مسلم لیگ (ق)

مرکزی دفتر B729 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

☆☆☆

جسٹس حضرت مولانا پیر محمد کرم شاہ الازھری بھیرہ

جج وفاقی شرعی عدالت حکومت پاکستان، سابق چیئرمین رویت ہلال کمیٹی پاکستان

(۱)

(شیخ الحدیث کی تعزیت)

حضرت مولانا کی رحلت پر دلی صدمہ ہوا۔ میری دلی تعزیت قبول کیجیے۔ والسلام

(۲)

اتھارٹی لیٹر

گرامی مرتبت جناب مولانا سمیع الحق صاحب اکوڑہ خٹک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: حضرت ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب الازھریؒ کی عظیم مذہبی، ملی، علمی وادبی، عدالتی، صحافتی اور سیاسی خدمات نیز اتحاد بین المسلمین کے لئے کی جانے والی گراں قدر کاوشوں کو سراہنے والے اور ہدیہ تبریک پیش کرنے والے مشاہیر کی آراء کو قلم بند کرنے کے لئے عزیزم محمد خرم شہزاد (ضلع چکوال) کو الشھادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ (ایم اے اسلامیات) کے لئے بحیثیت مقالہ نگار اتھارٹی لیٹر جاری کیا جا رہا ہے۔ آپ جیسی نابغہ روزگار شخصیت سے گزارش کی جاتی ہے کہ اپنے قیمتی اوقات میں سے چند لمحات نکال کر اپنا نذرانہ عقیدت رقم فرمائیں اور اپنے قیمتی الفاظ سے مقالہ نگار کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔

والسلام پیر محمد امین الحسنات شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف پرنسپل دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف صدر علماء ومشائخ ونگ (P.M.L.N) سرپرست اعلیٰ مسلم ہینڈز انگلینڈ، مسلم چیرٹی یو۔کے، مسلم گلوبل ریلیف، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور ماہنامہ ضیائے حرم لاہور

(۳)

(پیر کرم شاہ الازھری کے سوانح وخدمات پر مقالہ)

۲۹ دسمبر ۲۰۰۹ء

گرامی مرتبت جناب مولانا سمیع الحق صاحب (JUI) پاکستان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج ہمایوں! مفسر قرآن، عظیم سیرت نگار، ماہر تعلیم، ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کی ملک وملت کیلئے گراں قدر خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ نے زندگی کے مختلف شعبوں میں بھرپور خدمات سرانجام دیں، بالخصوص تفسیر ضیاء القرآن، سیرت ضیاء النبی ﷺ، سنت خیر الانام، ماہنامہ ضیائے حرم، دار العلوم محمدیہ غوثیہ، غوثیہ گرلز کالج، اشاعتی ادارہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز اور عدالتی میدان میں آپ کے کیے ہوئے وقیع فیصلے وہ کارہائے نمایاں ہیں جن پر پوری قوم کو فخر ہے۔ راقم الحروف ایم۔اے کا مقالہ باجازت لجنۃ الامتحانات المرکزیہ دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف، بعنوان ''حضرت ضیاء الامتؒ مشاہیر کی نظر میں'' لکھ رہا ہے۔ میرے نزدیک آپ کا شمار بھی ان چیدہ وچنیدہ شخصیات میں ہوتا ہے جن کی قیمتی آراء میرے مقالہ کے لئے ازحد اہمیت کی حامل ہیں۔ لہٰذا اس سلسلہ میں حضور ضیاء الامتؒ کی ہمہ جہت شخصیت کے کسی بھی پہلو پر اپنے تاثرات قلمبند فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ والسلام مع الاکرام محمد خرم شہزاد مقالہ نگار ایم اے اسلامیات

☆☆☆

کرم بخش اعوان سابق ایم این اے

(شیخ الحدیث کی وفات عالم اسلام کا نقصان)

۱۸ ستمبر ۱۹۸۸ء

حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی صرف وفات اس علاقہ کے مسلمانوں کے لیے غم کا سبب نہیں بلکہ عالم اسلام کے لیے نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے دار العلوم میں ایسے مسلمان مجاہد تیار کیے جنہوں نے کابل اور پورے افغانستان کے علاوہ روس جیسی فوجوں کے دانت کھٹے کر دیئے اور خود بخود فوجیں واپس جانے کے لیے تیار ہو گئیں۔ وہ میرے ساتھ دو مرتبہ ایم این اے منتخب ہو کر مرکزی اسمبلی میں دین اور اسلام کی خدمت کرتے رہے۔ مرزائی فرقہ کو اقلیت قرار دینے میں انکا بڑا حصہ اچھے مشوروں سے نوازتے تھے۔ ہمیں انکی یاد دل کی گہرائیوں سے اُٹھتی ہے وہ ہم سے جدا ہوئے ہیں لیکن اس میں انسان کے بس کی کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ہم سب انکے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور انکے صاحبزادگان کو دار العلوم کی خدمت کی ایسی توفیق عنایت کریں۔ آمین

(کرم بخش اعوان سابق ایم این اے سرگودھا)

سید محمد کفیل بخاری[1] ملتان مجلس احرار اسلام

۱۱ مئی ۲۰۰۰ء (دفاع افغانستان کیلئے مشترکہ دینی جدوجہد کی تائید)

گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ طالب خیر مع الخیر۔ ۳۰ اپریل کو آپ کے ہاں ہونے والے اجلاس کا دعوت نامہ ملا۔ راقم اپنی تنظیمی مصروفیات اور خصوصاً ۸ مئی کو لاہور میں ہونے والے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اجلاس کے سلسلہ میں رابطہ ومشورہ کیلئے دورہ پر تھا۔ اس لئے حاضر نہ ہوسکا۔ معذرت قبول فرمائیں۔ اخبارات میں اجلاس کی کارروائی پڑھی۔ بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء خیر عطا فرمائے اور کامیابی سے نوازے (آمین)۔ اُمید ہے آپ ۸ مئی کو لاہور کے اجلاس میں ضرور شریک ہوں گے انشاء اللہ شرفِ ملاقات حاصل کروں گا۔ آپ کے فیصلوں کی مکمل تائید کرتا ہوں اور اس مشترکہ دینی جدوجہد میں مجلس احرار اسلام آپ کے ہمقدم ہے۔

آئندہ یاد فرمائیں گے تو ضرور حاضری کی کوشش کروں گا۔ حضرت مولانا سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم (امیر مجلس احرار اسلام پاکستان) سلام کہتے ہیں۔ والسلام: مع الاکرام سید محمد کفیل بخاری

مرکزی نائب ناظم مجلس احرار اسلام پاکستان دار بنی ہاشم ملتان

☆☆☆

سینیٹر کلثوم پروین

۲۰ جنوری ۲۰۰۶ء اسلام آباد (سینیٹ کا ممبر منتخب ہونے پر مبارکباد)

My Dear Maulana Sami Ul Haq Sahib, السلام علیکم!

I am delighted to learn that you have been successful in the balloting of senators for second term for further three years. Kindly accept my heartiest congratulations on this happy occasion. Your contribution towards framing national policies is highly commendable and hope you would continue to work with same momentum.

I pray to Almighty Allah for your success.

Yours sencerely, (Senator Kalsoom Parveen)

---

[1] امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے خاندان کے ایک فعال سرگرم عمل نوجوان مرحوم سید ذوالکفل بخاری مرحوم کے بھائی الاحرار کے نام سے بڑا وقیع پرچہ بھی نکال رہے ہیں۔

سینیٹر کمال الدین اظفر گورنر سندھ

۳۱ رمئی ۱۹۹۵ء (سینیٹ سے جدائی O تعاون کا شکریہ O سینیٹ کی حسن کارکردگی)

Dear Senator Maulana Sameul Haq,

I regret that I could not have an opportunity of saying "Khuda Hafiz" to you upon my resignation from the Senate on 22nd May 1995. Please be assured that I have most vivid and happy memories of my second term in the Senate. I found the house vastly improved since my first tenure in 1975 to 1977 which was abruptly terminated. It is indeed a matter of great joy that this important institution is growing strength to strength with a level of debates, consonant with the best parliamentary traditions and consensus on national issues, such as Joint Resolution on "Kashmir", moved a day or two before my resignation. Your own contribution to the lively debates in the Senate has left a deep imprint on my mind and I also cherish the memory of your unfailing courtesy.

With all good wishes, Sincerely, Kamal Uddin Azfar

☆☆☆

کنور قطب الدین۔ممبر قومی اسمبلی پاکستان مسلم لیگ

(۱)

(والدہ ماجدہ کی وفات پر تعزیت)

15 April 1988

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

I am deeply grieved to learn about the sad demise of your respected mother.

May Allah Almighty rest her soul in peace and give strength to you and other members of the family to bear this irreparable loss. Kindly convey my condolence to your father. Regards

Kunwar Qutubuddin Khan

(۲)

(والد ماجد کی وفات پر تعزیت)

12 September 1988

Mr. Sami-ul-Haq, Maulana Akora Khattak Distt. Peshawar

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

Dear brother, the news about the sudden passing away of your illustrious father

جناب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ

has been a great shock for one. May Allah rest his soul in eternal peace. I pray to almighty Allah to bless the departed soul and to give you and the family the strength and courage in this hour of bereavement. Please accept my sincere sympathies and deepest condolences.

with regards. Sincerely Kanwer Qutbuddin Khan

☆☆☆

کنیز عائشہ منور حسن [1] ممبر قومی اسمبلی

(تعزیت)

۳۰ / جنوری ۲۰۰۴ء

محترم مولانا سمیع الحق صاحب، نائب صدر، متحدہ مجلس عمل، پاکستان، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ آپکی اہلیہ کی وفات کی خبر سن کر دلی صدمہ ہوا۔ میں اور میرے تمام ساتھی آپکے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے آپکے لئے صبر اور مرحومہ کیلئے جنت میں بہترین درجات کی دعا کرتے ہیں۔

والسلام کنیز عائشہ منور ممبر قومی اسمبلی متحدہ مجلس عمل

☆☆☆

سینیٹر محترمہ کوثر فردوس [2]

(سینیٹ قرآن بل)

۷ اگست ۲۰۰۶ء

بخدمت مولانا سمیع الحق صاحب۔ محترم مولانا صاحب! السلام علیکم۔ گذارش ہے کہ قرآن بل [3] جو کمیٹی کو بھجوایا گیا ہے اس کے لئے ایک فوری میٹنگ دوران اجلاس رکھ لیں اور اس کو نمٹا دیں۔ تین سال گذر چکے ہیں۔

ڈاکٹر کوثر فردوس

---

۱ جماعت اسلامی کے موجودہ امیر سید منور حسن صاحب کی اہلیہ محترمہ ۲ ایم ایم اے اور جماعت اسلامی کی رکن سینیٹ

۳ بحیثیت چیئرمین مذہبی اور سینیٹ قائم کمیٹی پر بل کمیٹی کے زیر غور کیلئے بھیجا گیا تھا مگر وزارت کی بیوروکریسی ہتھکنڈوں کی وجہ سے اسے نمٹایا نہ جاسکا یہی حال تمام کمیٹیوں کے کارکردگی کا رہتا ہے۔

مولانا کوثر نیازی[1] وفاقی وزیر اسلام آباد

(۱)

(حامد الحق کے ولیمہ مسنونہ میں شرکت)

۲۳ر دسمبر ۱۹۹۳ء

مکرمی و محترمی جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی جانب سے عزیزم حامد الحق حقانی کے ولیمہ مسنونہ کی مبارک ومسعود تقریب میں شرکت کا دعوت نامہ ملا۔ شکریہ۔ اس پر مسرت تقریب میں شرکت میرے لئے باعث افتخار ہوگی لہٰذا میں اپنے پہلے سے طے شدہ پروگرام منسوخ کر کے اس میں ضرور شرکت کرونگا۔ انشاء اللہ۔ والسلام مع الاکرام خیر اندیش کوثر نیازی وفاقی وزیر چیئرمین (کونسل)

(۲)

(پریشان خٹک[2] چیئرمین اکادمی ادبیات کو استقبالیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعوت استقبالیہ

ممتاز ادیب اور دانشور جناب پروفیسر پریشان خٹک کو چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان کی حیثیت سے اسلام آباد میں ان کی نئی ذمہ داریوں پر خوش آمدید کہنے کے لئے آپ بھی میرے ساتھ شریک ہوں۔ آج کی تقریب میں حکومت پاکستان کے وزیر داخلہ جناب محمد اسلم خان خٹک مہمان خصوصی ہوں گے۔ مقام۔ اسلام آباد کلب، تاریخ ۱/۴ اکتوبر (بروز ہفتہ) ، وقت پونے پانچ بجے شام

صرف معذرت کی صورت میں فون کردیں ـــــ کوثر نیازی ایف سیون فور اسلام آباد

۸۲۶۵۴۸۔۸۲۸۴۸۴

(۳)

(مولانا کوثر نیازی کی برسی پر کانفرنس)

۲۶ر فروری ۱۹۹۵ء

مکرمی و محترمی مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مولانا کوثر نیازی کی پہلی برسی کے موقع پر مولانا کوثر نیازی میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام "مولانا کوثر نیازی قومی کانفرنس" کا انعقاد بتاریخ 19 مارچ 1995ء بروز اتوار بوقت پونے تین بجے سہ پہر ہالیڈے ان اسلام آباد ہوٹل میں ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے ممتاز علماء کرام، مشائخ عظام، اسکالرز، سیاستدان، ادیب صحافی اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات اظہار خیال فرمائیں گی۔ مولانا صاحب سے آپکے دیرینہ اور قلبی تعلق کی بناء پر انکے عزیز و اقارب کی دلی خواہش ہے کہ آپ اس کانفرنس میں مولانا مرحوم کی شخصیت پر اظہار خیال فرمائیں۔ از راہ کرم اس کانفرنس میں اپنی شمولیت سے پہلی فرصت میں مطلع فرمائیں تاکہ پروگرام کو حتمی شکل دی جاسکے۔ میں آپکا ممنون ہوں گا۔ شکریہ آپ کا مخلص طارق نیازی[2]

---

[1] مولانا مرحوم شاعر، ادیب، صحافی، عالم و مصنف اور اعلیٰ پایہ کے خطیب، اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک، سیاسی داؤ پیچ، وقت کے نبض پر ہاتھ رکھنے والے باکمال انسان تھے۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں پارٹی اور پارلیمانی امور میں اعلیٰ مقام اور مرتبہ کی ذمہ داریوں کو نبھایا۔ کئی اخبارات اور رسائل کے مدیر رہے۔ سینیٹ کے ممبر بنے اور کئی سال میرے سینیٹ کے ساتھی۔ آخر میں جونیجو کے دور میں اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کے منصب کو رونق بخشی۔ محبت و تعلق کے روابط کو آخر تک استوار رکھا۔ مجلس علم کی ہو اادب اور شعر و شاعری یا سیاست کی رونق محفل و بزم ہوتے۔ اللہ تعالیٰ محاسن کے صدقے کوتاہیوں سے درگزر فرمادے۔

[2] مولانا مرحوم کے صاحبزادے

مولانا سید گل بادشاہ[1] مردان صدر جمعیۃ العلماء سرحد

(حج کی مبارکباد)

۲۸/جنوری ۱۳۸۹ھ

عزیزم مولوی سمیع الحق صاحب، زاداللّٰه فضلکم، السلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته،حج دے مبارک شه اللّٰه دے قبول کړی.شکر دے چه اللّٰه صحیح وسالم واپس کړے.حضرت مولاناصاحب ستاسودحج خمامبارکی. اوسلام پیش کړه.دخصوصي دعاخواست کوم،

والسلام سید گل بادشاه غفرله اللّٰه سورایان طوروضلع مردان

☆☆☆

مولانا گل رحمان[2] ناظم حقانیہ

(۱)

(حضور ﷺ کی بارگاہ میں صلوۃ وسلام)

۱۳/دسمبر ۱۹۷۸ء

محترم المقام عالی جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ،والا نامہ ملکر باعث تسلی بنا الحمدللہ کہ آپ بمع اہل وعیال کے بخیرو عافیت ہیں بندہ مورخہ ۷۸/۱۰/۱۱ کو مدینہ منورہ سے واپس ہوا آپکا نام لیکر حضور اقدس ﷺ کی دربار میں صلوۃ وسلام پیش کیا۔ نیز مولانا عبدالحق صاحب کو بھی آپکا سلام پیش کیا وہ فرمارہے تھے کہ خط لکھتے وقت میرا سلام لکھیں لہٰذا انکی طرف سے بھی سلام مسنونہ عرض ہے بندہ آپکو مع برخورداران اور شفیق صاحب کو مقدس مقامات میں خصوصی دعاوں میں یاد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب کو خاتمہ بالایمان کے نعمت سے نوازیں اور حامد وراشد کو عمر دراز صالح علماء باعمل بنادیں۔اور ہم سب کو اپنے مرضیات پر چلانے کی توفیق عطا فرمادیں میرے طرف سے آپ اور گھروالوں، شفیق صاحب کو سلام مسنون اور عید مبارک قبول باد۔

والسلام :احقر گل رحمان از مکہ معظمہ، ۷۸/۱۲/۳

---

[1] مولانا مرحوم ایک مردحر، استقامت کے کوہ گراں تھے۔ تقسیم سے قبل جمعیۃ علماء ہند اور شیخ الاسلام مولانا مدنی سے وابستہ رہے تقسیم کے بعد سرحد میں جمعیۃ کے احیاء ونشاۃ ثانیہ میں لگے رہے اور درحقیقت موجودہ جمعیۃ علماء اسلام کیلئے بابائے جمعیۃ ثابت ہوئے ان کے مساعی کو شاید وہ لوگ بھول گئے جو انکے لگائے ہوئے باغ سے دیوانہ وار پھل پھول لوٹ رہے ہیں انکے بلند وبالا پاکیزہ مقاصد مشن اور منشور اور روایات کی تلاش کیلئے چراغ رخ زیبا سے بھی شاید کام نہ چلے تقسیم کے فوراً بعد اس وقت کے وزیراعلیٰ سرحد خان عبدالقیوم خان کے ظلم وجبر کے شکار ہوئے۔قید وبند کی طویل صعوبتیں برداشت کیں بعض معاملات میں رویہ غیر لچکدار ہوجاتا۔

[2] مولانا مرحوم معروف بہ (کشر ناظم) بہ نسبت مولانا سلطان محمود مشر ناظم (بڑا ناظم، چھوٹا ناظم) حضرت شیخ کے ساتھ دیوبند میں طالب علمی کی ساتھ آئے تو حقانیہ میں تکمیل علم کی اور حضرتؒ نے دارالعلوم کے مطبخ کی خدمت پر لگایا پھر دفتر اہتمام کو مولانا سلطان محمودؒ کے بعد سنبھالا ،اخلاص ومحبت سے شبانہ روز دارالعلوم کے طلبہ کے داخلہ، تقسیم کتب، تقسیم امداد، تقسیم اجناس، وطعام وغیرہ ہر شعبہ میں خدمت کی۔ اکوڑہ کے قریبی گاؤں پیر سباق کے مناسبت سے حضرتؒ پیرملا سے پکارتے تھے۔طویل خدمات دارالعلوم کی وجہ سے دونوں ناظمین مرحومین مستقل سوانح کے مستحق ہیں (س)

(۲)

محترم المقام جناب حضرت مولانا الحاج سمیع الحق صاحب زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہونگے۔ آپ اور برخورداران حامد، راشد کو درازی عمر کیلئے بیت اللہ شریف میں دعائیں کیں نیز مولانا انوار الحق صاحب شفیق الدین صاحب،خالد محمود صاحب کو میرے طرف سے سلام عرض کریں امید ہے کہ اپنے اور مدرسہ کے حالات سے مطلع فرماد ینگے۔نیز حضرت کی صحت سے بھی مطلع فرمادینگے۔اللہ تعالیٰ حضرت کی سایہ عطوفت کو ہم ناچیزوں پر تادیر قائم ودائم رکھیں۔ والسلام (مولانا) حاجی گل رحمان

معرفت معلم احمد شیر پنجابی محلہ شامیہ شارع عبداللہ ابن زبیر مکہ مکرمہ (سعودی عرب)

☆☆☆

مولانا گلزار احمد مظاہری[۱] صدر اتحاد العلماء پاکستان

(۱)

(حضرت مولانا رائپوریؒ کے تدفین کے مسئلہ پر میرے خیالات کی تائید،حضرات دیوبند کے اتحاد کی ضرورت)

۲۴رجمادی الثانی ۱۳۹۱ھ ۱۶راگست ۱۹۷۱ء

بخدمت گرامی برادرعزیز مولانا صاحب۔السلام علیکم۔ایک عرصہ سے الحق دیکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو حق اور اہل حق کی خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔تازہ شمارہ میں جس بات پر آپ نے اداریہ لکھا ہے اللہ تعالیٰ اسکو قبول فرمائیں اور جس دردمندی سے آپ نے لکھا ہے اسی جذبہ کے ساتھ سمجھنے والے سمجھیں۔میں بھی حضرت اقدسؒ کے ساتھ متعلق ہونے کا دعویدار تھا اور یوں اس چپقلش کو اول روز سے دیکھ رہا ہوں اس کے پس منظر کو بھی جانتا ہوں اپنی سی کوشش بھی ابتداء میں کی تھی اور مسئلہ دب گیا تھا۔اب پھر اُٹھ گیا ہے یا اُٹھوادیا گیا ہے اللہ بہتر جانتا ہے۔میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا تھا لیکن اپنی بے وقعتی کو دیکھتے ہوئے حوصلہ نہیں پڑتا تھا آپ نے ہمت کی اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دیگا انشاء اللہ۔اس مرحلہ پر ایک درخواست بلکہ گزارش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ڈرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ کہیں اُلٹا ردعمل آپ پر نہ ہوجائے لیکن آپکو جو تھوڑا بہت جانتا ہوں اس سے یہ توقع ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔جن حالات وواقعات وحادثات کا آپ نے ان دو فریقوں کو واسطہ دیکر متنبہ کرنا چاہا ہے۔معاملہ یہیں تک نہیں ہے یہ حضرات اگر مصالحت بھی کرلیں خاموش بھی ہوجائیں تو وہ مسائل حل نہیں ہوجائینگے اور وہ مقاصد حاصل نہیں ہونگے آپ نے بڑے سوز سے ذکر فرمایا ہے۔اس فکر کو وسیع الاطراف، ہمہ گیر اور مسلسل بنانے کی ضرورت ہے۔دیوبندی حضرات کی ایک شاخ کے صرف دو طبقوں کی احتیاط عالمی سطح پر رونما ہونے والے واقعات اور خود پاکستان میں شدید قسم کے حالات جو طوفان خیز شکل اختیار کرگئے ہیں ان کا رخ نہیں موڑ سکتے اسکے لئے اور بلند ہوکر بلکہ بہت بلند ہوکر سوچنے کی ضرورت ہے۔"صرف ایک حادثہ کا ذکر کروں پاکستان میں پاکستان بنتے وقت ۸۰ ہزار عیسائی پاکستان کے حصہ میں آئے تھے اب خود عیسائیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم ۷،۸ لاکھ سے زائد ہیں۔۱۰ فیصدی ہر چیز کا ملک میں مطالبہ کرتے ہیں یاللعجب "(۶ راگست ۷۱ لاہور مشرق)

۱۔ جماعت اسلامی کے شعبۂ علماء کے نہایت سرگرم شخص، اتحاد العلماء کے نام سے ایک الگ ونگ کے بانی

۲۔ تفصیل کیلئے دیکھئے مکتوبات مولانا مفتی احمد الرحمان بنام احقر

اگر آپ نے میری اس درخواست کو شرف پزیرائی بخشا تو اور کچھ عرض کرنے کا جرأت کرونگا اور اگر آپ نے استغناء شاہانہ سے کام لیکر میرے عریضہ کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا اور جواب دینے کی زحمت بھی نہ گوارا فرمائی تو بھی ملال نہ ہوگا یہی سمجھونگا کہ آپ کا مقام وہ ہے اور میرا مقام یہ ہے۔ حضرت مولانا مدظلہم العالی کی خدمت میں خادمانہ سلام پیش فرمائیں۔ والسلام آپ کا بھائی گلزار احمد مظاہری

(۲)

(نصیحت پر ضرور عمل کروں گا)

۴ر ستمبر ۱۹۷۱ء

گرامی قدر مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ ملا۔ کرم فرمائی کا شکریہ۔ آپکی نصیحت پر انشاء اللہ تعالیٰ ضرور عمل کرونگا۔ کسی وقت تفصیلی عریضہ لکھوں گا۔ حضرت مولانا صاحب اور دوسرے احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام گلزار احمد مظاہری

(۳)

(۱۹۷۰ء کے الیکشن کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کا پیپلز پارٹی اور نیپ سے اتحاد)

۲۶ر رجب ۱۳۹۱ھ بمطابق ۱۷ر ستمبر ۱۹۷۱ء

بخدمت گرامی قدر جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کے مکتوب گرامی کی مختصر رسید تو میں نے بھیج دی تھی۔ تفصیلی گزارشات کرنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ اخبارات میں جمعیت علمائے اسلام پیپلز پارٹی اور نیپ کے اتحاد کی خبریں آنے لگیں۔ اور پھر ان پارٹیوں کے سربراہوں کے توثیقی بیانات بھی آنا شروع ہو گئے۔

یہ حضرات جو کریں ہم ان کے ہاتھ تو نہیں پکڑ سکتے۔ آپ سے صرف اتنی گزارش کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں۔ کہ آپ ذرا انتخابی دور کی اُس کشمکش کو جو ان تینوں پارٹیوں کے درمیان ہوئی تھی۔ اور اسی تو تکار کو جو ان جماعتوں کے سربراہوں نے ایک دوسرے کے خلاف کی تھی۔ اور پیپلز پارٹی کے ان عقائد ونظریات کو جو ہم، آپ اور سب کو معلوم ہیں ذرا ذہن میں تازہ کریں اور پھر اس اتحاد پر غور کریں اور میں تو سمجھتا ہوں کہ غیرت علم وعلماء کا بھی یہ تقاضا تھا کہ آپ حضرات آخر وقت تک ان لوگوں کے قریب بھی نہ جاتے۔ جنہوں نے کس قدر گھٹیا الفاظ علم دین علماء کرام اور اسلامی نظام کے بارے میں کہے۔ اور جن میں خصوصی مخاطب سرحد میں آپ کی جماعت ہی تھی۔

پھر اس وقت پاکستان میں اسلامی نظام اور ملکی وملی ضرورتیں بھی کوئی ایسی متقاضی نہ تھیں۔ کہ اسلامی نظام کی دعویدار جماعتیں ایک صوبہ میں نیپ اور پیپلز پارٹی کے ساتھ باقاعدہ اتحادی معاہدہ جس اتحادی معاہدہ میں نیپ اور پیپلز پارٹی نے اسلام نظام کا اقرار بھی نہ کیا ہو اور اپنے نظریات سے دست برداری کا اعلان بھی نہ کیا ہو۔ اب یہ معاہدہ سوائے ایک آدھ وزارت کے حصول کی توقع کے سوا کیا اور کوئی نفع بھی رکھتا ہے؟ حالانکہ ملک کے حالات کے پیش نظر اس میں نقصانات کے پہلو نمایاں اور عیاں ہیں۔

آپ خود غور کریں کہ کیمونسٹ طبقہ نے پاکستان میں نام نہاد ''بنگلہ دیش'' کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ مرزائیوں نے بھی ہندوستان میں بنگلہ دیش کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ اور پیپلز پارٹی نے یہاں مرزائیوں کو سیاست میں مقام دلوایا۔ یہاں کے مرزائیوں کے مرکز نے ہندوستان کے مرزائیوں کی تردید بھی نہیں کی۔ بھٹو نے مرزائیوں کے کافر نہ ہونے کا علی الاعلان اظہار بھی کیا۔ اقلیت والے مسئلہ کا مذاق اڑایا۔ مذہب کی بنیاد پر انتخاب کو غلط قرار دیا۔ اسلامی نظام کی تضحیک کی۔ کوڑوں کی سزا کو شرف انسانی کی توہین قرار دیا۔ ایسی حالت میں علماء ہی کی ایک جماعت کا ان لوگوں سے معاہدہ کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

یہ ٹھیک ہے کہ آپ اپنے کو یہ کہہ کر مطمئن کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہ یہ حضرات ہمارے اکابر ہیں اور جو یہ کریں ہمیں کچھ کہنے کا حق

نہیں۔آپ خود ذرا نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور اسلاف کے طرزِ عمل کو سامنے رکھ کر غور فرمائیں کہ ہمارے لئے یہ کہنا کسی طرح درست ہوسکتا ہے۔اور کیا ہم عنداللہ عندالناس بری الذمہ ہو سکتے ہیں؟ جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ جمعیت علمائے اسلام میں دو طرز فکر پائے جاتے ہیں ایک مفتی محمود صاحب کا اور ایک مولانا غلام غوث صاحب کا۔آپ سب حضرات مولانا غلام غوث صاحب کے مزاج اور کرختگی سے شاکی بھی رہتے ہیں لیکن یہ جرأت نہیں ہورہی کہ ان کا محاسبہ کریں اور معاملات کو مشوروں سے طے کریں.
اس موجودہ معاہدہ میں بھی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا نام آرہا ہے۔اور مفتی محمود صاحب کا کوئی بیان نہیں آرہا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاہدہ صرف مولانا غلام غوث صاحب کا کارنامہ ہے اور سب حضرات ان کے ادب و دبدبہ کی وجہ سے خاموش ہیں۔کیا ملی وملکی مسائل میں یہ روش علماء کیلئے کسی طرح مناسب ہے۔آپ نے مجھے تحریر فرمایا تھا کہ آپ پہلے جماعت اسلامی کی اصلاح کیجئے اور ان سے تمام اقوال جو آپ حضرات کو ناپسند ہیں، رجوع کرائیے پھر بات اتحاد کی ہوسکتی ہے۔اسی بابالبحث معاہدہ کو لیجئے کیا اس میں ساری شرائط وہ پائی گئی ہیں جو آپ نے میرے اوپر عائد کیں یا ان سب باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے معاہدہ طے ہوگیا۔
نیپ اور پیپلز پارٹی کا سوشلسٹ ہونا بھی نظرانداز ہوگیا۔محافظ مرزائیت ہونا بھی درخور اعتنا نہ رہا۔اسلامی نظام چاہنے کی شرط بھی مفقود ہوگئی۔رجوع کی بحث بھی پیدا نہ ہوئی۔وااسفاہ واحسرتا اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاملات کی سنگینی سمجھنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔اور اس کیلئے جو کما حقہ پروگرام بنانے کی ضرورت ہے اس کی اہمیت محسوس کرنے کا احساس عنایت فرمائیں۔حضرت مولانا کی خدمت میں سلام مسنون

والسلام آپ کا بھائی گلزار احمد مظاہری

☆☆☆

مسز گلشن سعید سینیٹر لاہور

(سینیٹ کے ممبر منتخب ہونے پر مبارکباد)

Dear Sir.

I hope this will find you in best health and spirit. I would like to thank you for your utmost congratulation extended to me on my election as Member, Senate of Pakistan. I am grateful to you for this kind gesture.

Kindly pray to Almighty Allah to grant me the will, conviction and wisdom to contribute towards the progress and prosperity of our nation. With best wishes and profound regards.

Yours sincerely, (Mrs. Gulshan Saeed)

مولانا گل منیر حقانی

(باہمی اتحاد و اتفاق کی وصیت و نصیحت)

فیصله د حق په حق دفضل الرحمٰن صاحب اور سمیع الحق صاحب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وان طائفتان الخ فاصلحو الخ فقاتلوا التی تبغی الخ و اقسطوا الخ لا یسخر قوم من قوم الخ و لا تلمزو الخ ولا تنا بزوا الخ اجتنبوا کثیراالخ و لا تجسسوا ولا یغتب بعضکم الخ واتقو اللّٰہ الخ و اعتصمو الخ ولا تفرقوا. الخ ولا تباغضوا الخ ولا تحاسدوا الخ ولا تنافسوا الخ کونوا عبا داللّٰہ اخوا نا الخ الخلاف شر کله الخ من خالف لم یحمد الخ من کان فی عون اللّٰہ فا للّٰہ فی عو نه الخ ما کان الحیآء فی شیءٍ الا زانه وما کان العنف فی شئی الاشانه الخ کل ما یتدرّ ع الی محظور فهو محظور الخ من صارع الحق صرعه اللّٰہ الخ و الکاظمین الخ الاسلام یعلو ولا یعلی علیه الخ الدین هوالنصیحة الخ انما هی الحالقة تحلق الدین ای الضغینة الخ احسب الناس ان یترکوا ان یقو لو آمنا و هم لا یفتنون ط الخ

الحرص و الشرف(په حضور د گروه حقانی باند) ذئبان جائعان الحدیث اول سلام و ایم بیا په الحاح تام سره موژ حقانی علماء کرام ده عرض کوو چه نن صبا د نصوصو مذ کوره مضامین په عامو خاصو کښی جاری دی اعني د تاسو دعدم اتفاق پو جه سره ابواب د غیبة او بهتان د تعصبا تو خلاص شوی دی علاوه دتاسو خلاف بیعنه د اسلام بیخ کنی ده او د دشمن دین امداد کول دی ده تسلیم ده چه علماء پخپله مدعی باندی احتجاج کوے اشی مگر تا سو ته موژ خدائی درخواست کوو چه تا سو بلااحتجاج نه اتفاق او کړی چه کوم یو له تا سو نه قابل د کثرة وی په (ووٹ)کښی هغه مقرراو منتخب کړی هغه بل به رجوع ورته و کړی چه هر کله فتحه او شی بیا نور تفریعات کیف کانت تقسیم کدای شی مگر خلاف د تاسو ضرر بین دی دشریعت پاک لره او رجوع کول د ضرر نه واجبه ده بل دتا سو جا نبین اتبا عو ته هم عرض کو و چه تا سو ده خپل خپل مشرا نوته حق او وائی چه یکی بدیگری راجع شی اسلام ترقی و کړی او کتمان د حق خو زیل د استحقاق دی. ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیر و اما بانفسهم الخ

(ده تسلیم شده نکته او مجربه نسخه ده)

چه تاسو دواړه اعني مولانا سمیع الحق صاحب او مولانا فضل الرحمٰن صاحب ذی شرف او ذی نسب کسان ئی مگر دتا سو شرافت په اتحاد سره د نور هم زیاتیګی او تفریغ د ذمے هم پکښے راځی او عوام هم د غیبة نه بچ کیګی او محبت او عمل په نصوص باندی راځی په حضور د مفتی محمد فرید صاحب عرض دی چه په تخیل ددی اشکال کښی چیده کسان باعث کړی چه اتفاق و شی. والسلام منجانب گروه علماء حقگوی

وصیت نامه بنام اتحاد مولانا سمیع الحق و مولانا فضل الرحمٰن

مولانا گل منیر رحمۃ اللہ علیہ نے چند روز وفات سے قبل اپنے دست سے لکھا ہے

مولانا گل نصیب خان[1] جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد

(۱)

(چچا مرحوم کی تعزیت)

۷رمئی ۱۹۹۹ء

محترم ومکرم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم ۔شیخ الحدیث ومہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مزاج گرامی! قاری محبوب الرحمٰن قریشی سیکرٹری اطلاعات صوبہ سرحد کے ہمراہ ملاقات کے غرض برائے فاتحہ خوانی چچا صاحب[2] دامت برکاتہم حاضر ہوئے ۔لیکن بدقسمتی سے آپ جناب بروقت نہ ملے ۔چونکہ سفر کے وجہ سے ہم جارہے ہیں ۔دوبارہ کسی وقت حاضر ہونگے ۔

والسلام: گل نصیب خان

(۲)

(دارالعلوم دیوبند کے بارہ میں عالمی اجتماع پشاور)

محترمی ومکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔مزاج گرامی ۔امید ہے دارالعلوم دیوبند کی نسبت سے عالمی اجتماع جو مورخہ 11/10/9 اپریل 2001ء کو بمقام پشاور رواپڈا کالونی تاروجبہ منعقد ہورہا ہے، کیلئے سرگرم عمل ہونگے اللہ تعالیٰ مزید ترقی نصیب فرمائیں ۔(امین)

دارالعلوم دیوبند کی شاندار ماضی آج بھی تاریخ کے اوراق کی زینت ہے اور رہے گی ۔فرنگی سامراج اپنے تمام تر توانائیاں صرف کرنے کے باوجود اسکی افادیت اور مقبولیت کو کم نہ کرسکا ۔لیکن ہماری ملکی تاریخ میں اسکی طرف توجہ بہت کم بلکہ نہ ہونے کے مترادف ہے ۔لہٰذا ضرورت اس امر کی تھی ۔کہ دارالعلوم دیوبند کے اغراض ومقاصد اوران کی علمی وعملی اور جہادی خدمات سے ایک بار پھر قوم کی نوجوان نسل کو اگاہ کیا جائے ۔تاکہ ماضی اور حال کو ملا کر مستقبل کیلئے ٹھوس لائحہ عمل مرتب کیا جائے ۔لہٰذا اس عالمی اجتماع کو کامیاب بنانے کے سلسلے میں صوبہ بھر کے علماء کرام مشائخ عظام اور ابناء دارالعلوم دیوبند کا ایک مشاورتی اجلاس بمورخہ ۱۴رنومبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۵رشعبان ۱۴۲۱ھ بمقام جامعہ تحسین القرآن حکیم آباد نوشہرہ بروز منگل بلایا گیا ہے ۔جس میں اکابر علماء کرام کی تجاویز کو نوٹ کیا جائیگا ۔اجتماع کے اغراض ومقاصد بھی بیان کئے جائیں گے ۔اور آخر میں قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب خطاب فرمائیں گے ۔آپ جناب سے اس بابرکت اور روحانی مجلس میں شرکت کی پرخلوص گزارش کی جاتی ہے ۔امید ہے کہ آپ جناب ضرور شرکت فرمائیں گے ۔

منجانب: (مولانا) گل نصیب خان ناظم اعلیٰ جے یو آئی سرحد مدرس جامعہ معارف العلوم الشرعیہ تیمرگرہ دیر

☆☆☆

گوھر ایوب خان[3] ایبٹ آباد (سابق وزیر خارجہ پاکستان)

(شیخ الحدیث کی تعزیت)

آپ کے والد کی وفات کی خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا ۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو ابدی سکون عطا فرمائے ۔آپ کو اور آپ کے خاندان کو اس ناقابلِ تلافی نقصان پر صبر کی توفیق عطا فرمائے ۔

---

[1] تعلیم کا زیادہ تر حصہ حقانیہ میں مکمل کیا ۔سرگرم فعال محنتی نوجوان ہونے کا ثبوت پشاور میں جشن صد سالہ دارالعلوم دیوبند کے انعقاد اور پورے صوبہ میں پارٹی کو منظم کرنے اور آخر میں ایم ایم اے کے نام پر اپنی جماعت کو ایک بڑی طاقت بنانے کے شکل میں پیش کیا ۔ملک کے ایوان بالا کے سینیٹ کے ممبر بنے ۔

[2] چچا نورالحق مرحوم۔ [3] فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے فرزند، وزیر خارجہ اور دیگر اہم مناسب پر فائز رہے۔

مولانا گوہر رحمان[1] دار العلوم تفہیم القرآن مردان

(۱)

۱۵ر جولائی ۱۹۸۵ء (سینیٹ میں شریعت بل پیش کرنے پر مبارکباد ○ شریعت محاذ کو مزید مستحکم کیا جائے)

محترم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے سینیٹ کے اجلاس میں شریعت بل پیش کر کے قابل تقلید کارنامہ سرانجام دیا ہے اور اہم ترین دینی فرض ادا کیا ہے۔ علماء دین اگر متحد ہو کر نفاذ شریعت کی مہم چلائینگے تو انشاء اللہ لادینی قوتیں سرنگوں ہو جائینگی۔ مولانا عبدالحق صاحب کی قیادت میں قائم ہونے والے شریعت محاذ کو مزید وسیع کرنے اور مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور تحریک نفاذ شریعت کو تیز تر کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ میں علماء دیوبند کا عقیدت مند ہوں اور اپنی استعداد کے مطابق دین کی خدمت کرتا رہونگا۔ بل کی ایک کاپی اگر آپ مجھے بھیج دیں تو مہربانی ہوگی۔　　والسلام　　گوہر رحمان

(۲)

(اصل کامیابی دین اور خلق خدا کی خدمت)

محترم مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قومی اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے پر آپ نے مجھے جو مبارکباد بھیجی ہے میں اس کے لئے آپ کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حقیقی معنوں میں کامیاب وہ ہے جس سے اللہ رب العالمین راضی ہو جائے اور آخرت کی زندگی میں اسے نجات وفلاح نصیب ہو جائے یہ اصل اور ابدی کامیابی دین اسلام اور خلق خدا کی مخلصانہ خدمت ہی سے نصیب ہوسکتی ہے آپ سے درخواست ہے کہ میرے لئے یہ دعا کرتے رہیں کہ وہ مجھے دین اور قوم دونوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے مجھے امید ہے کہ آپ میری ان نئی ذمہ داریوں کے سلسلے میں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہینگے۔　　والسلام گوہر رحمان　　ممبر قومی اسمبلی پاکستان مردان صوبہ سرحد

(۳)

(طالبان افغانستان کے بارہ میں دس نکاتی مفید مخلصانہ مشورے)

۲۲ر جمادی الاول ۱۴۱۷ھ، ۶ر اکتوبر ۱۹۹۶ء

محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ دار العلوم حقانیہ کے فضلاء کی ایک بڑی تعداد افغانستان سے تعلق رکھتی ہے اور طالبان کی اسلامی تحریک کے اہل حل وعقد کی معتد بہ تعداد بھی دار العلوم حقانیہ سے علمی نسبت رکھتی ہے اس لئے شاید طالبان آپ کے مشورے کو اوروں سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ میں تو ایک عام دینی کارکن ہوں لیکن جہاد افغانستان اور نفاذ شریعت سے قلبی لگاؤ رکھتا ہوں۔ اس بناء پر چند امور کی طرف آپ کو متوجہ کرنے کی جسارت کر رہا ہوں تا کہ آپ طالبان کے اولوالامر کو ان امور پر غور کرنے کا مشورہ دیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اور طالبان میری ان سطور کو "تحزب" پر محمول نہیں کریں گے بلکہ ان کو الدین النصیحۃ کا تقاضا سمجھیں گے۔

(۱)　<u>طالبان کی پذیرائی کی اصل وجہ</u>: طالبان کی اسلامی تحریک کی فتوحات اور عوام کی طرف سے ان کا استقبال دراصل ان لڑائیوں، محاذ آرائیوں اور بدعنوانیوں کا ردعمل ہے جو نجیب انتظامیہ کے سقوط کے فوراً بعد جمعیت اسلامی اور حزب اسلامی کے درمیان شروع

---

[1] مولانا مرحوم جید علماء میں سے درسیات پر عبور رکھنے والی شخصیت تھے جماعت اسلامی کے صوبائی امیر بلکہ اتحاد العلماء وغیرہ کے اساسی افراد میں سے تھے، تفہیم القرآن کے نام سے مردان میں ادارہ قائم کیا ان خطوط میں تحریک طالبان افغانستان کے بارے میں اہم مشورے دئے گئے ہیں۔

ہو گئی تھیں۔ طالبان سے افغان عوام اور جہاد افغانستان کے ثمرات و برکات کی آرزو رکھنے والے مسلمانوں نے تین باتوں کی توقعات وابستہ کر رکھی ہیں جن کا اعلان انہوں نے خود کیا تھا ایک قیام امن دوسری نفاذ شریعت اور تیسری یہ کہ نجیب کے زوال کے بعد ''احزاب متحاربہ'' سے ترک تعلق اور ''عدم تحالف'' لوگ چونکہ احزاب متحاربہ کی رسہ کشی سے تنگ آ گئے تھے اور امن و شریعت کے لئے کام کرنے والوں کی تلاش میں تھے اس لئے عوام نے طالبان کا خیر مقدم کیا اور کسی بڑی مزاحمت کے بغیر انہوں نے کابل اور دو تہائی افغانستان پر کنٹرول حاصل کر لیا اب اس کنٹرول اور قبضے کو ایک منظم اور مستحکم اسلامی حکومت کی شکل دینا، امن و امان کو پورے ملک میں یقینی بنانا اور مکمل شریعت نافذ کرنا وہ چیلنج ہے جو بڑی حکمت و تدبر اور فراست و بصیرت کا متقاضی ہے اس بارے میں چند مشورے پیش خدمت ہیں۔

(۲) <u>طالبان پاکستان کے نسوانی حکومت کی سازشوں سے متنبہ رہیں:</u> پاکستان کی موجودہ نسوانی حکومت اگرچہ طالبان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے لیکن یہ اسلام دشمن اور امریکہ کی آلۂ کار حکومت ہے اور چاہتی ہے کہ افغانستان میں ظاہر شاہ کے لئے راستہ ہموار کیا جائے یا ایسی ''وسیع البنیاد'' حکومت قائم ہو جائے جس کا نام تو اسلامی حکومت ہو مگر وہ کام غیر اسلامی حکومت کا کرتی ہو اس لئے طالبان کی انتظامیہ کو چاہئے کہ پاکستان کی سازشوں سے محتاط رہے اور اسلام دشمن قوتوں کو افغانستان میں مداخلت کرنے کی اجازت نہ دے۔ البتہ سفارتی اور تجارتی اور انسانی تعلقات اسلام کے ''بین الاقوامی اصول و ہدایات'' کے مطابق سب کے ساتھ استوار کرے۔

(۳) <u>ربانی، حکمت یار وغیرہ پس پا ہونے والے لیڈروں سے درگذر کیا جائے:</u> ربانی، حکمت یار اور سیاف شکست کھا چکے ہیں اور پس پا ہو چکے ہیں اب ان سے انتقام لینے اور ان کے ''استیصال'' کو اپنا ہدف نہ بنایا جائے بلکہ عفو و درگزر سے کام لیا جائے اور مفاہمت و مشاورت اور مصالحت کی کوئی صورت نکالی جائے تاکہ افغان ملت کو مکمل اور پائیدار امن نصیب ہو سکے اور ''متحدہ اسلامی حکومت'' قائم ہو سکے۔ ان راہنماؤں سے بڑی شدید غلطیاں ہوئی ہیں جن کا خمیازہ یہ آج بھگت رہے ہیں لیکن ان کے ان جہادی کارناموں کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے جن کے نتیجے میں سویت یونین کا وجود ہی صفحۂ ہستی سے مٹ گیا ہے ان کے جہادی کارناموں کو یکسر نظر انداز کرنا اور ان کے ساتھ کیمونسٹوں اور دین کے دشمنوں جیسا سلوک کرنا میری ناقص رائے میں انصاف نہیں ہے اور ''انتقامی سیاست'' مسائل کا حل بھی نہیں ہے میں یہ نہیں کہتا کہ طالبان کا جہاد افغانستان میں حصہ نہیں ہے بلکہ میں تو ''علماء دین'' اور ''طلباء علم دین'' کو جہاد افغانستان کے صف اول کے مجاہدین سمجھتا ہوں لیکن مذکورہ راہنما وہ ہیں جنہوں نے جہاد کا آغاز کیا تھا اور جہاد کو منظم کیا تھا اس لئے ان کو یکسر نظر انداز کرنا اور انہی کا تعاقب کرنا مجھے تو مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم

(۴) <u>امیر المومنین کا انتخاب تغلب سے نہیں شوریٰ سے:</u> آپ جیسے صاحب علم سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اسلام کے اجتماعی نظام میں امارت و حکومت کے قیام کا شرعی طریقہ شورائیت ہے۔ مغربی طرز کی جمہوریت بھی اسلامی طریقہ نہیں ہے اور آمریت و بادشاہت بھی صحیح نہیں ہے۔ ملا محمد عمر صاحب کو اگرچہ علماء اور ''وجوہ القوم'' کے اجلاس میں امیر المومنین مقرر کیا گیا تھا لیکن ظاہر ہے کہ پورے افغانستان کے نمائندوں نے تو منتخب نہیں کیا تھا اس لئے ضروری ہے کہ قیام امن اور حالات کے درست ہو جانے کے بعد پورے ملک کیلئے ایک ''ملی شوریٰ'' منتخب کروائی جائے اور وہ امیر المومنین کا انتخاب کرے تاکہ وہ امرھم شوریٰ بینھم کا تقاضا پورا ہو سکے اور اسلامی حکومت اسلامی طریقے کے مطابق قائم ہو سکے۔ تغلب کے ذریعے حکومت کا قیام قانون شریعت کی رو سے صحیح طریقہ نہیں ہے بلکہ فقہاءؒ نے اس کو ''قانون ضرورت'' کے تحت صرف برداشت کرنے کی ہدایت کی ہے تاکہ مسلمانوں کی باہمی خونریزی کا خاتمہ ہو سکے۔ نجیب کے زوال کے بعد جب احمد شاہ مسعود اور حکمت یار نے ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے اور تغلب کے ذریعے حکومت قائم کرنے کی کوشش کی تو آج وہ اس کے نتائج بھی بھگت رہے ہیں۔ جس طرح ربانی صاحب متغلب تھا اور آج اس کا تغلب طالبان نے ختم کر دیا ہے اسی طرح طالبان کے تغلب کو بھی کوئی دوسرا آ کر ختم کر سکتا ہے حضرت عمرؓ نے درست فرمایا ہے کہ جس شخص کی بیعت مسلمانوں سے مشورہ (اور ان کی رائے

حاصل کیئے بغیر) کی گئی ہو تو اس کا اتباع نہ کیا جائے کیونکہ خطرہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ بخاری فی المحاربین باب رجم الحبلیٰ بعض کتابوں میں جو یہ لکھا ہوا ہے کہ چالیس افراد نے اگر کسی اہلیت رکھنے والے کو منتخب کر لیا ہو تو اس کی حکومت قائم ہو جائے گی اور بعض علماء نے پانچ کا ذکر بھی کیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چند افراد کی بیعت کافی ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس ملک کے لئے امیر کا انتخاب کیا جا رہا ہو اس کے رہنے والوں کو معتمد نمائندوں (اھل الحل والعقد اور وجوہ القوم) کے کچھ لوگوں نے بیعت کر لی ہو اور باقی نے مخالفت نہ کی ہو تو یہ عدم مخالفت بھی بیعت سمجھی جائے گی۔

(۵) لادینی عناصر کے تحالف سے بچا جائے: دوستم جیسے لوگوں کے ذریعے ربانی اور حکمت یار نے ایک دوسرے پر فتح حاصل کرنے کی کوشش کی تھی جس کے نتائج آج سب کے سامنے ہیں دین اور لادینیت کے امتزاج سے جو حکومت قائم ہوتی ہے وہ اسلامی حکومت کا کردار ادا نہیں کر سکتی ''لادین چیلر'' کے ساتھ مفاہمت و مصالحت کر کے ترکی میں نجم الدین اربکان نے حکومت تو قائم کر دی ہے لیکن اسے کسی طرح بھی اسلامی حکومت نہیں کہا جا سکتا اور نہ وہ اسلامی حکومت کے فرائض ادا کر سکتا ہے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ دوستم کیساتھ ''تحالف و تعاہد'' کر کے ربانی اور حکمتیار کے استیصال کی کوشش کرنا خطرناک بھی ہے اور طالبان کی طے کردہ اس پالیسی کے بھی خلاف ہے کہ وہ ''احزاب متحاربہ'' میں سے کسی حزب کیساتھ منسلک نہیں ہونگے۔ اسی طرح ظاہر شاہ جیسے لوگوں کو حکمرانی میں شریک کرنا بھی اصل مجرم کو ملک پر مسلط کرنا ہوگا اور بہت بڑا جرم متصور ہوگا۔

(۶) فرقہ بندی اور لسانی و گروہی تعصبات سے اجتناب، فقہ حنفی ملکی قانون ہو: اسلامی حکومت کے استحکام کیلئے ''ملی یکجہتی'' لازمی شرط ہے اور فروعی مسائل میں ''تشدد و تعصب'' ملی یک جہتی کے لئے تباہ کن ہے اس لئے طالبان کو افغانستان میں فرقہ بندی اور ''لسانی و گروہی تعصبات'' سے نہ صرف یہ کہ اجتناب کرنا چاہئے بلکہ ان کی حوصلہ شکنی اور سرکوبی کرنی چاہئے۔ وھابیت، پنج پیریت، اخوانیت اور مودودیت کے ناموں سے منافرت کی فضاء پیدا کرنا ملی اتحاد کیلئے سم قاتل ہے اور خود طالبان کے اپنے اعلیٰ وارفع مقاصد کو بھی نقصان پہنچانا ہے۔ دین اسلام نام ہے قرآن و سنت کے احکام کا اور قرآن و سنت کی تعبیر و تشریح کرنیوالے تمام ائمہ اہل سنت ہمارے ائمہ ہیں البتہ ہم امام ابوحنیفہؒ کی ''امامت و فقاھت'' پر زیادہ اعتماد کرتے ہیں اور افغانستان میں فقہ حنفی کے متبعین کی غالب اکثریت ہے اس لئے فقہ حنفی کو ملکی قانون بنایا جانا چاہئے مگر دوسرے اقلیتی فرقوں کو اپنے مکتب فکر پر عمل کرنے کی مکمل آزادی ہونی چاہئے۔

(۷) شریعت کے نفاذ کا اعلان: ملا محمد عمر نے فتح کابل کے فوراً بعد شریعت کے نفاذ کا جو اعلان کیا ہے وہ قابل قدر ہے اور تقاضائے ایمان ہے۔ شرعی احکام کا جدید اسلوب میں مدوّن کرنا مفید تو ہے لیکن نفاذ شریعت کے لئے شرط نہیں ہے شریعت اپنی سرکاری زبان میں مدوّن ہے مدارس و مراکز علمیہ میں پڑھائی جا رہی ہے شریعت کی کتابوں سے الماریاں بھری پڑی ہیں اور جدید اسلوب میں دفعہ وار لکھی ہوئی کتابیں بھی دستیاب ہیں اور نفاذ شریعت کے لئے کسی شریعت بل کو منظور کروانا بھی ضروری نہیں ہے البتہ ''مصالح مرسلہ'' اور مباحات کے وسیع دائرے میں مسلمانوں کی ملی شوریٰ قانون سازی کر سکتی ہے اور کرنی چاہئے۔ اور الاہم فالاہم کے اصول کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔

(۸) شرعی حجاب اور لڑکیوں کی تعلیم: شرعی حجاب، لڑکیوں اور لڑکوں کی مخلوط مجالس کا خاتمہ، داڑھی رکھنا اور مخلوط تعلیمی اداروں کی جگہ لڑکیوں کے لئے الگ تعلیمی ادارے اور مراکز و مدارس قائم کرنا یہ سب شریعت کا تقاضیٰ ہے لیکن اس بارے میں یکدم ڈنڈا چلانا اور الاہم فالاہم کے اصول کو ملحوظ نہ رکھنا حکمت و دانش کا تقاضیٰ نہیں ہے اسلامی نظام میں ہر کام ڈنڈے کے زور سے نہیں ہوتا بلکہ تعلیم و تربیت اور وعظ و نصیحت کی بھی بڑی ضرورت و اہمیت ہوتی ہے۔ عارضی طور پر لڑکیوں کے سکول بند کرنا تو قابل اعتراض نہیں ہیں لیکن یہ تأثر دینا کہ اسلام میں لڑکیوں کی تعلیم اور تجارت و ملازمت مطلقاً ممنوع ہے اسلام کی غلط تعبیر ہے اور دنیا کے سامنے اسلام کو نعوذ باللہ ایک غیر معقول

مذہب کی شکل میں پیش کرنا ہے۔

معتمد علماء اور مراکز سے رہنمائی: طالبان کو چاہئے کہ ہندوپاک کے مشہور و معروف اور مقبول و معتمد مدارس دینیہ اور مراکز علمیہ سے بھی راہنمائی حاصل کریں آخر شریعت کو جاننے والے صرف طالبان نہیں ہیں بلکہ عالم اسلام میں ایسے''علماء ربانیین''اور ماہرین شریعت موجود ہیں جو دین کو جانتے بھی ہیں اور دین کے غلبے کی جدو جہد بھی کرتے ہیں۔

(۹) حدود و تعزیرات کیلئے اسلام کے عدالتی نظام کا لحاظ ضروری ہے: حدود و قصاص اور تعزیرات کا نفاذ اسلامی حکومت کے فرائض میں شامل ہے اور لوگوں کی جان، مال، آبرو نسب اور دین کے تحفظ کے لئے ضروری ہے جو لوگ ان سزاؤں کو بنیادی حقوق کے منافی سمجھتے ہیں وہ خود بنیادی حقوق کو پامال کر رہے ہیں اس لئے کہ شرعی سزائیں تو بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کا ذریعہ ہیں۔ لیکن نظام تعزیرات کے لئے اسلام کے عدالتی نظام کے قواعد و ضوابط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جس طرح کہ مجرمین کو سزائیں نہ دینا خلاف شریعت ہے اس طرح واضح اور کھلے ثبوت کے بغیر حدود نافذ کرنا بھی شریعت کا تقاضا نہیں ہے۔ اسلام میں حدود کی بڑی اہمیت ہے لیکن اسلام صرف نفاذ حدود کا نام نہیں ہے بلکہ یہ زندگی کا مکمل نظام ہے جس میں تعلیمی اور معاشی نظام کو بنیادی اور کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ جب حالات درست ہو جائیں تو سب سے پہلے ملک کی تعمیر و ترقی اور معاشی انصاف کی طرف توجہ دی جائے اور تعلیمی نظام کو اسلام کے نظام تعلیم کے مطابق بحال کیا جائے اور اس کی اصلاح و ترقی کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ اصلاح معاشرہ کے بعد حدود نافذ کی جائیں اس لئے کہ نفاذ حدود کے بغیر اگر امن قائم ہو سکتا تو اللہ تعالی حدود کے احکام نازل ہی نہ کرتے بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ تعلیم اور معاشی انصاف پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔

(۱۰) خارجہ پالیسی: بین الاقوامی تعلقات اور ملک کی خارجہ پالیسی قرآن وسنت سے ثابت اس اصول پر مبنی ہونی چاہئے کہ پوری دنیا کے مسلمان ملت واحدہ ہیں اس لئے ان کے درمیان''اخوت و موالات''کے روابط ہونے چاہئیں اور غیر مسلم ممالک کے ساتھ سفارتی اور تجارتی تعلقات اور دوسرے انسانی روابط تو ضرور رکھے جائیں۔ لیکن ان کے ساتھ''موالات اور بطانہ''کے تعلقات نہیں ہونے چاہئیں یعنی ان کو''گھر کے بھیدی''نہ بنایا جائے اور اپنے اندرونی معاملات میں دخل دینے کی اجازت نہ دی جائے۔

مذکورہ نکات عشرہ میں میں نے جو کچھ لکھا ہے ان کے بارے میں آپ کی معلومات اگرچہ مجھ سے زیادہ ہیں لیکن میں بھی افغانستان میں صحیح معنوں میں اسلامی حکومت کے قیام اور شریعت کے مکمل نظام کا خواہش مند ہوں۔ اس لئے توجہ دلانے کے لئے یہ سطور لکھ دی ہیں۔ امید ہے کہ آپ ان کو خیر خواہی کے علاوہ کسی اور غرض پر محمول نہیں کریں گے۔

ملی شوریٰ کے علاوہ سپریم کونسل: ان امور اور اس نوع کے دوسرے معاملات طے کرنے اور کام کی منصوبہ بندی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ''ملی شوریٰ''کے علاوہ ایک ایسی''سپریم کونسل''بنائی جائے جس میں قرآن وسنت کے خصوصی مہارت رکھنے والے دیانت دار علماء (فقہاء عابدین) بھی شامل ہوں اور جدید علوم وفنون اور انتظامی امور کا تجربہ رکھنے والے ماہرین بھی شامل ہوں۔ اس کونسل سے مشورہ طلب معاملات میں مشورہ کیا جائے۔

اسلامی حکومت کی فقہی تعریف: اسلامی حکومت یعنی خلافت کی فقہی اور قانونی تعریف فقہاء اور علماء علم الکلام نے اس طرح کی ہے کہ ریاسة عامة فی الدین والدنیا خلافةً عن النبی ﷺ (شرح مواقف، شرح مقاصد، شرح عقائد اور شامی)

اس لئے دین و دنیا دونوں کے ماہرین سے مشورہ لینے کی ضرورت ہے۔

والسلام گوہر رحمان

دار العلوم تعلیم القرآن مردان ۹۶/۱۰/۶

مولانا لطافت الرحمان سواتی[1]

(۱)

(الحق یعلو او لا یعلی O الحق کے دینی طنزوں پر خوشی)

(الحق یعلو و لا یعلی و ان لہٗ فالحق حق و نور فخراً و فضلا علی کل المجلات و عروۃ ثم حرز فی المھمات)

الحق کا اداریہ بھی ماشاء اللہ ثم ماشاء اللہ۔ تازہ شمارہ ماہ مئی ۱۹۶۶ء کے نقش آغاز میں مغربی پاکستان کے بچوں کی بہبود کونسل کی چیئرمین صاحبہ کی تجویز پر آپ کا نکتہ کتنا ہی قیمتی ہے۔ نیز رقص و سرود کی محفل کو تلاوت قرآن سے شروع کرنے پر آپ کا دینی اور آئینی طنز کس قدر خوب ہے۔

ع اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ۔

مملکت پاکستان کے ان کارناموں کا دردناک پہلو یہ ہے کہ وہ ان معکوس ترقیوں پر فخر کرتی ہے اور یہ نہیں سوچتی کہ

کی مسلمان نے ترقی جو فرنگی بن کر یہ فرنگی کی ترقی ہے مسلمان کی نہیں

(۲)

۱۲ رستمبر ۶۸ (رؤیت ہلال پر محمد جعفر پھلواری اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے مضامین، مکتوب نگار کا مقالہ)

برادر مکرم مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الحق شمارہ ماہ جمادی الثانیہ ۸۸ھ میں مولانا محمد جعفر صاحب[2] پھلواری کے محولہ مضمون پر جناب مولانا محمد یوسف صاحب[3]، ماموں کانجن کا مضمون (رویت ہلال کی شرعی حیثیت) پڑھ کر ایک طرف مولانا محمد یوسف صاحب کی جانب سے روایت کے حقیقی مجازی، قلبی بصری علمی، تفصیلات اور نقل کردہ احادیث کی شائع شدہ قسط، دوسری طرف مولانا محمد جعفر صاحب کی تحقیق و تفتیش کا حاصل کہ رویت کا معنی یہاں علم ہی لے لینا ضروری ہے، یہ تمام باتیں نظر سے گزریں۔ اس بارہ میں دخل دینے اور مزید کچھ لکھنے کی تو شاید ضرورت نہ ہو کیونکہ رویت ہلال کی متعلقہ احادیث کا اصل مقصد مولانا محمد یوسف صاحب نے واضح کر دیا ہے، جو نہایت ہی صاف اور پوری امت مسلمہ کا تسلیم کردہ فیصلہ ہے، اور اگر مولانا محمد جعفر صاحب کا یہی مقصد ہے جسکو مولانا محمد یوسف صاحب ان کی طرف منسوب کرتے ہیں (میری نظر سے ثقافت کا وہ شمارہ نہیں گزرا ہے) تو یہ صرف بے جا جسارت نہیں بلکہ نہایت پست اور خام دنا کام تحقیق و تجسس ہے، اور اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے، جس کی باقاعدہ تنظیمی کارروائی اپنی متوازن رفتار سے جاری ہے اور اہل حق کا طائفہ ہمیشہ اس کے خلاف معروف جہاد ہے، وکثرھم اللہ واعانھم، پھلواری صاحب کو کم از کم اس حدیث کے اس لفظ کو تو دیکھنا تھا "فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین" اس لئے کہ اگر رویت کے معنی سر کی آنکھوں سے دیکھنا نہیں بلکہ چاند ہو جانے کا علم و یقین ہے تو پھر اس میں غمام و غبار کا کیا سوال ہو سکتا ہے ظاہر ہے کہ گرد و غبار یا بادل تو رویت بصری ہی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں نہ کہ

---

[1] حضرت مولانا جید عالم و فاضل عربی ادب سے خاصا شغف رکھتے تھے دار العلوم حقانیہ میں عرصہ تک تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے پھر جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں تدریس کے اعلیٰ خدمات انجام دیں آخر میں کراچی کے بعض مدارس میں رہے اپنے گاؤں روئیال سوات میں ایک دینی ادارہ بھی قائم کیا ناچیز کو بھی شرف تلمذ حاصل ہے ماہنامہ الحق اور ناچیز سے مخلصانہ تعلق اور محبت آخر دم تک قائم رکھا۔

[2] مرحوم پھلواری تجدد اور روشن خیالی میں ہر معاملہ میں الگ راستہ نکال دیتے تھے۔

[3] مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید جن کے مضامین کا اہم موضوعات پر الحق میں سلسلہ جاری رہتا تھا اس وقت ان کا قیام پنجاب کے قصبہ ماموں کانجن سے تھا اور یہ لفظ الحق کے حلقوں میں ان کے نام کا لاحقہ بن گیا تھا۔

جدید سائنسی آلات کے ذریعہ حاصل ہونے والے علم ویقین پر۔۔۔۔بہرصورت چونکہ میں نے کسی وقت اس مسئلہ کے فقہی اور حدیثی تمام پہلوؤں پر غور کیا ہے، اور پھر مسئلہ رویت ہلال پر میری ایک مختصر مگر مکمل و مدلل کتاب ''اشرف المقال فی مسئلۃ رویت الہلال'' دوبار چھپ گئی ہے لہٰذا اس بارہ میں اس کتاب سے مذاہب اربعہ سے فقہاء کرام اور شراح حدیث کے متعلقہ جوابات الحق میں اشاعت کیلئے ارسال کررہا ہوں جس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ رویت ہلال صرف رویت بصری یا معتبر شہادت ہی سے ثابت ہوسکتی ہے، نہ کہ جدید سائنسی ذرائع کے استعمال پر یقین حاصل کرنے سے۔مولانا محمد یوسف صاحب کا مضمون اگرچہ بہ جائی خود مکمل ہے، یہ نہیں کہ میری اس تحقیق سے مکمل ہوجائیگا بلکہ میری نظر میں فقہی لحاظ سے مسئلے کا جو اہم پہلو ہے اسکو پیش کرنا ہے، ممکن ہے کہ قارئین الحق کو اس سے دلچسپی یا فائدہ ہو چنانچہ میں اپنی اس کتاب کے متعلقہ اوراق ص ۲۵ سے ۴۴ تک ارسال کررہا ہوں براہ مہربانی اس خط کے ہمراہ شائع کردیا جائے۔اسطرح میرے ذمہ جو الحق کا حق ہے اسکا ایک معمولی نمونہ بھی وجود میں آئیگا اور ممکن ہے کسی مستقل مضمون کیلئے یہی تو طیہ وتمہید ثابت ہو اگرچہ میری یہ آرزو تو اب تک ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ، کا مصداق رہی ہے ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔

نوٹ: مضمون کی ترتیب وتصویب بھی خدا اور آپ کے حوالے ہیں کیونکہ آپکی عمدہ صلاحیتوں میں ہمارا بھی کچھ حق ہے البتہ یہ خط بہ طور تمہید ہو اور بعد میں پورا مضمون بلا کم وکاست ہو۔ والسلام ختام کلام

حضرت مولانا صاحب کو ہدیہ سلام پیش فرمادیں اور ساتھ ہی حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کا وہ شعر جو انہوں نے ملتان جیل سے حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ کو لکھا تھا کہ نسیتم اخاً اذخانه الدھر لم یکن لعرضۃ نسیان و کان مصافیا

ناچیز محمد لطافت الرحمان کان اللہ لہ، جامعہ اسلامیہ بھاولپور

(۳)

۲۲/اکتوبر ۱۹۶۸ء (فارسی نعتیہ قصیدہ)

برادر عزیز جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ذیل کی فارسی نظم ارسال خدمت ہے۔جس کی بابت مورخہ ۱۸/اکتوبر ۱۹۶۸ء کو جامعہ اشرفیہ لاہور میں گفتگو ہوئی تھی۔ براہِ کرم الحق کے قریب تر شمارہ میں شائع کردیا جائے۔

اشرف المقال فی مسئلۃ رؤیت الہلال کی صاف کاپی بھی کسی وقت ارسال کرنے والا ہوں۔اس کی اشاعت کی ترتیب وتصویب تو کلی طور پر آپ ہی کے حوالے ہے۔دراصل ایک تو میری مصروفیات میں وقت بھی کم ہے دوسری بات یہ کہ جودتِ صیاغت اور حسن ترتیب میں آپ کی صداقت ومہارت بحمداللہ بہت ہی قابلِ داد ہے۔ ع اللہ کرے حُسنِ رقم اور زیادہ

وہ افغان قوم کے بارہ میں نہایت عمدہ عربی ادبی قصیدہ بھی ارسال کرنے والا ہوں مگر اس کا ترجمہ اور ساتھ ہی مختصر سی تمہید ضروری ہیں جس کیلئے وقت نکال رہا ہوں اللہ نے توفیق دی تو وہ بھی انشاء اللہ قارئین الحق کو کسی وقت پیش کیا جائیگا۔

اے سیدی رؤف و رحیم و کریم ذات — اے مہبط کلامِ خدا سرِ کائنات
اے منبع جمال و کمال و حیاء وجود — سر چشمۂ امانت و پاکیزہ ہا صفات
پیغمبر جلیل و حبیب خدائی ما — تابندہ آفتاب ہدایت بہ کل جہات
زیرِ زمیں ز عرشِ بریں تا بہ فرشِ خاک — ہر ذرہ از وجود شما یافتہ حیات
اے آنکہ بر تو قصر نبوت تمام گشت — قصرے کہ وجہے است زمولدی ذوالھبات

بشکست آنکہ بُود زعزیٰ، یعوق و نسر | در خانۂ خُدا و یغوثُ و دو منات
سیلے کہ پیشِ او جبلِ کفر چوں ہباء | ناکام و بے حقیقیت و بیہودہ بے ثبات
روح الامین بہ بابِ جنابش چو خادماں | مے رفت و آمد و بہ ہزاراں تلطفات
تو بہر بند گانِ خُدا رحم آمدے | ما ے فرستمت بہ تو بے حد و عد صلوٰۃ
اے افضل الرسل بہ تو باد از ماسلام | ماامت توایم گرفتارِ سیئات
شرمندہ ایم پیشِ عنایات و فضلِ تو | کردارِ ما خطا و سیہ کار وبدسمات
مانبدۂ فقیر لطافت علی الخصوص | بے مایہ ام ز ذرّ عملِ ملکِ ما سوات

(۴)

۱۶رجنوری۱۹۶۹ء

(فتاویٰ رشیدیہ کا پشتو ترجمہ مولانا افغانیؒ کی تائیدی تحریر)

برادر مکرم زیدت معالیکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،ترجمہ فتاویٰ رشیدیہ کے بارہ میں مولوی عبدالعزیز منیجر اسلامی کتب خانہ پشاور کے کہنے پر میں نے حضرت افغانی صاحب دامت برکاتہم سے الحق میں شائع کرنے کیلئے یہ مشمولہ تحریر لیکراس کے پاس ارسال کردی تھی پھر جب الحق کے چند شماروں میں تحریر شائع نہیں ہوئی تو موسم گرما کے اختتام پر ماہ اگست ۶۸ء کے آخر میں گھر (رونیال سوات) سے جامعہ اسلامیہ بہاولپور کو واپسی پر میں نے عبدالعزیز صاحب سے معلوم کیا اس نے بتایا کہ میں نے الحق میں شائع ہونے کیلئے ابھی تک تحریر اس وجہ سے نہیں بھیجی ہے کہ اسمیں کتب خانہ اسلامیہ کے بارہ میں حضرت افغانی صاحب سے چند الفاظ کا اضافہ کرواتا ہے۔بنابرآن اس وقت وہ تحریر میں اپنے ساتھ لایا تھا اور مطلوبہ اضافہ بھی کرایا تھا۔مگر آج تک وہ میرے پاس ہی پڑی رہی۔اب دوبارہ ارسال کرنے پر حضرت افغانی صاحب نے فرمایا کہ اس تحریر کو براہ راست ہی سمیع الحق صاحب کے پاس ارسال کرو،وہ الحق میں شائع کرینگے منیجر کتب خانہ کے پاس ارسال کرنے کے چکر سے کیا حاصل۔خیر! یہ تحریر آپکے پاس ارسال کررہا ہوں۔مہربانی فرما کر اسکو بھی کسی قریبی شمارہ میں شائع فرمایا جائے۔اعجاز القرآن کا مضمون تو شاید زیر اشاعت ہو۔

(الحق کی ہر تحریر معیاری ہونی چاہئے)

خط کے آخر میں جریدہ الحق کے ماہ شوال ۱۹۸۸ء کے اس تازہ شمارہ کے ص ۶۳ پر شائع شدہ تعزیت کے بارہ میں ایک غیر متعلق عرض کرر ہا ہوں وہ یہ کہ مولانا زین العابدینؒ[1] مرحوم کی تعزیت کے سلسلہ میں معراج الحق صاحب کی تمام تحریر برمحل اور مناسب ہے لیکن میرے خیال میں ابتداء تحریر کی چار سطروں کی اشاعت سے الحق کی حق تلفی ہوگئی ہے۔آخر کا شعر تو غیر مشہور معروف شعر ہے۔

ایک مثل کا حال ہے مگر محل استعمال کیا؟اور مورد ومضرب میں مناسبت کہاں؟نیز باقی تین شعر نما عبارتوں کی ساخت،وزن اور پیوند کاری بھی عجیب وغریب ہیں ظاہر ہے کہ الحق وقت حاضر کا ایک بلند جریدہ ہے تو اسطرح کی غیر معیاری چیزوں سے اسکو الگ رکھنا مناسب ہے اس سے قبل کسی شمارہ میں قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی کی ایک فارسی نظم میں بھی خامیاں تھیں حالانکہ وہ بے بھی قابل آدمی،لیکن چونکہ مجھے خواہ مخواہ مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے اور نہ ہی اخلاقی لحاظ سے یہ گرفت مناسب ہے اس وجہ سے میں خاموش رہا اب اس تعزیت کی عربی

۱۔ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی ۲۔ شیخ الادب مرحوم

نما عبارت پر جو کچھ عرض کیا گیا یہ بھی صرف آپ کے نوٹس میں لانے کیلئے ورنہ ہونا یہ بھی نہیں چاہیے تھا۔

والسلام کان اللہ ناچیز محمد لطافت الرحمان سواتی، استاذ اعلیٰ اسلامیات جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(۵)

(ابوالصفاء رضوانی افغانی کا نایاب قصیدہ O متنبی کے مدحیہ شعر کا مخاطب O علامہ افغانی اور مولانا کا سعادت حج پر مبارکباد)

برادر عزیز جناب مولانا سمیع الحق صاحب زیدت معالیکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اگر چہ ابوالطیب متنبی نے تو ابوعلی ہارون کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ ۔ فبأیما قدم سعیت الی العلی أدم الھلال لا خمصیک حذاء

لیکن میں اس کا صحیح مخاطب آپ کو قرار دے رہا ہوں۔آپ کے طئی منازل سے خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ مزید سعادتوں اور رفعتوں سے نوازیں۔میری اور حضرۃ الاستاذ المحترم جناب علامہ افغانی صاحب دونوں کی طرف سے زیارۃ الحرمین کے اس مقدس سفر پر تہنیت قبول کیجئے، میں نے جب آپ کے سفر حجاز کی خبر پڑھی تھی تو خیال ہوا تھا، کہ واپسی پر ایک عربی قصیدہ مرتب کر کے آپ کو ارسال کر دوں لیکن شدید تر مصروفیات سے اس خیال کو خیال ہی تک محدود رکھا صرف اس قدر ہے کہ

هنيئا لكم يا من له المجد و العلى ۔۔۔ بان زرتم بيت الا له المعظم

وزرتم مزار الحق والرشد و الهدى ۔۔۔ حديث النبي الهاشمي المكرم

فيا ليتني رافقتكم في طوافكم ۔۔۔ واحرامكم والرمي والسعي و الدم

بہر صورت اس مختصر خیر مقدم کو الحق کے قریبی شمارہ میں اس ترجمہ شدہ عربی قصیدہ کے ہمراہ شائع فرمائیں۔

اس قصیدہ کا ذکر میں نے آپ سے مورخہ ۱۸/ اکتوبر ۶۸ء کو جامعہ اشرفیہ لاہور کے سالانہ جلسہ کے موقع پر کیا تھا۔ وابوالصفاء رضوانی افغانی مرحوم کا یہ قصیدہ مجھے اس کی ایک کتاب شرح القصیدتین (قصیدہ مثلثلیہ وقصیدہ شنفری) کے آخر میں چھپا ہوا ملا تھا، وہ کتاب ہمارے گھر کے کتب خانہ میں تھی، جب نظر پڑتی تھی تو اپنی کسی تصنیف میں یا مستقل طور پر شائع کرنے کا خیال ہوتا تھا، چنانچہ اس بقرہ عید کی تعطیلات میں اس کو گھر سے لاکر ترجمہ کر دیا۔

قصیدہ افغان قوم کے بارہ میں کہا گیا ہے، ظاہر ہے کہ اس قوم کی بعض خوبیاں نہ یہ کہ نا قابل فراموش ہیں، بلکہ مستوجب تحسین وستائش بھی ہیں، جزاک اللہ آپ نے ماہ ذی الحجہ ۸۸ھ کے نقش آغاز میں اپنے عمدہ انداز سے پختون قوم کی غیرت وحمیت اور اس کی اسلامی اور علاقائی روایات کی بابت خوب لکھا ہے۔ خیر ہمیں مقصود تو قصیدہ کی عربی چاشنی سے خود اور الحق کے قارئین کو لطف اندوز کرنا ہے لیکن اگر ساتھ ہی اس غیور قوم کی بلند روایات اور قومی مناقب بھی سامنے آجائیں تو کیا حرج ہے پھر چونکہ قصیدہ کی معیاریت اور ادبیت کے تحت الحق ہی اس کی اشاعت کا حق رکھتا تھا اس وجہ سے ارسال خدمت ہوا۔ والسلام مترجم قصیدہ ناچیز لطافت الرحمان سواتی افغانی

(۶)

مورخہ ۲۹ رشعبان ۸۹ھ از بہاولپور (آپکا نقش آغاز بینات کے بصائر سے کم نہیں O مولانا افغانی کی تعریف ودعا)

برادر عزیزم زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یوں تو آپ اور آپ کے الحق سے قلبی ربط وتعلق، مذکرہ تذکار اور تحسین وآفرین کا سلسلہ

ل جامعہ اشرفیہ پشاور میں پڑھاتے تھے جید عالم عابد مرتاض میرے پہلے سفر حج کے ساتھی جس کا ذکر سفری تاثرات میں آیا ہے۔

ہمیشہ جاری رہتا ہے، مگر الحق میں اشاعت کیلئے مقالہ یا مضمون جس انداز سے ارسال خدمت کرنا چاہیے اس سے محروم ہوں۔ اس محرومیت کی وجہ یا تو میری سستی یا فرصت نہ پانا علی التبل منع الخلو ہیں، ورنہ شوق وارادہ رہا ہی کرتے ہیں۔ اس وقت یہ کارڈ اس یاددہانی کی خاطر لکھ رہا ہوں کہ وہ جو فتاوی رشیدیہ کے پشتو ترجمہ پر حضرت افغانی صاحب کی تقریظ وتحریر آپکو الحق میں شائع ہونے کیلئے ارسال کردی گئی تھی وہ ابھی تک شائع ہوئی معلوم کرنا یہ ہے، کہ وہ کیسے شائع نہیں ہوئی؟ براہ عنایت یا تو شائع فرمادیجئے یا بتادیجئے کہ شائع ہونا نہیں ہے۔ چاہے ساتھ ہی وجہ بھی تحریر ہو یا نہ ہو۔ ہاں اگر آپکو حاجی صاحب مالک اسلامی کتب خانہ پشاور نے کتاب کا نسخہ پیش نہیں کیا ہے، جبکہ وہ بھی آپکا نہایت مخلص دوست ہیں، تو میں ہی ان شاء اللہ کسی وقت پیش کردونگا۔ پھر یہ تقریظ تو آپکی طرف سے نہیں ہے حضرت افغانی صاحب کی جانب سے ہے جب آپکو کتاب دیدی گئی، تو آپکی جانب سے آپکا اپنے انداز سے کچھ تحریر فرمانا اسوقت کی بات ہے۔ آپکا نقش آغاز، بینات کے بصائر سے کم نہیں حضرت افغانی صاحب بھی توصیف ودعاء فرماتے ہیں اور بندہ تو ہے ہی دعاگو اور خیراندیش۔ حضرت مولانا صاحب کو ہدیہ السلام۔　　　والسلام　　ناچیز لطافت الرحمان استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(۷)

۱۷ ذی قعدہ ۹۰ھ، ۱۲ جنوری ۱۹۷۰ء　(ترجمہ فتاوی رشیدیہ پر تعارفی نوٹ آخرت کا زادراہ)

برادر مکرم جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الحق شمارہ ماہ دسمبر ۶۹ء میں ترجمہ فتاوی رشیدیہ پر آپ کے قیمتی نوٹ کے شائع ہونے کا بہت بہت شکریہ، تبصرہ وتعارف نہایت ہی مناسب اور موزوں ہیں جزاکم اللہ خیر الجزاء، مجھ ناکارہ کے قلم سے فتاوی رشیدیہ کا یہ ترجمہ کوئی خاص خدمت نہ سہی، لیکن میرے لئے موجب سعادت اور زاد آخرت ضرور ہے۔ حضرت افغانی صاحب کے اس فرمان پر کہ ''یہ ترجمہ تمہارا ایک کارنامہ ہے'' میں نے حضرت شاہ نعیم الدین صاحبؒ کا وہ فارسی شعر جواب میں عرض کیا تھا جو مرحوم نے قرآن کریم کے ترجمہ کرنے کے بعد فرمایا تھا کہ

روز قیامت ہر کسے باخویش دارد نامہ

من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

جس میں میں نے صرف اس قدر تصرف کردیا کہ ''من نیز حاضر میشوم فتوئ رشیدی در بغل''

میں مورخہ یکم دسمبر ۶۹ء (۲۰ رمضان المبارک کو) گھر (رونیال سوات) گیا تھا فتاوی پر نوٹ کے متعلق تو وہاں بتایا گیا تھا پھر مورخہ ۲۶ دسمبر کو جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں حاضر ہونے پر وہ خط بھی ملا جو آپ نے تحریر فرمایا تھا۔ اس وقت سے آپ کو اظہار تشکر کی غرض سے خط لکھنے کا ارادہ تھا چنانچہ آج ہی کافی دیر کے بعد عرض پرداز ہوا۔ حضرت افغانی صاحب دامت برکاتہم کو میں نے آپ کا کارڈ پڑھوایا تھا الحق کیلئے کچھ لکھنے کی گزارش بھی کی تھی دراصل آج کل کچھ مصروفیات کی بہتات ہے، تاہم فرصت ملنے پر انشاء اللہ کچھ لکھ دینگے۔ خود میرا بھی نہایت ہی اشتیاق ہے، کہ کسی صورت سے کسی بھی وقت الحق میں مقالہ یا مضمون شامل اشاعت ہو مگر محرومیت سدراہ رہا کرتی ہے، بہرحال اللہ کرے چند دنوں میں کوئی چیز پیش کرسکوں۔ میری طرف سے حضرت مولانا صاحب کو بھی ہدیہ السلام پیش فرمایا جائے۔　　والسلام

ناچیز لطافت الرحمان استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(۸)

۶ار اپریل ۱۹۷۱ء (علامہ افغانی کا ارسال کردہ مواد O علامہ زمخشری پر مضمون کا ذکر)

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید کہ مزاج گرامی بخیر ہو یاد کرنے میں بیشک اس بار سستی مجھ سے ہوئی کیونکہ آپکا محبت نامہ ملا تھا حضرت افغانی صاحب نے بتایا تھا کہ پورا مواد ارسال کردیا ہے جس کو بالاقساط الحق میں شائع کیا جاسکتا ہے۔ علامہ زمخشریؒ کے متعلق مضمون لکھنے کا باعث تو مولانا محمد یوسف صاحب[1] تھے جنھوں نے اپنے "صدائے اسلام" کیلئے مضمون مانگا تھا مگر میں نے ان کو یہ ہی عذر کیا تھا کہ پہلے شمارہ میں میرا مضمون شامل ہونا مشکل ہے چنانچہ جب صدائے اسلام کا پہلا شمارہ ہاتھ آئیگا تو دیکھیں گے کیا نوعیت ہے، اس مناسبت سے دیکھا جائیگا ان شاء اللہ جب کہ وہ ۱۸ار اپریل کو عالم اشاعت میں قدم رکھنے والا ہے۔ بہرصورت یہ مضمون تو الحق ہی میں شائع ہونے کیلئے ارسال خدمت کررہا ہوں مہربانی کرکے ماہ مئی کا شمارہ میں شامل اشاعت فرمایا جائے۔

والسلام خیر ختام آپکا لطافت الرحمان از جامعہ اسلامیہ بھاولپور

(۹)

(الحق تو بہرحال الحق ہے محتویات معیاری تکلف سے دور، نقش کا ہر ہر لفظ تو رشید الدین وطواط والی بات ہے)

۲۳ر مئی ۱۹۷۱ء

برادر عزیزم زید مجدکم، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، زمخشری پر مضمون کے متعلق آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوگیا تھا جزاک اللہ، وہ تو آپ ایک قدردان نوجوان عالم ابن عالم ہیں، اس وجہ سے ہر چیز کو بہ نظر استحسان ہی دیکھا کرتے ہیں، ورنہ مضمون میں ایسی کوئی خاص بات تو نہیں بہرصورت تحسین وتوقیع کا شکریہ، الحق تو بہرحال الحق ہے یوں تو تمام محتویات بحمد للہ بلند اور معیاری ہی ہوا کرتے ہیں، کسی تکلف اور تعسف کی آلودگی نظر نہیں آئی روایات سلف کا علمبردار جریدہ ہے لیکن آپ کا نقش آغاز کا تو ہر ہر لفظ قیمتی ہوتا ہے، بس وہی رشید الدین وطواط والی بات ہے ؎ ففی کل لفظ منہ روض من المنیٰ وفی کل سطرٍ منہ عِقدمن الدرّ

نقش آغاز کو میں نہایت اہتمام سے پڑھتا ہوں مزہ آتا ہے اور آپ کی خداداد صلاحیت سے خوشی ہوتی ہے۔ اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ استاذ محترم حضرت افغانی صاحب سے بھی میں نے بارہا کہا کہ سمیع الحق صاحب کا نقش آغاز نہایت مناسب اور جاذب ہوتا ہے، وہ بھی تعریف فرماتے ہیں یہاں ایک بات ظاہر کرتا ہوں، وہ یہ کہ کیا آپ نقش آغاز کا عنوان کسی علمی یا حالات حاضرہ کے عکاس عنوان پر بدلنا گوارا کرینگے یا نہیں؟ بتایئے کیا خیال ہے؟ ایک بات اور بھی آپ سے معلوم کررہا ہوں مطلع فرمادیں وہ یہ کہ دارالعلوم دیوبند سے جو عربی مجلہ دعوۃ الحق، نکلتا ہے کیا وہ دارالعلوم حقانیہ میں آتا ہے یا نہیں؟ اس کے منیجر مولوی وحیدالزمان صاحب نے میرے نام خریداروں کیلئے خط لکھا ہے اور جن دوستوں سے مجلہ جاری کروانے کی میری امید ہے ان میں آپ کا بھی نام ہے تو بالفرض اگر وہ مجلہ آپ کے پاس نہ آتا ہو تو آپ منگوانا منظور کرینگے یا نہیں؟ مجلہ کا بدل اشتراک ۶ روپے ہے لاہور میں حاجی شوکت علی یوپی سوڈا فیکٹری نابھہ روڈ لاہور کے پاس رقم ارسال کی جاتی ہے۔ اگر نمونہ مطلوب ہو تو میں انشاءاللہ اسکا انتظام بھی کرونگا۔

والسلام خیر ختام ناچیز محمد لطافت الرحمان کان اللہ لہٗ از جامعہ اسلامیہ بھاولپور

---

[1] مولانا محمد یوسف قریشی جامعہ اشرفیہ مسجد مہابت خان پشاور

(۱۰)

(زمخشری کے تین اشعار کی حقیقت)

۲۵ رمئی ۱۹۷۱ء

برادر عزیز م، السلام علیکم! زمخشریؒ پر مرسلہ مضمون میں جو تین اشعار ۔ یا من یری مد البعوض (الابیات الثلثة)، ہیں ان کے بارہ میں میں نے بناء بہ قول شیخ ابراھیم دسوقی یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ اشعار کسی دیگر شخص کے ہیں جب کہ اس نے کہا ہے "وما انشدت لغیرہ فی کتابہ الکشاف" لیکن پرسوں اشعار بالا کے متعلق محب اللہ آفندی کا یہ قول نظر سے گزرا۔ قال الزمخشری وانشدت لبعضھم یعنی نفسہ کما ھو دابہ فی کل مایقولہ فی تفسیرہ، (شرح شواہد کشاف ص ۱۴۳) غرض یہ کہ مضمون کتابت یا طباعت کے جس مرحلہ پر بھی ہو تو اس بات کا تدارک فرمایا جائے اور اگر بالفرض سارا کام ہو گیا ہو تب بھی بطور تلافی اس نوٹ کو شامل اشاعت کیا جائے۔ والسلام آپ کا لطافت الرحمان کان اللہ لہ از جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(۱۱)

(شیخ الحدیث کی انتخابات میں کامیابی)

۱۷ر۱ر۱۵ مطابق۔ ذیقعد ۱۳۹۰ھ

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کی طرف سے خط وکتابت کا سلسلہ قائم نہ رکھنے کی معذرت تو کرام ہی قبول فرمائیں گے میری تو شکایت باقی ہے اور یہی وجہ ہے کہ تعطیل انتخابات کے دوران جب کہ میں گھر (رونیال سوات) میں تھا اور حضرت مولانا صاحب[1] کی متوقع اعلیٰ کامیابی پر خط لکھنے والا بھی تھا، مگر کچھ میری سستی کچھ آپ کیطرف سے اپنے خط کے جواب کے انتظار نے لکھنے نہ دیا۔ خیر حضرت موصوف یہ انتخابات تو ان کے مقام ارفع کے زیر نظر کوئی انوکھی بات نہ تھی، آخر اللہ تعالیٰ جل مجدہ اس طرح کے خاص بندوں کی حوصلہ افزائی بھی تو فرماتے ہیں، اور پھر دین قیم پر تو شاید ابتلاء کی حد تک مشکلات واقع ہونے کا موقع دیتے ہیں، ورنہ آخری فتح حق اور حق والوں ہی کی ہوا کرتی ہے۔ بہر صورت "مضیٰ ما مضیٰ" اب ایک تو حضرت مولانا صاحب کو ہدیہ سلام وتبریک پیش کیجئے، اور دوم یہ کہ الحق کے قریبی شمارہ میں منسلکہ مضمون شائع فرما دیجئے۔ والسلام آپکا لطافت الرحمان کان اللہ لہ از جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(۱۲)

(وحید الدین خان کے مضامین قدیم وجدید کا امتزاج بعض تعبیرات واصطلاحات سے اختلاف)

۲۸ مارپریل ۱۹۷۱ء

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجلّہ عزیز "الحق" میں محترم وحید الدین خان صاحب[2] کے بلند وبالا اور مفید وانفع مضامین کا سلسلہ نہایت ہی قابل تحسین اور راہ حق میں ایک کامیاب کوشش ہے۔ دراصل قدیم وجدید تعلیمات کا صحیح اور متوازن امتزاج وہی ہونا چاہیے، جسکو خانصاحب کا قلم سرانجام دیتا ہے۔ البتہ میں "الحق" ماہ اپریل ۱۷ء میں ان کے مضمون "قرآن کریم اور عالم فطرت" میں ذیل کے دو عبارتوں کی طرف ان کی توجہ مبذول کراتا ہوں۔ اللہ کرے نا گوار نہ ہو۔

(۱) ص ۳۵ پر سطر نمبر ۳ میں لفظ "ذھن" کا استعمال علم الٰہی کیلئے درست نہیں ہے، کیوں کہ شرعی اور علمی طور پر اس موقع کے تمام

---

[1] ۱۹۷۰ء کے ہنگامہ خیز الیکشن میں حضرت شیخ قومی اسمبلی کیلئے پہلی بار منتخب ہوئے۔

[2] دہلی کے جناب خان صاحب کو اللہ نے جدید انداز میں تعارف اسلام کے ملکہ سے بخوبی نوازا تھا، اور الحق میں ان "کے علم جدید کا چیلنج" کے اہم حصے چھپتے رہے مگر یہ روشن خیالی بالآخر "تو بہ من بلاشدی" ثابت ہوئی اور بہت سے قطعیات میں بھی اجتہاد کے زعم میں ٹھوکریں کھائیں اور جمہور میں متنازعہ بن گئے۔

تعبیرات اور اطلاقات کا ایک مخصوص اور محتاط انداز ہے جسکی پابندی لازمی ہے گویا یہاں بھی خط پیمانہ کی طرح ایک نازک حد بندی کارفرما ہے میں یہ بات ان منطقی اصول وضوابط کے تحت نہیں کہتا ہوں جو لفظ ''ذہن'' یا نفس انسانی اور نفس ناطقہ وغیرہ الفاظ سے متعلق ہیں۔ بلکہ میری نظر میں ایک تو حق تعالیٰ شانہ کے متعلق متوارث اور صرف مسموع طرز تعبیر ہے، اور دوسری طرف صاحب مضمون کی اونچی قابلیت ہے ورنہ اسطرح کی لفظی گرفت کوئی خاص چیز نہیں ہے نیز ـ

ع خطائی بزرگاں گرفتن خطااست بھی درست ہے

(۲) ص ۲۹ پر سطر نمبر ۳ میں ''لامگر جدید معلومات نے ان الفاظ کو اور زیادہ بامعنی بنادیا ہے'' اس عبارت سے جو چیز دل کو کھٹکتی ہے وہ واضح ہے ممکن ہے اسطرح کے الفاظ کی تاویل وتوجیہ ہو سکتی ہو۔ مگر الفاظ کا متن سوء تعبیر سے خالی نہیں ہے۔

بہر کیف میرے اس خط کو ''الحق'' میں من وعن شائع کیا جائے، جس پر خانصاحب کی توجہ براہ راست مبذول ہو جائیگی ممکن ہے، وہ تسلیم فرمالیں کہ پہلی عبارت ''ایک ایسے ذہن سے نکلا ہوا کلام ہے'' یوں ہونا چاہیے ''ایک ایسے علیم وخبیر کا کلام ہے'' اور دوسری عبارت ''جدید معلومات نے ان الفاظ کو اور بامعنی بنادیا ہے'' یوں ہونا چاہیے ''مگر جدید معلومات نے ان الفاظ کے معانی کو مزید واضح کردیا ہے۔

نوٹ: الحق کیلئے مضمون لکھنے لگا ہوں اللہ نے پورا کرنے کی توفیق دی تو ارسال خدمت کروں گا انشاءاللہ،

والسلام ناچیز لطافت الرحمان استاذ العلوم الشرعیۃ جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(۱۳)

۱۴/اگست ۱۹۷۲ء **(نامہ وپیام کا انقطاع یا سرد مہری)**

برادر مکرم زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں بہاولپور سے آپ کے نام دو عدد خطوط لکھ چکا ہوں۔ نیز دو عدد مضمون بھی مجلہ "الحق" کے لئے ارسال خدمت ہوئے ہیں، لیکن نہ تو خطوط کا جواب ملا ہے اور نہ ہی آج تک کوئی مضمون سامنے آیا ہے۔

مضمون کا سلسلہ تو آپ ہی بہتر جانتے ہیں، لیکن نامہ وپیام کا انقطاع یا سرد مہری ناچیز جیسے احباب کو محسوس ہو رہا ہے۔

آپ کو علم ہے کہ اس سال جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں بھی مورخہ ۱۵ جون سے مورخہ ۱۰ ستمبر تک تعطیلات گرما ہیں، جن کو میں گھر پر گذار رہا ہوں۔ "الحق" بہاولپور جا کر واپس میرے پاس آجاتا ہے، باقی خیروعافیت ہے حضرت مولانا صاحب کو ہدیہ سلام۔

والسلام ناچیز لطافت الرحمان۔ غفرلہ

(۱۴)

۲۸ رفروری ۱۹۷۴ء **(کرنل قذافی کے بارہ میں خیر مقدمی قصیدہ)**

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! سربراہان ممالک اسلامیہ میں میری نظر انتخاب کرنل معمر قذافی پر پڑگئی، جس کے خیر مقدم میں یہ قصیدہ لکھا پھر سستی یہ کہ عین اس وقت اخبارات کو ارسال کیا گیا جب کہ مہمان آگئے، کانفرنس شروع ہوگئی اور ان اخبارات کے خصوصی ایڈیشن چھپ چکے جن کے پاس جامعہ کے دفتر نے قصیدہ ارسال کیا تھا، غرض یہ کہ بڑے اخبارات میں سے کسی نے بعد از وقت جان کر چھاپنا منظور نہ کیا البتہ بہاولپور کے بعض مقامی اخبارات میں چھپ گیا ہے، لیکن اول تو آپ دیکھتے ہیں کہ چھپائی کا انداز نہایت غیر معیاری ہے نیز قصیدہ ان محدود ہاتھوں میں گیا ہے، جن میں سے شاید ہی کسی کو دلچسپی اور شناسائی ہو۔ دراصل میری طرف سے اس کام کیلئے اسطرح کا جذبہ ضروری تھا، کہ میں بروقت ہی متعلقہ مہمان کی میزبان پارٹی سے رابطہ پیدا کرتا، اور ان کے واسطہ سے قصیدہ یا صاحب قصیدہ

کو رسائی ملتی مگر مجھ جیسے کاہل درویشوں میں اس قسم کے جذبے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ اب تو عروس کے بعد ہی عطر کو ادھر ادھر کرتے ہیں حالانکہ "لاعطر بعد عروس" بہرصورت اب صرف علمی ادبی اور عربی ذوق کی تسکین کی خاطر میں نے چاہا کہ یہ قصیدہ "الحق" میں چھپ جائے تاکہ کم از کم مناسب قارئین کے ہاتھوں میں چلا جائے، اور ظاہر ہے کہ آپ کی جانب سے سفارت لیبیا کے پاس بھی رسالہ جاتا ہوگا اب امید یہ ہے کہ قصیدہ جلد تر شائع ہو اور آپ بہ طور پیش لفظ میرے یا اپنے الفاظ میں تاخیر کی معذرت اور اوپر کی وضاحت بھی فرمادیں۔ باقی بھاولپور میں آپ کی نہایت مختصر ملاقات کے لمحات ہر وقت یاد آتے ہیں۔ پھر تازہ یاد "نوائے وقت" کے مضمون نے دلادی۔ والسلام

(۱۵)

۲۵ رمئی ۱۹۷۶ء (سمیع الحق اور محمد تقی کراچی دیوبند کی لامحدود کرامتوں میں متحرک کرامتیں ہیں O الحق کا عمومی انداز البلاغ کا بلاغی پہلو یوسف بنوری کے عبر و بصائر)

مکرم و محترم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آج عرصہ دراز کے بعد عرض پرداز ہوں حالانکہ ہر ماہ عزیز مجلہ "الحق" آپکی یاد تازہ کرتا ہے۔

؎ یذکرنی طلوع الشمس صخراً واذکرہ بکل غروب شمس

اور ساتھ ہی الحق میں کچھ لکھنے کی محرومیت سے دکھ بھی ہوتا ہے کافی ایام سے ایک مضمون لکھنے لگا ہوں خیال تھا کہ طویل غیر حاضری کے بعد "الحق" کو حاضری بھی ہو جائیگی اور احساس محرومیت میں تھوڑی سی کمی بھی مگر افسوس کہ وہ مضمون ابھی مکمل نہیں ہوا ہے، مضمون کا موضوع صاحب منجد کی وہ درپردہ شرارتیں ہیں، جن کی نشاندہی کے بہت عمدہ سراغ ملے ہیں۔

اسوقت خط لکھنے کا باعث یہ ہے کہ بلوچستان میں وزیر اعظم کے حسن وسیئ دونوں کارناموں پر جب محمد تقی صاحب نے البلاغ میں لکھا تو میں اس انتظار میں تھا کہ آپ بھی اس موقع پر اپنے خاص الخاص انداز سے الحق میں تحریر فرمائنگے پھر جب ۱۵ رمئی کے نوائے وقت میں متوقع مضمون کا ایک حصہ سامنے آیا تو حد درجہ مسرت ہوگئی اور گویا میرے اس نظریہ کی غیبی تائید بھی کہ دارالعلوم دیوبند کی لامحدود کرامتوں میں سے سمیع الحق اکوڑہ خٹک اور محمد تقی کراچی بھی زندہ اور متحرک کرامتیں ہیں اور صحافت کے میدان میں بھی اگرچہ متذکرہ کرامتوں کی کمی نہیں ہے۔ اللھم زد فزد، جسکے سلسلہ میں ساہیوال والوں کا "دارالعلوم دیوبند نمبر" بھی ماشاءاللہ ثم ماشاءاللہ، مگر الحق کا عمومی انداز مضامین اور البلاغ کا بلاغی اور فقہی پہلو اسطرح بینات میں صرف حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کے عبر و بصائر کا ایک ایک لفظ۔ ان چند کی بابت تو بس یہی کہا جاسکتا ہے کہ ؎ دنیا میں اور بھی ہیں سخنور بہت اچھے کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

بہرصورت آپ سردست میرا یہ تاثر الحق میں شائع کردیجئے اور صاحب منجد والا مضمون ان شاءاللہ تعطیلات گرما کے دوران کسی وقت روانہ خدمت ہو سکیگا ہماری تعطیلات ۱۵ رجون سے ہو رہی ہیں۔ والسلام ناچیز لطافت الرحمان غفرلہ، اسلامی یونیورسٹی بھاولپور

(۱۶)

۱۵ ردسمبر ۱۹۷۶ء (استاذ محترم مفتی محمد شفیع پر کچھ لکھنے کا ارادہ)

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تعطیلات گرما سے لے کر آج تک سلسلہ مکاتبت اس وجہ سے منقطع ہو گیا ہے کہ میں اس سال زیارۃ الحرمین کی کوشش میں لگ گیا تھا جس کے سلسلہ میں باقی ہر طرح کے متعلقہ امور کو موقوف کر دیا تھا۔ پھر عین موقع پر اس مقصد رفیع کی ناکامی سے جو دکھ ہوا اس کے تلخ احساس نے بھی عزائم شل کر دیئے ہیں، تاہم صبر و تحمل کے علاوہ چارہ کار نہیں ہے۔ چنانچہ اب تھوڑا بہت کچھ کرنے

لگ گیا ہوں جس کے سلسلہ میں آپکو یہ خط لکھنا بھی شامل ہے اور خط لکھنے کا باعث یہ ہے، کہ میرے نام تازہ الحق ماہ نومبر کا نہیں آیا ہے، براہ مہربانی تحقیق کیجئے۔ باقی وہ جو آپ کے قلم کی کتاب ہے (نام بھول گیا ہوں) اس کو منگوانا نوٹ کر چکا ہوں، مگر قیمت بھی شاید کوئی ۲۷ یا کم وبیش ہے۔ جس کیجہ سے میرا ارادہ بھی پس وپیش ہے ہو لعل اللّٰہ یحدث امرا۔ اگر استاذ مرحوم جناب مفتی محمد شفیع صاحبؒ سے متعلق کچھ لکھنے کی توفیق ہوئی تو الحق میں اشاعت کیلئے ارسال کرونگا انشاءاللہ، والسلام محمد لطافت الرحمان اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور

(۱۷)

(مولانا بنوری کا مرثیہ O مولانا حسن جان کا مضمون شرعی نظام O مولانا ادریس کا میزبان کو پرلطف شعر O علامہ افغانی کی عیادت)

۲۴ راپریل ۱۹۷۸ء

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ! آپ کا کرم نامہ ملا تھا "الحق" کے تو ناچیز پر اس قدر حقوق ہیں کہ اس کیلئے چند خریدار فراہم کرنے سے عشر عشیر بھی ادا نہیں ہو پاتا۔ مولانا محمد یوسف[1] رحمۃ اللہ علیہ پر قصیدۃ الرثاء اگر چہ خدام الدین نے شائع کیا ہے، لیکن الحق کا بھی حق ہے۔ الحق شمارہ ماہ مارچ ۷۸ء میں مولانا حسن جان صاحب[2] کا مضمون "شرعی نظام" نہایت خوب ہے، ماشاءاللہ ثم ماشاءاللہ، البتہ مضمون کی دوسری سرخی بعنوان "جرائم فلکی" پر بہت تعجب ہوا ممکن ہے صاحب مضمون نے اجرام فلکی لکھنا چاہا ہو اور اجرام کو جرائم سے بدلنے کا جریمہ کاتب نے کیا ہو بہر کیف اصل صورت حال کا پتہ صاحب مضمون سے ہو سکتا ہے، صاحب مضمون کا لکھا ہوا وہ شعر ابھی تک میرے لئے موجب حظ ہے جو انہوں نے مولانا محمد ادریس[3] کی طرف سے اپنے میزبان کے معلوم کرنے پر فرمایا تھا شعر یہ تھا

؎ ولابد من حلواء لوزو فستقٍ اذا ما اتینا بالادام المفلفل

الحق میں اپنی معروفیات پیش کرنے سے محرومیت پر متاسف ہوں، صاحب منجد کی در پردہ شرارتوں یا غلطیوں پر میں جو مضمون لکھنا چاہتا تھا اس کا سرچشمہ عربی ضخیم مجلہ دعوۃ الحق مغربی تھا مضمون پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جریدہ کے مندرجات خام اور سطحی تھے اس وجہ سے وہ مضمون لکھنا ترک کیا تھا اب تو نصاب تعلیم پر کچھ لکھنے کا ارادہ ہے، ہمت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی مشیت شامل حال ہوئی تو شاید۔ حضرت افغانی صاحب[4] کی علالت کی خبر تو جناب شیر کوئی صاحب[5] کے تحریر فرمانے سے ہوئی، آپ نے عیادت فرمائی ہے جزاکم اللہ، آپ اکابر کی برکتوں، خدمتوں بلکہ عظمتوں کے سمیٹنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نصیب فرمادے "وقد فعل" میری طرف سے مبارکباد قبول کیجئے اور حضرت مولانا صاحب سے ہدیہ سلام کہہ دیجئے۔ ناچیز لطافت الرحمان اسلامی یونیورسٹی بھاولپور

(۱۸)

(مٹہ سوات میں دارالعلوم کے قیام کا منصوبہ O دعا اور مناسب رہنمائی کی خواہش)

۲۵ رماہ صیام ۱۹۷۸ء مطابق ۳۱ راگست ۱۹۷۸ء

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! اس سال تعطیلات گرما اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور میں ۱۵ رجون سے ۹ رستمبر تک تھیں، چنانچہ میں

---

[1] علامہ محمد یوسف بنوریؒ [2] مولانا حسن جان مدنیؒ سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ
[3] مولانا کاندھلویؒ [4] مولانا شمس الحق افغانیؒ [5] مولانا سعید الدین شیر کوئی پشاور

۱۵رجون کی شام کو اپنے گھر (رونیال سوات) آیا ہوں اور ہر طرح چاہنے کے باوجود آپ کو آج تک خط نہیں لکھ سکا ہوں، شاید اسوجہ سے کہ بھاولپور سے آتے وقت میں نے آپ کو خط لکھا تھا، بہر کیف اس وقت یہ خط مقصد ذیل کی خاطر لکھ رہا ہوں جس میں حضرت مولانا صاحب کی دعائیں اور آپ کی راہ نمائی مطلوب ہیں۔اور وہ مقصد یہ ہے کہ آج سے تین سال قبل میری تعطیلات گرما کے دوران چند بیدار دماغ مقامی علماء کے تجویز ومشورہ سے یہاں دارالعلوم مٹہ سوات کی بنیاد رکھی گئی تھی، جس کی تعمیر کیلئے چند مخیّر دوستوں نے اپنی زمین سے ساٹھ ستر ہزار روپے کی اراضی حسبۃ للہ بطور عطیہ پیش کی،اس پر سر دست چند وسیع کمروں کی بنیادیں اٹھادی گئیں اور اب بفضلہ تعالیٰ اس وقت چار درس گاہیں تیار ہیں، مزید تعمیر جاری ہے اور منسلکہ پوسٹر کے مطابق چار عدد اساتذہ مورخہ ۶رشوال سے درس شروع کرنے والے ہیں اور ماہانہ پندرہ سو روپے کے مشاہروں کا بندوبست اللہ تعالیٰ نے غیب سے فرمایا ہے۔اساتذہ کے سلسلہ میں برادرم مولانا بہرہ مند شیخ الحدیث کے پاس حضرت مولانا صاحب کی جانب سے دارالعلوم حقانیہ کیلئے دعوت آئی تھی مگر اللہ تعالیٰ کو دارالعلوم حقانیہ کے باغ میں یہ حقیر نوزائیدہ پودا لگانا منظور تھا اس وجہ سے وہ تجویز نہ ہوسکی۔

بہر کیف یہ حالات ہیں جنکا شاید آپکو پہلے سے علم ہوا ہو میں تو خود اسلئے خاموش رہا کہ اس دارالعلوم کے اجراء کا عملاً کوئی قابل وثوق نقشہ تیار نہیں ہوا تھا،اور اب چونکہ اللہ کے کرم سے امید پیدا ہوگئی اس وجہ سے کرنا پڑا۔آپ حضرت مولانا صاحب کو حالات بیان کر کے دعاء کی درخواست کریں،اور اپنی طرف سے مناسب راہ نمائی اور تعاون فرمائیں۔باقی اس وقت تو آغاز کار ہے دارالعلوم کے کسی مناسب مرحلہ پر آپ سے یہاں آنے کی درخواست بھی کرینگے۔انشاءاللہ

میں ۹رستمبر سے دو ہفتہ مزید رخصت منگوا رہا ہوں ''دارالعلوم مٹہ سوات'' میں ابتدائی انتظامات میری موجودگی میں ہونے کے بعد انشاءاللہ ۲۲رستمبر کو بھاولپور چلا جاؤں گا۔بھاولپور سے ایم اے کی ایک صالحہ قابلہ طالبہ ''صبیحہ خانم'' نے آپ کی طرف سے میرے نام سلام کا ذکر کیا ہے،اس کیلئے بھی وعلیکم السلام پیش خدمت ہے۔آپ دارالعلوم مٹہ سوات کے پتہ پر خط لکھ کر حضرت مولانا صاحب کی دعاؤں اور اپنے مشوروں سے آگاہ فرمائیں۔ والسلام ناچیز مولوی رونیال لطافت الرحمان غفرلہ، از دارالعلوم مٹہ سوات

(۱۹)

(حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت کا ذکر ○ شاہ فہد سے ملاقات اور عربی قصیدہ)

۱۸رصفر ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۸رجنوری ۱۹۷۹ء

برادر مکرم،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ایک تو آپ سے اطلاعاً عرض ہے کہ میں بھی اس سال کعبۃ اللہ اور روضہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف اندوز ہو کر آیا ہوں۔والحمدللہ علی ذلک الف الف مرۃ۔میں نے ۱۴را کتوبر کو کراچی سے ذہابی پرواز کیا تھا اور ۲۷رنومبر کو ایابی۔ باقی اس مقدس اور باعظمت سفر اور اس کے دوران مناسک حج کے علاوہ بیت اللہ پر ایک ایک نظر اور حرم شریف میں ایک ایک لحہ کی سعادت کے نصیب ہو جانے پر میں اللہ کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔

فلوان فی کل منبت شعرۃ لساناً لما ادیت حق ثناء ہ

دوسری بات یہ کہ میرے اس سفر حج کے دوران شاہ خالد کے بدلے شہزادہ فہد سے وفد کی ملاقات پر جو میں نے یہ منسلکہ قصیدہ لکھا تھا، یہ قصیدہ جریدہ ''البلاد'' مکہ مکرمہ میں اور ''المدینہ'' جدہ میں شائع ہو گیا ہے، مگر اپنے مجلہ ''الحق'' میں بھی شائع ہو جائے تو بہتر ہے۔براہ کرم شائع کر دیجئے اور جواب سے سرفراز فرمایا جائے تو نوازش ہوگی۔

حضرت مولانا صاحب محترم کو ہدیہ السلام والاحترام پیش فرمادیجئے ،اور پشاور یونیورسٹی سے ان کو اعزاز ملنا اگر چہ ان کے مقام عالی سے کم تر چیز ہے تاہم ایک عالم دین کا اکرام ہے اس پر بھی میری طرف سے تہنیت پیش کیجئے۔

والسلام والاحترام ناچیز محمد لطافت الرحمان از اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور

(۲۰)

۲۳ رجنوری ۱۹۸۰ء (قصیدہ دربارہ دارالعلوم دیوبند)

برادر مکرم جناب مولانا سمیع الحق صاحب محترم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکات! آپکا مکتوب گرامی ملا تھا اور اس سے قبل الحق کا وہ شمارہ بھی آیا تھا جسمیں آپ نے قصیدہ دربارہ دارالعلوم دیوبند شائع کرادیا ہے، صد سالہ اجلاس دیوبند کے دعوت نامے تو ملے ہیں، لیکن پاسپورٹ اور ویزوں کے بارہ میں دونوں حکومتوں کی جانب سے کسی طرح سہولتوں کا اعلان یا وضاحت نہیں ہوئی ہے، بہر کیف سرزمین دیوبند کی اس زیارت کیلئے اسطرح کے قلل الجبال کو سر کرنے کا جس قدر تعب برداشت کیا جائے کم ہے ع اذا عظم المطلوب خفّت متاعب اس بارہ میں اگر آپکو کسی طرح طریق کار کا علم ہوا تو بتائیں گے کیونکہ آپ کے راستے سے حالات کے معلوم ہونے کے امکانات زیادہ ہیں۔ والسلام والاحترام ،ناچیز لطافت الرحمان، پروفیسر اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور

(۲۱)

۳ رمارچ ۱۹۸۰ء (صد سالہ احتفال دیوبند میں عدم شرکت پر افسوس O مختصر کہانی لکھنے کی خواہش)

برادر مکرم جناب مولانا سمیع الحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! دارالعلوم دیوبند کے اس عظیم احتفال میں شریک ہونا میری مقدر میں نہ تھا اور نہ ہوا جس پر نہ تو آپ سے شکایت کرسکتا ہوں جب کہ آپ سے شکایت کا حق بھی ہے اور موقع بھی تھا جس کی کہانی ایک صاحب محمد زمان صاحب کاکاخیل نے پنڈی میں سنادی ہے، اور نہ ہی قاری سعید الرحمان اور عبید الرحمان صاحبان سے جب کہ ان سے نہ تو سابقہ تھا اور نہ ہی اس معاملہ میں رابطہ، بہر حال ۔ نہ تم سے شکایت نہ شکوہ فلک سے مقدر سے اپنی گلہ ہو رہا ہے

اب تو آپ الحق کی سطح پر مفصل ومعلول حالات شائع کرنے سے قبل کچھ اپنے طور پر اس صد سالہ احتفال کی مختصر کہانی تحریر فرمادیں، اور یہ کہ میری طرح مستحقین دستار بندی سے محروم رہنے والوں کیلئے وہاں کوئی پروگرام ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ اب اپنے طور پر دیوبند جاکر قاری صاحب کے سلام اور محمد سالم صاحب سے ملاقات کے علاوہ کچھ فائدہ ہوگا یا نہیں، جب کہ اس خاک پاک کی زیارت کا شرف حاصل ہونے کی سعادت کو خود میں بھی جانتا ہوں، بہر کیف اس ناقابل تلافی صدمہ میں کچھ تشفی اور راہ نمائی کا سامان بن جائے۔

والسلام ناکارہ لطافت الرحمان پروفیسر اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور از بھاولپور

(۲۲)

۳۰ راپریل ۱۹۸۱ء (ندوۃ العلماء کا علمی مذاکرہ O مولانا علی میاں کی دعوت نامہ کا ذکر)

مکرم ومحترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آج ''الحق'' شمارہ ماہ اپریل بنام جامعہ اسلامیہ بھاولپور میں میں نے آپ کا نقش آغاز پڑھا، جس میں ندوۃ العلماء کا علمی مذاکرہ اور آپ کے نام جناب علی میاں صاحب کا دعوت نامہ وغیرہ باتیں تھیں۔ خود میرا شمارہ اپریل تو شاید اس وجہ سے نہ ملا ہو کہ میری غیر موجودگی میں کسی صاحب نے پڑھ کر رکھ لیا ہو، کیونکہ میں ۱۵ امارچ سے ۱۵ اپریل تک سفر عمرہ پر تھا پھر حرمین کی حاضری سے شرف یاب ہو کر جب واپس بھاولپور آیا تو دس روز کیلئے گھر (رونیال سوات) چلا گیا، جہاں سے

۱۸ اپریل کو یہاں کام پر حاضر ہو گیا ہوں، سفر عمرہ کے دوران مدینہ منورہ میں مولانا شیر علی شاہ صاحب نے آپ کے نکاح دوم کا ذکر خیر بھی کیا تھا، جس پر مبارکباد پیش کر رہا ہوں۔

میں ''الحق'' میں اپنے تصویر والے مضمون کو تلاش کر رہا تھا، وہ تو تھا نہیں (پتہ نہیں کیوں؟) بہرحال آپ سے معلوم کر رہا ہوں، کہ ہندوستان کب جائینگے اور یہ کہ اس فقیر کے وہاں چلے جانے کا انتظام بھی کرینگے یا نہیں۔ جب کہ آپ اس سلسلہ میں میرا کچھ مقروض بھی ہیں، اور میرے لئے صرف ویزے کا حصول دشوار ہے چنانچہ اس عمرہ پر جانے کے ویزے کی پوری کارروائی کراچی میں ایک دوست نے مکمل کر لی تھی اور آخر میں فون پر بتایا کہ قبلہ کل کراچی پہونچ جاؤ۔

میں یہ بھی جانتا ہوں، کہ اس اجتماع میں باادب لوگوں کو جانا ہے اور میں خود ایک بے علم بے ادب آدمی ہوں تا ہم بعض ائمہ ادب قدیم کا کفش بردار رہا ہوں۔ تو کیا صرف یہ نسبتی رابطہ کام دیگا؟ والسلام منتظر جواب احقر لطافت الرحمان از اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور۔

(۲۳)

مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۸۱ء **(مجوزہ شرعی عدالتوں کے قاضیوں کیلئے کمیٹی اور مکتوب نگار کے نام کی تجویز)**

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آج اس خط کے ذریعہ آپ سے ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ یہ جو آپ حضرات[1] کی طرف سے شرعی حدود پر عمل درآمد کیلئے بااختیار قاضیوں کے تقرر کا معاملہ ہے، اس بارہ میں مجھے ایک صاحب نے بتایا جو وہاں موجود تھا جہاں ہر سطح پر تقرر کیلئے نام لئے جا رہے تھے، کہ اس میں تمہارا نام (لطافت الرحمان) بھی نوٹ کیا گیا ہے، اور اس طرح کے انتخاب کیلئے جو چھ رکنی کمیٹی بنی ہے، اسکا چیئرمین کوئی مفتی غلام سرور صاحب ہیں پتہ نہیں یہ مفتی صاحب کون ہیں، اور ان کے رفقاء کار کون ہیں جب کہ ان میں تقی صاحب کا نام تو سنا گیا ہے باقی کا علم نہیں۔

اب چونکہ میں اس معاملہ سے غیر وابستہ ہونے کے علاوہ نصف ماہ مارچ ۸۱ء اور نصف اپریل ۸۱ء کے دوران سفر حجاز پر تھا، اس وجہ سے لاعلم ہوں اور کچھ معلوم کرنے کا صحیح اور مناسب پیش رفت کیلئے آپ کی طرف رجوع کر رہا ہوں۔ براہ مہربانی آپ ہر طرح کی صورت حال سے آگاہ فرمائیں، کیونکہ اسطرح کے معاملات کو آپ سے مرکزی اور بنیادی تعلق رہا کرتا ہے۔ اللھم زد فزد۔

والسلام احقر لطافت الرحمان، استاذ العلوم الشرعیۃ والادب العربی اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور

(۲۴)

۱۷ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ، ۱۷ ستمبر ۱۹۸۱ء **(حافظ محمد یوسف اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا مقالہ)**

برادر مکرم جناب مولانا سمیع الحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! یہ منسلکہ مقالہ برادرم حافظ محمد یوسف صاحب پروفیسر اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور کا ہے، آپ الحق میں مناسب اہتمام سے شائع فرمائینگے تو کرم ہوگا مقالہ نگار نہایت قابل اور سنجیدہ انسان ہیں، دار العلوم ٹنڈوالہ یار کے ناظم مرحوم حافظ محمد یامین صاحب کے صاحبزادے ہیں، جسوقت میری موجودگی میں آپ ایوب خان والے اجلاس میں حضرت مولانا کے ہمراہ آئے تھے اس وقت یہ بھی تھے، مگر کم سن تھے، میں خود بھی مولانا محترم کے تازہ خطاب پر مبارکباد اور کچھ گزارش پیش کرنے والا ہوں، مگر اپنی طرف سے مستقل خط میں انشاء اللہ۔ والسلام ناکارہ لطافت الرحمان از اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور

---

[1] ضیاء الحق مرحوم کے ابتدائی دور میں نظام قضاء کو پورے ملک یا ملاکنڈ میں جاری کرنے کی تجویز زیر غور تھی احقر وفاقی مجلس شوریٰ کا رکن تھا

(۲۵)

۲۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء **(علامہ افغانی مرحوم کا مرثیہ)**

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یہی کچھ رطب ویابس پیش خدمت ہے، جس سے حضرۃ الاستاد المرحوم کے حق الرثاء کا بھی کوئی حق پورا نہیں ہوا ہے، اور نہ ہی آپ کے جامع ومانع ارشاد کی تعمیل ہوسکی ہے تاہم ایک خانہ پُری ہے لے لیجئے۔ باقی حضرت مولانا صاحب مدظلہ کو ہدیۃ السلام والاحترام پیش ہو۔ ناچیز وناکارہ لطافت الرحمان، از اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

(۲۶)

۷/ذی الحجہ یوم الخمیس ۱۴۰۳ھ **(مولانا شمس الحق افغانی پر تعزیتی قصیدہ)**

برادر گرامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! یہ عجیب اتفاق ہے کہ میں نے آپ کو خط لکھا اور آپ نے مجھے یاد فرمایا۔ حضرۃ الاستاذ مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ پر مبسوط مضمون لکھنے لگا ہوں، جس سے آپ کے حکم کی تعمیل اور حضرۃ المرحوم کی طرف سے اس ناکارہ پر جو کچھ فرائض عائد ہیں اس میں سے ایک ذرہ بھر حق المقدور اظہار ہوگا ان شاء اللہ مگر اس مضمون کی تکمیل بہاولپور سے ہوگی کیونکہ اس طرح مواد وہاں پر مخلوطات میں کسی حد تک موجود ہے، چنانچہ مخلوطات اور محفوظات کو ملا کر الحق کے لئے پیش کروں گا، انشاء اللہ جب کہ اس سے قبل ہی انشاء اللہ الحق میں آپ کا نقش آغاز بھی پڑھوں گا۔

میں ۲۲ ستمبر کو پشاور سے ملتان تک بذریعہ طیارہ جاؤں گا انشاء اللہ اور ملتان سے بذریعہ بس اور جب یہ مقالہ لکھا گیا تو حاضر خدمت ہوگا۔ اس وقت یہ قصیدہ بھی کچھ عجلت میں تیار ہوگیا ہے، آپ اس کا متن ہی الحق میں شائع کریں یا کسی صاحب سے ترجمہ بھی کروا کر شامل کریں یہ آپ کا اختیار ہے باقی "ہر چہ یار ادا زود باد" والسلام ناچیز لطافت الرحمان غفرلہ از سوات

۱. نُعیتُ بموت استاذٍ کبیر — کبیرِ العلم معدوم النظیر
۲. نُعیتُ بفوت مولیً عبقریٍ — بشمس الحق فی الدنیا شهیر
۳. فقید المثل فی علمٍ و درسٍ — وحید الدهر ذی فضل کبیر
۴. تتلمذ عند انور شاه شیخٍ — امامٍ حجةٍ ثبتٍ امیر
۵. امیر فی الحدیث و کل فن — وَ هلالٍ لمضمونٍ عسیر
۶. فکانَ کشیخه بحّاث علمٍ — خِضمٍ للعلوم بلا نکیر
۷. فَوَا اسفاً بِاستاذٍ عظیمٍ — کطور تحت الواحٍ اسیر
۸. کریمٍ عالمٍ حبرٍ جلیل — خطیب مصقع بدر منیر
۹. نشمس الحق شمسُ الحق حقا — اشاع العلم فی البر الصغیر
۱۰. ونعیی وفاته خبر فجیع — لکل کبیر علم او صغیر
۱۱. وهذ الرزء ظلماتٌ لحُزنٍ — کظلماتِ اللیالی وسط بیر
۱۲. بپاکستانَ هندٍ بل جمیع — مواطنِ ما أتمه الخطب الکبیر
۱۳. واهلُ العلم ایتامُ بُکاة — بفقد العالم البر الخبیر

۱۴. خبیرٌ فی العلوم علی اقاصی مراجعاً و علام بصیر
۱۵. و یبکیہِ البلاد و من علیہا بُکاءً بالصراخ و بالزفیر
۱۶. و کان جلیل علم لا یُباریٰ کمعجزۃ من اللّٰہ القدیر
۱۷. ولست الفی بحق ثناء شیخٍ باکثر من مدائحنا جدیر
۱۸. وَمَا ضَاہَاہُ فی الماضی و حالٍ من الاعلام ذو علم عزیر
۱۹. و فضلاً ان یماثلہ بفضلٍ و نور الشمس اعظم کل نور
۲۰. وَلاَ استطیعُ و صف ھُمامٍ عصرٍ و سلطانٍ بہ بُس الفقیر
۲۱. و جالست الفقید کثیر وقتٍ لا علق منہ باشی الیسیر
۲۲. و لکن شان محرومین مثلی ھوا لحرمان من حظٍ خطیر
۲۳. و اِنَّ اکابر العلماء غابوا کغدر انٍ من الماء الغیر
۲۴. و یا دیوبند انتِ لھم کام و یا دیوبند دمت مدی الدھور
۲۵. و ان لطافت الرحمان یبکی بالافغانیؔ مدفون الحفیر

(۲۷)

(الحق میں دورۂ مصر وحجاز کا حال)

یکم فروری ۱۹۸۴ء

برادر مکرم مولانا سمیع الحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کا دورۂ مصر و حجاز وغیرہ وغیرہ کا حال الحق ہی نے بتایا تھا، پھر اسی سفر سعید سے واپسی بھی الحق ہی نے بتائی۔ بارک اللّٰہ فی ذھابک وایابک وسفرک وحضرک۔ میری طرف سے خیر مقدم قبول فرما دیجئے آپ کی ہر روحانی اور مادی خوشیوں سے مجھ ناچیز کو جو خوشی اور مسرت ہوتی ہے اسکو آپ بھی جانتے ہیں۔ حضرت مولانا صاحب کو ہدیہ سلام واحترام پیش کیجئے۔ والسلام ناچیز لطافت الرحمان از اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور،

(۲۸)

(سینیٹ میں دوبارہ کامیابی پر مبارکباد)

۱۲/مارچ ۱۹۸۵ء

برادر مکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں ایک بار پھر آپکو مملکت کے ایوان بالا ''سینیٹ'' میں نامزد ہونے پر اپنی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں گویا یہ دوہرا انتخاب سونے پر سہاگہ ہے اور درحقیقت یہ اس نشست کی کامیابی ہے جس پر کسی نااہل صاحب البطون والسیجارہ کو جانا ہوا کرتا تھا فللّٰہ الحمد علی ذلک وبارک اللّٰہ فی معالیک واسعد ایامک ولیالیک۔

آپ یاد کم کرتے ہیں اور ہم فراموش ہی نہیں کرتے یہ درست ہے، کہ آپ کی مشغولیت بہت ہی بڑھ گئی ہے، اور ہم تو یہ دعاء کرتے ہیں کہ ''اللھم زد فزد'' تاہم چند لمحے اگر ہمدم دیرینہ کو یاد کرنے میں صرف ہوں تو کیا مضائقہ ہوگا۔

والسلام ناچیز لطافت الرحمان غفرلہ از، اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور

(۲۹)

(واقدی پر مضمون)

مورخہ ۴ رمضان المبارک

برادر مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ! کافی ایام سے مراسلت و مکاتبت تو نہیں ہوئی مگر ''الحق'' بحمد للہ تمام باتوں کا حق اداء کرتا ہے، جس نے مستقل

خط و کتابت کی ضرورت ہی نہیں چھوڑی ہے، واقدی پر ایک مختصر سا مضمون کسی وقت آپ کے حافظ عبدالحلیم صاحب کلاچی والے کی باعثیت پر لکھا تھا حکم ہو تو اشاعت کیلئے ارسال کر دوں۔ میں مورخہ ۱۶ ستمبر کو جامعہ کے دفتر سے آرڈر پر آیا ہوں، اب یکم اکتوبر سے تو تعلیم بھی جاری ہے مگر ۲۰ رمضان کو ہماری پندرہ تعطیلات بھی ہونگی انشاء اللہ گھر جاؤں گا، اور گھر جاتے ہوئے کسی مرکب سے دارالعلوم کی فضاء پر سلام کہوں گا۔ یہ کارڈ کچھ تو طویل انقطاع مراسلت کی تلافی اور کچھ اس یاددہانی کیلئے لکھ رہا ہوں، کہ میرے نام اگست ستمبر کا شمارہ نہیں آیا ہے جب کہ جامعہ کے دفتر کا آیا ہوا میں نے پڑھ لیا۔ کہیں دفتر اس خیال میں تو نہیں ہے، کہ لطافت الرحمان ابھی گھر (سوات) میں ہے۔ بہر صورت یاد دلا رہا ہوں اور ساتھ یہ بھی یقین ہے، کہ الحق کی عظیم استقامت و پختگی کار میں اسطرح کی کوئی فروگذاشت بہت ہی بعید ہے جب کہ برخوردار اشرف صاحب کے صدائے اسلام موصول ہونے میں بہت ہی خامی اور بے استقامتی ہے بچ ہے کہ

ہر گلے رانگ و بوئے دیگر است ۔ والسلام لطافت الرحمان از جامعہ اسلامیہ بہاولپور،

حضرت افغانی صاحب ابھی تک نہیں آئے ہیں۔

(۳۰)

(عربی ام الالسنہ ہونے پر مضطر عباسی کے مضامین O ہری پور جیل سے شفیق فاروقی کے خط سے ایمان کو جلاء ملی)

مجلہ "الحق" میں جناب مضطر عباسی صاحب کا جو سلسلہ جدید زبانوں کے عربی مآخذ چل رہا ہے، اس کے بارہ میں میرا تاثر تو یہ ہے کہ اگرچہ یہ کافی حد تک تکلف، غیر ضروری کھینچ تان اور تعریف و تجمیع کا ایک وسیع بین الالسنہ جال ہے تاہم سلسلہ مضامین اپنی گہرائی اور گیرائی کے لحاظ سے عربی زبان کی وسعت مرکزیت اور اس کے ام الالسنہ ہونے پر ایک محققانہ اور عالمانہ شاہکار ہے جس کے لئے صاحب مضمون قابل داد و تحسین ہے۔ پھر مضمون کی متعدد اقساط میں میری نظر سے ایسی کوئی بات تو نہیں گزری ہے، کہ جس سے تمام زبانوں کو واحد زبان بنانا ہو اور اسطرح مختلف اہل زبان کے درمیان ترجمان کی ضرورت باقی نہ رہنے کا موقف اختیار کیا گیا، ہو بلکہ صاحب مضمون اس علمی تحقیق و جستجو سے اس کوشش میں ہیں، کہ مختلف زبانوں کے بیشمار الفاظ کا اصل مادہ یعنی مبداء اشتقاق عربی زبان کا ہے، اور بعد میں متعلقہ لغات اور لہجوں کے تنوع سے وہ کچھ اور شکل و صورت اختیار کر گیا ہے، گویا صاحب مضمون نے بنیادی طور پر اکثر السنہ کے لئے عربی ہی کو سرچشمہ اور اصل الاصول قرار دیکر عنوان بالا قائم کر دیا ہے۔ اندریں حالات الحق مارچ ۱۹۷۷ء میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری کی طرف سے وحدت زبان یا وحدت ادیان کا چکر سمجھ میں نہیں آیا ہے، کیونکہ یہاں پر ادیان کی وحدت و کثرت کلیۃً غیر متعلق چیز ہے۔ میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب سے خود ہی اس نیاز مندانہ تنقید کا بالمشافہ ذکر کر لیتا مگر ایک تو ملاقات بہت ہی کم ہوتی ہے، دوسری بات یہ کہ الحق ہی کے صفحات پر چونکہ اصل مسئلہ چھڑ گیا ہے۔ اس وجہ سے میں نے بھی بذریعہ الحق اپنا عندیہ پیش کر لیا۔

دوسری بات یہ بھی عرض کر دوں کہ میں تقریباً تین ماہ گھر (رونیال سوات) میں رہ کر مورخہ ۲۶ ستمبر کو بہاولپور واپس آیا ہوں، یہاں آکر الحق کے ان چند شماروں کو بیک بار مطالعہ کرنا پڑا جو آپ نے بھجوائے تھے۔ ان شماروں میں شفیق صاحب فاروقی کے قلم سے سنٹرل جیل ہری پور کی کہانی اور الحق کی طباعت و اشاعت کی راہ میں آپ کی مشکلات کی داستان ہے۔ چنانچہ پہلے انکشاف سے تو ایمان کو جلا ملی جب کہ اخبارات کی سطح پر یہ حقائق و وقائق سامنے نہیں آسکے تھے۔ اور دوسرے انکشاف سے یوں تو دکھ ہوا، لیکن ظاہر ہے کہ مجلہ "الحق" علم و معرفت، دین و سیاست، ادب و صحافت بلکہ اسلامی کلچر اور ثقافت کی جو عظیم اور قیمتی خدمات انجام دے رہا ہے، اس کے زیر نظر شفیق صاحب کے متذکرہ مصائب و متاعب کا کوئی وزن نہیں ہو سکتا بلکہ یہ تو ارتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے۔

مولانا لطافت الرحمان استاذ جامعہ اسلامیہ، بہاولپور

(۳۱)

(مولانا عبدالرحمان برتھانے باباجیؒ کی وفات دارالعلوم مٹہ کے بانی کے بارہ میں وضاحت)

سوات مقام برتھانہ میں جمعیت علماء اسلام پاکستان ضلع سوات کے امیر اور شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان عرف برتھانے باباجیؒ وفات پا چکے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم کی وفات کی مختصر اور نا کافی خبر ۱۱ مارچ کے اخبار پاکستان کے شمارہ میں اوپر کے الفاظ میں شائع ہو چکی ہے۔مگر اس خبر میں خبر دینے والے نے ایک ایسی غلط بیانی سے کام لیا ہے،جس سے مرحوم کی روح کو بھی تکلیف پہنچی ہو گی۔غلط بیانی یہ ہے کہ اس خبر میں مرحوم کو مٹہ دارالعلوم کا بانی بتایا گیا ہے،جو کہ سراسر غلط اور خلاف حقیقت ہے کیونکہ دارالعلوم کا بانی مبانی میں ہوں نہ کہ مرحوم۔یہ الگ بات ہے کہ میں نے مختلف وجوہات کی بناء پر مٹہ دارالعلوم کی سرپرستی چھوڑ دی ہے،جن میں سب سے بڑی وجہ یہ ہے،کہ ایک تو میں بہاولپور میں ہوتا تھا اور دوسری بات یہ کہ میں چندوں کے حصول پر قادر نہ تھا،اور یہ کام میری طبیعت پر زبردست نا گوار بوجھ تھا،بہر صورت خبر دینے والے کی اس حرکت پر "انوری" کا وہ لطیفہ یاد آتا ہے کہ کوئی انوری کے سامنے انوری کے اشعار پڑھ رہا تھا تو انوری نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو اس نے کہا کہ میں انوری ہوں اس پر انوری نے کہا کہ اشعار کا سرقہ تو سنا تھا مگر شاعر کا سرقہ اب سن رہا ہوں۔بہر حال مرحوم کی وفات کی خبر میں اس غلطی پر خواص وعوام کو متنبہ کرنا ضروری تھا،جو میں مجلہ "الحق" کے ذریعہ کر رہا ہوں۔باقی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ فرمائے۔

آمین آمین لا ارضی لو احدۃ　　حتی اضم الیھا الف آمینا　　　منجانب　لطافت الرحمان عفی اللہ عنہ

(۳۲)

(چین کا اعزازی سفر)

چین کے اس عظیم اعزازی سفر پر جانے پھر بخیر وخوبی کامیاب بامراد واپسی پر مبارک باد قبول کیجیے۔ہم آپ کے اس طرح کے اسفار پر خوش ہوتے اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔　　　مولانا لطافت الرحمان بہاولپور

(۳۳)

۲۷ اگست ۱۹۹۹ء　　　## (نوشہرہ آمد ملاقات نہ ہو سکنے پر افسوس)

مکرم ومحترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب بالقابہ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں نے کراچی سے گھر جانے کا آپکو بتا دیا تھا،جس کے دوران آپ بھی کراچی تشریف لا چکے تھے۔پتہ نہیں آپ کو قاسم محمود[1] نے میرا رقعہ دیا تھا یا نہیں،پھر میں ۱۹ راگست کو نوشہرہ آیا مولانا حقانی صاحب[2] سے فون پر بات ہو گئی تھی،جامعہ ابوھریرہ میں رات گزار کر صبح صبح موصوف نے اپنی گاڑی میں پشاور ہوائی اڈہ پہنچوا دیا اور پھر دو بجے دن کراچی پہنچ گیا ہوں،ہوائی اڈہ میں مولانا شیر علی شاہ صاحب سے بھی ملاقات ہو گئی تھی۔آپ کو خط لکھنے کی ضرورت یوں تھی کہ اس بات کی وضاحت ہو جائے کہ اس قدر قریب آ کر آپ کی ملاقات کیوں نہ کر سکے،دراصل وقت کم تھا اور آپ اس تشنہ ملاقات پر قناعت کرنے والے نہ تھے،ورنہ حقانی صاحب تو آپ کے پاس لانے کیلئے تیار تھے،بہر صورت معذرت قبول فرما دیجئے۔آپ کی ملاقات کیلئے تو میں نے گھر سے بھی فون کرنے کی کوشش کی تھی میرا بیٹا ڈاکٹر ہدایت اللہ اس نمبر پر کوشش کرتا رہا جو آپ کے پیڈ میں تھا مگر لائن نہ ملی بس اللہ کو نہ تو فون پر گفتگو کرنا منظور تھا اور نہ ہی اکوڑہ میں بالمشافہ ملاقات ہو لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا،الحق میں جو راشد الحق صاحب[3] نے میرے

---

[1] ابن مولانا مظفر الدین کراچی　[2] مولانا عبدالقیوم حقانی　[3] ایڈیٹر ماہنامہ الحق مدرس دارالعلوم حقانیہ

مضمون کو غیر جمہوری کا لفظ لکھا ہے نہایت ہی مناسب ہے، میں اس پر خوش ہو گیا ہوں میری طرف مولانا شیر علی صاحب اور برخوردار راشد الحق صاحب کو بھی ہدیۂ السلام، والسلام احقر لطافت الرحمان از مخزن العلوم کراچی نمبر ۳۳

(۳۴)

(حقانیہ کے قریب ادارہ کے قیام سے اتفاق نہیں کرسکتا)

۱۱/اگست ۲۰۰۱ء

مکرم و محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں عبدالقیوم حقانی صاحب سے تاکیداً کہہ چکا ہوں کہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے متعلقہ ایریا میں جامعہ ابوھریرہ سے تو مسجد ضرار ہی کی شکل بنتی ہے، جسکا اقدام آپ کیلئے مناسب نہیں ہے مگر انہوں نے نہیں مانا ہے، اور سلسلہ چل رہا ہے اور مجھ جیسے آحاد و افراد کے کہنے سے وہی صورت حال ہے جو سعدی صاحبؒ کہہ چکے ہیں کہ ے

درختے کہ اکنوں گرفت است پائے — بہ نیروے شخصے بیاید زجائے

بہرکیف مجھے آپ پر یہ واضح کرنا ہے کہ ہر چند حقانی صاحب کے ساتھ میرے گہرے روابط ہیں، مگر ان کے ہر اقدام سے میں اتفاق کرنا ضروری نہیں سمجھتا اور سوچتا ہوں کہ جامعہ ابوھریرہ کو حقانیہ یونیورسٹی کا ایک تحتانی شعبہ تسلیم کرکے تمام متعلقہ کارروائی کا اعلان کیا جائے، چنانچہ اس بارہ میں آپ سے مشورہ مطلوب ہے۔ برائے مہربانی بتادیجئے۔ والسلام، لطافت الرحمان از رونیال سوات

موجودہ عہدہ و پتہ: شیخ الحدیث کالونی رونیال، ڈاکخانہ بجبز تحصیل مٹہ، ضلع سوات

(الحق میں مکتوب نگار کے مضامین کی تفصیل)

اختلاف مطالع پر غیر جمہوری رائے جلد ۲۳ شمارہ ۵	اردو انسائیکلو پیڈیا کی ایک عظیم غلطی جلد ۶ شمارہ ۵
اسلامی مدارس اور انکے قدیم نصاب تعلیم کی اہمیت جلد ۳۵ شمارہ ۹	اعداد و شمار قرآنی (مکتوب از صحبت شاہ جلد ۴ عدد ۹ کے جواب میں) جلد ۴ شمارہ ۹
الرثاء بوفات الشیخ علی میاںؒ (عربی نظم) جلد ۳۵ شمارہ ۴	القیام اللعالم القادم جلد ۳۳ شمارہ ۱۲
ایک زائر حرمین کا سفرنامہ جلد ۱۶ شمارہ ۱۰	حدیث اور علوم حدیث جلد ۷ شمارہ ۱
دارالعلوم دیوبند (عربی قصیدہ بسلسلہ جشن صد سالہ) جلد ۱۵ شمارہ ۲	رثاء مفتی محمد شفیعؒ جلد ۱۲ شمارہ ۱۰
ریاست سوات کی علمی و دینی خدمات جلد ۱۵ شمارہ ۷	سید شریف جرجانیؒ اور علامہ تفتازانیؒ جلد ۷ شمارہ ۱۱
ظہور آدم سے ظہور اسلام تک جلد ۳۳ شمارہ ۱۱	عبرات وزفرات (منظوم) بروفات شیخ الحدیثؒ جلد ۲۴ شمارہ ۱۰
عربی ام الالسنہ (جدید زبانوں کے عربی ماخذ کے بارے میں) جلد ۱۳ شمارہ ۳	علامہ جاراللہ زمخشریؒ (لغت اور تفسیر کا ایک امام) جلد ۵ شمارہ ۹
علامہ شمس الحق افغانیؒ، ایک جامع کمالات شخصیت جلد ۱۹ شمارہ ۳	فن بلاغت کی ایک مقبول صنعت مبالغہ جلد ۶ شمارہ ۱
قرآن کیا سکھاتا ہے؟ اور اسکے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت جلد ۴ شمارہ ۷	قرآن کریم کس قسم کی کتاب ہے؟ جلد ۴ شمارہ ۶
محتاط تعبیر جلد ۶ شمارہ ۱۱	مرثیہ علامہ شمس الحق افغانیؒ جلد ۱۸ شمارہ ۱۲
مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ، چند یادیں اور انکی یاد میں ایک مرثیہ جلد ۳۳ شمارہ ۳	مہبط کلام خدا سرور کائنات جلد ۴ شمارہ ۲
میری علمی و مطالعاتی زندگی جلد ۸ شمارہ ۱	

مولانا لطف اللہ صاحب[1] کراچی

۲۱/جنوری ۱۹۷۷ء باسمہ سبحانہ تعالیٰ　　(دادی کی وفات پر تعزیت)

برادر عزیز مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتکم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ چند دن علالت میں رہا آج جمعہ کو مدرسے آیا ہوں دارالعلوم کا رسالہ سامنے موجود تھا۔ نقش آغاز میں مرحومہ مغفورہ دادی صاحبہ کی سانحہ ارتحال کے متعلق مضمون تھا۔ مرحومہ کے فراق اور وفات کا بے حد رنج ہوا۔ رب العزت آں مرحومہ مغفورہ کو جنت الفردوس عطا فرمادیں۔ حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی اور آپ تمام حضرات کو صبر جمیل نصیب ہوں۔　　والسلام: مولانا لطف اللہ خطیب صابرہ جامع مسجد شیر شاہ کالونی۔ کراچی ۲۸

☆☆☆

مولانا محمد لطف اللہ عباسی[2] مدینہ طیبہ

بروز جمعہ ۷ ارمحرم الحرام ۱۳۸۸ھ (بھانجوں کے ساتھ حسن سلوک کا شکریہ ○ الحق ہمیشہ زیر مطالعہ رہتا ہے)

محبی و مخلص جناب مولانا سمیع الحق صاحب ! و مولانا ملا سلطان محمود صاحب، دام اقبالہ وزید عرفانہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد از دعاء سلام کے معلوم ہو کہ یہ عاجز یہاں پر مع حضرت قبلہ عم محترم بھائی اور دیگر عزیزان برادران کے بخیر وعافیت ہیں، اور آپ سب حضرات کیلئے مسجد نبوی میں خلوص دل سے دعا گو ہوں۔ خداوند کریم آپ حضرات کو سعادت دارین سے نوازے اور خدمت دین کیلئے مزید حیات نصیب کرے۔ آپ حضرات ہمارے بانجوں عبادالرحمان اور مطیع الرحمان سلمہ کیساتھ جو حسن سلوک کرتے ہیں، اسکے ہم بہت ممنون اور مشکور ہیں خداوند کریم آپ سب کو اس محبت کاملہ کا دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے، اور مرضیات حق کی مزید توفیق بخشے آمین، مواجہہ شریفہ حاضری سے مشرف ہوتا ہوں تو آپ حضرات کی طرف سے سلام وصلوٰۃ پیش کرتا ہوں، اور دوبارہ حاضری کیلئے دعا مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ سعیدالرحمان صاحب سے آپ حضرات کے حالات معلوم ہوئے اس سال چونکہ حج اکبر تھا تو تقریباً ۱۹ لاکھ حاجیوں نے میدان عرفات پر وقوف کیا اس میں ثلث باہر کے حاجی تھے اور ثلثین بلادی تھے باقی سب خیریت ہے میرے طرف سے حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ اور دیگر تمام متعلقین مدرسہ کو نام بنام دعا سلام کہنا خصوصاً مولوی فضل المولیٰ صاحب اور برخورداران عبادالرحمان۔۔ مطیع الرحمان سلمہ کو بہت بہت دعا سلام کہنا ہم سب کے لئے دعا گو ہیں اور سب سے طالب دعا ہیں۔۔۔۔ آپکا رسالہ الحق ہمیشہ میرا زیر مطالعہ رہتا ہے۔　　فقط والسلام دعا گو وطالب دعا محمد لطف اللہ العباسی عفی عنہ

---

[1] اکوڑہ خٹک کے قریب موضع مغلکی سے تعلق تھا۔ ابتدائی کچھ کتابوں میں ہم درس رہے فراغت کے بعد کراچی میں سکونت اختیار کی۔ خطابت و بیان کا سلیقہ رکھتے تھے نوعمری میں وفات پا گئے۔

[2] حضرت مولانا عبدالغفور عباسی کے بھتیجے ہمارے قیام مدینہ ۱۹۶۳ء میں بڑی شفقتوں سے نوازتے رہے، اس وقت جامعہ اسلامیہ میں زیر تعلیم تھے۔ اللہ نے اخلاق حمیدہ سے نوازا تھا۔ جوانی میں انتقال فرما گئے۔

جناب لیاقت بلوچ[1] منصورہ ملتان روڈ لاہور

(۱)

(ملی یکجہتی کانفرنس)

۲۷/اپریل ۱۹۹۵ء

محترمی ومکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ملی یکجہتی کونسل کے لاہور میں اجلاس کے موقع پر آپ سے گذارش کی تھی کہ یکم مئی کیلئے وقت عنایت فرمائیں۔ اب انشاء اللہ یہ پروگرام یکم مئی ۱۱ بجے جناب قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان کی صدارت میں جامع مسجد منصورہ میں ''ملی یکجہتی کانفرنس'' منعقد ہوگی۔ پروگرام بروقت شروع ہو جائے گا۔ آپ کی شرکت انشاء اللہ ملی یکجہتی کے مقاصد کی تقویت کا سبب بنے گی۔ ہم سب کارکنان آپ کے منتظر ہونگے۔ والسلام خاکسار لیاقت بلوچ امیر جماعت اسلامی لاہور

(۲)

(مصالحتی کمیٹی کی رپورٹ)

۳۱ اکتوبر ۱۹۹۵ء

محترمی ومکرمی علامہ شاہ احمد نورانی صاحب۔ (چیئرمین ملی یکجہتی کونسل پاکستان)۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ لاہور میں قتل کے تین واقعات کی وجہ سے تمام دینی حلقے سخت پریشان ہیں۔ مولانا سیف اللہ خالد (سپاہ صحابہ) طاہر کمبوہ (سپاہ صحابہ) مولانا مختار اعوان (تحریک جعفریہ) پروفیسر آفتاب حسین نقوی (ادیب، دانشور) پراسرار اور وحشیانہ طریقے سے قتل کئے گئے ہیں۔ فوری طور پر تو الزامات فریقین پر آہی جاتے ہیں۔ لیکن مصالحتی کمیٹی کا فوری طور پر اجلاس کر کے معاملات کو جاننے اور حالات کو پرامن رکھنے کے لئے اقدامات طے کئے گئے ہیں۔ مولانا مختار اعوان (تحریک جعفریہ) کے قتل پر شاہدرہ گئے، وہیں مقامی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ مقامی کمیٹی نے ابتدائی رپورٹ دی ہے۔ اس کی نقل حاضر خدمت ہے۔ دیگر مقدمات کے لئے بھی جدوجہد جاری ہے۔ انشاء اللہ رپورٹ کر دی جائے گی۔

نقل:۔ جناب قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی پاکستان) والسلام خاکسار لیاقت بلوچ

جناب مولانا سمیع الحق صاحب (سیکرٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل) جناب علامہ سید ساجد نقوی (قائد تحریک جعفریہ)

(۳)

(جلسہ لیاقت باغ کے مشترکہ اخراجات)

۷/جنوری ۱۹۹۶ء

محترمی ومکرمی سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے سربراہ اجلاس کے فیصلہ کے مطابق ۲۲ دسمبر کو لیاقت باغ راولپنڈی میں جلسہ عام اور ۳۰ دسمبر کو ملک گیر ہڑتال اللہ کے فضل وکرم اور تمام جماعتوں کے بھرپور تعاون سے کامیاب عملدرآمد ہوا ہے۔ جلسہ عام اور ہڑتال کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے تھے۔ جس کا مکمل بل 209512 روپے بنا ہے۔ بل کی کاپی لف ہے۔ اس بل کی ادائیگی کے لئے۔ جمعیت علمائے پاکستان، جماعت اسلامی، تحریک جعفریہ، جمعیت علمائے اسلام (س) جمعیت علمائے

---

[1] نائب امیر جماعت اسلامی، ممبر قومی اسمبلی، احقر کے قائم کردہ متحدہ شریعت محاذ، ملی یکجہتی کونسل، پاک افغان دفاع کونسل اور آخر میں متحدہ مجلس عمل کے مشترکہ محاذوں پر نہایت تندہی اور جوش وخروش سے کام کرتے کرتے اپنی جماعت کے مزاج کے مطابق بالآخر سارے کام کو ہی ہائی جیک کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اکثر خطوط کا تعلق ان مشترکہ کوششوں سے ہے۔ ان خطوط سے ملی یکجہتی کونسل ایم ایم اے اور پاک افغان کونسل کے اہداف ایجنڈا اور لحہ بہ لحہ پروگراموں پر روشنی پڑتی ہے جسے تاریخ کا حصہ ہونا چاہیئے۔

اسلام (ف) مرکزی جمعیت اہل حدیث، جماعت اہل حدیث، حزب جہاد اور جمعیت علمائے پاکستان (نیازی) برابری کی بنیاد پر ادائیگی اپنے ذمہ لیں تو اس طرح آپکی جماعت کے ذمہ =/23280 روپے بنتے ہیں مہربانی فرما کر ادائیگی کا اہتمام فرمادیں۔ تاکہ بروقت بل کی ادائیگی ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی بہترین خدمت کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین والسلام خاکسار لیاقت بلوچ

(۴)

۲۷ر جولائی ۱۹۹۶ء (قومی سیمینار کا التواء)

محترمی و مکرمی سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یکم اگست لاہور میں قومی سیمینار کے لئے دعوت نامہ ارسال کیا گیا تھا، ہمیں قائدین محترم نے اطلاع دی ہے کہ فی الحال یہ پروگرام کچھ دنوں کے لئے ملتوی کر دیا جائے تاکہ مشاورت کے ساتھ نئی تاریخ طے کر لی جائے۔ ہم معذرت خواہ ہیں کہ قومی سیمینار "قومی اقتصادی تباہی کا سبب۔۔۔۔۔ حکمرانوں کی بدعنوانی" اب یکم اگست کو نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ نئی تاریخ کے متعلق آگاہ کر دیا جائیگا۔ والسلام خاکسار لیاقت بلوچ

(۵)

۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۷ء (شیعہ سنی کے بعد اب دیوبندی بریلوی فساد کی کوشش)

محترمی و مکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب! سیکرٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل پاکستان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے اجلاس وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ جس میں ممبر جماعتیں اور نمائندہ حضرات شریک ہوتے ہیں۔ پنجاب کو طویل عرصہ سے تخریبی اور فرقہ وارانہ دہشت گردی کا مرکز بنا دیا گیا ہے۔ شیعہ سنی فساد میں ناکامی کے بعد استعمار اور دین دشمن قوت اب اہل سنت میں بریلوی، دیوبندی فساد برپا کرنا چاہتی ہے۔ ملی یکجہتی کونسل پنجاب کی عاملہ کے آج کے اجلاس میں طے کیا گیا ہے کہ ملی یکجہتی کونسل پنجاب کی صوبائی کونسل کا اجلاس ۱۲ر نومبر بروز بدھ ۱۰ بجے منصورہ لاہور میں رکھا جائے۔ اس میں تمام جماعتوں کی اتفاق رائے ہے کہ آپ صوبائی کونسل کے خصوصی اجلاس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائیں۔ امید ہے آپ اپنے پروگرام میں اسے خصوصی طور پر جگہ عنایت فرمائیں گے۔ والسلام خاکسار لیاقت بلوچ۔ سید غضنفر رضوی نائب صدر، پیر اعجاز الحق ہاشمی جنرل سیکرٹری، مولانا عبدالجلیل نقشبندی ڈپٹی سیکرٹری

(۶)

۲۱ر دسمبر ۱۹۹۷ء (تجاویز پر مبنی رپورٹ)

محترمی و مکرمی مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی مرکزی کونسل منعقدہ ۷ر دسمبر اسلام آباد میں قائم کردہ ٹاسک فورس نے اپنے دو اجلاسوں میں آئندہ کی سرگرمیوں کیلئے تجاویز مرتب کی ہیں۔ اس کی رپورٹ ارسال خدمت ہے تاکہ مناسب کاروائی ہو سکے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ والسلام خاکسار لیاقت بلوچ

(۷)

۲۸ر دسمبر ۱۹۹۷ء (جمعہ کی چھٹی کی بحالی کا مطالبہ)

محترم و مکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ مرکزی کونسل کے فیصلہ کے

مطابق ماہ رمضان کے پہلا جمعہ کو اتوار کی چھٹی کا فیصلہ واپس لینے اور جمعہ کی چھٹی بحال کرنے کا مطالبہ پورے ملک میں خطبات جمعہ اور مظاہروں کے ذریعے کیا جائے گا۔ اس موقع پر مرکزی قائدین کی طرف سے جمعۃ المبارک سے پہلے یہ مشترکہ بیان جاری کرنا ہے۔ اس کا مسودہ ارسال خدمت ہے، اس میں ترمیم واضافہ مقصود ہو تو فون یا فیکس پر فرمادیں وگرنہ خیال یہی ہے کہ فضاء بنانے کیلئے جمعۃ المبارک سے پہلے یہ بیان جاری کردیا جائے گا۔ انشاء اللہ آئندہ کیلئے طے شدہ پروگرام کے مطابق مشترکہ بیان کا مسودہ بھی ارسال کردیں گے تاکہ اسی ترتیب سے مشترکہ بیان جاری ہوتے رہیں۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والسلام خاکسار لیاقت بلوچ

(۸)

۱۱رجون ۲۰۰۰ء (مطالبات سے گریز اور جنرل معین حیدر کا امریکی اخبار کو بے ہودہ بیان)

محترمی ومکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ دینی جماعتوں کے مشترکہ مطالبات کی تکمیل کے لئے ابھی تک حکومت کی طرف سے کوئی مثبت ردعمل سامنے نہیں آیا، جبکہ وفاقی وزیر داخلہ جنرل معین الدین حیدر نے امریکی اخبار کو بے ہودہ، جارحانہ اور اسلامی نظریاتی مملکت کی اساس کو ختم کرنے کا بیان دیکر حالات میں پریشانی اور سنگینی پیدا کردی ہے۔ ان حالات پر مشورہ اور مشترکہ نقطہ نظر اختیار کرنے کے لئے امیر جماعت اسلامی پاکستان جناب قاضی حسین احمد نے ۸رمئی کو ہونے والے دینی جماعتوں کے مشترکہ اجلاس میں شریک تمام سربراہوں کا خصوصی اجلاس ۱۳رجون بروز منگل ۱۰ بجے صبح منصورہ لاہور میں تجویز کیا ہے۔ آپ سے شرکت کی درخواست ہے۔ والسلام خاکسار لیاقت بلوچ

(۹)

۲۰رمارچ ۲۰۰۰ء (ملی یکجہتی کونسل کے مرکزی رہنمایاں اور مشترکات پر لائحہ عمل)

محترمی ومکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے خیریت سے ہوں گے۔ پنجاب کی تمام دینی جماعتوں کا خصوصی اجلاس۔ ۲۷رمارچ بروز سوموار ۱۰ بجے منصورہ مرکزی دفتر جماعت اسلامی پاکستان۔ میں منعقد ہورہا ہے۔ اس اہم اجلاس میں مرکزی رہنمایان کرام

صدارت: ☆	جناب مولانا شاہ احمد نورانی	صدر ملی یکجہتی کونسل پاکستان
☆	جناب قاضی حسین احمد	امیر جماعت اسلامی پاکستان
☆	جناب مولانا سمیع الحق	سیکرٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل پاکستان
☆	جناب مولانا محمد اجمل خان	سرپرست جمعیت علمائے اسلام
☆	جناب علامہ سید ساجد علی نقوی	قائد تحریک جعفریہ پاکستان
☆	جناب مولانا محمد اعظم طارق	قائد سپاہ صحابہ پاکستان
☆	جناب پروفیسر ساجد میر	امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث
☆	جناب آغا مرتضیٰ پویا	صدر حزب جہاد پاکستان
☆	جناب مولانا عبدالمالک	صدر جمعیت اتحاد العلماء پاکستان

اور دیگر مرکزی رہنما بھی شرکت فرمائیں گے۔ آپ سے اس اہم اجلاس میں شرکت کی درخواست ہے۔

نوٹ:۔ دینی جماعتوں کی صوبائی قیادت کے ۳،۲ نمائندے شرکت فرمائیں گے۔

غور وفکر اور مشترکات پر لائحہ عمل کا ایجنڈا:

عقیدہ ختم نبوت و تحفظ، ناموس رسالت، قومی یکجہتی و سلامتی، ایٹمی صلاحیت کا تحفظ، دینی مدارس کا تحفظ، جہاد اسلامی کی پشتی بانی، اسلامی تہذیب و ثقافت کی پاسبانی، ملک میں احتساب، دیگر امور۔ انتظامی کمیٹی برائے قومی اجلاس پیر اعجاز ہاشمی، مولانا بشیر احمد شاد، اظہر اقبال حسن علامہ سید سبطین کاظمی، مجیب الرحمٰن انقلابی۔ مولانا محمد یوسف انور، مولانا عبدالجلیل نقشبندی صفدر علی چوہدری۔ سید نوبہار شاہ

والسلام خاکسار لیاقت بلوچ

(۱۰)

یکم / جنوری ۲۰۰۱ء (سپاہ محمد ﷺ کے اسیر رہنما کا مراسلہ)

محترمی و مکرمی مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے خیریت سے ہوں گے۔ سپاہ محمد کے اسیر رہنما علامہ منور عباس علوی صاحب کا کیمپ جیل لاہور سے خط موصول ہوا ہے۔ اس کی کاپی ارسال کی جارہی ہے تاکہ ان کی خواہش کے مطابق جذبات سے آگاہی ہو سکے۔ ان معاملات پر انشاء اللہ ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے آئندہ اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ ملی یکجہتی کونسل میں نمائندگی کیلئے بھی انہوں نے افراد کے نام دیے ہیں۔ آئندہ اجلاسوں میں ان نمائندوں کو مدعو کیا جائے گا۔ منور عباس علوی مرکزی صدر سپاہ محمد پاکستان کے خط کی کاپی لف ہے۔ والسلام خاکسار لیاقت بلوچ

(جیلوں میں علماء اور مذہبی کارکنوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاہ محمدؐ پاکستان Sipah Muhammad Pakistan

برادرم مکرم جناب لیاقت بلوچ صاحب صوبائی صدر ملی یکجہتی کونسل پنجاب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عرض خدمت ہے کہ حکومت پنجاب اور محکمہ جیل خانہ جات کا جیلوں میں بند علماء کرام مذہبی جماعتوں کے کارکنوں کیساتھ رویہ معاندانہ اور ظالمانہ ہے۔ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کے انسانی حقوق پیکیج اور سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کے فیصلوں کے بعد آہنی بیڑیوں کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیکر ڈکیتیوں میں ملوث ملزموں سمیت تمام حوالاتیوں اور قیدیوں کی بیڑیاں اتار دی گئی ہیں، مگر سپاہ محمدؐ پاکستان اور سپاہ صحابہؓ پاکستان کے علماء اور کارکنوں کو آہنی بیڑیاں لگا دی گئی ہیں۔ اس وقت ملکی خزانہ کو اربوں ڈالر کا نقصان پہنچانے والے زیر احتساب سیاستدانوں کو جیلوں کے اندر وی آئی پی سہولتیں حاصل ہیں، جبکہ قاتلوں، ڈاکوؤں، چوروں، منشیات کے سمگلروں، شرابیوں اور زانیوں سمیت تمام ملزموں کے انسانی حقوق کا خیال رکھا جارہا ہے۔ مگر جیلوں میں بند علماء کرام اور مذہبی کارکنوں کیساتھ آہنی بیڑیاں لگانے سمیت ہمہ قسم ذلت آمیز اور غیر انسانی اور غیر اسلامی سلوک روا رکھا جارہا ہے۔ زیر احتساب مگرمچھوں کی بند کمروں میں ملاقاتیں کروائی جاتی ہیں مگر علماء کرام کی پردہ دار خواتین کی بھی توہین آمیز طریقہ سے عمومی شیڈوں میں ملاقاتیں کروائی جاتی ہیں۔ آہنی بیڑیوں کی وجہ سے طہارت خانہ جاتے وقت کپڑوں کے نجس ہونے کا قوی ترین احتمال اور امکان رہتا ہے جس سے نماز اور دیگر عبادات کے ضائع ہونے کا ہر وقت خدشہ رہتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ فرقہ واریت یقیناً قابل نفرین عمل ہے اور قطع نظر اس کے کہ کون اس گناہ میں ملوث نہیں ہے اور کون ملوث ہے، اور کتنا ملوث ہے کسی بھی انسان کو محض الزام کی بنیاد پر جرم ثابت ہونے سے قبل سزا دینے کی نہ اسلام میں اجازت

ہے اور نہ آئین پاکستان میں اجازت ہے۔فرقہ واریت بہت بڑا جرم سہی مگر کرپشن اور دیگر اخلاقی جرائم بھی کوئی کم گناہ نہیں ہیں۔پھر بھی باقی سب کے انسانی حقوق کا تو خیال رکھا جائے مگر صرف علماء اور مذہبی کارکنوں کو انسانی حقوق سے محروم کرنا کہاں کا انصاف ہے۔آپ سے استدعا ہے کہ محترم قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان اور ملی یکجہتی کونسل کے تمام مرکزی قائدین کی خدمت میں میرا یہ گزارش نامہ پہنچایا جائے۔علماء اور مذہبی کارکنوں کو آہنی بیڑیاں لگانے کی مذمت کی جائے۔اگر کسی کرپشن کے بے تاج بادشاہوں کو جیلوں کے اندر اے کلاس مل سکتی ہے تو علماء کو بھی اے کلاس ملنی چاہیے، اور علماء کی پردہ دار خواتین کی ملاقاتیں ان کے اپنے سیل میں مکمل احترام کیساتھ کروائی جانی چاہیں۔ ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ظلم ہو رہے ہیں، یہ سب امریکی ایجنڈہ ہیں۔آج ہماری تو کل آپ کی باری ہے۔مذہبی جماعتیں اس صورت حال کا بروقت نوٹس لیں۔ہم نے فرقہ واریت کے خاتمہ اور مذہبی جماعتوں کے اتحاد کیلئے ضابطہ اخلاق کی شق نمبر 4 پر اصولی اختلاف برقرار رکھتے ہوئے ملی یکجہتی کونسل کے اجلاسوں کا بائیکاٹ ختم کر دیا مگر افسوس کہ کونسل کے اجلاسوں میں نمائندگی کیلئے ہمارے نمائندوں کو نہیں بلایا جاتا ہے۔آپ آئندہ کونسل کے اجلاسوں کیلئے ہمارے درج ذیل نمائندوں کو بلایا کریں۔

(۱) مولانا غلام عباس نجفی چیئرمین سپریم کونسل سپاہ محمدؐ پاکستان بمقام لوکھو کھراں براستہ منڈی شاہ جیونہ تحصیل وضلع جھنگ۔

(۲) ملک حسین علی نور کا صدر سپاہ محمدؐ پنجاب نزد امام بارگاہ جعفریہ بمقام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ۔

(۳) ملک کشور عباس قمر صوبائی نائب صدر پنجاب فون نمبر 5426862 لاہور سپاہ محمدؐ کے سربراہ علامہ سید غلام رضا نقوی کی طرف سے آپ سب کو سلام۔ والسلام (علامہ) منور عباس علوی مرکزی صدر سپاہ محمدؐ پاکستان زندان کیمپ جیل لاہور

(۱۱)

(پاک افغان دفاع کانسل کا اہم اجلاس)

۲۷ دسمبر ۲۰۰۱ء

مکرمی و محترمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ! امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔پاک افغان دفاع کونسل کی سپریم کونسل کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۳ جنوری بروز جمعرات بوقت ۱۰ بجے صبح اسلام آباد میں منعقد ہوگا۔امید ہے کہ موجودہ حالات کی سنگینی ونزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ اپنی عظیم مصروفیات میں سے وقت نکال کر اس اہم اجلاس میں بروقت شرکت فرمائیں گے۔

والسلام خاکسار لیاقت بلوچ بمقام اسلام آباد ہاؤس مکان نمبر ۳۰ گلی نمبر ۱۴ سیکٹر E-۷ اسلام آباد فون 2278971

(۱۲)

(متحدہ مجلس عمل کے اجلاس)

۱۸ اگست ۲۰۰۲ء

محترمی و مکرمی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے آپ نفاذ شریعت کی جدوجہد میں ہمہ تن مصروف ہوں گے۔۶ اگست ۲۰۰۲ کو متحدہ مجلس عمل کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس لاہور میں منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے فرمائی۔اس کے تمام فیصلوں کی تفصیلات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔چند فوری فیصلے جس پر عمل درآمد ضروری ہے۔آپ کی اطلاع کے لئے سرکلر ارسال کیا جارہا ہے۔

مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں محترم قاضی حسین احمد، محترم مولانا فضل الرحمٰن، محترم پروفیسر ساجد میر، محترم علامہ سید ساجد علی نقوی، لیاقت بلوچ، حافظ حسین احمد، پیر اعجاز ہاشمی، حاجی عبدالرزاق نے شرکت کی۔جنرل کے ایم اظہر اور حافظ ریاض درانی صاحبان بھی خصوصی طور پر شریک رہے۔محترم مولانا سمیع الحق بوجہ بیماری شرکت نہ فرما سکے۔اجلاس نے درج ذیل امور اتفاق رائے سے طے کیے ہیں۔

(۱) متحدہ مجلس عمل میں شامل جماعت اسلامی، جمعیت علمائے اسلام (ف)، جمعیت علما پاکستان، جمعیت علمائے اسلام (س)،

مرکزی جمعیت اہل حدیث، اسلامی تحریک پاکستان کے سربراہوں کی طرف سے مشترکہ خط جاری کیا جارہا ہے تاکہ مرکزی فیصلوں پر صوبہ، ضلع، تحصیل، ٹاؤن، یونین کونسل اور مقام پر مکمل یکسوئی سے عملدرآمد کرایا جائے۔ متحدہ مجلس عمل کے فیصلے اتفاق رائے سے ہوتے ہیں۔ اس پر عملدرآمد کے لئے ۶ جماعتوں کی تمام ذیلی تنظیمیں پابند ہیں۔ یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ فیصلوں پر عمل کے لئے ذیلی تنظیمیں عذر کرتی ہیں کہ اوپر سے آگاہ نہیں کیا گیا۔ امید ہے کہ سربراہوں کے مشترکہ خط سے ایسے کسی ابہام اور شکایت کا خاتمہ ہوگا۔ سربراہوں کے مشترکہ خط کی کاپی لف ہے اسے تمام تنظیموں تک پہنچادیا جائے۔

(۲) ۱۳ اگست بروز منگل اجلاس مرکزی پارلیمانی بورڈ۔

۱۰ بجے بمقام مکان نمبر ۱۳۰ گلی نمبر ۱۴۔ای ۷ اسلام آباد

۱۳ اگست ۲۰۰۲ء بروز بدھ متحدہ مجلس عمل کے دستور کے مطابق ۶ سربراہوں پر مشتمل مرکزی پارلیمانی بورڈ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ صوبائی صدر، سیکرٹری، صوبائی پارلیمانی بورڈز کی سفارشات پیش کریں گے۔ متحدہ مجلس عمل کے امیدواران کو مرکزی پارلیمانی بورڈ کے حتمی فیصلہ کی روشنی میں ٹکٹ جاری کی جائے گی۔ متحدہ مجلس عمل کی طرف سے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو تین ترجیحی نشانات کتاب، ترازو، چھتری کے حصول کیلئے درخواست دے دی گئی ہے۔

(۳) ۱۴ اگست یوم آزادی پوری ایمانی جوش وخروش سے منایا جائے۔ مملکت خداداد پاکستان اس وقت اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ آزادی، خودمختاری، مسئلہ کشمیر، ایٹمی صلاحیت کے لئے خطرات پیدا ہو چکے ہیں۔ مشرقی سرحدوں کے علاوہ مغربی سرحدیں بھی غیر محفوظ ہوگئی ہیں۔ مرکز، صوبہ، ضلع اور مقامات کی سطح پر یوم آزادی کے موقع پر سیمینارز، ریلیاں، جلسے وار کارنر میٹنگز کی جائیں۔ مرکزی مجلس عاملہ نے ۵ مقامات کے لئے سیمینار کا خصوصی شیڈول طے کیا ہے۔ اس کے لئے بھرپور کوششیں کی جائیں۔ سیمینار کی تفصیل یہ ہے۔

۱۴ اگست بروز بدھ یوم آزادی سیمینارز

لاہور	محترم مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، لیاقت بلوچ، حافظ محمد ادریس
راولپنڈی؍اسلام آباد	محترم قاضی حسین احمد، محترم علامہ سید ساجد علی نقوی
پشاور	محترم مولانا فضل الرحمن، محترم مولانا سمیع الحق، محترم قاضی عبداللطیف
کوئٹہ	محترم پروفیسر ساجد میر، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا محمد خان شیرانی
کراچی	محترم پروفیسر غفور احمد حافظ حسین احمد، سید منور حسن

ان سیمینارز کے انعقاد کیلئے متحدہ مجلس عمل کی صوبائی تنظیم نگرانی کریگی اور لاہور، راولپنڈی؍اسلام آباد، پشاور، کوئٹہ، کراچی کی ضلعی تنظیمیں میزبانی کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

والسلام خاکسار لیاقت بلوچ ڈپٹی سیکرٹری جنرل متحدہ مجلس عمل پاکستان منصورہ ملتان روڈ لاہور

(۱۳)

(متحدہ مجلس عمل کی تشکیل مقاصد واہداف)

بخدمت محترم مرکزی، صوبائی ضلعی، تحصیل، مقامی عہدیداران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت اسلامی پاکستان، جمعیت علمائے اسلام (ف) جمعیت علمائے پاکستان، جمعیت علمائے اسلام (س)، مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلامی تحریک پاکستان نے ایک اتحاد

اسلامی نظام کے نفاذ اور اسلامی اقدار کے تحفظ کیلئے تشکیل دیا ہے۔ اتفاق رائے سے اس اتحاد کا نام متحدہ مجلس عمل پاکستان طے ہوا ہے۔ اس اتحاد کے اہم مقاصد میں اسلامی قانون کی بالادستی اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عملدرآمد کرنے کے لئے قانون سازی، آئین کی بحالی، اس کا تحفظ اور غیر آئینی اقدامات کے سدباب کے علاوہ عام انتخابات کے آزادانہ، منصفانہ، غیر جانبدارانہ اور شفاف انعقاد کو یقینی بنانا شامل ہے۔ پاکستان اس وقت اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ حکمران طبقہ کی خرابیاں اور غلط پالیسیاں عوام کو مایوس کر چکی ہیں اور قومی سلامتی کو خطرات بڑھتے جا رہے ہیں۔ مشرقی اور مغربی سرحدیں غیر محفوظ ہو گئی ہیں۔ افغانستان کے حالات امریکی مداخلت کی وجہ سے انتہائی مخدوش ہیں، مسئلہ کشمیر، ایٹمی صلاحیت اور ملک کا اسلامی نظریاتی تشخص غیر محفوظ ہو رہا ہے۔ عوام میں فوجی حکمرانوں اور نااہل سیاستدانوں پر بھی کوئی اعتماد نہیں رہا۔ ان حالات میں عوام کی توقعات دینی جماعتوں سے وابستہ ہیں۔ خاص طور پر جہادی تنظیموں پر شب خون مارنے کے بعد مساجد، دینی مدارس، نصاب تعلیم میں تبدیلی اور اداروں پر سرکاری کنٹرول حاصل کرنے کیلئے ہر طرح کے غیر آئینی، غیر شرعی اور غیر جمہوری اقدامات دیدہ دلیری سے کئے جا رہے ہیں۔ امریکی بالادستی کی وجہ سے ملکی آزادی اور عوام کی خودمختاری غلامی میں تبدیل ہو رہی ہے۔ اسکے علاوہ امریکی گماشتوں بالخصوص آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی پالیسیوں سے عوام کی زندگی اجیرن ہو رہی ہے۔

اس مرحلہ پر دینی جماعتوں نے مکمل طور پر مرکزی سطح پر یکسو ہو کر فیصلہ کیا ہے کہ ان خطرات کا متحد ہو کر مقابلہ کرنا ہے۔ مرکزی صوبائی اور ضلعی انتخابات مکمل ہو چکے ہیں۔ متحدہ مجلس عمل کے عوامی رابطہ پروگرام طے ہو چکے ہیں، انتخابات میں ہمیں ایک نشان، ایک منشور پر حصہ لینا ہے۔ تمام جماعتوں کی ہر سطح کی تنظیموں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ (اسلامی نظام) کے قیام اور سیکولر بے حیاء تہذیب کے سدباب اور ملکی آزادی وخودمختاری کے تحفظ کے لئے یکسو ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ عوامی رابطہ مہم کو پوری ایمانی جذبہ کے ساتھ کامیاب بنائیں۔ پوری دنیا پر واضح کر دیں کہ اسلامیان پاکستان اس نازک مرحلے پر ہر طرح کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے متحدہ مجلس عمل کے پرچم تلے متحدہ اور منظم ہیں۔ انشاءاللہ مشترکہ اور متحدہ جدوجہد بڑی کامیابی حاصل کرے گی۔

(مولانا شاہ احمد نورانی) صدر جمعیت علماء پاکستان	(قاضی حسین احمد) امیر جماعت اسلامی پاکستان
(مولانا فضل الرحمن) امیر جمعیت علماء اسلام (ف)	مولانا سمیع الحق) امیر جمعیت علماء اسلام (س)
(پروفیسر ساجد میر) امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث	(علامہ سید ساجد علی نقوی) قائد اسلامی تحریک پاکستان

(۱۴)

۲۱ر جنوری ۲۰۰۲ء

(اہلیہ کی تعزیت)

محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ آپ کی اہلیہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی نیکیوں کو قبول فرمائے، ان کی لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے انہیں جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین مرحومہ کی جدائی آپ کیلئے شدید صدمے کا باعث ہے۔ ہم اس غم اور صدمے پر آپ سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے آپ کیلئے صبر کی دعا کرتے ہیں۔ دیگر لواحقین کو ہماری جانب سے تعزیت کا پیغام پہنچا دیجیے۔

والسلام لیاقت بلوچ امیر جماعت اسلامی پنجاب

(۱۵)

۲/جون ۲۰۰۴ء (ایم ایم اے سپریم کونسل کے اجلاس کا ایجنڈا اور فیصلے)

محترمی و مکرمی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ متحدہ مجلس عمل پاکستان کی سپریم کونسل کے اجلاس کی کارروائی اور فیصلوں کی تفصیل ارسال خدمت ہے۔ آپ مہربانی فرما کر یہ تفصیل ایم ایم اے کے ضلعی صدر/سیکرٹری تک پہنچادیں یا ضلعی اجلاس میں پڑھ کر سنا دیا جائے۔

والسلام، (لیاقت بلوچ)

بخدمت مرکزی اور صوبائی ذمہ داران متحدہ مجلس عمل پاکستان، بخدمت امراء صوبہ، حلقہ، اضلاع جماعت اسلامی پاکستان

کارروائی اجلاس سپریم کونسل

متحدہ مجلس عمل پاکستان

محترمی و مکرمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

متحدہ مجلس عمل پاکستان کی سپریم کونسل کا اجلاس 17 مئی 2004ء کو اسلام آباد میں قائم مقام صدر جناب قاضی حسین احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کے آغاز پر مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی سعادت حاصل کی۔ سپریم کونسل کے اجلاس میں سربراہ کے ہمراہ ان کے دو نمائندوں نے بھی شرکت کرنا ہوتی ہے۔ ان حضرات نے اجلاس میں شرکت کی۔

شرکائے اجلاس: مولانا فضل الرحمٰن، علامہ سید ساجد علی نقوی، جنرل کے ایم اظہر، لیاقت بلوچ، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، پیر اعجاز ہاشمی، پروفیسر خورشید احمد، مولانا عبدالعزیز حنیف، علامہ رمضان توقیر، رانا محمد شفیق پسروری، پروفیسر ساجد میر علالت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ جمعیت علمائے اسلام (س) کے نمائندے اطلاع کے باوجود شریک نہ ہوئے۔

اجلاس کا ایجنڈا: اجلاس تقریباً 4 گھنٹے جاری رہا۔ اجلاس کے اختتام پر پریس بریفنگ کی گئی دوران اجلاس ان امور پر غور کیا گیا اور اہم فیصلے کئے گئے۔ قائم مقام صدر قاضی حسین احمد صاحب نے اجلاس کی غرض وغایت پر خطاب فرمایا۔ اس کے علاوہ ایم ایم اے کے تنظیمی معاملات، صوبوں، اضلاع میں تنظیم کی فعالیت، ملک کی سیاسی صورت حال، نصاب تعلیم میں سیکولر تبدیلیاں، جنرل پرویز مشرف کا حدود قوانین اور تحفظ ناموس رسالت قوانین تبدیل کرنے کا عندیہ، ضمنی انتخابات اور کراچی میں حکومتی سرپرستی میں ایم کیو ایم کی دہشت گردی اور کارکنان کی شہادت، قبائلی علاقہ جات میں فوجی آپریشن کی تازہ ترین صورت حال، میں ترجیحی بنیادوں پر رابطہ عوام مہم، قومی اسمبلی اور سینیٹ میں ایم ایم اے کی کارکردگی اور پارلیمانی امور، قائدین کے بیرون ملک کانفرنسوں میں شرکت کی رپورٹ، دورہ سندھ کی رپورٹ، صوبائی اسمبلیوں کی پارلیمانی کارکردگی، آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات میں ایم ایم اے کے قیام اور حیدرآباد میں جی پی او کی جامع مسجد کی شہادت کے امور پر بھی غور کیا گیا۔ سپریم کونسل کے اجلاس میں تمام قائدین اور نمائندگان نے گفتگو کی اور اپنی تجاویز سے آگاہ کیا۔ جس کی روشنی میں درج ذیل فیصلے کئے گئے۔

۱) ضمنی انتخابات میں دھاندلی: کراچی میں ضمنی انتخابات کے موقع پر دھاندلی، غنڈہ گردی اور دہشت گردی کے نتیجہ میں 11 کارکنان کے قتل وشہادت پر شدید دکھ کا اظہار کیا گیا۔ یہ کھلی ریاستی دہشت گردی ہے۔ ریاستی مشینری کے ذریعے شکست خوردہ ایم کیو ایم کو جتوانے کے لئے ہر ناجائز حربہ استعمال کیا گیا ہے۔ ضمنی انتخابات میں وفاقی، صوبائی حکومتیں امن عامہ قائم رکھنے میں مکمل ناکام رہی ہیں۔ الیکشن کمیشن پاکستان غیر جانبدار اور شفاف انتخابات کے انعقاد میں ناکام رہا ہے۔ جس سے جمہوری اور پارلیمانی اقدار پامال

ہوئی ہیں۔ ضمنی انتخابات کے موقع پر ایم ایم اے کراچی کے قائدین اور کارکنان کی جرأت مندی کی تحسین کی گئی اور شہید کارکنان کے خاندانوں سے اظہار ہمدردی و یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ جناب قاضی حسین احمد کی اپیل پر کراچی میں کامیاب ترین ہڑتال پر کراچی کے عوام اور کارکنان کو مبارکباد دی گئی۔ اجلاس نے مطالبہ کیا کہ ضمنی انتخابات کے نتائج منسوخ کئے جائیں۔ گورنر سندھ کو برطرف کیا جائے، اور غیر جانبدار فرد کے بحیثیت گورنر کی تقرری جائے۔ چیف الیکشن کمشنر مستعفی ہوں، الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سندھ کے لئے ممبر کو برطرف کیا جائے اور فوج وعدلیہ کی نگرانی میں فوری طور پر دوبارہ ضمنی انتخابات کرائے جائیں۔ کراچی میں لیاقت آباد کے ٹاؤن ناظم ڈاکٹر پرویز محمود کے خلاف قتل کا جھوٹا مقدمہ واپس لیا جائے۔ ایم ایم اے کے کارکنان کے قتل کے مقدمات کی ایف آئی آر درج کی جائے اور ملزموں کو گرفتار کیا جائے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ:

۱) کراچی میں متحدہ مجلس عمل کے زیر اہتمام احتجاجی اور تعزیتی جلسہ عام منعقد کیا جائے گا کراچی کی تنظیم، تاریخ اور انتظامات کی ذمہ داری ہوگی۔ تمام قائدین جلسہ عام میں شرکت کریں گے۔

۲) ضمنی انتخابات کے سلسلہ میں یہ ہدایت بھی دی گئی ہے، کہ جن نشستوں پر ضمنی الیکشن ہوئے، وہاں ایم ایم اے کی ضلعی تنظیم تجویز دے اور ایم ایم اے کی صوبائی تنظیم مرکز سے منظوری حاصل کرے۔

۴) <u>پرویز مشرف کا سیکولرائزیشن:</u> وفاقی حکومت خصوصاً صدر جنرل پرویز مشرف کی جانب سے ملک میں سیکولرائزیشن کے عمل اور اسلامی تہذیب، تعلیم اور اقدار کے خلاف کئے جانے والے اقدامات کی شدید مذمت کی گئی۔ سپریم کونسل نے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاکستان اسلامی نظریاتی مملکت ہے، قرآن وسنت کی روشنی میں نظام کو چلایا جانا حکومت کی اسلامی اور آئینی ذمہ داری ہے۔ پاکستان کے اسلامیہ نظریاتی کردار کی ہر قیمت پر حفاظت کی جائے گی، ملک میں سیکولر مٹھی بھر عناصر کی کارروائیاں قابل مذمت ہیں۔ ان کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا مطالبہ کیا گیا کہ

☆ حدود قوانین اور توہین رسالت قوانین نہ چھیڑے جائیں اور حکومت ایسے اقدامات سے باز رہے۔

☆ <u>نصاب میں تبدیلی:</u> نصاب تعلیم میں تبدیلی قابل قبول نہیں ملک میں یکساں نصاب تعلیم اور نظام تعلیم ترتیب دیا جائے اور وزارت تعلیم کی ذمہ دار وزیر تعلیم کو برطرف کیا جائے، اور حکومت کو وارننگ دی گئی کہ نصاب میں شامل سیکولر مواد واپس لے اور سابقہ نصاب بحال کیا جائے۔

☆ <u>قومی وحدت کیلئے قومی کانفرنس:</u> ملک اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا، ہے بیرونی ایجنڈا مسلط ہو رہا ہے اور ملک کی مسلم اقدار کو بیرونی خواہشات پر تبدیل کیا جا رہا ہے۔ عوام مہنگائی، بے روزگاری، بدامنی اور دہشت گردی کا شکار ہیں۔ حکومتی ایوان اور سیاسی اتحاد انتشار کا شکار ہیں۔ ملک میں انتشار کے خاتمہ اور قومی وحدت و یکجہتی کے لئے ماہ جون ۲۰۰۴ء میں قومی کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں لیاقت بلوچ، پیر اعجاز ہاشمی، حافظ حسین احمد، علامہ رمضان توقیر، مولانا عبدالعزیز حنیف پر مشتمل کمیٹی تفصیلات طے کرے گی۔ اس کانفرنس کے ذریعے قومی چارٹر کی تشکیل، منظوری اور جدوجہد مقصود ہے۔

☆ <u>رابطہ عوام مہم:</u> متحدہ مجلس عمل کے قائدین ماہ جولائی اور اگست ۲۰۰۴ء میں رابطہ عوام مہم کے لئے پنجاب کا دورہ کریں گے۔ لیاقت بلوچ۔ پیر اعجاز ہاشمی، حافظ حسین احمد، علامہ عبدالجلیل نقوی، علامہ عبدالرشید صوبائی تنظیم ایم ایم اے پنجاب کے مشورہ سے دورہ کی تفصیلات طے کرلیں گے۔ نیز اظہار کیا گیا کہ سندھ میں رابطہ عوام توقع سے زیادہ کامیاب رہی۔ ہر جگہ عوام کی بڑی تعداد نے

ایم ایم اے کیساتھ دلچسپی اور یکجہتی کا اظہار کیا۔ ایم ایم اے سندھ کی کوششوں پر مبارکباد دی گئی۔

☆ سپریم کونسل نے طے کیا ہے کہ علماء، مشائخ اور عمائدین کی کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ پہلے مرحلہ میں ملتان، لاہور، راولپنڈی میں یہ کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ اس کے علاوہ یہ کانفرنسیں کراچی، حیدر آباد، سکھر، کوئٹہ، پشاور، ایبٹ آباد میں بھی منعقد کی جائیں گی۔ اگست، ستمبر، اکتوبر میں ان کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے۔

☆ آزادی کشمیر میں پروگرام: آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات میں منعقدہ کانفرنسوں کے انعقاد اور قائدین کی شرکت کا خیر مقدم کیا گیا اور طے کیا گیا کہ آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات کی جماعتوں اور قائدین کے مشورہ سے فیصلہ کیا جائے گا۔ پہلے مرحلہ میں پاکستان کی جماعتوں کے قائدین آزاد کشمیر، شمالی علاقہ جات کے قائدین سے رابطہ کرے گی۔ دوسرے مرحلہ میں ایم ایم اے پاکستان کی قیادت اسلام آباد میں آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات کے قائدین سے مشورہ کرے گی۔ لیاقت بلوچ، حافظ حسین احمد، پیر اعجاز ہاشمی رابطہ کی ذمہ داری ادا کریں گے۔

☆ دہشتگردی فرقہ واریت: ملک میں فرقہ وارانہ دہشت گردی اور حکومتی ناکامی کی شدید مذمت کی گئی۔ کوئٹہ، کراچی اور دیگر مقامات پر دہشت گردی اور تخریب کاری کے مجرموں کی گرفتاری اور عبرتناک سزا کا مطالبہ کیا گیا حقیقت یہ ہے، کہ اس تخریب کاری کی پشت پر بیرونی ہاتھ ہے جو سیکولر حکمرانوں اور ملک کے اندر کے آلہ کاروں کو استعمال کر رہا ہے، اور حکومت عوام کی جان و مال کا تحفظ دینے میں بری طرح ناکام ہے۔ سپریم کونسل نے ایم ایم اے کی تمام تنظیموں کو ہدایت کی ہے، کہ فرقہ واریت کی آگ کو بجھانے اور وحدت اور یکجہتی قائم رکھنے کے لئے مثبت اور فعال کردار ادا کریں۔

☆ قبائل میں فوجی اپریشن: قبائلی علاقہ جات میں فوجی آپریشن، قبائلی عوام کی ہلاکت اور فوجی افسروں، جوانوں کی ہلاکتوں پر شدید دکھ اور تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ قبائلی عوام سے مکمل یکجہتی کا اظہار کیا گیا۔ صوبہ سرحد حکومت اور قبائلی علاقہ جات کے ایم ایم اے سے وابستہ ارکان پارلیمنٹ کی قابل قدر کوششوں کو سراہا گیا، جس سے ملک اور فوج ایک بڑے بحران سے بچ گئے ہیں۔ سپریم کونسل نے مطالبہ کیا ہے کہ:

قبائلی علاقہ جات میں فوجی آپریشن مکمل طور پر ختم کیا جائے۔ قبائلی جرگہ میں طے کئے گئے معاہدے پر مکمل عملدرآمد کیا جائے۔ قبائلی علاقہ جات میں امریکی اور برطانوی اثر و نفوذ ختم کیا جائے۔ ایف سی آر کے ظالمانہ اور سیاہ قوانین ختم کر کے اسلامی شریعت نافذ کی جائے اور قبائلی عوام کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں اپیل کا حق دیا جائے۔

☆ ۱۷ویں آئینی ترامیم: سپریم کونسل نے اظہار کیا کہ ۱۷ویں آئینی ترمیم کے ذریعے ملک آئینی اور پارلیمانی بحران سے باہر آیا ہے۔ ۱۹۷۳ء کا دستور محفوظ رہا ہے۔ پارلیمنٹ کے اختیارات کو تسلیم کیا گیا ہے، سیاست، جمہوریت پر فوجی بالادستی کے خاتمہ کے لئے دستوری اقدامات بڑی کامیابی ہیں۔ اب صدر اور آرمی چیف کے عہدے ایک فرد کے پاس نہیں رہ سکتے۔ صدر دستوری بنیاد پر پابند ہیں کہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء تک فوجی عہدہ الگ کر دیں گے۔ ایسا نہ کرنے کی صورت ملک آئینی اور پارلیمانی بحران سے دوچار ہوگا، جس کا ملک اور فوج متحمل نہیں ہو سکتے۔ سرکاری پارٹی پیپلز پارٹی (پیٹریاٹ) کے بیانات آئین سے بغاوت ہیں۔ ایم ایم اے کے قائدین حکومت اور ایم ایم اے کے درمیان معاہدے کی پابندی کو مانیٹر کریں گے اور اس نازک مرحلہ پر آئینی اور جمہوری کردار ادا کیا جائے گا۔ سپریم کونسل نے اس امر کا بھی اظہار کیا کہ سینیٹ میں اپوزیشن لیڈر جمہوری اور پارلیمانی روایات کے مطابق ایم ایم اے کا حق ہے۔ اسکا اعلان نہ کرنا

حکومت کی بدنیتی ہے۔

☆ تنظیمی صورتحال: متحدہ مجلس عمل کی تنظیمی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ مرکز، صوبوں اور اضلاع کے علاوہ تحصیل ویونین کونسل سطح پر تنظیم کی فعالیت کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا گیا اس سلسلہ میں طے کیا گیا کہ:

۱) آئندہ اجلاس میں ایم ایم اے کی دستوری ترامیم اور تنظیم کے معاملات پر تفصیل سے غور کیا جائے گا۔ ایم ایم اے کے دستور میں ترامیم کی حتمی منظوری دی جائے گی۔

۲) سمیع الحق کا اختلاف: جمعیت علمائے اسلام (س) کے رویہ، عدم شرکت، اخبارات میں بیانات، ایم ایم اے کی پالیسی سے ہٹ کر سینیٹ اور قومی اسمبلی میں مجالس قائمہ کی چیئر مین شپ حاصل کرنے کے معاملات پر بھی غور کیا گیا۔ نیز طے کیا گیا کہ پروفیسر ساجد میر صاحب نائب صدر کی سربراہی میں قائم کمیٹی آئندہ اجلاس تک مولانا سمیع الحق صاحب سے ملاقات کرے اور کوشش کی جائے کہ وہ اجلاس میں شریک ہوں۔

☆ سرحد کابینہ میں ترمیم: صوبہ سرحد میں کابینہ میں ترمیم کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد جناب محمد اکرم خان درانی اس پر فوری عملدرآمد کروائیں۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب ان فیصلوں سے آگاہ کرنے اور عملدرآمد کرانے کی ذمہ داری ادا کریں گے۔ فارمولہ یہ طے ہوا ہے کہ کابینہ میں اس طرح توسیع کی جائے۔

☆ جمعیت علمائے اسلام پاکستان، مرکزی جمعیت اہل حدیث، اسلامی تحریک پاکستان، جمعیت علمائے اسلام (س)، کے ایک ایک نمائندے، جمعیت علمائے اسلام (ف) اور جماعت اسلامی کے دو دو نمائندے۔ نیز اس امر کا بھی اظہار کیا گیا کہ اس مرحلہ پر دیگر جماعتوں کو کابینہ میں شامل نہ کیا جائے۔

☆ حیدرآباد میں جی پی او کی جامع مسجد کی شہادت پر وزارت مواصلات کے اقدام کی شدید مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ اس قدیم مسجد کو علاقہ کے عوام کے مطالبہ اور دینی تقاضوں کے مطابق دوبارہ تعمیر کیا جائے۔

سپریم کونسل کے اجلاس میں امریکی عالمی دہشت گردی، افغانستان، فلسطین اور عراق میں انسانیت سوز مظالم کی مذمت کی گئی۔ عراق میں زیر حراست بے گناہ افراد کی تذلیل اور انسانی حقوق کی پامالی کی بھی مذمت کی گئی۔ نیز بھارت میں انتخابات اور جمہوری طریقہ سے انتقال اقتدار کے عمل کا خیر مقدم کیا گیا۔ اجلاس نے توقع ظاہر کی کہ بھارت میں نئی حکومت پاکستان سے تعلقات کو ٹھیک کرنے کیلئے مثبت اقدامات کرے گی۔ کشمیریوں کو اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق حق رائے شماری دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ کشمیر میں آزادی کے لئے جاری جدوجہد پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔ دعاء کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔

والسلام، خاکسار (لیاقت بلوچ) ڈپٹی سیکریٹری جنرل، متحدہ مجلس عمل پاکستان

(۱۶)

۵/ جنوری ۲۰۰۵ء

(مجلس عمل کے سپریم کونسل کا اجلاس)

مکرمی و محترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، متحدہ مجلس عمل پاکستان کی سپریم کونسل کے اجلاس کی کاروائی اور فیصلوں کی تفصیلات ارسال خدمت ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر یہ تفصیل ایم ایم اے کے ضلعی صدر / سیکرٹری تک پہنچادیں یا ضلعی اجلاس میں پڑھ کر سنادیں۔ امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

والسلام لیاقت بلوچ ڈپٹی سیکرٹری جنرل متحدہ مجلس عمل پاکستان

بخدمت مرکزی، صوبائی اور ضلعی ذمہ داران متحدہ مجلس عمل پاکستان   بخدمت امراء صوبہ، حلقہ اور اضلاع جماعت اسلامی پاکستان

(۱۷)

(لادینی اقدامات لادینی تہذیبی یلغار O معاشی مسائل قومی سیاست کے بجائے فوجی طاقت)

۲۶ فروری ۲۰۰۵ء

سرکلر برائے اطلاع، منصوبہ عمل و عملدرآمد برائے مرکزی و صوبائی اور ضلعی ذمہ داران متحدہ مجلس عمل پاکستان

محترمی و مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے آپ سب خیریت سے ہوں گے۔ ملک اور عالم اسلام آزمائش اور مشکل ترین حالات سے دوچار ہیں۔ حکمرانوں کی سطح پر غلط حکمت عملی اور اسلامی تعلیمات سے دوری و بے عملی کی وجہ سے ملت اسلامیہ کا اسلامی کردار مسخ کیا جارہا ہے۔ عوام بدامنی، بے روزگاری، مہنگائی اور جان و مال کے عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ سیکولرازم کے بیرونی ایجنڈے کو منظم منصوبہ کے ساتھ مسلط کیا جارہا ہے۔ ان حالات میں متحدہ مجلس عمل کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہے، مرکز، صوبہ، ضلع اور مقامات کی سطح پر تمام دینی جماعتوں کا یکسو اور متحدہ ہونا ناگزیر ہے۔ متحدہ مجلس عمل کی مرکزی قیادت حالات پر گہری نگاہ بھی رکھے ہوئے ہے۔ مشاورت اور حکمت عملی ترتیب دینے کے لیے 14 اور 21 فروری 2005ء کو اہم اجلاس اسلام آباد میں منعقد ہوئے۔ اجلاسوں کی صدارات محترم قاضی حسین احمد صاحب (صدر ایم ایم اے پاکستان) نے کی اور مولانا فضل الرحمٰن، علامہ سید ساجد علی نقوی، پروفیسر ساجد میر، جنرل کے ایم اظہر، سید منور حسن، پیر عبدالرحیم نقشبندی، لیاقت بلوچ، حافظ حسین احمد، پیر اعجاز ہاشمی، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، علامہ محمد رمضان توقیر، علامہ عبدالجلیل نقوی، مولانا عبدالعزیز حنیف، حکیم قاری گل رحمٰن، علامہ شبیر احمد ہاشمی، حافظ ریاض درانی، رانا شفیق پسروری کے علاوہ دیگر قائدین نے شرکت کی اور درج ذیل اہم فیصلے اتفاق رائے سے کیے۔

☆ سرحد، پنجاب اور بلوچستان میں بارش، برفباری اور سیلاب سے تباہ کاریوں اور انسانی جانوں کے ضیاع پر افسوس کا اظہار کیا اور دعائے مغفرت کی، متاثرین کی امداد کا مطالبہ کیا گیا، ایم ایم اے کی تنظیموں کی متاثرین کی امداد کے لیے ہدایت کی گئی۔ اور وفاقی حکومت کی طرف سے سرحد کے متاثرین کے لیے صوبائی حکومت کی اپیل پر عدم دلچسپی پر افسوس کا اظہار کیا اور اسے وفاقی حکومت کی سنگدلی قرار دیا۔

☆ حکومت کی لادین تہذیبی یلغار، قیام پاکستان اور آئین سے متصادم سیکولر پالیسیوں کی مذمت کی گئی۔ مسجد، مدرسہ، نصاب تعلیم کے خلاف لادین اقدامات، نظام امتحانات کو آغا خان فاؤنڈیشن کے حوالے کرنا اور پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ خارج کرنا، حکومت کی سیکولر پالیسیوں، قادنیوں کو نوازنے اور امریکہ و یورپ کے ایجنڈے کی تکمیل قرار دیا اور اعلان کیا کہ پاکستان کے اسلامی نظریاتی کردار کی حفاظت کی جائے گی۔

☆ حکومت عوام کے معاشی مسائل حل کرنے میں ناکام ہے۔ تیل، گیس اور بجلی کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کی مذمت کی گئی۔ وفاقی بجٹ عملاً ناکام ہے۔ کئی منی بجٹ لائے جاچکے ہیں۔ بے روزگاری ملک میں بدامنی اور جرائم میں اضافہ کا باعث بن رہی ہے۔ وفاقی حکومت صوبوں کو آئین کے مطابق حقوق اور خودمختاری نہیں دے رہی۔ بجلی، معدنیات اور قدرتی وسائل پر رائلٹی صوبوں کے حق کے مطابق نہیں دی جارہی۔ صوبہ سرحد کے ساتھ محصولات کی ادائیگی میں سنگدلی اور جانبداری کی مذمت کی گئی۔

☆ بلوچستان، قبائلی علاقہ جات اور شمالی علاقہ جات میں حکومتی پالیسیاں وفاق کے لیے خطرناک شکل اختیار کرچکی ہے۔ قومی جماعتوں اور

قومی سیاست کو نظر انداز کر کے فوجی طاقت کے ساتھ مسائل کا حل غلط اقدام ہے۔اس سے مرکز کے خلاف رجحانات پیدا ہو رہے ہیں۔ پارلیمنٹ،کابینہ اور پارلیمانی کمیٹی کی عملاً کوئی حیثیت نہیں۔فوجی حکمران طاقت کے ساتھ آئین، پارلیمنٹ اور جمہوری روایات کو پامال کر رہا ہے۔ بلوچستان کے عوام کے ساتھ ان کے مسائل کے حل کے لیے مکمل یکجہتی کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ بلوچستان اور قبائلی علاقہ جات میں ہر طرح کا فوجی آپریشن ختم کیا جائے۔سوئی میں خاتون ڈاکٹر کی بے حرمتی کی شدید مذمت کی گئی۔اس طرز کا واقعہ پوری قوم کے لئے المیہ ہے۔ نیز شمالی علاقہ جات میں مذہبی ہم آہنگی،رواداری اور یکجہتی کے لائحہ عمل کی تشکیل کے لئے اسلام آباد میں شمالی علاقہ جات کی دینی تنظیموں اور قائدین کا مشترکہ اجلاس تجویز کیا گیا ہے۔

<u>معاہدہ ۱۷ ویں ترمیم سے انحراف:</u> حکومت اور ایم ایم اے کے درمیان آئینی بحران کے خاتمہ کے لئے معاہدہ طے پایا تھا۔اس معاہدہ میں حکومت کو دی جانے والی رعایت اس شرط پر تھی کہ صدارت سے فوجی عہدہ الگ ہو جائے اور پارلیمنٹ آئین کے مطابق کام کرے اور ملک فوجی بالا دستی سے نجات حاصل کرے۔لیکن جنرل پرویز مشرف نے 31 دسمبر 2004ء تک فوجی عہدہ چھوڑنے کی بجائے دونوں عہدے رکھنے کا اعلان کر کے 15 کروڑ عوام کے ساتھ بدعہدی کی ہے،اور عملاً انہوں نے خود ایم ایم اے کے ساتھ معاہدہ کو توڑ دیا ہے۔ اس لئے متحدہ مجلس عمل پر اس معاہدہ کی کوئی پابندی نہیں۔حکومت نے اپنے عمل سے 17 ویں آئینی ترمیم کو بھی بے معنی اور لا حاصل بنا دیا ہے۔اس صورت حال کی تمام تر ذمہ داری جنرل پرویز مشرف پر عائد ہوتی ہے۔ جنرل پرویز مشرف کی عہد شکنی کی وجہ سے صدارت اور فوجی عہدہ کی اب کوئی آئینی حیثیت نہیں ہے۔

سپریم کونسل نے طے کیا ہے کہ سینیٹ اور قومی اسمبلی میں دینی اور قومی مسائل پر موثر اور بھرپور کردار ادا کیا جائے۔ایوانوں میں اپوزیشن کی دیگر جماعتوں کے ساتھ بھی مشاورت جاری رکھی جائے۔ان حالات کے پیش نظر متحدہ مجلس عمل کی سپریم کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک کے اسلامی نظریاتی کردار کی حفاظت کی جائے، 1973ء کے دستور کو محفوظ رکھا جائے، جنرل پرویز مشرف استعفیٰ دیں اور آئین کے مطابق صدر کا انتخاب کرایا جائے، پاکستان کی آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے خارجہ پالیسی ترتیب دی جائے،عوام کے معاشی،سماجی حقوق اور جان، مال و عزت کی حفاظت میں حکومت ناکام ہے۔ملک میں غیر آئینی حکمران کے استعفیٰ کے لئے جدوجہد جاری رکھی جائے اور اپوزیشن جماعتوں کو بھی ساتھ لے کر چلا جائے۔

<u>ایم ایم اے کے پروگرام:</u> سپریم کونسل نے اتفاق رائے سے ماہ فروری اور مارچ 2005ء کے پروگراموں کے لئے درج ذیل شیڈول کا اعلان کیا ہے:۔

بدھ	23 فروری	قومی اسمبلی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس
	23-24-25-28	قومی اسمبلی کا اجلاس
سوموار	28 فروری	پشاور: ایم ایم اے صوبائی تنظیم کا انتخاب (10 بجے صبح)
بدھ	2 مارچ	لاہور: ایم ایم اے صوبائی تنظیم کا انتخاب (10 بجے صبح)
بدھ	9 مارچ	اسلام آباد: مظاہرہ (آل پارٹیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس
جمعرات	10 مارچ	اسلام آباد: شمالی علاقہ جات (دینی جماعتوں کے نمائندوں کا اجلاس)

جمعہ	18 مارچ	رحیم یار خان تا سکھر براستہ کشمور (کاروان)
ہفتہ	19 مارچ	سکھر تا حیدر آباد براستہ خیر پور، نواب شاہ (کاروان)
اتوار	20 مارچ	حیدر آباد تا کراچی (کاروان/ملین مارچ)
منگل	22 مارچ	راولپنڈی سے گوجرانوالہ (کاروان)
بدھ	23 مارچ	گوجرانوالہ سے لاہور (کاروان/ملین مارچ)
جمعہ	25 مارچ	کوئٹہ : ملین مارچ
اتوار	27 مارچ	پشاور: راولپنڈی سے پشاور (کاروان/ملین مارچ)

تمام صوبائی، ضلعی تنظیمیں مقامات اور کارکنان کو متحرک کرنے اور پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لیے بروقت منصوبہ عمل تیار کر لیں۔صوبائی تنظیمیں پروگراموں کی کامیابی کے لیے اپنے اپنے صوبوں میں کام کی ذمہ دار ہیں۔

محترمی و مکرمی! سپریم کونسل نے اس امر کا نوٹس لیا کہ بلدیاتی انتخابات کیلئے ایم ایم اے کی جماعتیں دیگر جماعتوں کیساتھ مل کر انتخاب لڑیں گی۔ایسی صورت حال سے متحدہ مجلس عمل کے لیے مشکلات پیدا ہوں گی۔اس لیے صوبوں اور اضلاع کی تنظیموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ضلع/ تحصیل/ٹاؤن اور یونین کونسل سطح پر بلدیاتی انتخابات کیلئے ایم ایم اے کی جماعتوں کو ہی باہمی اتحاد/ایڈجسٹمنٹ کے لیے ترجیح دی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی بالادستی اور عوام کی گردنوں پر مسلط سیکولر غیر آئینی حکمران سے نجات دلانے کی توفیق دے۔آمین!

والسلام خاکسار لیاقت بلوچ ڈپٹی سیکرٹری جنرل متحدہ مجلس عمل پاکستان

(۱۸)

۲۱/جولائی ۲۰۰۵ء

(مشاورتی اجلاس)

محترمی و مکرمی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امید ہے خیریت سے ہوں گے۔صدر متحدہ مجلس عمل پاکستان محترم قاضی حسین احمد صاحب نے مرکزی سپریم کونسل کا اجلاس حسب پروگرام طلب فرمایا ہے۔ ۲۷/جولائی ۲۰۰۵ء بروز بدھ ۶:۰۰ بجے شام، مکان نمبر ۱۳۰، سٹریٹ نمبر ۱۴، سیکٹر E-7، اسلام آباد، فون نمبر 051-2278971 اجلاس میں عالمی حالات، خصوصاً لندن بم دھماکوں کے بعد پاکستان میں حکومتی اقدامات، بلدیاتی انتخابات، کراچی میں حکومت سرپرستی میں جاری دہشت گردی، ملک کی معاشی صورت حال، حسبہ بل اور وفاقی حکومت کا رویہ، قبائلی علاقہ جات میں فوجی آپریشن، امریکی اقدامات، قومی سلامتی کے امور پر مشاورت اور آئندہ کا لائحہ عمل پیش نظر ہے۔ آپ سے بروقت شرکت کی درخواست ہے۔اجلاس میں سربراہ کے ہمراہ دو نمائندے شرکت کریں گے۔

والسلام لیاقت بلوچ

ڈپٹی سیکرٹری جنرل متحدہ مجلس عمل

ارباب لیاقت علی خان

ممبر پاکستان پیپلز پارٹی، پشاور

(خیریت پرسی)

۲۰مئی ۲۰۰۸ء

محترم جناب مولانا صاحب۔السلام علیکم!اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو آباد رکھے آمین یہ خط آپ کے خیریت پرسی کے لیے ارسال کررہاہوں سلام منظور کریں اور دعاؤں میں خصوصی طور سے یاد فرمائیں۔آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔

آپ کا تابعدار ارباب لیاقت علی خان

☆☆☆

مولانا لیاقت علی شاہ[1] کراچی

(موجودہ حالات میں جمعیۃ کی جامع پالیسی کی ضرورت)

۲۵ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ ،۸راگست ۱۹۹۹ء

حضرت اقدس امیر وقائد جمعیت علماء اسلام پاکستان۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔آپ کی کراچی آمد کے موقع پر چند معاملات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتاہوں۔امید ہے کہ آپ ہمدردانہ غور کرینگے۔

۱۔ ملک کی داخلی اور خارجی صورت حال پر آپ کی گہری نظر ہے۔اس بارے میں جمعیت کا مؤقف عوام کے سامنے آنا چاہیے۔

۲۔ چونکہ حکومت نے کارگل کے محاذ کے بارے میں عوام کی صحیح ترجمانی نہیں کی بلکہ ان کے جذبات کے خلاف فیصلے کیے ہیں جس سے عوام میں شدید مایوسی پیدا ہوئی ہے۔لہٰذا آپ بین الاقوامی میڈیا پر پاکستانی عوام کی صحیح ترجمانی فرمایئے۔

۳۔ چونکہ یہ دور شدید فتنوں کا دور ہے۔روزانہ نئے نئے فتنے سر اُٹھا رہے ہیں،اس وجہ سے بھی عوام گمراہ ہورہے ہیں۔ان فتنوں کی صحیح نشاندھی اور صحیح رہنمائی علماء کرام ہی کرسکتے ہیں اس سلسلہ میں جمعیت اپنا کردار ادا کرے۔

۴۔ چونکہ شہر کراچی اس وقت بہت ہی زیادہ آفات ومصائب میں گھرا ہوا ہے۔اور سیاستدان نسلی گروہوں میں بٹ چکے ہیں اور اپنے مفادات حاصل کرنے کی چکر میں معروف ہیں۔عوام شدید مہنگائی ، بہت ہی زیادہ بے روزگاری،امن وامان کی بگڑی ہوئی صورت حال بجلی اور پانی کے مسائل سے نالاں ہیں۔

اس صورت حال کا تجزیہ فرما کر جمعیت کے پلیٹ فارم سے عوام کے مسائل کے حل کیلئے جامع پالیسی بنائی جائے۔اور عوام کی صحیح ترجمانی کی

[1] شیخ وقت مولانا عبدالغفور عباسیؒ مہاجر مدینہ سے خاندانی اور روحانی وابستگی ہے ا نکے ملفوظات وارشادات اور دیگر اہم دینی کتابیں شائع کیں۔کراچی میں جامعہ اسلامیہ درویشیہ کے ذریعہ علمی ودینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

جائے۔اس طرح سے عوام کے مسائل حل کرنے میں مدد بھی ملے گی۔اور عوام کی ہمدردی بھی جمیعت حاصل کر سکے گی۔

۵۔ چونکہ میڈیا پر بے دین لوگوں کا قبضہ ہے۔اور دن رات وہ عوام کو گمراہ کرر ہے ہیں۔اس سلسلہ میں جمیعت کے پلیٹ فارم سے عوام کے لئے دینی اجتماعات کا اہتمام ہونا چاہیے۔جن میں انکی ذہنی تربیت بھی ہو سکے گی۔اور وہ علمائے کرام سے نزدیک بھی ہو جائیں گے۔اور جمیعت کی طرف سے لٹریچر فراہم کیا جائے تو بہت ہی بہتر ہوگا۔

۶۔ جمیعت کے کراچی کے اکثر عہدہ داران نوجوان ہیں اور وہ بھر پور طریقہ سے خدمت بھی کرر ہے ہیں۔مگر اس کے ساتھ ہی انہیں اپنے اکابرین کے تجربات سے استفادہ ضرور حاصل کرنا چاہیے۔اس سلسلہ میں دینی اجتماعات میں شہر کے مقتدر اور جید علماء کرام کو مدعو کر کے اُن سے سر پرستی کی درخواست کی جائے۔

۷۔ چونکہ آپ ایک طویل عرصہ سے پارلیمانی نظام سے وابستہ رہے ہیں اور نظام اسلام کے نفاذ کے حوالہ سے آپکی خدمات بھی یادگار رہنگی مگر آپ بھی اس سلسلہ میں اتفاق کرینگے۔کہ انتخابی سیاست سے اقامتِ دین کا فریضہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔لہٰذا اس نظام کا متبادل نظام،صحیح طریقہ سے،اور صحیح وقت پر عوام کے سامنے پیش کیا جانا چاہیئے۔تاکہ عوام اُس طریقہ سے نفاذ اسلام کے برکات سے مستفید ہوسکیں۔

۸۔ اسلام کے نظام معیشت پر آپ کی گہری نظر ہے۔مگر ملک میں اسلامی نظام معشیت کیلئے بہت سی رکاوٹیں موجود ہیں۔اس سلسلہ میں عوام کی رہنمائی کیلئے نظام معیشت کے خدوخال نمایاں کئے جائیں۔اور اگر جمیعت پہل کرے کہ ملک میں اسلامی بنک (بغیر سود) کے قائم کرے تو بہت ہی کامیاب رہے گا۔اس سلسلہ میں ہندوستان میں جمیعت علماء ہند اور برطانیہ میں جمیعت علماء برطانیہ، بنگلہ دیش میں اسلامی بنک کے تجربات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

۹۔ آخری گزارش یہ ہے کہ آپ ہر ماہ اگر نہ ہو سکے تو کم از کم کراچی کے لئے تین ماہ میں ایک بار ضرور وقت دیں اور سارے ملک میں ششماہی اگر نہ ہو سکے تو سالانہ دورہ ضرور ہونا چاہیے۔

۱۰۔ آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور آپ کی عمر دراز ہو جائے۔اور جمیعت کے دونوں گروپوں کے اتحاد کے لئے آپ کی کوششیں بارآور ثابت ہو جائیں۔(کیونکہ انتشار وافتراق سے ہمیشہ دشمن کو ہی فائدہ ہوتا ہے)اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر رہے امین۔

اللہ جل شانہ کا ارشاد پاک ہے یا ایھاالذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللّٰہ مع الصابرین. وأخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین.

آپ کی دعاؤں کا محتاج

لیاقت علی شاہ خادم جامعہ اسلامیہ درویشیہ،

سندھی مسلم سوسائٹی کراچی

مولانا محمد مالک کاندھلوی[1] جامعہ اشرفیہ لاہور

(۱)

۲۱ شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ (الحق کی تحریری معاونت)

بگرامی خدمت محترم المقام حضرت مولانا المکرم دامت مکارمکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔بعد سلام مسنون واستدعاء دعا آنکہ گرامی نامہ ٹنڈوالہ یار سے یہاں لاہور ناچیز کو موصول ہوا گذشتہ ہفتہ لاہور حاضر ہوا تھا۔اور ختم رمضان المبارک تک قیام لاہور ہی میں رہے گا آنمحترم کے مکتوب کو یہ ناچیز اپنے حق میں ذرہ نوازی اور عزت افزائی سمجھتا ہے۔ناچیز اپنے کو کسی قابل نہیں شمار کرتا اپنے بزرگوں کی یہ ذرہ نوازی ہے کہ وہ مجھ جیسے علم وعمل کے بضاعۃ مزجاۃ سے بھی محروم انسان کو اس درجہ میں تصور فرمادیں بہرکیف یہ ناچیز اپنی استطاعت کے بقدر جو کچھ لکھ سکے گا لکھ کر آنمحترم کے جریدہ کے لئے پیش کردے گا۔ فقط والسلام محمد مالک کاندھلوی غفرلہ

(۲)

۱۳ رشوال ۱۳۸۹ھ (دارالعلوم کے ساتھ قلبی تعلق الحق کی خریداری)

گرامی قدر محترم المقام زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔اس وقت کتب خانہ والے کمرہ میں آپ کا کارڈ نظر پڑا جو بظاہر رسالہ میں رکھا ہوا ہوگا۔جس سے معلوم ہوا کہ سالانہ چندہ روانہ نہیں کیا جاسکا۔ناچیز محض دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ قلبی تعلق اور دینی پرچہ کے تعاون ہی کی غرض سے پرچہ کے زرمبادلہ بھیجتا ہے ورنہ دیکھنے کا تو شاذ ونادر ہی کہیں اتفاق ہوتا ہے۔میں نے شعبان سے قبل غالباً آپ کے اطلاعی کارڈ پر یہاں ایک صاحب کو لکھ دیا تھا کہ آپکو منی آڈر کردے۔میں اس وقت سالانہ امتحان میں معروف تھا پھر شعبان کے شروع ہی میں کویت اور سفر حجاز کی تیاری تھی۔چنانچہ ۱۲ شعبان کو یہاں سے روانہ ہو کر اب بعد عید واپسی ہوئی ہے۔رمضان المبارک حرمین شریفین میں گزارا۔اس وقت یہ معلوم ہونے پر افسوس ہوا۔امید ہے کہ کوئی خیال نہ کریں گے۔دس روپیہ ذریعہ منی آڈر ارسال ہیں بظاہر ڈاک کے نقصان کا تدراک ہی ہوجائے۔حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون پہنچادیں اور درخواست دعاء۔ والسلام محمد مالک کاندھلوی

(۳)

۱۹ رذی قعدہ ۱۳۹۰ھ (الحق پرآشوب دور میں کلمۃ الحق وانعام خداوندی O کتاب تاریخ حرمین کی طباعت)

گرامی قدر برادر محترم ومکرم زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔پرچہ بحمداللہ ہر ماہ پہنچتا رہتا ہے۔گذشتہ عرصہ میں باہر رہا۔اور مختلف قسم کی ذہنی الجھنیں رہیں دل چاہتا تھا کہ آپکی خدمت میں عریضہ ارسال کروں۔الحمدللہ پرچہ کا معیار نہایت بلند ہے۔اگر اسوہ صحابہ اور خلفائے راشدین کے دور حکومت کے انتظامی اور معاشی خوبیاں بھی مختلف عنوانات کے تحت آتی رہیں تو میرا ناقص خیال ہے کہ پرچہ کی افادیت میں اور بھی عظمت وبرتری پیدا ہوجائے گی۔الحق اس پرآشوب دور میں بے شک کلمۃ الحق ہے۔اور کلمۃ اللہ ھی العلیا اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے ایسے جرائد کا وجود نہایت ہی قابل قدر وانعام خداوندی ہے۔پرچہ کی اشاعت میں محض برائے

---

[1] مولانا موصوف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے فرزند رشید، علمی جانشین، درس وتدریس کے ساتھ قومی وملی مسائل میں بھی فکرمند رہتے۔وفاقی مجلس شوریٰ (اسمبلی) میں ہمارے ساتھ مشترکہ کام کرتے رہے۔

نام شرکت کی غرض سے دس روپے جیسی حقیر رقم ارسال ہے قبول فرما کر ممنون فرمائیں۔
کتاب تاریخ حرمین اسی ہفتہ طبع ہو کر آئی ہے۔ اسکے پانچ نسخے ارسال ہیں۔ ایک آنعزیز کیلئے اور ۲ دارالعلوم حقانیہ کے کتب خانہ کیلئے اور ۲ عدد بغرض تبصرہ۔ امید ہے کہ جلد کتاب کے مضامین پر نظر فرما کر تعارف اور تبصرہ سے ممنون کریں گے۔

فقط والسلام احقر محمد مالک کاندھلوی غفرلہ

(۴)

۲۱ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ (حکیم الامۃ کے مواعظ وتصانیف کی اشاعت کا پروگرام)

گرامی قدر محترم ومکرم زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام مسنون آنکہ ایک عرصہ سے دل میں یہ احساس شدت کے ساتھ پا رہا تھا کہ حضرت حکیم الامتہؒ کے مواعظ وتصانیف کی اشاعت کا باقاعدگی کی ساتھ کوئی سلسلہ شروع کیا جائے۔ ناچیز نے اس غرض کیلئے مکتبہ اشرفیہ قائم کیا اور ماہانہ اشاعت کے ذریعہ حضرتؒ کے مواعظ وملفوظات کی اشاعت شروع کر دی ہے۔ آپکے موقر ماہنامہ میں اسکے تعارف کیلئے درخواست ہے امید کرتا ہوں کہ مکتبہ کے تعارف سے حضرت رحمہم اللہ کے عقیدتمند حضرات کو آپ متوجہ فرما کر مکتبہ اور اراکین مکتبہ کو ممنون فرمائیں گے۔ مجموعہ وعظ کی دو کاپیاں مع تعارف ارسال ہے۔ فقط والسلام محمد مالک کاندھلوی غفرلہ
حضرت مولانا دامت برکاتہم کی خدمت اقدس میں سلام مسنون عرض ہے اور درخواست دعا

(۵)

۸ صفر ۱۳۹۶ھ (شیخ الحدیث کی ناسازیٔ طبع پر تشویش)

برادر گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مرسلہ چیک ملا۔ وصولی اور خیروعافیت سے مطلع کر کے مطمئن فرمائیں۔ حضرت مولانا دامت برکاتہم کی علالت اور ناسازی طبع سے تشویش ہے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صحت وعافیت عطا فرمائے اور ان کے فیوض سے اہل علم اور مسلمانوں کو مستفیض فرماتا رہے۔ میری طرف سے سلام مسنون عرض کر دیں اور درخواست دعاء۔

والسلام محمد مالک کاندھلوی

(۶)

۲۳ محرم الحرام ۱۳۹۶ھ (الحق دارالعلوم کیلئے چیک)

برادر گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہونگے دیگر آنکہ اس وقت ماہنامہ ''الحق'' جو ٹنڈو اللہ یار کے پتے سے منتقل ہو کر یہاں لاہور جامعہ اشرفیہ مجھ کو ملا اس کے ساتھ ارسال کردہ خط بھی ملا۔ جسکے مضمون پر مطلع ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ماہنامہ ''الحق'' کے چندہ کے بارے میں آپ نے پہلے بھی کوئی خط ارسال فرمایا تھا جو مجھے نہیں ملا۔ میں ۲۹ نومبر کو سفر حج کے لیے روانہ ہوا تھا اور ۸ جنوری کو کراچی واپس پہنچا۔ سال گزشتہ کے متعلق بھی مجھ کو کوئی خیال نہیں رہا کہ یاددھانی کے لیے کوئی اطلاع ملی ہو اس پر ندامت ہوئی بہرکیف اس وقت یہ چیک ارسال ہے۔ پرچہ بھی جو حساب آنمحترم نے میرے ذمہ لکھا وکل ۲۴ یہ چیک مبلغ تمیں روپیہ کا پیش ہے قبول فرما کر ممنون فرمائیں۔ وی پی کا بھی مجھے علم نہیں امید ہے کہ معذرت قبول فرمائیں گے، حضرت مخدوم مولانا عبدالحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا پیش فرمادیں۔ پرچہ ٹنڈو اللہ یار کے پتہ پر جاتا ہے تو اسکا پتہ تبدیل کرا کے لاہور جامعہ اشرفیہ کرادیں، اور ایک پرچہ حضرت والد صاحب رحمہ اللہ علیہ کے عنوان سے آتا ہے اسکو بند کردیں تاکہ ایک پرچہ کا ضیاع نہ ہو

۔(نوٹ) چیک اس گمان کے باعث ارسال کیا کہ دارالعلوم کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جائے گا اگر باعث زحمت ہو تو مطلع کر دیں منی آڈر کر دونگا۔ محمد مالک عفی عنہ

(۷)

(مولانا ادریس کاندھلوی کی تفسیر معارف القرآن کا تکملہ (جلد دہم) شیخ الحدیث کی رائے کی خواہش)

شوال ۱۴۰۱ھ

برادر گرامی مولانا سمیع الحق صاحب زیدمجدہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔حضرت قبلہ دامت برکاتہم کی صحت کی وجہ سے فکرو پریشانی ہے۔دعا ہے کہ خداوند عالم ان کے سایہ عاطفت کوتادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔میری طرف سے بعد مزاج پرسی سلام مسنون عرض کردیں اور دعا کی درخواست۔

حضرت والد صاحبؒ کی تفسیر معارف القرآن کا تکملہ شروع کیا ہے۔جو جلد دہم کی صورت میں ہے۔اسکے پانچ نسخے ارسال ہیں۔ایک حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں پیش کردیں تاکہ موصوف محترم اسکو ملاحظہ فرما کراپنی مبارک دعاؤں سے سرفراز فرمائیں اور اگر بار خاطر نہ ہو تو دو چار لفظ اپنی رائے مبارک کے بھی تحریر فرمادیں تاکہ وہ ناچیز خادم کے واسطے باعث سعادت وسرفرازی ہوسکے۔دوسرا نسخہ آپکی خدمت میں پیش ہے قبول فرمائیں تیسرا نسخہ کتب خانہ دارالعلوم میں داخل فرمادیں۔اور باقی ۲ نسخے وہاں کے قرب وجوار میں جو اہم مدرسے ہوں ان کو حسب سہولت بھجوادیں ممنون ہوں گا۔اس تکالیف دہی کی معذرت چاہتا ہوں۔اور کیا عرض کروں پھر استدعاء دعاء وشوق لقاء والسلام احقر کم الخفیر محمد مالک کاندھلوی

(۸)

یکم مارچ ۱۹۸۱ء

(تمام مکاتب فکر کا ایک اہم اجتماع)

گرامی قدر محترم القام دام مجدکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔یہ عریضہ ایک دعوت نامہ کے ہمراہ ارسال خدمت ہے جو تمام مکاتب فکر کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔یہ اجتماع موجودہ حالات میں جس اہمیت کا حامل ہے۔وہ آنمحترم سے مخفی نہیں۔امید ہے کہ دینی تقاضہ کے پیش نظر ضرور شریک ہونگے اور جملہ علماء دیوبند کی طرف سے آپ نمائندگی کا حق ادا فرمائیں گے۔ اجتماعی مشورہ میں یہ طے ہوا ہے ہر مسلک سے تعلق رکھنے والے مدعو حضرات کو ان داعی حضرات میں ہر ایک داعی ایک خصوصی معروض کے ذریعہ بھی گزارش کرے کہ وہ ضرور اس میں شرکت فرمائیں۔یہ اجلاس بڑی ہی بے سروسامانی کے عالم میں ہو رہا ہے جسکے باعث ندامت بھی ہے۔تاہم مصارف سفر تشریف آوری پر پیش خدمت کر دیئے جائیں گے۔وقت بہت کم ہے۔بذریعہ خط یا فون تشریف آوری کے پروگرام سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ والسلام محمد مالک کاندھلوی

(۹)

۹ مارچ ۱۹۸۱ء

(نفاذ اسلام، اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے موثر تدابیر کیلئے تمام مکاتب فکر کا اجتماع)

بخدمت گرامی قدر!السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔خدا کرے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں آمین۔ملک جس نازک دور سے گزر رہا ہے اس کی تفصیلات آنجناب سے مخفی نہیں ہوں گی۔ایک طرف نفاذ اسلام کے متواتر چرچے کے باوجود عملی زندگی میں نہ صرف یہ کہ اس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا بلکہ بہت سے گوشوں میں حالات پہلے سے ابتر ہو رہے ہیں اور دوسری طرف ملک میں ایک بار پھر انتشار کی فضا ہموار ہو رہی ہے

اِن حالات میں عوام ایک شدید بے یقینی اور بے چینی کی کیفیت میں مبتلا ہیں۔

اہلِ علم کا فریضہ ہے کہ وہ ہر خوف وطمع سے بے نیاز اور ہر قسم کی سیاسی اور جماعتی وابستگی سے بالاتر ہو کر دوٹوک انداز میں حق کو حق اور باطل کو باطل قرار دیں اور حکومت اور عوام دونوں پر یہ واضح کر دیں کہ دینی اعتبار سے اُن کیلئے صحیح راہ عمل کیا ہے؟

اس لئے ضرورت ہے کہ اِرشادِ باری تعاونو اعلی البر و التقوی پر عمل کرتے ہوئے تمام مکاتب فکر کے علماء اجتماعی طور پر کچھ ٹھوس تجاویز اور تدابیر مرتب کریں اور ان کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مستعد ہو جائیں اور درج ذیل امور پر غور کر کے کوئی موثر لائحہ عمل پیش کریں تا کہ ملک اور قوم درپیش خطرات سے محفوظ رہ سکے۔

۱۔ پاکستان میں اسلامی قوانین کے عملی نفاذ کی راہ میں بنیادی رکاوٹیں کیا ہیں اور ان کا حل کیا ہے؟

۲۔ پاکستان کے مسلمانوں کو اسلام کی بنیاد پر متحد کر کے ایک نمونے کا اسلامی معاشرہ تشکیل دینے کیلئے مؤثر تدابیر کیا ہو سکتی ہیں؟

۳۔ ملک میں بعض اسلام نا آشنا اور بڑی حد تک اسلام کے عملاً نفاذ کی راہ میں حائل عمال حکومت کے شر سے بچنے اور ان میں خیر کے پہلو کو واضح کرنے کیلئے کون سے عملی اقدامات مؤثر اور کامیاب ہو سکتے ہیں۔

چنانچہ ان عظیم مقاصد کے پیش نظر تمام مکاتب فکر کے علماء کا کل پاکستان اجتماع پیر ۹ رمارچ صبح دس بجے بمقام کوٹھی نمبر ۱۰۰ اجی بلاک ماڈل ٹاؤن طے کیا گیا ہے۔ اس اجتماع میں شرکت کیلئے آنمحترم کی خدمت میں یہ عریضہ ارسال ہے۔ یقین ہے کہ منظور فرما کر شرکت فرمائینگے۔ آپ کی تشریف آوری اس وقت نہایت اہمیت کی حامل ہوگی۔ آپ حضرات کا ملک اور قوم پر عظیم احسان ہوگا۔

تاریخ اجتماع: ۹ رمارچ بروز پیر ۱۹۸۱ء، مقام اجتماع: کوٹھی نمبر ۱۰۰ اجی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور، وقت: پہلا اجلاس صبح ۱۰ بجے تا ۲ بجے (وقفہ برائے نماز طعام ما حضر)، دوسرا اجلاس ۳ تا ۵ بجے، تیسرا اجلاس بعد از نمازِ عصر

داعیان

محمد حسین نعیمی	میاں فضلِ حق	محمد مالک کاندھلوی	
ناظم دار العلوم	ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث	شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ	حکیم عبدالرحیم اشرف
جامعہ نعیمیہ لاہور	پاکستان	لاہور	عفی عنہ

(۱۰)

۲۹ رمارچ ۱۹۸۱ء (اجتماع کا بیس نکاتی مشترکہ اعلامیہ صدر مملکت ضیاء الحق سے ملاقات)

محترم المقام گرامی قدر زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش ہے کہ ۹ رمارچ ۱۹۸۱ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں۔ تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علما کا ایک کل پاکستان اجتماع ہوا جسمیں ملک کی صورت حال اور علماء کرام کی ذمہ داریوں پر غور کیا گیا۔ اجتماع میں ایک بیس نکاتی مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا۔ اجتماع مذکور کی مختصر کاروائی لفِ عریضہ ہذا ہے۔ مشترکہ اعلامیہ میں بیان کردہ تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ایک اجلاس راولپنڈی میں مؤرخہ ۷ راپریل بروز منگل بوقت ۱۰ بجے صبح نیشنل سنٹر لیاقت باغ میں ہونا قرار پایا ہے۔ شرکائے اجلاس کا ایک نمائندہ وفد مشترکہ اعلامیہ کی بنیاد پر مرتب کردہ تجاویز لے کر اُسی روز یعنی ۷ راپریل کو صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق سے خصوصی ملاقات کرے گا، (صدر مملکت کے ساتھ ملاقات کی تاریخ اور وقت کا تعین ہو چکا ہے)۔ اِس ملاقات میں سربراہ مملکت سے دوٹوک الفاظ میں متفقہ طور پر مرتب کردہ تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے کہا جائے گا۔ آپ نفاذِ اسلام کی ہر سعی میں پیش پیش رہے ہیں۔ اجلاس کی اہمیت کو

مدنظر رکھتے ہوئے آپ اپنی تمام دوسری دینی ونجی مصروفیات کے بالمقابل اسکو فوقیت دیتے ہوئے شرکت فرما کر ملک اور ملت پر ایک عظیم احسان فرمائیں گے۔ والسلام الداعیان محمد مالک کاندھلوی غفرلہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
فضل الحق ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث پاکستان محمد حسین نعیمی ناظم جامعہ نعیمیہ لاہور حکیم عبدالرحیم اشرف عفی عنہ

(۱۱)

(راولپنڈی کا اجتماع)

یکم اپریل ۱۹۸۱ء

گرامی قدر محترم المقام دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ دیگر آنکہ ۷ اپریل ۸۱ء کو جو پنڈی میں علماء پاکستان کا ایک عظیم اجتماع طے ہوا ہے اسکے واسطے دعوت نامہ آنمحترم کو موصول ہو چکا ہوگا۔ یہ اجتماع اپنی اہمیت کے لحاظ سے ظاہر ہے۔ اس وجہ سے اس میں آپ ضرور شرکت فرمائیں پنڈی میں اگر آنمحترم اپنے کسی عزیز یا دوست کے پاس قیام نہ فرمانے والے ہوں تو پھر مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار فون نمبر 74489/70791 میں آنمحترم کے قیام کا انتظام ہوگا۔ آپ مدرسہ تعلیم القرآن میں تشریف لے آئیں۔ امید ہے کہ کوئی زحمت آنمحترم کو نہ ہوگی۔ والسلام آپ کا خادم محمد مالک کاندھلوی

(۱۲)

(پشاور میں اجتماع)

یکم ستمبر ۱۹۸۱ء

گرامی قدر برادر محترم زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام مسنون آنکہ خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہوں دیگر آنکہ گذشتہ مارچ کے مہینہ میں جس طرح علما کا اجتماع لاہور میں رکھا تھا اور پھر اپریل میں پنڈی میں ہوا تھا اسی طرح کا اجتماع اب ۸ ستمبر بروز منگل پشاور میں مولانا یوسف صاحب[1] کے ہاں رکھا ہے۔ آپ اور آپ اپنے ساتھ جس قدر مذہبی احباب کو پشاور لے جا سکتے ہوں۔ ضرور ہمراہ لے جائیں۔ تاکہ جو کوششیں شروع کی گئی تھیں ان کو برقرار رکھا جا سکے۔ زیادہ کیا عرض کروں بجز دعا اور شوق لقاء۔ تین روز سے مسلسل فون پر رابطہ کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہونے کی وجہ سے بذریعہ قاصد یہ عریضہ ارسال ہے۔

والسلام آپ کا مخلص محمد مالک کاندھلوی

(۱۳)

(شیخ الحدیث کی وفات خسران عظیم)

آج اس وقت یہ رنج والم کی خبر ملی کہ ہمارے بزرگ محترم حضرت مولانا عبدالحق " اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اس اندوہناک خبر سے قلب و دماغ پر بہت ہی اثر پڑا۔ مولانا کی رحلت سے قوم اور ملک بڑے ہی خسران عظیم کا شکار ہو گیا۔ ان کی زندگی اعلاء کلمۃ اللہ اور اسلام کی عظمتوں کو قائم کرنے کے لیے جہاد میں گذری۔ اب اس دور میں جبکہ ملک اور قوم کو ان کی سرپرستی کی زیادہ سے زیادہ ضرورت تھی محروم ہونا انتہائی صدمہ کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

---

[1] مہتمم جامعہ اشرفیہ، خطیب مسجد مہابت خان پشاور

ماہر القادری[1] ایڈیٹر فاران کراچی

(۱)

(تبصروں میں تاخیر پر معذرت)

۲۸/جنوری ۱۹۶۷ء

جناب مکرم! سلام ورحمت۔ "الحق" پابندی سے مل رہا ہے۔شکریہ آپ کا اشتہار انشاء اللہ ماہ مارچ کے شمارے میں آئے گا فروری کا شمارہ پریس میں ہے اس پر تبصرہ بھی ضرور ہوگا۔درجنوں کتابیں تبصرے کیلئے رکھی ہیں اس لئے ماہناموں پر تبصرہ میں تاخیر ہوجاتی ہے کیا کیا جائے۔اپنے رفقاء سے میرا سلام کہیں۔ طالب دعاء ماہرالقادری

(۲)

(کاش یہ خاک نشین علمبرداران حق کی کوئی خدمت انجام دے سکے)

مکرمی ومحترمی! السلام علیکم، آپ کے شکریہ نے خدا جانتا ہے نادم وشرمسار کیا۔ یہ آپ کی عالی ظرفی کی دلیل ہے کاش یہ خاک نشین علمبرداران حق کی کوئی خدمت انجام دے سکے۔ طلب دعا ماہرالقادری

(۳)

(قادیانی مسئلہ کے حل کے بعد مسلمانوں کی ذمہ داریاں O غیر مسلموں اور نبی کاذب کے موقف میں فرق)

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ

جناب مکرم! السلام علیکم۔گرامی نامہ ملا۔یادآوری کا دلی شکریہ۔آپ کا پہلا سوال۔

۱۔ قادیانی مسئلہ کے اس حل پر آپ کے احساسات،جذبات اور تاثرات کیا ہیں؟

جواب:۔اکتوبر کے "فاران" کا اداریہ (نقشِ اوّل) میرے احساسات کا آئینہ دار اور میرے جذبات وتاثرات کا ترجمان ہے اس مسئلہ کے حل ہو جانے سے ملک بہت بڑے بحران CRISIS سے محفوظ ہوگیا۔ورنہ ختم نبوت کے مسئلہ میں مسلمانوں کے جذبات آتشیں ہو گئے تھے اور وہ دستوری طور پر اس مسئلہ کے معلق ہونے سے تنگ آچکے تھے ارباب اقتدار کا یہ حال ہے کہ وہ اس مسئلہ کا کریڈٹ بھی لینا چاہتے ہیں۔ اور اس کا ذکر بھی انہیں زیادہ پسند نہیں ہے تیر از کمان رفتہ جستہ والا معاملہ ہے۔

۲۔ قادیانی فتنہ کے دینی اور سیاسی اثرات ملک وبیرون ملک پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں۔اقلیتوں کے تحفظ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا مسلمانوں کی ذمہ داری اس فیصلہ پر ختم ہوگئی یا اس فتنہ کے مہلک اثرات کا تعاقب واحتساب جاری رکھنا ہوگا۔

جواب:۔ مسلمانوں کی ذمہ داری اور زیادہ بڑھ گئی۔قادیانیوں میں تبلیغ کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ان پر اخلاق ومحبت کے ساتھ کام کیا

۱۔ ممتاز ادیب ونقاد ماہنامہ فاران کراچی کے مدیر شہیر (س)

۲۔ قادیانیوں کو اسمبلی میں غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد کرنے کے مزید کام کے بارہ میں مشاہیر ملک وملت سے مرتب نے استفسارات کئے تھے یہ خط اس کے جواب میں ہے

جائے اور خاص طور سے مرزا قادیان کی تحریریں انھیں پڑھوائی جائیں، کہ نبی تو کیا کسی شریف آدمی کے یہاں بھی کیا ایسی متضاد اور انمل بے جوڑ باتیں مل سکتی ہیں؟! اقلیت کے حقوق کا تحفظ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے۔ مگر مولانا مودودی کے بقول حکومت نے سانپ کو لاٹھی مار کر اُسے چھوڑ دیا ہے۔ اور چوٹ کھایا ہوا سانپ بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ قادیانی سیدھے سادے طور پر غیر مسلم ذمی کی حیثیت سے پاکستان میں امن و امان کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ مگر پاکستان اور ملت اسلامیہ کے خلاف سازش برداشت نہیں کی جاسکتی! یہ مسئلہ بھی بہت اہم اور خاص طور سے قابل غور ہے کہ مسلمانوں کی حکومت اور مسلم معاشرے میں نبی کاذب کی جھوٹی نبوت کی دعوت نہیں دی جاسکتی۔ یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں اور زرتشتوں کے کفر اور کاذب نبی کا نبوت کا موقف ایک جیسا نہیں ہے۔ یہ وہ کفر ہے جس کی تبلیغ مسلمانوں میں قانوناً ممنوع ہونی چاہیئے۔ جس طرح مسیلمہ کذاب کے نام کے ساتھ حضرت اور علیہ السلام کے القاب گوارا نہیں کئے جاسکتے، اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کے ساتھ تکریم و تعظیم اور احترام کے القاب برداشت نہیں کئے جاسکتے۔ ابوجہل اور ابولہب کافر تھے۔ منکر نبوت تھے۔ حضور کے دشمن تھے۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے حریف اور مدمقابل نہیں تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ مدعی نبوت ہے اس لئے اس کا موقف حضور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حریف کا موقف ہے۔ (استغفر اللہ) فافہم وتدبر والسلام طالب دعاء ماہر القادری

(۴)

(ڈیڑھ مہینہ کے اسفار) ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۶ء

جناب مکرم! السلام علیکم۔ "فاران" پابندی کے ساتھ ہر مہینہ بھیجا جارہا ہے۔ رسالہ کا نہ ملنا محکمہ ڈاک کی بدنظمی کا سبب ہے۔ آپ لکھیں کہ کس کس مہینہ کے شمارے نہیں ملے۔ تاکہ دوبارہ بھیج دیے جائیں۔

میں ڈیڑھ مہینہ سے سفر میں تھا۔ برمنگھم، لندن، قاہرہ اور اُس کے بعد زیارت حرمین شریفین کی سعادت۔۔۔۔ عید مدینہ منورہ میں کی۔

آپ کی تمام کتابوں پر تبصرہ آئے گا۔ مطمئن رہیں۔ پچھلے دو تین شماروں میں "بریلوی عقائد" پر طویل تبصرے آئے۔ کیا آپ کی نگاہ سے گزرے۔ امید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ مخلص۔ ماہر القادری

(۵)

(الحق میں ایک منظوم قصیدہ قواعد نظم و بحر کے خلاف ہے) ۱۴ مئی ۱۹۷۷ء

جناب مکرم! السلام علیکم۔ تازہ ترین "الحق" کے صفحہ ۴۲ پر جو منقبت رسول ﷺ ہے آخر یہ کس بحر میں ہے۔ ان شعروں کے کتنے ہی مصرعے بے ربط اور فارسی زبان کے ساتھ مذاق ہیں۔ "الحق" کے صفحہ نظم کے نگراں کون صاحب ہیں۔ اس سے زیادہ مجال عرض نہیں۔

خیر اندیش ماہر القادری

(۶)

(اشتہار کی اشاعت)

مکرمی۔ السلام علیکم۔ ماہ جون کے شمارے میں آپ کا اشتہار آگیا ہے۔ ماہ مئی کے شمارے کیلئے یہ اشتہار کتابت ہو چکا تھا۔ مگر مضامین کی ترتیب میں نہ آسکا اب شائع کر دیا گیا۔ کوئی اور خدمت نیاز مند ماہر القادری

مولانا مبارک علیؒ دیوبندی[1]

نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

۸۔۹۔۷۷ھ (تحصیل علم کیلئے دیوبند جانے کا جذبہ ویزا کے مشکلات)

برادر محترم زید مجدکم، سلام مسنون آپکا خط ملا۔ دارالعلوم دیوبند میں علم حاصل کرنے کا جذبہ قابل قدر ہے اللہ تعالیٰ آپکی آرزو پوری فرما دیں۔ ایف ویزا کیلئے دارالعلوم کے تصدیق نامہ کی ضرورت ہے۔ دارالعلوم کی اس تصدیق نامہ کے بعد آپکو ویزا ملے گا تصدیق نامہ کیلئے آپکے مکمل پتہ کی ضرورت ہے، جس میں ولدیت، سکونت، تھانہ، ڈاکخانہ، ضلع وغیرہ درج ہو۔ اور یہ بھی لکھا جائے کہ کیا کیا کتابیں پڑھ چکے ہیں اور کتنے سال دارالعلوم میں قیام کرینگے۔ ایک بات یہ ضرور یاد رکھئے کہ ایف ویزا حاصل کئے بغیر نہ آئیں اس ویزا کی عدم موجودگی میں داخلہ میں دشواری ہوگی۔ حضرت مہتمم صاحب حیدرآباد تشریف رکھتے ہیں۔ ۳۰ رمضان تک واپس تشریف لاویں گے۔ مولانا عبدالحق صاحب کو ہم سب کا سلام کہدیں۔ محمد مبارک علی

☆☆☆

مولانا مجاہد الحسینی لائل پور[2]

(۱)

۱۸ مارچ ۱۹۶۸ء (مشرقی پاکستان کا سفر ○ مولانا عبدالقادر آزاد کا تذکرہ اوقاف کا اجلاس)

برادر گرامی مولانا سمیع الحق صاحب زید عنایۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ آپ کے دونوں والا نامے موصول ہوئے یاد آوری کا شکریہ مشرقی پاکستان سے واپسی پر خانگی معروفیات کچھ اس نوعیت کی نکل آئیں کہ ذہنی اعتبار سے سخت پریشان حال رہا۔

میرے ایک پھوپھی زاد بھائی کو یرقان ہوگیا اس کے علاج معالجہ میں سخت معروف رہا قدرے افاقہ ہے۔ دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ تعالیٰ اسے اور میری بچی کو شفاء کاملہ عطا فرمائے! آمین۔

ادھر مولانا تاج محمود صاحب ایک دن آکر دماغ پر سوار ہوگئے کہ چند سطریں ابھی لکھ کر دو ۲۳ مارچ کا نمبر شائع ہو رہا ہے۔ انہیں لکھ کر دیا۔ اب آپ کیلئے لکھ رہا ہوں انشاء اللہ چند روز تک مضمون ارسال خدمت ہو جائیگا۔ تاثرات مشاہدات اور حضرت مولانا مدظلہ کی ایک تقریر زیر ترتیب ہے بے فکر رہیے۔ مشرقی پاکستان کے دوران سفر خصوصیت کے ساتھ چند معروضات پیش کی تھیں۔ آتے ہی چیف اوقاف سے ملاقات ہوئی اور ۱۶ مارچ کے لئے آپ حضرات کے لئے دعوت نامے جاری کرائے۔ اس اجلاس میں آپ کی شرکت ازیں ناگزیر تھی؟ جامعہ اسلامیہ کی طرف سے مولانا بادشاہ گل صاحب تشریف لائے تھے۔ آپ کے عدم شرکت اور خلاء زبردست محسوس ہوا۔ بہرحال

---

[1] حضرت مولانا مبارک علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۸ھ) اکابر علماء میں سے تھے، نصف صدی تک دارالعلوم دیوبند میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ۱۳۵۰ھ وفات ۱۳۸۸ھ دارالعلوم کے نائب مہتمم رہے۔ تحصیل علم اور شرف تلمذ حاصل کرنے کا جذبہ شدت اختیار کر گیا تھا دیوبند کیلئے ویزا کے سلسلہ میں یہ گرامی نامہ آیا۔ مزید تفصیل مکتوبات بنام شیخ الحدیث میں۔

[2] مولانا مجاہد الحسینی صاحب قلم، صاحب تصنیف، فیصل آباد میں ادارۂ صوت الاسلام کے نام سے دینی مصروفیت جاری رکھی۔

احتیاط کی ضرورت ہے۔ مشرقی پاکستان سے واپسی پر مولانا عبدالقادر صاحب[1] نے جو غلط پروپیگنڈا کیا اور ہمارے اور سوسائٹی کے درمیان خلیج پیدا کرنے کی جو حرکت کی ہے۔ اس کا تذکرہ کسی وقت زبانی کرونگا۔ آپ لوگ بھی خبردار رہیں۔ میں نے وہاں کے حضرات کو خط لکھدیا ہے نہ معلوم ان پر کیا گزری اور جن لوگوں کو یہ بھڑکا آئے ہیں ان دنوں ان کا انداز عمل کیا ہے؟ مجھے ذاتی طور سے سخت کوفت ہوئی۔ بھائی مجتبیٰ صاحب سے میرا وعدہ تھا کہ جب ان کی تشریف آوری ہوئی تو انہیں ساتھ لیکر اکوڑہ ضرور حاضر ہونگا انشاء اللہ۔ حضرت مولانا قبلہ زید مجدہم کی خدمت اقدس میں مؤدبانہ سلام عرض کیجیے۔ اور درخواست دعا۔ والسلام آپکا دعاجو مجاہد الحسینی

(۲)

۱۴ مئی ۱۹۷۲ء (شیخ الحدیث سے پشاور میں ملاقات)

برادر مکرم مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! پشاور میں حضرت مولانا مدظلہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو گیا تھا مگر آپ نہ مل سکے۔ الحق ان دنوں مجھے گھر میں نہیں مل رہا ہے۔ اگر میرا فہرست سے نام کاٹ دیا ہے تو ٹھیک ورنہ نہیں تو ملاقات کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔ کیا حضرت مولانا مدظلہ لائل پور کیلئے وقت فراغت نکال سکتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ سعادت آپ حاصل کرالیں تو بڑا احسان ہوگا۔ دعاؤں کا خصوصی طالب۔ آپ کا مجاہد الحسینی

(۳)

(مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارہ میں الحق کی خصوصی اشاعت ○ صحیح قدم حوصلہ افزاء نتائج)

۸ جنوری ۱۹۷۵ء

برادر مکرم مولانا سمیع الحق صاحب زید فضلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ میری گوشہ نشینی سے تو آپ واقف ہیں پچھلے دنوں ایک صاحب نے تذکرہ فرمایا کہ ماہنامہ الحق پشاور میں مختلف شخصیات کے تاثرات شائع کئے گئے ہیں جسمیں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد ارباب حکومت اور علماء کرام کو کیا کرنا چاہئے۔ ماشاء اللہ آپ نے موضوع کی اہمیت کو ملحوظ رکھ کر صحیح سمت قدم اُٹھایا ہے۔ آپ نے عوام کو جذبات کی تاریکیوں سے نکال کر فکر و تدبر اور عمل کی تابندہ راہوں پر گامزن کر دیا ہے انشاء اللہ اس کے نتائج حوصلہ افزا ہونگے میرے لئے الحق کا وہ خصوصی شمارہ مختص فرمایئے اور مجھے مستقل خریداروں میں شامل کر کے جریدہ میرے نام وی پی کر دیں۔ شیخ الحدیث مخدوم معظم حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں مؤدبانہ سلام عرض کر کے دعا کی درخواست کریں۔ احباب و متعلقین کی خدمت میں بھی سلام عرض۔ والسلام: مجاہد الحسینی

(۴)

۲۰ رشعبان المعظم ۱۳۹۹ھ (مسلم لیگ قائداعظم اور مجلس احرار پر مضمون)

اخی مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید فضلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ گذشتہ چند ماہ کی بات ہے کہ میں نے الحق میں شائع ایک مضمون کے سلسلے میں مسلم لیگ، قائداعظم اور مجلس احرار کے بارے میں چند سطریں لکھی تھیں وہ مضمون میں نے رجسٹری کیا تھا۔ اسکی اشاعت کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ ویسے گمان یہ ہے کہ وہ آپ کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔ اس لئے اسکی

---

[1] مولانا عبدالقادر آزاد مرحوم خطیب بادشاہی مسجد لاہور، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ کے ایک سفر مشرقی پاکستان میں ناچیز اور یہ حضرات بھی شریک سفر رہے۔ اب معلوم نہیں کن امور کی طرف اشارہ ہے۔

اشاعت نہ ہوسکی۔ اگر بارِ خاطر نہ ہو تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہ مضمون مجھے واپس کر دیا جائے۔ تاکہ کسی دوسرے پرچے میں اسکی اشاعت کا اہتمام کرسکوں اس مضمون میں کوئی بات وضاحت طلب ہے تو اس سلسلہ میں رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ یا آپ کے بعض حصوں سے عدم اتفاق کا اظہار کر کے اسکی اشاعت کا اہتمام کر سکتے ہیں۔ اور حضرات قارئین سے ان کی رائے بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ مضمون کے مندرجات کہاں تک درست ہیں۔

بہرنوع۔ اگر مضمون ناقابل اشاعت ہو تو براہ کرم اسے واپس ارسال کر دیں مشکور رہونگا۔ مخدوم ومحترم حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کی خدمت میں مؤدبانہ سلام عرض کریں اور میرے لئے خصوصی طور پر سے دعا کرائیں۔ دردگردہ، بلڈ پریشر اور عارضہ قلب میں مبتلا ہوں۔ گردے میں پتھری کے باعث خاصی تکلیف ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرمائے والسلام دعاجو مجاہد الحسینی

(۵)

(وفاقی مجلس شوریٰ کی رکنیت پر خوشی O توقعات کا اظہار)

۷ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

مخدوم ومحترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید فضلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وفاقی مجلس شوریٰ میں آپ کی نامزدگی کی خبر پڑھ کر بے پایاں مسرت ہوئی ہدیہ تبریک قبول فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس اہم منصب کی ذمہ داریاں اور فرائض خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دینے کی سعادت سے سرفراز فرمائے اور اپنی نصرت شامل حال رکھے آمین۔

صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے آپکا انتخاب کر کے حق بحقدار رسید کا صحیح حق ادا کیا ہے۔ متوقع ہوں کہ اس دینی منصب کے تقاضے پورے کرنے کی بھرپور کوشش کر کے خصوصاً علماء کرام اور دینی حلقوں کو مایوس نہیں کریں گے۔ میری مخلصانہ دعائیں اور عملی تعاون ہمہ وقت آپ کے ساتھ ہے۔ والسلام مخدوم ومحترم حضرت شیخ والد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں بھی ہدیہ تبریک پیش کر کے دعا کی درخواست کریں۔ والسلام آپ کا دعاجو مجاہد الحسینی

(۶)

(شیخ الحدیث اور سمیع الحق کی رکنیت پارلیمنٹ O وفاقی شوریٰ کی کوششیں تاریخ ملی کا زرین باب)

۱۵ مارچ ۱۹۸۵ء

اخی مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید فضلہ (سینیٹر حکومت پاکستان)۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حالیہ انتخابات میں قومی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے مخدوم ومحترم حضرت شیخ الحدیث استاذ العلماء مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی اور سینیٹ کے رکن کی حیثیت سے آپ کی شاندار کامیابی پر بے پایاں مسرت ہوئی۔ مخلصانہ ہدیہ تبریک قبول فرمائیے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی وساطت سے پاکستان کو حقیقی اسلامی مملکت کے وجود اور اسلام کے صحیح نظام کے نفاذ سے سرفراز کرے۔ آمین

حضرت شیخ نے قومی اسمبلی میں اور آپ نے مجلس شوریٰ میں اسلام، ملت اور ملک کی جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں وہ ہماری تاریخ ملی کا ایک زریں باب اور قابل صد افتخار سرمایہ ہے۔ آپ کی شخصیات نے اپنے صوبے میں خصوصیت کے ساتھ جو اثرات چھوڑے اور لوگوں کے دل ودماغ پر جو زریں نقوش مرتسم کیے ہیں۔ یہ اسی کا مظاہرہ ہے کہ قوم نے حالیہ انتخاب میں آپ حضرات پر اپنے بھرپور اعتماد اور آپ حضرات کے ساتھ اپنی گہری عقیدت، محبت اور وابستگی کا اظہار کیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ صوبہ سرحد میں اسلامی فکر و نظر کے اصحاب اور دینی ذوق وجذبہ رکھنے والی شخصیات کو قیادت کی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں جو ہماری سیاست میں ایک نمایاں تغیر اور واضح تبدیلی کی

مستحسن علامت ہے، اس کے لئے آپ حضرات کا وجود اور آپ کی خدمات بڑا محرک اور سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور آپ کو بہت سے ملی اور ملکی فرائض بطریق احسن انجام دینے کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے اور اپنی نصرت وامداد شامل حال رکھے۔ آمین۔ میری دعائیں اور مخلصانہ تعاون ہمہ وقت آپ کے ساتھ ہے۔ مخدوم ومحترم حضرت شیخ زید مجدہم کی خدمت میں مؤدبانہ سلام عرض کر کے دعا کی درخواست کریں۔ والسلام: آپ کا دعاجو مجاہد الحسینی

(۷)

(خواجہ انیس اللہ ڈھاکہ کی آمد اکوڑہ آنے کا پروگرام)

برادر گرامی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید فضلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ ملا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ آپ کا اشتہار شائع کر دیا ہے مضمون آئندہ اشاعت میں آسکے گا۔ مولانا خواجہ انیس اللہ صاحب مدظلہ ڈھاکہ سے تشریف لے آئے ہیں۔ ۶/ اگست کو انہیں ہوائی اڈہ سے لے آئے۔ ان دنوں خدام الدین کے دفتر میں قیام فرما ہیں۔ ۱۰/ اگست کو انشاء اللہ میرے ہاں لائل پور تشریف لے جائیں گے۔ واپسی پر پنڈی اور اکوڑہ کا پروگرام بن رہا ہے۔ آپ کے ہاں آنے سے پیشتر اطلاع دی جائے گی۔ خواجہ انیس اللہ صاحب اور اس خادم کی جانب سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں سلام شوق زیارت!

انشاء اللہ میں بھی ساتھ آنے کی کوشش کرونگا۔ اور سب خیریت ہے۔ والسلام آپ کا دعاجو مجاہد الحسینی

(۸)

۴/ صفر ۱۴۰۹ھ (شیخ الحدیث کی وفات تیز روشنی کا بلب بجھ گیا ظلمت کدہ میں مینار رشد وہدایت)

مخدوم ومحترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید فضلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذشتہ دنوں ملتان مظفر گڑھ کے دوران سفر اخبار میں حضرت شیخ اور آپ کے والد ماجد کے سانحہ ارتحال کی خبر پڑھ کر بے حد صدمہ پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت شیخ قدس سرہٗ کی علمی عظمت اور آپ کی دینی وجاہت کا برصغیر پاک وہند کے تمام علمی ملی اور سیاسی حلقوں میں جو اعتراف اور احترام پایا جاتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ یقین جانئے۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی وفات کی خبر سے یوں محسوس ہوا جیسے تیز روشنی کا بلب یک لخت بجھ گیا ہو اور ہر طرف گہرا اندھیرا چھا گیا ہو۔ حضرت شیخ کی ذات گرامی واقعی اس ظلمت کدہ جہالت وضلالت میں مینار رشد وہدایت کی حیثیت رکھتی تھی۔ ان کی وفات سے نہ صرف برصغیر پاک وہند بلکہ دنیائے اسلام کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ اور عالم اسلام ایک جلیل القدر محدث وفقیہ، ایک ممتاز عالم دین، اور ایک بلند پایہ قومی وملی رہنما اور سیاست دان سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ کی مغفرت فرمائے۔ انہیں اپنے خاص جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ حضرات کو ان کے نقش قدم چلنے کی توفیق سے نوازتے ہوئے صبر واستقامت بخشے۔ آمین۔ آپ کا شریک غم مجاہد الحسینی

(۹)

یکم جنوری ۲۰۰۱ء (فیصل آباد کا سفر ○ دفاع افغانستان کونسل کے تاسیسی اجلاس پر خوشی)

مخدوم مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید فضلہ، مہتمم دار العلوم اکوڑہ خٹک ومدیر اعلیٰ مجلہ ''الحق'' السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، فیصل آباد میں آپکی تشریف آوری کی اطلاع مجھے عموماً اخبارات کے ذریعے اس وقت ملتی ہے جب آپ واپس تشریف لے جا چکے ہوتے ہیں اور زیارت وشرف ملاقات سے محرومی ہی میرے حصے میں آتی ہے خیر اسمیں آپکی ضرور کوئی مصلحت ہوگی۔

''دیدہ ودل کی شکایت ہے مگر تلخ سی ہے''

مجھے اخبارات کے ذریعے ہی معلوم ہوا کہ آپ ۱۰ جنوری ۲۰۰۱ء کو دارالعلوم اکوڑہ خٹک میں ملک کی دینی، علمی اور ملی شخصیات کا خصوصی اجلاس منعقد کر کے سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر محض علمی وفکری اساس پر کوئی نئی تنظیم قائم کرنا چاہتے ہیں ماشاء اللہ، یہ اہم ضرورت کی تکمیل اور عصری تقاضے کے عین مطابق مبارک اقدام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو کامرانی سے ہمکنار رکھے، آمین۔

اپنے اس دیرینہ خادم دعا گو کے لائق کوئی خدمت ہو تو تعمیل ارشاد موجب مسرت وطمانیت ہوگی جملہ شرکاء اجلاس کی خدمت میں سلام اور دعاؤں کی درخواست ہے۔ دارالعلوم کے اساتذۂ کرام اور ادارہ الحق کے اراکین کی خدمت میں خصوصی طور سے سلام عرض ہے۔

والسلام، آپکا دعا جو مجاہد الحسینی، ۶۵، بی پیپلز کالونی نمبر ا فیصل آباد

(۱۰)

(مکتوب نگار کے دولت کدہ پر حاضری O علماء دیوبند کے خلاف اہل حدیث رسائل کا نوٹس لینا ضروری ہے)

۹ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ / ۲ جولائی ۲۰۰۱ء

مخدوم ومحترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید فضلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بحمد للہ آپ مع اہل وعیال خیریت سے ہوں گے، آپ نے فیصل آباد میں تشریف آوری پر برق رفتار حالت میں غربت کدے کو رونق بخشی، ممنون ہوں کہ اپنے فراموش کردہ دعا جو کو یادوں میں جگہ دی، لیکن "اس آنے کو کیا کہیے اس جانے کو کیا کہیے" والی کیفیت اور ایک ہدم دیرینہ کی صحبت میں لحہ فراغت سے محرومی کا احساس ہنوز شدید تر ہے، اللہ تعالیٰ تلافی کی راہ فراہم کر دے۔ آپ کا اس علاقے میں تشریف آوری کا پروگرام ہو تو دعا گو اور دعا جو کو یاد رکھیں۔ ایک مضمون حضرت مولانا ظہیر الحق دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کی دینی، علمی اور ملی خدمات کے اعتراف کے سلسلے میں ارسال خدمت ہے، متوقع ہوں کہ ترمیم واصلاح کے اپنے حقوق استعمال کر کے اپنے مؤقر مجلہ الحق اکوڑہ خٹک میں شریک اشاعت کر کے ممنون فرمائیں گے۔

۲۔ علماء دیوبند کے خلاف گزشتہ چھ ماہ سے اہل حدیث اور الاعتصام لاہور میں جو مضامین شائع ہو رہے ہیں آپ جیسی عظیم علمی وادبی اور دینی شخصیات کو ان کا ضرور نوٹس لینا چاہیے۔ اور ممکن ہو تو اس عنوان سے اپنے ہاں اہل علم وقلم کا خصوصی اجلاس بغرض مشاورت واقدام منعقد کرنے کا بھی اہتمام کرنا چاہیے، اور خفتگان علماء دیوبند کو بیدار کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ امید ہے کہ آپ چند جملوں کی سمع خراشی سے صرف نظر فرمائیں گے اہل خانہ، اہل مکتب اور حلقہ طلباء کو سلام اور دعاؤں کی درخواست۔ والسلام دعا جو مجاہد الحسینی

☆☆☆

جناب مجیب الرحمان شامی[1] روزنامہ پاکستان

(۱)

(مسئلہ کشمیر پر قومی کانفرنس O نئے چیلنج اور ہماری حکمت عملی)

یکم جنوری ۲۰۰۱ء

مکرمی ومحترمی مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مسئلہ کشمیر جنوبی ایشیاء ہی نہیں پوری دنیا کے مسائل میں اہم ترین، قدیم ترین اور نمایاں ترین مسئلہ ہے۔ اسکے حل کیلئے مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ گیارہ برسوں سے تحریک بھی جاری ہے، اور اب تک قریباً ۸۰ ہزار شہری اس جدوجہد کے دوران بھارتی قابض فوج کے ہاتھوں جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ انہی قربانیوں کے باعث مسئلہ کشمیر آج ایک "فلیش پوائنٹ"

---

[1] مشہور ایڈیٹر کالم نگار کئی ہفت روزوں اور روزنامہ اخبارات سے وابستہ رہے اس وقت روزنامہ پاکستان کو چلا رہے ہیں۔

کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور اب عالمی سطح پر بھی اس کے حل کی خواہش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ پاکستان، بھارت اور کشمیر میں بھی اس حوالے سے غیر معمولی سرگرمیاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ مسئلہ کشمیر کے اس اہم مرحلہ پر "روزنامہ پاکستان" نے ۱۴ر جنوری ۲۰۰۱ء کو لاہور میں "مسئلہ کشمیر، نئے چیلنج اور ہماری حکمت عملی" کے عنوان سے ایک قومی کانفرنس کا اہتمام کیا ہے۔ سارا دن جاری رہنے والی اس کانفرنس میں قومی سیاسی قیادت، کشمیری قیادت اور حکومتی نمائندے شریک ہوں گے اور کشمیر پر امکانی مذاکرات کے لئے مشترکہ لائحہ عمل پر غور کریں گے۔ اس کانفرنس میں آپ کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے تاکہ کشمیر کی تازہ اور غیر معمولی اہمیت کی حامل صورتحال میں آپ کی دانش اور تدبر سے فائدہ اٹھا سکے۔

قومی کانفرنس میں چونکہ ملک کی اعلیٰ ترین سیاسی قیادت دانشور اور ماہرین شریک ہو رہے ہیں اس لئے اسے عوامی جلسہ بنانے کی بجائے اہل فکر و نظر کی محفل بنانے کی خواہش ہے۔ اس سلسلے میں آپ سمیت تمام شرکاء اور مقررین سے یہ درخواست کی جارہی ہے کہ آپ اپنی تجاویز اور صورتحال پر تبصرے کو ۵ سے ۸ منٹ تک سمیٹنے کی کوشش کریں گے اور قومی کانفرنس سے کم از کم چار روز قبل اپنے خیالات اور تجاویز تحریری طور پر بذریعہ فیکس، بذریعہ کوریئر سروس یا بذریعہ یو ایم ایس دفتر پاکستان ارسال فرمادیں گے تاکہ ان تجاویز کی نقول تمام شرکاء کو کانفرنس کے آغاز سے قبل پہنچائی جاسکیں۔ نیز سفارشاتی کمیٹی بھی ان نکات سے بروقت آگاہ ہو کر اپنی حتمی سفارشات ترتیب دے سکے۔

اس سلسلے میں روزنامہ پاکستان نے آپ سے "کوآرڈینیشن" کی ذمہ داری کانفرنس کی آرگنائزنگ کمیٹی کے ارکان نجم الحسن عارف اور آصف سلطان کو سونپی ہے جن سے آپ یا آپ کا سٹاف روزنامہ پاکستان کے فون اور فیکس نمبرز پر رابطہ کر سکتا ہے۔ اس کانفرنس کے لئے فیکس کا خصوصی نمبر 042-7586254 ہوگا۔ جس پر آپ بہ آسانی اور ہمہ وقت رابطہ کر سکیں گے اور اپنی تجاویز، سفارشات اور تقریر کا مسودہ پیشگی کانفرنس کی آرگنائزنگ کمیٹی کو ارسال کر سکیں گے۔ آپ کی طرف سے دعوت نامے کا جواب موصول ہونے پر فوری رابطہ کر کے کانفرنس سے متعلقہ مزید تفصیلات آپ کو ارسال کر دی جائیں گی۔ براہ کرم اپنے فون اور فیکس نمبر کے ساتھ ساتھ موبائل فون کا نمبر بھی آرگنائزنگ کمیٹی کو فوری طور پر فیکس کر دیں تاکہ آپ سے بہ آسانی رابطہ رکھا جاسکے۔ تاکید اعرض ہے کہ اپنی یقینی شرکت کے حوالے سے بذریعہ فیکس فوری طور پر آگاہ فرمائیں تاکہ ضروری انتظامات بروقت ہوسکیں۔ چشم براہ مجیب الرحمان ایڈیٹر روزنامہ پاکستان

(۲)

(عمر مجیب کی شادی کی دعوت)

ہمارے بیٹے عمر مجیب شامی اور بیگم و جناب محمد اصغر ملک کی صاحبزادی آنسہ رابعہ رفاقت کے مسنون سفر کا آغاز کر رہے ہیں ہم شکرگزار ہوں گے اگر آپ تشریف لا کر ہماری خوشیوں میں شریک ہوں۔

منتظر طاہرہ و مجیب الرحمٰن شامی

ومن ایاته ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیها و جعل بینکم مودة ورحمه

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری قسم سے جوڑی پیدا کیے تاکہ تم اُن سے آرام پاؤ اور تمہارے درمیان پیار اور مہربانی کو رکھا۔

مولانا مجیب اللہ ندوی اعظم گڑھ انڈیا
(قرآن کریم پر چار روزہ سیمینار)

مکرمی ومحترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قرآن کریم کے سیمینار سے متعلق ایک خط اور فہرست عنوانات آپ کی خدمت میں روانہ کی جا چکی ہے امید ہے کہ آپ نے اپنا مقالہ مکمل کرلیا ہوگا۔ ستمبر کے آخر یا اکتوبر کے شروع تک آپ کا مقالہ ہم کو مل جاتا تو ترتیب میں آسانی ہوتی۔ مجھ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ انشاء اللہ یہ مبارک سیمینار یکم تا ۴ نومبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۴ تا ۱۷ شعبان ۱۴۲۲ھ (پنجشنبہ تا یکشنبہ) چار روزہ منعقد ہوگا۔ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر امید ہے کہ آپ چار دن کا وقت اسکے لئے ضرور فارغ کریں گے۔ آپ کی شرکت ہمارے لئے باعث مسرت اور سعادت ہوگی۔ آپ کے سفر وحضر کی ہر خدمت سے ہمیں خوشی ہوگی۔

نوٹ:۔ کمپیوٹر ریزرویشن کی سہولت کی وجہ سے آمد ورفت کا ٹکٹ اپنے مقام ہی سے بنوالیں البتہ اس کی اطلاع ضرور کردیں کہ کس اسٹیشن سے اعظم گڑھ پہنچنے کے لئے سواری کا انتظام کیا جائے۔ خادم مجیب اللہ ندوی جامعۃ الرشاد اعظم گڑھ (انڈیا)

☆☆☆

مجید نظامی مدیر نوائے وقت

۱۵ مئی ۲۰۰۹ء (تعزیت اہلیہ کا شکریہ)

مولانا سمیع الحق صاحب ممبر سینیٹ آف پاکستان ایڈیٹر ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک۔ مکرمی! سلام مسنون۔ میری اہلیہ کی رحلت پر آپکا تعزیتی خط موصول ہوا۔ شریک غم ہونے پر میں اور میری بیٹی آپکے شکرگزار ہیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ احقر مجید نظامی مدیر نوائے وقت

☆☆☆

حکیم محمد اختر[1] پیر طریقت کراچی

(۱)

۹ رمضان المبارک از ڈھاکہ بنگلہ دیش (بھیجے گئے مسودہ مزاح سید الانبیاء میں عبارت کی تصحیح)

مکرمی ومحترمی جناب مولانا صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش خدمت میں یہ ہے کہ امید کہ خیر وعافیت سے ہونگے۔ ہم بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ آپ کی خدمت میں جو مزاح سید الانبیاء ﷺ اور اس سے مستنبطہ مسائل کا مسودہ بھیجا گیا اسکے صفحہ ۲۱ میں حدیث کی عبارت "لولا اشیاخ رکع وبھائم رتع واطفال رضع لصبت علیکم العذاب صبا" میں لصبت کی جگہ لصب ہوگی "تا" نہیں ہوگی تا کو ہٹا دیا جائے۔ حدیث کی عبارت مع حوالہ مندرجہ ذیل ہے۔ اسے شائع کیا جائے۔ (اور مذکورہ عبارت نہ شائع کی جائے) لَوْلَا عِبَادُ لِلّٰہِ رُکَّعٌ وَصِبْیَۃٌ رُضَّعٌ وبھَائِمُ رُتَّعٌ لَصُبَّ عَلَیْکُمُ الْعَذَابُ صَباً رُصَّ ثم رَصّاً (طب. حق) عن مسافع الدیلمی (ح) جامع الصغیر جلد ثانی صفحہ ۱۳۲ دعا کی درخواست ہے فقط والسلام حکیم محمد اختر

[1] اس وقت کراچی کے مشہور شیخ طریقت اشرف المدارس کے نام سے ادارہ اور الابرار کے نام سے مجلہ چلا رہے ہیں۔ مواعظ اور افادات کے کئی مجموعے شائع ہوئے جن کا ذکر خطوط میں ہے۔ انڈیا کے حضرت شاہ ابرار الحق'' کے اجلہ خلفاء میں سے ہیں اصلاح وارشاد کا سلسلہ بیرونی ممالک میں بھی جاری ہے ان کے فرزند حکیم محمد مظہر الاختر ٹرسٹ اور دیگر صورتوں میں انکی نیابت سارے کاموں میں کررہے ہیں۔

(۲)

۱۶ر جمادالثانی ۹۸ھ (کتاب روح کی بیماریاں اوران کا علاج برائے تبصرہ)

محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔گرامی نامہ ملا۔رسید اور نوازش نامہ نے مسرور کیا۔ایک پارسل جلدی پھر ارسال کرنے والا ہوں۔روح کی بیماریاں اوران کا علاج کا ۲ نسخہ برائے تبصرہ رسالہ الحق بھیج رہا ہوں۔حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت اقدس میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست معروض ہیں۔ محمد اختر عفی عنہ

(۳)

۵ر مئی ۱۹۷۸ء (شیخ الحدیث کی زیارت وملاقات کا اشتیاق)

محترم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت فیوضہم وجناب حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت عنایاتہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔احقر فروری ۷۸ء میں پشاور برائے زیارت حضرت مولانا فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم حضرت مولانا اشرف صاحب دامت عنایاتہم حاضر ہوا تھا۔دارالعلوم حقانیہ میں حاضری دے کر آپ حضرات کی زیارت وملاقات کا اشتیاق تھا۔مگر بعض اعذار و وجوہ مانع رہے۔اور منجملہ ایک سبب عدم تعارف تھا لیکن اس ناکارہ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ اس ناکارہ کی تالیفات سے مانوس اور باخبر ہیں۔آپ کے دارالعلوم کے دورہ حدیث کے ایک طالب علم نے اس ناکارہ کی تالیفات کی فرمائش بھی کی ہے اور انکی فہرست کا علم ان کو حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ سے ہوا ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ اب اس نواح کا سفر ہوا تو حاضری کا ابھی سے ارادہ کرلیا ہے۔کتب خانہ دارالعلوم حقانیہ کیلئے چند کتب تالیف کردہ بندہ ناچیز برائے وقف بک پوسٹ پارسل ہے۔رسید سے مطلع فرما کر ممنون فرمایا جائے دعوات صالحہ میں یاد رکھنے کی درخواست معروض ہے۔ طالب دعا محمد اختر عفی عنہ

کتاب صدائے غیب پر حضرت قاری طیب صاحب دامت برکاتہم کی تقریظ کا عکس چھپاں ہے کیونکہ یہ تاخیر سے حاصل ہوئی ارادہ ہے کہ یہ ایک صفحہ علیحدہ سے طبع کرا کے منسلک کردیا جاوے۔ والسلام فہرست کتب مرسلہ:۔ معارف مثنوی، معارف شمس تبریز، دنیا کی حقیقت، مجالس ابرار، صدائے غیب، تکمیل الاجر تحصیل العبد، معیۃ الٰہیہ، تلقین صبر جمیل، دستور تزکیہ نفس۔

☆☆☆

مولانا محمد اسلم [۱] نیو ٹاؤن کراچی

(۱)

۲۷ر محرم ۱۳۸۷ھ (امام شافعی اور شعر)

حضرت المکرم زیدت معالیہم۔السلام علیکم،''امام شافعی اور شعر'' کی قسط سوم دو تین روز تک ارسال خدمت کردی جائے گی اطلاعاً عرض ہے الحق کا اپریل کا پرچہ مل گیا ہے شکریہ!حضرت المخدوم مولانا محمد یوسف صاحب خیریت سے ہیں۔ فقط والسلام محمد اسلم عفا اللہ عنہ

[۱] اس وقت یہ نوجوان جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن کے درجہ تخصص میں زیر تعلیم تھے اور الحق کیلئے دیوان امام شافعی سے بڑے فاضلانہ مضامین لکھتے رہے۔

امام شافعیؒ اور شعر جلد ۲ شمارہ ۷، ۱۰، ۱۱، جلد ۳ شمارہ ۱

(۲)

(دیوان شافعی اور مفتاح الجنۃ کا ترجمہ)

۱۸ نومبر ۶۶

حضرت المکرم المحترم زیدت معالیہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گرامی نامہ موصول ہوا یاد فرمائی کا بے حد ممنون ہوں میں معذرت نامہ لکھنے والا ہی تھا گزشتہ ماہ کے جو دن قسط بھیجنے کے تھے اتفاق سے وہی دن راقم کی شادی کے مقرر ہوئے۔''مفتاح الجنۃ'' کے ترجمہ وتلخیص کا وعدہ یاد ہی نہیں بلکہ اسکے ایفاء کیلئے وقت کا منتظر ہوں اور خیال تھا کہ یہ پاکیزہ کام رمضان المبارک میں سرانجام دونگا مگر اب چونکہ سند تخصص کیلئے ایک طویل مقالہ زیر تحریر ہے جو انشاء اللہ ۲۹۔۳۰ شعبان تک مکمل ہوگا پھر رمضان میں چند کتابوں کا مطالعہ جو دوسرے مشاغل کی بناء پر رہ گیا تھا پورا کرنا ہوگا جس میں شذرات الذھب تہذیب التہذیب کی آخری جلدیں اور چند کتابیں شامل ہیں اس لئے رمضان میں گھر بھی نہیں جارہا مکرم ۱۷؍شعبان کو عازم بیت یعنی وطن ملتان روانہ ہو رہے ہیں ان سے آنجناب کا سلام وپیغام عرض کر دیا تھا سن کر مسکرائے انشاء اللہ کوشش ہوگی آخر شوال تک دیوان شافعی بقیہ اور مفتاح الجنۃ دونوں کا ترجمہ وتلخیص اکٹھا پیش خدمت کر دیا جائے گا اگرچہ دیوان شافعی کے تسلسل میں دو ماہ کا انقطاع آجائے گا جس پر کافی حزن وملال ہو رہا ہے مگر اب مجبور ہوں تمام وقت مقالہ کی نذر ہو رہا ہے ترقی علم وعمل کی دعا فرماتے رہیں دیگر دعوات صالحہ میں یاد رکھیں۔　　والسلام　　ابن حسین محمود اسلم کراچی

(۳)

(دو اشعار کی توضیح)

۔۔ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ

حضرت المکرم زیدت معالیہم سلام مسنون۔شعر نمبر ۴　ایا بومة قد عششت فوق هامتي　علی الرغم مني حين طار غرابها
میں عششت تعشیش سے واحد حاضر کا صیغہ ہے۔عشش الطائر: اتخذ عشا۔خطاب بومہ سے ہے۔اسی طرح شعر نمبر ۵ رأیت خراب العمر مني الخ، میں بھی خطاب بومہ سے ہے۔امید ہے مزاج عالیہ خیریت سے ہونگے۔　فقط　والسلام محمد اسلم عفا اللہ عنہ

(۴)

(قسطوں کے انقطاع پر افسوس)

۲۲ صفر ۱۳۸۷ھ، یوم الاربعاء

حضرت المکرم زیدت مکارمہم، السلام علیکم، گرامی نامہ بنام عم مکرم موصول ہوا۔امام شافعی اور شعر کے تسلسل میں انقطاع کا از حد افسوس ہوا۔ امتحان کے دن تھے جسکی وجہ سے ارسال قسط میں تاخیر ہوئی۔ میں نے اسی غرض سے اطلاعا ایک عریضہ ارسال کیا تھا جسکے دو یا تین دن بعد ہی قسط روانہ کر دی تھی شاید آنجناب نے انتظار نہیں فرمایا۔خیر اب کوشش کرونگا کہ ہر قسط وقت سے پہلے پہنچ جایا کرے۔بے فکر رہیں۔

والسلام　محمد اسلم درجہ تخصص کراچی مدرسہ نیو ٹاؤن

مولانا محمد البنوری صاحب[1] نیوٹاؤن کراچی

(۱)

۱۶؍دسمبر ۱۹۶۷ء (دادی جان کے انتقال پر تعزیت نامہ)

محترم المقام بھائی مولانا سمیع الحق صاحب عظم اللہ اجورکم۔ بعد سلام مسنون۔امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ جمعہ کی شام بھائی شفیق کے بھائی کے ذریعہ آپ کی دادی جانؒ کے انتقال پر ملال کی اطلاع ملی اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بہت ہی صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائیں اور درجات بلند سے بلند تر عطاء فرمائے۔اور آپ حضرات کو اس عظیم حادثہ فاجعہ پر صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے اور اجر جزیل مرحمت فرمائے آمین۔میری طرف سے اپنے قبلہ والد ماجد حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کے خدمت میں بعد سلام و درخواست دعا کے اس عظیم حادثہ پر تعزیت مسنونہ پیش فرمادیں۔آج ہی آپ کا عنایت نامہ بنام قبلہ حضرت ابا جان مدظلہ میں پڑھ کر اور زیادہ صدمہ ہوا کہ آپ جنازہ میں نہ پہنچ سکے۔عجیب اتفاق ہے کہ دو سال کے بعد کراچی میں ملاقات ہوئی وہ بھی چند لمحوں سے زیادہ نہ تھی۔ بہت ہی مسرت ہوئی تھی کہ اس دفعہ کچھ اوقات مل بیٹھنے کی نصیب ہوگی۔لیکن افسوس کہ تکمیل آرزو نہ ہوسکی۔امید ہے کہ مرۃ ثانیہ جلدی آپ سے ملاقات ہوگی اور شائد مل بیٹھنے کی آرزو پوری ہوسکے۔میری طرف سے قاری سعید الرحمٰن اور بھائی انور صاحب کی خدمت میں سلام مسنون پیش کردیں۔ والسلام محمد بنوری

(۲)

۱۶ جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ، ۱۲؍دسمبر ۱۹۹۲ء (۱۹۹۲ء میں تمام مکاتب فکر کے علماء کے اجتماع کی اہمیت)

گرامی قدر محب محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم۔ بعد سلام مسنون! مکتوب آنمخدوم گرامی مورخہ 10؍دسمبر 1992ء بروز جمعرات باعث عزت افزائی ہوا۔امت مسلمہ جس کرب ناک دردناک حالات سے گزر رہی ہے اور ملت اسلامیہ کے حکمرانی پر فائز رجال کار پر جو بے حسی اور غفلت طاری ہے۔المناک بات ہے۔ایسی صورت حال میں آنمحترم کا تمام علماء اور دینی مناصب پر فائز افراد کا اجتماع بلانا اور ان مسائل پر مشترکہ لائحہ عمل طے کرنے کیلئے کوشش قابل قدر اور قابل مبارکباد ہے۔آپ کی عزت افزائی پر تہہ دل سے ممنون ہوں۔اور اپنی شرکت باوجود نااہلیت کے باعث سعادت وعزت سمجھتا ہوں۔لیکن بعض مشاغل وعوارض کیوجہ سے حاضری نہ ہوسکے گی۔ جس کیلئے آپ سے امید ہے آپ معذرت کو قبول فرمائیں گے۔جی تو بہت چاہتا ہے اس اہم موقع پر حاضری ہوتی اور آنمحترم سے شرف نیاز بھی حاصل ہوتا۔و العذر عند کرام الناس مقبول۔آپ جو بھی لائحہ عمل طے فرمائیں گے۔اسکا خیر مقدم کرتے ہوئے اور صمیم قلب سے تائید کرتے ہوئے یہ عاجزانہ التماس کرونگا کہ امت اسلامیہ کیلئے عموماً اور پاکستان کیلئے خصوصاً نہایت ہی مبارک قدم ہوگا۔کہ روٹھے ہوئے اور بکھرے ہوئے موتیوں کو یکجا کریں گے۔اور ان شاء اللہ اس کے اثرات دوررس نتائج کے حامل ہونگے۔تمام مصلحتوں کو اور تمام عوارض کو آپ درگزر کر کے علو شان وکردار کا مظاہرہ فرمائیں گے۔واذا عزمت فتوکل علی اللہ ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم۔آپ کی صحت اور کامیابی وکامرانی کیلئے دعا گو ہوں اور دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ والسلام محمد البنوری نائب رئیس

---

[1] مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے فرزند ارجمند بہت ہی پیارے انسان نوجوانی میں نامعلوم قاتلوں کے ہاتھوں شہید ہوئے والد بزرگوار کے پہلو میں جامعہ بنوری ٹاؤن میں دفن ہوئے (س)

محمد بن چراغ مکتبہ چراغ اسلام لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم (مولانا بدر عالم کی کتاب حکایات عزیمت)

ابن عم۔ سلامت، عافیت اور توفیق ہمیشہ آپ کی رفیق ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اس امید کے ساتھ کہ آپ کو اسلامی تاریخ سے والہانہ دلچسپی ہوگی ہم آپ کی خدمت میں ایک کتاب "حکایات عزیمت" پیش کر رہے ہیں۔ جسے الاستاذ بدر عالم صاحب نے ترتیب دیا تھا۔ یہ کتاب اسلامی تاریخ کے زرین صفحات ہیں۔ جنھیں حکایات عزیمت کا نام دیا گیا ہے۔ انسان بقول حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک کائنات اصغر ہے۔ ایک ایسا مجموعہ اضداد جس کا جوہر خیر وشر کی کش مکش سے ہی نکھرتا ہے۔ بنیادی طور پر انسان صالح واقع ہوا ہے لیکن کچھ ظاہری احوال وکوائف کے سبب غیر صالح عناصر بھی اس کی طبیعت میں در آتے ہیں۔ لیکن انسان اگر واقعی دانا و بینا ہو تو خیر وشر کی باطنی کشمکش بالآخر نیکی کی فتح اور بدی کی شکست پر ختم ہوتی ہے۔ حسن اتفاق سے یہ تمام تر حکایات ہمیں یہی تاثر دیتی ہیں۔ آپ محسوس کریں گے کہ نیکی کے کچھ بیج افکار وجذبات کی نرم زمین میں ڈالے جا رہے ہیں۔ اور وہ بہت جلد نمو پذیر ہو رہے ہیں۔

کتاب کی قیمت صرف تین روپے ساٹھ پیسے ہے۔ ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہے۔

امید ہے آپ یہ کتاب پسند فرمائینگے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپکا بھائی محمد بن چراغ مکتبہ چراغ اسلام، ۳۰ بی اردو بازار، لاہور

☆☆☆

محمد حبیب الرحمٰن مہتمم جامعہ مدنیہ اسلامیہ سلہٹ
امام جامع مسجد قاضی بازار سلہٹ بنگلہ دیش

(۱)

(مولانا مفتی محمود کے وفات کا سلہٹ اور بنگلہ دیش میں ماتم O الحق کے انقطاع کا دکھ O اجلاس دیوبند میں شیخ الحدیث اور مفتی محمود سے ملاقات)

۱۶/اکتوبر ۱۹۸۰ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف۔ امید ہے کہ بفضلِ خداوندکریم خیر وعافیت سے ہونگے۔ ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ یہ المناک اور نہایت دردانگیز خبر کہ مولانا مفتی محمود صاحب کا انتقال ہو چکا ہے۔ اتنا صدمہ ہوا کہ ادا کرنے کی زبان نہیں ہے بس اتنا ہی کہتا ہوں۔ مرادردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد — اگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

تفصیلی حالات تو اب تک معلوم نہیں ہو سکے لیکن حضرت قائد جمعیت مفتی اعظم مجاہد کبیر مفتی صاحب کے انتقال سے بس آخری امید بھی ختم ہوگئی۔ خدا جانے برصغیر اور عالم اسلام کے لئے مستقبل میں کوئی عظیم مصیبت اور نیا فتنہ برپا ہونے والا ہے کہ نہیں؟ حضرت مفتی صاحب کے انتقال کی خبر شائع ہوتے ہی پورے بنگلہ دیش میں عموماً اور سلہٹ میں خصوصاً ایک اندھیرا چھا گئی بس ہر شخص کی زبان سے آہ وبکا جاری تھا۔ مدارس، مساجد اور دوسرے دینی حلقوں کی طرف سے ختم قرآن کریم وغیرہ کے ذریعہ ایصال ثواب کیا گیا۔ یہاں جمعیت علماء اسلام

کے زیر اہتمام ایک عظیم جلسہ تعزیت مدرسہ جامعہ مدینہ میں منعقد ہوا۔
حضرت مفتی صاحب کے ساتھ گذشتہ مارچ دیوبند کے صد سالہ اجتماع کے موقع پر دیوبند مدنی منزل میں ملاقات ہوئی اور تبادلہ خیالات بھی ہوا جس میں مولانا اجمل صاحب لاہوری بھی موجود تھے۔
حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم سے بھی دیر تک گفتگو ہوئی لیکن حرمان نصیبی ہے کہ باوجود کوشش کے آپ کے ساتھ ملاقات نہ ہونے کی افسوس رہی۔ حضرت مفتی صاحب کا دیرینہ تمنا، فضلاء دیوبند کا ایک اجتماع پاکستان میں اور ایک اجتماع بنگلہ دیش میں منعقد کرنا تا کہ فرق باطلہ کے سامنے علماء حقانی کی صداقت وحقانیت کھول کر ظاہر ہو جائے۔ لیحییٰ من حی عن بینۃ (الایہ) ۔اس مقصد کو کامیاب کرنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے کہ نہیں۔ میرے خیال میں اگر آپ خود بنفس نفیس ذمہ داری قبول فرمائیں تو کام ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ آپ اپنے خیالات سے مطلع فرمائیں گے۔ اور حضرت بقیۃ السلف شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی صحت خدا کرے تا دیر سلامت رہے سلام اور دعاء کی درخواست ہے۔ حضرت مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واقرأ کے آخری ایام کی تفصیلی حالات جاننے کے لئے بے حد مشتاق ہوں۔
گذشتہ پانچ ماہ سے میرے نام آپ کا ہدیہ "الحق" کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے جاری کر دینے سے روحانی تسکین حاصل ہوگی اور بے حد ممنون ہوں گا۔ تقصیرات سے درگذر فرمائیں۔

نوٹ:۔ گذشتہ مہینے حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب	آپ کا اپنا، محمد حبیب الرحمان عفی عنہ
ہمارے ہاں تشریف لائے تھے اور جلسے بھی ہوئے۔	مہتمم مدرسہ جامعہ مدینہ قاضی بازار سلہٹ (بنگلہ دیش)

(۲)

(شیخ الحدیث کی وفات گویا قیامت برپا ہوگئی O سفر افغانستان کے موقع پر اکوڑہ آمد اور ملاقات کا ذکر)

۱۸ر نومبر ۱۹۸۸ء

محترمی ومکرمی جانشین (قطب دوران شیخ الحدیث حضرت العلامہ بقیۃ السلف یادگار شیخ الاسلامؒ)

مجاہد ملت جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اطال اللہ بقاز یدمجدہ وشرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی؟ امید ہے کہ بفضلہ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہونگے۔ حضرت العلامہ یادگار شیخ الاسلام قطب عالم نمونہ اسلاف شیخ التفسیر وشیخ الحدیث سیدنا مولانا حضرت علامہ عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کے انتقال پر ملال کی خبر بڑی تاخیر سے موصول ہوئی۔ خبر کیا تھی؟ بس ایک طوفان، ایک زلزلہ، گویا قیامت بپا ہوگئی۔ فوراً جامعہ میں تعطیل کا اعلان ہو گیا۔ تمام اساتذہ وطلبہ جمع ہو گئے۔ ختم قرآن اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری پر طویل مذاکرہ ہوا۔ آہ وبکا کی گونج میں حضرتؒ کے رفع درجات کیلئے دعا کی گئی۔
گزشتہ سفر افغانستان کے موقع پر حضرتؒ کی ملاقات اور دعا لینے کے لئے دار العلوم حقانیہ حاضر ہوا تھا بد قسمتی سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ البتہ آپکے ساتھ ملاقات ہوئی تھی۔ حضرتؒ اس وقت اسلام آباد کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں زیر علاج تھے تہیہ کر رکھا تھا کہ قریبی زمانے میں پاکستان سفر کر کے حضرت کی دعا اور ملاقات سے مشرف ہوں۔ بس بد قسمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ ہم سبکو حضرتؒ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین!
دار العلوم حقانیہ اور خصوصاً آپکے لئے ہم سیاہ کار ہمیشہ دعا کر رہے ہیں۔ دار العلوم کو اللہ تعالیٰ دن دوگنی رات چوگنی ترقیات عنایت فرمائیں۔ آپ کو حضرت شیخ الحدیث کے منصب پر فائز فرمائیں۔

دعوات صالحہ میں ہمیں اور جامعہ مدینہ کو فراموش نہ فرمائیں۔ سفر بنگلہ دیش کی دعوت دیتے ہوئے اور آپکے ساتھ غم میں برابر کے شرکت کرتے ہوئے رخصت طلب کرتا ہوں۔ والسلام آپ کا اپنا محمد حبیب الرحمٰن عفااللہ عنہ

(۳)

(سلہٹ آنے کی دعوت O شیخ الحدیث کے ہزاروں محبین O کئی سال الحق سے وابستہ تھا اب محروم ہوں)

۱۶ جنوری ۲۰۰۷ء

محترم مدیر ماہنامہ الحق اپشاور۔ پاکستان (حضرت علامہ سمیع الحق صاحب دامت برکاتھم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ مزاج گرامی؟ امید ہے کہ آنمحترم انشاء اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہونگے۔ آپ کی دعا کی برکت سے بندہ بھی خیریت سے ہے۔ دیگر یہ کہ عرصہ دراز سے آپ حضرات کیساتھ رابطہ منقطع ہو چکا ہے اس لئے پریشان ہوں۔ ممکن ہو تو دو مہینہ کے اندر اگر کوئی تاریخ تعین فرما کر سفر کی تکلیف برداشت فرمائیں تو ہم سلہٹ میں ایک بڑا جلسہ کا انتظام کرینگے۔ فروری کے آخر یا مارچ کے ابتدائی حصہ میں کسی جمعہ یا سنیچر کے روز مناسب ہوگا۔ اگر ممکن ہو اور سفر کی تکلیف گوارا فرمائیں تو ہمارا دیرینہ امید پوری ہوگی۔ اور یہاں آپکے اور حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہٗ العزیز کے ہزاروں محبین اور متعلقین کے دینی جذبہ پورا ہوگا اور بیحد مستفید و مستفیض ہونگے۔ بندہ تقریباً ۲۵ سال تک ماہنامہ الحق کا باقاعدہ ممبر تھا گذشتہ پندرہ بیس سال سے اس سے بھی محروم ہے ممکن ہو تو پھر دوبارہ جاری فرما کر ممنون فرمائیں اور کسی کو الحق ارسال کرنے کا حکم فرما دیں۔ الحمدللہ ہم سب خیریت سے ہیں نیز جامعہ مدینہ اسلامیہ بھی بخوبی چل رہا ہے یاد رہے کہ ہم آپکے سفر کے جملہ اخراجات برداشت کرنے کیلئے تہ دل سے تیار ہیں۔ تقصیرات سے درگزر فرمائیں اور جواب خط سے نوازیں۔

فقط والسلام آپ کا پرانا خادم محمد حبیب الرحمٰن عفی اللہ عنہ

☆☆☆

محمد خان جونیجو وزیر اعظم پاکستان[1]

(۱)

(میٹنگ میں شرکت کی دعوت)

A Meeting will be held on Sunday the 8th September, 1985 at 10:00 am in the National Assembly Cafeteria, Islamabad. You are requested to make it convenient to attend the same.

Muhammad Khan Junejo Prime Minister.

---

[1] پاکستان کے شریف النفس وزیر اعظم جنہیں صدر ضیاء الحق نے انکے شریفانہ مزاج معتدل طبیعت کی وجہ سے منتخب کیا، انکے ذریعہ آٹھویں ترمیمی بل پاس کرایا گیا مگر افغانستان کی جیتی ہوئی جنگ اور اس میں ضیاء الحق کی طویل جدو جہد پر مرحوم جونیجو نے معاہدہ جنیوا کے شکل میں پانی پھیر دیا، جس میں ان کے وزیر زین نورانی کا بھی بڑا حصہ تھا۔ بالآخر یہ پالیسی اب تک افغانستان میں جاری خونریزی کی بنیاد بنی، مرحوم کے دور وزارت میں سینیٹ میں شریعت بل کی جنگ جاری رہی مرحوم کو پیر پگاڑا کا بڑا اعتماد حاصل تھا اور پیر صاحب بھی شریعت بل کی مخالفت میں پیش پیش تھے جس کی تفصیل شریعت بل کے زیر عنوان موجود ہے۔

(۲)

(عید مبارک)

مکرمی جناب السلام علیکم!

عید مبارک

محمد خان جونیجو صدر پاکستان مسلم لیگ

(۳)

(شیخ الحدیث کی تعزیت کیلئے اکوڑہ خٹک آمد اور تاثرات ○ شیخ الحدیث کی ہر ملاقات میں پاکستان میں اسلامی قوانین نافذ کرنے کی نصیحت)

میں اور میرے رفقاء یہاں حاضر ہوئے ہیں کہ ہم ایک بڑی اور عظیم شخصیت حضرت مولانا عبدالحقؒ کی ناگہانی وفات کے موقع پر تعزیت کریں۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ سے میری وابستگی گذشتہ تین سال سے رہی ہے۔ جب سے میں نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا تو میں نے جب بھی مولانا مرحوم سے ملاقات کی تھی تو انہوں نے مجھے فرمایا:

''میں آپ کو اتنا کہوں گا کہ اگر پاکستان کو آپ صحیح اسلامی فلاحی مملکت بنائیں اور یہ میری خواہش ہے کہ پاکستان میں اسلامی قوانین کو نافذ کیا جائے تو ہمارا ساتھ اور دعائیں بھی آپ کے ساتھ رہیں گی۔''

جب بھی اسمبلی کا اجلاس ہوتا تھا تو میں مولانا سمیع الحق صاحب سے کہتا تھا کہ حضرت مولانا صاحبؒ جب بھی یہاں آئیں تو میں ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ ان کی طبیعت ان کو اتنی اجازت نہیں دیتی تھی کہ وہ اسمبلی کے تمام امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں عموماً جب اسمبلی کا اجلاس ہوتا تھا تو وہ شرکت کے لیے اسلام آباد تشریف لاتے۔ اس موقع پر میں اتنا ہی کہوں گا کہ۔

جہاں تک حضرت کا تعلق ہے تو وہ آپ کے پاس ایسی روایات چھوڑ کر گئے ہیں۔ آپ ان کے نقش قدم پر چلیں علاقے کی خدمت کریں، اسلام کی خدمت کریں اور مولانا مرحوم کی وہ خواہش پوری کریں جس کے لیے مرحوم نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ میں تقریر کرنے کے لیے یہاں نہیں کھڑا ہوا۔ میں اتنا ہی کہوں گا کہ تین چار سالوں میں میری وزارت عظمیٰ کے دور میں مجھے ان سے جو ملاقات کا شرف ملا تو میں یہی کہوں گا کہ وہ میرے لیے ایک عظیم ہستی تھی اور انکی یہ سب سے بڑی خواہش تھی کہ دین ہی کی بالادستی ہونی چاہیے اور خدا تعالیٰ ہم سب کو ہمت دے کہ ہم پاکستان کو صحیح اسلامی اور فلاحی مملکت بنا سکیں۔

☆☆☆

ڈاکٹر محمد دین صاحب[۱] پشاور

مئی ۱۹۹۵ء (نظامِ تعلیم میں بنیادی تبدیلی کی ضرورت ○ شرح خواندگی بڑھانے کے منصوبوں کی ناکامی)

محترمی زید مجدکم۔ وطن عزیز میں پست شرح خواندگی کا رونا ہر حکومت کے دور میں رویا جاتا رہا ہے لیکن اس ضمن میں کئے جانے والے اقدامات اکثر و بیشتر ناکام و نامراد رہے ہیں اور تعلیم کے نام پر حاصل کئے جانے والے قرضے ہماری شرح خواندگی کو بڑھانے کی بجائے

[۱] معروف سکالر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پشاور میں تاج کتب خانہ کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا۔

شرح سود کو بڑھانے کا ذریعہ بنتے رہے ہیں خواہ وہ " تعلیم بالغان " کا پروگرام ہو یا " نئی روشنی " پروگرام نتیجہ صفر سے آگے نہیں بڑھ سکا اور بالآخران پروگراموں کی ناکامی پر مہر ثبت کر کے انہیں کالعدم کر دیا گیا اس لئے شرح خواندگی بڑھانے کے لئے کوئی قدم اٹھانے سے پہلے اس بات کی تحقیق کرنی چاہیے کہ بیرونی ممالک سے درآمد شدہ خواندگی کے پروگرام ہمارے ہاں اب تک کیوں نہیں پنپ سکے ہیں؟ ہماری رائے میں اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری آبادی کا بڑا حصہ دیہات پر مشتمل ہے اور بحمد اللہ اب بھی ہمارے دیہاتی ماحول پر دینی تعلیم کا اچھا خاصا اثر موجود ہے اس لئے ہمیں اپنا خواندگی پروگرام مرتب کرتے وقت یہ سوچنا ہوگا کہ ہم اپنے معاشرے کی فکری بنیادیں تلاش کریں اور پھر ان کے اوپر خواندگی کی عمارت تعمیر کرنے کی کوشش کریں۔ اس لئے کہ ہر معاشرے کی اپنی فطری و ذہنی بنیادیں ہوتی ہیں جن سے بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اس ضمن میں درج ذیل حقائق پر غور کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ ۱۹۸۱ء کے اعداد و شمار کے مطابق ہماری شرح خواندگی ۲ء۱۰ا فیصد تھی جب کہ قرآن کریم کے ساتھ لگاؤ اور مذہبی جذبے کے تحت ہمارے معاشرے کا ایک بڑا حصہ قرآن کریم کی ناظرہ تعلیم کو اپنی مدد آپ کے جذبے کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہے۔ چنانچہ ہمارے ۸ء۳۵ فیصد مرد اور ۴ء۴۱ فیصد خواتین ناظرہ قرآن کریم پڑھے ہوئے ہیں جب کہ شہری آبادیوں میں یہ شرح اور بھی بہتر ہے یعنی مردوں میں ۴۸ فیصد اور خواتین میں ۵۹ فیصد گویا ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم کی صورت میں شرح خواندگی بڑھانے کی ایک مضبوط بنیاد ہمارے ہاں اب بھی موجود ہے۔

۲۔ <u>ناظرہ قرآن شرح خواندگی بڑھانے کا ذریعہ</u>: قرآن کریم کا رسم الخط نسخ ہے اور اس پر اعراب لگے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی درست تلاوت سہولت کے ساتھ ہو جاتی ہے اب اس حقیقت پر نظر ڈالیں کہ ہماری علاقائی زبانوں سندھی، پشتو وغیرہ کے حروف تہجی بھی بنیادی طور پر عربی زبان ہی سے لئے گئے ہیں۔ اور ہماری قومی زبان اردو میں بھی کثیر تعداد عربی الفاظ رچ بس چکے ہیں۔ اس طرح ناظرہ قرآن پڑھا لینے کے بعد تھوڑی سی کوشش سے اردو یا علاقائی زبانوں کی خواندگی سکھائی جا سکتی ہے۔ اور تجربہ شاہد ہے کہ ہمارے دیہاتی علاقوں میں بہت سے مرد اور خاص طور پر خواتین بغیر کسی باقاعدہ تعلیم کے صرف ناظرہ قرآن کی بنیاد پر مذہبی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ اس کا اندازہ ان دینی کتب کی اشاعت سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ جو ہر سال قومی اور علاقائی زبانوں میں شائع ہوتی ہیں۔ اور ان کی بڑی تعداد شہروں کے تعلیمی ماحول سے پسماندہ دیہاتی ماحول میں فروخت ہوتی ہیں۔ تعلیم بالغان کے سابقہ تجربوں سے یہ بات منظر عام پر آئی ہے کہ بڑی عمر کے لوگ اس کی طرف راغب نہیں ہوتے لیکن انہیں اگر ناظرہ قرآن کریم اور دینی کتب پڑھنے کی ترغیب دی جائے تو وہ بہت جلد اس طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ نیز قرآنی تعلیمات کیلئے باقاعدہ درسگاہوں کی تعمیر کی بجائے مساجد ہمارا مسئلہ بڑی حد تک حل کر سکتی ہیں۔ چنانچہ ان فطری بنیادوں کے وجود سے فائدہ اٹھا کر بہت جلد ہم اپنی قوم کو تعلیم یافتہ اقوام کی صف میں کھڑا کر سکتے ہیں۔ اگر ہم سنجیدگی سے اپنے ذرائع ابلاغ، دانشوروں، علماء اور تعلیمی اداروں کے ذریعے " قرآن پڑھو " تحریک کا اعلان کر دیں تو ہم نہایت سہولت کیساتھ اپنی شرح خواندگی جلد از جلد بڑھا سکتے ہیں اور اس کیلئے ہمیں بیرونی قرضوں کی ضرورت بھی نہیں ہوگی۔

(جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب پشاور)

میاں محمد سومرو[1] چیئرمین سینیٹ اسلام آباد

(۱)

۲۳ رجنوری ۲۰۰۲ء (اہلیہ مرحومہ کی وفات پر تعزیت)

My dear Respected Maulana Saheb

I am deeply shocked and grieved to learn about the sad demise of your wife. Please accept my heartfelt condolences and sincere sympathies at this juncture of bereavement.

May Allah rest the departed soul in eternal peace and grant you and other members of your family strength and courage to bear this irreparable loss.

Your sincerely,

Muhammad Mian Soomro

ترجمہ۔ محترم مولانا صاحب۔آپ کی اہلیہ کی وفات پر مجھے گہرا صدمہ اور افسوس ہے۔غم کے اس موقع پر میری طرف سے دلی ہمدردی قبول فرمائیں۔خدا تعالیٰ مرحومہ کو دائمی سکون و جنت عطا فرمائے اور تمام خاندان کو اس نہ پورے ہونے والے نقصان پر صبر فرمانے کی توفیق دے۔ میاں محمد سومرو

(۲)

(سینیٹ میں زلزلہ کے اعتقادی پہلو پر تقریر O شرعی نقطہ نظر کا اظہار)

جو مجھے اطلاع دی گئی ہے اجلاس میں ظہر کی اذان پر ختم ہونا تھا۔آج کا واحد سپیکر اور آخری اسپیکر اسحاق ڈار صاحب ہیں جب تقاریر شروع ہو نگی اس وقت دیکھ لیجئے گا۔ چیئرمین سینیٹ[2]

(۳)

(شیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی کو ظہرانہ)

معزز مولانا صاحب امید ہے کہ انشاء اللہ دوپہر کے انتظامات ٹھیک ہیں[3]۔ میاں محمد سومرو

---

[1] چیئرمین سینیٹ، قائم مقام صدر پاکستان، سابق گورنر سندھ، معروف سومرو خاندان کے بزرگ مولا بخش سومرو کے پوتے سینیٹر میاں احمد سومرو کے فرزند

[2] میرے چٹ کے جواب میں اس چٹ پر مذکورہ بالا سطور لکھے گئے۔"محترم چیئرمین صاحب مجھے تقریر کا موقعہ نہیں ملا۔ زلزلہ کے فکری اور اعتقادی و نظری پہلو پر شرعی نقطہ نظر کا اظہار بہت ضروری ہے اگر اس نشست میں وقت ملنے کا امکان ہو تو مجھے بتلا کر ممنون فرمادیں میں نے کسی اہم مجبوری کی وجہ سے جانا بھی ہے"۔

[3] سعودی عرب کے مجلس شوریٰ کے سابق سربراہ اور جامعۃ الامام کے وائس چانسلر اور رابطہ عالم اسلامی کے موجودہ سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ عبدالمحسن ترکی کے پاکستان آمد کے موقعہ پر میں نے بحیثیت چیئرمین مجلس قائمہ برائے مذہبی امور کے انکو سینیٹ کے بینکویٹ ہال میں ظہرانہ دیا۔سومرو صاحب نے انتظامات میں بڑی دلچسپی لی یہ چٹ اجلاس کے دوران مجھے بھیجا۔ظہرانہ میں بڑی تعداد میں ارکان شریک ہوئے میں نے سپاسنامہ پیش کیا ڈاکٹر ترکی نے جوابی خطاب فرمایا (س)

(۴)

(سال نو کی تبریک)

Season's Greetings

& Happy New Year

MOHAMMAD MIAN SOOMRO

Chairman Senate of Pakistan

(۵)

(سال نو کی مبارکباد)

۲۸/دسمبر ۲۰۰۶ء

Dear Sir, On behalf of Chairman Senate, Mohammedmian Soomro, I wish you a Happy new Year. May the year ahead usher upon all of us peace, happiness and prosperity. With warm wishes and best regards.

Sincerely Yours (Zarghoona Shabbir)

Research Officer to Chairman Senate

(۶)

(تعزیتی ٹیلی گرام)

مولانا عبدالحقؒ کی وفات پر دلی تعزیت قبول کیجئے۔ اللہ تعالیٰ انکی روح کو خوشیوں سے نوازے۔

☆☆☆

مولانا محمد علی جالندھریؒ [1]

(۱)

(تصنیفی ادارہ کی ضرورت ○ ندوۃ المؤلفین کا قیام ○ اور بنیادی ارکان میں شامل ہونے کی دعوت)

۱۲/شوال المکرم ۱۳۸۶ھ

عزیزم مولانا سمیع الحق صاحب زاد الطافکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! لاہور ندوۃ المؤلفین کی تشکیل کے وقت آپ موجود تھے۔ جب اس انجمن کی منتظمہ کا نام پورا ہوا تو آپ کا نام نہ آیا' دوسرے روز صبح مولانا حامد میاں صاحب کے مدرسہ میں انجمن کا اجلاس ہوا تو بعض دوستوں نے آپ کا نام پیش کیا اور آپ کا نام اراکین میں شامل کرلیا گیا۔ اس کے بعد دو دفعہ میٹنگ ہوئی آپ تشریف نہیں لائے' اب کام شروع کرنا ہے اور اجلاس بلانا ہے۔ آپ سے دریافت کرنا ضروری ہے کہ کیا آپ اس ادارہ میں شرکت پسند نہیں فرماتے یا آپ کی خدمت میں اطلاعی

---

[1] آپ ۱۸۹۵ء کو قصبہ رائپور رائیاں ضلع جالندھر میں حاجی محمد ابراہیمؒ کے گھر پیدا ہوئے' ابتدائی تعلیم کا اکثر حصہ مولانا خیر محمد صاحب سے پڑھا سند فراغ امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ سے حاصل کی۔ کچھ عرصہ تدریس میں گزار کر مولانا خیر محمد صاحبؒ کے ساتھ "مدرسہ خیر المدارس" کی بنیاد ڈالی۔ تحفظ ختم نبوت اور استخلاص وطن کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ ۱۹۷۰ء میں نائجیریا میں ختم نبوت کا مستقل مشن قائم کیا۔ ۲۱/اپریل ۱۹۷۱ء کو آپ کا سانحہ ارتحال پیش آیا۔

دعوتی خط نہیں پہنچا۔مہربانی فرما کر واپسی ڈاک سے جواب سے مشکور فرمائیں۔آپ کے خط آنے پر ہی آئندہ اجلاس کی تاریخ مقرر کی جائے گی۔حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں سلام عرض کریں۔اپنے مدرسہ کے جملہ اساتذہ خصوصاً حضرت مولانا صاحب کی خیریت اور کوائف سے مطلع فرمائیں۔ والسلام محمد علی جالندھری

(۲)

۱۵رذی القعدہ ۱۳۸۶ھ (مدرسہ کے ذمہ داریوں کے باوجود ندوۃ المولفین کے کاموں میں شرکت کی ضرورت)

مکرم ومحترم مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم! آپ کا خط ندوۃ المؤلفین کے سلسلہ میں ملا۔میں خود محسوس کرتا ہوں کہ مدرسہ کے انتظامی امور کی ذمہ داری بتدریج آپ ہی کے کندھوں پر آتی جائے گی اور یہ بڑی خدمت اور ذمہ داری ہوگی' اس سے عہدہ برآ ہونا بھی بڑی سعادت ہے۔تاہم آدمیوں کی قلت متقاضی ہے کہ اور طرف بھی توجہ کی جائے۔ندوۃ المؤلفین میں کوئی ایسی ذمہ داری آپ پر نہ ڈالی جائے گی جو دارالعلوم کے کاموں کے لئے نقصان دہ ہو۔سالانہ دو تین اجلاس کی شرکت' جس میں مشوروں سے امداد فرمائی جائے اور خریدِ حصص کی طرف توجہ کی جائے۔اس لئے دل چاہتا ہے کہ اس کی منتظمہ میں آپ شریک ہوں۔حضرت قبلہ مولانا صاحب دامت فیوضہم کی خدمت میں اتنی درخواست منظوری اجازت ہے۔امید ہے کہ آپ اتنی خدمت قبول فرما کر مطلع فرمائیں گے۔حضرت کی خدمت میں سلام مسنون اور بچوں کو دعا۔ والسلام محمد علی جالندھری

☆☆☆

مولانا قاضی محمد علی ضلع دیر

(تحفہ دعا وتبریک بررکنیت پارلیمنٹ)

مژدہ خوش باد صبا آ ورد — کہ بر بود از دل افکار گرد
محترمی عزیزی حق شنوانندہ — بر فکہائے دین نبیؐ درشدہ
یافت بر حسودان دین سبق — پروازیافت باطل آمد حق
در کونسل ہائے مشورہ شد ممبر — وار دیزدان او را بر ہمہ بر (آمین)
ایں عہدہ عمدہ بر ہمہ احباب[1] — خصوصاً بر آفتاب[2] عالمتاب
میمون و ہمایون و خجستہ مبارک باد — بحرمت النبیؐ و آلہ الا مجاد

از طرف خاکروب دارالعلوم حقانیہ مولانا قاضی محمد علی موضع سروڑی ضلع دیر

[1] استاذان وطلبہ وفاضلان ووفاداران جمعیۃ علماءاسلام۔
[2] شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ مد اللہ تعالیٰ ظلہ العالی۔

نوابزادہ محمد علی خان[1] ہوتی مردان

(دیوبندی علماء نے ہندوستانی نیشنلزم کا لبادہ اوڑھ کر اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھا O شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے حقائق السنن پر ماہنامہ دارالعلوم کے تبصرہ پر ناگواری O رگ لیگیت پھڑ کنے سے سیخ پا)

۵/جون ۱۹۸۵ء

محترم مولوی سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم۔ چند دنوں سے آپ کو چند سطور تحریر کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن دردگردہ کی وجہ سے ایسا کرنے سے قاصر رہا۔ "ماہنامہ الحق" اکوڑہ خٹک کے مارچ 1985ء کے شمارے میں آپ نے دیوبند کے ماہنامہ دارالعلوم کا اداریہ من وعن شائع کر کے اہلیان پاکستان کو عموماً اور پاکستان کی جنگ آزادی کے صف اوّل کے مجاہدین کو بالخصوص سخت صدمہ پہنچایا ہے۔

ریاست علی بجنوری نامی ایک شخص نے بڑے طمطراق سے لکھا ہے کہ پچھلی اور موجودہ صدی میں دارالعلوم دیوبند اور اس کے ہم مشرب اہل علم نے مسلمانوں کی سیاسی خدمت کی ہے۔ حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اور ان کے چند ساتھیوں کے علاوہ دیوبندی علماء نے خود ساختہ ہندوستانی نیشنلزم کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانان مشترکہ ہندوستان کو ہندوؤں کے غلام بنانے کی ناکام سازش کی۔ لیکن خداوند تعالیٰ کو پاکستان کا قیام منظور تھا۔ اس لئے ان نام نہاد نیشلسٹ علماء کا اکھنڈ بھارت والا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا اور ان کے توقعات کے خلاف پاکستان دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔ اگر اس ناکام اور نامراد سازش کو دیوبندی مسلمانان ہند کی خدمت تصور کرتے ہیں۔ تو انہیں اپنے کئے پر نادم ہوکر توبہ تائب ہونا چاہئے۔

آگے چل کر یہ نامعقول شخص یوں رقم طراز ہے۔ کہ تقسیم ہند کے بعد جب راستے مخدوش ہو گئے تو حضرت موصوف (مولانا عبدالحق صاحب) نے اپنی مسجد میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع فرمایا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ مضمون کو اس طرح لکھتا" کہ جب ہندوستان کے علماء سوء کے جملہ تدبیریں مٹی میں مل گئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پاکستان بن گیا تو علماء حق کیلئے دین متین کی خدمت کرنے کی راہیں ہموار ہوگئیں لہٰذا حضرت موصوف نے اپنی مسجد میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع فرمایا۔ جو مستقبل میں دارالعلوم حقانیہ کے نام سے پاکستان کی ایک مرکزی درس گاہ میں تبدیل ہوگیا۔ جو پاکستان بننے سے قبل غیر مسلموں اور ان کے ایجنٹوں کی موجودگی میں ناممکن تھا"۔

---

[1] نواب ہوتی صاحب مختلف ادوار میں صوبائی اور وفاقی وزارتوں پر فائز رہے مسلم لیگی ہونے کے ناطے مخالف مسلک ومشرب لوگوں میں برائیاں ہی برائیاں نظر آنا انگریزوں کے کاسہ لیس اس ٹولے کا شیوہ تھا۔ ورنہ مذکورہ اداریہ میں شیخ الحدیث اور علماء دیوبند کے علمی خدمات کے ذکر میں ایسی کوئی بات نہ تھی جس سے مکتوب نگار کارگ لیگیت پھڑک اٹھا اور وہ ایسے سیخ پا ہوگئے۔ یہ اداریہ درج ذیل ہے۔

(دارالعلوم میں درس حدیث کا ایک خاص اسلوب
O مولانا عبدالحق اپنے اکابر کے طرح اقلیم کے نہیں بلکہ مملکت علم وفن کے تاجدار)

"عالم اسلام کے علمی مرکز دارالعلوم دیوبند کے شہرہ آفاق ماہنامہ دارالعلوم نے اپنے تازہ شمارہ میں ہماری مطبوعہ کتاب حقائق السنن (افادات شیخ الحدیث مدظلہ) کا تعارف اپنے ادارتی صفحات میں بطور اداریہ کیا ہے۔ ہم مدیر دارالعلوم مولانا ریاست علی بجنوری کا تحریر کردہ اداریہ بطور مہمان اداریہ شامل کر رہے ہیں۔ (سمیع الحق)

حامداً ومصلیاً! خداوند قدوس کے فضل وکرم سے پچھلی اور موجودہ صدی میں دارالعلوم دیوبند اور اسکے ہم مشرب اہل علم کے زیر سایہ جو علمی، تحقیقی، سیاسی اور مذہبی خدمات جلیلہ انجام پذیر ہوئیں وہ اس حقیقت کا بین ثبوت ہیں کہ ان ایام کیلئے خداوند ذوالجلال نے اس سرزمین کو علم وفن کا مرکز ثقل بنادیا ہے۔ اور یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام میں جہاں بھی دین کا کوئی چراغ روشن ہے وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اسی آفتاب کی ضیا پاشیوں کا رہین منت ہے۔ دیگر علوم وفنون کی طرح علم حدیث بھی علماء دیوبند کی جولان گاہ رہا ہے۔ یہیں کے اکابر اور فضلاء کے ذریعہ حدیث شریف سے متعلق سینکڑوں کتابیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

میں آپ کی ذات سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ آئندہ کے لئے اپنے نامور ماہنامے میں دشمنان پاکستان اور مخالفین سواد اعظم کے خیالات کو ہرگز زیور طبع ہونے نہ دیں گے۔

میری طرف سے حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں سلام کے بعد عرض کریں کہ وہ اپنے دعاؤں میں مجھے یاد فرمایا کریں۔ امید ہے کہ آپ بخیر عافیت ہونگے۔ فقط والسلام آپکا مخلص محمد علی خان عفی عنہ

(پچھلے صفحہ سے) وجود میں آئیں۔ ہزاروں شرحیں تیار ہوئیں اور الحمدللہ کہ اسکی رگِ تاک سے دن بدن ہزاروں بادہ ہائے ناخوردہ کی تیاری کا عمل جاری ہے ۔

گماں مبر کہ بہ پایاں رسید کار مغاں ہزار بادۂ ناخوردہ دررگ تاک است

ابھی چند ماہ پہلے ''حقائق السنن'' کے نام سے حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ سابق مدرس دارالعلوم دیوبند، بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے درس ترمذی کے امالی کی جلد اول بڑی آب وتاب اور بڑی عمدہ کتابت وطباعت کے ساتھ اہل علم کے ہاتھوں میں آئی ہے۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدہم حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ کے تلامذہ میں اپنے علم وفضل اور زہد وتقویٰ کی بنیاد پر امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند میں بھی مدرس رہ چکے ہیں۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا پر معقولات کا رنگ غالب تھا اور وہ دارالعلوم کے حلقہ درس میں ایک نامور معقولی تسلیم کئے جاتے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جب راستے مخدوش ہوگئے تو حضرت موصوف نے اپنی مسجد میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع فرمادیا جو مستقبل میں دارالعلوم حقانیہ کے نام سے پاکستان کی ایک مرکزی درس گاہ میں تبدیل ہوگیا۔ وہاں موصوف نے معقولات کی بجائے فقہ وحدیث اور منقولات کو اپنی خدمات کا محور قرار دیا اور دارالعلوم دیوبند کے درس حدیث کے طرز وانداز پر اپنی خدمات کا آغاز کیا۔

دارالعلوم دیوبند میں درس حدیث کا ایک خاص اسلوب ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ جس طرح کوفہ کے محدثین، بالخصوص امام اعظم رحمۃ اللہ نے رسول پاک ﷺ کے ارشادات کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تفقہ کی روشنی میں سمجھا ہے بالکل اسی طرح علماء دیوبند نے اقوال رسالت پناہ ﷺ کو حقدمین بالخصوص احناف رحمہم اللہ کے اصول استنباط کی روشنی میں سمجھا ہے۔ چنانچہ ان حضرات کو کسی روایت کے متروک قرار دینے کی ضرورت شاذ ونادر ہی پیش آتی ہے بلکہ یہ غالب احوال میں اسکے لئے ایسا قابل قبول محمل تلاش کرلیتے ہیں کہ بے ساختہ انکے فقہی اور علمی کمال کا اعتراف ناگزیر ہوجاتا ہے۔

محدثین دارالعلوم میں شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہٗ کے دور تک درس میں اختصار اور جامعیت کا رنگ غالب رہا۔ ان اکابر کے اسباق میں دریائے علم میں غواصی اور گہرائیوں سے آبدار موتیوں کو برآمد کرلینے کی سعی کا احساس ہوتا تھا۔ محدث وقت حضرت علامہ انور صاحب کشمیری قدس سرہٗ کے عہد سے اس طرز میں تبدیلی آئی۔ اختصار کی بجائے تفصیل اور بیان مذاہب کے بعد وجوہ ترجیح کی تفصیل میں وہ رنگ پیدا ہوا کہ دارالحدیث، علوم حدیث کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر یا گہر ہائے علم برسانے والا ابر گہر بار معلوم ہونے لگا۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کا درس حدیث بھی حضرت حضرت شیخ الہند کی غواصی اور گیرائی وگہرائی کا نمونہ ہوتا اور اکثر تفصیل واطناب میں ابر گہر بار وور بادست کی تصویر نگاہوں میں گھوم جاتی، یادش بخیر فخر المحدثین حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ کے عہد مبارک تک درس حدیث کا جاہ وجلال قابل صد رشک رہا اور آج بھی الحمدللہ انہی پیش رو بزرگوں کے خوشہ چینوں کے ذریعہ درس حدیث کی آبرو محفوظ ہے۔ انہی خوشہ چینوں میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کا اسم گرامی بھی ہے۔ جنکے امالی درس ''حقائق سنن'' کے نام سے اشاعت پذیر ہوئے ہیں۔ حضرت موصوف کے امالی اپنے پیش رو بزرگوں کی علمی ژرف نگاہی کا شاہکار جمیل ہیں جنہیں مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی مدرس دارالعلوم حقانیہ مرتب فرمارہے ہیں اور جو مولانا سمیع الحق صاحب کی نگرانی میں مرتب اور طبع کئے جارہے ہیں۔ حضرت موصوف کا درس حدیث ایک ہی فن کے مباحث تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ وہ صرف، نحو، بلاغت، فقہ، اصول فقہ، بیان مذاہب، وجوہ ترجیح، اسرار وحکم، حقائق ومعارف سے لبریز نکات، تاریخ اور متن وسند کے ہر ہر جز کی دلنشین تشریحات پر مشتمل ہے۔ ان تمام چیزوں میں سب سے زیادہ زور فقہ اور اصول فقہ پر صرف کیا گیا ہے۔ پہلے ائمہ اربعہ بلکہ بعض مقامات پر تابعین وتبع تابعین کے عہد کے اکثر مجتہدین کے مذاہب کا بیان ہے۔ نہایت وسعت وکشادہ قلبی کے ساتھ انکے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ پھر حنفیہ کے مذہب کیلئے وجوہ ترجیح کی تفصیل کی گئی ہے اور دیگر ائمہ کی مستدل احادیث کے بارے میں ایسی لطیف توجیہات پیش کی گئی ہیں جن سے قلب ودماغ منور ہوجاتے ہیں۔ کہیں کہیں احناف کے اصول استنباط کی مدد سے عصری مسائل کا واقعی حکم اسطرح بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کا ابدی اور آفاقی ہونا ایک امر محسوس معلوم ہونے لگتا ہے جستہ جستہ قرن اول سے لیکر آج تک کے باطل فرقوں کی تردید کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ ان امالی کے آئینہ میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب اپنے اکابر کیطرح کسی خاص اقلیم کے فرماں روا نہیں بلکہ مملکت علم وفن کے تاجدار معلوم ہوتے ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس علماء دیوبند کی جامعیت وعبقریت کے اس امین کو تادیر قائم ودائم رکھے۔ آمین۔

آخر میں مشورے کے طور پر مرتب امالی کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ خصوصی طور پر ان مقامات کو زیادہ منقح کریں جہاں متعدد توجیہات نقل کی گئی ہیں یعنی اس مقام پر یہ بات واضح ہونی چاہئے صاحب امالی کے نزدیک کونسی توجیہ راجح ہے جیسے صفحہ ۱۰۳ وصفحہ ۱۱۴ پر امام ترمذی کے ''حسن صحیح'' کی تعیین مراد میں متعدد اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ صاحب امالی کس قول کو ترجیح قرار دیتے ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس حضرت موصوف کے افادات کو طالبان علوم کیلئے نفع بخش فرمائے اور مرتب کو اس علمی شاہکار کی تکمیل کی توفیق ارزانی کرے آمین۔

حکیم محمد علی فاروق گنج۔گوجرانوالہ

(۱)

۱۷ ستمبر ۱۹۷۱ء (کتاب تقریب الٰہی پر تقریظ کی خواہش)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب! السلام علیکم، میں مدز کواۃ سے ۳۰ بھیج چکا ہوں جسکی رسید مل گئی ہے۔ میں الحق کا خریدار نمبر ۳۲۲۱ ہوں حضرت تھانویؒ کا مرید ہوں۔ میری عمر ۸۱ سال ہے۔ ساٹھ سال سے مطب کررہا ہوں میں نے کتاب تقریب الٰہی لکھی ہے جسکی دو کاپیاں بغرض تقریظ مہتمم صاحب کو بھیج چکا ہوں مگر آج تک تقریظ نہیں ہوئی کتب خانہ میں وہ کتاب دیکھ کر اسپر تقریظ فرمادیں اگر کتاب نہ ملے تو میں اور بھیجدونگا رسالہ الحق میں نمایاں جگہ پر زبردست الفاظ میں تقریظ فرمادیں۔ تاکہ اس رسالہ کے ذریعہ کچھ کتابیں فروخت ہوجائیں قیمت تین روپیہ ہے۔ مجلد ہندی خوش خط، تین سو سے زائد صفحات ہیں۔ تقطیع ۲۰×۳۰۔۱۶ ہے۔ بفضلہ میں تقریظ کے بعد الحق میں اسکا اشتہار بھی دونگا۔ اشتہار کی اجرت کے متعلق بواپسی جواب دیں۔ تاکہ مضمون اور رقم بھیجدوں۔ بھٹو سوشلزم کا حامی ہے اسکے برخلاف الحق میں متواتر مضمون لکھیں تاکہ اسکو کوئی اقتدار تفویض نہ کیا جائے۔ نیز مجددین کی فہرست مع سوانح کی الحق میں تحریر فرمادیں۔ جوابی کارڈ پر مفصل جواب دیں۔ حکیم محمد علی خریدار نمبر ۳۲۲۱ فاروق گنج گوجرانوالہ

(۲)

اکتوبر ۱۹۷۱ء (لڑکی کا میراث O معاشرتی برائیاں O عقد بیوگان اور مولانا قاسمؒ کا عملی جہاد)

بعض قبائلی علاقوں اور پٹھانوں میں لڑکی کا روپیہ اور جائداد لینا فخر سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ نص قرآنی سے للذکر مثل حظ الانثیین۔ لڑکی کا حصہ والد کی جائداد میں بھائی سے نصف ہے۔ سنا گیا ہے کہ بڑے بڑے عالم بھی اس مرض میں مبتلا ہیں آپ الحق کے ذریعہ اس کے انسداد پر مضامین لکھیں یہ ایک جہاد ہے۔ دیوبند کے مضافات میں بیوہ کا عقد ثانی جرم سمجھا جاتا تھا۔ مگر فانکحو الایامی کی نص اس کے خلاف تھی۔ دیوبند کے اکابرین میں سے غالباً حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اس کے خلاف جہاد شروع کیا۔ مضافات میں تقریروں کا سلسلہ جاری کیا۔ آپکی ہمشیرہ بہت بوڑھی اور سن یاس کو پہنچ چکی تھیں۔ وہ بیوہ تھیں کسی نے بھرے جلسہ میں اٹھ کر کہا کہ آپ ہمیں بیواؤں کے نکاح کی ترغیب دیتے ہیں۔ حالانکہ آپ کی ہمشیرہ بیوہ آپ کے گھر میں بیٹھی ہوئی ہے۔ پہلے اس کا عقد کرائیں پھر آکر ہمیں تلقین کریں۔ اسی وقت اپنے گھر آکر ہمشیرہ کے پاؤں پر پگڑی رکھ کر کہا کہ ایک مردہ سنت آپ کی وجہ سے زندہ ہوسکتی ہے۔ آپ اس کو زندہ کریں۔ پھر انہیں سارا واقعہ سنایا۔ اس نے کہا میں ساٹھ سال کو پہنچ چکی ہوں۔ میں کیا نکاح کروں گی۔ آپ نے اصرار کرکے منوالیا اور اپنے ایک عمر رسیدہ معتقد سے نکاح کرایا۔ اور اسی مجلس میں جاکر یہ واقعہ سنایا۔ چونکہ اخلاص تھا اس کا یہ اثر ہوا کہ اسی مجمع میں بے شمار بیواؤں کا عقد کرایا گیا اور تمام علاقے میں اس کا رواج ہوگیا۔ اس لئے علماء حضرات کو چاہیے کہ معاشرتی برائیوں کے خلاف اپنے حلقہ ہی سے کام شروع کرکے جہاد فرمائیں اور اپنے خطبات جمعہ وغیرہ میں مسلسل ان خرابیوں پر تنبیہ کریں۔ حکیم محمد علی فاروق گنج گوجرانوالہ

☆☆☆

محمد علی شیخ۔کراچی

۱۳ ستمبر ۱۹۸۸ء (جمعیۃ محبان اسلام پاکستان کی شیخ الحدیث کی وفات پر تعزیت)

جناب حضرت مولانا سمیع الحق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آراکین وعہدیداران جمعیت محبان اسلام پاکستان ممتاز عالم دین حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں۔ مولانا عبدالحقؒ ایک عظیم مجاہد اور فرنگی سامراج کے خلاف تحریک میں صف اول کے رہنما تھے۔ ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ درجات سے نوازے (آمین) اور تمام پسماندگان کو صبر عطا فرمائے (آمین) خاکسار محمد علی شیخ پتہ 14/9 E 5 ناظم آباد نمبر ۵ کراچی نمبر ۱۸ پاکستان

محمد محترم فہیم عثمانی ۔ لاہور

(۱)

(تجنیس اشیاء پر مضمون)

۲۵/ جون ۱۹۷۰ء

برادرم محترم مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم، گرامی نامہ صادر ہوا، یاد فرمائی کیلئے تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ آپ حسن ظن کی بناء پر وقتاً فوقتاً جس عزت افزائی سے کام لیتے ہیں وہ محض آپکی شفقت کریمانہ کا نتیجہ ہے ورنہ ع من آنم که من دانم

خالد اسحاق صاحب کا نامہ خلوص حسب خواہش واپس ارسال کر رہا ہوں میری طرف سے انکی خدمت میں اظہار تشکر کر دیجئے جس اہم موضوع کی طرف انہوں نے اپنے خط میں اشارہ کیا ہے اسپر میں خود بھی کچھ لکھنے کی سوچ رہا تھا انشاء اللہ جلد ہی اسکی بھی تکمیل ہو جائیگی۔ جہاں تک تجنیس اشیاء کے تصور کا تعلق ہے وہ فی الواقع اپنے تضمنات کی وسعت کی بنا پر ایک مستقل موضوع ہے اور اس لیے تفصیلی بحث کا متقاضی ہے اگر خدا نے توفیق عطا فرمائی تو اس موضوع کو بھی انشاء اللہ قید تحریر میں لانے کی کوشش کرونگا۔ دراصل وقت کا تقاضا تو بہت کچھ لکھنے کا طالب ہے مگر وقت کہاں سے لاؤں آپکو تو معلوم ہی ہے کہ دفتر کی ملازمت کیساتھ اس قدر عرق ریزی کے کام کیلئے فرصت نکالنا کارے دارد۔ تاہم اپنی ہمت کے مطابق کچھ نہ کچھ کرتا ہی رہتا ہوں دعا کیا کیجئے اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ کی توفیق دے اور اپنی بارگاہ میں قبول بھی فرمالے۔ محترم والد صاحب کی خدمت اقدس میں سلام، مودبانہ عرض کر دیجئے اور دعا کی درخواست بھائی انوار الحق صاحب کو بھی سلام مسنون پیش کر دیجئے۔ ایک مضمون زیر تحریر ہے انشاء اللہ جلد ہی روانہ کرونگا۔ مخلص محمد محترم فہیم

(۲)

(اسلامی سوشلزم اپنے مفہوم کی روشنی میں O مجموعۂ مضامین)

۲۷/ جولائی ۱۹۷۰ء

محترمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم، ایک مضمون بعنوان ''تنعم و عیش کوشی اسلام کی نظر میں'' ارسال خدمت ہے وصولیابی سے مطلع فرمائیں اور آئندہ کسی قریبی اشاعت میں شامل فرمالیں۔ بک پوسٹ کے ذریعہ اپنی ایک کتاب بعنوان ''اسلامی سوشلزم اپنے مفہوم کی روشنی میں'' کے دو نسخے آپکو علیحدہ ارسال کیے ہیں یہ کتاب دراصل میرے چند مختلف مضامین کا مجموعہ ہے جو مختلف اوقات میں ہفت روزہ چٹان وصوت الاسلام اور آپکے الحق میں چھپتے رہے ہیں ادارہ افکار ملی نے اسے تبلیغی بنیادوں پر طبع کرایا ہے تا کہ اسکی فروخت کی بازیافت سے دیگر مختلف مفید کتب کی طباعت کا انتظام ہو سکے۔ اگر کوئی صاحب اسے تبلیغی مقصد کے پیش نظر خرید کر تقسیم کرنا چاہیں (جسکی ضرورت بھی ہے) کو یہ کتاب نصف قیمت پر مہیا ہو سکے گی اگر مناسب سمجھیں تو اپنے اثر ورسوخ کے چند آدمیوں کو اس پر آمادہ فرمائیں کہ وہ اس کتاب کے نسخے خرید کر تقسیم کریں۔ والد صاحب کی خدمت میں مزاج پرسی کے بعد سلام مودبانہ عرض کر دیں۔ انوار بھائی کو بھی سلام پہنچادیں۔ پچھلے دنوں سنا تھا آپ لاہور تشریف لائے تھے مجھے اطلاع نہ ہو سکی ورنہ ملاقات ضرور کرتا آئندہ کبھی تشریف لائیں تو اطلاع ضرور دیں تا کہ شرف نیاز حاصل ہو سکے۔ والسلام مخلص محمد محترم فہیم عثمانی

(۳)

(ملفوظات شاہ فضل علی قریشیؒ)

۲۷/ جون ۱۹۷۱ء

محترمی و مکرمی برادرم مولانا سمیع الحق صاحب دام عنایتکم۔ مدت کے بعد حاضر خدمت ہو رہا ہوں امید ہے خیال نہ فرمائینگے۔ دراصل کچھ عرصہ سے ملک عزیز جن پے در پے صدمات سے گزر رہا ہے انکی وجہ سے دل و دماغ ماؤف سے ہو کر رہ گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ عرصہ سے الحق کی بھی کوئی خدمت نہ کر سکا جسکے لیے افسوس بھی رہا مگر خواہش کے باوجود کچھ نہ کر سکا۔ الحق کے ماہ ربیع الاول کے شمارے میں حضرت

خواجہ فضل علی شاہ قریشیؒ کے ملفوظات مبارکہ نظر نواز ہوئے تو برسوں پہلے کی ایک یاد تازہ ہوگئی اور دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ حضرت کی زیارت کا جو تاثر ذہن پر نقش ہے اسے سپرد قلم کردوں شاید حضرت خواجہ صاحب کے ذکر کی برکت سے ہی قلب و دماغ کی اضطرابی کیفیت دور ہو اور آئندہ کیلئے دین کی خدمت کیلئے مستعدی کا جذبہ بیدار ہوجائے۔مضمون منسلک ہے پسند آئے تو شامل اشاعت فرمالیجئے برادرم مولانا انوارالحق کو سلام عرض کردیجئے۔قبلہ والد صاحب کی خدمت عالیہ میں بعد سلام کے دعا کی درخواست پیش کردیجئے۔امید ہے جواب ضرور دینگے۔　　　والسلام　مخلص محمد محترم فہیم عثمانی

☆☆☆

مولانا محمد محسن لورہ پیزو ضلع بنوں

۲۳ر نومبر ۱۹۷۸ء

محترم المقام استاذنا المکرم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، معروض اینکہ: حامل رقعہ عبدالعزیز اور رحمت اللہ افغانستان کے باشندے ہیں جو کہ ہمارے عزیز ہیں۔امید ہے کہ محترم عنایت فرما کر حاملان رقعہ کو داخلہ دے کر شکریہ کا موقع نصیب فرمائیں گے۔تاکہ داخلہ اور جگہ ملنے میں ان کو تکلیف نہ ہو۔تمام صاحبزادگان اور مدرسین مدرسہ کی طرف سے تحفہ تسلیمات جناب کو اور شیخ الحدیث صاحب اور ناظم صاحب کو قبول ہو۔　　فقط　والسلام　بندہ محمد محسن عفا اللہ عنہ

☆☆☆

مولانا محمد ہارون[2] ڈھاکہ

(الحق منھاجاً للخلق ہے ہر معاصر سے ظاہر و باطن بازی لے گیا O انمول خزینہ)

محترم المقام جناب مولانا صاحب زیدت معالیکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔تمنا اور دلی دعا ہے کہ آپ من کل الوجوہ صحت و عافیت سے رہیں۔ہم خدام بھی گونہ خیریت سے ہیں۔گردشیں آتی ہیں اور جاتی ہیں

ع　　شرطہ ہمہ وقتے نہ بود لائق کشتی

میرے محبوب ترین ماہنامہ الحق جعلہ اللہ منھاجاً للخلق نے کمال کردیا۔اپنے تمام معاصر سے ہر طرح بازی لے گیا۔ظاہر بھی اور باطن بھی۔اور آخر الذکر میں تو لاثانی ہوگیا۔چاٹگام کی ایک تبلیغی انجمن بنام ہدایت الاسلام نمبر ۱۷۲ خاتون گنج چاٹگام۔عرصہ سے دین کی تحریری خدمت ایجاباً و سلباً میں مصروف ہے۔اس انجمن کو الحق جیسے ایک انمول خزینہ کی ضرورت ہے۔سو آپ اس کو ماہوار بھیجتے رہیں۔میرے دو بڑے بھائی مولانا غازی محمد اسحاق اور مولانا محمد یوسف صاحبان اس کے چلانے والے ہیں۔ان کی بڑی خواہش ہے کہ ایک رسالہ جاری ہوجائے۔میں نے ان کو آپ سے اس کا ذکر کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ایفاء وعدہ کے لئے یہ عریضہ خدمت میں ارسال کررہا ہوں۔اور کوشش و ہمت ہو کہ بلا معاوضہ ارسال کیا جائے۔ورنہ وی پی کردیں۔والد محترم کو سلام مسنون　مولانا محمد ہارون ڈھاکہ

---

1. دارالعلوم کے ہونہار قابل فخر فرزند، درس نظامی کی تکمیل حقانیہ سے کی۔میرے زمانہ تدریس کے آغاز میں طلب علم کیلئے آئے، خانقاہ یاسین زئی کا نام ان سے روشن ہوا۔پیزو گاؤں میں جامعہ حلیمیہ قائم کیا جو جنوبی اضلاع میں ایک اہم ادارہ ہے۔
2. مدیر ادارۃ المعارف مجلس تحفظ ختم نبوت ڈھاکہ بنگلہ دیش، بعد میں غالباً کویت میں منتقل ہوئے۔

مولانا مفتی محمود صاحب[1] ملتان

(۱)

(حج کی مبارکباد ○ شیخ الحدیث کی زیارت وعیادت کیلئے آنے کا پروگرام ○ حقانیہ جیسے مرکز علوم میں خطاب کا اہل نہیں ہوں ○ تواضع انکساری)

احقر محمود عفا اللہ عنہ قاسم العلوم ملتان ۲۶ صفر ۱۳۸۹ھ ، ۱۴؍ مئی ۱۹۶۹ء

عزیز محترم ومکرم صاحبزادہ مولانا سمیع الحق صاحب دام مجدکم العالی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مزاج مکرم ۔ حج وعمرہ مبارک ۔ گرامی نامہ شرف صدور لایا ۔ احقر حسب الارشاد صبح بروز جمعرات ۱۲ ربیع الاول ۸۹ھ خیبر میل سے نوشہرہ اُترے گا ۔ میں نے مردان والوں سے وعدہ کرلیا تھا ۔ کہ میں نوشہرہ سے مردان آکر دن گزاروں گا ۔ اور شام کو وہاں سے پشاور پہنچوں گا ۔ لیکن اب میں نے مولوی عبدالرحمٰن صدیقی کو ٹیلیفون کے ذریعہ کہدیا ہے کہ وہ مردان والوں کو کہدے کہ میں نوشہرہ سٹیشن پر اُتر کر سیدھا اکوڑہ چلا جاؤنگا ۔ دو گھنٹے وہاں گزار کر وہاں سے مردان روانہ ہو جاؤنگا ۔ اس تھوڑی سی ترمیم کو شاید وہ خوشی سے قبول فرمالینگے ۔ آپ بھی اُن سے رابطہ قائم فرمالیں ۔ احقر صرف حضرۃ مولانا مدظلہ العالی کی زیارت اور بیمار پُرسی کی نیت سے حاضر ہوگا ۔ افادہ خطاب وغیرہ وغیرہ امور سے احقر کو معذور تصور فرمادیں ۔ یہ سیہ کار، خستہ حال ناشائستہ مقال اِس قابل کب ہے ۔ کہ حقانیہ جیسے مرکز علوم میں علماء وطلبہ سے کچھ عرض کرے یہ بالکل حقیقت ہے ۔ کہ یہ ہیچمداں اپنے احباب اور بزرگوں کی عنایات اور دعاؤں سے جی رہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میری تمام جہالتوں اور سیہ کاریوں پر نقاب ڈالدیا ہے ۔ اور علماء کی صف میں اس ناکارہ کو بھی شمار کیا جانے لگا ہے ۔ ورنہ من آنم کہ من دانم

مجھے امید ہے کہ جس طرح اللہ کریم نے یہاں عیوب پر پردہ ڈالکر علماء میں شمارہ کراہی دیا اس طرح آخرت میں بھی شائد صفتِ ستاریت کا مظاہرہ ہو ۔ اور احقر اس طرح وہاں بھی نکل جاوے ۔ دعاؤں کی سخت ضرورت ہے ۔ آپ نے حج وعمرہ میں رفع درجات کرایا تو اس حقیر کو بھی فراموش نہ فرمائیں ۔ والسلام مفتی محمود

---

[1] قائد جمعیت علماء اسلام ۔ التوفی ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء محقق مدرس مصنف نباض مبصر ومفکر زعیم ملت ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ووفاق المدارس العربیہ، مفتی وشیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان ۔ مفتی صاحب کے بارہ میں اس تاثراتی شذرہ سے میرے جذبات واحساسات پر روشنی پڑتی ہے :۔

رفتم واز رفتنم یک عالمے تاریک شد
من مگر شمعم چوں رفتم بزم برہم ساختم

وا ویلاہ ، وا مصیبتاہ ، حیف صد حیف ۔ ۲۴ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ کو چودھویں صدی کا ٹمٹماتا ہوا چراغ آخر شب اپنے ساتھ علم وعمل اور جہاد وسیاست کا ایک ایسا تابندہ ودرخشندہ ستارہ بھی لیکر رخصت ہوا جو ایک عرصہ تک ہر نازک ، بحرانی اور ظلماتی لمحات میں ہدایت ورہنمائی کا پیغام اور مینار رشد وہدایت بنا رہا ۔ ظلم وعدوان سے برسر پیکار قوتوں کے لئے اس کا وجود مرکز ثقل اور اسلام وشریعت کی بالادستی سے سرشار طاقتوں کے لئے اس کی ذات سنگ میل رہتی جو علمی ودینی قومی وملی کاموں کیلئے ایک قطب الرحی بن گئے تھے اور جو پاکستان کے مختلف صوبوں اور علاقوں میں ملکی اتحاد ویکجہتی کی علامت اور یکتا ومنفرد قدر مشترک بن چکے تھے اور جس نے اپنے وجود اور دلآویز شخصیت کی شکل میں دین وسیاست کا ایک ایسا حسین امتزاج پیش کیا ۔ جس نے عملاً دین وسیاست کی دوئی کو مٹا کر رکھ دیا اور جس نے اپنی متنوع اور جامع شخصیت کی صورت میں یہ ثابت کر دکھایا کہ قدیم علوم وفنون اور اسلامی مدارس کا ایک فارغ التحصیل مولوی عصر حاضر کے نہایت عیارانہ اور شاطرانہ جمہوری ماحول مغرب کی مسیکیاولی سیاست کی فضا میں کس ہوشمندی تدبر وبصیرت ، وقار ومتانت اور دیانت وامانت کے اصولوں اور مومنانہ صفات کو سینہ سے لگائے ہوئے بھی قائدانہ اہلیت وصلاحیت کے ساتھ ماحول پر غالب آسکتے ہیں ۔

علماء جنہیں معاشرہ کا عضو معطل ملائے مسجد ومکتب اور "دو رکعت کا امام" سمجھا اور بنایا گیا تھا اور آج اسے ملکی سیاست اور قومی معاملات کا ایک (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۲)

(۱۹۷۳ء کے دستور سازی کے موقعہ پر ترامیم)

۹ مارچ ۱۹۷۳ء

صاحبزادہ سمیع الحق صاحب۔ مولانا عبدالباقی صاحب کو میں نے ڈرافٹ آئین کا دے دیا ہے۔ صفحہ ۱۹ سے ۲۸ تک حصہ سوم، چہارم، پنجم کی دفعات پر حاشیہ نمبر ترامیم لکھدی ہیں۔ سفید کاغذ پر ترتیب سے درج کر کے کل ۱۰/۳/۷۳ کو سیکرٹری اسمبلی کے حوالہ کر دیں۔ سستی نہ کریں۔

اہم ترین عنصر سمجھا جا رہا ہے اور کوئی چاہے یا نہ چاہے علماء کرام کی اہلیت اور صلاحیت کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس کا دائرۂ عمل مسجد و خانقاہ سے پھیل کر ایوان حکومت اسمبلی اور ہر سیاسی قومی پلیٹ فارم تک وسیع ہو گیا ہے۔ تو اس انقلاب احوال میں حضرت مفتی محمود صاحب قدس سرہٗ العزیز کے طویل اور صبر آزما ہمہ پہلو جہاد اور جدوجہد اور روشن و تابناک کردار کا بھی بنیادی دخل ہے۔ اس مخلصانہ اور بے لوث جدوجہد نے مروجہ سیاست کے اطوار و انداز بدل دیئے اور ایک نئی نیو رکھ دی۔

حضرت مفتی صاحبؒ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے ایسی بے بہا اور بے حد و حساب صلاحیتیں جمع فرما دی تھیں۔ جنہوں نے واقعی انہیں اس عہد کی تاریخ ساز شخصیت بنا کر رکھ دیا تھا جنہیں دیکھ کر کسی نے سچ کہا ہے کہ آپ کی وفات حقیقت میں صدی کی موت ہے۔

وسیع النظر عالم فقیہ النفس مفتی، روشن دماغ اور روشن ضمیر رہنما، ہمت و استقامت کے کوہ گراں، جرأت و شجاعت کے سدِ آہنی جب کسی موقف پر ڈٹ جاتے تو پرائے تو کیا اپنوں نے بھی اگر ہزار اختلاف رائے ظاہر کیا لیکن آپ کی سختی اور استقامت کو ذرا بھر جنبش نہ ہوتی اور وہ گرد و پیش سے متاثر ہوئے بغیر اپنا سفر جاری رکھتے۔ اس کے ساتھ وسعت ظرف اور وسیع المشربی اور نرمیٔ مزاج معاملہ فہمی اور عاقبت اندیشی ایسی کہ مختلف الخیال اور مختلف متضاد مکاتب فکر کو ساتھ لے کر چلتے اور منزل مقصود تک پہنچ کر دم لیتے۔ وہ برصغیر کی سب سے بڑی زوردار اور ہمہ گیر تحریک نفاذِ اسلام کے ہیرو اور قافلہ سالار تھے۔ اس وقت کروڑوں انسانوں نے علماء سیاستدانوں نے ان کی قیادت و زعامت پر اعتماد کیا وہ بلندیٔ نگاہ، دلنوازیٔ گفتار اور جان پرسوز کا متاع سفر لیکر میر کارواں کی صفات پر پورے اترے۔

وہ چودھویں صدی کے اس قافلۂ صدق و صفا اور کاروان جہاد عزیمت کے آخری جرنیل تھے جسے شاہ ولی اللہؒ اور سید احمد شہیدؒ نے ترتیب دیا اور جس کو حافظ ضامن شہید، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے مضبوط اور مستحکم کیا اور جس کے سالاروں میں حضرت شیخ الہندؒ اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ شامل تھے۔ اس جماعت حقہ کی شخصیات کو برقرار رکھتے اور اس قافلۂ تسلیم و رضا کے جہاد و عزیمت، علم و عمل، استقامت و ایثار، اخلاص و قربانی کی امانتیں حضرت مفتی صاحبؒ نے چودھویں صدی کے اختتام پر پندرھویں صدی کی دہلیز تک پہنچا دیں۔ تاکہ نئی صدی میں اپنے قابل فخر اسلاف کے مشن پر چلنے والوں کیلئے یہ چیزیں متاع عمل اور سرمایۂ نجات بنی رہیں۔ انکی ہمہ گیر اور جامع شخصیت نئی صدی میں دعوت عمل کا کام دیتی رہے گی۔

اس ہمہ گیر محبوب و دلآویز شخصیت جس کی صحبتوں اور محبتوں، خلوت اور جلوت اور سفر و حضر کی رفاقتوں اور کفش برداریوں کا اس غمزدہ کو ایک طویل موقع اللہ تعالیٰ نے دیا، اور جو کبھی کبھی شفقت و محبت کی وجہ سے ع کرم ہائے تو ما را کرد گستاخ۔ کا مصداق بھی بن جاتا تھا، اس کا یکایک دنیا سے اٹھ جانا، اللہ اکبر۔ وقعت الواقعہ۔ قیامت صغریٰ سے کسی طرح کم نہیں۔ ایسے میں قلم و قرطاس اور ذہن و دماغ ماؤف و مفلوج ہو کر بیان جذبات اور اظہار احساسات سے اعتراف عجز کر دیں تو کیا تعجب ہو۔ آج ڈیڑھ ماہ اس سانحۂ ہائلہ کو گذرا ہے مگر قلم نے اپنے آپ کو اتنا عاجز و درماندہ کبھی نہ سمجھا تھا اور یہی عجز و تعطل پرچہ کی تاخیر کا بھی سبب بن رہا ہے۔ وہ جو محبت اور عظمت کے چراغ گل کر کے رخصت ہوئے تو خدام و عشاق نے بھی کچھ عرصہ کیلئے محفل زیست کی شمعیں بجھا دیں تو انہیں سزاوار ملامت نہ سمجھا جائے۔

من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللّٰہ علیہ فمنھم من قضی نحبہٗ و منھم من ینتظر — اکتوبر، نومبر ۱۹۸۰ء

(غلطی سے شرابی سٹور سے فون پر ترامیم کی بات)

۲۔ دستور سازی میں ترامیم کے موقع پر مفتی صاحب کا خط گورنمنٹ ہاسٹل اسلام آباد سے ان دنوں وزارت اعلیٰ کی مصروفیت تھی۔ انہوں نے راولپنڈی سے پشاور روانگی کے وقت صدر میں ایک بڑے سٹور کے سامنے گاڑی روک دی کہ مجھے فون پر بھی ہدایات دیدیں اس وقت بھٹو نے شراب کی بندش کا اعلان نہیں کیا تھا اور ایسے سٹوروں پر ایک حصہ میں شراب بھی ملتی تھی جس کا انہیں علم نہیں تھا وزیر اعلیٰ کے وجہ سے سارا پروٹوکول بھی رک گیا اخبار والے تو موقعہ تلاش کرتے ہیں دوسرے دن اخبارات میں خبر لگائی کہ مفتی صاحب غلطی سے شراب کے سٹور میں داخل ہو گئے۔ بہرحال اس سٹور سے انہوں نے مجھ سے فون پر بات کی اور فرمایا کہ میرے نشان زدہ ترامیم کے علاوہ بھی جو آپ کو مناسب لگیں آپ میرے طرف سے داخل کر دیں یہ اعتماد میرے لئے بہت حوصلہ افزا بات تھی اور ایسے میں ترامیم کی ایک بڑی تعداد میں نے اکابر جمعیۃ کی طرف سے قومی اسمبلی میں داخل کرا دی جس کی تفصیلات میری مرتب کردہ رپورٹ قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ میں موجود ہیں

(۳)

۱۶ اگست ۱۹۷۳ء

(اخباری بیان اور نیشنل عوامی پارٹی)

محترم ومکرم جناب مولانا عبدالحق صاحب۔ سلام مسنون! مولانا سمیع الحق صاحب کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں میں نے آپ کے لئے ان کو پیغام دیا ہے۔ اگر مشورہ ہو جائے تو آج ایک اخباری بیان دیدیں۔ مولانا سمیع الحق صاحب اخبارات کو بیان مرتب کر کے دیدیں گے۔ جمعیۃ کو نیشنل پارٹی سے آگے ہو کر کام کرنا ہے۔ والسلام محمود

(۴)

۱۲ اکتوبر ۱۹۷۴ء

(قادیانی اقلیتی فیصلہ قوم کی قربانیوں کا نتیجہ O بھٹو کو ہتھیار ڈالنے پڑے اسے کریڈٹ نہیں دیا جا سکتا O فیصلہ کے ذیلی مسائل)

عزیز مکرم صاحبزادہ مولانا سمیع الحق صاحب، سلام مسنون۔ سوالنامہ کا جواب بھیج رہا ہوں۔ حسب الحکم بہت جلدی میں چند باتیں لکھدی ہیں نہ معلوم بے سوچے سمجھے لکھے ہوئے مضمون کو آپ پسند کریں گے یا نہیں حضرت مولانا اور برادران کو سلام عرض ہے۔ محمود

الحمدﷲ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ ومن اعز جندہ.

پاکستان کی پارلیمنٹ نے عقیدہ ختم نبوت کو دستوری تحفظ دے کر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ یہ یقیناً ایک تاریخی فیصلہ ہے اس سلسلے میں پوری قوم اور پاکستانی ملت اور جملہ ارکان پارلیمنٹ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اراکین خصوصیت سے مستحق تمریک ہیں جنہوں نے تین ماہ کی طویل جدوجہد میں قید وبند کی صعوبتیں جھیل کر حکومت کے ہر تشدد کا نشانہ بن کر اس تحریک کو کامیاب بنایا۔ بہت سے مقامات پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ مساجد میں جوتوں سمیت داخل ہو کر بے گناہ نہتے مسلمانوں پر ناروا ظلم کیا۔ تھانوں میں فدائیان خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ بعض جگہ ایسی دلخراش حرکتیں روا رکھی گئی ہیں جن کا ذکر بھی کسی شریف انسان کیلئے ممکن نہیں۔ بعض مقامات پر شہیدوں نے خون کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ بہر حال جن حضرات نے بھی اس سلسلہ میں کوئی خدمت، محنت اور قربانی حسن نیت اور خلوص سے پیش کی ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ اس کی نجات اُخروی کیلئے کافی ہے اس سلسلہ میں بعض سنجیدہ قسم کے لوگوں سے متعلق یہ سن کر سخت تعجب ہوتا ہے کہ وہ مسئلہ ختم نبوت کے اس حل کا سہرا صرف اور صرف وزیر اعظم بھٹو کے سر باندھنے کی سعی نامشکور میں مصروف ہیں۔ مسٹر بھٹو نے عوامی جدوجہد کے سامنے مجبور ہو کر اس فیصلہ کی تصدیق کی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر اور باہر انہیں کن مشکلات کا سامنا ہوا۔ جس کے بعد انہیں ہتھیار ڈالنے پڑے۔ ہم جب پوری قوم کو مبارکباد دیتے ہیں تو ہم نے کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔ بلکہ پوری قوم کو انہیں اور ان کی پارٹی کو مستثنیٰ کئے بغیر ہدیہ تبریک پیش کیا ہے۔ نہ ہم نے اپنے جماعت کے لئے کریڈٹ لینے کی کوشش کی ہے نہ ہم اس خالص مذہبی مسئلے کو سیاسی فائدہ حاصل کرنیکا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ ہم تو صرف یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جدوجہد کو قبول فرما کر ہر ایک شریک کار کو اس کا ثمرہ دنیا وآخرت میں عطا فرمائے۔

برصغیر پاک وہند کے لوگوں نے برطانوی سامراج کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے آزادی کا مطالبہ کیا، جدوجہد کی۔ آخر

جدو جہد کامیاب ہوئی اور برطانیہ کی لیبر پارٹی گورنمنٹ اوراس وقت کے وزیراعظم مسٹراٹیلے نے بامرمجبوری ہمارامطالبہ تسلیم کر کے ہمیں آزادی دی۔تو کیاہندوستان کی آزادی کے لئے مسٹراٹیلےاورلیبر پارٹی کی برطانوی گورنمنٹ کےنعرے لگائے جائیں یا مجاہدین تحریک آزادی کوزندہ باد کہا جاوے۔تازہ واقعہ ہے کہ الجزائر نے فرانس کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے ۷لاکھ سے ۱۰لاکھ تک مجاہدین کا خون پیش کیا آخرکارفرانس کی حکومت نے آزادی کا مطالبہ تسلیم کر کے الجزائرکوآزادکردیا۔تواب فرانس اور جنرل ڈیگال مبارکباد کے مستحق ہیں یاالجزائر کے شہداءومجاہدین۔

انڈونیشی عوام نے سوئیکارنوکے زیرقیادت ''ڈچ'' قوم سے طویل جدوجہد کے بعدآزادی حاصل کی۔ڈچ قوم نے مطالبہ ماناا ب کون مبارکباد کا مستحق ہے۔بہرحال ختم نبوت کی تحریک کے مجاہدین کے خلاف تشددظلم خونریزی بربریت کا جرم جس کے کھاتے میں پڑتا ہے کم از کم تحریک کی کامیابی کا سہراایسےلوگوں کےسروں پرتونہیں باندھاجاسکتا۔پیپلزپارٹی ہی ایک ایسی پارٹی ہے جس کے ارکان نے انفرادی یااجتماعی طور پرقوم کےاس عظیم مطالبےاورتحریک کاہرگز ساتھ نہیں دیا۔اورالگ تھلگ رہ کرعملاً ثابت کردیا کہ ان کااس مطالبہ اورتحریک سے کوئی تعلق نہیں۔پھر پیپلز پارٹی یااس کے چیئرمین ہی کومدارالہام کس طرح قراردیا جاسکتا ہے۔فیاللعجب

الغرض مجموعی طور پرقوم اوراس کے نمائندوں نے ایک تاریخی فیصلہ صادرفرماکردستوری طور پرمرزائیوں کے دونوں گروپوں کوخارج ازاسلام قراردیدیا۔اورانہیں پارسی،سکھ،ہندو،عیسائی،بدھسٹ،شیڈول کاسٹ(اچھوت،چوہڑے،چماروں) کی صف میں لاکھڑا کیا۔ اور یہ طے کرلیا کہ:

(۱) جوشخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضوراقدس ﷺ کے بعدکسی شخص کوکسی قسم کی نبوت کسی شکل کسی خیال کے مطابق ملتی ہے وہ غیرمسلم ہے۔

(۲) جوشخص ایسی کسی نبوت کااپنے لئے دعویٰ کرتا ہے وہ غیرمسلم ہے۔

(۳) جوایسے مدعی نبوت کونبی مانتا ہے وہ غیرمسلم ہے۔

(۴) جوایسے مدعی نبوت کومذہبی مصلح مانتا ہے وہ غیرمسلم ہے یہ بھی طے ہوا کہ جومرزائی منافق بن کرخودکومسلمان کہلائے وہ ختم نبوت کے خلاف تبلیغ نہیں کرسکے گا اگر کرے گاتو سزا کامستوجب ہوگا۔جودوسال قید بامشقت تک ہوسکتی ہے۔

جومرزائی اپنے کوکافر تسلیم کرے تووہ دستور کے مطابق اپنے مذہب کی تبلیغ قانون اورامن عامہ کے دائرہ میں کرے گا۔اگرچہ ایسے واضح غیرمسلم شخص کی تبلیغ کا کسی پراثر پڑنے کا کوئی خاص خطرہ نہیں ہے۔لیکن مسلمانوں کوان فیصلوں پرخوش ہوکرغفلت نہیں برتنی چاہئے۔ابھی اس مسئلہ سے ذیلی مسائل بہت سے پیدا ہورہے ہیں ان کاحل بھی ضروری ہے۔عنقریب میں اس سلسلے میں حکومت کے نمائندوں سے مل کر ان چند مسائل کے حل کوتلاش کرنیکی بھرپورکوشش کروں گا۔اللہ توفیق دے۔بظاہرذیلی مسائل یہ ہیں:

(۱) مرزائیوں کے دونوں گروپوں کے اوقاف کوحکومت اپنی تحویل میں لے۔تاکہ اسلام کی اشاعت کے لئے لوگوں نے جو جائیدادیں وقف کی ہیں ان کی آمدنی غیراسلامی کسی مذہب کی اشاعت پرصرف نہ ہوں۔

(۲) ربوہ میں واقع سفیدزمین کومسلمانوں میں فوراً تقسیم کرکے اسے کھلاشہرقراردینے کی عملی صورت پیدا کی جائے۔

(۳) لاہوری گروہ نے انجمن بنائی ہے وہ انجمن اشاعت اسلام کے نام سے موسوم ہے اسے یہ نام قانوناً تبدیل کرنا ہوگا۔ اس لئے کہ اب وہ اسلام کی اشاعت کا کام نہیں کر رہا۔

(۴) مرزائی اپنی تبلیغ اسلام کے نام سے نہیں کر سکیں گے ان پر قانونی پابندی عائد کرنی ہوگی اس لئے کہ ان کا مذہب اب قانوناً اسلام نہیں رہا۔

(۵) اسلام کے مخصوص اصطلاحات جو صرف اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ مختص ہیں انکے استعمال سے انہیں قانوناً روکنا ہوگا مثلاً مسجد، امیر المؤمنین، خلیفہ، صحابی، ام المؤمنین وغیرہ وغیرہ۔ یہ اور اس قسم کے امور ہمارے دستوری فیصلے کے لازمی نتائج ہیں جب تک ان نتائج کو بروئے کار نہیں لایا جاتا دستوری فیصلہ صرف کاغذی فیصلہ کی حیثیت اختیار کر جائے گا۔ اعاذنا اللّٰہ و جمیع المسلمین فی بلادھم من ھذاالفتنة الداھیة. محمود عفی عنہٗ

(۵)

(حج سے واپسی پر مولانا شیر علی شاہ کا دیا گیا مضمون برائے الحق)

۸ر جنوری ۱۹۷۵ء

محترم مولانا سمیع الحق زید مجدکم، سلام مسنون۔ احقر آج صبح ہوائی جہاز سے واپس کراچی پہونچا۔ دو روز میں گھر جانے کی کوشش کروں گا۔ مولانا شیر علی شاہ صاحب نے یہ مضمون بھیجا ہے۔ اشاعت کیلئے ارسال کر رہا ہوں۔ حضرت مولانا اور دوسرے اساتذہ فضل الرحمن، عنایت اللہ وغیرہ دوستوں کو سلام عرض۔ والسلام محمود

(۶)

(قاسم العلوم کا جلسہ)

مارچ ۱۹۷۹ء

محترم المقام جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دام لطفہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی مورخہ ۳۰۔۳۱ر مارچ، یکم اپریل ۷۹ء بمطابق ۱۔۲۔۳ جمادی الاول ۹۹ھ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام قلعہ کہنہ قاسم باغ (ملتان) منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک بھر کے مشائخ عظام وعلماء کرام وفاقی وزراء اور ممالک اسلامیہ کے سفراء شرکت فرما رہے ہیں۔ ناگزیر حالات کی وجہ سے گزشتہ ۹ سال کے عرصہ میں مدرسہ کا سالانہ جلسہ تعطل کا شکار رہا۔ مدرسہ کی انتظامیہ نے امسال نہایت اعلیٰ سطح پر اس جلسہ کو کامیاب بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کو اس جلسہ کی اہمیت سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اپیل کی جاتی ہے کہ آپ اپنے حلقہ اثر کو اس جلسہ میں شرکت کی ترغیب دلائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس جلسہ میں شرکت پر آمادہ فرمادیں۔ آپ کے دینی جذبہ سے توقع ہے کہ اس اپیل کو نہایت ضروری تصور فرمادیں گے! شکریہ! مفتی محمود مدرسہ قاسم العلوم ملتان

(۷)

(مرکزی مجلس شوریٰ کی رپورٹ)

۲۹ر اگست ۱۹۷۹ء

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۰ر شوال ۹۹ھ بمطابق ۳ر ستمبر ۷۹ء

بروز پیر نو ۹ بجے دن مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں حضرت الامیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ کی زیر صدارت منعقد ہورہا ہے۔

ازراہ کرم وقت مقررہ پر اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ ایجنڈا

(۱) ملک کی تازہ ترین سیاسی صورتحال پر غور (۲) رکن سازی و جماعتی انتخابات کا جائزہ (۳) نظام شریعت کانفرنس کے انتظامات پر غور۔

دیگر امور باجازت صدر (مولانا مفتی) محمود

(۸)

(یوم نظام شریعت اور یک جہتی اتحاد کو اجاگر کرنا O اسلامی قوانین پر موثر عملدرآمد نہ ہونے کے وجوہات)

۲۷ مئی ۱۹۸۰ء

منجانب مرکزی دفتر نظام العلماء پاکستان رنگ محل لاہور،

بخدمت جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ زید لطفکم سلام مسنون۔ گزارش ہے کہ ملک میں اسلامی قوانین پر عمل درآمد کی غیر تسلی بخش صورت حال اور اسلامی نظام کے بارے میں لادینی عناصر کے گمراہ پروپیگنڈہ کے پیش نظر نظام العلماء پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ نے ۲۲ مئی ۸۰ء کو مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں امیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی کی زیر صدارت منعقد اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ ۶ جون ۸۰ء کو جمعۃ المبارک کے روز ملک میں "یوم نظام شریعت" مناکر خطبات جمعہ میں اسلامی نظام کی برکات واہمیت اور اسلامی قوانین کی راہ میں حائل رکاوٹوں سے عوام کو آگاہ کیا جائے۔ نیز مختلف مکاتب فکر کے سرکردہ اور سنجیدہ علماء کرام سے رابطہ قائم کر کے اس سلسلہ میں یکجہتی اتحاد کے احساس کو اجاگر کیا جائے نظام العلماء پاکستان کی رائے میں اسلامی قوانین پر موثر عملدرآمد نہ ہونے کے وجوہات درج ذیل ہیں،

۱۔ فرقہ وارانہ کشمکش میں روزافزاں اضافہ کے باعث اسلامی قوانین کی پشت پر عوام اور علماء کے اتحاد کی عظیم قوت موجود نہیں رہی۔

۲۔ ملک کے انتظامی وعدالتی ڈھانچہ کو اسلامی قوانین کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں کیا گیا۔

۳۔ کسی بھی سطح پر شرعی عدالتوں میں قرآن وسنت کے ماہر علماء کو شریک نہیں کیا گیا۔

۴۔ شرعی قوانین کے ساتھ ساتھ فرنگی قوانین کو بھی نہ صرف باقی رکھا گیا ہے۔ بلکہ انہیں شرعی قوانین پر فوقیت دی گئی ہے۔

۵۔ مالی، عائلی اور آئینی امور کو شریعت بنچوں کے دائرہ اختیار سے باہر رکھا گیا ہے۔

آنجناب کی خدمت میں عرض ہے کہ اس مقدس مشن کے سلسلہ میں نظام العلماء پاکستان سے بھرپور تعاون فرمائیں، اس سلسلہ میں اپنے جذبات وتجاویز کا خطبہ جمعہ میں اظہار کرتے ہوئے مرکزی دفتر کو بھی ان سے مطلع فرمائیں۔ والسلام

منجانب۔ (مولانا مفتی) محمود عفااللہ عنہ۔ ناظم عمومی نظام العلماء پاکستان

(اسلام آباد کے علماء کنونشن میں شرکت پر اظہار وجوہ کا نوٹس اور حضرت مفتی صاحب کے نام اس کا جواب)

(سمیع الحق کا خط بنام مولانا مفتی محمود صاحب)

محترمی ومکرمی جناب قائم مقام ناظم عمومی نظام العلماء اسلام پاکستان السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ گزارش ہے کہ مجھے جمعیت کے صوبائی امیر کی وساطت سے اظہار وجوہ کا نوٹس ملا کہ میں نے کیوں اسلام آباد کے علماء کنونشن میں شرکت کی؟ جواباً عرض ہے کہ جمعیۃ کی مجلس عاملہ یا مجلس شوریٰ یا بالائی کمان کی طرف سے کوئی بھی ایسا اعلان یا

حکمنامہ مجھ تک نہیں پہونچا تھا کہ جس میں ایسے کسی دینی وعلمی اجتماع میں شرکت سے ممانعت کی گئی ہو جبکہ کنونشن کے مدعوین میں ہمارے اکابر حضرات کے اسمائے گرامی بھی شامل تھے کنونشن کے دعوتنامہ میں کہا گیا تھا کہ اسلامی نظام کی طرف پیش رفت کے سلسلہ میں خالص اسلامی فریضہ کی بناء پر تجاویز پیش کرنے کی کھلی اجازت ہوگی دیگر علماء کی طرح میں بھی صرف اسلامی جذبہ سے شریک ہوا جبکہ اسلامی نظام کے سلسلہ میں ہر قسم کی سعی جمعیۃ ہی کا اولین مقصد ہے کنونشن میں ناچیز نے بھی کسی لگی لپٹی بغیر مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا اور تقریر میں یہ بھی کہا کہ کنونشن میں افضل الجہاد کلمۃ حق الخ پر عمل کا ایک موقع علماء کو مل گیا ہے نہ کسی گٹھ جوڑ میں شریک ہوا نہ کسی معاہدہ کی بات ہوئی۔ چند گھنٹے کی نشست اگر اتنا بڑا جرم ہے تو از راہ کرم جمعیۃ کے اکابر اس سلسلہ میں بعض دیگر امور کے بارہ میں بھی واضح فیصلہ اور پالیسی طے فرما کر گومگو کی صورت سے پوری جماعت کو نکالے۔ لوا‌ؤ‌بلدیاتی نظام سے مقاطعہ کے بارہ میں واضح ہدایات جاری ہوئے مگر ملک بھر میں بے شمار ذمہ دار افراد اور متعلقین جمعیۃ نے اس الیکشن میں حصہ لیا کچھ رکن منتخب ہوئے کچھ چیئرمین اور اب مستقلاً اس نظام سے ایسے لوگ وابستہ ہیں۔

۲۔ ثانیاً زکوٰۃ سسٹم کے سلسلہ میں ہمارے بے شمار ارکان جمعیۃ اور ائمہ زکوٰۃ کمیٹی کے رکن بنے اور اکثر مقامات پر چیئرمین بھی بنے اور اب بھی ہیں۔ کچھ اوپر سطح کی ذمہ دار اکابر کے بارہ میں معلوم ہے کہ زکوٰۃ کمیٹی کے صوبائی کونسل کے بھی رکن ہیں۔ اور میٹنگوں میں شرکت کرتے رہتے ہیں۔

۳۔ حکومت کی تشکیل کردہ صوبائی کونسلوں میں جمعیۃ کے بعض حضرات موجود ہیں ہمارے صوبہ (سرحد) کی حد تک اس کی واضح مثال میرے پاس موجود ہے

۴۔ حکومت نے زکوٰۃ فنڈ سے بعض مدارس عربیہ کو بھی نوازنا چاہا تو جمعیت سے وابستہ اکثر مدارس کے مہتممین بخوشی اس عطائے سلطانی کو قبول کر رہے ہیں صوبہ سرحد میں مرکزی اکابر کے بعض قریبی بلکہ ذاتی مدارس بھی اس میں شامل ہیں خود ہمارے صوبائی امیر محترم بھی اب تک بارہا اس سلطانی عطیہ کو مدرسہ کے لئے قبول کر چکے ہیں۔

۵۔ حکومت نے شریعت کورٹ کے لئے اعزازی مشیران فقہ کے ۴۱ افراد پر مشتمل پینل کا اعلان کیا ہے اس پینل میں جمعیۃ کے کئی سرکردہ حضرات کے اسمائے گرامی بھی ہیں صوبہ سرحد کے امیر محترم اور اسی طرح بلوچستان کے ذمہ دار ایک دو اکابر جمعیۃ کے نام بھی اس میں شامل ہے اس پینل کے اعلان سے قبل شریعت کورٹ نے ایسے نامزد کردہ افراد سے باقاعدہ بذریعہ خط اجازت حاصل کی جنہوں نے اسے منظور کیا تب پینل کا اعلان ہوا اگر ان سے اجازت نہیں بھی لی گئی تھی مگر پینل کے اعلان کو ایک ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر کسی ایسے بزرگ نے اس پینل سے لاتعلقی اور استعفاء کا اعلان ابھی تک اخبارات یا جمعیۃ کے پرچہ میں نہیں کیا۔ یہ اور اس قسم کے کئی امور ہیں جنہیں جمعیۃ بخوشی برداشت کر رہی ہے اور جو حکومت کے ساتھ مختلف دینی شعبوں میں علماء کے تعاون کے بارہ میں جمعیۃ کی تقریباً رضا کو ظاہر کر رہی ہے اگر یہ سب کچھ قابل برداشت ہے تو صرف چند گھنٹے کے کسی اجلاس میں شرکت جبکہ وہاں جرم بھی صرف اعلائے کلمۃ الحق کا سرزد ہوا کیوں اتنی باز پرس اور اظہار وجوہ کا سزاوار ٹھہرایا جاتا ہے؟

اخیر میں مودبانہ گزارش ہے کہ ناچیز دس بارہ سال سے جمعیت کے الیکشنی سیاست میں نہایت مشکلات اور تکالیف سہہ سہہ کر اور حلقہ انتخاب کے ہزاروں مصیبتیں جھیل جھیل کر اپنی حد تک خدمت سعی کرتا آرہا ہے اپنے رسالہ الحق میں بھی حتی المقدور اکابر جمعیۃ اور جمعیۃ کے کاز کو آگے بڑھانے کی بھرپور سعی کرتا آرہا ہے مگر اس کے باوجود میری معلومات کی حد تک احقر جمعیۃ کے کسی مرکزی صوبائی یا مقامی تنظیم کا عہدہ دار نہیں ہے ایک ایسے گمنام اور صف نعال کے حاشیہ نشین کے ایسے کسی حرکت کو معلوم نہیں کیوں اتنا قابل اعتنا سمجھا گیا؟

اس وقت جبکہ احقر اپنے والد ماجد مدظلہ کے ضعف وعلالت کی وجہ سے دارالعلوم حقانیہ کے بے شمار تنظیمی ذمہ داریوں اور خدمات اور اس کے ساتھ تدریسی فرائض بھی اس کے علاوہ ماہنامہ الحق کے سارے گرانبار امور (ادارت اشاعت) اور متعلقین سے راہ ورسم اور مقدور بھر دینی خدمات میں مصروفیت کی وجہ سے نہایت مشغول اور زیر بار ہے تشتت اشغال اور کثرت کار کی وجہ سے مذکورہ فرائض بھی کماحقہ انجام نہیں دے سکتا اور اپنے اندر اہلیت بھی نہیں پا رہا۔ اس لئے اکابر جمعیۃ سے درخواست ہے کہ اپنے اس کفش بردار کو آئندہ جمعیۃ سے سبکدوش سمجھا جائے جہاں تک جمعیۃ کے پاکیزہ اور خالصتاً دینی مقاصد کا تعلق ہے میں عمر بھر ان شاء اللہ اپنے طور پر اس کے حصول کے لئے کوشاں رہوں گا۔ اور میرے حقیر خدمات غیر رسمی طور پر جمعیۃ کے مقاصد کیلئے وقف ہوں گے۔ مگر سبکدوشی کے بعد اخلاقاً اور قانوناً میں جماعتی ضوابط اور پالیسیوں کے بارہ میں کسی باز پرس کا سزاوار اپنے آپ کو نہیں سمجھوں گا۔ اللہ تعالیٰ علیم بذات الصدور ہیں۔ وہ نیات اور اعمال کو جانتا ہے اور ان شاء اللہ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے کسی ترغیب وتحریص یا ترہیب وتخویف کی بناء پر فریضہ اعلاء کلمہ حق میں مداہنت یا بالقصد کوتاہی کا مرتکب نہیں پائے گا۔

اس مضمون کا ایک عریضہ میں نے صوبائی امیر محترم کے نام بھی جواباً ڈاک سے بھیج دیا ہے۔ والسلام سمیع الحق اکوڑہ خٹک

حاجی محمود صاحب مالاباری[1] راولپنڈی

(۱)

۱۶ دسمبر ۱۹۷۶ء (دادی مرحومہ کی وفات)

میرے محترم بھائی سمیع الحق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ! محترم دادی صاحبہ کا انتقال کی خبر مجھے کل عبدالصبور صاحب کی زبانی علم ہوا۔ آج قاری صاحب سے تفصیل میں نے معلوم کیا۔ میاں اقبال صاحب کو بھی فون پر اطلاع کیا وہ کراچی جا رہے ہیں میں نے ٹرنک کال بک کیا جواب ملا لائن خراب ہے۔ دکان پر آدمی دو رخصت پر ہے۔ طبیعت بھی نرم ہے اس لیے 20/12 پیر کے روز ظہر سے پہلا حاضر ہونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اگر آپکے پنڈی کا پروگرام ہو تو مجھے اطلاع ضرور کردیں اطلاع کچھ نہ ملا تو بندہ جو بھی حالات ہوں حاضری دونگا۔ سب بھائیوں کو میرا سلام عرض کرنا ہے۔ میں اور گھر والے سب ملکر ایصال ثواب خصوصی طور پر کر رہا ہوں۔ جواب کا منتظر ہوں۔ والسلام محمود

(۲)

۲۱/ جولائی ۱۹۷۷ء (کراچی میں قاری طیب O شیخ زکریا کی آمد)

مکرمی جناب بھائی سمیع الحق صاحب۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج شریف! قاری جی کراچی میں ۲۰ دن رہے میں بھی کراچی میں پانچ دن رہا۔ اور ہم ساتھ ایئر کنڈیشن کوچ تیز گام سے کل شام واپس پہنچے۔ اکثر جگہ آپکو بہت بہت یاد کیا۔ 14/7 کو کراچی پہنچا۔ قاری جی سٹیشن پر لینے آئے تھے شام کو کورنگی دارالعلوم میں حضرت قاری طیب صاحب کی خدمت میں گئے۔ بخاری شریف کا ختم تھا۔ 15/7 کو حضرت شیخ کو لینے ایئرپورٹ گیا۔ شام کو حضرت شیخ مدظلہٗ العالی سے قاری جی کی ساتھ تفصیلی ملاقات ہوئی۔ 16/7 کو بھی حضرت شیخ سے ملاقات ہوئی۔ 17/7 کو دعوت مختلف جگہ تھی۔ 18/7 کو بنوری صاحب کی دعوت میں حضرت شیخ بھی تشریف لائے تھے۔ خواجہ خیر الدین صاحب سے بھی ملاقات کی۔ حضرت قاری فتح محمد صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ درمیان میں دعوت، دعوت کھایا نہیں جاتا تھا۔ لیکن ماشاءاللہ قاری جی کو خوب موفق تھا۔ شفیق کے بھائی آئے انہوں نے بھی رات بارہ بجے کے قریب آئس کریم کی دعوت اڑائی میں شامل نہیں تھا۔ آپ بہت یاد آتے رہے۔ آپ تو پنڈی آتے ہیں نہ فون پر بات کرتے ہیں۔ نہ کوئی اطلاع دیتے ہیں محبت یک طرفہ معلوم ہوتی ہے۔ اور حالات وخیریت سے مطلع فرمائیں۔ قبلہ والد صاحب کے نام حضرت شیخ کا خط ہے جو کہ دستی بھیج رہا ہوں۔ تاکہ والد صاحب کی خیریت بھی معلوم ہو جائے۔ والسلام فقط محمود

(۳)

۱۷/ مارچ ۱۹۷۸ء (حضرت شیخ زکریا کے خط کا نقل)

مکرمی جناب بھائی الحاج مولوی سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قاری سعید الرحمان صاحب اکوڑہ آئے تھے اور حضرت قبلہ والد صاحب کی طبیعت بہتر بتائی تھی۔ میرا بھی آنے کا ارادہ تھا یہاں پر بارش اور میرے آنے سے حضرت کو تکلیف نہ ہو اس خیال سے

---

[1] حاجی محمود دردمند، دیندار، مخلص انسان، مالا بار ریاست سے تعلق تھا۔ تقسیم کے بعد راولپنڈی میں مقیم ہوئے، چھوٹا موٹا کاروبار کرتے رہے مگر اصل مشغلہ اکابر و مشائخ کی صحبت و خدمت، شیخ الحدیث مولانا زکریا سے خصوصی تعلق آخر تک برقرار رہا، احقر کے نام خطوط میں بھی کچھ تفصیل ہے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، مولانا عبدالرحمان کاملپوری، مولانا عبدالشکور وغیرہ کو کھینچ کھینچ کر گھر بلا کر خدمت کرتے، ایک بھائی ڈھاکہ بنگلہ دیش میں کاروباری شخصیت ہیں انکے فرزند طلحہ محمود اور محمد عارف وغیرہ کا ہم سب سے گھر کے طرح تعلق رہا، طلحہ محمود سینیٹ کے رکن اور اب وزارت داخلہ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

آنے میں پس وپیش رہا۔ برائے کرم حالات وخیریت سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ آپنے حضرت مولانا عزیز گل صاحب کے خط کی کاپی منگوایا تھا۔ سابقہ خط کے علاوہ اب مزید خط حضرت کا آیا ہے اسکا بھی نقل ارسال خدمت ہے۔ حضرت والد صاحب کو بھی ضرور سنادیں۔ میرا اسلام بھی عرض کرنا ہے۔ دُعا کی درخواست بھی کرنا ہے۔ جواب کا منتظر ہوں۔ والسلام محمود

(۴)

۱۲/ مارچ ۱۹۸۰ء (مولانا سلمان میاں سہارنپور کا خط)

مکری جناب بھائی مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے ہر طرح خیریت ہوگی الحمد للہ یہاں پر بھی خیریت ہے۔ مکان کے اوپر کے حصے میں کچھ کمرے ڈلوانے کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ خیریت سے تکمیل کے لئے ہر قسم کی آفات سے حفاظت کیلئے قبلہ والد صاحب سے دُعا کرانے کی درخواست ہے اور ہم سب کا سلام بھی عرض کرنا ہے۔ حضرت شیخ مدظلہ العالی سے اس دفعہ رمضان شریف فیصل آباد میں گذارنے کا طے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو عافیت عطا فرمائیں۔ آمین! ایک خط سہارنپور سے حضرت کے داماد مولوی سلمان میاں نے جواکوڑہ بھی میرے ساتھ آئے تھے لکھا ہے جسکی نقل بھیج رہا ہوں۔ انکے لئے دعوات حق حصہ دوم اور جو کتاب ضروری سمجھ میں آتی ہو وہ خاص طور پر سہارنپور خود بھی بھیجوادیں۔ اس کے لئے گذارش ہے۔ ایک جلد دعوات حق حصہ دوم مجھے بھی بھیجوا دیں۔ حساب سب میرے نام ڈال دیں۔ ناظم صاحب، حاجی یوسف صاحب اور شفیق صاحب کو سلام عرض ہے۔ دوکان کے سب افراد سلام عرض کرتے ہیں۔ والسلام محمود

☆☆☆

مولانا صاحبزادہ محمود صاحب[1] خانقاہ پنیالہ

(۱)

۱۲/ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۴ھ (حج کی مبارکباد)

بمحترم المقام حضرت الحاج جناب مولاناصاحب زیدمجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ، خیریت طرفین مطلوب امید کہ مزاج گرامی بخیریت باشد اولاً آن برادرمحترم رامبارکبادی زیارت حرمین شریفین زادھما شرفاً۔ میدھم خداوند کریم این سفر جناب مقبول کند وسعی مشکور وحج مبرور کہ از ثمرات نیک آن مستفید شویدومادرماندہ گان وھم نصیب کند آمین وماذالک علی اللّٰہ بعزیز۔ ثانیاً معافی این کاھلی

[1] مولانا محمود صاحب اور انکے مذکورہ برادران پنیالہ کے معروف خانقاہ یٰسین زئی کے مشائخ عظام تھے۔ محمود صاحب دارالعلوم حقانیہ کے اولین فضلاء میں سے تھے ان کے بعد اس خانقاہ کے تقریباً تمام صاحبزادگان بشمول مولانا محمد محسن مولانا عبداللہ، مولانا عطاء اللہ شاہ نے حقانیہ سے ہی کسب فیض کیا حضرت مولانا مفتی محمود اور انکے والد بزرگوار کا تعلق اسی خاندان اور خانقاہ سے تھا۔

میخواهم که درفضل تقدم ارسال عریضه که فریضه من بوداز من شده امید که ازاخلاق کریمانه در گزرفرمائید و کدورتی اگردردل باشد ازبین دور کنید.

محترمامحترم محسن وعبدالله رادرسایه شفقت جناب نشانده ایم اکنون اختیار داریدزمانه ازحد گردش کرده ازتربیت اسباق تربیت اخلاق ضرور لیسٹ کنٹرول ایشان فرمائید. درخواست حضرت الشیخ دامت برکاتهم علینا ومتعنا الله بفیوضاتهم تسلیمات عرض داریداحتیاج دعاازحددریم ازطرف همه برادران بزرگوران تسلیمات قبول فرمائید. دعاگوودعاجو بنده محمودعفاعنه

(۲)

۵/شوال ۱۴۰۲ھ

اسوده شبی بایدو خوش مهتابی تاباتوحکایت کنم ازهربابی

باسمه تعالیٰ،ازمحمودعفاعنه، مخدوم محترم مولاناسمیع الحق زیدمجدکم السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته، خیریت طرفین مطلوب معروض آنیکه چند سطور بطور ناامید درحالات ایاس مینوسیم وخورم از حدحیرانم که چه نوسیم که ندانم که این چه شده برادراین قدرتعلقات دیرینه مخلصانه بدین عجلت وبی باکی منقطع کردن این که معنی دارد که خدانوخواسته مادرین تعلقات بین خودغرض بودیم ورنه بایک مخلص خادم سرپرست مشفق این قسم رویه اختیارنمیکندمعلوم میشور که دردل اکابرین وهیچ وقعت نداریم می بینم که دریں مدارس دائماخلاف ورزی قانون مشیدوهیچ لیکن صرف ماهستیم که اگرخلاف ورزی کینم سزاوارگرادیم سال گزشته هم واکنون بان طالی الله المشتکیٰ،

جامے این ست که خون موج زنددردل لعل

زین تغابن که خزف میشکندبازارش

حکم نامه:مابه آمدن آنجناب انتظام اولاد خود کردیم وبدیگر گوشه ناآشنافرستادیم که فردابازـ....بناشدوبااین همه انااحدشکریه گوهستم که درین چند سال آن محنت که باماااهالی مدرسه کرده اجر آندرداریں خداوندکریم به ایشان وهدفان من لم یشکر الناس لم یشکر الله زیاده این وآن ولم یمنخواهد والسلام. ازخدمت حضرت شیخ مدظله العالیٰ اگرسلسله مسونم برسانیدازاحدمنسون باشم. افسوس بریں می آیدکه درآخرعمرایشان ..مابدظن کردید. مازیادداتی چشم نیکی داشم. خودغلط آن که من پنداسعم انکی پیش گوگتم غم دل ترسیدم که دل آزره شوی ورنه سخن بسیارست.

مولوی گل رحمان بگرام دست ابن قسم خد نوید آکر ماهم حق داریم.

بصیحت دیرینه اور احق بود که ماشما ، هردوراپندی وادی ومصالحت کرده.

چوہدری محمود احمد۔ایڈوکیٹ ہائی کورٹ منصورہ ملتان روڈ لاہور
(حکمرانوں کی اصلاح معاشرہ مہم مگر فحاشی اور طاؤس ورباب کی بھرمار)

مکرمی ومحترمی جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔پاکستان کے موجودہ حکمرانوں کی جانب سے نفاذ اسلام کا اعلان تو اس وقت سے کیا جارہا ہے جب سے وہ برسراقتدار آئے ہیں۔اور اس سلسلہ میں چند کچے پکے اقدامات بھی کئے گئے ہیں مگر ان کے مثبت نتائج برآمد نہیں ہوئے۔اب حکمرانوں نے اصلاح معاشرہ کی مہم شروع کرنے کا مژدہ سنایا ہے۔اس مہم کا جو انجام ہونا ہے وہ کسی بھی ذی شعور انسان سے مخفی نہیں ہے۔حکمرانوں کی طرف سے ان اعلانات اور چند اقدامات کے ساتھ کچھ ایسی حرکات بھی سرزد ہو رہی ہیں جو اسلامی نظام کے نفاذ کو دن بدن مشکل بناتی جارہی ہیں۔آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ اسلامی معاشرہ کی بنیاد دیانت، صداقت اور حیاداری پر ہے۔کسی بددیانت، جھوٹے اور بے حیا معاشرہ سے کسی نیکی کی توقع نہیں کی جاسکتی۔چہ جائیکہ اسلام جیسا پاکیزہ، اعلیٰ وارفع نظام قائم کرنے میں یہ معاشرہ ممد ومعاون ہو سکے۔موجودہ حکومت نے فحاشی پھیلانے والوں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کی ہے بلکہ ان عناصر کو قومی سطح پر اعزازات سے بھی نوازا ہے۔اسلام آباد میں ناچنے اور گانے والوں کا ایک ملک گیر کنونشن "فنکار کنونشن" کے نام سے منعقد ہو رہا ہے اور صدر مملکت اسکا افتتاح فرمارہے ہیں گویا طاؤس ورباب اسلامی نظام کے قیام کا ذریعہ بن رہے ہیں۔عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کو دفاتر میں مردوں کے ساتھ ساتھ بٹھانے میں فراخدلانہ پالیسی اختیار کی گئی اور بعض اقدامات تو ایسے کئے گئے ہیں جو بھٹو جیسے خوف خدا سے عاری انسان کو بھی کرنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔مثلاً یونین کونسل کی سطح تک عورتوں کو نمائندگی دے دی گئی ہے اس اقدام سے اس معاشرہ میں کہ جہاں مرد وزن میں کچھ باہمی احترام اور تکلف باقی تھا اسکو بھی ختم کرنے کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔خواتین یونیورسٹی کو تعیش کہا جارہا ہے اور پردے کو عورت کے لئے معتبر قرار دیا جارہا ہے۔اس طرح گویا خدا اور رسول ﷺ کے احکامات پر کھلی تنقید ہوتی ہے لیکن صاحب اقتدار حضرات اسکا کوئی نوٹس نہیں لیتے۔ہاں اگر خود ان پر معمولی سی تنقید بھی ہو جائے تو جبین شکن آلود ہو جاتی ہے۔

گویا خدا اور رسول کی عزت اور ناموس پر اپنی عزت کو ترجیح دی جارہی ہے درآنحالیکہ میں اور آپ ان حضرات کے موید بنے ہوئے ہیں۔

میں نے یہ چند سطور اسلئے سپرد قلم کی ہیں کہ آپ صدر مملکت کو ان حالات سے آگاہ کریں اگر چہ میرے خیال میں وہ پہلے بھی ان حالات سے بے خبر نہیں ہوں گے۔صرف چشم پوشی فرمارہے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہماری طرف سے دی گئی اطلاعات ان تک پہنچتی ہی نہ ہوں تاہم آپ چونکہ ان کی مجلس شوریٰ کے رکن ہیں اور آپ نے یہ حیثیت قبول کر کے عنداللہ بہت بڑی ذمہ داری قبول کی ہے اسلئے ان کو متوجہ کرنا آپ کیلئے ایک فرض کی حیثیت رکھتا ہے۔کیونکہ حکمرانوں کے ساتھ آپکی شمولیت نے ان کو اخلاقی سہارا مہیا کیا ہے اور معاشرہ میں آپکی دینی ساکھ کے سہارے وہ اپنا اسلامی تشخص قائم رکھے ہوئے ہیں۔مگر عملاً معاشرہ طاغوتی طاقتوں کی گرفت میں آتا جارہا ہے۔اسلئے اس موقع پر اگر دینی قوتوں نے اپنا دینی فرض ادا نہ کیا اور اپنے اخلاقی دباؤ کو استعمال نہ کیا تو پھر کوئی طالع آزما اٹھے گا اور سب کیے دھرے پر پانی پھیر دے گا۔جناب محترم! اگر چہ صدر مملکت وہی کچھ کریں گے جو وہ خود چاہیں گے مگر آپ اگر اپنا فرض ادا فرمائیں تو عنداللہ ضرور سرخرو ہوں گے اور جہاں تک موجودہ حکمرانوں کے انجام کا تعلق ہے تو یہ ان کا اور خدا کا معاملہ ہے اسے جو کچھ منظور ہوگا۔ویسا ان حضرات سے معاملہ کرے گا۔میں نے یہ خط کسی سیاسی مصلحت کی بنا پر نہیں لکھا صرف اپنے دینی فرض کو ادا کرتے ہوئے آپ سے دردِ دل کے ساتھ استدعا کی ہے کہ ہم سب مل کر طاغوتی طاقتوں کا مضبوطی سے مقابلہ کریں تاکہ قیامت کے روز خالق کائنات کے سامنے سرخرو ہوسکیں۔

والسلام خاکسار محمود احمد منصورہ ملتان روڈ لاہور ۱۸

علامہ محمود احمد رضوی[1] سیکرٹری مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لاہور

(۱)

(مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ایک ہنگامی میٹنگ) ۱۹۷۵ء

حضرت محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی ایک ہنگامی میٹنگ مورخہ یکم ستمبر 1975ء بروز پیر بمقام دفتر خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور میں بوقت صبح ۹ بجے منعقد ہو رہی ہے۔ اس اہم میٹنگ میں جناب والا کی شمولیت از بس ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل امور پر غور وفکر ہو کر لائحہ عمل طے کرنا ہے۔

۱۔ تحریک ختم نبوت کے دوران کے مقدمات ابھی تک واپس نہیں ہوئے۔

۲۔ کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کی علیحدگی عمل میں نہیں آئی۔

۳۔ مرزائیوں نے قومی اسمبلی کے فیصلے کو ابھی تک قبول نہیں کیا۔

۴۔ دستور میں ترمیم کو ابھی تک قانونی شکل نہیں دی گئی۔

۵۔ مجلس عمل کو فعال و مؤثر بنانے کے لئے تجاویز اور ان پر فوری عمل

۶۔ دیگر امور باجازت صدر

(علامہ) سید محمود احمد رضوی سیکرٹری جنرل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت، پاکستان

(۲)

(ماہنامہ الحق کی ترسیل میں تاخیر پر گلہ) جولائی ۱۹۸۱ء

برادر محترم مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہ۔ سلام مسنون۔ امید آپ بخیریت ہوں گے۔ ایک عرصہ سے آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ خیریت مطلوب و محمود ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے۔ ماہ ستمبر 1980ء (دورہ چین) سے آج ماہ جولائی 1981 تک ہمیں ماہنامہ الحق کا کوئی شمارہ موصول نہیں ہوا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جناب نے ہمارے نام ترسیل بند کردی ہے۔ حالانکہ رضوان آپکو بہر حال باقاعدہ تبادلہ میں بھیجا جارہا ہے۔ تبادلہ کے شرائط کے مطابق بھی آپکو اپنا رسالہ ہمیں بھیجنا شرعاً اخلاقاً لازم و واجب و فرض ہے۔

مگر آپ بہت بڑے آدمی ہیں۔ غریبوں کی پرواہ کب کرتے ہیں۔ غالباً اسی بنا پر آپ نے ماہ ستمبر 1980ء سے آج ماہ جولائی 1981ء تک الحق سے ادارہ رضوان کو محروم رکھنے کا آڈر دیا ہوا ہے۔ بہر حال اطلاعاً عرض ہے۔ مرضی حق بہر حال حق ہے۔

اور سنایئے مزاج ہمایوں کی کیا کیفیت ہے؟ والسلام محمود احمد رضوی

---

[1] علامہ رضوی مرحوم بریلوی مکتب کے سرکردہ علماء میں سے تھے دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کے مہتمم اور ماہنامہ رضوان لاہور کے مدیر علامہ ابوالحسنات قادری مرحوم کے فرزند رشید تھے ۱۹۸۰ء میں علماء کرام کا چار رکنی وفد چین کے دورہ پر گیا جس میں موصوف اور ناچیز مرتب بھی شامل تھے۔ قادیانیوں کے خلاف تحریک مجلس عمل کے آپ سیکرٹری اور مولانا یوسف بنوریؒ صدر تھے پہلے خط میں اسی سلسلہ کی ایک میٹنگ کا ذکر ہے۔

حکیم مولانا محمود احمد ظفر[1] سیالکوٹی

(۱)

۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء (الحق کو باہر کے حلقوں کیلئے جاذب بنائیں O ایک اشاعتی ادارہ قائم کرنے کی تجویز)

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ کافی روز سے ارادہ تھا کہ آپ کو تصور کے مہمان خانہ میں بلا کر کچھ باتیں کروں لیکن عدیم الفرصتی مانع رہی۔ آج کچھ فرصت ملی تو آپ کو یہ چند سطور سپرد قلم کر رہا ہوں۔ پہلی عرض تو یہ ہے کہ اس ماہ کا "الحق" مجھے تا حال موصول نہیں ہوا۔ وجہ نامعلوم یا آپ بھول گئے ہیں۔ یا کہیں ڈاک خانہ کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ گیا ہے۔ بہرحال شدت سے منتظر ہوں۔ دوسری عرض یہ ہے "الحق" جن مقاصد حسنہ کو پورا کرنے کے لئے شروع کیا گیا تھا۔ میرے خیال میں رسالہ کا مواد ان مقاصد کی تکمیل سے قاصر ہے۔ اس زمانہ میں ہر دینی رسالہ کا مقصد متورین اور تجدد پسند حضرات کو اسلام کا دلدادہ بنانا ہونا چاہیے۔ نہ کہ صرف ان لوگوں تک دینی احکام پہنچانا مقصود ہو جو یا تو علماء ہیں یا علماء کے قریبی حلقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے رسالہ کا مواد جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں۔ اکثر و بیشتر صرف علماء حضرات کے لئے ہے، جس سے مجھے اختلاف ہے اور مجھے امید ہے کہ اگر کبھی آپ سے ملاقات ہوئی تو زبانی تفصیل سے عرض کروں گا اور مجھے توقع ہے کہ آپ بھی میرے ہم خیال ہو جائیں گے۔ اس خط میں صرف آپ کو اشارہ کر دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ رسالہ کی ترتیب پر نظر ثانی فرمائیں گے۔

تیسری عرض یہ ہے کہ آپ اس رسالہ کی طرف سے "مکتبہ الحق" یا کسی اور نام سے ایک مکتبہ کا اجراء کریں اس مکتبہ سے موجود مسائل کے متعلق دینی لٹریچر شائع کریں، کیونکہ اس زمانہ میں اس چیز کی اشد ضرورت ہے۔ جماعت اسلامی صرف اپنے اس لٹریچر ہی کی وجہ سے پھیل رہی ہے۔ اور یہی بات ہے کہ ہماری زبانی مخالفت اس وقت تک جماعت اسلامی پر اثر انداز نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کے مقابلہ میں کوئی متبادل نظام قائم نہ کیا جائے۔ یہ وقت کا ایک اہم تقاضا ہے جس کی طرف آپ جیسے فعال آدمی کی توجہ منعطف کرا رہا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ میری اپیل رائگاں نہیں جائے گی۔

ایک دوست سے آپ کا اس ماہ کا "الحق" نظر سے گزرا۔ جس میں لندن کی ایک جماعت کا "الحق" کا انگریزی ترجمہ شائع کرنے کا ذکر کیا ہے۔ آپ مجھے اس آدمی کا پتہ لکھیں میں اُس کو اپنی چند کتابیں جو انگریزی زبان میں ہیں۔ بھیجنا چاہتا ہوں۔ میری ایک کتاب Islam's Contribution to Civilization (اسلام نے دنیا کو کیا تہذیب سکھائی ہے) کے عنوان سے قریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب امریکہ، لندن، جاپان، سری لنکا، بنکاک وغیرہ کافی دُور دُور کے علاقوں میں پہنچی ہوئی ہے اور کافی لوگوں نے مجھے اس کی پسندیدگی کے خطوط ارسال کیے ہیں۔ میں یہ کتاب بھی ان حضرت کو بھیجنا چاہتا ہوں تا کہ ان کی معرفت وہاں کچھ کام ہو سکے مجھے قوی امید ہے کہ آپ اس بارہ میں ضرور میرے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

یہ خط میں صرف اس خیال سے لکھ رہا ہوں کہ آپ فعال اور موجودہ حالات سے آشنا نوجوان ہیں اور حالات کے تقاضوں سے بخوبی واقف ہیں اور مجھے امید ہے کہ آپ مجھے جلد از جلد اس کے تسلی بخش جواب سے نوازیں گے۔

---

[1] مکتوب نگار کئی کتابوں کے مؤلف، حضرت معاویہ شخصیت و کردار جیسے بہت سے وقیع کتابوں کے مصنف عرصہ تک جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر اور ترجمان اسلام کے ایڈیٹر رہے۔

مکتبہ کی بات کی طرف ذرا خاص دھیان دیجئے گا اور ندوۃ المصنفین دہلی کی طرز اور اصولوں پر اس کو چلائیے گا۔ میرے لائق جو خدمت ہوگی میں انشاء اللہ حاضر ہوں۔ حضرت مولانا شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں سلام مسنون عرض کردیں۔

والسلام نیازمند محمود احمد ظفر ناظم عمومی جمعیت علمائے اسلام، لاہور ڈویژن، سیالکوٹ

(۲)

۲۸ اپریل ۱۹۶۶ء **(ترجمان اسلام کی ادارت)**

محترم المقام جناب مولانا صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ مجریہ ۱۹ اپریل دو چار روز ہوئے موصول ہوا۔ عدیم الفرصتی کی وجہ سے جواب میں دیر ہوگئی۔ معذرت خواہ ہوں۔ آپ یہ سن کر یقیناً خوش ہوں گے کہ یکم مئی ۶۶ سے میں مرکزی دفتر جمعیت علمائے اسلام میں ترجمان اسلام کی ادارت کے فرائض کی انجام دہی کے لئے جا رہا ہوں۔ اور ترجمان اسلام کا مکمل چارج لے رہا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان فرائض کی ادائگی میں میری اعانت فرمائے۔ (آمین)

دارالاشاعت کے بابت جو گزشتہ خط میں آپ کو لکھا تھا۔ الحمد للہ وہ منصوبہ عنقریب پایۂ تکمیل کو پہنچ رہا ہے اور ماہ مئی میں کتابوں کی طباعت کا کام شروع ہو جائے گا۔ آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ امید ہے کہ اس معاملہ میں آپ ضرور تعاون فرمائینگے۔ اب لاہور جا رہا ہوں لہٰذا آپ اس خط کا جواب دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ اب امید ہے کہ آپ کو کافی مضامین مہیا کرسکوں گا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں السلام علیکم۔ والسلام نیازمند محمود احمد ظفر

(۳)

۲۰ جون ۱۹۶۶ء **(دارالمولفین کی تاسیسی ارکان کی میٹنگ)**

محترم المقام زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دارالمولفین[1] کی مجلس انتظامیہ کی ایک اہم میٹنگ، جامعہ مدینہ، کریم پارک، لاہور میں مورخہ یکم جولائی ۶۶ء بوقت ۶ بجے صبح منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں آپ کی شمولیت انتہائی ضروری ہے۔

ایجنڈا
۱۔ قواعد وضوابط کی منظوری
۲۔ طباعت کے لئے کتابوں کا انتخاب
۳۔ دفتر کی جگہ کی تعیین۔
۴۔ کام کی رفتار بڑھانے کے لئے مختلف تجاویز۔

امید ہے کہ آپ اس میٹنگ میں شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔ والسلام محمود احمد ظفر، برائے ناظم اعلیٰ

(۴)

۱۰ نومبر ۱۹۶۶ء **(اخوان المسلمین اور سید قطب پر اداریہ سے بعض دوستوں کو تکلیف)**

محترم المقام جناب ڈائریکٹر صاحب[2] زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ دفتر میں کچھ احباب جو کہ جمعیت سے متعلق تھے۔ انہوں نے اخوان المسلمین کے متعلق آپ کے اداریہ[3] پر سخت تنقید کی۔ چنانچہ ایک صاحب نے تو مولانا محمد عظیم صاحب سے بھی اس بارہ میں کہا۔ حیران ہوں کہ ان لوگوں میں وسعت خیال اور وسعت ذہن بالکل نہیں۔ اختلاف رائے تو بالکل برداشت ہی نہیں کرسکتے۔

---

[1] اس اشاعتی ادارہ کو مولانا محمد علی جالندھری نے قائم کروانا چاہا۔ احقر کو بھی اس کے اساسی کمیٹی میں شامل کیا گیا مگر کام عملی شکل اختیار نہ کرسکا۔ تفصیلات مولانا جالندھری کے خطوط میں ہیں۔ [2] مکتوب نگار نے مجوزہ اشاعتی ادارہ جو بعد میں موتمر المصنفین کے نام سے شرمندہ تعبیر ہوا کی مناسبت سے ناچیز کو پہلے سے اسکا ڈائریکٹر نامزد کردیا۔ [3] تفصیل مولانا غلام غوث ہزاروی بنام سمیع الحق سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

کل میں نے مولانا کو اپنا استعفا پیش کر دیا ہے۔مولانا ۱۵ رتاریخ تک مجھے جواب دیں گے۔اور اس عرصہ میں وہ حضرت مفتی محمود صاحب سے مشورہ کریں گے۔دیکھئے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔بہرحال میں نے مولانا سے کہہ دیا ہے کہ میں ایسے دفتر میں بالکل کام کرنے کے لئے تیار نہیں جس کا کوئی انتظام نہ ہو۔کیونکہ اس میں کسی کی عزت بھی محفوظ نہیں۔بہرحال اللہ مالک ہے۔

تفصیلی خط ۱۵ ار کے بعد لکھوں گا۔جملہ احباب کو السلام علیکم عزیزان کو دعوات۔اپنے خصوصی اوقات کی دعاؤں میں یاد رکھئے گا۔

حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔ والسلام نیازمند محمود احمد ظفر

(۵)

(سیرت معاویہ اور امام محمد کی کتاب الحجہ)

دفتر ترجمان اسلام، لاہور ۲۶ نومبر ۱۹۶۶ء باسمہ تعالیٰ

محترم المقام حضرت العلامہ الحبر الفہام جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! قبل ازیں ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا لیکن تاحال جواب سے محروم ہوں اس خط میں آپ کو ایک اشتہار ارسال خدمت کیا تھا امید ہے کہ وہ اس ماہ کے پرچہ میں چھپ گیا ہوگا گزشتہ کا پرچہ نہ تو گھر پر موصول ہوا ہے اور نہ ہی دفتر ہیں۔

''حیات الانبیاء'' کے ملنے کے پتوں پر ایک پتہ'' مکتبۃ الحق'' اکوڑہ خٹک، پشاور بھی دیا ہے لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو 25 کاپیاں بھیج دوں۔تاکہ جو آڈر آپ کے پاس آئے اس کی تعمیل ہو سکے۔مولوی محمد عظیم صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ شیخ الحدیث مدظلہ العالی لاہور تشریف لائے تھے۔نہایت افسوس ہوا کہ ان سے ملاقات نہ ہو سکی اور ان کی زیارت سے مستفید نہ ہو سکا۔حضرت معاویہؓ کی سیرت پر جو 1000 صفحات کی کتاب لکھی ہوئی ہے اس کی طباعت میں معروف ہوں امید ہے کہ ایک ماہ تک اس کی جلد اول طبع ہو جائے گی دوسرے امام محمدؒ کی کتاب الحجہ جو عرصہ سے نایاب ہے اس کی طباعت میں مصروف ہوں۔دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مقصد میں کامیاب فرمائے (آمین)

دفتر کے حالات سے تو آپ بخوبی آشنا ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد از جلد چھٹکارا عطا فرمائے تاکہ دل جمعی سے کچھ دینی خدمت کر سکوں۔حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔''حیات الانبیاء'' کی دو کاپیاں تبصرے کے لئے بھیج رہا ہوں امید ہے کہ آپ اگلے شمارہ میں ان پر بہترین تبصرہ فرمائیں گے۔جواب سے جلد از جلد مستفید فرمائیں۔ والسلام نیازمند محمود احمد سیالکوٹی

(۶)

(مولانا غلام غوث ہزاروی کی میرے اداریہ سے ناراضگی)

۵ دسمبر ۱۹۶۶ء

محترم المقام حضرت العلامہ زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔گرامی نامہ موصول ہوا۔یاد آوری کا شکریہ! آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ درست ہے، لیکن مولانا (غلام غوث ہزارویؒ) کی وہمی طبیعت کا علاج نہیں۔کچھ لوگوں نے سید قطب کے بارہ آپ کے اداریہ کے متعلق مولانا سے آپ کے خلاف بہت باتیں کیں۔بلکہ بعض لوگوں نے تو مولوی محمد عظیم صاحب سے بھی اس بارہ میں شکایات کیں جو آپ ان سے زبانی پوچھ سکتے ہیں۔لہٰذا آپ کے بارہ میں جماعت کے بعض احباب کا نظریہ اچھا نہیں رہا۔ویسے مجھے افسوس ہے کہ یہ لوگ خود تو جمہوریت کے حامی ہیں۔لیکن اپنے نظریے کے خلاف ایک معمولی سی بات بھی نہیں سن سکتے۔اب تو ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دعا کرنی چاہیے۔اس پرچہ میں ترجمان میں طباعت کے مناسب اگر کوئی آرٹیکل ہو تو ضرور انشاء اللہ طبع کروں گا۔میں کرنا تو بہت کچھ چاہتا

ہوں۔ لیکن مولانا کے حواری مانع ہیں اس فقرہ سے امید ہے کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

آپ کی اس اطلاع پہ کہ آپ نے کتاب حیاۃ الانبیاء کا اشتہار دے دیا ہے آپ کا بہت بہت شکریہ! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین) حیاۃ الانبیاء کی ایک کاپی تبصرہ کے لئے آج روانہ کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ اس کی طباعت وغیرہ آپ کو پسند آئے گی۔ آج یا کل کچھ کاپیاں فروخت کے لئے بھیجوں گا۔ تا کہ خریداروں کو دی جا سکیں۔

سیدنا معاویہؓ کی سیرت پر بھی کتاب انشاءاللہ عنقریب چھپ جائے گی۔ کتابت قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ آپ خود بھی دعا فرمائیں۔ اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی سے بھی دعا کرائیں۔ میں تو سچی بات ہے کچھ بھی نہیں ہوں۔ یہ سب اللہ کا فضل ہے جو مجھ سے یہ کام کروا رہا ہے۔

امام محمدؒ کی کتاب الحجہ بھی زیر طبع ہے۔ یہ کتاب امام محمدؒ نے امام مالک سے پڑھنے کے بعد حنفی مذہب کی تائید میں لکھی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث کو میرا بہت بہت سلام عرض کر دیں۔ نیازمند والسلام محمود احمد ظفر

(۷)

(ترجمان اسلام کے انتظامیہ سے اکتاہٹ)

دفتر ترجمان اسلام، لاہور ۱۶ فروری ۱۹۶۷ء باسمہ تعالیٰ

محترم ڈاکٹر صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ آپ بخیر ہونگے۔ کافی دنوں کے بعد آپ کو خط لکھ رہا ہوں لیکن اس عرصہ میں آپ نے بھی کبھی یاد نہیں فرمایا۔ آخر بڑے آدمی جو ٹھہرے بہر حال بھئی ہم تو چھوٹے ہیں لہٰذا لکھنے پر مجبور ہیں کچھ باتیں آپ سے کرنے کو جی چاہتا تھا لہٰذا یہ خط لکھ رہا ہوں۔ (۱) مندرجہ ذیل پتہ پر الحق کے ۵ پرچوں کی ایجنسی جاری فرما دیں۔ حافظ محمد حنیف معرفت حفاظ کلاتھ ہاؤس، بازار کلاں، نیز دو دروازہ۔ سیالکوٹ۔ (۲) میرا ایک اشتہار مارچ کے پرچہ میں کسی مناسب جگہ پر شائع فرما دیں۔ نہایت ممنون ہونگا۔ یہ دونوں چیزیں نہایت ضروری ہیں۔ کچھ اپنا کام شروع کرنا چاہتا ہوں، ترجمان سے اب جی بالکل اُکتا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ اس قدر تنگ دماغ ہو کر دنیا میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بس اللہ ہی ہے جو ان کو ہدایت دے۔ کتاب حیات الانبیاء کا آپ نے اپنے مدرسہ کے کتب خانہ کے لیے کوئی آڈر نہیں دیا حالانکہ سب مدرسے والوں نے اس کتاب کو خریدا ہے۔ دل آپ کی زیارت کو بہت چاہتا ہے کیا ہی اچھا ہو اگر کبھی آپ کی زیارت نصیب ہو جائے۔ جملہ احباب کو السلام علیکم۔

آپ نے کتاب حیات الانبیاء پر تبصرہ بھی نہیں فرمایا۔ والسلام نیاز آگین: محمود احمد سیالکوٹی

(۸)

(مولانا ظفر احمد عثمانی اور علامہ شمس الحق افغانی کے کتاب پر تبصرے ○ جمال عبدالناصر کا دعوت اسلام پر مضمون)

۲۴ ستمبر ۱۹۶۷ء

مکرم ومحترم جناب ڈائریکٹر صاحب زید مجدکم!۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا خدا کر کے جناب والا کا والا نامہ موصول ہوا۔ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ شائد آپ مشرق وسطیٰ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ بار بار یہ شعر زبان پر آتا تھا۔

ع آپ آئے نہ کبھی خط نہ کتابت لکھی سینکڑوں راہ دکھائیں میرے ترسانے کو

حضرت والا! ہم تو یہ پہلے ہی مانتے ہیں کہ آپ ڈائریکٹر ہیں۔ الحق کے ایڈیٹر ہیں غرضیکہ ہر لحاظ سے بڑے ہیں لیکن خوردوں سے اس قدر بے اعتنائی اچھی نہیں ہوتی۔ اور یہ مصروفیت کا عذر لنگ ہے۔

آپ نے میری کتاب کے متعلق تحسین آمیز الفاظ لکھ کر میری جو حوصلہ افزائی فرمائی ہے اُس کے لئے میں آپ کا بہت ممنون ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ آئندہ شمارہ میں اس پر سیر حاصل تبصرہ فرمائیں گے۔ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی تھانوی اور حضرت علامہ شمس الحق صاحب افغانی نے اس کتاب پر بہت بہترین تبصرہ فرمایا ہے۔ اگر آپ فرمائیں تو اُن تبصروں کو بھی "الحق" میں شائع کر دیا جائے۔ کیا آپ میری اس رائے سے متفق ہوں گے؟۔ بہر حال آپ سے مجھے توقع ہے کہ آپ کتاب پر نہایت شاندار تبصرہ فرما کر میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو سلام مسنون عرض کر دیں۔

نوٹ:۔ کتاب حیاۃ الانبیاء بھی قبل ازیں آپ کو بھیجی تھی آپ نے اُس پر بھی ابھی تک تبصرہ نہیں فرمایا۔ اُس کا قرض بھی ابھی تک آپ کے ذمہ باقی ہے۔

نوٹ:۔ صدر جمال عبدالناصر نے دعوت اسلام کے بارہ میں ایک نہایت شاندار مضمون لکھا ہوا ہے۔ اُس کا میں نے ترجمہ کیا ہے۔ نہایت مناسب ہوگا اگر آپ اس کو "الحق" میں چھاپ دیں تو اس سے جمال عبدالناصر کے متعلق افراط و تفریط برتنے والے لوگوں کے لئے فائدہ ہوگا۔ ظفر

(۹)

(ترجمان اسلام سے علیحدگی O جمعیۃ اور ڈکٹیٹر شپ کا مزاج)

مبارک پور۔ سیالکوٹ باسمہ تعالیٰ

محترم المقام جناب ڈائریکٹر صاحب زید مجدکم !۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر ہوں گے۔ آپ کو یہ سن کر یقیناً مسرت ہوگی کہ میں نے مورخہ ۱۳ اپریل کو بعض ناگزیر حالات کے تحت جن کا ذکر وقتاً فوقتاً آپ سے کر چکا ہوں دفتر سے استعفاء دے دیا اور اپنا دوسرا کام کرنے کے خیال میں ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سب کاموں میں کامیاب و کامران فرمائے جو کرنے کے لیے میں نے اپنے ذہن میں سوچے ہوئے ہیں میں نے ترجمان کی ادارت میں ایک سال گزارا ہے لیکن نہایت بے اطمینانی کی حالت میں۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ بے اطمینانی ختم ہوئی۔ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ یہ جمعیت کیا کرے گی اور یہ جو فراڈ انہوں نے کھڑا کیا ہوا ہے اس کا کیا بنے گا۔ مقابلہ حکومت اور جماعت اسلامی جیسی جماعتوں سے لیکن اپنا یہ حال کے قدم قدم پر ڈکٹیٹر شپ کے مظاہرے۔ لوگ بیگانوں کو اپنا بناتے ہیں اور انہوں نے اپنوں کو بیگانہ بنا دیا بہر حال تفصیل پھر لکھونگا۔ ایک اشتہار ارسال خدمت ہے امید ہے کہ آپ اس شمارہ میں پرچہ کے کسی کونے میں طبع فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ امید ہے کہ آپ جواب سے جلد از جلد سرفراز فرمائیں گے۔ والسلام

نوٹ: ماہ اپریل کا پرچہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ نہایت ممنون ہونگا اگر آپ ماہ اپریل کا پرچہ سیالکوٹ کے پتہ پر ارسال فرما دیں اور آئندہ بھی ہر پرچہ سیالکوٹ کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔ لاہور کے پتہ پر کوئی پرچہ آئندہ نہ بھیجیں۔

نیاز آگین: محمود احمد سیالکوٹی

(۱۱)

(دار المولفین کی میٹنگ)

۱۸/۱۲

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دار المولفین کی میٹنگ بحکم صدر صاحب حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ مورخہ ۱۹ رمضان المبارک بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح دفتر ختم نبوت، بیرون دہلی دروازہ لاہور میں منعقد ہوگی۔ جس میں آپ کی شمولیت

اشد ضروری ہے۔امید ہے کہ آپ وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں گے۔اور اپنے حصے کی رقم بھی ساتھ لیتے آئیں گے۔

والسلام نیازمند محمود احمد ظفر

(۱۲)

۲۱-۱۱-۱۳۹۴ھ (امارت شرعیہ اور ہفتہ وار نقیب)

محترم ومکرم! سلام مسنون۔عرصہ کے بعد آج کی ڈاک سے موقر جریدہ "الحق" کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔خدا کرے کہ آئندہ ہمیشہ یہ سلسلہ برقرار ہے۔اور اس رسائل کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

امارت شرعیہ اور دارالقضاء کے لٹریچر ارسال کئے جارہے ہیں۔نیز امارت شرعیہ کا ترجمان ہفتہ وار نقیب تبادلہ میں بھیجا رہا ہے۔براہ کرم آئندہ بھی ماہنامہ "الحق" جاری رکھا جائے۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ اور دوسرے احباب کی خدمت میں سلام عرض ہے۔خدا کرے مزاج بخیر ہو۔

والسلام محمد مصطفیٰ مفتاحی دفتر امارت شرعیہ بہار پھلواری شریف پٹنہ

(۱۳)

۲۱/مارچ ۱۹۷۷ء (''سیدنا معاویہؓ'' کی دوسری جلد)

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم!۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!میں اپنی کتاب "سیدنا معاویہؓ شخصیت اور کردار" کی دوسری جلد برائے تبصرہ دو کاپیاں بھیج رہا ہوں۔امید رکھتا ہوں کہ اولین شمارہ میں اس پر تبصرہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

حضرت شیخ الحدیث (اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ پر اُن کا سایہ تادیر قائم رکھے۔آمین) کی خدمت میں سلام مسنون عرض فرمادیں اور دعا کی درخواست کریں۔جملہ اساتذہ کرام کو بھی سلام عرض کردیں۔ والسلام نیاز آگین محمود احمد ظفر عفی عنہ

(۱۴)

۲۵رجولائی ۱۹۷۷ء (سیدنا معاویہؓ پر تبصرہ کی خواہش)

محترم المقام مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم!السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔میں نے اپریل کے مہینہ میں آپکو اپنی کتاب سیدنا معاویہؓ شخصیت اور کردار جلد دوم کی دو کاپیاں تبصرہ کیلئے بھیجی تھیں اور مجھے امید ہے کہ آپ نے اس پر تبصرہ فرمادیا ہوگا۔لیکن مجھے وہ پرچہ نہیں ملا۔لیکن اگر آپ نے ابھی تک تبصرہ نہیں فرمایا تو مجھے لکھیں کہ آپ کب تبصرہ فرمائینگے اور جس پرچہ میں وہ تبصرہ چھپے وہ مجھے ضرور ارسال فرمائیں۔دراصل اب آپ بڑے لوگ ہوگئے ہیں اس وجہ سے ہم جیسے لوگوں کو آپ خاطر ہی میں نہیں لاتے۔ہماری بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور بڑا کرے۔حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی خدمت گرامی قدر میں میرا سلام مسنون عرض کردیں۔جملہ احباب کو بھی السلام علیکم۔بہرحال جواب کا طالب ہوں۔ والسلام نیاز آگین محمود احمد ظفر عفی عنہ

(الحق میں مکتوب نگار کے مضامین کی تفصیل)

اسلام کا تصور نبوت [۶ راقساط]،جنوری ۱۹۶۶ء/۳۱-۳۷،فروری ۱۹۶۶ء/۳۲-۳۵،اپریل ۱۹۶۶ء/۲۵-۳۸،مئی ۱۹۶۶ء/۱۹-۲۵،جولائی ۱۹۶۶ء/۱۸-۲۱، اگست ۱۹۶۶ء/۲۴-۲۶

محمود الحسن عارف۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور

(۱)

۱۹ اپریل ۱۹۷۷ء (قدیم و جدید مدارس پر مقالے)

بخدمت شریف جناب مدیر صاحب ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک جناب عالی مزاج شریف۔ میں ایک طویل مقالہ بعنوان اسلامی قدیم و جدید مدارس سپرد قلم کر رہا ہوں۔ جو انشاء اللہ دو حصوں پر مشتمل ہوگا۔ حصہ اول میں قدیم مدارس کا تذکرہ اور حصہ دوم میں جدید مدارس کا ذکر ہوگا۔ حصہ دوم میں برصغیر پاک و ہند کے موجودہ مدارس کا اجمالی ذکر (بمعہ کوائف ضرورہ) کے بھی آئے گا۔ مگر فی الحال تمام تر توجہ حصہ اول پر مرکوز ہے۔ چونکہ مقالہ کافی طویل اور خالصتاً علمی اور اسلامی قسم کا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ افادۂ عام بالخصوص دینی مدارس کے طلبہ اور اساتذہ کے لئے اسے پہلے آپ کے ماہانہ رسالے میں قسط وار شائع کیا جاتا رہے۔ اور مکمل ہونے کے بعد اسے کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں مجھے آپ کے تعاون اور مدد کی ضرورت ہے۔ آپ اگر چاہیں تو میری اس پیشکش کو قبول کرتے ہوئے اس دینی اور علمی کام میں میرا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ آپ کی یہ کوشش آئندہ نسلوں پر بہت بڑا احسان ہوگی۔

اس سلسلے میں چند وضاحتیں حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مقالہ اگر چہ کئی اقساط میں آئے گا۔ مگر اس کے باوجود میری یہ کوشش ہوگی کہ اس کی ہر قسط بجائے خود ایک مکمل اور مستقل مضمون ہو۔ حتیٰ کہ ان کے عنوانات بھی الگ الگ ہوں گے۔ تا کہ قاری ہر حصے سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکے۔

۲۔ یہ مقالہ کسی مالی منفعت یا معاوضہ کی غرض سے نہیں لکھا جا رہا۔ بلکہ خالصتاً اسلامی اور دینی جذبہ کے تحت لکھا جا رہا ہے۔ اس میں مجھے صرف آپ کے رسالے کے تعاون کی ضرورت ہے۔

۳۔ یہ آپ تحریر فرمائیں گے کہ آپ کن شرائط کے تحت اس مقالے کو شائع فرما سکتے ہیں۔ جواب مفصل ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

۴۔ اس مقالے کے علمی اور تحقیقی پہلوؤں کے متعلق مصنف خود ذمہ دار ہوگا۔

۵۔ بعد میں لکھائی چھپائی کے حقوق بحق مصنف محفوظ ہوں گے۔

مہربانی فرما کر اس عرضداشت کا جواب جلد تحریر فرما کر مطلع فرمائیں۔ تا کہ اس کار خیر کی تعمیل و تکمیل کے لئے کام شروع کیا جا سکے۔ والسلام آپ کا مشکور محمود الحسن عارف شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی مال روڈ لاہور

(۲)

۱۹۷۸ء (مقالہ مدینہ منورہ کی تعلیم گاہیں)

بخدمت گرامی جناب مولانا سمیع الحق صاحب مدیر ماہنامہ الحق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش ہے کہ میں نے آپ کو اپنے طویل مقالہ کی دو اقساط بعنوان ''مدینہ منورہ کی تعلیم گاہیں'' اور ''مدینہ منورہ کے مکاتب'' بذریعہ رجسٹری ڈاک تین اور چار ماہ قبل ارسال کی تھیں۔ مگر نہ تو بعد میں شائع ہونے والے الحق میں شائع کیا گیا ہے اور نہ ہی اس کی واپسی کی کوئی اطلاع ہی بھیجی گئی ہے۔

براہ کرم اگر آپ ان مقالات کو شائع نہیں کر سکتے تو واپس مندرجہ ذیل پتے پر ارسال کر دیں۔ واپسی ڈاک خرچ میرے ذمے ہوگا۔

والسلام نیاز مند محمود الحسن عارف اردو دائرۂ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

مولانا محمود اسعد۔درگاہ ہالیجی شریف

مارچ ۱۹۷۹ء (حضرت ہالیجوی رحمہ اللہ کے متوسلین کو جمعیۃ میں شمولیت کی ہدایت)

ہالیجی شریف جمعیۃ العلماء اسلام کے ممتاز رہنما اور درگاہ عالیہ قادریہ راشدیہ کے سجادہ نشین حضرت اقدس مولانا حافظ محمود اسعد مدظلہ العالی جانشین حضرت ہالیجوی نوراللہ مرقدہ نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ والغفران کے متوسلین اور معتقدین کو حکم فرمایا ہے کہ تمام مسلمان عموماً اور حضرت رحمۃ اللہ کے متوسلین اور معتقدین خصوصاً جلد از جلد جمعیۃ العلماء اسلام کا رکنیت فارم پُر کر کے جمعیت میں شمولیت اختیار کریں۔ اسکو اپنے لئے سعادۃ سمجھیں۔آپ نے فرمایا کہ تعاونو اعلی البر و التقوی۔الایہ کہ قرآنی اصول پر عمل پیرا ہو کر وارثان رسول ﷺ کے ساتھ ہو جائیں آپ نے فرمایا کہ جمعیت العلماء اسلام ہی واحد جماعت ہے جو ملک میں صحیح معنوں میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے جدو جہد کرتی ہے اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے کہ یا ایھا الذین امنوا اتقو اللّٰہ و کو نوامع الصادقین.(الایۃ) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اور سچے لوگ یہی علماء کرام ہیں۔جمعیت العلماء اسلام کی تحریک عین اسلامی جہاد ہے ارشاد النبوی علیہ الصلوۃ والسلام ہے۔الجھاد ماض الی یو م القیامۃ. الحدیث۔ یعنی جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔آپ نے اپنی جماعت کے کارکنوں کو حکم فرمایا ہے کہ جمعیۃ کے کام کو رات دن جاری رکھیں اور اس کام میں سستی کنارہ کشی نہ کریں اور قائد جمعیت حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی کے مشن کو منظم اور فعال طریقے سے آگے بڑھانا آپ کا فرض ہے۔ محمود اسعد از درگاہ ہالیجی شریف ۹۹/۴/۱۳

☆☆☆

محمود اے ہارون۔وزیر مذہبی امور حکومت پاکستان

۱۰ اگست ۱۹۸۰ء (صدر ضیاء الحق کی نفاذ اسلام کے سلسلہ میں مشاورتی کوششیں)

مکرمی ومحترمی۔سلام مسنون! عہد حاضر میں اسلام کو جو مسائل درپیش ہیں ان سے آپ بخوبی آگاہ ہیں۔انہی مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان میں نظام اسلام کے احیاء اور شریعت کے نفاذ کے سلسلے میں موجودہ حکومت بھرپور مساعی سے کام لے رہی ہے۔اور اس کا واضح اور روشن مقصد یہی ہے کہ اس سرزمین پاک کا ہر شہری اسلام کی دولت سے بہرہ ور ہو۔اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اسلئے موجودہ حکومت کی خواہش ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان دین متین کے مطابق زندگی بسر کرے اور اس دنیا میں اور آخرت میں سرخرو ہو۔صدر مملکت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے بارہ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ کو عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر نفاذ شریعت کا اعلان فرمایا جسکا زندگی کے ہر شعبے اور ہر مکتب فکر نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔زکوۃ وعشر کا قانون مرتب ومروج ہونے کے علاوہ حدود کا اجراء بھی ہوا اور عدلیہ اور انتظامیہ کے مختلف شعبوں میں اصلاحات اب تک جاری ہیں۔

جناب والا! حصول پاکستان سے لیکر تحفظ پاکستان تک ہمارے علماء کرام اور دینی رہنماؤں نے جو قابل تقلید کردار ادا کیا ہے تاریخ کا ورق ورق اسکی گواہی دیتا ہے۔ہر مشکل گھڑی اور آڑے وقت میں آپ ہی اس مملکت خداداد کے بے تیغ سپاہی بنے ہیں اور آپ ہی کے تعاون، کوششوں اور مشوروں سے اب یہاں اسلامی نظام نافذ ہو رہا ہے۔مزید پیش رفت کیلئے حکومت پاکستان نے علمائے کرام کی یک روزہ کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔یہ کانفرنس پلاننگ ڈویژن کے ایڈیٹوریم میں ۲۱ اگست ۱۹۸۰ء کو بوقت ۹ بجے صبح منعقد ہوگی۔ صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کانفرنس کا بوقت ۹ بجے صبح افتتاح فرمائیں گے اور اجلاس کی صدارت فرمائینگے۔اس کانفرنس میں آپ سے شرکت کی درخواست ہے۔ والسلام: مخلص محمود اے ہارون

جناب محمود علی[1] وفاقی وزیر اسلام آباد

(سینیٹ کی رکنیت پر مبارکباد)

۲۷ مارچ ۱۹۸۵ء

مکرمی ومحترمی مولانا سمیع الحق ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ،سینیٹ کا رکن منتخب ہونے پر میری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ امید واثق ہے کہ اللہ کے فضل وکرم اور آپ کی مخلصانہ کوششوں سے ملک کو جن مسائل کا سامنا ہے ان سے نجات حاصل ہوگی اور انشاء اللہ یہ کاوشیں اسلامی اصولوں اور جمہوریت کو مدنظر رکھتے ہوئے ملت اسلامیہ کے اتحاد، نظام مصطفیٰ کے نفاذ اور پاکستان کی ترقی واستحکام کا باعث ہوں گی۔ آپکا مخلص محمود علی

☆☆☆

مخدوم شاہ محمود قریشی[2] ایم این اے ملتان وفاقی وزیر خارجہ

(اہلیہ کی تعزیت)

25th January, 2004

Maulana Sami-ul-haq, Senator

Jamia Darul Ulum Haqqani, Akora Khattak,

District Nowshera.

Kindly accept my profound condolence on the sad demise of your wife(.)I was shocked and grieved to hear of this sad news(.) I pray almighty Allah to grant courage and fortitude to you and your family and shower his blessing on the departed soul(.)

MAKHDOOM SHAH MAHMOOD QURESHI

Member National Assembly.

Not to be telegraphed.

Islamabad, the 25th January, 2004.

(MAKHDOOM SHAH MAHMOOD QURESHI)

Member, National Assembly.

---

[1] محمود علی صاحب کا تعلق مشرقی پاکستان سے تھا۔ سقوط ڈھاکہ کے بعد بھی پاکستان چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوا، حکومتوں نے انہیں تاحیات وزیر کے منصب پر فائز کیا بڑے خوبیوں کے انسان ہیں۔

[2] ملتان کے قریشی روحانی خاندان کے چشم وچراغ اس وقت پاکستان کے وزیر خارجہ کے اہم منصب پر فائز ہیں۔ ان کے والد سجاد حسین قریشی سینیٹ میں ہمارے ڈپٹی چیئرمین رہے اور بڑی پرلطف اور بے تکلفانہ محفلیں رہیں۔

مفتی محمد محی الدین مہتمم جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی

(وفاق المدارس کے انتظامیہ سے شکایات اور اصلاح کے تجاویز

O یورپ ناروے وغیرہ میں معاہدوں پر اعتراض)

جناب محترم مہتمم صاحب زید مجدھم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔یہ عریضہ بسلسلہ وفاق المدارس العربیہ جو کہ ہم سب کا مقدس مشترکہ اور تمام ملحقہ دینی جامعات ومدارس کا مرکزی ادارہ ہے اسکے ساتھ ہزار ہا مدارس اور تمام علماء کرام آئمہ مساجد وخطباء مدرسین اور لاکھوں کی تعداد میں طلبہ کی قوت اس ادارے سے براہ راست یہ بالواسطہ وابستہ ہے اور ہمارے تمام کے تمام دینی اور مذہبی مفادات وخدمات کا یہ منبع ومرکز ہے اور اسکے مقاصد وضوابط دستوری شکل میں ایک جامع ومانع صورت میں موجود ہیں۔اسی لئے ادارہ ہذا کو ان ہی حدود میں رہ کر اپنی مرکزیت وافادیت اور وقار کو برقرار رکھنا ہے۔وفاق المدارس کے تمام مقاصد وضوابط اور اس کے فنڈ کے صحیح استعمال اور اسکے وقار کے تحفظ کی اصل ذمہ داری وفاق کی مجلس شوریٰ پر ہے۔کیونکہ اعلیٰ اتھارٹی مجلس شوریٰ ہی ہے۔جبکہ میری سوچ کے مطابق مجلس شوریٰ یا تو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ نہیں پا رہی یا پھر مصلحتوں کی بنیاد پر اپنی ذمہ داریوں سے صرف نظر کر کے گزارہ چلانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔جسکی بناء پر وفاق کے بعض عہدیدار اپنے من مانی عمل سے وفاق المدارس کے وقار کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔اور اسے اپنی شخصیت سازی ومفادات وقار کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔اس میں سرفہرست وفاق کے ناظم اعلیٰ جناب قاری محمد حنیف صاحب ہیں۔اب تک پہلے کی چھوٹی موٹی وفاق کے کمزوریوں اور نظم ونسق کی شکایات تو برداشت ہوتی رہی ہیں لیکن وفاق کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری صاحب اور مولانا عبیداللہ خالد ولد مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور مولانا فضل الرحیم جامعہ اشرفیہ لاہور کا یورپ کے ملک ناروے میں جا کر عیسائی تنظیم سے معاہدہ کرنے کو قطعاً نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔کیونکہ یہ وفاق کے مقاصد وضوابط اور دینی مدارس کے مفادات اور علماء کے وقار کے خلاف ہے۔جس میں ہمیں نقصان اور غیروں کو فائدہ پہنچے گا۔آخر اس معاہدہ کی ضرورت ہی کیا تھی۔پاکستان میں عیسائی کیمونٹی نہایت ہی پرسکون اور باعزت رہ رہی ہے۔مسلمانوں اور انکے درمیان کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔اب سوائے اسکے اس معاہدہ کے مطابق عمل اشتراک سے عیسائیت پھیلانے کے لئے یہ علماء دروازہ بنیں گے۔کیونکہ جب مشترکہ جلسے اور اجتماع ہونگے تو اس میں ہمارے علماء بھی موجود ہونگے۔اور پادری بشپ بھی اسی اسٹیج پر تقریریں کریں گے تو کیا پاکستان میں عیسائیت بطور مذہب متعارف نہیں ہوگی؟ مجلس شوریٰ کے اراکین سے گزارش ہے کہ وہ کسی مصلحت کا شکار نہ ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں اس پر یقین رکھیں کہ انکے مدرسہ کو وفاق سے کوئی عہدیدار نہیں نکال سکتا۔چھوٹے بڑے تمام مدارس وفاق میں برابر کے شریک ہیں۔اور عنقریب میں مجلس شوریٰ کے ہونے والے سالانہ اجلاس میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے وفاق کے ضوابط ودستور پر عمل کو یقینی بنانے اور عہدیداران کو اپنی سطح پر لانے کے اقدامات کریں۔اور قاری محمد حنیف صاحب کو وفاق کے ضوابط ومقاصد کے خلاف وفاق کو استعمال کرنے کی پاداش میں وفاق کی نظامت سے برطرف کر کے بقیہ انتخابی مدت تک کسی اور قابل اعتماد فرد کا انتخاب کریں۔اور مزید چند ایسے امور بھی ہیں جو کہ مجلس شوریٰ کے اجلاس میں بطور بحث لا کر انکی اصلاح کی جائے۔

۱۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے جاری کی جانے والی تصدیقات مدارس کی پوری کیفیت وخدمات کے ترجمانی نہیں کرتیں، جس سے چھوٹے مدارس خصوصاً حفظ قرآن کریم کے مدارس کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور پھر درس نظامی کے مدارس کی تصدیق میں فقط ان طلبہ کا ذکر ہوتا ہے جو وفاق کا امتحان دیتے ہیں۔ مدرسے کا امتحان دینے والے اور سال بھر اس میں پڑھنے والے طلبہ کی وفاق کے عہدیداروں کے نزدیک مدرسہ کے طلبہ نہیں ہیں۔ آدھی سے زیادہ حیثیت مدرسہ کی تو خود وفاق والے کم کر دیتے ہیں کیا یہ تصدیقی اقدام مدارس کے مفاد میں جاتا ہے۔ میری رائے ہے کہ مجلس شوریٰ وفاق کے عہدیداروں پر تصدیق جاری کرنے کی مکمل پابندی عائد کریں۔ اور الحاق وفاق کی سند کو ہی کافی سمجھا جائے۔ کیونکہ اس سے مدرسہ کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے کہ مدرسہ میں تعلیمی درجات کہاں تک ہیں۔

۲۔ وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ رمضان المبارک کے موقع پر حالیہ انگلینڈ کے دورہ میں وہاں کی مساجد و تنظیموں کو اس پر آمادہ کرتے رہے کہ پاکستان کے کسی مدرسہ کو چندہ نہ دیں جب تک وفاق المدارس کے الحاق کی اصل سند اور اصلی نتائج اور میری طرف سے اصلی تصدیق نامہ نہ دیکھ لیں اور میں بھی آپکو وفاق کے نتائج مدارس روانہ کروں گا۔ ناظم اعلیٰ کا یہ اقدام مدارس کے فنڈ کے حصول میں مہتمم حضرات کی آزادی سلب کرنے کے مترادف ہے اور حصول فنڈ میں مداخلت ہے اور مدارس کے مہتمم حضرات کو اپنا تابع بنانے کی گھناؤنی سازش ہے۔ وفاق کے کسی ضابطہ میں کوئی ایسی شق نہیں کہ وفاق کے عہدیدار مدارس کے فنڈ کے حصول میں کسی قسم کی مداخلت کریں یا کسی قسم کی شرط عائد کریں۔ دنیا کا کوئی امتحانی بورڈ اپنے الحاقی مدارس وجامعات کے نتائج کسی غیر ملک میں نہیں بھیجتا۔ ہمارا وفاق بھی ایک امتحانی بورڈ ہے اور اسے ہمارے مدارس کے نتائج کو پاکستان تک ہی محدود رکھنے کا پابند بنایا جائے اور ناظم اعلیٰ وفاق المدارس امریکہ کے دورے کے موقع پر اپنا تعارف بارہ ہزار مدارس کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے کراتے رہے اور ایسی مبہم سی گفتگو کرتے رہے گویا کہ سب مدارس وہ ہی چلا رہے ہیں حالانکہ یہ وفاقی امتحانی بورڈ کے سیکرٹری جنرل ہیں نہ کہ سب مدارس کے۔ آئندہ کے لئے انکو غلط بیانی و تلبیس سے روکا جائے۔

۳۔ مجلس شوریٰ کا تعلق ہزارہا مدارس کے مسائل سے ہے۔ اجلاس سال بھر میں ایک مرتبہ ہوتا ہے وہ بھی اکثر تین یا چار گھنٹے کا نہ تو مدارس کے مسائل زیر غور لائے جا سکتے ہیں اور نہ ہی ان پر بحث کی جا سکتی ہے۔ اور نہایت ضروری مسائل باقی رہ جاتے ہیں اور جیسا کہ وفاق کے ضابطہ کے مطابق وفاق کے سالانہ آمد و خرچ کے حساب کی تنقیح مجلس شوریٰ کو کرنی ہوتی ہے۔ لیکن مجھے یاد نہیں کہ مجلس شوریٰ کے اجلاس میں حساب و کتاب پیش کئے گئے ہوں اور اسی طرح کے بہت سارے مسائل رہ جاتے ہیں۔ عنقریب ہونے والے اجلاس کو صدر صاحب سے کم از کم دو دن کا اجلاس بلانے کو یقینی بنایا جائے اور ضابطہ میں ترمیم کر کے تین ماہ یا چھ ماہ کا اجلاس شروع کیا جائے۔

۴۔ ہونے والے اجلاس میں وفاق المدارس کے انتخابی عمل کو صحیح معنوں میں انتخابی عمل میں لائے جانے کے اقدامات کر کے سلیکشنوں پر انحصار ختم کر کے خفیہ رائے کے ذریعے انتخابات کرائے جانے چاہیے تاکہ ہر رکن آزادی سے اپنی رائے کو استعمال کر سکے۔ اور انتخابی عمل میں مجلس عمومی کے مدارس کو بھی ترمیم کر کے شامل کیا جائے کیونکہ چھوٹے مدارس کی تعداد سب سے زیادہ ہے اور وہ بھی وفاق کا حصہ ہیں۔ انکے بھی اپنے مسائل ہیں۔ لہٰذا انہیں بھی انتخاب کے موقع پر حق دیا جانا چاہیے۔ جو کہ انصاف کا تقاضا ہے۔

۵۔ وفاق المدارس کے دفتر کا نظم و نسق چلانے کی ذمہ داری ناظم اعلیٰ کی ہے اور دفتر کا یہ عالم ہے نہ تو بروقت کسی خط کا جواب دیا جاتا

ہے اور نہ ہی سیدھے منہ ٹیلی فون پر بات کی جاتی ہے۔ اگر مجلس شوریٰ کا کوئی رکن دفتر میں چلا جائے تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وفاق کے ملازمین کا خادم ہے اور یہ ہمارے آقا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ملازمین کا یہ ذہن بنا ہوا ہے کہ ہمارے مفادات صرف دو یا تین شخصیات سے وابستہ ہیں کیونکہ رکھنا نکالنا انہی کے ہاتھ میں ہیں۔ اسکی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ یہ ملازمین اپنے آپکو وفاق کا ملازم سمجھیں۔ مجلس شوریٰ کے اراکین پر ایک کمیٹی بنائی جائے جو کسی بھی رکن کی شکایت سن کر تحقیق کے بعد براہ راست اس ملازم کو برطرف کر سکے اور اسی طرح وفاق کے عہدیدار کی طرف سے نکالے جانے والے ملازم اگر چاہے تو اپنی بحالی کے لئے اسی کمیٹی میں اپیل کر سکے اور بے قصوری کی حالت میں کمیٹی کو بحالی کا اختیار ہونا چاہیے۔

یہ چند معروضات میری طرف سے ہیں۔ امید ہے آپ بھی وفاق المدارس کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے اپنے قیمتی اوقات میں سے کچھ وقت نکال کر اپنی تجاویز وفاق کو ارسال فرماتے رہا کریں گے۔ اور اگر میری تجاویز قابل اصلاح ہوں تو مجھے بھی آپ ایک خط کے ذریعے آگاہ فرمائیں کیونکہ عنقریب یہ تجاویز میں باضابطہ طور پر جناب صدر وفاق المدارس کی خدمت میں پیش کرنے والا ہوں۔ اور اگر ممکن ہو سکے تو جو آپ کے قریب میں مدارس ہو یا مجلس شوریٰ کا رکن ہوں اُن تک بھی ایک فوٹو کاپی پہنچا کر ممنون فرمائیں کیونکہ میرے پاس مجلس شوریٰ کے اراکین کی فہرست نہیں ہے۔ اور نہ ہی وفاق نے آج تک مجلس شوری کے اراکین کی فہرست جاری کی ہے۔ میں نے جناب ناظم اعلیٰ صاحب سے مانگی بھی ہے اور عرض بھی کیا ہے مجلس شوریٰ کے اراکین کی فہرست پتہ سمیت وفاق کے رسالہ میں شائع فرما دیں۔ لیکن مجھے تو ابھی تک فہرست نہیں دی گئی اسی لئے آپ سے گزارش ہے کہ آپ میری مدد کرتے ہوئے میرا یہ عریضہ دیگر مجلس شوریٰ کے اراکین تک پہنچائیں گے اور مزید یہ کہ یورپ میں ہونے والے معاہدہ کی انگلش کاپی اور نوائے وقت میں اشتہار کی کاپی اور جناب حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا معاہدہ پر احتجاج بیان کی کاپی اور جناب مولانا حافظ حسین احمد صاحب جمعیت علماء اسلام کے بیان کی کاپی بھی ساتھ منسلک ہے۔

والسلام　مفتی محمد محی الدین　مہتمم جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی

☆☆☆

محی الدین بلوچ۔ وفاقی وزیر مواصلات اسلام آباد

۲۹ را پریل ۱۹۸۵ء　(پیغام تہنیت کا شکریہ)

محترمی سینیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ مجھے آپ کا عنایت نامہ ملا۔ یہ باری تعالیٰ کا کرم ہے اور آپ جیسے مخلص دوستوں کی دعائیں تھیں کہ مجھے وفاقی کابینہ میں شمولیت کا موقع دیا گیا۔ میں آپ کے پیغام تہنیت کے لئے تہہ دل سے مشکور ہوں۔ دعا ہے کہ باری تعالیٰ آئندہ بھی میری رہنمائی فرمائے تا کہ میں ملک وقوم کی کما حقہ خدمت کرسکوں۔

والسلام　مخلص محی الدین بلوچ

مولانا محی الدین خان ڈھاکہ[1]

(۱)

۴جون ۱۹۶۸ء (ڈاکٹر فضل الرحمان کے کتاب کے انگریزی اقتباسات سے مشرقی پاکستان میں ھیجان ○ شمالی بنگال میں قادیانی فتنے کا پھیلنا)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ برادر محترم عنایت نامہ ملا۔ روحانی مسرت محسوس ہوئی۔ انشاء اللہ آپکی شکایت کا ازالہ کرنے کی پوری کوشش جاری رہے گی۔ شاید اگست میں محترمی حاجی صاحب کے پاس پہنچنے کے لئے مجھے مردان جانا پڑیگا۔

دعا کریں میں ان دنوں انکم ٹیکس والوں کے نرغے میں پریشان ہوں۔ دعاء کریں خاص کر کے حضرت شیخ الحدیث صاحب سے میری طرف سے دعا کی درخواست پیش کریں۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب کو الگ خط لکھ کر پریشان کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ مردود فضل الرحمٰن کی کتاب اسلام[2] (انگریزی) کے سلسلے میں مشرقی پاکستان کے طول اور عرض میں ایک ہیجان سا پیدا ہوگیا۔ اس کتاب میں جو قیاس آرائی کی گئی اسکا ایک تفصیلی محاسبہ ہونا چاہیے۔ آپ اور بھائی مولانا تقی عثمانی اگر اپنے جریدے میں اس طرف کچھ توجہ فرمائیں تو ایک بہت بڑا کام ہوگا۔

جمیعت علماء اسلام مشرقی پاکستان کی طرف سے ایک مستقل تحریک شروع ہوئی ہے۔ ہوسکتا ہے۔ کہ بہت جلد حکومت کی طرف سے گرفتاری کا بھی سلسلہ شروع ہو جائے۔ اللہ کرے ایسا ہوتا کہ علماء کے اندر سے جمود دور ہونے کا ایک فوری صورت پیدا ہو جائے۔

اب میری طبیعت خدا کے فضل وکرم سے ٹھیک ہے۔ شمالی بنگال میں قادیانی فتنہ جس تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اسکا مقابلہ بھی جمیعت علماء اسلام مشرقی پاکستان کی طرف سے جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کام کی صورت تو کافی پیدا کردی دعاء کیجئے ان کاموں کو نبھانے کی توفیق بھی عطاء کریں۔ مجتبیٰ صاحب کبیر صاحب سب خیر وعافیت سے ہیں۔ سلام کہتے ہیں۔ آپ کا بھائی : محی الدین خان

(۲)

۱۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء (جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کا پلٹن میدان میں جلسہ)

حضرت والا! زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش خدمت یہ کہ اس وقت دین عزیز شعائر دین پر جو کچھ بیت رہا ہے۔ وہ حضرت والا کی نگاہ باطن سے پوشیدہ نہیں۔ اس افسوسناک جان وگداز صورت حال پر غور کر کے قوم وملت کے رہنما علماء کرام اپنے فرائض کے پیش نظر لائحہ عمل وطریق کار متعین فرما کر ایک زبان ہو کر قوم کو پکاریں۔ اس غرض سے مشرقی پاکستان جمیعت علماء اسلام کی طرف سے

(علماء میں اختلاف رائے ختم کرانے کی کوششیں اور متفقہ ضابطۂ اخلاق پر اتفاق)

[1] مولانا محی الدین خان ڈھاکہ علمی، سماجی، سیاسی میدانوں میں سرگرم عمل انسان ہیں۔ ماہنامہ مدینہ اور نیا زمانہ کے نام سے بنگالی زبان کے پرچے نکالے۔ مرتب ناچیز سے بہت ہی دیرینہ اور بے تکلفانہ تعلق رہا۔ سوشلزم کے نعروں سے علماء دیوبند بھی افتراق وانتشار کے شکار ہوئے۔ مولانا محی الدین اور ناچیز کی کوششوں سے کراچی میں جمعیۃ علماء اسلام کے دونوں طرف کے اکابر مفتی محمد شفیعؒ، مولانا احتشام الحقؒ، مولانا اطہر علی اور مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے درمیان ملاقاتیں اور مذاکرات ہوئے جو ایک متفقہ ضابطۂ اخلاق پر منتج ہوئے۔ ہم دونوں نے اس سلسلہ میں پورے پاکستان کا سفر کیا۔ مرحوم مولانا عبیداللہ انور مرحوم نے بھی اس سفر میں رفاقت سے نوازا۔ اس سفر میں پہلی بار خانپور اور دین پور شریف حاضری کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ ڈھاکے کا سفر مولانا ہی کے پروگراموں کے سلسلہ میں ہوا مولانا سے سعودی عرب ایران لیبیا وغیرہ کے بین الاقوامی کانفرنسوں کی برکت سے ملاقاتیں اب تک جاری ہیں۔

[2] یہ اقتباسات اصل شکل میں پہلی بار الحق میں شائع ہوئے مشرقی پاکستان میں اسکی بڑی اشاعت کی گئی۔

آئندہ 4 رجنوری مطابق 14 شوال ہفتہ کی صبح 8 بجے کو ایڈین ہوٹل ڈھاکہ علماء کرام کا عظیم اجتماع منعقد کیا جارہا ہے۔اور 5 جنوری اتوار کی شام 2 بجے کو بمقام پلٹن میدان عظیم الشان کانفرنس کا انتظام کیا جارہا ہے۔

حضرت والا کو تشریف آوری کے لئے خصوصی دعوت دی جارہی ہے امید کہ شرف قبولیت سے نوازیں اور خدام کو اطلاع وہدایات سے ہمت افزائی مائیں۔ عرض گزار : محی الدین خان ناظم مجلس استقبالیہ مشرقی پاکستان جمعیت علماء اسلام

(۳)

۷ دسمبر ۱۹۶۸ء (جمعیۃ کے کانفرنس ڈھاکہ میں شیخ الحدیث کے شرکت کیلئے اصرار)

محترم المقام بھائی مولانا سمیع الحق صاحب! زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! معروض خدمت یہ کہ آئندہ 5/4 جنوری 1969 کو مشرقی پاکستان جمعیت علماء اسلام کی طرف سے ایک عظیم الشان تاریخی کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کی غرض سے ایک مضبوط مجلس استقبالیہ بنائی گئی۔ مگر تھوڑی سی کسر رہ گئی۔ کہ نظامت کا بھاری بوجھ دوستوں نے مجھ ناتواں کے کمزور کندھے پر ڈالدیا۔ مشرق ومغرب دونوں صوبوں کے اکابر علماء کو دعوت دیجارہی ہے۔ بالکل ہم تمام خدام کی دلی تمنا وانتہائی خواہش ہے کہ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کو تشریف آوری کی زحمت ضرور پہنچائی جائے۔ اس سے قبل بغرض دعوت ایک عریضہ ارسال خدمت کیا جاچکا مگر جوابی مکتوب سے نوازے جانے کی سعادت حاصل نہ کرسکا۔ آپ سے خصوصی التماس یہ کہ خدارا جس طرح ہوسکے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کو راضی کردیں۔ اور خود بھی ساتھ تشریف لانے کیلئے تیاری فرمائیں۔ برادر محترم الحاج بشیر الدین صاحب کا بھی شدید تقاضا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو اس موقع پر ضرور دعوت دی جائے۔ دیگر گزارش کہ فقط کانفرنس کے ایام کا پروگرام نہ بنائیں بلکہ اور چند ایام کا پروگرام بھی مرتب کیا جائیگا۔ بگوڑا و کھلنا کا سفر بھی پیش آئیگا۔ انشاء اللہ العزیز اب کی دفعہ آپ حضرات کو دریائی سفر کا موقع ہاتھ آئیگا۔

امید کہ میرا یہ خط ملتے ہی از راہ کرم بذریعہ تار مطلع فرمائیں۔ خیریت سے ہوں۔ آپکی خیریت عنداللہ ہمدم مطلوب۔

فقط والسلام محی الدین خان ایڈیٹر مدینہ ڈھاکہ

(۴)

۱۷ دسمبر ۱۹۶۸ء (الحق آپ کو یاد کراتا ہے O روزانہ بار بار پڑھتے ہیں O الحق سے محرومی ایک علمی نقصان)

بھائی مولانا اور ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش خدمت یہ کہ شاید الگ خط مل گیا ہوگا۔ کل ہی ایک دوسرے خط کے ذریعہ معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی ہمارے کانفرنس میں تشریف لانے کے لئے رضامندی کا اظہار فرما چکے ہیں۔ یہ ہمارے لیے واقعی نہایت خوشخبری ہے۔ آج ہی مبلغ چھ سو روپیہ ارسال خدمت کیا جارہا ہے۔

لاہور سے ڈھاکہ تک کے لئے دو ٹکٹ 3 رجنوری کے لئے پہلے ہی فرصت میں خرید لیں۔ ہم ہمہ تن انتظار رہینگے۔ میرے پاس فرصت بالکل نہیں ہے۔ کانفرنس کی پوری ذمہ داری دوستوں نے ہم جیسے ناکارہ کے کندھے پر سپرد کردیا ہے۔ الحق کو روزانہ بار بار پڑھتے ہیں۔ لیکن لکھنے کا وقت ہمیں نہیں ملتا۔ "الحق" آپکا یاد تازہ کرتا تھا۔ تین چار ماہ سے خدا جانے کیوں میرے نام الحق نہیں آرہا ہے۔ برائے کرم توجہ فرماویں۔ الحق نہ پہنچنا میرے لیے ایک علمی نقصان ہے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب کے اس سفر کے سلسلے میں برادر محترم جناب الحاج بشیر الدین صاحب[1] کا شوق بھی بہت زیادہ ہے کبیر صاحب خوشی سے باغ باغ ہوگئے۔ آپ ایک ہفتہ کا وقت لے کر آئیں۔ اب کے دفعہ

[1] حاجی بشیر الدین بوگرہ ملک کے دونوں حصوں میں بڑا کاروبار اور کارخانے دار مگر خود فقیر منش علماء اور اکابر سے محبت، مدارس اور دینی کاموں کے خدمت میں پیش پیش، قریبی شہر مردان میں بھی کاروبار، تقسیم پاکستان تک تعلق قائم رہا میرے ساتھ دلی محبت وشفقت کرتے رہے۔

دریائی سفر کا انتظام کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ گھبرائیں نہیں اس وقت طوفان کا خطرہ نہیں ہے۔ میں بیمار ہوں۔ گیسٹیک کی تکلیف ہے۔ حضرت شیخ الحدیث سے خاص دعا کی التجاء ہے۔ آپکا بھولا ہوا بھائی: محی الدین خان

(۵)

(ڈھاکہ کے سیاسی حالات O جمعیۃ علماء اسلام ابھی قدم نہیں جما سکا O پیر محسن الدین کی شمولیت)

۱۸ دسمبر ۱۹۶۸ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ برادر محترم ابھی ابھی والا نامہ موصول ہوا۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آپ راضی تو ہو گئے۔ کل مبلغ چھ سو روپیہ بھیج دیا گیا۔ شائد مل گیا ہوگا۔ دو ٹکٹ 3 رجنوری کے لئے لے لیں۔ واپسی کے ٹکٹ کا انتظام یہاں رہیگا۔ یہ کانفرنس جمعیت علماء اسلام کی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ جمعیت مرکزی مجلس عمومی کا بھی اجلاس ہے۔ لہٰذا حضرت مولانا درخواستی مفتی محمود وغیرھم کے ساتھ مرکزی جمعیت کے دس بارہ ممبر کی حاضری کی امید کی جارہی ہے۔ علاوہ اسکے ہم نے ناظم مجلس استقبالیہ کی حیثیت سے الگ سے حضرت مولانا رسول خان صاحب حضرت شیخ الحدیث صاحب اور آپکو دعوت دی۔ جمعیت کی ہماہمی کے ساتھ آپ حضرات کا کوئی تعلق نہیں رہیگا۔ علماء کی خصوصی اجلاس سے خطاب کرکے آپکی ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ اسکے بعد آپکو میں خود اپنی تحویل میں لے لونگا اور دو بزرگ کو انکے ماننے والوں کے حوالہ کردونگا۔ ڈھاکہ میں اس وقت سیاسی میدان نہایت گرم ہے۔ لیکن چونکہ جمعیت علماء اسلام اب تک ایک مستقل سیاسی جماعت کی حیثیت سے مشرقی پاکستان میں متعارف نہیں ہے لہٰذا ماحول کی گرمی اس کانفرنس پر چنداں اثر انداز نہیں ہو رہی ہے۔ شکر ہے کہ ہمارے بعض بزرگوں کے نظر میں میں بھی آپ کی طرح "مودودی" نما ثابت ہو چکا ہوں۔ لہٰذا میرے لئے آپ کے سوا اور چارہ ہی کیا رہا۔ بہرحال مشرقی پاکستان کی جمعیت علماء اسلام کو ہم ایک صحیح اور سنجیدہ قیادت کے ماتحت لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ابھی ابھی حضرت مولانا پیر محسن الدین ایم این اے ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ انکی شمولیت بھی اس بندہ ناکارہ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ آپ آیئے اور ضرور آیئے۔ میں ہمہ تن انتظار بن کر رہونگا۔ آج سے صحت کچھ اچھی ہے۔ آپکا: محی الدین خان

(۶)

۱۲ جون ۱۹۶۹ء

(الحق سے محروم نہ رکھیں O ہفت روزہ نیا زمانہ کا اجراء O الحق سے مواعظ اور اہم مضامین کی بنگلہ زبان میں اشاعت)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محترمی بھائی سمیع الحق صاحب! آیئے آج شکایت سے شروع کرتے ہیں۔ شکایت ہے اس موضوع کے کہ آپ نے ایک ناکارہ بھائی کو بالکل دل و ذہن سے نکال پھینک دیا۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے؟ عرصہ ہوا میں نے خط لکھا لیکن جواب نہ آیا۔ پتہ چلا کہ حج کے سفر میں تشریف لے گئے لیکن واپسی کے بعد بھی کبھی یاد نہ فرمایا۔ بہرحال آجکل گزشتہ پانچ مہینہ سے الحق سے بھی محروم ہوں۔ سب کو تو مل رہا ہے۔ صرف میرے پاس نہیں آتا ہے۔ مہربانی کرکے الحق جیسے ایک نعمت سے ہمیں محروم نہ رکھیں۔ انشاء اللہ بہت جلد نیا زمانہ نام کا ایک ہفت روزہ پرچہ نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اسکے پہلے شمارے کے لئے حضرت شیخ الحدیث صاحب اور نیز آپکی طرف سے چند دعائیہ جملے بھیجنے کی درخواست پیش کر رہا ہوں۔ ہم بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ انشاء اللہ اگست کے اخیر تک ایک دفعہ مغربی پاکستان کا چکر لگانے کی امید ہے۔ انشاء اللہ اس وقت ضرور حاضری دیا جائیگا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ سے دعاء کی درخواست ہے مجتبیٰ صاحب اور کبیر صاحب وغیرہ بھی سلام کہتے ہیں۔ آپکا بھولا ہوا بھائی محی الدین خان (ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ)

(۷)

(الحق کے شذرات O علماء پاکستان کا دینی آواز O شیخ الحدیث کی توجہ کی برکت O علماء دیوبند کا اختلاف یہاں کیلئے نہایت خطرناک O ترجمان اسلام سے شکایت)

یکم رجولائی ۱۹۶۹ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ برادر محترم عنایت نامہ ملا ساتھ ہی الحق کا چار شمارہ بھی موصول ہوا۔ الحق بڑی باقاعدگی سے سب ہی کو مل رہا ہے صرف میرے نام شائد کسی وجہ سے آنا بند ہوگیا تھا۔ میں اکثر الحق سے حضرت شیخ الحدیث کے مواعظ کا ترجمہ اور دیگر اہم مضامین کا ترجمہ کرتا رہتا ہوں نیز مدینہ میں یہ سارے باقاعدگی سے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اب تو قارئین کی طرف سے بھی تقاضا ہوتا رہتا ہے۔

الحمدللہ الحق اور خاص کر کے آپکے شذرات تو علماء پاکستان کی دینی آواز ثابت ہوچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور برکت عطا کریں میں نہایت ہی یقین کے ساتھ یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سارے حضرت شیخ الحدیث دامت فیوضہم کی توجہ کی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سایہ ہم پر دیر تک قائم رکھیں۔ آپ نے توجہ کی کہانی سنانا شروع نہیں کیا۔ خاص کر کے مدینہ یونیورسٹی کی کچھ باتیں آپ سے سننا چاہتا ہوں۔ ماہنامہ مدینہ الحق، البلاغ وغیرہ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ دعاء کیجئے اللہ پاک اس ناکارہ کی ناقص کوشش کو شرف قبولیت بخشے۔ ملک کا جو حال ہے خصوصاً مشرقی پاکستان کا اس سے بڑی تشویش ہوتی ہے۔ ہم ایک آگ کے سمندر میں گر گئے ہیں۔ معلوم نہیں ہمارے علماء کرام اس حقیقت سے متفق ہونگے یا نہیں۔ پہلے تو مودودی صاحب اور علماء دیوبند میں اختلاف تھا اور اس میں کچھ وجوہات بھی ضرور تھی۔ لیکن اب تو معلوم ہوتا ہے علماء دیوبند میں بھی خلیج پیدا ہوگیا ہے۔ مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب نے حال ہی میں "تھانوی اور عثمانی" گروپ کو جمعیت علماء اسلام کے خلاف للکار دیا ہے۔ ان سب اختلافات کا نتیجہ مشرقی پاکستان کے لئے بڑا خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ لیکن کاش ہمارے اکابر یہ سمجھنے پر قادر ہوتے!

ایک عرصے سے ترجمان اسلام کے رویہ سے بھی ہمیں نہایت قلق ہو رہا ہے۔ لیکن اس غم کا قصہ سناؤں تو کسکو سناؤں مودودی صاحب اور انکی جماعت سے ہمیں اختلاف ضرور ہے اور یہ اختلافات بنیادی ہیں۔ لیکن اسکے اظہار میں شرافت کا دامن چھوڑ بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔ یقین کیجئے ترجمان اسلام پڑھ کر ہمارے چند حساس احباب جمعیت سے الگ ہوچکے ہیں۔ کیا اسکا کوئی علاج ہے۔ آپ خدارا سوچئے۔ آپ مولانا محمد تقی عثمانی کو بھی لکھئے کہ عثمانیت تھانویت یا مذہب وغیرہ کا جذبہ ابھار کر علماء حقانی کے اندر اختلافات کا خلیج اور مزید وسیع نہ کریں۔ میرے خیال میں تقی صاحب نہایت حساس انسان ہیں۔ نیاز مانہ کیلئے آپ کے دعائیہ کلام نے حوصلہ بڑھا دیا۔ انشاء اللہ بہت جلد پرچہ نکل جائے گا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب سے دعاء کی درخواست ہے۔ آپکا بھائی : محی الدین خان

(۸)

۶ اپریل ۱۹۷۰ء

(آپ کے حکم سے وزیر تعلیم کو یادداشت پہنچادی گئی O قوم مودودیت کے نرغہ میں O حق کی آواز میں شدت کی ضرورت)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ ملا۔ پہلی شکایت یہ ہے کہ آپ نے میرا پتہ غلط لکھا۔ آئندہ اس پیڈ میں دیا ہوا پتہ لکھیں۔ کیونکہ میں نے آج سے پانچ سال قبل ہی آپکا لکھا ہوا پتہ چھوڑ چکے ہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ آپکو ربیع الاول کے مہینے میں بلائیں۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب کو سیرت کے مجلس میں بلانے کی نیت ہے۔ اگر آپ تفریحاً تشریف لانا چاہتے ہیں تو اس سے پہلے ہی تشریف لائیے۔ اسلئے کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب کے معیت میں زیادہ موقع نہیں ملے گا۔ آپکے حکم کے مطابق ہم کل ہی انشاء اللہ وزیر تعلیم سے مل رہے ہیں۔

نتیجہ سے آپکو مطلع کیا جائے گا۔ میرے خیال میں حکومت اب قوم کو دھوکا نہیں دے سکے گی۔ کیونکہ آئندہ الیکشن کے بعد موجودہ حکومت کی بہت ساری باتوں کی تبدیلی ہوگی۔ اسلئے میرے خیال میں آپ الیکشن کے لئے محنت زیادہ کریں۔ آپ ضرور اس لائن میں کوشش کرتے رہیں۔ مجوزہ ہفت روزہ کا کیا بنا۔ مودودیت کے نرغے میں اب پوری قوم آچکی ہے۔ اس وقت دین وایمان بچانے کیلئے اصل حق کی آواز اور بلند ہونی چاہئے۔ الحق سب کو ملتا ہے صرف بندہ محروم ہے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب سے سلام عرض کرکے دعاء کی درخواست کیجیے۔ آپ کب تشریف لا رہے ہیں لکھیئے۔ حضرت قاری صاحب کو بھی ضرور ساتھ لے آئیں۔ ہم آپکو اس موقع پر دیہات اور دریاؤں کا سیر کرائینگے کم از کم دو ہفتہ پہلے اطلاع ہونا چاہئے۔ تا کہ ہم اس طرف ایک ہفتہ کے لئے وقت نکال سکیں۔ ہم بفضلہٖ تعالیٰ خیروعافیت سے ہیں۔! میرے بچوں کی طرف سے سلام قبول فرمائے۔ آپکا مخلص بھائی : محی الدین خان

(۹)

۱۸ اپریل ۱۹۷۰ء (بیت المکرم ڈھاکہ کا سیرت کانفرنس شیخ الحدیث اور راحقر کی شرکت
O مولانا ہزاروی آپ کی تعریف کرتے رہے)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ مشرقی پاکستان کو نوازنے کی خوشخبری سنانے کے بعد پھر چپ ہوگئے ولائتیوں کے متعلق حضرت تھانویؒ نے جتنے لطیفے تحریر فرما گئے۔ دیکھ رہا ہوں ایک ایک کرکے یہ سب آپ پر چسپاں ہونے والا ہے۔

بہر حال سیکھیے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی کو ربیع الاول کے 10 تک ڈھاکہ تشریف لانا ہے۔ مسجد بیت المکرم میں سیرت کے جلسے میں خطاب فرمانا ہے۔ آپ میری طرف سے حضرت مدظلہ سے یہ درخواست پیش کرکے جواب سے مطمئن فرمائیں۔ حضرت کے ساتھ تو آپکو آنا ہی ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ آپکو لیکر صوبہ بھر میں گھومنے پھرنے کا موقع نہیں ملے گا پھر بھی ایک ملاقات تو ہو جائے گی۔ گزشتہ ہفتہ ایک میں نے پنڈی شریف کا پروگرام بنالیا تھا۔ لیکن ٹکٹ نہیں ملنے کی وجہ سے پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ اب کے مرتبہ شائد ربیع الاول کے بعد ہی پروگرام بنے گا۔ مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب تشریف لائے تھے۔ وہ بلاعنوان آپکی بڑی تعریفیں کرتے رہے۔ مجھے تو حیرت ہوئی۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ آپکو قومی اسمبلی میں امیدوار کی حیثیت سے کھڑا کرنے کی نیت رکھتے ہیں معلوم نہیں آپ کس حد تک تیاری کررہے ہیں۔ میرے خیال میں اگر موقع ہے کوششیں کرنی چاہیے میں کوشش کرنے کی نیت رکھتا ہوں۔ میرے راستے میں ایک سنگ گراں ہے دعاء کیجئے اللہ تعالیٰ اسکا کوئی حل نکال دیں۔ اسکے بعد اسی فیصدی کامیابی کی امید ہے۔

میں نے آپکے حکم کے مطابق وزیر تعلیم سے ملنے کی کوشش کی لیکن وہ بہت زیادہ مصروف تھے۔ بعد میں ایک یادداشت یہاں کے علماء کی طرف سے انکو پیش کردیا گیا ہفت روزہ نیازمانہ میں بھی ایک زوردار اداریہ لکھ دیا گیا۔ نیازمند : محی الدین خان

(۱۰)

۵ مئی ۱۹۷۰ء (ٹکٹ کی وصولی)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محترمی مولانا ہم نے یہاں 17 مئی بروز اتوار جلسہ سیرت کا انتظام کیا۔ لہٰذا 14 مئی سنیچر کے روز آپ حضرات کو ڈھاکہ پہنچنا چاہیے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب اور آپکے لئے ٹکٹ کا انتظام (پشاور ڈھاکہ) کرنے کے لئے مردان کے جناب مرتضیٰ صاحب کو کہہ دیا گیا ہے۔ وہ مردان یا راولپنڈی میں ہونگے۔ آپ برائے مہربانی ٹیلیفون سے ان سے رابطہ قائم کریں اور ٹکٹ حاصل کرلیں۔ ہم بہت مصروف ہیں۔ آپ اگر تشریف نہ لائیں تو یہ میرے لئے بہت شرمندگی کی بات ہوگی۔ جلد از جلد تشریف آوری کی خبر سے مطلع فرمائیں۔ محی الدین خان

(۱۱)

(سرگودھا میں جمعیۃ کی میٹنگ میں شرکت)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہونگے۔ہم نے مشرقی پاکستان پہنچنے کے بعد بھی اپنا کام بدستور جاری رکھا اور الحمدللہ بڑی کامیابی نصیب ہوئی۔اب پورا مشرقی پاکستان آپکا ہمنوا ہے۔آپ برائے مہربانی حضرت شیخ الحدیث صاحب کو ساتھ لیکر سرگودھا ضرور پہنچیں۔اگر حضرت شیخ الحدیث صاحب کسی وجہ سے آنے سے مجبور ہو جائیں تو آپ ضرور آئیے۔ہم انشاءاللہ دس آدمی 20 ستمبر کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔امید ہے کہ آپ لاہور ہی میں ملیں گے۔ہم بفضلہ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہیں۔حضرت شیخ الحدیث صاحب سے دعاء کی درخواست کریں۔ محی الدین خان

(۱۲)

(علماء کی باہمی لڑائی سے اسلامی طاقت کو عبرتناک شکست O پالیسی متعین کرنے میں احتیاط کی ضرورت)

۸ دسمبر ۱۹۷۰ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔حضرت شیخ الحدیث صاحب کی شاندار کامیابی پر مبارکباد قبول فرمائیے۔مولانا شیر علی شاہ کو بھی مبارکبادی پیش کیجیے۔مولانا محترم۔مشرقی پاکستان میں جمعیت علماء اسلام اور دیگر اسلامی طاقت کی عبرتناک شکست نے ہمارے سامنے مسائل کا ایک نیا باب کھول دیا۔مشرقی صوبہ کے عوام اسلام سے بیزار ہو گئے یا اسلامی قانون کے مطالبہ کو بالکل مسترد کردیا ایک خیال کرنا اس وقت مناسب نہیں ہوگا۔اس صوبے میں علماء کے باہمی اختلاف اور ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشی ہی میں ساری طاقت ختم ہوگئی۔اس افسوسناک حالات سے عوام علماء پر اعتماد کھو بیٹھے۔اس صورت حال میں اگر مشرقی بازو میں علماء اور اسلامی طاقت کو دوبارہ زندہ کرنا ہے۔تو ہمارے اکابرین کی آپس کی لڑائی کو ختم کئے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔مغربی پاکستان میں علماء فرنٹ کی قیادت اب جمعیت علماء اسلام کے حصے میں آگئی۔اس وقت جمعیت کی پالیسی متعین کرنے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔اس وقت میں کوئی بیان نہیں آنا چاہیے جس سے ہمارے اندر اختلاف کی خلیج بڑھ سکے۔

بلکہ اگر ہم ذرا فراخ دلی سے کام لیں تو علماء حقانی کی گروہ جمعیت کے ساتھ مل جانے کی امید ہے۔آپ اس سلسلے میں سوچیے اور جمعیت کے اکابرین کے ساتھ تبادلہ خیالات کیجیے۔ہم انتخاب میں شکست کھا گئے۔لیکن ہمت نہیں ہاری۔

اگر آپ ضرورت سمجھیں تو اطلاع دیجئے ہم حاضر ہونے کیلئے تیار ہیں۔تاکہ آئندہ کے لئے کوئی مثبت لائحہ عمل تیار ہو سکے۔

ہم بفضلہ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہیں۔مولانا قاری سعید الرحمٰن کو بھی میرے اس جذبہ کے متعلق آگاہ فرما دیجئے۔انشاءاللہ جلد ہی ملاقات کی امید ہے۔ آپ کا نیازمند محی الدین خان

(۱۳)

۱۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء (بہت سے اکابر کا سفر آخرت O ماہنامہ مدینہ کا دوبارہ اجراء کتابوں کی ضرورت)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔محترم بھائی! امید ہے آپ حضرات خیر وعافیت سے ہونگے۔پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان خط وکتابت کا سلسلہ شروع ہونے کے بعد سے اب تک یکے بعد دیگرے چار خطوط بھیج چکا ہوں۔لیکن ایک کا بھی جواب نصیب نہیں ہوا۔معلوم نہیں آپ ہمیں بالکل بھول گئے ہیں یا نہیں گزشتہ سال سفر حج میں جانے کا موقع ہوا تھا۔مدینہ منورہ میں مولانا شیر علی شاہ صاحب سے ملاقات رہی۔مولانا کی کرم فرمائی بھولنے کا نہیں۔کل حاجی بشیر الدین صاحب کے ہاتھ میں الحق دیکھ کر پھر سے آپکی یاد ستانے لگی۔حاجی صاحب

فرما رہے تھے کہ پرچہ میں جن کتابوں کا اشتہار ہے ان سب کا ایک ایک کاپی دستیاب نہ ہونے تک وہ آپکو خط نہیں لکھیں گے۔
بزرگوں کی دعاء سے میں اور میری طرح کچھ لوگ اب تک زندہ ہیں۔ ورنہ بہت دوست احباب گزر چکے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ میں حضرت مولانا اطہر علی صاحب حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب اور چاٹگام کے حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب قریب ایک ہی ساتھ چلے گئے۔ اب اِس ملک میں علم وعرفان کا سلسلہ قریب قریب ختم ہونے والا ہے۔ بہت کاوش کے بعد ماہنامہ مدینہ دوبارہ شروع ہوا ہے اب تک چار شمارہ نکل چکا ہے۔ ہمارے یہاں اس وقت سب سے زیادہ تکلیف کتابوں کا ہے۔ ہمارے پاس اردو عربی فارسی کے جتنے کتابیں تھیں قریب قریب سب گزشتہ عام بلوا میں لٹ چکی ہے۔ پرچے یا نئی کتابوں کا ملنا یہاں آسان نہیں ہے۔ انڈیا سے کبھی کبھار کچھ آجاتا ہے۔ اس وقت دوستی میں خلل پیدا ہونے کے بعد سے وہ سلسلہ بھی ختم ہوتا جارہا ہے۔ آپ برائے مہربانی الحق ارسال فرمائیں۔ حضرت مفتی شفیع صاحب کا انتقال پر ملال کی خبر یہاں نہایت کرب وملال کے ساتھ سنا گیا۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کریں۔ مولانا تقی عثمانی صاحب کو خط لکھا۔ البلاغ حاصل کرنے کو کوشش کی جارہی ہے۔
ہمارے حضرات کون، کس حالت میں ہیں پتہ نہیں۔ حج کے سفر میں مولانا ہزاروی صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ بات کر کے بڑی تکلیف ہوئی ہمارے بزرگوں کے متعلق وہ جس قسم کی غلیظ قسم کا گالیاں دے رہے تھے۔ یہ سب سننے کے لئے ہم ذہنی طور پر تیار نہیں تھے۔
کم از کم آپ خط وکتابت کے ذریعہ ہمارے پست ہمت اور مردہ روح کو تازگی بخشیں۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب سے خاص دعاء کی درخواست ہے۔ میرے والد محترم حضرت مولانا نصیر الدین خان صاحب گزشتہ 10 رمضان میں انتقال فرماگئے۔ انکے لیے بھی دعاء کی درخواست ہے۔ ہمارے محترم دوست قاری سعید الرحمٰن صاحب اور دیگر احباب سے سلام عرض کریں۔ ہم اس وقت خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ حاجی صاحب بھی خیریت سے ہیں۔ انکی تجارت اب تک واپس نہیں ملے۔ امید ہے۔ محی الدین خان

(۱۴)

۲۸ مارچ ۱۹۸۰ء (قبرص مسلمانوں کا لٹا ہوا ایک حسین جزیرہ O عالمی اسلامی کانفرنس کا انعقاد)

محترم بھائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مؤتمر العالم الاسلامی کے زیر اہتمام قبرص میں منعقد شدہ عالمی کانفرنس میں شرکت کی نیت سے یہاں حاضر ہوا۔ آتے وقت 2 رمارچ کو کراچی میں شب گزاری ہوئی۔ نہایت افسوس کے ساتھ ادھر ادھر تاکتا رہا۔ کوئی شناسائی نظر نہیں آئے۔ واپسی میں اگر ویزا کا انتظام ہوا تو کراچی دو چار روز رہنے کا ارادہ ہے۔ اُس وقت ٹیلیفون سے بات کرنے کی کوشش کرونگا۔
الحق کبھی کبھی مل جاتا ہے۔ ہر صفحے سے دوستی اور حضرت شیخ الحدیث صاحب کی شفقت کی بو آتی ہے۔ خاص کر کے حضرت شیخ الحدیث صاحب کی انمول باتیں روحانی تازگی کا سبب بنتا رہتا ہے۔ حضرت والا کو میرا نیاز مندانہ سلام عرض کردیں اور دعاء کی درخواست کریں۔ حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب سے بھی سلام عرض کریں۔ قبرص ایک حسین وجمیل جزیرہ ہے۔ 46 ھجری میں مسلمانوں نے اسکو فتح کیا تھا آج تک مسلمانوں کے قدیم عمارات اور مساجد کھڑے ہیں۔ بیچ میں برطانیہ کے قبضے میں رہنے کی وجہ سے رومی عیسائیوں کی قوۃ بڑھ گئی تھی اور مسلمان مجبور ومقہور رہے۔
74 میں ترکوں نے قبرص کا شمالی حصہ آزاد کرا کر مسلمانوں کی ایک نئی حکومت بنائی اُسی حکومت کی حالت دیکھنے کے لئے یہ عالمی کانفرنس کا انعقاد تھا۔ بہر حال یہاں آکر آپ یاد آئے۔ دور سے سلام عرض کرنے کے لئے یہ خط لکھا ہے۔ آپکی کتاب کی ضرورت تھی۔ کیا ایک ایک نسخہ بھیجا نہیں جاسکتا۔ دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔

آپ کا پرانا خرکار : محی الدین خان

مولانا مدرار اللہ مدرار[1] مردان

(۱)

(الحق کا قلمی جہاد)

۱۴ مئی ۱۹۶۹ء

محترم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم! بعدہ عرض آنکہ، ''الحق'' کے ذریعہ آپ کا قلمی جہاد خاصا مقبول ہو رہا ہے۔ امید ہے آپ ہمیں بھی محروم نہیں فرمائیں گے۔ ہم نے اپنے ہفت روزہ ''نوائے ملت'' مردان کا نظام اسلامی نمبر مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ براہ کرم آپ اس خاص نمبر کیلئے اسلام، اشتراکیت اور سرمایہ داری، کے موضوع پر اپنی زریں خیالات سے مستفیض فرما کر مشکور فرمائیں۔ آپ کے افکار عالیہ ہمیں ۱۹۶۹ء/۵/۳۱ تک پہنچ جانے چاہئیں۔ شکریہ۔ والسلام نیازمند۔۔۔مدیر مدرار اللہ مدرار

(۲)

(تسخیر قمر اور قرآن پر تالیف اعجاز القرآن)

۲۳/۱۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء

محترمی مولانا سمیع الحق صاحب مدیر اعلیٰ موقر ماہنامہ ''الحق'' زید لطفکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، منظور عام پریس میں ملاقات کے دوران آپ نے جن پرخلوص جذبات کا اظہار فرمایا تھا اسکے لیے میں آپکا بصمیم قلب ممنون اور شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپکی عمر میں برکت دے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے فیوض وبرکات سے آپکو اور ہم سبکو صحیح معنوں میں بہرہ مند ومتمتع فرمائے، آمین۔ تسخیر قمر اور قرآن مسمی بہ اعجاز القرآن کی دو کاپیاں برائے تبصرہ ارسال خدمت ہیں۔ اگر آپ نے کبھی مناسب سمجھا تو اس رسالے کے مضامین یا اقتباسات کو بھی اپنے موقر ومتقدر رسالہ الحق میں شائع فرما سکتے ہیں۔ بالخصوص مرزا صاحب سے متعلق باب کی اشاعت الحق کی طرف سے قادیانیت کے کاسہ سر پر ایک کاری ضرب ثابت ہوگی۔ میں عنقریب حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی اور حضرت

---

[1] مولانا مرحوم سرحد کے جید علماء میں سے تھے۔ تحریر وتصنیف اور صحافت پر کامل عبور ہفت روزہ نوائے ملت مردان کے مدیر، اہم موضوعات بالخصوص تردید فرق باطلہ پر عالمانہ مقالات لکھتے رہے۔ کئی کتابیں تصنیف فرمائیں ڈسٹرکٹ خطیب رہے سیاست میں مسلم لیگی رجحان رکھتے تھے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام (مولانا شبیر احمد عثمانی ومفتی محمد شفیع) سے تعلق تھا۔ انکے قابل ولائق فرزند جناب اکرام اللہ شاہد ہماری جماعت کے ٹکٹ پر ایم پی اے منتخب ہوئے اور صوبائی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر رہ کر کلمہ حق کہہ کر نفاذ اسلام کیلئے بھرپور نمائندگی کرتے رہے۔ الحق سے بے حد محبت اور دلچسپی تھی کئی اہم مضامین اور مقالات لکھے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ادب اور شاعری کی تطہیر جلد ۱۴ شمارہ ۱۱	ارباب علم وکمال کا ادبی مقام جلد ۲۵ شمارہ ۱
اصل دیت اونٹوں کی طرح نقدین بھی ہے جلد ۲۷ شمارہ ۲	امام اعظم ابوحنیفہ اور بارگاہ نبوت ﷺ کی بشارتیں جلد ۲۲ شمارہ ۱
انفاس غم جلد ۲۳ شمارہ ۱	برمحل اور صحیح گرفت (برمضمون قرآن اور کتب سماوی کی تصدیق) جلد ۱۹ شمارہ ۵
پرویز منکر حدیث ہے یا منکر قرآن (پرویز کے مختلف نظریات کا تفصیلی جائزہ ۷ اقساط) جلد ۲۰ شمارہ ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۹، ۱۱، ۱۲	تحریف قرآن کا عظیم فتنہ ایک نحو نظریہ جلد ۱۹ شمارہ ۴
تحریک روشنیہ کے بانی کے دعاوی اور نظریات کا جائزہ (۵ اقساط) جلد ۱۸ شمارہ ۳، ۴، ۶، ۸، ۹	تحقیق ربا (سود) جلد ۲۷ شمارہ ۱۲
تفسیر افضلیہ تحریف قرآن کی مذموم کوششیں جلد ۲۶ شمارہ ۱	چاند کی تسخیر اور مرزا غلام احمد قادیانی جلد ۵ شمارہ ۳
حدود حرم میں سیاسی ہنگامہ آرائی جلد ۲۳ شمارہ ۵	خوشحال خان خٹک اور بایزید جلد ۱۵ شمارہ ۱۲
ذکری مذہب کے تعاقب میں الحق کا فضل وتقدم جلد ۲۵ شمارہ ۶	صنعت وحرفت رکھنے والے علماء کا علمی کردار جلد ۲۱ شمارہ ۸
فتنہ قادیانیت اور مولانا عبدالماجد دریا بادی (۴ اقساط) جلد ۲۴ شمارہ ۱۱، جلد ۲۵ شمارہ ۵، ۶، ۷	قرآنی آیات کا ترجمہ اور اخبارات جلد ۲۶ شمارہ ۴
لفظ جبین کے معنی پر ایک تحقیقی نظر جلد ۲۷ شمارہ ۷	ہدیہ خوش آمدید بخدمت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق (نظم) جلد ۲۱ شمارہ ۹

مفتی مولانا محمد فرید صاحب کی خدمت اقدس میں اعجاز القرآن کی ایک ایک کاپی بھیج رہا ہوں۔ براہ کرم میری طرف سے انکی خدمت میں پرخلوص سلام مسنون پہنچا دیجئے۔ خدمات لائقہ کا تہہ دل سے تابع ہوں۔ برخوردارم رضوان اللہ شیدا اور اکرام اللہ شاہد کی طرف سے ہدیہ سلام مسنون قبول فرمایئے۔ والسلام: خیراندیش مدرار اللہ مدرار عفی عنہ

(۳)

(تجلیات صدیقی کی اشاعت)

۸/مارچ ۱۹۷۵ء

محترم مولانا سمیع الحق صاحب زیدت الطافکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکا گرامی نامہ ملا یاد فرمائی کا شکریہ ''تجلیات صدیقی'' کو حضرت شیخ معظم صدیقی نور اللہ مرقدہ کے ایک مخیر مرید میاں محمد احمد صاحب کراچی نے ایک ہزار کی تعداد میں بارہ ہزار روپے کی لاگت سے شائع کی ہے اس حساب سے فی کتاب پر بارہ روپیہ خرچہ آیا ہے اور انہوں نے منافع کے بغیر یہی بارہ روپے فی جلد قیمت مقرر کی ہے چنانچہ میں نے ان سے چند کتابیں قیمتاً منگوائی ہیں جن میں سے آپکے ارشاد کی تعمیل میں ایک کتاب اپنی طرف سے بلا معاوضہ ارسال خدمت کررہا ہوں اگر مناسب سمجھیں تو موقر ''الحق'' میں اس پر تبصرہ شائع کرکے ممنون فرمائیں۔ مزید کتابوں کی ضرورت ہو تو کراچی سے منگوائیں۔ کتاب پر ملنے کا پتہ درج ہے۔ مولانا ئے محترم حضرت مہتمم صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں پرخلوص سلام مسنون عرض ہے۔ امید ہے کہ آپ بعافیت اور خوش وخرم ہونگے۔ والسلام، خیراندیش مدرار اللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ

(۴)

(تجلیات پر تبصرہ)

۲۰/ستمبر ۱۹۷۵ء

جناب مولانا سمیع الحق صاحب مدیر ماہنامہ ''الحق'' زیدت معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ''تجلیات صدیقی'' پر تبصرہ کرانے کا ارادہ نہ ہونے کی وجہ سے اخبارات ورسائل کو اس کی جلدیں نہیں بھیجی گئیں۔ تاہم آپ کے طلب کرنے پر میں نے ''تجلیات صدیقی'' کی ایک جلد رجسٹری کے ذریعے آپکو بھجوادی۔ چونکہ حضرت شیخ صدیقیؒ آپکے والد بزرگوار کے بھی شیخ ہیں اور دارالعلوم حقانیہ پر انکے بہت سے احسانات ہیں اسلئے اسکی دو جلدیں نہ بھیجنے کے باوجود یہ توقع تھی۔ کہ ماہنامہ ''الحق'' میں اس پر تبصرہ ضرور کیا جائیگا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ''الحق'' مقررہ قواعد کا سختی کیساتھ پابند ہے۔ اور کلیات سے استثناء اور کسی قسم کی ترجیحات کا قائل نہیں ہے۔ بلاشبہ ''الحق'' کی یہ اصول پرستی قابل داد ہے۔ اور میں اس پر آپکو مبارکباد پیش کرنے پر مجبور ہوں۔ امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہونگے۔ محترم ومکرم حضرت مہتمم صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام خیراندیش مدرار اللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ

(۵)

(خوشحال خٹک اور بایزید)

۱۱/اکتوبر ۱۹۸۰ء

محترمی مولانا سمیع الحق صاحب زیدت معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ایک مضمون زیر عنوان ''خوشحال خان خٹک اور بایزید'' ارسال خدمت کیا گیا ہے چونکہ مقصد اولیائے کرام کا دفاع اور بایزید کی اصل حقیقت کو ناقابل انکار تاریخی حقائق وشواہد کی روشنی میں مہذب اور سلجھے ہوئے انداز میں اجاگر کرنا ہے اسلئے میری خواہش ہے کہ اشاعت کی صورت میں ماہنامہ ''الحق'' کے متعلقہ پرچے کو اس موضوع سے کسی نہ کسی رنگ میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کو بذریعہ ڈاک بھیجا جائے۔ بشرطیکہ یہ امر موجب زحمت نہ ہو ان پرچوں کی قیمت ڈاک خرچ سمیت بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرونگا۔ اس زحمت دہی کیلئے خواستگار معافی ہوں۔ متعلقہ حضرات کے اسمائے گرامی ہمراہ

عریضہ ہذا پیش خدمت ہیں۔حضرت شیخ الافاضل مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں سلام مسنون اور نیازمندانہ جذبات عرض ہیں۔ والسلام خیراندیش مدراراللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ

(۶)

(مضمون کی اشاعت)

۱۱نومبر ۱۹۸۲ء

مخلص گرامی قدر مولانا سمیع الحق صاحب زیدت مکارمکم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،امید ہے کہ آپ اور حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی بخیریت ہونگے۔منسلکہ مضمون برائے اشاعت ارسال خدمت کررہا ہوں۔بصورت اشاعت اگر ممکن ہو سکے تو مجھے چالیس پرچے قیمتاً بذریعہ وی پی بھیجدیں۔یادارالعلوم حقانیہ کے طالب محمد ایاز پشاور کمرہ ۲۷ کے ذریعے وہ پرچے دستی بھیجدیں۔میں پرچوں کی قیمت اور انکا سفرخرچ بھی اس وقت ادا کرونگا۔باقی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مہتمم صاحب کا سایہ ہم خیراندیشوں پر ہمیشہ قائم رکھے اور مخلوق خدا کو انکے فیوض وبرکات سے زیادہ سے زیادہ بہرہ مند وسرفراز فرمائے۔خدمات لائقہ کا تابع ہوں۔

والسلام مودت ختام خیراندیش مدراراللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ

(۷)

(بایزید کے بارہ میں مقالے)

۲۳دسمبر ۱۹۸۲ء

محترمی ومکرمی مولانا سمیع الحق صاحب زیدت الطافکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،امید ہے کہ آپ اور حضرت قبلہ مولانا صاحب دامت برکاتہم العالیہ بخیروعافیت ہونگے مضمون کی دوسری قسط ارسال خدمت کررہا ہوں۔سابقہ مضمون کے بارے میں عرض کیا گیا تھا کہ الحق کی چالیس کاپیاں مجھے بھجوائی جائیں اب لوگوں کا مطالبہ بڑھ رہا ہے دارالعلوم قادریہ بغدادہ مردان کے مہتمم اور شیخ الحدیث مولانا فضل سبحان صاحب نے مجھے کہا ہے کہ الحق کی دس کاپیاں مجھے دی جائیں۔پانچ کاپیاں وہ اپنے لیے چاہتا ہے اور پانچ کاپیاں وہ حضرت شیخ گل صاحب سجادہ نشین لنڈیکوتل کو بھیجیں گے۔اور یہ کہا کہ ممکن ہے کہ بعد میں حضرت شیخ گل صاحب آپ سے الحق کی مزید کاپیاں منگوائیں گے۔اسلئے مجھے چالیس کی جگہ پچاس کاپیاں بھجوائی جائیں۔اگر تکلیف ہو تو میں اپنا آدمی آپکے پاس بھیجونگا۔اور قسط دوئم کی تیں کاپیاں میرے لیے محفوظ رہیں۔زیادہ آپکی بیش از بیش ترقیات اور فلاح دارین کا خواہاں ہوں۔

والسلام مودت ختام خیراندیش مدراراللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ

(۸)

(مضمون بایزید ○ دفاع اولیاء کا جذبہ ○ مارکسٹ ادیبوں کی سرحد کے مسلمہ بزرگوں کو بدنام کرنے کی کوششیں)

۱۳جنوری ۱۹۸۳ء

محترم ومکرم مولانا سمیع الحق صاحب مدیر موقر ماہنامہ ''الحق'' زید مجدکم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،ڈاکٹر عبدالرشید صاحب کے جواب میں میں نے تحقیقی مقالہ بھیجا تھا اسکے متعلق آپ نے ازراہ کرم مجھے مطلع فرمایا تھا کہ مقالہ قریبی اشاعت میں شامل کیا جارہا ہے چنانچہ نومبر کے الحق میں اسکے شائع ہونے کی قوی امید تھی لیکن کل نومبر کا ''الحق'' ملا جسمیں میرے مقالے کی بجائے جمرود کے ڈاکٹر صاحب کا مضمون شائع کیا گیا ہے۔دراصل میں نے یہ مقالہ موقر الحق کی عمومی دعوت پر ''دفاع اولیاء'' کے خالص جذبے کے تحت لکھا تھا اور اسکی دوسری قسط بھی ارسال خدمت کی گئی ہے اور مزید یہ سلسلہ جاری رہیگا۔میں سمجھتا ہوں کہ مارکسزم کے حامل ادیب اور دانشور بڑی ہوشیاری کے ساتھ صوبہ

سرحد کے مسلمہ بزرگوں کو بدنام کر کے عوام کے دلوں سے اہل اللہ اور علمائے ربانی بلکہ دین مبین کا وقار مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں جس کے ازالے کی امید موقر الحق جیسے علمی اور دینی رسالے ہی سے ہو سکتی ہے میں بایزید کو اس کی کتابوں کے آئینے میں روشناس کرانا چاہتا ہوں کہ اس کی اصل حقیقت کیا ہے براہ کرم مجھے صورتحال سے مطلع فرمائیں تاکہ اطمینان خاطر ہو سکے اور اس سے بھی آگاہ فرمائیں کہ میں مضمون کا مزید سلسلہ جاری رکھوں یا نہیں۔ دراصل میں اسے ایک فیصلہ کن مرحلے تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ نہ صرف امید بلکہ یقین ہے کہ صوبہ سرحد کے علمی اور دینی حلقے اسکے لیے موقر الحق کے دل سے عمیق جذبات کیساتھ ممنون اور شکرگزار رہیں گے۔ اللہ تعالی الحق کو حق کی بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میں بلڈ پریشر کا مریض ہوں اور دماغی کام سے تکلیف ہوتی ہے لیکن بایں ہمہ میں نے اپنی توانائیاں اس مقصد کیلئے وقف کی ہیں۔ حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں سلام مسنون مودت مشحون عرض ہے۔ اکرام اللہ شاہد کی طرف سے سلام نیاز قبول ہو۔ امید ہے کہ آپ مع الخیر ہونگے۔　　والسلام مخلص صمیمی مدرار اللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ

(۹)

(الحق کو عمر دوام الی یوم القیام کی دعا)

۵/جون ۱۹۸۳ء

محترم مولانا سمیع الحق صاحب زاد لطفکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت اور خوش و خرم ہونگے۔ موقر الحق بابت اپریل موصول ہوا اب مئی کے پرچے کا انتظار ہے جسمیں ہمارے مضمون کی چوتھی اور آخری قسط شائع ہونے والی ہے۔ اللہ تعالی الحق کو عمر دوام الی یوم القیام عطا فرمائے۔ اور حق کی سربلندی کیلئے اس کو اور بھی توانائیاں بخشے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین ﷺ۔ اگر آپ کو فراغت اور قرین سہولت ہو تو وہ مکتوبات حامل رقعہ نور الاسلام کے ہاتھ ارسال فرمائیں۔ آپکے تعاون اور کرم نوازی کے ہم تہہ دل سے شکرگزار ہیں۔ اور خدمات لائقہ کے تابع ہیں۔ حضرت المکرم مولانا صاحب مدظلہ العالی کی خدمت بابرکت میں تسلیمات عرض ہیں۔

والسلام　خیر اندیش مدرار اللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ

(۱۰)

(مضمون تحریف قرآن کا فتنہ)

۱۰/جنوری ۱۹۸۴ء

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زیدت مکارمکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، علماء کنونشن کے موقع پر آپ سے ملاقات باعث مسرت ہوئی موقر الحق میں میرا مضمون "تحریف قرآن کا فتنہ" زیر اشاعت ہے جس کے لیے میں آپ کا از حد ممنون ہوں۔ انتظامیہ اور چند دیگر افراد کو متعلقہ پرچہ دینا ضروری ہے اگر براہ کرم ممکن ہو سکے تو متعلقہ الحق کی بیس کاپیاں بذریعہ ڈاک ارسال فرمائی جائیں اور اگر مشکل ہو تو دس پرچے ہی ارسال فرمائیں۔ مشکور ہونگا۔ ڈاک خرچ کیلئے حقیر رقم مبلغ ایک سو روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں۔ وصول فرما کر شکرگزار ہونے کا موقع دیں۔ حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی کی خدمت بابرکت میں مخلصانہ تسلیمات عرض ہیں۔ امید ہے کہ آپ کے مزاج گرامی خوش و خرم ہونگے۔　والسلام　خیر اندیش مدرار اللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ (ڈسٹرکٹ خطیب مردان)

(۱۱)

(قاضی زاہد الحسینی کا مضمون تحریف قرآن کا فتنہ کی تحسین ○ الحق کی صدر پاکستان اور زعماء ملک کو ترسیل)

۲۲/فروری ۱۹۸۴ء

مخلص گرامی قدر جناب مولانا سمیع الحق صاحب زیدت الطافکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں آپکا انتہائی شکرگزار ہوں کہ آپ نے

میرے مضمون کوایک ہی شمارے میں شائع فرمایا۔ دراصل اسکا فائدہ بھی اسی میں تھا کہ اسکوایک بار شائع کیا جاتا اللہ کریم آپکواور موقر الحق کو اس طرح مزید عروج وترقی عطافرمائے۔ آمین

آج کی ڈاک میں حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب نے دوصفحوں پر مشتمل ایک طویل مکتوب ارسال فرمایا ہے جسمیں اس امر پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا گیا ہے کہ موقر الحق میں "تحریف قرآن کا فتنہ" جیسے وقت کا اہم مضمون شائع ہوا ہے میرے خیال میں موقر الحق نے یہ قرآن مقدس کی ایک عظیم الشان خدمت انجام دی ہے۔ میں نے آپ کے خط مجریہ ۱۴؍۲؍۸۴ کے مطابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب اور گورنر صاحب صوبہ سرحد کورسائل بھی بھیجے ہیں اور انکے ہمراخطوط بھی ارسال کئے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ڈاکٹر تنزیل الرحمان صاحب، وفاقی وزیر امور مذہبی الحاج عباسی، سیکرٹری محکمہ امور مذہبی پاکستان عرفان احمد امتیازی، غلام اسحاق خان، راجہ ظفر الحق، وزیر داخلہ، وزیر دفاع، وزیر تعلیم وغیرہ حضرات کے نام الحق بمعہ خطوط بھیج رہا ہوں۔ پیر صاحب زکوڑی شریف وزیر سرحد کو دستی دیدیا ہے۔ چیف سیکرٹری سرحد، سیکرٹری اطلاعات سرحد اور بعض وزرائے سرحد کو بھی بھیجونگا۔ میں الحق والے مضمون کو ایک کتابی شکل میں بھی شائع کرونگا۔ پھر کتاب ارسال خدمت کرونگا۔ میری طرف سے حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی کی خدمت بابرکت میں سلام مسنون پہنچادیں۔ اکرام اللہ شاہد کی طرف سے بھی۔ امید ہے مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی صاحب بخیر وعافیت ہونگے۔

والسلام　　　مخلص مدرار اللہ مدرار عفی عنہ

(۱۲)

(بنی اسرائیل کی بت پروری میں حضرت ہارون پر الزام تصریحات قرآن سے صریحاً منافی ہے)

فروری ۱۹۸۴ء

موقر "الحق" بابت دسمبر میں جناب بشیر محمود اختر صاحب کا مضمون زیر عنوان قرآن اور کتب ساوی کی تصدیق وترجمانی نظر سے گذرا جس میں الحق کے صفحہ ۴۵ پر مرقوم ہے۔

بائبل کی طرح قرآن میں بھی ممنوعہ بُت کی تشکیل میں حضرت ہارون علیہ السلام کی حصہ داری کی تصدیق کی گئی ہے یہ دونوں بیانات اس پر متفق ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس غلطی پر اپنے بھائی کو بڑی سختی سے ڈانٹا تھا۔ یہ عبارت قرآن مقدس کے تصریحات کے قطعی خلاف ہے قرآن نے ہرگز یہ نہیں کہا ہے کہ ہارون علیہ السلام معاذ اللہ بُت سازی کی تشکیل میں حصہ دار تھے اور نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کو اس بناء پر ڈانٹا تھا کہ معاذ اللہ انہوں نے بت سازی کی تشکیل میں حصہ لیا تھا یہ دونوں باتیں قرآن مقدس کے نقطۂ نظر سے سخت قابلِ اعتراض ہیں اور شتم رسول کے ذیل میں آتی ہیں۔

<u>حضرت ہارون نے عجل پرستی سے روکا:</u>　قرآن نے اس حقیقت کو صاف مبرہن کیا کہ ہارون علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو عجل پرستی سے بروقت روکا تھا اور انہیں فتنہ شرک کی معترتوں سے خبردار کرتے ہوئے خدائے واحد کی طرف بلایا۔ اور صاف کہا کہ تمہارا رب رحمٰن ہے سامری کا خود ساختہ بت نہیں اور انہیں سامری کی بات ماننے کی جگہ اپنی بات ماننے کی تلقین کی۔ مگر بنی اسرائیل نے ان کی دعوت توحید نہ مانی اور کہا کہ ہم عجل پرستی پر اس وقت تک قائم رہیں گے جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس لوٹ کر واپس نہیں آتے اس کے لئے سورہ طٰہٰ کی یہ آیت ملاحظہ ہو:- وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ط وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ○ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ○

باقی حضرت موسیٰؑ کا ہارونؑ سے سختی کا معاملہ اس اجتہاد پر تھا کہ حضرت ہارونؑ سے کوتاہی واقع ہوگئی ہوگی۔ اور جب حضرت موسیٰؑ کو صحیح

صورت حال کا علم ہوا تو اسی وقت استغفار و مناجات میں مشغول ہو گئے اور اپنے لئے مغفرت طلب کی اور اپنے بھائی کے لئے بھی۔ بھائی کو اپنی دعائے مغفرت کے ساتھ ملا لینا اس لئے تھا کہ وہ ان سے خوش ہو جائیں۔ اور اس لئے بھی کہ ان پر سے دشمنوں کی شماتت دفع ہو جائے۔ تفسیر بیضاوی نے اس مطلب کو ان الفاظ میں ادا کیا ہے:- ضمه الیٰ نفسه فی الاستغفار ترضیۃً له و دفعاً للشماتة.

کہاں عصمتِ انبیاء کا یہ قرآنی مقام اور کہاں توریت کی یہ تصریحات کہ اس بت پرستی کے بانی و باعث ہی معاذ اللہ حضرت ہارون تھے اور پھر حیرت اس بات پر ہے کہ توریت کی ان تحریف شدہ روایات کی تصدیق خاکم بدہن قرآن کریم سے کرائی جاتی ہے۔ جب کہ از روئے قرآن مجید پیغمبر سے شرک کا ارتکاب ممتنع ہے اس کے لئے سورہ بقرہ کی دو آیتیں (۷۹ تا ۸۰) ملاحظہ کی جائیں۔

مخلص مدرار اللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ

(۱۳)

(الحق کیلئے پرویز پر تنقیدی مضامین)

۸/دسمبر ۱۹۸۴ء

محب گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت مکارمکم العالیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ اور حضرت شیخ الاسلام مہتمم صاحب مدظلہ العالی بخیر و عافیت ہونگے۔ موقر ''الحق'' کی دعوت پر پرویز کے متعلق تحقیقی و تنقیدی مضمون کی پہلی قسط ارسال خدمت ہے۔ جسکی تیاری محض توفیقات باری تعالیٰ سے ممکن ہوئی۔ مجھے امید ہے کہ الحق اسے پہلی فرصت میں شائع کریگا۔ میں بیس پرچوں کیلئے بصیغہ ضروری استدعا کرونگا۔ خدمات لائقہ کا تابع ہوں فرزندم اکرام اللہ شاہد سے تسلیمات و تکریمات قبول فرمائیں۔

والسلام مودت ختام جذبات صمیمانہ کیساتھ خیر اندیش مدرار اللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ

دوسری قسط جلدی ارسال کرونگا۔

(۱۴)

(قومی اسمبلی کے انتخابات ○ حضرت کے بعد قومی ملی ذمہ داریوں کی دعوت)

۱۳/جنوری ۱۹۸۵ء

محب گرامی قدر جناب مولانا سمیع الحق صاحب زیدت مکارمکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آج موقر الحق موصول ہوا غالباً مصروفیات کی وجہ سے اس میں میرا مضمون شائع نہ ہو سکا بہر حال مجھے یقین ہے کہ اسے آئندہ اشاعت میں شامل کیا جائیگا۔ آج اس مضمون کی دوسری قسط بھیج رہا ہوں۔ شیخ العلماء حضرت مہتمم صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں میری طرف سے تسلیمات و تکریمات عرض کریں۔ اللہ تعالیٰ انکی زندگی میں برکت دے۔ اور انہیں تا دیر صحت و سلامتی سے رکھے۔ آمین

میں امید کرتا ہوں کہ آپ قومی اسمبلی کے انتخابات کیلئے زور شور سے تیاریاں کر رہے ہونگے۔ کیونکہ حضرت مہتمم صاحب کے بعد یہ قومی ملی ذمہ داریاں آپ ہی کو دعوت دے رہے ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ آپکو بوجہ احسن کامیاب فرمائے، آمین۔ فرزندم اکرام اللہ شاہد بھی صوبائی یا قومی اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لینے کا عزم رکھتا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی کامیابی عطا فرمائے، آمین۔ خدمات لائقہ کا تابع ہوں۔

والسلام خیر اندیش مدرار اللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ

(۱۵)

(ایرانیوں کی حدودِ حرم میں سیاسی ہنگامہ آرائی ○ قرآن وحدیث کے صریح احکام کی خلاف ورزی ہے)

فروری ۱۹۸۸ء

موقر ماہنامہ "الحق" بابت اگست جلوہ افروز ہوا جس میں سانحہ مکہ مکرمہ پر جناب مولانا عبدالقیوم حقانی کا ایک جامع مضمون نظر سے گذرا۔

میں اس کے مندرجات کی تائید کرتا ہوں۔ بلاشبہ سانحہ مکہ عالم اسلام کیلئے تازیانہ عبرت ہے۔ عالم اسلام کا فرض ہے کہ وہ خمینی کے انقلاب کے مضمرات کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اسکے جارحانہ عزائم سے حرمین شریفین کے تقدس کو بچائیں۔ ایرانی عازمین حج نے اپنے امام کی ہدایات پر ایام حج میں حدود حرم کی جو توہین کی ہے وہ ایک دردناک واقعہ ہے جس پر جتنا بھی افسوس کی جائے کم ہے۔ عالم اسلام کو یہ نہ بھولنا چاہیے کہ بیت اللہ شریف اور حدود حرم کی تعظیم واحترام ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور ایام حج میں مکہ معظمہ اور حدود حرم کوئی سیاسی ہنگامہ آرائی کرنا قرآن حکیم کی واضح آیات کی کھلی خلاف ورزی ہے اور اس کا مطلب عازمین حج کو مناسک حج سے روکنا ہے قرآن کریم نے بیت اللہ شریف کو امن کا گھر کہا ہے۔ چنانچہ فرمایا: "وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ امِناً (آل عمران ۹۷) اور جو کوئی اس کے اندر آیا اسکو امن ملا"۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ کو امن والا شہر قرار دیا ہے اور اس امن والے شہر کی عظمت وحرمت کو اُجاگر کرنے کے لیے اس کی قسم کھائی ہے چنانچہ فرمایا: "وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ (التین ۳) یعنی قسم ہے اس امن والے شہر کی" اور مناسکِ حج اور آداب حج بیان کرتے ہوئے فرمایا" فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (البقرۃ ۱۹۷) یعنی جس نے لازم کرلیا ان حج کے دنوں میں حج تو بیویوں سے قربت جائز نہیں اور نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑا کرنا "اس آیت کی رو سے عازمین حج کا فرض ہے کہ وہ ہر قسم کی نفسانی خواہشات اور جنگ وجدال سے پرہیز کریں۔ اور سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲ میں فرمایا "يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ " اے ایمان والو! تم اللہ کی نشانیوں کو حلال نہ سمجھو"۔ یعنی بیت اللہ شریف اور حدود حرم کی بے حرمتی مت کرو اور اسی آیت میں آگے فرمایا وَلَا آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ " یعنی جو مسلمان حج کیلئے جائیں انکی تعظیم واحترام کرو" نیز حج کے ایام میں حدود حرم میں شکار تک سے بھی منع فرمایا "وَلَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ". ان واضح آیات قرآنی کی روشنی میں ایرانی عازمین حج کی حدود حرم میں سیاسی ہنگامہ آرائی کو کسی صورت میں بھی جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور انکا یہ طرز عمل مناسک حج اور حدود حرم کے تقدس اور حرمت کے صریحاً منافی ہے۔ اسلام سے قبل بھی اہل مکہ بلکہ تمام جزیرۃ العرب کے لوگ بیت اللہ شریف اور مکہ معظمہ کو دارالامن اور واجب الاحترام سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ اہل مکہ کے دشمن بھی بیت اللہ شریف میں پناہ لیتے تو ان کو کچھ نہیں کہا جاتا تھا۔ حج اسلام کا ایک اہم رُکن ہے جسکے روحانی فوائد کے علاوہ وہ مسلمانوں کو اتفاق واتحاد اور باہمی اخوت کا سبق دیتا ہے اور ان میں عالمگیر تنظیم کی تشکیل کرتا ہے جسکی مسلمانوں کو ہر زمانے میں سخت ضرورت ہے میں خمینی اور ایرانی عازمین حج کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ بیت اللہ شریف اور حدود حرم کی حرمت اور تقدس کو ملحوظ رکھیں اور آئندہ کیلئے حدود حرم میں ہر قسم کی ہنگامہ آرائیوں سے قطعی اجتناب کریں بصورت دیگر اس کے نتائج تمام عالم اسلام کے لیے تباہ کن ثابت ہوں گے۔

(مدار اللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ)

(۱۶)

(الحق خوب سے خوب تر)

مارچ ۱۹۹۰ء

آپ حضرات بحمد اللہ ماہنامہ الحق کی ترتیب وتدوین مضامین کا انتخاب، ادبی معیار اور حالات کے ساتھ اور جدید دور کے تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر نمایاں، مؤثر اور خوشگوار تبدیلی لا کر قارئین کی دلچسپیوں میں اضافہ کر رہے ہیں جس کے لیے آپ ہمارے دلی تشکرات کے مستحق ہیں۔ آپ کی توفیقات یوماً فیوماً ترقی پذیر ہوں۔ (مولانا مدار اللہ مدرار مردان)

(۱۷)

اکتوبر ۱۹۹۰ء (پشتو زبان کی تفسیر افضلیہ کے متن اور ترجمہ میں غلطیاں)

قرآن مجید کی پشتو تفسیر افضلیہ میں قرآن مجید کے عربی متن اور ترجمے میں بے شمار غلطیاں کی گئی ہیں اور بعض غلطیاں ایسی ہیں جن پر کفر لازم آتا ہے یہ تفسیر پرسوں ہی ایک دوست کے ذریعے میرے مطالعے سے گذری اور میں نے اس کے صرف پارہ اول میں چالیس غلطیاں نوٹ کرلی ہیں۔ اس قرآن مجید کا رسم الخط مصحف عثمانی کے رسم الخط کے خلاف ہے جبکہ مصحف عثمانی کے رسم الخط پر بارہ ہزار صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ اس قرآن مجید میں بعض جگہ حروف بڑھائے گئے ہیں اور بعض جگہ کم کیے گئے ہیں اسی طرح زبر، پیش وغیرہ میں بھی ردوبدل کیا گیا ہے۔ مثلاً پارہ اول کی آیت ۱۲۴ میں رَبُّہٗ کی بجائے رَبَّہٗ لکھا گیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ معاذ اللہ۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کو آزمایا اور سورۃ فاتحہ میں نَسۡتَعِیۡنُ میں آخری نون کے اوپر پیش کی جگہ زیر لگایا گیا ہے اور ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ میں خاص تجھ سے مدد مانگتا ہوں۔ حالانکہ ترجمہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں کیونکہ یہ جمع کا صیغہ ہے۔ تفسیر افضلیہ کی اشاعت سے پہلے اس کی لفظی اور معنوی غلطیوں کی تصحیح کرانی ضروری تھی اور اس کے بعد ایک بہترین خوشنویس سے اسکی کتابت کرانی چاہئے تھی لیکن ایسا نہیں کیا گیا اور اس کو ناشران قرآن لمیٹڈ ۱۲۸ اردو بازار لاہور کے حوالے کیا گیا اور اس ادارہ نے بھی اپنی ذمہ داری کا احساس کیے بغیر تفسیر افضلیہ کے دوسو سال پرانے نسخے کو جوں کا توں عکس لے کر ہزاروں کی تعداد میں چھاپ دیا جبکہ اغلاط کے علاوہ اس کا پشتو خط نہایت باریک اور پڑھنے کے قابل نہیں ہے۔ میں نے اپنی شرعی ذمہ داری کے تحت یہ فتویٰ دیا ہے کہ مذکورہ کوائف کی بناء پر تفسیر افضلیہ کے قرآن مجید کی تلاوت شرعاً ممنوع ہے۔ اور صدر مملکت غلام اسحاق خان سے اپیل کرتا ہوں کہ تفسیر افضلیہ کے تمام نسخے ضبط کیے جائیں تاکہ اس کے مطالعہ سے مسلمانوں کو ذہنی کوفت میں مبتلا ہونے سے بچایا جاسکے۔ اور یہ مطالبہ بھی کرتا ہوں کہ قانون طباعت قرآن کے تحت ناشران قرآن لمیٹڈ لاہور کے خلاف تعزیری کارروائی کی جائے۔ (مولانا مدرار اللہ مدرار ڈسٹرکٹ خطیب مردان)

☆☆☆

مولانا مرغوب الرحمان[1] مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۱)

۲۴-۱۲-۱۴۰۳ھ (دارالعلوم دیوبند کے مشکلات O وسائل کی منصوبہ بندی O وفد کی پاکستان آمد کی اطلاع)

محب مکرم ومحترم زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہونگے۔ دارالعلوم دیوبند جو ایشیا کا واحد دینی ومذہبی مرکز ہے، جسمیں تقریباً ڈھائی ہزار طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ طلبہ کیلئے قیام گاہ، کتب درسیہ، پانی وبجلی اور ادویات ضروری کے علاوہ پندرہ سو طلبہ کی امداد طعام وپرچہ جات کا بھی دارالعلوم ہی کفیل ہے۔ ادارہ کے سالانہ مصارف پچاس لاکھ سے بھی زائد ہوتے جارہے ہیں، جو محض اللہ تعالیٰ کے بھروسہ اور ملت کے دردمند اصحاب ومعاونین حضرات کے تعاون خاص سے بحمد للہ پورے ہوتے ہیں۔

---

[1] مولانا مدظلہ اکابر دیوبند کا نمونہ علم وعمل تقویٰ وتدین کا پیکر، دارالعلوم میں افسوسناک محاذ آرائی کے نتیجہ میں جو دارادہ کی تقسیم پر منتج ہوا، آپ قاری محمد طیب صاحب مرحوم کے بعد دارالعلوم کے اہتمام کے منصب پر فائز ہوئے۔ پشاور کے جشن دارالعلوم دیوبند کے موقعہ پر دارالعلوم حقانیہ بھی قدم رنجہ فرمایا۔

دارالعلوم دیوبند کیلئے معیار تعلیم کا بلند کرنا، اور اسکے لئے بہتر اساتذہ کا انتظام، چھوٹے بچوں کیلئے علیحدہ ایک دارالتربیت کا قیام اور طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر دارالاقامہ کی توسیع، اور ایک بڑی مسجد کی تعمیر، نیز ایک جدید لائبریری کا انتظام وغیرہ اس طرح مختلف اور اہم ترقیاتی منصوبے فوری طور پر انتظامیہ کے پیش نظر ہیں۔

ظاہر ہے کہ انکی تکمیل کیلئے وسائل اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ پھر یہ کہ گذشتہ دو سالوں سے مستقل ایک گروپ دارالعلوم دیوبند کے خلاف طرح طرح کے غلط پروپیگنڈے پھیلا رہا ہے، اسکے پیش نظر دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ نے اس ضرورت کو محسوس کیا کہ اس غلط فہمی کے ازالہ کیلئے اور صحیح حالات سے باخبر کرنے نیز فراہمی مالیات کیلئے بیرونی ممالک میں وفود بھیجے جائیں۔

چنانچہ ایک موقر وفد دارالعلوم دیوبند کی طرف سے عنقریب پاکستان پہنچ رہا ہے۔ وفد کے پروگرام سے مطلع کیا جائیگا۔

جناب والا کو دارالعلوم دیوبند سے جو قلبی محبت اور عمیق تعلق خاطر ہے وہ کسی شک وشبہ سے بلند و بالا ہے، اس تعلق کے پیش نظر جناب والا کو یہ عریضہ اس امید پر ارسال کیا جارہا ہے کہ آپ ازراہ کرم دارالعلوم دیوبند کے مجوزہ وفد کے ساتھ مکمل تعاون فرمادیں گے اور یہ وفد جن مقاصد کیلئے پاکستان آرہا ہے آپ اس کی تکمیل میں حتی الوسع سعی کرینگے۔ میں جناب والا کے جواب کا منتظر رہونگا۔۔۔

والسلام (مولانا) مرغوب الرحمٰن مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۲)

اکتوبر ۱۹۸۶ء صفر ۱۴۰۷ھ (دعوت نامہ عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند الہند)

حامدًا ومصلیا! دارالعلوم دیوبند نے اپنے قیام کے روز اول سے امت مسلمہ اور علوم اسلامیہ کی جو گرانقدر اور ہمہ جہت خدمات انجام دی ہیں۔ اور جو احسانات کئے ہیں ان سے بلاشبہ پورا عالم اسلام گرانبار ہے۔ دین صحیح کی ترویج واشاعت، صحیح اسلام فکر کی دعوت وتبلیغ اور علوم اسلامیہ کی درس وتدریس کے پہلو بہ پہلو۔ غلط افکار ونظریات کی تردید اور باطل فرقوں کی صورت اختیار کرنے والے اسلام دشمن مورچوں کے خلاف جہاد مسلسل کے جو زریں کارنامے دارالعلوم دیوبند کی زیر سرپرستی انجام دئے گئے وہ تاریخ اسلام کا وقیع اور عظیم المرتبت باب ہیں۔ اس سلسلے میں حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ، قطب العالم حضرت گنگوہیؒ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ حکیم الامت حضرت تھانویؒ، امام العصر علامہ کشمیریؒ، شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ، کے اسماء گرامی خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کی ذات گرامی اپنی ہمہ جہت خدمات جلیلہ کے ساتھ کسی نہ کسی خرمنِ باطل کیلئے برق بے اماں ثابت ہوئی ہے۔

تاریخ کی سچی شہادت کی رُو سے دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے ادعاء باطل کا تعاقب سب سے پہلے اسی سرزمین دیوبند سے کیا گیا۔ اور اس وقت کے جماعتِ دیوبند کے سربراہ حضرت امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہٗ نے اپنے علم کی تمام طاقت اس کے خلاف صرف فرمائی۔ اور اپنے تلامذہ کی پوری فوج کو اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے مامور فرمایا۔ اور دارالعلوم دیوبند کو خداوند قادر قیوم نے اس معرکہ حق وباطل میں سُرخرو اور کامیاب فرمایا۔

مگر اب کچھ دنوں سے اس باطل فرقے کی سرگرمیوں میں تیزی آئی ہے وہ مختلف مقامات پر اپنے مراکز قائم کررہے ہیں۔ کانفرنسیں منعقد کی جارہی ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ باطل کا یہ تازہ حملہ مسلمانوں کیلئے امتحان اور آزمائش کا سبب نہ بن جائے۔

اس لئے دارالعلوم دیوبند کی مجلسِ شوریٰ نے عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت کے انعقاد کی ضرورت محسوس کی جو ۳۱/۳۰/۲۹ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو دارالعلوم دیوبند میں منعقد کیا جارہا ہے۔ جس میں ہندوستان کے طول وعرض سے علماء کرام شرکت فرمائیں گے اور غیر ممالک میں،

پاکستان، بنگلہ دیش، برطانیہ، سعودی عرب متحدہ عرب امارات، اور دیگر بلاد اسلامیہ سے مندوبین کو شرکت کی دعوت دی جارہی ہے اس موقع پر متعدد علمی مجلسیں ہوں گی اور ایک اجلاس عام منعقد کیا جائے گا۔

امید ہے کہ آنجناب وقت کی اس اہم ضرورت کو محسوس فرماتے ہوئے اس عالمی اجلاس ''تحفظ ختم نبوت'' میں شرکت فرمائیں گے۔

(۳)

(شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی وفات پر خراج عقیدت O مایہ نازش، مینار نور، نفس گرم، رگ حیات)

یکم صفر ۱۴۰۹ھ

برادر مکرم، زید لطفہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے کہ آپ بہمہ وجوہ مع الخیر ہوں۔ ریڈیو پاکستان کے ذریعہ آپ کے والد بزرگوار حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی وفات کی خبر سے گہرا صدمہ ہوا۔ حضرت مولانا کو اور آپ کو دارالعلوم دیوبند سے فرزندگی اور وابستگی و عقیدت کا جو دیرینہ اور بے پناہ تعلق رہا ہے اور اس کی وجہ ہم خدامان دارالعلوم کو بھی مولانا رحمۃ اللہ اور آپ سے جو محبت رہی ہے اس بناء پر یہ سانحہ اپنا گھریلو سانحہ معلوم ہوتا ہے اور دل ودماغ پر اس کا بڑا اثر ہے۔

حضرت مولانا ایک بلند پایہ محدث، زبردست عالم، مدرس، خطیب، مصنف صاحب دل بزرگ اور ساتھ ہی عصر جدید اور اسکے تقاضوں سے بڑی آگہی رکھتے تھے۔ وہ ہمارے علماء میں اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے ممتاز مقام کے حامل تھے۔ اپنے بزرگوں کی اس پیڑھی سے تعلق رکھتے تھے جن کے علم وفضل وتقویٰ پر ہمیں بجا طور پر ناز ہے۔ اور جنکی بصیرت وفراست، فکروعمل، سیرت وسلوک، للّٰہیت واخلاص، ایمان ویقین واحتساب کی کیفیت، دین کا درد، اور اپنے قول وعمل کے ذریعہ دعوت الی اللہ کا جوش جنوں ہمارے لیے مایہ نازش وافتخار اور منارہ نور ہے۔ اور جن کے یکے بعد دیگرے اٹھتے جانے اور اپنے بعد کسی بھی طرح سے نہ پُر ہونے والا خلا چھوڑ جانے کا غم ہمارے لیے جاں گسل ثابت ہو رہا ہے۔ افسوس کہ ہندو پاک بلکہ پورا برصغیر اب اپنے ان بزرگوں کے وجود سے محروم ہوتا جارہا ہے جن کے نفس گرم کی تاثیر دینی کوشش کے لئے رگ حیات تھی۔ اور جن سے پژمردہ وافسردہ دلوں کی آبیاری ہوتی تھی۔ لیکن موت سے کس کو رستگاری ہے؟ دعا ہے کہ خدائے کریم حضرت مولانا کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور دین وملت کے اس مخلص خادم کو اپنی خاص رحمتوں سے نوازے۔ آپ کو اور جملہ افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دارالعلوم دیوبند میں حضرت مرحوم کے لئے دعا مغفرت اور ایصال ثواب کرایا جارہا ہے۔ خدام دارالعلوم کو شریک غم تصور فرمائیں۔ اور دعوات صالحہ سے یاد فرماتے رہیں۔

والسلام مرغوب الرحمٰن، دارالعلوم دیوبند

(۴)

(تعزیتی قرارداد کی اطلاع O دارالعلوم میں ایصال ثواب کا اہتمام)

۲/۲۸ ۱۴۰۹ھ

برادر مکرم ومحترم زید لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے۔ ماہ صفر کے پہلے ہفتہ میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب مرحوم ومغفور کے سانحہ وفات کی خبر سنکر قلبی صدمہ ہوا۔ مرحوم دارالعلوم دیوبند کے مایۂ ناز فرزند، اور دارالعلوم کے سابق استاذ بھی تھے۔ یہاں دارالعلوم میں اسی وقت مرحوم کیلئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا اور دعاء مغفرت کی گئی۔ بندہ نے بھی اسی وقت ایک عریضہ کے ذریعہ اظہار تعزیت کیا تھا۔ امید کہ عریضہ ملاحظہ سے گزرا ہوگا۔ خدائے عزوجل مرحوم ومغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

دارالعلوم کی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس منعقدہ صفر ۱۴۰۹ھ میں حضرت مرحوم کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔اور مرحوم کیلئے دعاء مغفرت کی ہے۔منسلکہ تجویز تعزیت مجلس شوریٰ کی طرف سے ارسال ہے۔ بندہ کو ذاتی طور پر بھی شریک غم تصور فرمائیں اور بندہ کیطرف سے بھی تعزیت مسنونہ قبول فرما کر شکر گزار فرمائیں۔امید کہ دعوات صالحہ سے یاد فرماتے رہیں گے۔ والسلام مرغوب الرحمٰن

(۵)

(شیخ الحدیث کو دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کا قرارداد کے شکل میں باضابطہ خراج عقیدت)

۱۴۰۹/۲/۲۸ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء

تجویز تعزیت، منظورہ مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند۔منعقدہ صفر المظفر ۱۴۰۹ ہجری

مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند نے دلی رنج وافسوس کیساتھ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب بانی دارالعلوم اکوڑہ خٹک (پاکستان) کی وفات حسرت آیات کی خبر سنی۔ مرحوم ومغفور دارالعلوم کے دور قدیم کے ممتاز فاضل اور دارالعلوم دیوبند کے سابق استاذ اور بزرگان دیوبند کی یادگار تھے۔آپ نے پاکستان اور افغانستان وغیرہ علاقوں میں علوم کتاب وسنت کی روشنی پھیلائی اور دارالعلوم کے علمی وعملی فیضان کو جاری رکھا، آپ نے اکوڑہ میں دارالعلوم کے نمونے پر ایک مرکزی دینی تعلیمی وروحانی ادارہ قائم کیا، جس سے ہزارہا "علماء" اور طلبہ نے اپنی علمی تشنگی بجھائی اور پاکستان وافغانستان میں علوم نبوت کے چشمے جاری ہوئے۔آپ نے درس وتدریس اور وعظ وارشاد کے علاوہ اپنے پرواز قلم سے متعدد بلند پایہ کتابیں کتاب وسنت، وفقہ وتصوف کے موضوعات پر لکھیں، جن سے عالم اسلام میں اہل علم وارباب فکر نے استفادہ کیا۔پاکستان میں وہاں کے پارلیمنٹری حلقوں میں آپ نے اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں سے علمی وعملی روح پھونکی اور پاکستان کے سیاسی حلقوں نے آپ کی رہنمائی میں نظام اسلام کے قیام کی راہ میں بیش قرار منازل طے کیں۔

آپ کا ماہنامہ الحق بھی آپ کی دینی وعلمی سرگرمیوں کا امین ہے، جس سے پاکستان اور عالم اسلام میں علوم نبوت کے تشنگان سیراب ہوتے ہیں۔مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند آپ کے حادثۂ وفات کو اپنا اجتماعی نقصان تصور کرتی ہے، اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ وہ مرحوم ومغفور کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کے جانشین وفرزند مولانا سمیع الحق صاحب کو آپ کا صحیح جانشین بنائے اور جو اہم کام آپ تشنہ تکمیل چھوڑ گئے ہوں انکو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اس حادثہ پر انکو اور دیگر اہل خاندان اور تلامذہ ومعتقدین کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے آمین۔ (مولانا) مرغوب الرحمٰن مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۶)

اکتوبر ۱۹۸۶ء (دارالعلوم دیوبند میں عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت میں شرکت کا دعوت نامہ)

محترم المقام زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امید کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہونگے۔مجلس شوریٰ دارلعلوم کی تجویز کے مطابق مورخہ ۲۹،۳۰،۳۱ اکتوبر ۸۶ کو دارالعلوم میں عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت، منعقد کیا جارہا ہے۔ جسکا دعوت نامہ عنقریب خدمت گرامی میں پہنچے گا۔اس وقت یہ مختصر عریضہ اس مقصد کے تحت ارسال کیا جارہا ہے، کہ آپ اجلاس میں شرکت کیلئے تیاری فرمالیں۔امید ہے کہ آپ اس اہم دینی ضرورت کیلئے سفر کی زحمت برداشت فرما کر ممنون فرمائینگے۔ والسلام (مولانا) مرغوب الرحمٰن مہتمم دارلعلوم۔ دیوبند

نوٹ:۔آنجناب سے یہ بھی گزارش ہے کہ ختم نبوت کے مناسب کسی موضوع پر اپنا مقالہ مرتب فرمالیں۔مفصل فہرست عنوانات عنقریب دعوت نامہ کیساتھ ارسال کی جائیگی۔

مرید عباسی یزدانی (سربراہ سپاہ محمدؐ پاکستان)

(۱)

(ملی یکجہتی کونسل عالم اسلام کے مسائل کیلئے بہترین پلیٹ فارم O افتراق پسندوں کی شکایت)

تاریخ ۹ جولائی ۱۹۹۵ء

مکرمی و محترمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب سیکریڑی جنرل ملی یکجہتی کونسل، السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج شریف! اہلِ بصیرت سے مخفی نہیں ہے کہ سپاہ محمد ﷺ پاکستان نے کم وبیش بارہ سال پر محیط فرقہ واریت کو طاقت کے ذریعہ روکنے کی کوشش کی اور وہ اس میں بہت حد تک کامیاب رہی، اہل انصاف اس امرِ واقعہ سے بھی انکار نہیں کرینگے کہ ملی یکجہتی کونسل کے قیام میں سپاہ محمد ﷺ پاکستان کے فرقہ واریت کے خلاف جوابی اقدامات کا بہت دخل ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جملہ فرق ہائے اسلامی کے آپس کے مذہبی اختلافات کا حل گولی اور گالی میں نہ تھا نہ ہے مگر ہمیں بہ امرِ مجبوری دفاعی پوزیشن اختیار کرنا پڑی اور جب فرقہ وارانہ جدال وقتال تقریباً ختم ہو چکا اور مذاکرات کی میز پر سبھی جماعتیں آمنے سامنے بیٹھ چکیں تو خوش آئندہ نتائج برآمد ہونا شروع ہو گئے، بحمد اللہ ملی یکجہتی کونسل ایک بہترین پلیٹ فارم سے عالم اسلام کے تمام مذھبی، سیاسی، اندرونی وبیرونی مسائل نیز نیو ورلڈ آڈر کے منفی اثرات کو زائل کرنے کی طرف توجہ دی جارہی ہے۔ اہل نظر اور اہل بصارت وہ چاہے کسی بھی مکتبہ فکر یا کسی بھی خطہ زمین سے تعلق رکھتے ہوں وہ ہر قسم کے متنازعہ مسائل کے حل کیلئے باہمی میل ملاپ اور مذاکرات ہی کو تریاق سمجھتے ہیں، سپاہ محمد ﷺ پاکستان کے سربراہ کی حیثیت سے ہمارا کردار اور گفتار آپکے پیش نگاہ ہے، پاکستان سمیت پورے عالمِ اسلام کی خیر خواہی میں طے کیے جانے اور اٹھائے جانے والے اقدامات میں ہم کہاں تک مخلص ہیں، کونسل کا ریکارڈ اس کا گواہ ہے۔ اس قدر اہمیت کی حامل کونسل کو جہاں سراہا جارہا ہے وہاں اسے منتشر کرنے اور اسے توڑنے کیلئے بھی برابر کوشش ہو رہی ہیں، سپاہ محمد پاکستان چونکہ فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے ہراول دستہ کا کردار ادا کر چکی ہے لہٰذا وطن عزیز میں انتشار پھیلانے والی قوتیں اس کی بقاء سے سخت پریشان رہ رہی تھیں اور سپاہِ محمد ﷺ پاکستان کا وجود ان کیلئے ناقابلِ برداشت ہو چکا تھا چنانچہ ایسی منفی قوتوں کے گماشتوں نے سپاہ محمد ﷺ پاکستان کے اندر آکٹوپس کی طرح پنجے گاڑنے شروع کر دیئے جو وہ کسی حد تک کامیاب رہے، آپکو یاد ہوگا کہ کوئٹہ کے اجلاس میں سپاہِ محمد ﷺ پاکستان کا نام استعمال کرتے ہوئے ایک نام نہاد "جرنیل سپاہ محمد" نے ہم پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اپنے خط میں ہمیں مشتبہ اور ناقابل بھروسہ قرار دیا اور سپاہ محمد ﷺ پاکستان کے ایک "اعزازی صدر" کو سپاہ کی سپریم کونسل سمیت جملہ اختیارات اور جملہ حقوق تفویض کیے جانے کا آرڈر جاری فرمایا، سپاہ محمد ﷺ پاکستان کے دستور کے مطابق وہ سالار اعلیٰ کہ جو سپاہ کے اختیارات وفرائض کی ادائیگی اور انھیں لاگو کرنے میں ہر طرح سے مجاز حیثیت کا حامل ہے اسے وہی "سپریمن" سپاہ کے سالار اعلیٰ کے عہدہ سے معطل کرتا ہے جسکی اپنی حیثیت ایک اعزازی سے زیادہ کچھ نہیں ہے اگر چہ یہ واقعات سپاہ کے اندرونی معاملات سے متعلق ہیں مگر یہاں ان معروضات کو پیش کرنے کا مقصود یہ ہے کہ ہم نے بحیثیت سالار اعلیٰ اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے سپاہ محمد ﷺ پاکستان کی کابینہ توڑ دی ہے اور نئی کابینہ زیر غور ہے، ہم آپ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر ملی یکجہتی کونسل، سپاہ محمد ﷺ پاکستان سے نکالے ہوئے کج فکر، فہم، انتشار پسند، دہشت گرد اور ملتِ شیعہ کے دھتکارے ہوئے چند بقلم خود قسم کے لوگوں کو سپاہ محمد ﷺ پاکستان کے نمائندہ کے طور پر کونسل کا حصہ یا جزو تسلیم کریگی اور "نیاز بیگ ٹھوکر لاہور" تک محدود اور محصور ایک مفرور گروپ کو اس طرز پر کسی قسم کی نمائندگی کا حق دے گی تو کونسل، دستوری، قانونی اور اخلاقی حوالہ سے سپاہ محمد ﷺ پاکستان کے سامنے جوابدہ ہوگی۔ ہم سالار اعلیٰ سپاہ محمد ﷺ پاکستان کی

حیثیت سے آپکو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ یہ وہی لوگ ہیں کہ جو ملی یکجہتی کونسل ایسے ادارے کو توڑنے کے درپے ہیں جبکہ اخبارات وغیرہ کے ذریعہ یہ پہلے ہی ملی یکجہتی کونسل سے بائیکاٹ کرنے کا ڈرامہ رچا چکے ہیں، ملی یکجہتی کونسل میں شامل سربراہان اپنی جماعتوں اور تنظیموں کے نمائندہ افراد ہیں جبکہ نیاز بیگ ٹھوکر گروپ کسی فرقہ یا جماعت کا نمائندہ نہیں ہے بلکہ افتراق پسند اور تفرقہ پھیلانے والا ایک مختصر سا ٹولہ ہے۔ ملی یکجہتی کونسل میں شامل دینی جماعتوں کے ذمہ داران کو نہیں بھولنا چاہیے کہ ایسی کونسلیں آئے، روز نہیں بنا کرتیں اگر یہ کونسل خدانخواستہ ایسے غیر نمائندہ چند لوگوں کے پیدا کردہ اور پھیلائے جانے والے شر کی وجہ سے کسی حادثہ کا شکار ہوگئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری کونسل میں شامل دینی جماعتوں اور کونسل کے سربراہ پر ہوگی اور اس کا خمیازہ فقط پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو بھگتنا پڑیگا، جناب لیاقت بلوچ کا نیاز بیگ میں اس مذکورہ گروہ سے ملنا ان کا ذاتی فعل تو ہوسکتا ہے یکجہتی کونسل سے اس کا کوئی تعلق نہ ہونا چاہئے۔
سپاہ محمد ﷺ ایک ملک گیر جماعت ہے ملک کے گوشہ گوشہ میں اس کی جڑیں پھیلی ہوئی ہیں بحمد اللہ پاکستان بھر کے ہمارے کارکنان اور ملتِ شیعہ کو ہم پر اعتماد ہے وہ ہم سے اور ہم ان سے مربوط ہیں، یاد رہے کہ سپاہ محمد ﷺ پاکستان کا مرکزی آفس اسلام آباد میں ہے نا کہ نیاز بیگ لاھور میں چنانچہ رابطہ کیلئے اسلام آباد مرکزی آفس سے رجوع کیا جائے یہ بھی یاد رہے کہ ایک عرصہ سے سپاہ محمد ﷺ پاکستان کے حوالہ سے چھوڑا جانے والا یہ شوشہ کہ ہم نے فلاں کو نکال دیا اور فلاں کو رکھ لیا یا ہمارا ملی یکجہتی کونسل سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ہم بائیکاٹ کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ یہ سب دیوانے کی بڑ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔۔۔۔ بحیثیت سالار اعلیٰ ہم عنقریب سپاہ پاکستان کی سپریم کونسل کا باقاعدہ اجلاس طلب کر رہے ہیں اجلاس میں چاروں صوبوں اور کشمیر سے علماء، فضلاء پر مشتمل سپاہ محمد ﷺ پاکستان کی سپریم کونسل کے جملہ اراکین شرکت کریں گے اور سپاہ محمد ﷺ پاکستان کے اندرونی و بیرونی مسائل کا حل اس کونسل میں نکالا جائے گا اور ملی یکجہتی کونسل سے متعلقہ امور طے کرنے کے بعد کونسل کو ان سے آگاہ کر دیا جائیگا۔ یاد رہے کہ سپاہ محمد ﷺ پاکستان کا ایک دستور ہے، اور دستور کے مطابق ہم سالار اعلیٰ ہیں اور ہم نے یکجہتی کونسل سے بائیکاٹ کی بات کبھی نہیں کی۔۔۔۔ نوٹ:۔ اخلاقی فریضہ سمجھتے ہوئے ہم نے تمام صورتِ حالات سے کونسل کے معزز اراکین و سربراہان کو آگاہ کر دیا ہے کل کو اگر کوئی پریشان کن حلات و واقعات سامنے آتے ہیں تو کونسل ان کی ذمہ دار ہوگی ہمارا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔
یکجہتی کونسل کے آئندہ اجلاس کا دعوت نامہ براہ راست سپاہ محمد ﷺ پاکستان کے مرکزی آفس اسلام آباد کے درج ذیل پتہ پر روانہ کیا جائے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ مرید عباس یزدانی

دعا گو، مرید عباس یزدانی (سربراہ سپاہ محمد ﷺ پاکستان)

(۲)

تاریخ ۱۹۹۶ء (سیاسی طالع آزما جوڑ توڑ مسائل کا حل نہیں O سیاسی مذہبی قوتوں کو حصول اقتدار کا زینہ بناتی ہیں)

مکرمی و محترمی جناب۔۔۔ مولانا سمیع الحق صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی! بذریعہ مکتوب ھذا آپکی توجہ چند انتہائی اہم ملکی و ملی امور کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں مجھے امید واثق ہے کہ آپ زحمت مطالعہ گوارہ فرمائیں گے۔
آپ بخوبی آگاہ ہیں کہ کسی بھی دور کی حکومت اور حکمرانوں کے آئینۂ اخلاق، جمہوریت اور مذہب سے متصادم رویوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا اس حکومت کے دائرہ کار و اختیار میں رہنے والے عوام الناس کا بنیادی انسانی، اخلاقی، قانونی، جمہوری، اور مذہبی حق ہوا کرتا ہے۔ موجودہ حکومت کے خلاف حالیہ بجٹ پر شدید احتجاج اور حکومتی پالیسیوں سے اختلاف عامۃ الناس کا جمہوری حق ہے مگر سیاسی

جوڑتوڑ اور ایجیٹیشن کی کیفیت ملک وملت کی وحدت وسالمیت اور بقا کے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ موجودہ سیاسی ہلچل سے اس بات کا اندازہ بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ اپنے قیام سے لیکر آج تک چاروں اطراف سے گوناں گوں مسائل ومشکلات سازشوں، خطرات اور عدم استحکام سے دوچار وطن عزیز میں حسب سابق ایک مرتبہ پھر سیاست مدارا اپنے سیاسی تعلیم وتربیت کے داؤ پیچ آزمانے کی کوشش میں ہیں۔ سوئے اتفاق کہ قیام پاکستان سے لیکر تا امروز مذہبی جماعتیں ہمیشہ اپنا سیاسی کردار اور معیار برقرار رکھنے میں بری طرح ناکامی سے دوچار رہی ہیں اسی لئے وہ انتہائی حقیر مفادات کو حاصل کرنے کے لئے کئی مرتبہ سیاسی طالع آزماؤں کے لئے محض اقتدار تک پہنچنے کا ذریعہ اور زینہ بنتی رہی ہیں۔ محترم قاضی حسین احمد صاحب (آئی جے آئی) اور محترم علامہ سید ساجد علی نقوی صاحب (پی ڈی اے) کے انجام سے بخوبی آگاہ ہیں اور نورانی میاں تو مذکورہ دونوں شخصیتوں سے کہیں زیادہ تجربات سے دوچار ہو چکے ہیں۔

ملی کونسل کا پلیٹ فارم اور بعض سیاسی طالع آزما: فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی مذہبی جماعتوں اور علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا عوام اور عامۃ المسلمین کے لئے ایک انتہائی خوش آئند اور اچھا اقدام تھا مگر اب ایک مخصوص انداز میں اس تحریک کی قیادت اور بیڑے کی ناخدائی شب وروز ایوان اقتدار تک پہنچنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے اور وزارت عظمیٰ کے خواب دیکھنے والے ایک سیاسی طالع آزما کے ہاتھوں میں دینا بڑا مایوس کن اور برا اقدام ہے اور وہ بھی اس بات سے آگاہ لوگوں کے ذریعے کہ جو آج تک حکمرانوں اور سیاست مداروں کے خلاف امریکہ نواز ہونے اور خلاف اسلام اقدام کرنے کا واویلا کرتے چلے آرہے ہیں۔ چھوٹی برائی اور بڑی کا نعرہ ابھی تک عوام الناس کے ذہنوں سے محو نہیں ہوا کہ ایک مرتبہ پھر مذہبی جماعتیں اور علماء کرام ان دونوں برائیوں میں سے کسی کی گود میں پناہ گزین ہو چکے ہیں۔

وطن عزیز کی پوری سیاسی تاریخ کے پس منظر کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا بخوبی اندازہ لگانا انتہائی آسان ہے کہ موجودہ حکومت یا اپوزیشن میں کسی ایک سے بھی اس حقیقت تبدیلی کی توقع کہ جو پاکستان بھر کے گوشہ وکنار میں رہنے والے بے بس مظلوم اور استحصال زدہ عوام چاہتے ہیں عبث ہے اس لئے دشت سیاست میں کسی اصلاح کنندہ تیسری طاقت کی آمد کی صدائے بازگشت کئی بار سنائی دے چکی ہے۔

ملی یکجہتی کونسل کے نام سے علماء کے ایک پلیٹ فارم پر آجانے سے پسے ہوئے طبقات کی ڈھیر ساری توقعات علماء کے اس غیر متوقع اتحاد سے وابستہ ہو چکی تھیں جس کو حکمران اور اپوزیشن ایک تھرڈ پاور سمجھتے ہوئے لرزہ براندام تھے۔

مگر افسوس کہ اپنے جلسوں، جلوسوں، قراردادوں اور بینروں کے ذریعے انقلاب، انقلاب، اسلامی انقلاب ہی کو یہاں کے گھمبیر مسائل کا حل بتانے والے رہنما ایک مرتبہ پھر انقلاب کی راہوں سے بھٹکتے ہوئے غلط نظام کے زیر اثر وقوع پذیر ہونے والے انتخابات کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کے لئے بڑی خوشی سے اس ملک کے ایک سیاسی مداری کی ڈگڈگی پر رقصاں ہیں۔

سیاسی تعارف سے کوئی مثبت دینی تبدیلی نہیں آسکی: میں نے ملی یکجہتی کونسل کے قیام سے قبل اڈیالہ جیل راولپنڈی سے اپنی اسیری کے دوران آپ (مذہبی جماعتوں کے قائدین) کے نام ایک خط میں مذہبی جماعتوں اور علماء کے کسی بھی اجتماع کے ساتھ اصولی اتفاق کرتے ہوئے کونسل کے انجام کی طرف اشارہ کیا تھا شائد اس وقت تو کسی بزرگ دانشور کو میری وہ بات انتہائی ناگوار گزری ہو مگر حالیہ سیاسی تبدیلیوں نے اسے سچ کر دکھایا۔

آج پھر میں مذہبی مکتوب ھذا ان کی خدمت میں حاضر ہوں اور مثبت جوابات کا خواہش مند ہوں۔

میرا سب سے پہلا سوال یہ ہوگا کہ سرزمین پاکستان کی پوری سیاسی تاریخ میں آج تک جب بھی مذہبی جماعتوں اور علماء کرام نے سیاسی

رہنماؤں کے ساتھ دست تعاون دراز کیا ہے اس تعاون کی بنیاد پر کوئی ایسی تبدیلی وقوع پذیر ہوسکی ہے جسکی قیام پاکستان سے آج تک ہر سطح پر اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے؟ اور اگر نہیں تو پھر موجودہ اتحادی سیاست میں علماء کا اس ملک کے خائن اور اقتدار پرست مداروں کا ساتھ دینے کا انجام وہی ہوسکتا ہے۔

<u>مذہبی جماعتوں کی متحدہ جدوجہد اور قربانیوں سے متحدہ حکمرانوں نے غداری کی:</u> مجھے اسلام کی خدمت کی دعویدار مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں سے پوچھنے کا پورا حق حاصل ہے کہ کیا اس سے قبل علماء اور مذہبی جماعتوں نے سیاسی جماعتوں سے اتحاد نہیں کئے اور متحدہ جدوجہد کے نام پر سیاسی تحریکوں ہڑتالوں لانگ مارچوں، جلسہ جلوسوں، دھرنوں، بھوک، ہڑتالوں اور ایجی ٹیشن میں ایثار اور قربانی کے جذبے سے سرشار اپنے نظریاتی کارکنوں کو بے مقصد لامتناہی مصائب کی بھٹی میں نہیں جھونکا جاتا رہا حتیٰ کہ ہر مرتبہ تبدیلی کی نوید اور امید کے نام پر مذہبی جماعتوں کے قائدین اپنے کارکنوں کو ایسی ہی تحریکوں کا ہراول دستہ بناتے ہوئے شہادتوں کی تاریخ رقم کرتے رہے اور بے گناہ نوجوانوں کے ناحق خون سے ایوان اقتدار کی بنیادوں اور اپنے قیادت کے قلعوں کو مضبوط بنایا جاتا رہا اور یہ عمل تاہنوز جاری وساری ہے۔

<u>سیاسی مداریوں نے اتحادی مذہبی جماعتوں کو استعمال کر کے پھینک دیا:</u> کیا ایسی ہی تحریکوں اور سیاسی اتحاد کے نتیجے میں حکومتیں وجود پذیر نہیں ہوئیں؟ اور کیا مذہبی وسیاسی جماعتوں کی اتحادی حکومت میں قرارداد مقاصد کے ضمن میں نظام میں کوئی تبدیلی واقع ہوسکی ہے یا بار ہا وعدہ ووعید کے نتیجے میں دین اسلام کے مکمل و ہمہ جہت نفاذ کو یقینی بنایا جاسکا ہے۔ کیا شریعت بل کے نام سے شیعہ وسنی متفقہ مسودے پر عمل ہوسکا ہے؟ کیا فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے کوئی موثر لائحہ عمل اختیار کیا جاسکا ہے؟ آپ کے اتحادی حکمرانوں نے کبھی بھی نظام حکومت چلانے کیلئے اپنی اتحادی مذہبی جماعتوں کو اعتماد میں لیا ہے؟ یا انسے کسی ملکی، ملی، سیاسی، قانونی، معاملے میں مشاورت کی زحمت گوارہ فرمائی ہے۔ کیا حکومت اور اقتدار حاصل ہوجانے کے بعد سیاسی مداریوں نے ہمیشہ اتحادی مذہبی جماعتوں اور علماء کو ایک عضو معطل سمجھتے ہوئے اپنے سے انتہائی حقارت آمیز طریقہ سے جدا نہیں کیا؟

<u>ایک مثال افغان مجاہدین سے امریکہ کی غداری:</u> ہوس اقتدار کے رسیا اتحادی حکمرانوں نے ہمیشہ اپنے اتحادی علماء کے ساتھ اقتدار کے حصول کے بعد وہی سلوک نہیں کیا جو امریکہ نے افغان مجاہدین کے ساتھ روا رکھا ہوا ہے؟ کہ جب تک وہ روس کے گرم پانیوں تک پہنچنے کے خلاف لڑ رہے تھے وہ مجاہدین تھے اور جب انہوں نے امریکہ کے خلاف بات کرنا چاہی تو اب نہ وہ مجاہدین ہیں اور نہ ہی بنیادی، انسانی، اخلاقی امداد کے مستحق۔ سیاست کی سکرین پر ہمارے ستم زدہ عوام یہ تماشہ کئی بار دیکھ چکے ہیں اور اب کے وہ اس بات کے متحمل نہیں ہیں کہ وہ ہوس اقتدار میں دیوانہ وار احتجاج منظم کرنے کے نعرے لگانے والے کسی سیاسی مداری کے ایوان اقتدار تک پہنچنے کا ذریعہ قرار پائیں۔

دنیا بھر میں مسلمانان عالم کے ساتھ شب وروز جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس سے بخوبی آگاہ ہیں اس کے پس منظر اور پیش منظر کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ دنیا بھر کے گوشہ وکنار میں مسلمان کے ساتھ جارحیت پر مبنی انسانیت سوز سلوک روا رکھنے والے اور انکے آلہ کار کون ہیں اور وہ کیا چاہتے ہیں؟ اور مسلمان عوام اس بات کا بھی اچھی طرح شعور وادراک رکھتے ہیں کہ انتخابات اور انقلاب کا راستہ سراسر جداگانہ ہے وہ یہ بھی ادراک کر چکے ہیں کہ غلط نظام کا حصہ بن کر آپ کوئی تبدیلی نہیں لاسکتے البتہ نظام کی درستگی کے بعد تمام غلطیوں اور برائیوں کا خاتمہ ممکن ہے۔

امریکہ کی موجودگی میں خمینی نے شاہ ایران کی تجویز مسترد کردی: عالمی اسلامی انقلاب کے قائد اور 20 ویں صدی کے عظیم رہنما آیت اللہ العظمیٰ السید روح اللہ الخمینی کا ایک جملہ اور اجمالی واقعہ کا ذکر کرتا ہوں جو کہ ہمارے لئے اور ہر اسلامی انقلاب کے داعی کیلئے ہدایت کا روشن مینار ہے۔

امریکہ کے کہنے پر شاہ ایران نے امام خمینی کی انقلابی تحریک کے عروج کے دنوں میں امام کو ایک خط لکھا۔ یہ وہ دن تھے کہ جب ایران کے شہروں، دیہاتوں کے گلی کوچوں میں لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں عاشقان اسلام شاہ اور اسکی ظالم حکومت کے خلاف اپنی جان، مال، عزت اور املاک قربان کرنے اور خون بہانے کیلئے نکل کھڑے ہوئے تھے اور ان جانثاروں نے اپنے سینے شاہ کی سفاک سکیورٹی فورسز اور ساواک کے سامنے تان رکھے تھے منصب شہادت کو سعادت سمجھتے تھے اور شہادت کا بازار گرم تھا امریکہ اور اسکا آلہ کار شاہ اس تحریک سے مکمل خوفزدہ ہو چکے تھے امریکی ایجنسیاں متحرک تھیں اور CIA کی گھناؤنی سازش کے پس منظر میں اس اسلامی تحریک کو ناکام بنانے اور اس کے زور توڑنے کیلئے اور امام خمینی کی شخصیت کے تقدس کو پامال کرنے کیلئے ایک انتہائی سیاسی شاطرانہ و شیطانی چال چلی جس کے پیچھے پوری یہودیت کی سوچ تھی شاہ نے امام خمینی کو ایک خط تحریر کیا جس میں کہا گیا کہ مجھے آپ سے اور ایرانی مسلمان عوام سے دلی ہمدردی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ کثیر تعداد میں اس انقلابی اسلامی تحریک کے دوران لوگوں کا کشت و خون ہو انکے گھروں، کاروباری مراکز اور کارخانوں کو ہماری انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے کوئی نقصان پہنچے اس لئے میں آپ کی طاقت کو تسلیم کرتے ہوئے آپ کو (امام خمینی کو) اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ آپ اور میں دونوں اپنے پروگرام اور نعرہ کے ذریعہ عوام کے سامنے پیش ہوں اور ایک عوامی ریفرنڈم ہو۔ اگر فیصلہ آپ کے حق میں ہوا تو میں بخوشی اقتدار آپ کے سپرد کردوں گا بصورت دیگر آپ تحریک ختم کردیں گے۔ امریکہ کے ایماء پر اس خط کو ایران سمیت انٹرنیشنل سطح پر مشتہر کیا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ امام خمینی انکار کریں گے تو انقلابی تحریک کا زور ٹوٹ جائے گا اور عوام کی رائے میں تبدیلی ممکن ہو سکے گی اور امریکہ امام خمینی کو ایک شدت پسند لیڈر منوانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

مگر خداوند عالم غریق رحمت فرمائے اسلام کے پرچم اور مظلوم مسلمانوں کے سروں کو بلند کرنے والے عظیم رہنما حضرت امام خمینی کو جو اس سازش کے پیچھے کارفرما عوامل کا ادراک فرما چکے تھے اور انہوں نے صرف ایک ہی جملہ میں اس پوری سازش کو ریزہ ریزہ کردیا وہ تاریخی جملہ جس نے امت مسلمہ کے نصیبوں کو جگایا اور مسلمان کو اسلام و توحید پرستی کا درس دیا یہ تھا کہ جب تک امریکہ ایران میں موجود ہے اس وقت تک ریفرنڈم یا انتخابات قابل قبول نہیں کرنا چاہتا۔

امام خمینی کے اس جملہ سے اسلامی انقلاب کی تحریک کو مزید تقویت ملی اور دشمنان اسلام کی سازشیں خاک میں مل گئیں۔

پاکستان میں امریکہ کی موجودگی میں کسی بھی انتخاب یا سیاسی گٹھ جوڑ سے انقلاب دیوانے کی خواب: بعینہ (بالکل اسی طرح) سرزمین پاکستان میں امریکہ کی موجودگی میں کسی بھی قسم کے انتخاب یا سیاسی گٹھ جوڑ کے ذریعے کسی بھی قسم کی تبدیلی کی توقع ایک دیوانے کے خواب کی مانند ہے۔ الجزائر میں اسلامک فرنٹ کا حشر آپکے سامنے ایک زندہ مثال ہے اگر آپ انقلاب اسلامی کے قیام اور نظام و دین اسلام کے نفاذ کی بات دل کی گہرائیوں سے کرتے ہیں تو سب سے پہلے اس ملک سے امریکہ کو بے دخل کرنا ہوگا اور کارنامہ امریکہ کے آلہ کار سیاست مداروں کے ساتھ سیاسی اتحاد سے قطعاً ممکن نہیں ہے۔ فلسطین سے لیکر کشمیر تک نام نہاد انتخابات کے ذریعہ انتہائی ڈرامائی انداز میں اپنے مفادات کی حفاظت کا کھیل امریکہ کا طرہ امتیاز ہے جس سے آپ بخوبی آگاہ ہیں۔

ضرورت صرف سرخ خونی انقلاب کی ہے: اظہر من الشمس ہے کہ موجودہ حالات خرابی کی جس اوج پر پہنچ چکے ہیں اسکی درستگی

کیلئے انقلاب ہی ایک واحد حل کے طور پر نجات دہندہ ثابت ہوسکتا ہے لہذا حالات کے تقاضوں کے پیش نظر اس وقت کسی قسم کے انتخابات، سیاسی اتحاد، گٹھ جوڑ، سیاسی قسم کے احتجاج بے معنی ہیں ضرورت صرف اور صرف ایک ایسے سرخ خونی انقلاب کی ہے جس کی بنیادیں جذبہ ایثار، وقربانی سے استوار ہوں قیام کیا جائے ایک ایسا قیام جو جان، مال، عزت، املاک اور خون کی قربانی کا طلبگار ہے اور اسلام کی حیات جاودانی کا ضامن ہے جذبہ جہاد اور شہادت سے سرشار قدس سے کشمیر تک مسلمانوں کی مقبوضہ سرزمین اور مقامات مقدسہ کی آزادی کے خواہاں نوجوان ایک ایسے ہی انقلابی قیام کے منتظر ہیں کہ جس کا نتیجہ نظام دین اسلام کا ہمہ جہت و مکمل نفاذ ہو۔

میری آپ سے گذارش ہے کہ ایک ایسے ہی انقلابی قیام اور اقدام کیلئے متفقہ طور پر آگے بڑھیں پوری قوم بلاتفریق مسلک و مکتب آپ کے ساتھ ہے جس کا تجربہ آپ ماضی میں کئی بار کر چکے ہیں کہ جب آپ نے بنیادی واصولی اسلامی مشترکات کیلئے قوم کو پکارا تو ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے آپ کی آواز پر لبیک کہا۔

یاد رکھئے! تبدیلی خون مانگتی ہے اور انقلاب کی سیج خون سے ہی سجتی ہے اور اس کیلئے سپاہ محمد ﷺ پاکستان کے عاشق جہاد و شہادت نوجوان کا کارواں اور اس دھرتی کے دیگر باغیرت مسلمان نوجوان آمادہ و تیار ہیں ضرورت صرف خلوص، نیت اور مقدس اہداف سے مکمل آگاہی اور ہم آہنگی کی ہے۔ آیئے! مل کر ایک ایسے اسلامی انقلاب کی طرف پیش قدمی کریں جس میں رضائے خدا اور رسول ﷺ اور ہماری آپ کی بقایا فتہ نجات کا راز مضمر ہے اور دین و دنیا کی بھلائی کا واحد ذریعہ بھی۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاگو علامہ مرید عباس یزدانی بانی سالار اعلیٰ سپاہ محمد ﷺ پاکستان

☆☆☆

محمد مسعود کھدر پوش[1] لاہور

(۱)

۱۱/اپریل ۱۹۶۹ء (محکمہ اوقاف کا چارروزہ سیمینار مسائل حاضرہ)

جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ایڈیٹر الحق و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور۔ السلام علیکم۔ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان ماہ مئی کے آخر میں علماء کا ایک عظیم الشان چارروزہ سیمنار لاہور میں منعقد کر رہا ہے۔ جس کے لئے ایک جامع پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔ سیمنار میں متعدد اہم موضوعات مثلاً۔ "اسلام میں مسجد کی اہمیت" "اسلام میں امام کا مقام" دنیائے اسلام میں بحران خصوصاً بحوالہ ہندوستان و فلسطین"۔۔۔۔ "اسلامی صیہونی اور عیسائی ممالک میں اقتصادی ترقی"۔۔۔۔ "موجودہ زمانہ میں سائنسی ترقی"۔۔۔۔ "تحصیل وضلع پشاور میں مساجد کے سماجی مراکز کے تجربہ کا جائزہ" وغیرہ وغیرہ۔ پر مقالے پڑھے جائیں گے۔ اور ملک کے جید علماء کرام اور نامور فضلاء کو مسائل حاضرہ اور دیگر موضوعات پر مذاکرات اور اظہار خیال کی دعوت دی جائے گی۔ بیرونجات سے آنے والے شرکا کو لاہور اور مضافات کے قابل دید مقامات اور چند صنعتی وتجارتی اداروں کی سیر بھی کرائی جائے گی۔

جناب والا سے استدعا ہے۔ کہ اس انتہائی اہم سیمینار میں شمولیت کیلئے اپنے دارالعلوم کی جانب سے ایک نمائندہ نامزد فرما کر ہمیں منسلکہ جوابی لفافہ میں مطلع فرمائیں۔ نمائندہ مذکور کی آمد و رفت کا کرایہ اور لاہور میں رہائش وخوراک محکمہ اوقاف کے ذمہ ہوں گے۔

سیمینار کی صحیح تاریخوں اور مفصل پروگرام سے متعلق آپ کو بعد میں اطلاع دی جائے گی۔ احقر محمد مسعود، کمشنر اوقاف لاہور

---

[1] محمد مسعود سی ایس پی آفیسر سول سروس کے اہم عہدوں پر فائز رہا۔ کھدر پوش کے نام سے مشہور ہوا اردو میں نماز وغیرہ کے حوالوں سے نہایت متنازعہ بنا اپنے انداز کے روشن خیالی کے اختراعات میں لگا رہتا اور جب اسکے خلاف شور اٹھتا تو پھر وضاحتی تردیدوں میں لگا رہتا۔

(۲)

(علماء کیلئے منعقدہ سیمناروں کی افادیت)

۲۷ اگست ۱۹۶۹ء

بخدمت جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب۔ مذکورہ بالا سیمنار میں آپ کی شمولیت محکمہ اوقاف اور میرے لئے خصوصی طور پر باعثِ مسرّت ہوگی۔ علماء کی خاطر اس قسم کے سیمنار ہمارے محکمہ میں پہلی بار منعقد کئے جارہے ہیں۔ آپکو معلوم ہوگا۔ کہ دوسرے محکمہ جات میں خصوصاً تعلیم، صحت، اور بنیادی جمہوریتوں کے محکموں نے اپنے کارکنوں اور اکابر کے لئے ایسی محفلیں قائم کی ہیں۔ لیکن علماء کے لئے ایسی کوئی محفل آج تک قائم نہیں کی گئی تھی: محکمہ نے تجربہ کے طور پر تین چار ایسی محفلیں قائم کی ہیں۔ جن کے نتائج کا پورا پورا اندازہ کرنے کے لئے آپ سے کچھ استفسارات کرنے چاہتا ہوں۔

۱۔ کیا عام معلومات اور زندگی کے عام مسائل سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ایسے سیمنار علماء کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔

۲۔ کیا یہ سیمنار علماء کے لئے باہمی ربط و ملاقات اتحاد اور یگانگت کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔

۳۔ علماء کے ذریعہ لوگوں کو نئے افکار اور نئے مسائل سے آشنا کرنے میں مفید ہو سکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں آپ سے استدعا ہے کہ آپ براہ مہربانی اپنی ذاتی رائے مفصل لکھ کر بھیجیں اور مذکورہ بالا تین امور پر خاص طور پر روشنی ڈالیں۔ آپکی کوئی اپنی تجاویز ہوں جن کو آپ آئندہ سیمنار میں قابل عمل سمجھیں ہمراہ روانہ کریں۔

میرے لئے نہایت ہی خوشی کا باعث ہوگا۔ اگر آپ علماء کی بہبودی و ترقی کے معاملات میں دلچسپی لیں اور اپنا قیمتی وقت کچھ اس کوشش میں صرف کریں۔ سب سے اہم معاملہ جو کہ اس وقت ہمارے سامنے ہے وہ علماء کی مالی اور معاشی حالت کو بہتر بنانے کا ہے ہم اس کوشش میں ہیں کہ ان کا معیار زندگی ویسا ہی ہو جائے جیسا کہ ملک کے دوسرے خوشحال لوگوں کا ہے۔ اس ضمن میں جو تجاویز بھی آپ مناسب سمجھیں بھیج کر مشکور فرمائیں۔ اُن پر غور کیا جائیگا۔ آپ کا مخلص محمد مسعود ناظم اعلیٰ اوقاف مغربی پاکستان

(۳)

(اپنے خلاف اٹھائے گئے الزامات کی وضاحت)

مکرمی و محترمی جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی! گذشتہ دنوں میں نے کراچی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علمائے کرام کی عزت و عظمت بڑھانے اور اسلام کے صحیح عقائد و نظریات کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلے میں جو بیان دیا تھا۔ اسے ملک کے تمام اخبارات نے شائع کیا۔ لیکن کراچی کے اخبار "حریت" اور لاہور کے "ندائے ملت" نے اپنی خاص مصلحتوں کے تحت اسے غلط انداز میں پیش کر کے مجھے بدنام کرنے کی کوشش کی۔

کراچی کے اخبار "حریت" نے از خود اپنی ایک روز پہلے کی خبر (۱۲ اکتوبر) کی تردید کرتے ہوئے لکھا:

> بعض اخبارات میں ان سے منسوب کر کے یہ بات کہی گئی ہے کہ ملک میں علماء کا اثر و رسوخ کم کرنے کے لئے عربی زبان کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے اور یہ کہ نماز اُردو زبان میں پڑھائی جائے۔ یہ بات قطعی غلط ہے۔ اس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ اخبارات کی بڑی تعداد نے پریس کانفرنس کی ایسی کوئی بات شائع نہیں کی۔
>
> (روزنامہ حریت کراچی ۱۳ اکتوبر)

اس تردید کے بعد بھی بعض مفاد پرست عناصر نے میرے خلاف بے بنیاد الزامات عائد کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ تو سرکاری طور پر بھی اصل حقیقت واضح کر کے الزامات کی تردید کردی گئی۔ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے "علمائے کرام اور اسلام کا ضابطہ اخلاق" کے عنوان سے اپنے اداریہ میں لکھا کہ:

> اس پریس کانفرنس کی جو تفصیل شائع ہوئی اس کے بعض پہلو بہت اشتعال آفرین تھے۔ یہ اس اخبار کی صریح

زیادتی تھی کہ اس نے مسٹر مسعود سے بعض ایسی باتیں منسوب کردی تھیں۔ جوانہوں نے نہیں کہی تھیں۔ اپنی اس غلطی اور زیادتی کا اعتراف کراچی کے اس اخبار نے دوسرے تیسرے دن کرلیا"۔

مسٹر مسعود نے خود بھی اپنے سے منسوب ان باتوں کی واضح تردید کی اور پھر صوبائی حکومت نے باقاعدہ سرکاری اعلان میں بھی حقیقت حال واضح کردی۔ کہ ناظم اوقاف نے ہرگز وہ بات نہیں کہی تھی۔ جو کراچی کے ایک اخبار میں ان سے منسوب کی گئی تھی۔ اب چاہیئے تو یہ تھا کہ ایک غلط خبر کے اعتراف، تردید اور حکومت کی طرف سے حقیقت حال کی باقاعدہ اور سرکاری وضاحت کے بعد اظہار خیال کا سلسلہ ختم کردیا جاتا۔ لیکن بعض "علماء کرام" نے اس خبر کو درست قرار دینے اور اس پر اظہار خیال سے احتیاط کو مناسب نہیں سمجھا۔

عام اخلاق بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا اور نہ اسے مستحسن سمجھا جاتا ہے کہ کسی پر غلط تہمت لگائی جائے اور حقیقت حال واضح ہونے کے باوجود غلط تہمت کے اعادہ کو وسیع مہم کی شکل دی جائے۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۲ اکتوبر ۶۹ء)

محترمی! آپ کی شخصیت چونکہ دینی اور اسلامی حلقوں میں ممتاز ہے اور لوگ آپ کا بے حد اعزاز و اکرام کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کی حمیت اسلامی اور اخلاق کریمانہ سے متوقع ہوں۔ کہ آپ اپنے حلقہ اثر اور جمعہ کی تقریر میں اس سچی حقیقت کو ضرور بیان فرمائیں گے۔ تاکہ بعض سابقہ مجاوروں، متولیوں اور مفاد پرست عناصر کی شروع کردہ غلط مہم کے گمراہ کن تاثرات زائل ہوجائیں اور "نفرت خیزی" کی جگہ اصلاح احوال کا پہلو نمایاں ہو۔ وَقُولُوا قَوۡلاً سَدِيدًا يُصۡلِحۡ لَكُمۡ أَعۡمَالَكُمۡ آپ کے مخلصانہ تعاون کا متمنی

محمد مسعود (سی۔ ایس۔ پی) ناظم اعلیٰ محکمہ اوقاف (مغربی پاکستان)

☆☆☆

سینیٹر سید مشاہد حسین[1] اسلام آباد

(۱)

(جنوبی افریقہ میڈیا وفد کے اعزاز میں عشائیہ)

In honour of South African Media Delegation

Senator Mushahid Hussain Sayed

Chairman, Senate Foreign Relations Committee

requests the pleasure of the company of

Senator Maulana Sami-ul-Haq

at Dinner on Friday, February 2, 2007, at 1900 hours

at Senate Banquet Hall, Parliament House, Islamabad

---

[1] سینیٹ کے فارن کمیٹی کے چیئرمین کمیٹی کے رکن کے طور پر ان کے ساتھ کئی بیرونی ملکوں جرمنی، بیلجیئم، برطانیہ، جنوبی کوریا، جاپان، ازبکستان، ایران، آذربائیجان، ترکی، ویٹ نام، سری لنکا، دبئی وغیرہ کے دوروں میں انکے اخلاق حسنہ ساتھیوں کے ساتھ تحمل نظم وضبط اور راوروں کو بریف کرنے کی اعلیٰ صلاحیتوں کا ادراک ہوا۔ بڑی خوبیوں کے مالک ہیں اعلیٰ پایہ کے صحافی بھی رہے۔ انگریزی تحریر وتقریر پر عبور خارجہ امور پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ دوروں میں مذاکرات اور وفود سے ملاقاتوں میں میری اردو میں خیالات کی انگلش میں ترجمانی اعلیٰ انداز میں کرتے رہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ق) حکمران پارٹی کے سیکرٹری جنرل کے عہدہ پر فائز رہیں۔

(۲)

(جاپانی میڈیا وفد کے اعزاز میں عشائیہ)

In honour of Japanes Media Delegation

Senator Mushahid Hussain Sayed

Chairman, Senate Foreign Relations Committee

requests the pleasure of the company of

Senator Maulana Sami-ul-Haq

at Dinner

on Monday, June 19, 2006 at 2000 hours

at The Institute of Strategic Studies, 7-5/2, Islamabad

R.S.V.P

Riaz Khan, PS

Tel: 2828073, Cell: 0333-5190523

(۳)

(مسلم برطانوی کونسل کے وفد کے اعزاز میں عشائیہ)

In honour of the Delegation of Muslim Council of Britain

Senator Mushahid Hussain Sayed

Chairman, Senate Foreign Relations Committee

requests the pleasure of the company of

Senator Maulana Sami-ul-Haq

at Dinner

on Thursday, June 22, 2006 at 2000 hours

at Senate Lounge, Parliament House, Islamabad

R.S.V.P

Riaz Khan, PS

Tel : 2828073, Cell : 0333-5190523

مشتاق مرزا۔ صدر پی ڈی پی سندھ

(موجودہ حکومت سیکورٹی رسک O قومی حکومت کی ضرورت)

محترمی و مکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم۔ یوم آزادی کے اِس مبارک موقع پر میری طرف سے آپ کو دلی مبارکباد قبول ہو۔ میں نے ۲۵ دسمبر کو یوم پیدائش قائداعظمؒ کے موقع پر آپ کی خدمت میں حسب موقع تہنیتی کارڈ ارسال کیا تھا جس میں ایک "قومی حکومت" کے قیام کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا تھا۔

بدقسمتی سے وطن عزیز کے سیاسی ڈھانچے میں استحکام اور بردباری کا فقدان بڑھتا جارہا ہے۔ جسے جمہوری کلچر کا لازمی خاصہ ہونا چاہیے۔ آزادی کے بعد طالع آزما فوجی آمروں اور غیر دانش مندانہ سیاسی قیادتوں کی کوتاہ نظری کے باعث انتقامی سیاست کو جس طرح فروغ حاصل ہوا ہے۔ اس کی بدولت ملک کئی برس پیچھے دھکیل دیا گیا ہے اور اس طرح قومی سوچ بری طرح مجروح ہوئی ہے۔ موجودہ نام نہاد حکومت جن حالات میں برسراقتدار آئی اس سے آپ بخوبی آگاہ ہیں اور اب جعلی مینڈیٹ کی حامل اس حکومت نے جس طرح پس پردہ خصوصی سیاسی مقاصد کی تکمیل کیلئے اداروں کو تباہ کیا ہے وہ اب روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ایوان صدر کے بعد عدلیہ سمیت پارلیمنٹ کے اراکین کو بے اثر بنانے کے بھرپور اقدامات کیے گئے۔ صوبوں میں نفرتیں بڑھائی گئیں۔ امن وامان کے نام پر پولیس کو بے پناہ اختیارات دیکر شرفاء کی پگڑی اچھالی گئی۔ پریس سمیت اپوزیشن کی آواز کو دبایا گیا۔ میڈیا ٹرائل کے ذریعہ اپوزیشن کو بدنام کیا گیا سرکاری ذرائع ابلاغ کو یک طرفہ طور پر اپوزیشن کے خلاف استعمال کیا گیا سندھ میں منتخب اسمبلی کو بے اثر کرکے عوامی مینڈیٹ کی تذلیل کی گئی اور گورنر راج نافذ کیا گیا تاہم سابقہ گورنر کے بعض اقدامات کی بدولت جب صوبے میں لوگوں کو امن وامان کا احساس ہونے لگا تو سیاسی مقاصد اور شخصی اداروں کی تکمیل کیلئے گورنر کو تبدیل کردیا گیا۔ وزیراعظم کے مشیر کو بطور مشیر اعلیٰ سندھ مقرر کیا گیا۔ پریس کانفرنس میں بجٹ کا اعلان کیا۔ بے روزگاری اور مہنگائی کی بدولت خودکشی اور خودسوزی کی وارداتوں میں اضافہ ہوا۔ سندھ میں تاریخ کے حالیہ بدترین طوفان سے نمٹنے کیلئے مجرمانہ غفلت برتی گئی۔ متاثرین کی کوئی مدد نہیں کی گئی بلکہ نمائشی اقدامات کئے۔ خارجی سطح پر ملک کو تنہا کردیا گیا۔ غیرملکی آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر قومی غیرت کا سودا کیا گیا۔ کشمیر جیسے حساس اور قومی معاملہ پر ملک کی دینی اور سیاسی جماعتوں اور اراکین پارلیمنٹ تک سے مشورہ نہیں کیا گیا۔ افواج پاکستان کو بدنام کرایا گیا۔ فوجی شہداء اور مجاہدین کے لہو سے غداری کی گئی۔ قوم میں بددلی اور مایوسی پیدا کی گئی۔ میں وثوق سے عرض کرنا چاہوں گا کہ اس افراتفری کا حقیقی حل آزاد عدلیہ، آزاد پریس، اور بے رحمانہ شفاف احتساب میں ہی ممکن ہے جسے ملک کے چودہ کروڑ عوام دل سے قبول کریں جس کے لئے ایک قومی حکومت کا قیام ناگزیر ہے تاکہ ملک میں خوشحالی کا دور شروع ہوسکے جس کی بدولت آزادی کی حقیقی نعمتوں سے ملک کے چودہ کروڑ عوام بلاتعصب رنگ ونسل اور عقیدہ بہرہ ور ہوسکے اور وطن عزیز کی سلامتی بقا اور اور خوشحالی کیلئے اپنے آپ کو وقف کردیں۔ کیونکہ اب ملک کی تمام سیاسی اور دینی جماعتیں بالآخر اس ایک نکتے پر متفق ہیں کہ موجودہ حکومت سیکیورٹی رسک بن گئی ہے۔ جس کی بدولت ہماری آزادی کو بھی خطرات لاحق ہیں۔ تاہم ایک قومی حکومت کے قیام کی بدولت ہم اپنی منزل پاسکتے ہیں۔ میں آخر میں صرف یہ عرض کروں گا کہ آیئے آزادی کی قدر کریں اور ہماری جدوجہد میں شریک سفر ہوں۔

فقط والسلام خیراندیش

مشتاق مرزا صدر پی ڈی پی سندھ

جناب مشفق خواجہ۔انجمن ترقی اردو پاکستان

(۱)

۳رفروری ۱۹۷۶ء (الحق انجمن کے کتب خانہ میں گرانقدر اضافہ)

محترمی ومکرمی۔ آداب وسلام مسنون، گرامی نامہ مورخہ ۳۱رجنوری موصول ہوا۔اس عنایت کیلئے سراپا سپاس ہوں۔آپکا پرچہ انجمن کے کتب خانے میں ایک گراں قدر اضافہ ہوگا۔ انجمن دو رسالے شائع کرتی ہے۔ ماہنامہ ''قومی زبان'' اور سہ ماہی ''اردو'' یہ دونوں تبادلے میں جاری کئے جارہے ہیں۔ والسلام مشفق خواجہ

(۲)

۱۲راپریل ۱۹۷۶ء (عبادات وعبدیت اورالحق پر تبصرہ کا ذکر)

مکرمی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ، کتاب ''عبادات وعبدیت'' موصول ہوئی اس نوازش کا شکریہ۔اس پرانشاء اللہ جلد ہی تبصرہ دیکھئے گا۔اور ممکن ہے''الحق'' کے تازہ شمارے پر بھی تبصرہ شامل کیا جائے۔امید ہے مزاج بخیر ہونگے۔

والسلام مشفق خواجہ

(۳)

(الحق کے مطالعہ سے علمی فائدے ○ اسکا دینی مزاج سنجیدگی اپنی مثال ہے ○ ایسے رسالے ہمارے ملک میں بہت کم ہیں خریداروں میں شمولیت)

۱۱رمئی ۱۹۷۶ء

محترمی ومکرمی۔سلام مسنون، کچھ عرصہ سے آپکا موقر جریدہ ''الحق'' میرے نام آرہا ہے اس عنایت کیلئے سراپا سپاس ہوں۔اس جریدے کے مطالعے سے مجھے جو علمی فائدے حاصل ہوئے ہیں انکا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔''الحق'' کا دینی مزاج، اور علمی سنجیدگی اپنی مثال آپ ہے۔ایسے رسالے ہمارے ملک میں کم بلکہ بہت کم ہیں۔اب تک آپ نے جو کرم فرمایا ہے اسے تو میں نے ''حساب دوستاں'' سمجھا ہے لیکن آئندہ کیلئے میری گزارش ہے کہ مجھے ''الحق'' کے خریداروں میں شامل کرلیا جائے۔آئندہ پرچہ اگر بذریعہ وی پی بھیجا جائے تو بے حد کرم ہوگا۔خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

آپکا مخلص مشفق خواجہ

۱؎ معروف ادیب نقاد، مصنف انجمن ترقی اردو وغیرہ کے روح رواں

مصطفیٰ صادق[1] لاہور

(۱)

(مفتی محمودؒ کے بارہ میں روزنامہ وفاق کا خصوصی نمبر)

۴؍نومبر ۱۹۸۰ء

جناب محترم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مولانا مفتی محمود مرحوم کی شخصیت کے بارے میں روزنامہ وفاق 25 نومبر 1980ء کو اشاعت خاص شائع کر رہا ہے آپ سے درخواست ہے کہ آپ بھی مفتی صاحب مرحوم کے بارے میں اپنے تاثرات درج ذیل نکات کی روشنی میں 20 نومبر تک ارسال فرمادیں تا کہ انہیں اس خاص نمبر میں شائع کیا جا سکے۔

☆ مرحوم مفتی صاحب سے آپ کے ذاتی مراسم رہے ہوں تو باہمی ملاقاتوں گفتگوؤں یا خط و کتابت کا کوئی قابل ذکر اور دلچسپ پہلو۔

☆ آپ ان کی شخصیت، زندگی کے کسی واقعہ ان کی کسی تقریر یا تحریر سے متاثر ہوئے ہیں۔تو اس کا حوالہ اور خلاصہ۔

اس تعاون کے لئے ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔ والسلام مصطفیٰ صادق ایڈیٹر

(۲)

(اسلام آباد میں متحدہ شریعت محاذ کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ ○ وفاق کیلئے شیخ الحدیث کا انٹرویو)

۲۹؍اکتوبر ۱۹۸۶ء

برادرم محترم، سلام مسنون! ۱۸؍نومبر کو اسلام آباد میں متحدہ شریعت محاذ کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ عام کے موقع پر ''وفاق'' کی ایک اشاعت خاص کا فیصلہ کیا گیا ہے۔مجوزہ اشاعت میں ہم گرامی قدر مولانا عبدالحق صاحب کا انٹرویو شائع کرنا چاہتے ہیں۔براہ کرم اس مقصد کیلئے معاونت فرمائیں۔جگہ اور وقت متعین کر کے مطلع فرمائیں۔ والسلام مصطفیٰ صادق

بخدمت جناب مولانا سمیع الحق صاحب

(۳)

(نفاذ اسلام ○ منزل بہ منزل ○ صدر ضیاء الحق کے انٹرویوز ○ حکومت اور قوم کی ذمہ داریاں)

۱۹؍جون ۱۹۸۸ء

مکرمی و محترمی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اس خط کے ہمراہ کتاب ''نفاذ اسلام منزل بہ منزل'' پیش خدمت ہے جو دراصل صدر ضیاء الحق سے ''وفاق'' پینل کے مختلف انٹرویوز کی روداد پر مشتمل ہے۔یہ عجیب اتفاق ہے کہ انٹرویوز کی یہ روداد کتابت و طباعت کے مرحلوں سے گزر کر عین اس وقت آپکی خدمت میں ارسال کرنے کا موقع مل رہا ہے جبکہ ایک مرتبہ پھر صدر ضیاء الحق ہی کے ذریعے پاکستان میں نفاذ اسلام کا ذکر پوری شدومد سے سننے میں آ رہا ہے۔اس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ جو بھی رائے قائم کریں از راہ کرم اس سے ہمیں آگاہ فرمائیں تا کہ اس کتاب کی مجوزہ تقریب رونمائی کے موقع پر جو بروشر شائع کیا جا رہا ہے اس میں آپ کی رائے شامل کی جا سکے۔اس امر کی نشاندہی بے جا نہ ہوگی کہ ہم نے اپنے سوالات کے ذریعے حتی الامکان اس امر کی کوشش کی ہے کہ پاکستان میں نفاذ اسلام کے امکانات کا جائزہ لے سکیں اور اس راہ کی انتظامی قانونی اور دوسری عملی مشکلات کا ممکنہ حل صدر مملکت سے معلوم کر سکیں۔چنانچہ شروع سے آخر تک ان تمام انٹرویوز کا مرکز و محور اسی قسم کے سوالات ہیں مناسب ہوگا اگر آپ اس کتاب پر اپنے تبصرہ سے ہٹ کر اس موضوع پر بھی ہمیں اپنی قیمتی رائے سے آگاہ فرما سکیں کہ (۱) نفاذ اسلام سے متعلق ماضی میں جو کوششیں ہوئی ہیں انکے اثرات و نتائج کس حد تک سامنے آئے ہیں۔

---

[1] پاکستان کے مشہور اخبار نویس روزنامہ وفاق لاہور کے ایڈیٹر اور سیاسی بحرانوں میں نہایت متحرک انسان

(۲)اس ضمن میں مزید کیا کچھ کرنا مطلوب تھا جو نہیں کیا جاسکا یا کیا کچھ کیا جاسکتا ہے جس سے نفاذ اسلام کی کوششیں صحیح خطوط پر جاری رکھی جاسکیں اوران کوششوں کے موثر اور ٹھوس نتائج ہماری انفرادی واجتماعی زندگی پر مرتب ہوسکیں۔(۳)اس ضمن میں حکومت پاکستان کے علاوہ اصحاب علم ودانش اورعام تعلیم یافتہ طبقہ پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اوران ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سلسلے میں دینی اور سیاسی تنظیمیں، اخبارات وجرائد اور دوسرے ذرائع ابلاغ کیا کردارادا کرسکتے ہیں۔اس سلسلے میں آپکے سامنے جو بھی مختصر یا مفصل طریق کار ہو براہ کرم اس سے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ ادارہ ''وفاق'' اس سے استفادہ کی صورت نکال سکے۔

براہ کرم ہماری ان گزارشات کا جواب زیادہ سے زیادہ تیس جون تک ارسال فرمادیں۔مفصل جواب اس تاریخ تک ممکن نہ ہو تو کم از کم زیر نظر کتاب کے بارے میں اپنی گرانقدر رائے سے جلد آگاہ فرمادیں۔دوسرے امور سے متعلق اپنے افکار عالیہ سے بعد میں بھی نواز سکیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ شکریہ، والسلام مصطفیٰ صادق

(۴)

(دینی جرائد کی تنظیم رابطہ مجلات اسلامی)

مکرمی ومحترمی، سلام مسنون! پاکستان کے دینی جرائد کی تنظیم ''رابطہ مجلات اسلامی'' کے قیم کے سلسلے میں آپ نے شروع ہی سے جو دلچسپی لی ہے اس کے نتیجے میں تنظیم کا قیام تو اگر چہ عمل میں آچکا ہے اور اسکے آئین کا مسودہ بھی متعلقہ کمیٹی نے تیار کرلیا ہے حتی کہ تنظیم کے کنوینر محترم حافظ فضل رحیم صاحب نے جامعہ اشرفیہ میں مجلات اسلامی کا دفتر بھی قائم کردیا ہے جسکا افتتاح ۲۶ جولائی ۱۹۹۳ کو اس تنظیم کے سربراہ محترم سردار محمد عبدالقیوم خاں وزیر اعظم آزاد کشمیر نے کردیا ہے۔موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ دینی جرائد کے مدیران کرام اپنی دینی اور قومی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے باہمی مشورہ کے بعد مناسب اقدامات کیلئے لائحہ عمل طے کریں۔اس مقصد کے لیے ۴ راگست ۱۹۹۳ ہوٹل فلیٹیز لاہور میں صبح دس بجے اجلاس منعقد کیا جارہا ہے جسکی صدارت خود سردار محمد عبدالقیوم خاں صاحب کریں گے۔توقع کی جاتی ہے کہ آپ صورت حال کی نزاکت واہمیت کے پیش نظر اپنی تنظیم کے اس اجلاس میں پابندی وقت کے ساتھ شریک ہونگے۔اجلاس میں تنظیم کے آئندہ انتظامی ڈھانچہ کے بارے میں بھی آپکے مشورہ سے ضروری فیصلے کئے جائیں گے۔ والسلام مصطفیٰ صادق (سیکرٹری جنرل)

(۵)

۳ جولائی ۱۹۸۸ء

مکرمی ومحترمی مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہمارا ۱۹ ر جون کا خط (جس کا نقل ساتھ منسلک ہے) اور کتاب ''نفاذ اسلام۔۔منزل بہ منزل'' آپکو مل چکے ہوں گے۔کتاب پر آپکے تبصرے کا ہنوز انتظار ہے۔امید ہے آپ ۱۵ ر جولائی تک اپنے افکار عالیہ سے نواز کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ والسلام مصفطی صادق

(۶)

اکتوبر ۱۹۹۲ء (تحریک استحکام پاکستان مجلس عاملہ کی روئداد) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ومکرمی مولانا سمیع الحق صاحب سینیٹر۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ہوٹل اسلام آباد میں تحریک استحکام پاکستان کی

مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس کی روداد ارسالِ خدمت ہے۔ اجلاس میں اظہار خیال کے دوران جن ارکان نے تحریک کی سرگرمیوں کو منظم کرنے اور کام کی رفتار کو تیز کرنے کے سلسلے میں تجاویز پیش کیں، ان کا ایک خلاصہ بھی مرتب کر دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں آپ کے ذہن میں مزید تجاویز ہوں تو انہیں تحریری شکل میں مرتب کر کے بھجوائیں۔ آپ کا یہ تعاون، انشاء اللہ تحریک کے مقاصد کی تکمیل کے لئے لائحہ عمل مرتب کرنے میں مفید ثابت ہوگا۔ والسلام: مصطفیٰ صادق سیکرٹری جنرل

(۷)

۱۸/ نومبر ۱۹۹۲ء (دینی جرائد کے تنظیم کا پہلا اجلاس)

مکرمی و محترمی مولانا سمیع الحق سینیٹر سلام مسنون

۱۔ تحریکِ استحکام کے زیر اہتمام ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ہوٹل اسلام آباد میں منعقدہ دینی جرائد کے مدیران کرام کے پہلے اجلاس کا کارروائی کی روداد آپ کی خدمت میں بھیجی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں آپ کی تجاویز اور آراء کا انتظار رہے گا۔

۲۔ اس اجلاس میں کیے گئے فیصلے کے مطابق مولانا سید وصی مظہر ندوی کا مضمون ''کشمیر بنام عالمی ضمیر'' آپ کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔ جس شمارے میں مضمون شائع ہو، اس کی ایک کاپی تحریک استحکام پاکستان کے دفتر رابطہ کو اور ایک کاپی صاحب مضمون کو درج ذیل پتے پر ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ مولانا سید وصی مظہر ندوی مدیر اعلیٰ ہفت روزہ فروغ، شارع فاطمہ جناح حیدر آباد

۳۔ اگر آپ اپنا موقر جریدہ مستقل طور پر تحریک استحکام پاکستان کے دفتر رابطہ کے نام جاری کر دیں تو انشاء اللہ باہمی سرگرمیوں سے واقفیت اور رابطے کا مفید ذریعہ ثابت ہوگا۔ دفتر رابطہ تحریکِ استحکام پاکستان 6-21 وارث روڈ لاہور۔

والسلام مصطفیٰ صادق سیکرٹری جنرل

(۸)

۱۹۹۳ء (اجلاس کی روئداد کشمیری مسلمانوں کا تحفظ اور ہماری ذمہ داریاں)

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۴ جنوری ۱۹۹۳ء کو ہوٹل اسلام آباد میں مجلس عاملہ کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا اس کی کارروائی ارسال خدمت ہے۔ یہ کارروائی اگرچہ خاصی طویل اور تفصیل کے ساتھ مرتب کی گئی ہے، اسکے باوجود اسے مکمل کارروائی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم جو حضرات اس اجلاس میں شریک تھے ان کے ریکارڈ میں محفوظ رکھنے کیلئے اور جو اصحاب شریک نہیں ہو سکے ان کی اطلاع اور ریکارڈ کیلئے انشاء اللہ یہ روداد مفید ثابت ہوگی۔ اگر آپ اس کارروائی کے مطالعہ کے بعد یہ محسوس کریں کہ اصل کارروائی کا کوئی اہم اور قابل ذکر حصہ تحریر نہیں کیا جا سکا تو براہ کرم اس کی نشاندہی کر دیں تاکہ اسے بھی ضبط تحریر میں لایا جا سکے۔ اس کارروائی کے ضمن میں آپ کو یہ اطلاع دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مجلس عاملہ نے ۱۸ فروری کو لاہور میں انتہائی اہم سیمینار کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے جس کا عنوان ''بھارت اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کے تحفظ کے ضمن میں ہماری ذمہ داریاں'' ہوگا۔ اس سیمینار کی دیگر تفصیلات انشاء اللہ بعد میں آپکو ارسال کی جائیں گی۔ دوسرا اہم فیصلہ فنڈز کی فراہمی کے بارے میں کیا گیا ہے۔ جس کے لئے طے یہ ہوا ہے کہ سیکرٹری مالیات مولانا عبدالباقی صاحب تحریک کے نام پر بنک اکاونٹ کے اہتمام کے بعد اس اکاونٹ نمبر کی اطلاع تمام ارکان مجلس کو فراہم کر دیں گے تاکہ جو اصحاب تحریک کے

مقاصد کے لئے تعاون کرسکیں انہیں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ والسلام مخلص مصطفیٰ صادق

(۹)

۲۵ جون ۱۹۹۲ء (پاکستان کی سیاسی محاذ آرائی اور ہر قیمت پر مسند اقتدار پر قبضہ کیلئے جاری کشمکش)

برادر گرامی! سلام مسنون۔ کچھ عرصہ سے پاکستان میں سیاسی محاذ آرائی دن بدن ایسی شدت اختیار کرتی جارہی ہے۔ جس نے نہ صرف موجودہ جمہوری سسٹم کیلئے خطرات لاحق کررکھے ہیں بلکہ عامۃ الناس میں بھی بے چینی اور بیزاری روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ اسکے اسباب تو اور بھی ہوسکتے ہیں لیکن اہم ترین وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ جو لوگ اقتدار میں آجاتے ہیں انہیں اقتدار پر اپنا تسلط قائم رکھنے کیلئے طرح طرح کے اقدامات کرنے پڑتے ہیں اور محروم اقتدار سیاسی گروہوں کو صرف یہی فکر دامن گیر رہتی ہے کہ کس طرح مسند اقتدار پر دوبارہ قبضہ جمایا جائے اور مقتدر گروہ کو جس قدر جلدی اور جیسے بھی ممکن ہو اقتدار سے الگ کردیا جائے گویا ان کا اصل مشن کشمکش اقتدار ہی رہ جاتا ہے۔ عوامی مسائل کے حل کی طرف توجہ دینا ان حالات میں بظاہر ممکن ہی نہیں ہوتا۔ حد یہ ہے کہ امن عامہ کی صورت حال بھی دن بدن بگڑتی جارہی ہے عام شہری اپنی جان مال اور عزت وآبرو خطرے میں محسوس کرتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے اختلافی مسائل پر اسمبلیوں کے اندر اور اسمبلیوں کے باہر غیر معمولی تلخی اور کشیدگی کا دور دورہ ہے۔ عام شہری کا سکون غارت ہوکر رہ گیا ہے معیشت تباہ ہوتی جارہی ہے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ہم گروہی، علاقائی، نسلی اور لسانی تعصبات کی لپیٹ میں اس تیزی کے ساتھ آرہے ہیں۔ جو بدترین نوعیت کی انارکی کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ جسکے نتیجہ میں خدانخواستہ قومی وحدت اور ملکی سلامتی بھی گوناگوں مسائل کا شکار ہوسکتی ہے۔ اس صورت حال پر تحریک استحکام پاکستان کے سربراہ محترم سردار محمد عبدالقیوم خان سے وقتاً فوقتاً تبادلہ خیال ہوتا رہتا ہے اور باہم مل بیٹھنے کی ضرورت کا اظہار بھی کیا جاتا ہے۔ تحریک کے بعض دوسرے معزز ارکان سے بھی گاہے گاہے گفتگو کا موقع ملتا رہتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ تحریک استحکام پاکستان کی مجلس عاملہ اس اہم اور نازک صورت حال میں اجتماعی طور پر غور وفکر نہیں کرسکی۔ گزشتہ دنوں تحریک کے سربراہ سردار محمد عبدالقیوم خان نے آزاد کشمیر سے متعلق اپنی غیر معمولی مصروفیات کے باوجود طے کیا تھا کہ یوم عاشور گزرنے کے بعد کسی مناسب موقع پر تحریک رفقاء کو باہم مشورہ کیلئے زحمت دی جائے گی چنانچہ ابھی تاریخ اور مقام اجتماع کا تعین تو نہیں ہو پایا تاہم توقع ہے کہ انشاء اللہ محرم الحرام کے آخری ہفتے باہم مل بیٹھنے کی صورت بن سکے گی۔ اس سلسلے میں آپ تحریک کے دفتر کی طرف سے آئندہ خط کا انتظار فرمائیں اس خط کا ایک مقصد تو یہ ہے کہ اجلاس ہونے میں جو تاخیر ہورہی ہے اسکی کسی نہ کسی حد تک وضاحت کی جاسکے اور دوسرا یہ کہ آپ متوقع اجلاس میں شرکت کیلئے ذہنی طور پر تیار ہوسکیں۔ شکریہ والسلام مصطفیٰ صادق

(۱۰)

(دینی جرائد کی تنظیم)

مکرمی! سلام مسنون، جیسا کہ آپ جانتے ہیں آپ کے اس خادم کی تحریک پر ملک بھر کے دینی جرائد کی تنظیم کا اہتمام کیا گیا تھا اور وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار محمد عبدالقیوم خان کی براہ راست رہنمائی اور سرپرستی میں یہ تنظیم قائم بھی ہوچکی ہے نہ صرف تنظیم قائم ہوچکی ہے بلکہ عہدیداروں کے انتخابات کے بعد اس تنظیم کا باقاعدہ دفتر بھی جامعہ اشرفیہ میں موجود ہے۔ جسکا افتتاح خود اس تنظیم کے سرپرست اعلیٰ

سردار عبدالقیوم خاں نے کیا تھا۔ میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تمام مراحل طے ہونے کے بعد تنظیم کے عہدیدار آزادانہ طور پر اپنی ذمہ داریاں بحسن وخوبی انجام دیتے رہیں گے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس اہم کام کے سلسلے میں کوئی قابل ذکر پیش رفت نہیں ہوسکی حالانکہ قومی اور ملکی معاملات اس امر کا شدت سے تقاضا کرتے ہیں کہ دینی جرائد کے مدیران کرام باہم مشاورت کے بعد انفرادی اور اجتماعی طور پر ملک وملت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں تا کہ اندرون ملک بڑھتا ہوا انتشار اور ہمارے نظریات وافکار پر اعدائے دین وملت کی یلغار کا موثر سدباب کیا جا سکے۔ کہنے کیلئے تو بہت سے امور ہیں جن کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں لیکن سردست اسی گزارش پر اکتفا کرتا ہوں کہ اس تنظیم کے عہدیدار عیدالفطر کے بعد باہمی مشورہ کے ذریعے عام اجلاس کا ایجنڈا طے کریں اس اجلاس میں زیادہ سے زیادہ ارکان کو شریک کرنے کی کوشش کریں تا کہ اس اہم اور نمائندہ تنظیم کو بھرپور انداز میں کام کرنے کا موقع مل سکے! شکریہ

ضروری نوٹ: اسی عریضہ کو میرا پیغام عید تصور فرمائیں۔ والسلام مصطفیٰ صادق بنام برادر گرامی، مولانا سمیع الحق صاحب

☆☆☆

سید مصلح الدین احمد کراچی

۴رجولائی ۲۰۰۰ء (جہاد فرض ہے پھر معذرت خواہانہ رویہ کا کیا جواز)

محترم مولوی سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آجکل دینی مدارس اور ان سے فارغ ہونے والے طلباء کے جہاد افغانستان چیچنیا، کشمیر وغیرہ میں شریک ہونے پر بڑی لے دے ہورہی ہے اور ہماری حکومت اور بعض علماء بڑے معذرت خواہانہ انداز میں مغربی ممالک کو بتاتے ہیں کہ یہ لوگ اس میں شامل نہیں ہیں اور وہ ان کو روکنے کی کوشش کررہے ہیں وغیرہ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں جہاد مسلمانوں پر ایک دینی فریضہ ہے جسکا قرآن مجید میں بار بار ذکر آیا ہے۔ مثلاً آیت نمبر ۲/۲۱۶ میں کہا گیا ہے کہ جہاد تم پر فرض کیا گیا اور آیت نمبر ۹/۳۹ میں یہاں تک کہا گیا کہ اگر تم جہاد کیلئے نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں سزا دیگا۔

دنیا کے سارے مسلمان ایک امت ہیں اور جہاں پر بھی ان پر ظلم ہورہا ہے دنیا کے ہر مسلمان پر انکی مدد کیلئے جانا واجب ہے۔ اور اسلامی حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ انکی دامے درمے سخنے اور مردے سے مدد کرے۔ براہ کرم علماء کے بورڈ میں اس مسئلہ کو رکھ کر اس پر غور کریں جیسا کسی مسلمان کو نماز روزہ سے نہیں روک سکتے۔ اسی طرح جہاد سے بھی نہیں روک سکتے۔ ورنہ وہ عنداللہ ماخوذ ہونگے۔ جب سے مسلمانوں نے جہاد چھوڑا نکبت اور نحوست وارد ہوئی۔

باہر کے ممالک پر یہ واضح کردیا جائے کہ یہ از روئے قرآن ہمارا دینی فریضہ ہے۔ اور وہ اس فریضہ سے ہم کو باز نہیں رکھ سکتے چاہے وہ امداد بند کردیں ہمارا بھروسہ اللہ پر ہونا چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں جہاں پاکستانیوں نے سرکاری رقوم میں خورد بُرد کی وہ چوری کے زمرہ میں آتی ہے۔ ان پر چوری کی حد لاگو ہونی چاہیے۔ شریعت کورٹ کو اسطرح قانون بنانا چاہئے۔

والسلام انجینئر سید مصلح الدین احمد، B.Sc, B.E

جناب مضطر عباسی[1] گلہڑہ گلی

(۱)

۱۶/اگست ۱۹۷۱ء (مری میں ملاقات سے محرومی پر افسوس)

جناب محترم مدیر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ مری تشریف لائے اور باوجود میری تلاش کے مجھے مل نہیں سکے۔ ممکن ہے میری تلاش سے پہلے ہی آپ چلے گئے ہوں۔ حافظ صاحب نے آپ کا پتہ دیا تھا۔ لیکن نہ ہونے کے برابر مجھے ان پر غصہ بھی آرہا تھا کہ کیا ادھوری بات کرتے ہیں فرماتے تھے کہ موصوف (یعنی آپ حضرات) فلاں ہوٹل کے قریب اپنے مدرسہ کے ایک معاون کے گھر پر مقیم ہیں۔ بھئی ہوٹل کا نام پتہ کیا ہے؟ خبر نہیں! شاید فلاں یا فلاں ہے۔ اچھا جن صاحب کے ہاں مقیم ہیں انکا نام کیا ہے؟ کچھ معلوم نہیں بس مدرسہ کے معاون ہیں۔ امپیریل ہوٹل اور چمبر ہوٹل دو نام انہوں نے بتائے تھے۔ دونوں میں گیا پتہ کیا کہا کوڑہ خٹک یا اس طرح کے لوگوں کی شکل وصورت کے کوئی صاحب ہیں تو ظاہر ہے اس کا جواب کون دے سکتا تھا؟ چوکیداروں سے پوچھا بھلا قرب وجوار میں کوئی صاحب کسی کرایہ کے مکان میں مقیم ہیں۔ جن کے پاس دو ۲ مولوی صاحب کل پرسوں سے آتے جاتے ہیں تو سب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ پھر آپ نے پرچے میں لکھا تھا کہ ہمارا گلہڑہ گلی آنے کا ارادہ تھا لیکن اتوار کی وجہ سے نہیں آئے میں واپس گلہڑہ گلی سکول میں آگیا اور امید کی کہ آپ سوموار کو گلہڑہ گلی تشریف لائینگے۔ لیکن مایوسی کے سوا کچھ نہ ملا۔ میں آپ سے عرض کرنے کی بہت سی باتیں لئے بیٹھا ہوں۔ لیکن موقع نہیں ملا۔ احبہ کرام کو سلام۔ ابن جریر کے حالات زندگی حاضر ہیں تاریخ ابن جریر پر مقالہ لکھ رہا ہوں۔ انشاء اللہ آپ پسند فرمائینگے۔ ان سطور کے بارے میں اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ شکریہ۔ مضطر عباسی گلہڑہ گلی (مری)

(۲)

۴/اکتوبر ۱۹۷۳ء (جدید زبانوں کے عربی ماخذ)

مکرمی مدیر صاحب ماہنامہ "الحق" سلام وتبریک! میں نے "جدید زبانوں کے عربی ماخذ" کے عنوان پر خاص معلومات فراہم کی ہیں۔ جس کا ایک حصہ پیش خدمت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے مضمون کیلئے "الحق" بہترین رسالہ ہے۔ اگر آپ ان معروضات کو پسند فرمائیں تو اطلاع دیں کہ مزید اقساط کی تیاری کا کام جاری رکھوں۔ یہ مضمون کئی قسطوں تک چل سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ:-

۱۔ یہ مضمون اپنی نوعیت کا منفرد ہے اس لئے نہیں کہ میں نے کوئی بہت بڑا علمی کارنامہ سرانجام دیا ہے بلکہ اس لئے کہ اس انداز پر ہمارے ملک نے کام نہیں کیا گیا۔ ۲۔ اس مضمون سے ہمارے عربی مدارس سے وابستہ حضرات کو تحقیق کی ترغیب ہوگی۔

۳۔ قارئین کرام اور خاص کر عربی مدارس کے طلبہ جو عربی سے شناور ہیں جدید زبانوں سے متعارف ہونگے۔

کیوں آپ کا کیا خیال ہے؟ نیازمند مضطر عباسی

---

[1] معروف محقق مصنف استاد سپرانتو زبان کے زوردار داعی یہ داعیہ اتنا بڑھا کہ وہ ہر مرض کی دوا سپرانتو زبان ہی سمجھنے لگے مری سے تعلق تھا بڑی خدمات انجام دیں ناچیز سے "الحق" کے ابتدائی دور سے طویل مخلصانہ تعلق رہا اور "الحق" سے وابستگی علمی ادبی دنیا میں ان کے ابتدائی تعارف کا ذریعہ بنی۔ یہ مضامین بعد میں سپرانتو اردو ریڈر کے نام سے کتابی شکل میں بھی شائع ہوئے۔ خطوط میں بھی عربی زبان کے ماخذوں اور سپرانتو زبان سے متعلق الحق کیلئے اپنی کاوشوں کا ذکر ہے۔

(۳)

۲۷ اکتوبر ۱۹۷۳ء (مضمون مکمل کرنے کا طریق کار O نوٹ بک میں الفاظ کی تعداد ہزاروں)

مکرمی مدیر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عربی اور جدید زبانوں کے بارے میں مقالہ کی قسط 2 حاضر ہے۔ میرا طریقہ کار یہ ہے کہ کلمات کی چھان بین کر کے نوٹ بک میں لکھ لیتا ہوں۔ اور پھر نوٹ بک کی مدد سے مضمون تیار کرتا ہوں۔ مضمون کی تفصیل میرے پاس نہیں ہوتی۔ بس یہی کچھ ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ کاتب کے حوالہ کرنے سے پہلے ایک نظر ڈال لیا کریں۔ اور سابقہ قسط سے مربوط فرما لیا کریں۔ اس مقالہ کا کوئی اچھا سا عنوان تجویز فرمائیں۔

ایک تاریخ بتا دیں کہ اس سے پہلے پہلے قسط بھیج دیا کروں۔ میری نوٹ بک میں الفاظ کی تعداد ہزار سینکڑوں تک پہنچ گئی ہے۔ اس لئے ممکن ہے یہ سلسلہ خاصا طویل ہو جائے۔ احبہ کرام کو سلام مضطر

(۴)

۱۲ مارچ ۱۹۷۴ء (تین ہزار مختلف زبانوں کے کلمات)

مکرمی مدیر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "الحق" میں "عربی ماخذوں" کی قسط میرے پاس تیار ہے میرا خیال ہے کہ ایک قسط آپ کے پاس ہونی چاہیے۔ جو تازہ شمارے میں شائع نہیں ہوئی۔ کیا وجہ ہے اگر یہ مضمون معیاری نہیں یا پسند نہیں تو اطلاع دیں تاکہ مزید محنت نہ کی جائے۔ اور اگر کسی دوسری وجہ سے اشاعت کا سلسلہ ملتوی ہوا ہے تو بھی اطلاع دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس عنوان پر ایک مستقل کتاب ترتیب دوں جس میں کم و بیش تین ہزار کلمات مختلف زبانوں کے ہونگے۔ اگر یہ قسط وار آپ شائع کریں تو زہے نصیب!

احبہ کرام کو سلام بزرگوں کو دعا کیلئے عرض کریں۔ شکریہ مضطر عباسی

(۵)

۱۳ اگست ۱۹۷۶ء (اسپرانتو زبان کی اہمیت O عربی مادوں پر مشتمل زبان ایجاد کرنے کی ضرورت O غیر جانبدانہ بین الاقوامی زبان O دینی مدارس کے طلبہ کا انگریزی زبان سے احساس محرومی کا خاتمہ)

محترم ایڈیٹر صاحب سلام وتبریک! مزاج شریف۔ راقم کی تالیف "اسپرانتو اردو ریڈ" لاہور سے شائع ہوگئی ہے۔ آپ کو کتاب تبصرہ کیلئے مل چکی ہوگی۔ کتاب کی ترتیب وغیرہ پر رائے زنی تو آپ ہی کے اختیار اور پسند کی چیز ہے۔ جہاں تک اسپرانتو زبان کے تعارف کا تعلق ہے۔ چند باتیں عرض کئے دیتا ہوں۔ اسپرانتو پولینڈ کے ماہر لسانیات ڈاکٹر زامن سوق کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اس مصنوعی زبان کی ایجاد کا مقصد یہ ہے کہ ساری دنیا میں ایک مشترک ثانوی زبان رائج کی جائے کسی مشترک زبان کے نہ ہونے کے باعث عالمی سطح پر افہام وتفہیم کے باب میں جس قدر مشکلات کا سامنا کیا جا رہا ہے وہ واضح ہیں۔

اسپرانتو کسی زبان کی جگہ لینا نہیں چاہتی۔ بلکہ یہ اپنے لیے الگ جگہ اور مقام کی طالب ہے اس زبان کا ذخیرہ الفاظ صرف اڑھائی ہزار مادوں (Routs) پر مشتمل ہے۔ صرف ونحو کے صرف سولہ قاعدے ہیں۔ سابقوں اور لاحقوں کے استعمال سے ہزاروں لاکھوں الفاظ بنائے جا سکتے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں کتابیں اور رسائل وجرائد اسپرانتو میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ چین، برطانیہ، امریکہ اور دنیا کے کم وبیش تمام ترقی یافتہ ممالک میں اسپرانتو کی نشر واشاعت کا کام ہو رہا ہے۔ اٹلی کے ایک عالم نے قرآن کریم کا اسپرانتو میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ

زبان چند ہفتوں میں سیکھی جاسکتی ہے۔اور یہ زبان سیکھ کر مختلف زبانیں بولنے والی اقوام سے خط وکتابت اور دوسرے ذرائع سے روابط پیدا کئے جاسکتے ہیں۔عیسائی، یہودی، اشتراکی بہائی، لوگ اس زبان کے ذریعہ اپنے اپنے عقائد ونظریات کی اشاعت میں مصروف ہیں۔چین اور برطانیہ کے ریڈیو سٹیشنوں سے اسپرانتو میں پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ماؤ (چیئرمین) کی کم وبیش تمام تصانیف کا اسپرانتو میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔امریکہ میں عیسائی فرقوں کے مختلف ادارے اسپرانتو میں اپنے عقائد کی کتابیں شائع کر رہے ہیں۔ایک پاکستانی کیلئے اسپرانتو کا سیکھنا کس حد تک مفید ہے۔اس کی طرف میں نے کتاب کے تعارفی کلمات میں اشارات کردیئے ہیں۔اس کتاب اور زبان کے مطالعہ سے ہم مسلمانوں کے لئے عربی مادوں اور ماخذوں پر مشتمل کسی ایسی نئی زبان کی تحریک اور راہنمائی ہوتی ہے۔اگر عربی مادوں پر مشتمل زبان ایجاد ہوجائے تو دنیائے اسلام میں روابط میں استحکام کی صورت پیدا ہوسکتی ہے۔اگر پولینڈ کا فردواحد اسپرانتو ایجاد کرسکتا ہے۔تو مسلمان اور خاص کر پاکستان کے عربی مدارس کے اساتذہ ملکر ایک عربی زبان کیوں نہیں مرتب کرسکتے؟ جو مسلمانوں میں اتحاد کے باعث کے ساتھ ساتھ ہمیں عربی سے قریب تر کردے۔اسپرانتو سیکھ لینے کے بعد ماہرین لسانیات نے لکھا ہے کہ یورپ کی ہر زبان کم وبیش چھ گنا آسان ہوجاتی ہے۔اس لئے کہ اسپرانتو ان زبانوں کے مادوں اور ماخذوں پر مشتمل ہے۔میرا خیال ہے کہ عربی ماخذوں پر مشتمل اگر کوئی زبان ایجاد کی جائے تو اس زبان کا سیکھنا آسان ہوگا۔اور اس کے سیکھنے کے بعد عربی بہت ہی آسان ہوجائے گی۔خیر یہ ایک تجویز ہے۔ علمائے کرام اور خاص کر عربی زبان کے اساتذہ کرام کے سوچنے کی بات ہے۔جہاں تک اسپرانتو کا تعلق ہے یہ زبان یورپ میں کافی حد تک بین الاقوامی روابط کا ذریعہ بن چکی ہے۔آپ انگریزی جرمن فرانسیسی وغیرہ سیکھ کر تو چند ہی ممالک میں جاکر عام بات چیت کرسکتے ہیں۔لیکن اسپرانتو سیکھ کر جس ملک میں بھی جائینگے وہاں اسپرانتو بولنے اور اسکی نشرواشاعت کے لئے رات دن کوشش کرنے والوں کا ایک حلقہ احباب آپ کا استقبال کرے گا اور آپ ان لوگوں سے بات چیت کے دوران یوں محسوس کرینگے کہ گویا آپ پورے ملک کے ذہین اور علم دوست طبقہ سے بات چیت کررہے ہیں۔

ہمارے عربی مدارس کے طلبہ حضرات جو فکر ونظر وعلم کی گہرائی اور ٹھوس معلومات کے باوجود محض انگریزی نہ جاننے کے باعث معاشرے میں اپنے آپ کو پسماندہ محسوس کرتے ہیں حالانکہ ایسا محسوس کرنے کی کوئی وجہ نہیں صرف انگریزی کا جھوٹا رعب اور اسکی برتری کا غلط احساس ہے۔اگر یہ طلبہ صرف پانچ ہفتے روزانہ ایک گھنٹہ محنت کرکے اسپرانتو سیکھ لیں تو ان کا یہ احساس کمتری ختم ہوجائے گا۔وہ اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بڑی عالمی اور حقیقی اعتبار سے غیر جانبدار بین الاقوامی زبان کا جاننے والا محسوس کرینگے اور لطف یہ کہ اسپرانتو انہیں دنیا کی بہت سی زبانوں کے خدوخال اور بنیادی ذخیرہ کلمات سے روشناس کرادے گی۔جبکہ ہمارے سرکاری مدارس اور جامعات کے فارغ حضرات انگریزی کے بارے میں اس قسم کی بنیادوں اور ماخذوں کے بارے میں ضروری باتوں کے علم سے بے خبر ہیں۔گویا اسپرانتو کا علم لسانیات کے نقطہ نظر انگریزی کے علم سے بدرجہا بہتر اور زیادہ مفید ہے۔ نیازمند مضطر عباسی

احبہ کرام اور خاص کر حضرت انوارالحق صاحب کی خدمت میں سلام جناب شیخ الحدیث کی صاحب کے حضور دعا کی درخواست ہے۔

امسال آپ حضرات مری تشریف نہیں لائے کیوں؟ مضطر عباسی

(۶)

یکم ستمبر ۱۹۷۱ء (اسپرانتو کی طرز پر عربی مآخذ والی زبان کی ضرورت)

محترم ایڈیٹر صاحب! اسلام وتبریک۔چند دن ہوئے ایک عریضہ بھیجا تھا۔امید ہے مل گیا ہوگا۔یہ عریضہ محض یہ عرض کرنے کیلئے ہے کہ لف

ہٰذا مقالے یا مضمون کو "الحق" کی قریبی اشاعت میں جگہ دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ عربی زبان کی ترویج کے سلسلے میں اہل علم حضرات کو متوجہ کروں اور اس باب میں ان سے صلاح و مشورہ کی راہ پیدا کروں۔ اس عنوان پر ایک تعاون از بس ضروری ہے۔ اول یوں کہ آپ سے بہتر عربی کے بارے میں کون مشورہ دے سکتا ہے۔ دوم آپ کے رسالے میں اس دعوت کی اشاعت سے ان حضرات تک آواز کی رسائی ہوتی ہے۔ جو واقعی عربی کے عقیدت کیش ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس مضمون کی اشاعت کے ساتھ ہی آپ اپنے رائے سے بھی اطلاع دینگے بلکہ اپنی رائے کا اظہار بھی اسی شمارے کے الحق میں فرمائیں تاکہ دوسرے قارئین کے لئے بات کرنے کی راہ آسان ہو جائے۔ میری تجویز کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ

۱۔ اسپرانتو کی طرز پر عربی ماخذوں پر مشتمل ایک نئی زبان مرتب کی جائے۔ یا

۲۔ بنیادی انگریزی کی طرز پر آسان عربی مرتب کی جائے۔

حضرت شیخ الحدیث سے دعا کی درخواست کریں۔ جواباً اپنے خیالات سے ضرور مطلع فرمائیں۔ شکریہ　　نیازمند　　مضطر عباسی

(۷)

۹ رنومبر ۱۹۷۶ء　　(دیوبند کے صد سالہ تقریبات میں شرکت کی خواہش)

محترم مولانا سمیع الحق صاحب۔ سلام و تحریک۔ دیوبند کی صد سالہ تقریبات کے موقعہ پر بھارت جانے کا پروگرام ضرور ہوگا۔ اگر آپ حضرات ایک وفد کی صورت دیوبند چلیں تو خاکسار کو بھی ساتھ لیتے چلیں۔ پاسپورٹ تیار ہے البتہ جن دنوں پاسپورٹ بنوایا تھا ان دنوں بھارت سے سفارتی تعلقات نہ تھے۔ اس لئے بھارت کی مہر نہیں۔ سو یہ لگوائی جاسکتی ہے ویزے کیلئے آپ مشترک درخواست دیں تو ہم دو بھائیوں کے نام بھی دیدیں۔ اخراجات پیشگی جمع کرنے ضروری ہوں تو آپ کے لکھنے پر بھیج دیئے جائینگے۔ انشاءاللہ

چندروز دیوبند اور چندروز دہلی کے علاوہ کہیں جانے یا زیادہ مدت تک قیام کا ارادہ نہیں۔ ہاں اگر آپ حضرات کی معیت میں رہنا ہوا تو رہ جائینگے۔ ہم دونوں بھائی دیوبند اور دہلی جانے کی سوچ رہے تھے کہ خیال آیا کہ آپ ضرور تشریف لے جائینگے اور کیوں نہ سفر کے یہ ایام آپ حضرات کی صحبت میں بسر کئے جائیں۔ پھر لطف یہ کہ آپ حضرات کی سرپرستی میں یہ سفر بزرگوں سے ملاقات کے زیادہ امکانات کا حاصل ہو سکے گا۔ احبہ کرام کی خدمت میں سلام　　نیازمند　　مضطر

(۸)

۲۱ رنومبر ۱۹۷۶ء　　(زیڈ اے سلہری کا مضمون علمائے حق کی مخالفت کیوں؟ پر تنقید)

محترم ایڈیٹر صاحب! سلام و تحریک

۱۔ علمائے حق کی مخالفت کیوں؟ کے عنوان سے ایک مضمون حاضر ہے۔ انداز بیان میں تلخی کا مجھے بھی احساس ہے۔ لیکن جس مضمون کے پڑھنے سے مجھے اس مضمون کے لکھنے کا خیال آیا ہے۔ وہ مضمون پڑھ کر ہر وہ شخص یہی انداز اختیار کریگا جو میں نے کیا ہے۔ یقین جانیے سلہری صاحب کا یہ مضمون پڑھنے کے بعد میرا خون کھولنے لگا اور اسی وقت لکھنا شروع کر دیا۔ گویا یہ مضمون میں نے وجدانی کیفیت میں لکھا ہے۔ لکھتے وقت مجھے قلم پر قابو نہ تھا۔

۲۔ اگر آپ اس تلخی کو برداشت نہ کرسکیں تو مضمون واپس کر دیں کسی نے نہیں چھاپا تو خود پمفلٹ چھپوا دونگا۔

۳۔ میں نے ایک خط دیوبند چلنے کے بارے میں بھیجا تھا اس کے جواب کا انتظار ہے۔

۴۔ چند اوراق "جدید زبانوں کے عربی ماخذ" کے سلسلے کے ہیں۔ انہیں اس مضمون کے باقی اوراق کے فائل میں رکھ لیں اور حسب گنجائش شائع فرمائیں۔ شکریہ۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں دعا کیلئے ضرور درخواست فرمایا کریں۔ دوستوں کو سلام

مضطر عباسی

(۹)

(دادی جان کی وفات پر تعزیت)

۱۲ر دسمبر ۱۹۷۶ء

محترم سمیع الحق صاحب و انوار الحق صاحب! سلام وتبریک۔ آج ہی جہلم سے ایک پوسٹ حوالہ ڈاک کیا اور بعد میں اخبارات کے ذریعہ محترمہ دادی اماں جان کی وفات حسرت آیات کی خبر معلوم ہوئی۔ یہ کہوں کہ افسوس ہوا۔ آپ حضرات کے دکھ درد میں برابر کا شریک ہوں۔ خدا مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے یوں تو ابنائے روزگار کی ایک رسمی بات کی نقل ہوگی۔ لیکن سوچتا ہوں کہ اس رسم کی نقل اور پیروی کے علاوہ ہو بھی کیا سکتا ہے؟ دعا ایک مسنون طریقہ ہے یہی بہت ہے۔ سو ہم سب دست بدعا ہیں کہ خدا مرحومہ پر اپنی رحمت فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔

نیازمند کی طرف سے حضرت شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں ہدیہ سلام عرض کر دیں اور تعزیت کا پیغام کہہ دیں۔

شکریہ نیازمند مضطر عباسی

(۱۰)

(ہری پور سنٹرل جیل سے شفیق فاروقی کا خط)

۸ار اگست ۱۹۷۷ء

محترم ایڈیٹر صاحب! سلام وتبریک۔ "الحق" کے تازہ شمارہ میں جناب فاروقی صاحب[1] کا "ہری پور سنٹرل جیل سے ایک خط" کے عنوان سے لکھا ہوا مضمون پڑھا۔ مضمون سے باقی حضرات کی خیریت کا علم ہوا لیکن جناب برادرم انوار الحق صاحب جو گاڑی چلا رہے تھے۔ ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا گو یہ واقعہ پرانا ہے۔ لیکن میرے علم میں پہلی بار آیا ہے۔ آپ انوار الحق صاحب کی خیریت کے بارے میں ضرور اطلاع دیں۔ شکریہ! مضمون کی قسط ایک دو ۲ روز میں بھیج دونگا۔ انشاء اللہ۔ انوار الحق صاحب اور دوسرے احبہ کرام کی خدمت میں سلام اور جناب شیخ الحدیث کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نیازمند مضطر عباسی عباسی جنرل سٹور ۲۲۸ لوئر مال مری

(۱۱)

(سفر کابل کے لئے رہنمائی)

۱۴ر دسمبر ۱۹۷۷ء

جناب محترم سمیع الحق صاحب۔ سلام وتبریک۔ مزاج شریف۔ مری سے مضمون بھیج آیا ہوں۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔ یہ عریضہ جہلم سے لکھ رہا ہوں۔ جواب مری کے پتہ پر عنایت فرمائیں۔ کل پرسوں تک واپس مری جانے کا پروگرام ہے۔ عرض ہے کہ میں چند روز کیلئے کابل جانا چاہتا ہوں۔ مقصد سیاحت اور کتابوں کی تلاش ہے۔ چاہتا ہوں کہ کابل میں فارسی مطبوعات دیکھ آؤں ممکن ہے۔ مفید مطلب کوئی کتاب مل جائے۔ پاسپورٹ میرے پاس ہے۔ آمد و رفت کے اخراجات کا بھی بندوبست ہے۔ بس چاہتا ہوں کہ کابل میں کوئی صاحب ایسے مل جائیں جو گھومنے پھرنے میں ضروری راہنمائی کر سکیں اور ان کے تعاون سے مختلف کتب خانوں اور کتب فروشوں تک رسائی حاصل ہو جائے۔ اگر آپ کے مدرسہ کے فارغ التحصیل کوئی صاحب کابل شہر میں ہوں اور آپ ان کے نام خط دے سکیں۔ یا اگر کوئی صاحب آپ

۱۔ شفیق الدین فاروقی جو ۱۹۷۷ء کے تحریک نظام مصطفیٰ کے نتیجہ میں مرتب کے ساتھ ہری پور جیل میں گرفتار تھے اور جیل کے حالات پر خط لکھا جو الحق میں شائع ہوا تھا اور اب اس مجموعہ مکاتیب میں بھی حرف ش کے تحت شامل ہے۔

کے ہاں زیر تعلیم ہوں اور وہ میرے ساتھ کابل آجا سکیں (اُن کے مصارف سفر میرے ذمہ ہوں گے) تو اطلاع دیں۔

ہاں میں نے آج تک بیرون ملک سفر نہیں کیا۔اس لئے ویزا کیا ہوتا ہے۔اس کے حصول کے اداب زرمبادر کا حصول اور اس کے قواعد ان امور میں بھی آپ ہی میری راہنمائی فرما سکتے ہیں۔بس میں پاسپورٹ اور چند ٹکوں کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتا ہوں۔البتہ میرے ساتھ میرے چھوٹے بھائی عبدالستار صاحب بھی ہوں گے۔یہ خط بالکل بے تکلفی کے موڈ میں لکھ دیا ہے۔آپ سے بھی درخواست ہے۔کہ بے تکلف جو صورت حال ہو جواب دیں۔اگر میری خواہش آپ کو پسند نہیں یا اس بارے میں آپ کو کسی قسم کا عذر ہو۔یا موزوں قسم کا کوئی واقف نہ ہو تو کوئی بات نہیں۔ڈاکٹر نے ہدایت نہیں کی کہ ضرور کابل جاؤں۔نہ سہی یا پھر سہی۔بہر حال چند دنوں تک جواب ضرور دیں۔شکریہ۔محترم انوار الحق صاحب جواب یقیناً حضرت مولانا انوار الحق صاحب ہونگے اور ممکن ہے کسی شعبہ میں امیر رئیس یا ناظم وغیرہ بھی ہوں انہیں سلام عرض کریں۔مجھے ان سے شکایت ہے۔کبھی بھول کر بھی خط نہیں لکھتے۔جب تک (یعنی دو سال تک) وہ بہاولپور رہے تو میں انہیں "الحق" قسم کے رسالے کے اجرا کے بارے میں عرض کرتا رہا۔اور جب رسالہ جاری ہوا۔جس میں یقیناً ان کا مشورہ بھی شامل ہوا ہوگا۔تو انہوں نے میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دیکر اپنا ہاتھ اسی طرح کھینچ لیا کہ گویا جان پہچان بھی نہ تھی۔

اور ہاں! آئندہ سال نومبر میں دیوبند کے صد سالہ اجلاس پر تو آپ نے مجھے ساتھ لے چلنا ہے۔یہ تو نہایت ضروری بات ہے جس کا ذکر پہلے چاہئے تھا۔حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔ نیاز مند مضطر عباسی

(۱۲)

۱۷/مارچ ۱۹۷۹ء (احقر کو اسپرانتو سیکھنے کا مشورہ)

محترم ایڈیٹر صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ایک بے ربط سی تحریر جو نہایت جلدی میں لکھی گئی ہے۔حاضر خدمت ہے۔ذرا سکون ہو لے تو حسب سابق حاضر خدمت ہوتا رہونگا۔ انشاءاللہ نیاز مند مضطر عباسی

نوٹ:۔ کیا ہی اچھا ہو آپ اسپرانتو سیکھ لیں۔اور پھر عربی مدارس کے طلبہ کے ذہنوں سے انگریزی سے عدم واقفیت کا تکلیف دہ احساس دور کر سکیں۔اسپرانتو انگریزی کا وقار اور اس کا رعب ختم کر دیتی ہے۔

تعارف حاضر ہے جو کہ شومئی قسمت سے انگریزی میں ہے۔ مضطر عباسی

(۱۳)

۲۳/نومبر ۱۹۸۱ء (عربی مدارس کے نئے نصاب کے بارہ میں گذارشات)

محترم قبلہ مولانا سمیع الحق صاحب۔سلام تبریک! میں غیر حاضری کے لئے معافی چاہتا ہوں۔مصروفیات نے گھیر رکھا ہے۔

۲۔ عربی مدارس کے نئے نصاب کے بارے میں گزارشات حاضر ہیں۔نظر ثانی کا وقت نہیں ملا۔اگر کہیں کے۔کی۔کا وغیرہ کی غلطی ہو تو درست فرمالیں۔ شکریہ

۳۔ اچھا سا عنوان بھی خود تجویز کرلیں۔احباب کی خدمت میں سلام مضطر

(۱۴)

۱۵/جولائی ۱۹۸۲ء (عربی زبان پر مقالہ کی کتابی شکل میں اشاعت)

محترم قبلہ سمیع الحق صاحب۔سلام وتبریک۔مزاج گرامی! "الحق" میں "عربی زبان" کے متعلق ایک مقالہ کئی قسطوں میں شائع ہو چکا

ہے۔ بہت سے احباب کا تقاضا ہے کہ اسے کتابی صورت دی جائے۔ میرا بھی خیال ہے کہ اس میں کچھ اضافہ اور نظر ثانی کے بعد شائع کرا دیا جائے۔ اگر آپ پسند کریں تو میں چاہتا ہوں کہ یہ کتاب آپ ہی کی طرف سے شائع ہو۔

کتاب میں کسی قدر اضافہ ہوگا۔ البتہ جن باتوں کا تکرار ہے وہ مختصر ہو جائیں گی۔ جن زبانوں کے کلمات کا حوالہ دیا گیا ہے ان کا دیباچے میں تعارف اور حروف تہجی کے ساتھ تلفظ بھی آ جائے گا۔ کتاب اردو ٹائپ میں بھی شائع ہو سکتی ہے تا کہ رومی رسم الخط والے کلمات صاف آ سکیں۔ جواب کا انتظار رہیگا۔ حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اور محترم انوار الحق صاحب کی خدمت میں سلام پہنچا دیں۔ شکریہ

نیازمند مضطر عباسی

(۱۵)

(امریکی صحافی جیفری گولڈ برگ کی حقانیہ اور سمیع الحق بارہ میں غلط رپورٹ O سپرانتو زبان سیکھنے کے فوائد)

۱۳ار ستمبر ۲۰۰۰ء

جناب عالی قبلہ مہتمم صاحب جامعہ حقانیہ۔ سلام و تبریک! اگست کے الحق میں امریکی صحافی جیفری گولڈ برگ[1] کی رپورٹ پڑھی اور اس رپورٹ سے خیال آیا کہ آپ کی خدمت میں درج ذیل تجویز پیش کروں۔ اسپرانتو زبان کا تعارف لف ھذا ہے۔ اگر آپ اپنے عظیم ادرہ میں چند منتخب حضرات کو یہ زبان سکھا دیں تو نہایت مفید نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔ مثلاً

۱۔ اسپرانتو کے ذریعہ آپ کا ساری دنیا کی عظیم یونیورسٹیوں سے رابطہ ہو سکے گا۔ جن کے ہاں یہ زبان شامل نصاب ہے۔

۲۔ اسپرانتو بہر حال انگریزی کے مقابلے میں زیادہ عالمگیر اور علمی زبان ہے۔

۳۔ یہ زبان جس پر عبور حاصل کرنے کیلئے یومیہ ایک گھنٹہ محنت کی جائے تو تین ہفتوں کی بول چال اور زیادہ سے زیادہ دو ماہ میں تقریر و تحریر کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

۴۔ تبلیغ اسلام، طالبان کے مقاصد، جہاد اور دہشت گردی کے فرق کشمیر اور اس نوعیت کے دوسرے مسائل سے دنیا بھر کے دانشوروں کو جانکاری دینے کیلئے آج کے حالات میں اسپرانتو ہی سب سے موزوں ذریعہ ہے۔

۵۔ دینی مدارس کے طلبہ پر جدید علوم سے ناواقفیت کا جو الزام ہے وہ صرف انگریزی نہ جاننے کے باعث ہے اس لئے کہ ہمارے ہاں جو انگریزی نہیں جانتا اسے جاہل تصور کیا جاتا ہے حالانکہ زبان علم نہیں محض علم کا ذریعہ ہے۔ اسپرانتو انگریزی سے زیادہ آسان اور حصول علم کا بہتر ذریعہ ہے۔ جغرافیائی اعتبار سے اسپرانتو دنیا کی عظیم تر زبان ہے۔ میری تجویز ہے کہ!۔

۱۔ آپ اپنے ہاں اسپرانتو کو متعارف کریں۔

۲۔ جب اسپرانتو میں عربی پڑھانے والے اساتذہ تیار ہو جائیں تو اسپرانتو اخبارات اور رسائل کے ذریعہ دنیا بھر کے اسپرانتو

---

[1] جہاد افغانستان اور طالبان کے پس منظر میں مغربی اور عالمی میڈیا سے وابستہ افراد کا جامعہ حقانیہ پر یلغار ہوا ان ہی میں مذکور صحافی بھی تھا جنہوں نے غالباً نیویارک ٹائمز میں طویل مقالہ جامعہ حقانیہ پر دارئیر سکول کے نام سے لکھا اور مجھ سے لئے گئے۔ انٹرویو میں بہت سی غلط ملط باتیں لکھیں۔ الحق کے اگست ۲۰۰۰ء اور دیگر جرائد میں شائع ہوا (مرتب)

دانوں کودعوت دیں کہ یہ لوگ جامعہ حقانیہ میں رہ کرعربی اورعربی کے ذریعہ قرآن وسنت کی بھرپور تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ لوگ فیس دے کرعربی سیکھنے کے لئے آئیں گےاورکوئی وجہ نہیں کہ اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر مسلمان نہ ہوجائیں۔

آپ اسپرانتو کلاس شروع کریں ایک دو ماہ تک راقم اسپرانتو کلاس لینے کے لئے تیار ہے۔اس کے بعد آپ کے اپنے استاد تیار ہوجائینگے۔ انشاء اللہ۔ پیر کرم شاہ صاحب کے مدرسہ غوثیہ بھیرہ میں اسپرانتو کلاس شروع ہے انہوں نے اپنے مجلہ میں اسپرانتو کے اسباق اوراسپرانتو درس قرآن شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔کوئی وجہ نہیں کہ یہ چیز جامعہ حقانیہ میں نہ ہو۔

سپرانتو روس سے آزاد ہونے والی ریاستوں اور مشرق ومغرب کے بے شار ملکوں، شہروں اور جامعات (یونیورسٹیوں) سے علمی رابطہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہمارے پاس بہت سے خطوط ہیں جن میں بیروں ممالک جاپان، اٹلی اور جرمنی وغیرہ سے مسلمان اسپرانتو دانوں نے ایسےاساتذہ کی ضرورت کااظہار کیا ہے جواسپرانتو زبان کے ذریعہ انہیں قرآن کریم پڑھانے کی صلاحیت کے حامل ہوں۔

جامعہ سے فارغ طلبہ کی ایک جماعت ایک سال کے لئے جاری کی جائے۔ جسے اسپرانتو زبان اور تقابل ادیان کے مطالعہ کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں اور بعد ازاں لوگوں کوایک پروگرام اور نظم کے تحت بیروں ملک درس وتدریس اور تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا جائے تو بہترین نتائج اورثمرات کی توقع کی جاسکتی ہے۔لف ہذا تعارف میں (کتابچہ میں)

۱۔ دائیں سے بائیں اردو میں اسپرانتو کا تعارف ہے۔

۲۔ بائیں سے دائیں انگریزی میں اسپرانتو کا تعارف ہے۔

۳۔ درمیان کے صفحات میں قرآن اوراسلام کے بارے میں اسپرانتو میں مضامین ہیں اور

۴۔ صفحہ ۸ پران چند کتابوں کا ذکر ہے۔ جواسپرانتو میں پاکستان سے شائع ہوئی ہیں۔

احباب کی خدمت میں سلام اوردعاؤں کی درخواست عرض ہے۔ شکریہ نیازمند مظفر عباسی اسپرانتومرکزلوئرمال مری

(۱۶)

(ایران کی اڑھائی ہزار سالہ جشنِ شہنشائیت[۱] اور سمیع الحق کا اداریہ)

جناب ایڈیٹرالحق۔ایرانی حکمرانوں نے اڑھائی ہزار سالہ بادشاہت کا جشنِ مسرت مناکران غازیانِ اسلام کی توہین کی ہے۔ جنھوں نے آج سے چودہ سو سال پہلے ایرانی عوام کوملوکیت اور بادشاہت کے جابرانہ نظام سے نجات دلائی تھی۔ کسی ایک شخص کے لئے ممکن نہیں کہ ایران کی اڑھائی ہزار سالہ باشاہت کوبھی اچھا سمجھےاوران غازیانِ اسلام کی بھی تحسین کرے جنھوں نے پہلی بار ساری دنیا میں ہرقسم کی بادشاہت اورآمریت کے خلاف تلوار اٹھائی تھی۔ اس موقع پر ہم پاکستانیوں کا عمومی کردار بھی قابلِ تعریف نہیں۔ ہم نے بھی جابجا آرائشی دروازے بنا کرقومی پیانے پرتعطیل کرکےاورایران کے حکمرانوں کومبارک باد کے پیغامات بھیج کراس آمریت کی حمایت کی ہے، جس کے

۱۔ اس جشن شہنشاہیت پرناچیز نے الحق میں اداریہ لکھا جسے حد سے زیادہ پذیرائی ملی اس اظہارحق پرناچیز بارگاہ ایزدی میں سراپا تشکر ہے۔ یہ اداریہ دیگراداریوں کے ساتھ "اسلام اورعصرحاضر" میں شامل ہے (مرتب)

خلاف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور غلامانِ محمدؐ نے جہاد کیا تھا۔

ان حالات کے پیشِ نظر اگر اشتراکی اور خاص کر روس اور چین کے مارکسٹ یہ کہیں کہ اسلام بھی آمریت ملوکیت اور بادشاہت کے حامیوں کا مذہب ہے اور اسلام بھی عیسائیت کی طرح عوام کو دبائے رکھنے والے نظام کی تائید کرتا ہے تو اس کا ہمارے پاس کیا جواب ہوگا؟ یاد رہے کہ دنیا ہمارے اعمال دیکھتی ہے، ہماری کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتی۔

اس موقعہ میں ''الحق'' کے اداریہ نویس کا شکریہ ادا نہ کرنا بے انصافی ہوگا۔ موصوف نے چند صفحات میں اس ملوکیت پرستی کے خلاف لکھ کر ہمارے لئے ایک ایسی تحریر مہیا کر دی ہے جسے ہم اپنے حلقۂ اثر میں پیش کر کے کہہ سکتے ہیں کہ ایران میں جو کچھ ہُوا ہے۔ اسلام کے خلاف ہُوا ہے۔ خدا جزائے خیر دے مدیر الحق کو اور ان کے ساتھیوں کو جنہوں نے اس بلا کے اندھیرے میں ایک چراغ جلا دیا ہے۔

(نیازمند مظفر عباسی ۔۔۔ مری)

(الحق میں مکتوب نگار کے مضامین کی تفصیل)

ابن جریرؒ اور تاریخ ابن جریر جلد ۷ شمارہ ۱۰	ابن خلدون کا نظریہ محنت (مالتھس اور گاندھی کے غیر فطری نظریات جلد ۴ شمارہ ۹
اسراف کا معاشی پہلو جلد ۵ شمارہ ۴	الیسر بین السیارات (سائنس کی خلائی فتوحات ۲ اقساط) جلد ۶ شمارہ ۱۰، ۱۱
امریکہ اور امریکی سرمایہ دار (جدید استعمار سامراجیت کے مقاصد ۲ اقساط) جلد ۷ شمارہ ۳، ۴	جدید زبانوں کے عربی ماخذ جلد ۱۳ شمارہ ۱
جدید زبانوں کے عربی ماخذ جلد ۱۵ شمارہ ۳	جدید زبانوں کے عربی ماخذ (دو اقساط) جلد ۱۴ شمارہ ۱، ۲
جدید زبانوں کے عربی ماخذ (چھ اقساط) جلد ۹ شمارہ ۲، ۳، ۵، ۶، ۸، ۱۰ جلد ۱۰ شمارہ ۲، ۳، ۴	جدید زبانوں کے عربی ماخذ (پیغمبر کا وحی کون؟ لفظ وحی کا مفہوم) جلد ۱۲ شمارہ ۲
جدید زبانوں کے عربی ماخذ (سوشلزم، نازسزم، کیپٹل ازم وغیرہ ۶ اقساط جلد ۱۲ شمارہ ۱، ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۱	جشن شہنشائیت ایران اور الحق جلد ۷ شمارہ ۲
جمہوریت کیا ہے جلد ۸ شمارہ ۶	حکومت سرحد کی خدمت میں چند تعلیمی اور اصلاحی تجاویز جلد ۷ شمارہ ۱۱
دنیا کی بڑی زبانوں کے بارے میں ایک جائزہ جلد ۱۰ شمارہ ۱۲	زیڈ اے سلہری اور علماء حق کی مخالفت جلد ۱۲ شمارہ ۳
عربی اور عالمی زبان (اسپرانتو کی طرز پر) جلد ۱۱ شمارہ ۱۲	علماء حق اور تحریک پاکستان جلد ۷ شمارہ ۹
کالج اور مدرسے کا فرق جلد ۴ شمارہ ۶	مدارس عربیہ اور جدید علوم جلد ۱۶ شمارہ ۲
وقت کا تقاضا، عربی زبان اور عربی (ہمارے لسانی جھگڑوں کا حل) ۲ اقساط جلد ۶ شمارہ ۸، ۹	ہمارے پچاس سال جلد ۳۲ شمارہ ۱۱

مولانا مطیع الرحمان و مولانا عباد الرحمٰن[1] کراچی

(شیخ الحدیث کی تعزیت الحق کا ایک خصوصی یادگاری شمارہ ضروری ہے)

مخدومنا المحترم استاذنا الکریم مولانا سمیع الحق صاحب واستاذ المحترم انوار الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔حضرت سیدی ومولائی شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ راہی عالم بقا ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون ہمارے شیخ اکابر واسلاف کے آخری نشان تھے۔اور علم وعمل زہد وتقوی تواضع وانکساری کے پیکر تھے۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واجعلہ من ورثۃ جنۃ النعیم حضرت شیخ نے اپنے پیچھے کئی یادگار چھوڑے۔ جو حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے لئے باقیات صالحات ہیں۔ہمارے اوپر حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے بہت احسانات ہیں۔جس کا بدلہ وہ اپنے رب کریم سے وصول کرے گا۔حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے علمی کارنامے عملی کردار حمیت دینی اور اسلاف کی پیروی' یہ جتنے بھی سلاسل ہیں اس سے امۃ کو متعارف کرانا ضروری ہے۔ماہنامہ الحق[2] کو حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے شایان شان نمبر پیش کرنا چاہیے۔یہ ادارہ الحق کے ذمہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کا حق ہے۔جس طرح ماہنامہ بینات نے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ پر معیاری نمبر پیش کیا تھا' اسی طرح الحق کو مضامین' کتابت ترتیب ظاہر ومعنوی حسن سے بھرپور نمبر پیش کرنا چاہیے۔ترتیب وکتابت کیلئے حضرت نفیس رقم مدظلہ کی خدمات حاصل کرنا بہت موزوں ہے۔اور مضامین ہند وپاک کے اکابر سے لکھوایا جائے۔بہرصورت یہ تو میری حقیر رائے ہے۔آپ حضرات اس سلسلے میں ہمیں مایوس نہیں فرمائیں گے۔ہم نے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی وفات پر کئی ختمات کئے۔اور حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی روح مبارکہ کو ایصال ثواب پہنچایا۔مدرسہ کے تمام اساتذہ طلبہ کو تسلیمات پیش فرمائیں۔

والسلام سوگواران شیخ مطیع الرحمان وعباد الرحمان مسجد الصدیق کہکشاں کلفٹن بلاک کراچی

☆☆☆

مولانا مطیع الرسول علوی[3] فاضل مدینہ حال مقیم نیروبی کینیا

(۱)

۲۳/۱۱ کتوبر ۱۹۶۹ء (اللہ کریم حرمین شریفین میں بار بار حاضری نصیب فرمائیں)

گرامی قدر برادرم مولانا سمیع الحق صاحب زیدت معالیکم۔محترم حاجی محمود صاحب کے خط سے آپ کی خیریت معلوم ہوئی آپ ان کے گھر تشریف لائے تھے۔الحمدللہ گھر سے اکمل اور کلی سکون ہے۔اللہ کریم آپ کو بھی۔۔اور خصوصاً کاکاخیل صاحب کو بھی نصیب فرمادے۔وہ تو تصورات زواج میں فنا ہوگئے ہیں۔اب ایام تعطیلات میں آپ کی کرم نوازیوں کا تہہ دل سے مشکور ہوں اللہ کریم آپکو بار بار حرمین شریفین

---

[1] حقانیہ کے ہونہار اور مخلص فضلاء دونوں بھائی شیخ عبدالغفور عباسی مدنی" کے عزیزوں میں سے ہیں۔اس وقت کلفٹن کراچی میں بڑا معیاری ادارہ چلا رہے ہیں۔

[2] الحمدللہ یہ خواب شیخ الحدیث" پر الحق کے ضخیم جامع ومانع خصوصی نمبر کے شکل میں شرمندہ تعبیر ہوا۔بارہ سو صفحات کا یہ نمبر برصغیر کے علمی سیاسی دینی تاریخ کے علاوہ جہاد افغانستان کے خونچکان داستان پر مشتمل ہے۔

[3] مولانا ہمارے پہلے سفر حج اور قیام حرمین ۱۹۶۳ء ۱۹۶۴ء کے دوران جامعہ اسلامیہ میں مولانا عبداللہ کاکاخیل مولانا حسن جان وغیرہ کے ہمدرس تھے۔ اس حوالے سے ہمارے ساتھ رشتہ مودت بے تکلفی کے حد تک قائم ہوا۔اس وقت وہ نیروبی کینیا میں بڑے اہم دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔پاکستان آمد پر بارہا اکوڑہ خٹک آکر شرف ملاقات سے نوازتے ہیں خط میں اپنے عقد ثانی کی طرف اشارہ ہے۔

کی حاضری نصیب فرمائے آمین۔ میری طرف سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں دست بستہ سلام فرمادیں۔ گرامی قدر مولانا شیر علی شاہ صاحب، قاضی صاحب اور برادران کی خدمت میں سلام پیش فرمادیں۔ والسلام مطیع الرسول علوی از مدینہ منورہ

(۲)

۱۲۷ جولائی ۱۹۷۳ء (بذریعہ ایئر و ے رسالہ بھیجنے کی درخواست)

برادرم شیخ سمیع الحق! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کی کرم نوازیوں کا مشکور ہوں۔ آپ عرصہ ۳ سال سے رسالہ مجھے اعزازی طور پر بھیجتے رہے اب اپریل کے مہینہ میں آپ کے مدرسہ ناظم اعلیٰ صاحب کو چندہ دے دیا تھا کہ بطریق الجو By Air رسالہ شروع کردیں۔ مجھے ناظم صاحب کا نام بھول گیا ہے وہ حج سے واپس آرہے تھے۔ اس کمرہ میں بیٹھے تھے جس کمرہ میں ہمارا گم شدہ رفیق کا کاخیل صاحب دوسری شادی کیلئے آہیں بھرتا تھا اب آپ کو کمرہ یاد آگیا ہوگا نہیں تو برادرم سعید سے پوچھ لینا تاہم ہم کو بذریعہ ایئر و ے رسالہ بھیجا کریں برادرم سعید صاحب کو سلام پیش کردیں۔ حضرت مولانا صاحب شیخ الحدیث کی خدمت میں آداب مولانا شیر علی صاحب کی خدمت میں سلام۔

والسلام آپ کی دلی تمناؤں کیلئے دعاگو مطیع الرسول علوی فاضل مدینہ

☆☆☆

سید مظہر علی صاحب۔ سینیٹر کراچی

(تعزیت شیخ الحدیثؒ)

سینیٹر جناب سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کے والد محترم جناب مولوی عبدالحق صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر سُن کر دلی صدمہ ہوا۔ مرحوم ایک جید عالم دین متین اور شعائر اسلامی کے درخشاں ستارے اور مرجع خلائق تھے۔ ایسی بزرگ ہستیاں اس دور ابتلاء میں عنقا ہیں۔ پروردگار مطلق مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام پر سرفراز فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمین ثم آمین۔ آپ کا شریک غم سینیٹر سید مظہر علی

☆☆☆

قاضی مظہر حسین صاحب[1]

(۱)

(آئین ساز اسمبلی میں اسلامی آئین منظور کرائیں ○ شیخ الحدیث و دیگر اکابر اہل سنت کے مسائی کی تائید)

۲۱ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ، ۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء

قرارداد آئین شریعت: ۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء نماز جمعہ کے موقعہ پر مدنی جامع مسجد چکوال میں مسلمانان اہل السنت والجماعت کا یہ عظیم اجتماع قومی اسمبلی کے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ممبروں سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ (۱) ۳۱ دسمبر سے شروع ہونے والے قومی اسمبلی کے اہم اجلاس میں شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے مطابق ایسا اسلامی آئین منظور کرانے کی کوشش کریں جس میں یہ تصریح ہو کہ

---

[1] قاضی صاحب مرحوم ایک متحرک بزرگ تھے مسلک اہل سنت کے دفاع اور شیعہ مسلک کے دل آزار لٹریچر اور کوششوں کے مقابلہ میں برسر پیکار رہے اسکے لئے انجمن خدام اہل سنت والجماعت کے نام سے ایک تنظیم قائم کیا خلفاء راشدہ کے برحق ہونے کا اظہار ''حق چاریار'' سے کرتے رہے شیخ الاسلام مولانا مدنی سے بیعت کا تعلق تھا انکے بعد انکے فرزند قاضی ظہور حسین انکا ادارہ اور رسالہ بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں مسجد چکوال انکی سرگرمیوں کا مرکز ہے (س)

مسلمان وہ ہے جو نبی کریم رحمۃ للعٰلمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر سواد اعظم کے عقیدہ کے مطابق ایمان رکھتا ہو اور جو ہر اس شخص کو بھی کافر مانتا ہو جو کسی جھوٹے مدعی نبوت کو نبی، مسیح موعود یا مجدد تسلیم کرتا ہو۔ (۲) مدنی جامع مسجد میں سُنی مسلمانوں کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانان اہل السنۃ والجماعت کی عظیم اکثریت کے عقیدہ کے مطابق پاکستان کا آئین خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے نظام خلافت راشدہ کے مطابق بنایا جائے۔ (۳) اہل السنۃ والجماعت کا یہ اجتماع قومی اسمبلی کے ممبران مولانا مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد (و ناظم عمومی جمعیت علمائے اسلام پاکستان) مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی (ناظم جمعیت علمائے اسلام پاکستان) وغیرہ علمائے اہل السنۃ والجماعت کی ان مساعی جمیلہ کی پرزور تائید کرتا ہے جو وہ آئین شریعت کے نفاذ کے سلسلہ میں کر رہے ہیں۔ اور قومی اسمبلی کے تمام ارکان کو احساس دلاتا ہے کہ پاکستان کے ۲۶ سالہ دور حکومت میں صحیح شرعی آئین نہ نافذ کرنے کی بناء پر مشرقی پاکستان ہم سے جدا کر دیا گیا اور اب تک تقریباً ایک لاکھ کے قریب ہمارے فوجی جنگی مجاہد بھائی بھارت جیسے کمینہ دشمن کی قید میں مبتلا ہیں اگر اب بھی خدانخواستہ ارباب اقتدار اور ممبران اسمبلی نے مسلمانان پاکستان کے اس خالص دینی عوامی مطالبہ کو نظر انداز کر دیا۔ تو یہ رب العالمین، حضور خاتم النبیین ﷺ اور محسنین امت خلفائے راشدین، اور اصحاب رسول ﷺ کے ساتھ صریح غداری ہوگی۔ جس کا نتیجہ مزید قومی اور ملکی تباہی اور عذاب خداوندی کے سوا اور کچھ نہیں نکل سکتا۔ وما علینا الا البلاغ

نوٹ: یہ قرارداد شریعت مدنی جامع مسجد چکوال میں بتاریخ ۲۹ دسمبر بروز جمعہ بالاتفاق منظور کی گئی۔ منجانب: خادم اہل السنۃ الاحقر (قاضی) مظہر حسین غفرلہ، خطیب مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم و امیر خدام اہل السنۃ والجماعت صوبہ پنجاب۔

(۲)

۲۵ فروری ۱۹۷۵ء (الحق میں تحریری جہاد اور شیخ الحدیث کا قومی اسمبلی میں کلمۂ حق قابل صد تحسین ہے)

بخدمت برادر محترم و مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ بمع حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ و دیگر اہل وعیال، اعزہ و احباب بخیر و عافیت ہونگے۔ ''الحق'' میں آپ کے مضامین بالخصوص رفض کے فتنہ کے خلاف آپ کا تحریری جہاد اور حضرت شیخ الحدیث عمت فیوضھم کا اسمبلی میں کلمہ حق بلاشبہ قابل صد تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی اس جدوجہد اور مخلصانہ سعی بلیغ کو قبول فرمادیں۔ آمین۔ محترم مجھے آپ سے یہ گزارش بھی کرنی ہے کہ ہمارا سالانہ جلسہ ۲۱،۲۲،۲۳ مارچ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو ہونا قرار پایا ہے آپ حضرات کی خدمت میں قبل ازیں عریضہ ارسال کیا جاچکا ہے۔ آپ خود بھی ضرور تشریف لاویں اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو تو ضرور بالضرور آپ نے ساتھ لانا ہے وہی تو انشاء اللہ العزیز جلسے کے روح رواں ہونگے۔ بہر حال جواب سے جلدی نوازیں تاکہ اشتہارات شائع کئے جاسکیں۔ صرف آپ کے جواب ہی کا انتظار ہے۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب کی طرف سے آپ اور حضرت شیخ الحدیث زید مجدھم کی خدمت میں سلام مسنون اور تاکید عرض ہے۔

فقط والسلام خادم اہل سنت والجماعت محمد شریف عابد جامع مسجد نیلا گنبد والی جہلم برائے قاضی مظہر حسین مدظلہ

(۳)

۱۰ جمادی الثانی ۹۸ھ (شیعہ جارحیت کے خلاف جنرل ضیاء الحق کو چھٹی)

بخدمت جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدھم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، طالب خیر بخیر ہے۔ بندہ نے جنرل ضیاء الحق صاحب کے نام چھٹی لکھی ہے ارسال خدمت کر رہا ہوں مولانا غلام یحییٰ صاحب کو اس کام کیلئے بھیج رہا ہوں آپ اپنے ماہنامہ الحق میں اس کو جلدی شائع

فرمادیں وقت کا سخت تقاضا ہے۔چھٹی پڑھنے کے بعد آپ کو اندازہ ہوگا کہ شیعہ کی جارحیت کس حد تک پہنچ چکی ہے۔یہاں شیعہ واعظ محمد بشیر آف ٹیکسلا نے جو تقریر کی ہے وہ بھی ٹیپ ریکارڈر سے نقل کر کے بھیج رہا ہوں اس قسم کی تقریر گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول میں کی گئی ہے جو پہلے شیعوں کا یہ بنام محمد علی ہائی سکول تھا تاہم قومی تحویل میں دیئے جانے کے بعد اب گورنمنٹ ہائی سکول ہے۔سکول کے احاطہ ہی میں دو پلاٹ شیعوں نے جعلسازی سے الاٹ کرائے تھے جن کے خلاف ہم نے محکمہ اوقاف کے ڈائریکٹر کے ہاں دعویٰ کیا ہے یہ عمارت اوقاف کی ملکیت ہے۔شیعوں نے گزشتہ دنوں سے سکول کا پہلا گیٹ اکھاڑ کر لوہے کا گیٹ لگوادیا جن پر امام باڑہ مہاجرین اور باڑہ کے نام لکھدئے ہیں نیز اسی سکول کی عمارت پر سیاہ پرچم اور اپنا کتبہ خود ساختہ کلمہ اسلام بھی لگایا ہوا ہے اسی سکول میں بچے بھی پڑھتے ہیں مقامی حکام اپنے کو بے بس مانتے ہیں چونکہ گورنمنٹ کے ادارہ میں ہم ویسے مزاحمت نہیں کر سکتے البتہ اس کے متعلق رٹ دائر کرنے کا تجربہ وغیرہ کر سکتے ہیں، بہرحال خلافت راشدہ کے عنوان کے خلاف پاکستان کے شیعہ قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔ڈیرہ میں خلافت راشدہ کانفرنس جو گزشتہ ایام میں منعقد ہو چکی اس کا قرارداد میں شیعہ پرچہ میں شائع کر کے ان کے ساتھ سخت اظہار بغض کیا گیا۔اس کا فوٹو اسٹیٹ بھی آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔یہ حقیقت ہے کہ اسلام کا سب سے بڑا دشمن شیعہ ہے جو اپنی اہل سنت والجماعت کی عمومی غفلت سے فائدہ اٹھا تا رہا ہے اور شیعہ فتنہ کی تہہ تک دور حاضر کے مطابق پہنچنے بھی نہیں دیتے سنی رواداری اور بھائی چارہ سے فائدہ اٹھا کر ایک بڑی طاقت بنائی ہے اب وہ آنکھیں دکھا رہے ہیں۔مارشل لاء حکومت کیلئے ہی ایک کھلا چیلنج ہے امید ہے کہ آپ بندہ کی مرسلہ چھٹی کو اپنی ماہنامہ میں شائع کر کے خلافت راشدہ کے دفاع کا فریضہ سرانجام دینگے اب یہ مسئلہ صرف علمی دینی نہیں بلکہ ملکی اور سیاسی بن چکا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اتباع حق اور نصرت مذہب اہل سنت کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین،

والسلام خادم اہل سنت مظہر حسین غفرلہ، مدنی جامع مسجد چکوال

(۴)

(تفرقہ انگیز اور نا قابل عمل)

سنی شیعہ دینیات کمیٹی کے جو فیصلے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں تفرقہ انگیز انتشار افزا لغو اور نا قابل عمل ہیں۔ہم مسلمانان اہل سنت کی طرف سے اس فیصلہ پر شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کمیٹی کے فیصلوں کو منسوخ کر کے کروڑوں سنی مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔اور باقی ماندہ پاکستان کو فرقہ ورانہ فسادات کی لپیٹ سے بچانے کی سعی کی جائے۔ مولانا قاضی مظہر حسین امیر خدام اہل سنت چکوال

(۵)

(شیخ الحدیث کو خراج عقیدت)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیثؒ کی وفات باعث صدمہ ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔حق تعالیٰ مغفرت فرمائے ار جنت الفردوس نصیب ہو آمین۔حضرت مولاناؒ کی زندگی علم وتقویٰ سے مزین تھی۔اب آپ (مولانا سمیع الحق) کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔آپ کو اور ہم سب متوسلین دیوبند کو اتباع سنت اور اتباع صحابہؓ اور حضور رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے خلفائے راشدین امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی المرتضیٰ اجمعین کی اتباع نصیب فرمائیں۔فتنوں سے محفوظ رکھیں اور اہل سنت والجماعت کو ہر محاذ پر غلبہ عطا فرمائیں۔آمین۔

مولانا معز الحق[1] فاضل دیو بند

۲۸؍رمضان (مولانا زین العابدین مرحوم کی وفات)

محترم و کرم فرمائے من اعنی مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش ہے کہ مولانا زین العابدین مرحوم آپ کے رفیق حج کی موت کا علم آپ کو ہوگا کیونکہ حضرت مولانا مدظلہ نے فاتحہ خوانی کیلئے مہربانی فرمائی تھی چند دن سے خیال تھا کہ مرحوم کے مختصر حالات الحق میں اشاعت کیلئے روانہ کروں۔ لیکن چونکہ میں مضمون نویسی نہیں جانتا نیز آپ سے بلا تکلف کچھ عرض نہیں کرسکتا اور نہ رسالے کے قوانین سے واقف ہوں۔ اس وجہ سے جرأت نہ کرسکا۔ آج پھر کچھ داعیہ پیدا ہوگیا اس وجہ سے یہ پراگندہ جملے روانہ کرتا ہوں اگر اشاعت کی جاوے تو مہربانی ہوگی آپ کو اختیار ہے اگر اسمیں اختصار وحذف یا تقدیم وتاخیر کا، نیز غلطی دور کرنے کا اور اگر پھر بھی قابل نہ ہوا اشاعت کی تو واپس کیا جاوے۔ بندہ معز الحق مدرس دارالعلوم اشرفیہ برادر مولانا مرحوم

☆☆☆

معز الدین احمد چیف سیکرٹری صوبہ سرحد

۸؍اپریل ۱۹۵۴ء (حاضری سے معذرت (بنام شیخ الحدیث)

مکرمی۔ السلام علیکم، آپکا نوازش نامہ موصول ہوا مجھے انتہائی افسوس ہے کہ سرکاری مصروفیات کی بناء پر حاضری سے معذور ہوں۔ امید ہے کہ آپ معاف کرینگے۔ نیاز جو معز الدین احمد چیف سیکرٹری ہاؤس پشاور

☆☆☆

سید معصوم علی سبزواری[2] کراچی

(۱)

۱۹؍جولائی ۱۹۶۸ء (الحق حق گوئی کا حق O انڈیکس قرآنی میں عشق وانہماک)

محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کتاب الاخلاق پر تبصرہ کی درخواست سماعت پذیر تو ہوگئی تھی کہ وعدہ حق بڑے شد ومد کے ساتھ فرمایا تھا مگر شاید فرصت نہیں ہوئی کہ چشم انتظار اب تک اسی جانب لگی ہوئی ہے۔ بہرکیف ان شاء اللہ ''دیر آید درست آید'' الحق نظر سے گزرا ماشاء اللہ حق گوئی کا حق ادا فرما رہے ہیں۔ انڈیکس قرآنی کی تصنیف وتالیف میں انہماک اور عشق کی بدولت دنیاوی سب کام چھوٹ گئے مگر الحق کی زیارت اپنی سعادت سمجھوں گا۔ والسلام سید معصوم علی سبزواری کراچی

---

[1] جید عالم ومدرس احقر کے پہلے سفر حج ۱۹۶۳ء کے ساتھی مولانا زین العابدین شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مہابت خان کے بھائی نل کے مدرسہ میں شیخ الحدیث تھے۔ [2] انڈیکس قرآنی کے ترتیب وتدوین میں بڑی محنت اٹھائی اور ایک اہم خدمت انجام دیا۔

(۲)

۳؍جون ۱۹۶۹ء ۵؍ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ (کمزور بینائی انڈیکس قرآنی کیلئے وقف)

السلام علیکم۔ میری بینائی بہت کمزور ہوگئی ہے جو کچھ باقی ہے الحمدللہ کہ 'انڈیکس قرآنی'' کے لئے وقف کردی ہے۔اس لئے اخبار اور رسالہ جات دیکھنے سب بند کردیئے مگر آپکے ماہنامہ کی امداد کے طور پر اس کا آئندہ سال کا چندہ مبلغ چھ روپے ارسال ہیں۔پرچہ خواہ بھیجیں یا نہ بھیجیں اختیار ہے۔ سید معصوم علی سبزواری B/4 یا تھ ائی لینڈ کراچی

(۳)

۱۳؍جولائی ۱۹۷۰ء (مطالعۂ کتب سے معذوری)

محترمی سمیع الحق صاحب دام لطفکم۔وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔آپ کا مطالبہ زرچندہ بابت ماہ ثانی ''الحق'' بابت ۷۰ء جس میں ابتداء وجوب کا کچھ ذکر نہیں۔ بلکہ تاریخ تحریر بھی ندارد میری علالت کی حالت میں پہنچا تھا' میں آنکھوں سے بھی کچھ معذور ہوگیا ہوں اور قلب کی بیماری سے ابھی چند ہی روز ہوئے اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی ہے۔مطالعہ کتب سے چونکہ کچھ معذور ہوگیا ہوں۔اس لئے ماہنامہ ''الحق'' کو بند کرنے پر مجبور ہوں۔امید ہے کہ معاف فرمائے گا۔ والسلام مع الاکرام سید معصوم علی سبزواری مکان نمبر B/4 یا تھ آئی لینڈ کراچی

☆☆☆

سید معین الدین[1] ایڈووکیٹ لاہور

(۱)

۴؍اگست ۱۹۸۲ء (وفاقی مجلس شوریٰ کی افادیت ○ اس ادارے کا سیاسی اور احتسابی کردار)

محترمی مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مجلس شوریٰ کی تشکیل مستحکم جمہوری نظام کی طرف ایک تدریجی سفر ہے۔ دراصل جمہوریت بھی ہمارے اپنے معاشرتی اور نظریاتی پس منظر میں تعریف وتوضیح کی محتاج ہے۔مغربی جمہوریت کی بے لگام اکثریت کی حکمرانی مطلق ہمارے اساسی نظریات یعنی اسلام کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتی اور نہ ہی ہم مجرد اکثریت کی بناء پر کسی حرام کو حلال اور نہ ہی کسی حلال کو حرام قرار دے سکتے ہیں۔

مجلسِ شوریٰ اپنے مزاج کے اعتبار سے ایک نامزد ادارہ ہے کیونکہ یہ نمائندہ حیثیت کی بجائے اپنی ترجمان حیثیت کا مظہر ہے اور مجلس شوریٰ کا بھی تاریخی پس منظر ہے جو بالکل اس کی فطرت سے مطابقت رکھتا ہے۔ترجمانی کے فرائض مجلس شوریٰ نے تمام وکمال ادا کردیئے ہیں اور قوم کی ترجمانی کا حق اب بھی ادا کررہی ہے مجلس شوریٰ کے اس ترجمانی کے حق پر کوئی قدغن یا پابندی عائد کرنا اس مجلس کو تباہ کردینے کی مترادف ہے۔ترجمانی کے اختیارات کو بالواسطہ محدود کرنا (جیسے کہ بجٹ مجلس میں نہ پیش کرکے انتظامیہ نے کیا ہے) بھی اس مجلس کی افادیت کو برباد کردینا ہے۔میں یہاں بہت ہی اختصار سے چند اشارات کررہا ہوں۔

---

[1] لاہور کے مشہور ایڈوکیٹ جو صدر ضیاء الحق کے قائم کردہ وفاقی کونسل (مجلس شوریٰ) کے سرکردہ رکن اور اس ادارہ میں مکتوب الیہ کے ساتھی تھے۔

اب چونکہ مجلس شوریٰ کی صورت میں ایک قومی ادارہ تشکیل پا کر استحکام بھی حاصل کر رہا ہے۔اور ملکی سیاست میں ایک اہم کردار ادا کرنے کی طرف بڑھ رہا ہے تو چند ملک دشمن اپنی تخریب پسندی کی تسکین کے لئے اس ادارے کو برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ پرانے سیاستدان تو اپنی سیاسی موت کے ڈر سے مجلس شوریٰ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کیونکہ مجلس شوریٰ جہاں پرانی سیاست گری کا قلع قمع کر رہی ہے۔ وہاں نئی سیاسی قیادت کو پروان چڑھانے کا باعث بھی ہے اور یہی بات کرم خوردہ نااہل قیادت کو منظور نہیں۔

دوسرے ہماری ملکی انتظامیہ اپنی نااہلی۔فرض ناشناسی۔ بددیانتی رشوت خوری اور قانون شکنی پر کسی صورت پر کسی کو احتساب کا حق دینے کو تیار نہیں مجلس شوریٰ کی صورت میں انتظامیہ کی نااہلی دھاندلی بددیانتی اور رشوت خوری پر احتساب کا مؤثر نظام قائم ہو رہا ہے جو انتظامیہ کو کسی طور بھی قابل قبول نہیں۔لیکن احتساب و نگرانی کے بغیر انتظامیہ کا چلن درست نہیں کیا جاسکتا لہٰذا مجلس شوریٰ کا اپنے احتسابی کردار کو نہ صرف قائم رکھنا ہے بلکہ اسے زیادہ مؤثر بنانا اور تقویت دینا ہے۔ایک بات اور عرض کردوں کہ اگر مجلس شوریٰ تشکیل ہی نہ پاتی تو سیاسی طور پر حالات کچھ اور شکل اختیار کر سکتے تھے۔لیکن اب چونکہ مجلس شوریٰ ایک سیاسی ادارے کے طور پر معرض وجود میں آگئی ہے لہٰذا اس ملکی ادارے کا کامیاب سیاسی کردار ہی ملک میں سیاسی استحکام کا باعث ہوسکتا ہے اب مجلس شوریٰ کی ناکامی ایک بہت بڑا سیاسی المیہ ہوگا۔ جس کا وقتی ادراک نہایت ضروری ہے۔

ان حالات کا تقاضا ہے کہ ہم اہل شوریٰ ملک کو افراتفری سے بچانے کے ساتھ ساتھ بدنظمی۔ رشوت ستانی۔ بددیانتی اور انتظامیہ کی تطہیر کے لئے خود مجلس شوریٰ کو ایک فعال اور منضبط ادارے کے طور پر منظم اور مربوط کریں اور اس اہم کام کو جماعت بندی اور گروہ بندی سے بلند ہو کر صرف پاکستان کے استحکام۔ نفاذ اسلام اور انتظامیہ کو کاملاً دیانت دار ادارے میں تبدیل کرنے کے لئے ایوان کے اندر بے لاگ جدوجہد کی جائے تاکہ مجلس شوریٰ اپنی تشکیل کے مقاصد کو پورا کرنے کا باعث ہو۔اور ارکین شوریٰ بھی اپنے فرض کی ادائیگی کا حق ادا کر سکیں۔ میں اپنی انفرادیت کی نفی کرتے ہوئے صرف اس بات کا متمنی ہوں کہ کہ اگر مذکورہ بالا خطوط پر کام کرنا مقصود ہو تو سب دوست مل کر ایوان کے اندر حصول مقصد کے لئے ہم آہنگ جدوجہد کریں جس کا لائحہ عمل خود ہی مرتب کریں میں نے تو صرف ایک نقیب کے طور پر اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ نیازمند سید معین الدین

(۲)

۱۵ ستمبر ۱۹۸۸ء

(شیخ الحدیث کا سانحہ ارتحال ٭ تعزیت)

مولانا محترمی سمیع الحق صاحب، السلام علیکم، آپکے عظیم والد کے رحلت فرمانے کا جان کر ایک صدمہ ہوا کہ موجودہ دور صالحین سے یکسر خالی ہوتا جارہا ہے آپکے صدمہ کا مداوا تو کچھ نہیں ہوسکتا لیکن دوست واقف کار دکھ اور رنج میں برابر کے شریک ہوتے ہیں ہر شخص اپنے اپنے صدمات کے ترازو میں ایک دوست کے صدمہ کو تول کر اسکی گہرائی میں اتر جاتا ہے۔

بہر کیف آپکے والد محترم کے صدقہ جاریہ کے طور پر مدرسہ آپکے ہاتھوں میں ہے آپ بھی اس سے کسب فیض کر سکتے ہیں اور دنیا و آخرت میں اپنے لئے مقام اعلیٰ بنالیں۔اللہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین اور آپکو انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔ والسلام نیازمند معین الدین

مولانا معین الدین لکھوی[1] امیر جمعیۃ اہل حدیث پاکستان

میاں فضل حق ناظم اعلیٰ جمعیۃ اہل حدیث پاکستان

(شیخ الحدیث نے تجدید دین کا فریضہ ادا کیا O وفات پر خراج عقیدت)

۱۴ ستمبر ۱۹۸۸ء

حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ ایک ممتاز عالم دین، قومی راہنما اور ہمارے مقتدا تھے، دین وسیاست کی مسائل کو کتاب وسنت کے ذریعہ حل کرنے کے عظیم علمبردار تھے۔ تمام عمر دینی علوم اور دینی اقدار کو فروغ دینے میں وقف کر رکھی تھی اور اس دُھن میں عمر گذری۔ انکی علمی، تدریسی، دینی خدمات رہتی دنیا تک درخشاں رہیں گی۔ انکی راہنمائی میں ہم نے شریعت بل کو لے کر پورے پاکستان کے عوام کو بیدار کیا۔ اور گویا اس طرح ایک نئے طریقہ سے انہوں نے ملک میں تجدید واحیائے دین کا فریضہ ادا کیا۔ وہ ہمارے راہنما تھے ہمارے سرپرست تھے۔ ہمارا علمی، دینی، اور روحانی سرمایہ اور سہارا تھے۔ ان کی دعائیں ہمارے لیے بڑی حوصلہ افزاء تھیں۔ انکے اُٹھ جانے سے ہم ایک بہت بڑے سہارے سے محروم ہو گئے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور انکے پسماندگان کو انکے نقش قدم پر چل کر دین حق کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (مولانا) معین الدین لکھوی امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

دعاگو میاں فضل حق ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

☆☆☆

پروفیسر محمد معین الدین۔ کراچی

(شیخ الہند کی اسارت مالٹا O شریف حسین اور بے وفائی کرنے والوں کو غدار کہا O انگریزی سامراج کی ریشہ دوانیاں O شیخ الہند کی دوراندیشی انکی اعلیٰ سیاسی بصیرت سے روشنی حاصل کرنے کی ضرورت)

اکتوبر ۱۹۹۹ء

مکرمی جناب مولانا راشد الحق صاحب سلام مسنون۔ عرصہ ہوا آپ سے خط وکتابت کیے ہوئے۔ ستمبر 99ء کا "الحق" ملا۔ جس میں اسلام آباد میں تحفظ جہاد اور مجاہدین کانفرنس کی روداد پڑھی۔ اس مضمون میں جناب حامد میر ایڈیٹر اوصاف کی تقریر کے حوالہ سے چند باتیں گوش گزار کرنا چاہونگا۔ یہ واقعہ ہے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن کی اسارت مالٹا کے بارے میں۔ مولانا حرمین شریفین گئے اور وہاں انگریز سامراج کے خلاف پلان بنا رہے تھے۔ اور تجویز یہ تھی کہ غالب پاشا گورنر مکہ سے مل کر استنبول جانے کی راہ پیدا کی جائے۔ لیکن نیرنگی روزگار سے یہاں یہ ہوا کہ شریف حسین نے انگریزوں سے ساز باز کر کے یکا یک ترکوں کیخلاف بغاوت کردی اور اس بغاوت کے باعث عالم اسلام میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً مسلمانوں میں عربوں کی طرف سے بیزاری اور بددلی پیدا ہوئی۔ شریف حسین کی جاسوسی کے

---

[1] مولانا اور ان کے ساتھی میاں فضل حق اہل حدیث مسلک کے جید اور ممتاز رہنما تھے، ضیاء الحق مرحوم اور دیگر ادوار میں نفاذ شریعت وغیرہ کاموں میں بھرپور ساتھ دیا اور مشترکہ جدوجہد میں پیش پیش رہے۔

باعث شیخ الہند اور انکے رفقاء کو گرفتار کیا گیا۔اس گرفتاری کے بعد ان سے تفتیش کرنے کیلئے جو انگریزی فوجی مقرر ہوئے اس نے مولانا سے بہت سے سوالات کئے اوران سوالات میں سے ایک سوال یہ تھا کہ "شریف حسین کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟ "مولانا نے فرمایا وہ باغی ہے۔ اس موقع پر اس واقعہ کا ذکر بے محل نہ ہوگا۔کہ عربوں نے انگریز کے بہکانے میں آکر ترکوں سے جو بغاوت کی تھی (اور قدرت کیطرف سے جسکی سزا وہ آج بھگت رہے رہیں اور جس نے ملت اسلامیہ کی اجتماعی طاقت کو بکھیر کر رکھ دیا) حضرت شیخ الہند نے اس کا دردناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور خود بھی اس کا شکار ہوئے تھے ہندوستان آنے کے بعد آپ ایک مرتبہ مراد آباد تشریف لائے اور یہاں مسلمان رضاکاروں کی ایک جماعت کو عربی لباس میں دیکھا تو آپ نے کبیدہ خاطر ہو کر فرمایا یہ غداروں کا لباس ہے۔اس کو اتاردو "(ماخوذ از علمائے ہند کا سیاسی موقف)۔

شیخ الہند ہندوستان کی اہمیت سے آگاہ تھے۔اور وہ جانتے تھے کہ ہندوستان کی آزادی کے اثرات اسلامی دنیا اوران ایشائی ممالک پر جو مغرب کی استبداد کی چنگل میں پھنسے ہوئے تھے بڑے گہرے اور دوررس اثرات مرتب ہونگے۔اور متحدہ ہندوستان کی آزادی کی وجہ سے انگریز سامراج اسلامی دنیا میں اپنی ریشہ دوانیاں نہ کر سکے گا۔مولانا سعید احمد علمائے ہند کا سیاسی موقف میں رقم طراز ہیں۔انگریز نے جب تک ہندوستان پر قبضہ نہیں کیا تھا اسوقت تک ایران،افغانستان اور مشرق وسطیٰ میں بھی اسکے قدم نہ جم سکے۔تمام اسلامی ممالک میں انگریزی استعمار کی ریشہ دوانیوں کا اصل مرکز ہندوستان تھا۔اس لیے حضرت شیخ الہند کی نظر میں ہندوستان کی آزادی اور اس کیلئے فرقہ وارانہ اتحاد شرط اول تھی۔اس اتحاد کے بغیر ہندوستان کی آزادی اور ہندوستان کی آزادی کے بغیر اسلامی ممالک سے انگریزی استعمار کی ریشہ دوانیوں کا انسداد ناممکن تھا۔مولانا کی دور بین نظروں نے اسلامی ممالک کا جو نقشہ دیکھا تھا اور جو خواب دیکھا تھا۔وہ تو پورا نہ ہوسکا۔ لیکن آج جو کیفیت مشرق وسطی اور عرب ممالک کی ہے۔وہ حضرت کی دور اندیشی اوراعلیٰ سیاسی بصیرت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ہمارے بزرگوں نے اسلامی دنیا کیلئے جو خواب دیکھا تھا ہم ابھی تک اپنی کوتاہیوں،خود غرضیوں اور ناعاقبت اندیشیوں کی وجہ سے اس کی تعبیر حاصل نہ کر سکے۔اگر آج ہمارے حکمران اور سیاست دان انہیں خطوط پر سوچنا شروع کر دیں۔جن پر شیخ الہند اوران کے رفقاء سوچ رہے تھے۔تو اسلامی دنیا پر چھائے ہوئے سیاہ بادل چھٹ سکتے ہیں۔ہم پہلے مرحلہ میں پاکستان اور افغانستان کے مضبوط اتحاد کی کوشش کریں اوران تمام عرب ممالک سے جہاں امریکی اور انکے گماشتوں کی مداخلت ہورہی ہے اور عرب عوام کی آزادی اور خوشحالی کو پامال کیا جارہا ہے۔اوران پر ظالم اور عیاش حکمران مسلط کر دیئے گئے ہیں ان استعماری طاقتوں سے عرب عوام کو چھٹکارا دلایا جائے۔مغرب کی یہی کوشش رہی ہے اور اب بھی ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق نہ پیدا ہو۔ہماری اولین ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ ہم عوامی سطح پر اسلامی ممالک کے عوام کو متحد کریں اور اپنے زور بازو اور قوت ایمانی سے ان تمام استعماری قوتوں اور انکے گماشتوں کو شکست دیں جو کئی صدیوں سے مسلمانوں کی قوت فکر و قوت تخلیق کو منجمد کئے ہوئے ہیں اوران میں نہ تو رجائیت خوداعتمادی اور اولوالعزمی پیدا ہونے دیتے اور نہ ہی انکو اس قابل بنایا ہے کہ وہ سرمایہ دار ممالک اور اداروں (جنکی جڑیں زیادہ تر یورپ اور امریکہ میں ہیں) کی کاسہ لیسی سے پیچھا چھڑا سکیں۔اور جو اسلامی دنیا کی قدرتی ذخائر سے عرصہ سے بھرپور فائدہ اٹھارہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ ان پر ہمیشہ قابض رہیں۔ محمد معین الدین

شاہ معین الدین[1] مدیر معارف اعظم گڑھ انڈیا

(۱)

۱۸ر جون ۱۹۶۶ء (تبادلہ میں معارف کا اجراء)

مکرمی السلام علیکم۔ آپکا خط ملا، الحق کا پرچہ بھی موصول ہوا۔ انشاء اللہ جلد تبادلہ میں معارف جاری کردیا جائے گا۔

والسلام معین الدین

(۲)

۱۷ر ستمبر ۱۹۶۶ء (ڈاک کی خرابی ○ دوبارہ بھیجنے کی اطلاع)

مکرمی السلام علیکم۔ آپکا خط ملا، الحق آرہا ہے اس مہینہ سے معارف تبادلہ میں جاری کردیا گیا۔ پہنچنے کی رسید سے مطلع فرمایئے گا تاکہ اگر ڈاک کی خرابی کیوجہ سے نہ پہنچ سکے تو دوبارہ بھیجدیا جائے۔ والسلام معین الدین

☆☆☆

لیفٹیننٹ جنرل معین الدین حیدر[2] وفاقی وزیر داخلہ و گورنر سندھ اسلام آباد

(۱)

۲۶ر نومبر ۲۰۰۰ء (فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور اقلیتوں کے تحفظ کیلئے اقدامات پر غور)

مکرمی مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم۔ حکومت فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور پاکستانی اقلیتوں کے تحفظ جیسے اہم مسائل کو اولیت دے رہی ہے۔ اس سلسلے میں علماء اور مذہبی رہنماؤں کے تعاون اور مشوروں سے اہم اقدام اٹھائے جارہے ہیں۔ تاہم حکومت کی کوششوں کے باوجود کچھ وقفے کے بعد کوئی ایسا سانحہ پیش آجاتا ہے۔ جس سے اندرون ملک اور بیرون ملک پاکستان کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حال ہی میں تحت ہزارہ تحصیل بھلوال، ضلع سرگودھا، اور گاؤں گھٹیامیاں، تحصیل پسرور، ضلع سیالکوٹ میں اسی نوعیت کے افسوسناک واقعات رونما ہوئے ہیں۔ حکومت نے ان واقعات کے سلسلے میں چند گرفتاریاں کی ہیں اور حقائق تک پہنچنے کے لئے تحقیقات ہورہی ہے۔ حکومت کی خواہش ہے کہ مستقبل میں اس نوعیت کے واقعات نہ ہوں اور بیرون ملک اس تاثر کو تقویت نہ ملے کہ یہاں معمولی مذہبی اختلاف پر لوگوں کو قتل کردیا جاتا ہے۔ اسلام میں کسی بھی فرد کو ذاتی اور انفرادی حیثیت میں کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسلام مذہبی اقلیتوں کو کسی بھی دوسرے مذہب سے بڑھ کر تحفظ فراہم کرتا ہے۔ ایک مذہبی رہنما ہونے کی حیثیت سے پاکستانی معاشرے

---

[1] عظیم محقق مورخ اور مصنف جنہوں نے دارالمصنفین کے شان وشوکت کو اس کے بانی علامہ شبلی اور علامہ سلیمان ندوی کے بعد چار چاند لگادئے۔ وقیع علمی مجلہ معارف کے مدیر تصانیف کا ایک بڑا ذخیرہ چھوڑا۔

[2] لیفٹیننٹ جنرل (ر) جنرل مشرف کے دور کے سابق گورنر سندھ اور وفاقی وزیر داخلہ، حقانیہ میں پاک افغان کونسل کی تشکیل کے موقعہ پر مسلح نقاب پوش رضاکاروں کی تصویر میں اخبارات میں دیکھ کر بڑے پیچ و تاب کھا رہے اور میری گرفتاری کے احکام بھی جاری کر دئے، ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ٹی وی مذاکروں وغیرہ میں ایسے الجھے متضاد خیالات کا شکار رہے جو عموماً ایسے ریٹائرڈ لوگوں کا ہوتا ہے۔

میں آپ کو قدر اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔آپ سے درخواست ہے کہ آپ فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور اقلیتوں کے تحفظ کیلئے حکومت کی طرف سے کی گئی کوششوں کو موثر بنانے کیلئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پاکستانی معاشرے میں ایک سازگار ماحول پیدا کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔حکومت سمجھتی ہے کہ آپ پہلے ہی سے اس سلسلے میں کوشش فرمارہے ہیں۔لیکن حالیہ واقعات کے بعد اس سلسلے میں خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ خیراندیش لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) معین الدین حیدر

(۲)

(فرقہ وارانہ ہم آہنگی کیلئے مشاورت)

۲۳ دسمبر ۲۰۰۰ء

مکرمی مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم!فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ کیلئے علمائے کرام کی آراء سے استفادہ کرنے کے لئے وزارت داخلہ کی طرف سے متعدد اجلاس منعقد کئے گئے ہیں۔اس سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے موجودہ اور نئے پیش آنے والے مسائل کے بارے میں علمائے کرام سے مشاورت کے بعد متفقہ لائحہ عمل تیار کرنے کیلئے ۱۳ رجنوری ۲۰۰۱ء کو صبح دس (۱۰:۰۰) بجے پلاننگ ڈویژن ''پی'' بلاک، پاک سیکرٹریٹ، اسلام آباد کے آڈیٹوریم میں جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی، وزیر مذہبی امور کے تعاون اور اشتراک سے انشاء اللہ ایک میٹنگ منعقد کروانے کا ارادہ ہے[۱]۔آپ سے درخواست ہے کہ آپ فرصت نکال کر ملکی مفاد کی خاطر اس اہم میٹنگ میں شرکت فرمائیں۔

آپ کا مخلص لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) معین الدین حیدر

(۳)

(ناجائز اسلحہ کے خلاف منظم جدوجہد میں تعاون کی اپیل)

۲۸ رمئی ۲۰۰۱ء

محترم مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم۔جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ حکومت پاکستان صدق دل کے ساتھ شب وروز اپنی ذمہ داریاں پورا کرنے کے لئے کوشاں ہے۔عوام کے جان ومال کا تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔گذشتہ چند سالوں سے ملک میں فائرنگ کے لاتعداد واقعات کے نتیجے میں متعدد بے گناہ شہریوں کا بہیمانہ قتل ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔امن امان سے متعلق ہونے والے ان واقعات کے پس پردہ خطرناک جدید آتشیں اسلحہ کا آسان حصول اور اس کا آزادانہ استعمال جیسے عوامل کارفرما ہیں حکومت نے اس مسئلے سے نپٹنے کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے۔وزارت داخلہ نے فی الفور ناجائز اسلحے کے خلاف ایک موثر اور منظم مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔جس کا مقصد عوام کو شرپسند عناصر کے ہاتھوں یرغمال ہونے سے تحفظ مہیا کرنا اور ملک کو ناجائز اسلحے سے پاک کرنا ہے۔تاکہ ملک میں امن وامان کی صورتحال بہتر ہوسکے اور عوام کو پرسکون ماحول مہیا کیا جاسکے۔

اس مہم کی کامیابی کا انحصار حکومت وسیاسی سربراہان اور عوام کی مشترکہ کاوشوں ہی سے ممکن ہے۔لہٰذا ہماری یہ درخواست ہے کہ آپ حکومتی سطح پر کی جانے والی ان کاوشوں میں حکومت سے تعاون فرمائیں تاکہ ہم سب مل کر ملکی معاشرے کو ناجائز ہتھیاروں سے پاک کرسکیں اور بے گناہ عوام کو بے جا قتل ہونے سے بچاسکیں۔مجھے یقین ہے کہ آپ قانون کی بالادستی قائم رکھنے کیلئے اور ملک میں امن وعامہ کی صورتحال بہتر بنانے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور اثر ورسوخ کو استعمال کرتے ہوئے اپنی قومی ذمہ داری کو ضرور نبھائیں گے اور حکومت سے اس ضمن میں مکمل تعاون فرمائیں گے۔میں امید کرتا ہوں کہ اس اہم قومی کاوش میں آپ کی ذاتی اور آپ کی پوری تنظیم کی معاونت حاصل رہے گی۔تاکہ ناجائز اسلحہ کے خاتمہ سے امن وامان کی صورتحال بہتر ہوسکے۔شکریہ۔آپ کا خیراندیش معین الدین حیدر

---

[۱] ایسے میں ایک آدھ میٹنگوں میں شریک ہوکر ملک وملت کو درپیش مسائل پر اپنے تلخ وترش تاثرات کا اظہار کرتا ہے اور انتہاپسندی اور فرقہ واریت کے آڑ میں اہل حق دین اور جہاد کے بارہ میں ان لوگوں کے پالیسیوں پر تنقید کرتا رہا جو انہیں بے حد ناگوار گزرتا۔

خواجہ معین الدین محبوب گوریجہ[1] سجادہ نشین دربار فریدؒ

۶ رمئی ۲۰۰۱ء (خواجہ غلام فریدؒ کے عرس میں شرکت کی دعوت)

محترم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کے علم میں ہوگا کہ برصغیر پاک وہند کے عظیم روحانی پیشوا اور ہفت زبان صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے عرس مبارک کی صد سالہ تقریبات ۲۶ رجون سے ۲۹ رجون تک کوٹ مٹھن شریف میں نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ منائی جارہی ہیں۔ کیونکہ اس تمام دھرتی پر بزرگان دین اور صوفیائے کرام کی دینی وملی خدامت ناقابل فراموش ہیں۔ان بزرگان دین کی شب وروز محنتوں سے اسلام کو فروغ حاصل ہوا اور کفر والحاد کا یہ خطہ آج ہمارے سامنے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی شکل میں موجود ہے۔اس کے علاوہ کروڑوں مسلمان ہمارے ہمسایہ ممالک میں ان بزرگان کی خدمات کا ثبوت ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ عظیم صوفی بزرگوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے آپ بحیثیت مہمان خصوصی خواجہ فرید سیمینار بتاریخ ۲۸ رجون ۲۰۰۱ صبح ۱۰ بجے کوکوٹ مٹھن شریف تشریف لائیں۔آپ کی آمد اسلامی دینی حلقوں کے لئے باعث مسرت ہوگی اور ہمارے لئے باعث اعزاز۔ہم آپ کے واپسی جواب کے منتظر رہیں گے۔اس سلسلہ میں اگر جلدی آگاہ فرماسکیں تو انتظامات کو آخری شکل دینے میں ہمیں آسانی رہے گی۔

طالب دعا! خواجہ معین الدین محبوب

☆☆☆

محمد معین خان[2] (بی اے) عثمانیہ اسلام آباد

(۱)

۱۹ اپریل ۱۹۶۹ء (نومسلم علامہ محمد اسد کی کتاب کا ترجمہ)

محترمی سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ، علامہ محمد اسد کی کتاب "Islam of the Cron Hand" کے باب "The Shadow of the Crusades" کا ترجمہ عنوان کی مناسب تبدیلی کیساتھ پیش خدمت ہے۔عدیم الفرصتی کے باعث اس ترجمہ کے بھجوانے پر کافی تاخیر ہوگئی ہے۔اگر ممکن ہوسکا تو مئی کی اشاعت میں شامل فرمالیجئے۔ترجمہ کا نفس مضمون اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے ایک ہی اشاعت میں تسلسل کے ساتھ شائع کیا جائے تاکہ قاری کے دل پر تاثر کا سلسلہ قائم رہ سکے۔اب کتاب کے صرف دو ہی باب یعنی "The Spirit of the West" اور "The Open Road of Islam" باقی رہ گئے ہیں جن کا ترجمہ ہو چکا ہے صرف اس پر نظر ثانی کرنا باقی ہے۔کتاب کے آخری دو باب یعنی "The Spirit of the Sunnah" اور "Conclusion" کے ترجمے بعنوان 'اسلامی معاشرہ میں سنت کی اہمیت' اور 'ہماری تہذیبی پستی اور اسکا واحد علاج' رسالہ بینات کراچی میں ۱۹۶۳ء میں شائع کردیا جائے اس خصوص میں آپ اپنے مفید مشورہ سے ایما فرمائیں تو موجب تشکر ہوگا۔

والسلام خاکسار محمد معین خان

---

[1] سجادہ نشین دربار فرید کوٹ مٹھن راجن پور (م)

[2] بہت ہی قابل فاضل شخص جن کے مضامین اور ترجمہ کردہ حصے الحق میں شائع ہوتے رہے۔

(۲)

یکم مئی ۱۹۶۹ء (عقیدۂ مہدویت اور رجائیت پسندی)

عنایت فرمائے من زاداللہ عنایتکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گرامی نامہ مورخہ ۲۹ ،اپریل ۶۹ ،کل ملا۔ ادائیگی حج بیت اللہ پر میری مخلصانہ مبارکباد قبول فرمائیے۔ میرے ترجمہ کی تازہ قسط میں عقیدۂ مہدویت کا جو ضمنی ذکر آگیا ہے اس کے بارہ میں آپکا اندیشہ بہت بڑی حد تک درست ہے لیکن متعلقہ پیراگراف کو حذف کردینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مصنف کا اصل منشاء یک سر فوت ہو جائے گا۔ میری ناچیز دانست میں اس پورے پیراگراف کو حذف کرنے کے بجائے زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ (۱) عقیدۂ مہدویت کے بارہ میں مختصر سا حاشیہ لکھدیا جائے یا (۲) ترجمہ کے متن میں خفیف سی وضاحت وترمیم کردیا جائے۔ سیاق وسباق عبارت سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف کا منشاء یہ نہیں ہے کہ عقیدہ مہدویت کا سرے سے نفی کی جائے بلکہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی غلط رجائیت پسندی کی تردید کی جائے جو یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ یورپ پر اسلامی اثرات اپنا کام کرنے لگے ہیں اور عنقریب سارا یورپ آغوش اسلام میں آگریگا۔ چنانچہ میں نے مجوزہ بالا دو صورتوں میں دوسری صورت کو پسند کیا ہے کتاب کے اس پیراگراف کے ساتھ نظر ثانی شدہ ترجمہ پیش خدمت ہے۔ اور عریضہ میں نے بڑی عجلت میں لکھا ہے خدا کرے کہ وقت پر آپکو مل جائے۔ خاکسار: محمد معین خان

(۳)

۱۴ ؍جولائی ۱۹۷۰ء (مرعوب ذہنیت مغربی تہذیب کو مسائل کا حل سمجھتی ہے

O ایک خبیث روح جو نظریہ حیات کو تباہ کردیتی ہے)

محترمی! اسلام مسنون۔ گزشتہ چند ماہ دفتری مصروفیات میں کچھ اس درجہ الجھا رہا کہ ''الحق'' کی خدمت کیلئے موقعہ نہ نکال سکا۔ علامہ محمد اسد کی کتاب کی مزید اور آخری قسط پیش خدمت ہے۔ یہ کتاب کے دوسرے باب ''The Spirit of the West'' کا ترجمہ ہے۔ پہلے باب کی طرح اس باب میں بھی مصنف نے کہیں بڑی ادق اصطلاحیں استعمال کی ہیں مضمون اگرچہ خاصا طویل ہے لیکن بہت ہی سیر حاصل ہے اور ان لوگوں کیلئے سبق آموز ہے۔ جو اپنی مرعوب ذہنیت کے زیر اثر اپنی مشکلات کا حل مغربی تہذیب میں تلاش کرنے پر مصر ہیں۔ مغربی تہذیب ایک خبیث روح ہے جس سے چمٹ جاتی ہے اسکا ستیاناس کردیتی ہے اسکی سب سے پہلی اور سب سے کاری ضرب نظریہ حیات ''Idealogy'' پر پڑتی ہے اور نظریہ حیات کی تباہی سے قوموں کا جو حشر ہوا ہے اور ہو رہا ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ اگر اس ترجمہ کو ''الحق'' کی ایک ہی اشاعت میں جگہ دیدی جائے تو بہت مناسب ہوگا۔ اس سے وقت کی ایک اہم ضرورت پوری ہوجائیگی اور قاری کے ذہن پر مضمون کا تاثر مسلسل اور دیرپا رہے گا۔ والسلام خاکسار محمد معین خان

(علامہ محمد اسد کے مضامین مطبوعہ الحق)

- اسلام کا مقصد، منہاج (مترجم محمد معین خان) جلد ۵ شمارہ ۵
- اسلام میں حدیث اور سنت کا مقام جلد ۴ شمارہ ۱
- اسلامی اور مغربی تہذیب کا بنیادی فرق مترجم محمد معین خان ۱۲ اقساط جلد ۵ شمارہ ۱۱-۱۲
- اسلام کا مقصد و منہاج (مترجم محمد معین خان) جلد ۵ شمارہ ۴
- تقلید مغرب ایک اخلاقی اور ثقافتی روگ (فتنہ تہذیب مغرب مترجم محمد معین خان) جلد ۴ شمارہ ۴
- مسلمان اور مسئلہ تعلیم مغربی طرز تعلیم کے اثرات (مترجم محمد معین خان) جلد ۴ شمارہ ۵
- مغرب کی اسلام دشمنی (مترجم محمد معین خان) جلد ۴ شمارہ ۸

مولانا مغفور اللہ صاحب۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ

(مکتوب مکہ مکرمہ)

۱۵/ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

حضرت محترم المقام السید سلطان محمود صاحب ناظم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حفظہ اللہ آمین۔ السلام علیکم بعدہ کہ ہم تادم تحریر بفضلہ تعالیٰ خیریت اور عافیت سے ہیں اور امید ہے کہ آپ بھی بخیریت ہونگے۔ حالات حالیہ یہ ہے کہ ہم دونوں ساتھیوں نے عمرہ اور حج کے سب افعال بفضلہ تعالیٰ ادا کئے۔ اور اب بھی مکۃ المکرمہ میں ہیں۔ آپ صاحب کیلئے اور حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم اور سب مدرسین اور طلباء کرام کیلئے ہم نے مقامات مقدسہ میں دعا کیا ہے اور آپ سے درخواست ہے کہ ہمیں اپنے ادعیہ میں شامل کیجئے۔ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم اور مولانا الحافظ انوار الحق صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا حافظ محمد ایوب صاحب اور سب اہل پرسان کو تحیۂ سلام قبول ہو۔

العبد الاحقر مغفور اللہ بقلم خود از مکۃ المکرمہ

پتہ:- معلم احمد شیر پنجابی محلہ شامیہ المکۃ المکرمہ سعودی عرب

☆☆☆

مکتبہ بیت العلم

(کتاب مبادیات حدیث ○ جاندار تصاویر سے خالی نصابی کتابیں)

۲۰/دسمبر ۲۰۰۵ء

محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آنجناب بخیر و عافیت دین عالی کی محنت میں ساعی و کوشاں ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کی محنتوں میں اخلاص عطا فرما کر قبول فرمالیں۔

آپ کی خدمت میں کتاب مبادیات حدیث بطور ہدیہ بغرضِ اصلاح و دعا پیش کی جارہی ہے امید ہے شرف قبولیت سے نوازیں گے۔ مکتبہ ہذا کی کتاب عام اصلاحی مضامین، خواتین، بچوں اور نئی نسل کے نوجوانوں کی تربیت پر مشتمل شائع ہوتی ہے، مثلاً ادارے نے اسکول کے لیے جاندار کی تصاویر سے خالی کتب اردو میں ترتیب دیا ہے۔ الحمد للہ! چند ابتدائی درجات کی کتابیں شائع بھی ہو چکی ہیں۔ نہایت ہی ادب سے عاجزانہ گزارش ہے کہ اس کتاب میں اور ہماری دیگر کتابوں میں جو کمی کوتاہی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں اور اپنے حلقۂ احباب کی تقریبات وغیرہ میں ھدیہ دیتے وقت اس کتاب کو یاد رکھ کر متعارف فرمالیں تو زہے نصیب۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نافع بنا کر اپنی بارگاہِ عالیہ میں شرف قبولیت سے نوازے (آمین)

نوٹ: آپ کو ہماری مزید کتب منگوانی ہوتو لفافے پر دیئے گئے پتے پر رابطہ فرما سکتے ہیں، مزید معلومات کے لیے فون نمبر یہ ہیں:

497-6339,497-6073,272-6509

(0300)268-7120, (0300) 216-1927

جزاکم اللہ خیرا فقط والسلام احباب مکتبہ بیت العلم

۱؎ کالا ڈھاکہ سے تعلق رکھنے والے مولانا مغفور اللہ دارالعلوم حقانیہ کے جامع منقول والمعقول اساتذہ میں سے ہیں اور اس وقت دورۂ حدیث کے اعلیٰ کتابیں پڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تواضع، تقویٰ، علمی تبحر ورسوخ کے اعلیٰ صفات سے نوازا ہے۔ دارالعلوم حقانیہ سیدو شریف سوات سے ۱۳۸۶ھ میں فراغت پائی یکم شوال ۱۳۹۰ھ سے دارالعلوم میں تقرر رہا۔ یہ خط انہوں نے دارالعلوم کے مرحوم ناظم مولانا سلطان محمود کے نام مکہ مکرمہ سے بھیجا تھا۔

مولانا مقصود اقبال چشتی قادری
خطیب داتا گنج بخش لاہور

۱۵/جولائی ۱۹۹۳ء (شکست خوردہ سیاستدانوں سے ہٹ کر اسلامی قوتوں کو آگے لانے کا مشن)

محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید عزہ سینیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی۔ آپ نے جو مقدس مشن شروع کیا ہے وہ راقم کے دلی جذبات کی مکمل ترجمانی ہے ہمارے شکست خوردہ سیاستدان صرف اپنے ذاتی مفاد کیلئے غیر اسلامی قوتوں کو آگے لانا چاہتے ہیں۔ اور آئے دن نیا بحران پیدا کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''والصلح خیر'' کے تحت آپ نے جس مبارک مشن کو شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ اسی میں آپکو کامیاب فرمائے۔ علاوہ ازیں آپ ان علماء سے بھی مذاکرات کریں جو کہ صرف اپنی سادہ لوحی کی بنا پر ان سیاستدانوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو کامیاب فرمائیں۔ آمین مقصود اقبال

☆☆☆

جناب ممتاز احمد[۱] شکاگو یونیورسٹی امریکہ

(۱)

۲۰ مئی ۱۹۷۵ء (تحقیق مطالعہ اور دینی تعلیم کے بارہ میں شیخ الحدیث سے انٹرویو[۲])

برادر عزیز و محترم سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم! آپ کا خط اور الحق کے پرچے ملے۔ اس عنایت کے لئے میں بے حد ممنون ہوں۔ ''میری طالب علمانہ اور مطالعاتی زندگی[۳]'' کے موضوع پر اگر مزید علماء کے جوابات بھی آپ نے چھاپے ہوں تو براہ کرم وہ پرچے بھی عنایت فرمادیں۔ اس کے علاوہ مدارس کے نظام تعلیم پر، علماء کی خدمات اور ان کے سوانحی حالات سے متعلق جن پرچوں میں مضامین چھپے ہوں اور وہ پرچے با آسانی دستیاب ہو سکیں تو وہ بھی بھجوادیں۔ اگر آپ کے پاس ان پرچوں کی زائد کاپیاں نہ ہوں تو یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ آپ یہ لکھ دیں کہ الحق کا باقاعدہ فائل کراچی میں کہاں دستیاب ہو سکتا ہے؟ نیز دارالعلوم حقانیہ سے متعلق کوئی تعارفی لٹریچر آپ نے نہیں بھجوایا۔ براہ کرم زحمت ضرور فرمایئے اور دارالعلوم سے متعلق پمفلٹ وغیرہ ضرور بھجوائیں جن میں نصاب تعلیم، اساتذہ اور طلبہ کے بارے میں کچھ معلومات اس کی عہد بہ عہد ترقی وغیرہ پر معلومات مل سکیں۔

''وائس آف اسلام'' کے کچھ پرچے آپ کی خدمت میں بھجوا رہا ہوں۔ آپ کا نام میں نے مستقل Complimentary List میں لکھوادیا ہے۔ چنانچہ اب وائس آف اسلام انشاءاللہ باقاعدہ آپ کے پاس آتا رہے گا۔ میں نے اپنے نوٹس کی مدد سے مولانا محترم کی گفتگو مرتب کر لی تھی۔ مرتب کردہ گفتگو دینی تعلیم سے متعلق ہے۔ اس کا فوٹو آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ اگر میری یادداشت نے کہیں ساتھ نہ دیا ہو اور

---

[۱] ممتاز سکالر اور بین الاقوامی امور کے ماہر تجزیہ نگار، بصر و محقق پاکستان کے شہر گوجر خان سے تعلق ہے مختلف علمی تحقیقی میدانوں میں کام کرتے کرتے امریکہ پہنچ گئے اور وہاں شکاگو ہومتن وغیرہ اہم یونیورسٹیوں میں درس و تدریس کا کام کیا اس وقت امریکہ ہی کے یونیورسٹی میں اعلیٰ خدمات انجام دے رہے ہیں مرتب سے بہت ہی دیرینہ تعلق اور محبت رکھتے ہیں مگر ایک عرصہ سے رابطے منقطع رہے مگر ان ایام میں انکا اچانک فون آیا اور یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی کہ وہ سال کا کچھ عرصہ اسلام آباد کی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں گزاریں گے۔

[۲] ماہنامہ الحق جلد ۱۰ شمارہ ۸، جولائی ۱۹۷۵ء ملاحظہ فرمائیں۔

[۳] مشاہیر اہل علم سے میں نے ان کی علمی اور مطالعاتی زندگی کے بارہ میں ایک سوالنامہ کے ذریعہ سوالات کئے تھے اہم مشاہیر نے ان کے جوابات دیئے جو الحق میں شائع ہونے کے بعد اسی نام سے کتابی شکل میں شائع ہوئے اس میں بڑی کارآمد چیزیں ہیں دینی اور علمی تعلیمی اداروں میں اسے لازمی مطالعاتی کورس کا حصہ بننا چاہیے۔

مرتب کرنے میں مجھ سے کوئی سہو ہوگیا ہو تو مولانا سے کہیں کہ مجھے معاف فرما دیں۔ اگر اس میں مولانا محترم کوئی ترمیم یا اضافہ فرمانا چاہئیں تو مجھے خوشی ہوگی۔ آپ اسے جس طرح چاہیں استعمال کریں اور الحق میں بھی چھاپ دیں لیکن اس پر میرا نام نہ لکھیں مناسب سمجھیں تو یہ نوٹ دے دیں کہ کراچی سے مولانا محترم کے ایک نیازمند اپنے تحقیق مطالعے کے سلسلے میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تاکہ مدارس کے نظام تعلیم پر مولانا سے استفادہ کرسکیں۔ ان سے مولانا کی گفتگو کے نوٹس ہم الحق میں چھاپ رہے ہیں۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلاتکلف حکم کیجئے۔ آپ کی محبت اور مولانا محترم کی شفقت کا نقش دل پر ابھی تک باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔ مولانا محترم کی خدمت میں السلام علیکم اُن سے درخواست ہے کہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آپ کا دینی بھائی ممتاز احمد

(۲)

۱۳؍جون ۱۹۷۵ء

برادر عزیز و محترم سمیع الحق صاحب۔ سلام ورحمت۔ اُمید ہے آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔ بہت دن ہوئے میں نے آپ کی خدمت میں جناب مولانا عبدالحق صاحب سے ملاقات کی روئداد کی نقل بذریعہ رجسٹری بھیجی تھی۔ ابھی تک اس کی رسید نہیں ملی۔ اس لئے تشویش ہو رہی ہے کہ آپ کو تو خط ملا بھی ہے یا نہیں۔ نیز خط میں میں نے کچھ چیزوں کی درخواست کی تھی۔ امید ہے آپ اپنی پہلی فرصت میں ان دونوں امور کے بارے میں مطلع فرمائیں گے۔ مولانا محترم کی خدمت میں السلام علیکم نیازمند ممتاز احمد

(۳)

ازکراچی ۲؍جولائی ۱۹۷۵ء (وائس آف اسلام کے شمارے)

برادر عزیز و محترم۔ آپ کا خط بھی ملا اور الحق کا پیکٹ بھی۔ اس عنایت کے لئے بے حد ممنون ہوں۔ آپ کا خط کئی روز تک نہیں آیا تو میں مایوس ہو چلا تھا۔ وائس آف اسلام کے کچھ گزشتہ شمارے آپ کی خدمت میں روانہ کئے جا چکے ہیں۔ میں نے خود اپنے سامنے پیکٹ بنوا کر پوسٹ کرا دیا تھا کہ خود کو تسلی رہے۔ اب ہر ماہ یہ پرچہ آپ کی خدمت میں باقاعدگی سے آتا رہے گا۔

الحق مجھے آپ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن، یونیورسٹی روڈ کراچی نمبر 12 ہی کے پتے پر بھیجیں۔ میرے لائق اگر کوئی خدمت ہو تو بلاتکلف حکم فرمائیں۔ میں انشاء اللہ ستمبر کے وسط تک امریکہ چلا جاؤں گا۔ اس سے قبل اگر گھر آیا تو شائد آپ سے ملاقات ہو جائے۔ والد محترم کی خدمت میں میری جانب سے سلام عرض کر دیں اور یہ درخواست بھی کہ اس ناچیز کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ نیازمند ممتاز احمد

(۴)

ازکراچی ۲۴؍ستمبر ۱۹۷۵ء (شیخ الحدیث کی صحت کے بارہ میں تشویش O ملاقات کے گہرے تاثرات)

برادر عزیز و محترم سمیع الحق صاحب۔ سلام ورحمت۔ آج کی ڈاک سے الحق کا تازہ پرچہ ملا تو معلوم ہوا کہ حضرت مولانا محترم کی صحت گذشتہ دنوں اچھی نہیں رہی۔ پڑھ کر بہت تشویش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مولانا محترم کو صحت وتندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور اُن سے دین کی بیش از بیش خدمت لے (آمین) یہ معلوم کر کے اطمینان ہوا کہ اب تو پہلے سے بہتر ہیں۔ لیکن جیسا کہ ڈاکٹروں نے بتایا ہوگا اس مرض میں احتیاط کی بہت ضرورت ہے خصوصاً آرام کی اور مصروفیات میں کمی کی۔ یہ احتیاط آپ ہی کر سکتے ہیں۔ آئندہ ان کی مصروفیات کے پروگرام اس طرح طے کیجئے کہ ان پر بار نہ ہو۔ مولانا محترم کی خدمت میں اس حقیر کا سلام عرض کر دیں۔ میرا تحقیقی کام چونکہ ابھی تک مکمل نہ ہو سکا تھا اس لئے امریکہ جانے کا پروگرام نومبر کے آخر تک ملتوی ہو گیا ہے۔ عید پر چند دنوں کے لئے پنڈی آنے کا خیال ہے اگر وقت ملا تو انشاء اللہ

نیاز کے لئے حاضر ہوں گا ورنہ پیشگی معذرت قبول کرلیں۔آپ سے اور مولانا محترم سے ملاقات اگرچہ بہت ہی مختصر رہی لیکن یقین جانیئے اس کا اتنا پیارا اور گہرا تاثر میرے دل پر نقش ہے کہ جیسے برسوں کی ملاقات رہی ہو۔اس تعلق کو بھی میں اللہ کی دین سمجھتا ہوں۔مولانا محترم کے بے شمار نیازمندوں کی طرح میں بھی ان کی صحت کے لئے ہر وقت دعا گو ہوں۔ والسلام ممتاز احمد

(۵)

۱۰ رمئی ۱۹۷۷ء (اسلام اور جدیدیت کے پس منظر میں اسلامی تعلیم کے مسائل پر لیکچرز O یونیورسٹی شکاگو کی لائبریری O غنڈوں کا شہر)

برادر عزیز و محترم۔سلام مسنون۔امید ہے آپ بفضل تعالیٰ خیریت سے ہوں گے۔اور اب تک اس خاکسار کو بھولے نہ ہوں گے۔میری خواہش تھی کہ امریکہ روانگی سے قبل ایک بار پھر آپ کی اور مولانا محترم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں لیکن ایک تو روانگی کے سلسلے میں تیاری کی مصروفیت بہت زیادہ تھی۔دوسرے لندن میں ہفتہ بھر رُکنے کا پروگرام بن گیا۔آپ نے میرے اس خط کے جواب میں جو میں نے مولانا محترم کی صحت کے بارے میں لکھا تھا،شائد کراچی تشریف لانے کا ذکر کیا تھا۔تاہم میں اُن دنوں میں کراچی سے آچکا تھا۔معلوم نہیں آپ پھر گئے یا نہیں۔سیمنار ابھی تک تو ٹھیک چل رہا ہے۔پہلے تین ماہ میں زیادہ تر امریکہ اور یورپ کے چند بڑے بڑے مستشرقین کے لیکچرز کے پروگرام رہے۔ان لیکچرز کا موضوع اسلام اور جدیدیت کے پس منظر میں اسلامی تعلیم کے مسائل تھا۔البتہ اپریل سے ہم لوگوں کا کام شروع ہو چکا ہے۔ایران اور مصر اور ترکی کے مدارس دینیہ پر پیپرز پڑھے جا چکے ہیں۔لیکن یہ ابھی ڈرافٹ کی شکل میں ہیں۔میری باری 17 مئی کو ہے انشاء اللہ پہلے پیپر میں پاکستان کے مدارس عربیہ کا ابتدائی تعارف کراؤں گا۔اس کے بعد دوسرے پیپر میں چند بنیادی مسائل اٹھانے کی کوشش کروں گا۔میری کوشش یہی ہے کہ ان مسائل کو سمجھنے کی کوشش کروں نہ کہ ان پر اپنی رائے دوں۔

یونیورسٹی آف شکاگو کی لائبریری اتنی بڑی ہے کہ آپ دیکھیں تو بس کھو کے رہ جائیں۔خاص کر قدیم اور جدید اسلامی علوم پر بہت ہی نادر اور نایاب کتب ہیں۔دنیا کی ہر زبان میں اسلامی علوم پر تحقیق کرنے والوں کے لئے بے حد قیمتی جگہ ہے۔پاکستان پر بھی کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے بلکہ وہ کتابیں جو پاکستان میں کبھی چھپی تھیں اور وہاں کسی لائبریری میں دستیاب نہیں ہو رہی تھیں۔یہاں موجود ملیں۔ہندوستان سے چھپنے والی اردو اور دیگر زبانوں کی کتب بھی مسلسل آتی رہتی ہیں۔ایک یونیورسٹی ہی یہاں کام کی چیز ہے باقی سارا شہر تو غنڈوں اور جرائم پیشہ لوگوں پر مشتمل ہے۔امریکہ میں شائد سب سے زیادہ جرائم شکاگو ہی میں ہوتے ہیں۔پولیس اور سیکورٹی کے تمام تر انتظامات کے باوجود آئے دن قتل اور ڈاکے ہوتے ہیں۔اللہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

میں چند چیزیں تو اپنے ساتھ لے آیا تھا تاہم ایک اہم چیز نہ لا سکا۔وہ ہے وفاق المدارس العربیہ کے بارے میں کچھ معلومات خاص کر یہ کہ اس کا موجودہ انتظامی ڈھانچہ کیا ہے؟ نیز اگر وفاق کے زیر اہتمام ہونے والے امتحانات کے چند سالوں کے پرچے اگر مل سکیں اور اگر آپ بسہولت بھجوا سکیں تو عنایت ہوگی۔نیز کیا یہ ممکن ہوگا کہ الحق جب سے چھپنا شروع ہوا ہے تب سے لے کر اب تک اس کا اشاریہ مضامین اگر مرتب ہو چکا ہو تو اس کی ایک کاپی مجھے بھجوا دیں۔

<u>شکاگو اور مسلمانوں کی سرگرمیاں</u>: شروع شروع میں آکر یہاں بہت بوریت ہوئی تھی۔مگر اب بہت سے لوگوں سے تعارف ہو چکا ہے اس لئے دل لگ گیا ہے۔میری اہلیہ اور بچہ انشاء اللہ ہفتہ عشرہ تک یہاں پہنچ رہے ہیں۔یونیورسٹی سے کوئی سات میل دور ایک مسجد ہے جو یہاں مقیم عرب مسلمانوں نے بنائی ہے۔حکومت مصر نے الازہر کے ایک عالم کو امامت و خطابت کیلئے بھیجا ہوا ہے۔جمعہ کی نماز کے لئے

وہاں جاتا ہوں۔ نیز ایک مسلم کیمونٹی سنٹر بھی ہے جس پر پاکستان ہندوستان سمیت دنیا بھر کے مسلمان شامل ہیں۔ یہاں اتوار کو اجتماع ہوتا ہے جہاں مسلمان بچوں کو جنہیں یہاں کے اسکولوں میں دینی تعلیم کا موقع نہیں ملتا۔ انگریزی زبان میں دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ جس طرح عیسائی اتوار کے اتوار گرجے میں جاتا ہے اسی طرح یہاں مسلمان بھی ہر اتوار کو اس سنٹر میں جمع ہوتے ہیں۔ خیر یہ بھی بہت غنیمت ہے۔ مولانا محترم کی صحت کے بارے میں لکھیئے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے دین کی بیش از بیش خدمت لے۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا تکلف حکم فرمائیں۔ اگر کسی کتاب کی ضرورت ہو جو آپ کو وہاں دستیاب نہ ہو رہی ہو تو حکم فرمائیں میں فوٹو کرا کے بھجوا دوں گا۔ اس کے علاوہ کوئی اور خدمت اگر میں کر سکوں۔ تو اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھوں گا۔ ملک کے حالات اخبارات سے معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا کرم فرمائے۔ مولانا محترم کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دیں اور یہ درخواست بھی کہ اس خاکسار کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ یہاں کے ماحول میں رہ کر بھی دین کی کوئی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آپ کا بھائی ممتاز احمد

میں نے ایک پیپر "Legitimacy of Political Power in Islam" کے موضوع پر ایک کورس کیلئے لکھا ہے اگر گرمیوں کی چھٹیوں میں فرصت ملی تو ترجمہ کر کے الحق کیلئے بھجواؤں گا آپ کی رائے اور تبصرے کا بھی انتظار کروں گا اس میں میں نے یہ argue کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلامی نظریات میں موجود حکمرانوں کی Legitimacy اور Political System کی Legitimacy میں واضح فرق ہے اور دونوں کو خلط ملط نہیں کرنا چاہیے۔

(۶)

(اسلام اور معاشرتی تبدیلی پر سیمینار O امریکی یونیورسٹیوں پر اسلام پر تحقیقی کام کا جائزہ O علامہ مشرقی ہماری قومی تاریخ کے بستر پر بوٹوں سمیت چڑھ گئے تھے)

۱۴ر جولائی ۱۹۷۶ء

برادر عزیز و محترم سمیع الحق صاحب۔ سلام و رحمت۔ بہت دنوں سے آپ کا خط اور پیکٹ ملا ہوا ہے۔ معافی چاہتا ہوں کہ جواب میں تاخیر ہوگئی۔ مئی کے آخر میں اہلیہ اور بچے یہاں پہنچ گئے تھے۔ کچھ تو ان لوگ کے آنے کی معروفیت رہی اور کچھ پڑھائی وغیرہ کا کام بھی ان دنوں زیادہ رہا۔ آپ نے جو چیزیں بھیجی تھیں۔ ان کے لئے بہت بہت ممنون ہوں۔ اللہ آپ کو جزا دے (آمین) میں ڈاک خرچ کے طور پر دس ڈالر کا ایک ڈرافٹ بھیج رہا ہوں۔ یہ آپ کے نام کا ہے۔ آپ بنک میں اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرالیں۔

"اسلام اور معاشرتی تبدیلی" پر سیمنار چھ ماہ چلنے کے بعد اب ختم ہو گیا ہے۔ دوبارہ 1977ء کے موسم سرما میں شروع ہوگا۔ اس دوران میں شرکاء اپنے نتائج تحقیق لکھیں گے۔ میں نے ابھی باقاعدہ لکھنا شروع نہیں کیا۔ البتہ ابتدائی مواد کو منظم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ دعا کیجئے کچھ کام کی چیز تیار ہو جائے۔ میں نے اس کے علاوہ جو اسلام کے نظریہ سیاسی پر مقالہ لکھا تھا وہ انگریزی میں ہے۔ فی الحال ترجمہ کرنے کی فرصت نہیں۔ انشاء اللہ وقت ملا تو ترجمہ کر کے بھیجوں گا۔ ان دنوں میں یہ سوچ رہا تھا کہ امریکہ کی مختلف یونیورسٹیوں میں اسلام کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق اور تعلیم و تدریس کے سلسلے میں جو کام ہو رہا ہے۔ اور جس انداز سے کام ہو رہا ہے اُس پر ایک تاثراتی انداز کی تحریر لکھ کر "الحق" کے لئے بھیجوں۔ دراصل یہ خط لکھنے میں تاخیر بھی اسی وجہ سے ہوئی۔ خیال تھا کہ ذرا فرصت ملے تو یہ کام کر کے خط کے ساتھ ہی بھیجوں گا۔ تاہم ان دنوں لکھنے پڑھنے کے دوسرے کام اتنے پڑے ہیں کہ فی الحال یہ بھی نہ ہو سکا۔ البتہ آپ سے وعدہ ہے کہ انشاء اللہ

جون میں فرصت ملی یہ چیز ضرور لکھوں گا۔ دراصل میں چاہتا ہوں کہ کچھ دوسری بڑی یونیورسٹی کے بارے میں بھی اس دوران میں معلومات حاصل ہو جائیں۔ ملک کے حالات سے بہت دنوں سے بے خبر ہوں۔ یہاں نوائے وقت، جنگ اور ڈان اور پاکستان ٹائمز باقاعدگی سے By Air آتے ہیں۔ لیکن دیکھنے کی فرصت نہیں ملتی۔ البتہ چند دن قبل اتفاق سے نوائے وقت کا ایک جون کا پرچہ نظر آ گیا جس میں مفتی محمود صاحب کا "دینی مدارس" پر ایک مضمون تھا۔ میں نے اس کا فوٹو لے لیا تھا۔

<u>حضرت مولانا سے مختصر ملاقات کا تاثر اور قلبی تعلق:</u> امید ہے مولانا محترم کی صحت اب بفضل تعالیٰ اچھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ صحت وتندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے دین کی خدمت کی توفیق دے (آمین) ان سے مختصر سی ملاقات کا تاثر بھی اتنا گہرا ہے کہ اُن سے اور آپ سے ایک قلبی تعلق سا محسوس ہوتا ہے۔

<u>علامہ مشرقی معروضی ہمدردانہ مطالعہ کے مستحق ہیں:</u> کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ پاکستان یا ہندوستان میں علامہ مشرقی پر کسی نے کچھ لکھا ہے؟ میں نے حال ہی میں "تذکرہ" اور کچھ دیگر تحریریں اُن کی دیکھی ہیں۔ مجھے اُن کی شخصیت بہت دلچسپ معلوم ہوتی ہے۔ چاہتا ہوں کہ خاکسار تحریک پر اور اُن پر کچھ لکھا جائے۔ علامہ مشرقی مرحوم، جو بقول ہمارے ایک دوست کے مسلمانوں کی قومی تاریخ کے بستر پر بوٹوں سمیت چڑھ آئے تھے، ایک ہمدردانہ اور معروضی مطالعے کے مستحق ہیں۔ آپ کی نگاہ میں اگر خاکسار تحریک پر یا اُن کی شخصیت پر کوئی تحریر ہو تو لکھئے گا۔

<u>اسلامی بنیادی تعلیمات اور تاریخ پر سلیبس:</u> اگلے کوارٹر میں میں انشاء اللہ شکاگو کے ایک کالج میں انڈر گریجویٹ امریکن طلبہ کو "An Introduction to Islamic Culture" کے نام سے ایک کورس پڑھا رہا ہوں۔ میرا ارادہ ہے کہ اس میں اسلام کی بنیادی تعلیمات وعقائد، رسول کریم ﷺ کی حیات مبارک اور تعلیمات، خلافت راشدہ کا مختصر تعارف، بنوامیہ اور بنوعباس کے دور حکومت میں علمی، فقہی اور تہذیبی سرگرمیاں، اور پھر اس کے بعد دور جدید میں اسلام کو درپیش مسائل (سیاسی، معاشرتی تہذیبی اور علمی وغیرہ) پر گفتگو کروں۔ کورس کا سلیبس بنا رہا ہوں۔ یہ تین ماہ کا کورس ہوگا اور ہفتہ میں دو گھنٹے کی ایک کلاس ہوگی۔ اپنے بارے میں دارالعلوم کے بارے میں اور والد محترم کے بارے میں حالات لکھئے گا۔ آپ کی بھابی اور بھتیجا سلام عرض کرتے ہیں۔ مولانا محترم کی خدمت میں ہماری طرف سے سلام عرض کر دیں۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حکم فرمائیں۔ آپ کا بھائی ممتاز احمد

(۷)

(اسلامی تہذیب پر مختصر کورس O امریکی نومسلم عمر فاروق کی ریڈیائی تقریر O لبنانی عیسائی مستشرق ایڈورڈ سعید کی مستشرقین پر تنقید اور تجزیہ سے امریکہ میں ہلچل)

۱۶ جنوری ۱۹۷۷ء

پیارے بھائی سمیع الحق صاحب سلام ورحمت۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے میرے گزشتہ خط کا جواب تاخیر سے دیا تھا لیکن میں تو آپ کی تاخیر کا ریکارڈ بھی توڑ رہا ہوں۔ میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں۔ دراصل گزشتہ کئی ماہ سے اس قدر مصروفیت رہی کہ سوچتا ہوں کہاں سے شروع کروں اور کہاں ختم کروں۔ اپنی پڑھائی کی مصروفیت تو لگی رہی اس کے ساتھ ہی میں نے یہاں ایک مقامی کالج میں ایک کوارٹر کے لیے "اسلامی تہذیب" پر ایک مختصر کورس بھی پڑھانا شروع کر دیا تھا۔ اس کے لئے تیاری کرنے میں بہت وقت لگ گیا۔ اس کے علاوہ گزشتہ چند ماہ میں سفر بھی بہت رہے۔ اس مصروفیت میں میں اپنا یہ وعدہ بھی پورا نہ کر سکا کہ آپ کو کوئی چیز لکھ کر بھجواتا۔ البتہ اس خط کے ساتھ اپنے

ایک دوست عمر فاروق کا ایک مضمون بھیج رہا ہوں۔ عمر فاروق امریکی نو مسلم ہیں اور یہاں شعبہ علوم اسلامیہ میں اصول فقہ پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔ بہت نیک نوجوان ہیں یہ دراصل تقریر ہے جو انہوں نے کینیڈا کے ریڈیو اسٹیشن سے نشر کی تھی۔ اردو ان کی اپنی ہے (ہے نا دلچسپ بات!) ان کے مضمون کی عبارت میں آپ کو ہر چند لفظوں بعد / جیسی لکیر نظر آئے گی جو ریڈیو نشریات میں بولنے کے دوران وقفے کی نشاندہی کرتی ہے۔ کتابت کے دوران اسے حذف کر دیں۔ کاتب کو ہدایت کر دیجئے گا۔ اس پر ایک مختصر تعارفی نوٹ میں نے صفحہ ۵ کی پشت پر لکھ دیا ہے۔ آپ اس کی زبان خود درست کر لیں۔

گزشتہ ہفتہ نیو یارک ٹائمز کے Book Review میں ایک لبنانی عیسائی مستشرق ایڈورڈ سعید کا اسلامی موضوعات پر حال ہی میں شائع ہونے والی کتابوں پر ایک تفصیلی تبصرہ شائع ہوا ہے جو بہت مزہ کی چیز ہے۔ اس نے مستشرقین کی ایک پوری نسل کی خوب خبر لی ہے اور یہ لوگ اسلام اور عالم عرب کو جس محدود نقطۂ نظر سے سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں اس پر نہایت جاندار تنقید کی ہے۔

<u>قدیم مستشرقین کا تعصب نئی نسل کا اعتراف:</u> ایڈورڈ سعید دراصل مستشرقین کی نئی نسل کے نمائندے ہیں جو پرانی نسل کے نمائندوں یعنی شناخت، گولڈزیہر، گونے بام، منٹگمری واٹ، برنارڈلیوس وغیرہ کے کام کو نیم رومانی اور نیم کلاسیکی اپروچ اور ایک چھپے ہوئے تعصب کا کام قرار دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ پرانی نسل کے مستشرقین نے نہ اسلام کے ساتھ انصاف کیا ہے اور نہ عالم عرب کے ساتھ بلکہ ان لوگوں نے اسلام اور مسلمانوں کو اپنے بنائے ہوئے تصورات Categories اور Classifications کے تحت سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ جو ایک بنیادی غلطی کی نشاندہی کرتی ہے۔ ایڈورڈ سعید کے اس تفصیلی او تجزیاتی تبصرے نے یہاں یونیورسٹی آف شکاگو میں اور دیگر ان علمی اداروں میں جہاں اسلام اور مسلمانوں پر کام ہو رہا ہے خاصی ہلچل پیدا کر دی ہے۔ نیو یارک ٹائمز میں ان کے اس تبصرے کے بعد کئی لوگوں نے تائیدی اور ناقدانہ خطوط بھی لکھے ہیں۔

کاش مجھے اپنے کاموں سے ذرا فرصت ملے تو الحق کے لئے شمالی امریکہ میں اسلام اور اسلامی علوم کے متعلق رجحانات ہے ان پر کچھ لکھ کر بھیج سکوں۔ اس دوران میں کئی نئی کتابیں بھی دیکھنے میں آئیں۔ کبھی فرصت پر انشاءاللہ ان کے بارے میں لکھوں گا۔

<u>۷۷ء کا الیکشن:</u> کل ہی یہ خبر ملی کہ ۷ مارچ کو پاکستان میں انتخابات ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نتائج کو ان لوگوں کے لئے بہتر بنائے جو اس ملک میں اسلام کو لانا چاہتے ہیں۔ کیا قبلہ مولانا انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں ان کی صحت کیسی ہے؟ ان کی خدمت میں میرا اسلام عرض کریں اور یہ درخواست بھی کہ اس ناچیز کے لیے دعا فرمائیں۔ اگر انتخابات زیادہ منصفانہ نہ ہی ہوں تب بھی ان کا محض وقت پر منعقد ہونا ہی غنیمت سمجھنا چاہئے۔ بھارت اور بنگلہ دیش میں انتخابات کے غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہونے کے بعد پاکستان میں اگر انتخابات وقت پر منعقد ہو گئے اور کوئی بڑی دھاندلی نہ ہوئی تو یہاں پاکستان کا وقار بہت بڑھ جائے گا۔ وقت پر انتخابات ہونے کی روایت تو ایک بار مستحکم ہو جائے۔

سردی ان دنوں خوب زوروں پر ہے نقطۂ انجماد سے بھی بیس درجہ کم درجہ حرارت ہوتا ہے۔ سڑکیں اور گلیاں برف سے رٹی ہوئی ہیں۔

نوائے وقت کے حالیہ پرچوں سے معلوم ہوا کہ المعبر اور الرشید نے دارالعلوم دیوبند پر اور دینی تعلیم پر خاص نمبر شائع کئے ہیں۔ اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو یہ پرچے مجھے بذریعہ SEA MAIL بھجوا دیں۔ میں آپ کو رقم بھجوا دوں گا۔ الحق مجھے اس کے بعد نہیں ملا یعنی آپ نے جو امتحانی پرچے بھیجے تھے ان کے ساتھ ملا تھا اس کے بعد نہیں ملا۔ بیوی اور بچے ٹھیک ہیں۔ اور سلام عرض کرتے ہیں۔ آپ کا بھائی ممتاز احمد

(۸)

(بھٹو کی بحرانی نفسیات اور قوم کی نفسیات میں ہم آہنگی O دینی مدارس کے بارہ میں تین نقطہ ہائے نظر پر مقالہ)

شکاگو۔ ۱۲؍ جنوری ۱۹۷۸ء

برادر عزیز و محترم سمیع الحق صاحب۔ سلام مسنون۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ معافی چاہتا ہوں کہ بہت مدت کے بعد آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ کچھ عرصہ قبل میں نے آپ کو ایک تفصیلی خط لکھا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمر فاروق عبداللہ کا ایک مضمون بھی بھیجا تھا۔ گزشتہ سال سے ہمارے ہاں لائبریری میں الحق بھی نہیں آ رہا۔ وجہ شائد یہ ہے کہ پی ایل 480 فنڈ کم ہو گیا ہے۔ آپ نے بھی اس دوران میں الحق کا کوئی شمارہ نہیں بھیجا۔

<u>بھٹو کی بحرانی نفسیات اور قوم کی تعجب انگیز حالت</u>: اس دوران میں ملک جس بحران کا شکار رہا اُس کی خبریں اخبارات وغیرہ سے ملتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائیں۔ آسمان سے گر کر کھجور میں اٹکنے والی صورت پیدا ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ تاہم بھٹو صاحب سے یہ خطرہ تو ہر شخص کو تھا کہ وہ جاتے جاتے ملک کو بھی بحران میں ڈال کر جائیں گے۔ وہ "خود مرد جہاں مرد" والی نفسیات کے آدمی تھے۔ تاہم مجھے تو اپنی قوم کی نفسیات بھی کچھ ایسی ہی لگتی ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ ایک شخص کا بددیانت، ظالم اور خائن ہونا صاف صاف ثابت ہو چکا ہے۔ اور لوگ ہیں کہ پھر بھی اُس کے لئے "جیوے جیوے" کے نعرے لگا رہے ہیں۔ اللہ ہی ہدایت دینے والا ہے۔ میرا کورس ورک ختم ہو چکا ہے اور اب میں پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے مجموعی امتحان کی تیاری کر رہا ہوں۔ اس مرحلے سے گزر گیا تو انشاء اللہ تھیسس پر کام شروع کروں گا۔ دعا کیجئے کہ بخیریت اور جلد ہی یہ کام ختم ہو۔ اس دوران میں، میں ایک مقامی کالج۔ کولمبیا کالج۔ میں ntroduction to Islam lCivilization کے نام سے ایک کورس بھی پڑھاتا رہا ہوں اور اگلے سمیسٹر میں بھی پڑھاؤں گا۔ اس سال گرمیوں میں پاکستان آنے کی ایک صورت بھی انشاء اللہ پیدا ہو رہی ہے۔ جولائی میں پیرس میں Sixth European Conference on Modern Sough Asian Studies منعقد ہو رہی ہے۔ انہوں نے کوئی چھ سات ماہ قبل مجھے بھی ایک مقالہ پڑھنے کے لئے لکھا تھا۔ کانفرنس کا ایک سیشن Aslam and Economic Development in Sough Asia پر ہے۔ اب انہوں نے شکاگو سے پیرس تک واپسی کا کرایہ اور اخراجات وغیرہ بھی دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ چنانچہ میرا ارادہ ہے کہ پیرس میں کانفرنس میں شرکت کے بعد ہفتہ بھر لندن رُکتا ہوا پاکستان بھی جاؤں۔ اہلیہ اور محمد فیصل تو شائد تین چار ماہ تک پاکستان رُکیں گے۔ لیکن میرا اپنا قیام دو ہفتے سے زیادہ نہیں ہوگا۔ اگر وقت ملا تو انشاء اللہ آپ سے ملنے بھی حاضر ہوں گا۔ ورنہ آپ راولپنڈی تو آ ہی سکتے ہیں۔ میں پیرس کی کانفرنس میں جو مقالہ پڑھ رہا ہوں اُس کا موضوع ہے۔ " Perceptions and attitudes of the ulama to problems and policies of economic development in Pakistan." یہ مقالہ اسی ریسرچ سروے پر مبنی ہے جو میں نے 1975ء میں پاکستان میں کیا تھا۔ انشاء اللہ یہ مقالہ جولائی ہی میں پیرس کے ایک علمی رسالے میں شائع بھی ہو جائے گا۔

<u>مدارس عربیہ کے بارہ میں مختلف نقطہ ہائے نظر تعلیمی کمیشنوں کی رپورٹیں</u>: اس وقت میں مدارس عربیہ پر ایک مقالے "Perspectives on Islamic Education" کے نام سے کام کر رہا ہوں۔ جس میں مدارس کے نظام تعلیم اور اس کے

متعلق مسائل پر گذشتہ سوڈیڑھ سو سال میں جو کچھ کہا اور لکھا گیا ہے اس کا جائزہ لینے کی کوشش ہوگی۔ میں نے اس میں تین مختلف نقطہ نظر سمونے کی کوشش کی ہے۔(۱) مدارس کے نظام تعلیم پر وہ تنقید جو جدیدیت پسند حلقے کی طرف سے کی گئی یعنی سرسید سے لے کر پروفیسر فضل الرحمان صاحب[1] تک، نیز اس میں حکومت پاکستان کے قائم کردہ تعلیمی کمیشنوں کی رپورٹیں بھی شامل ہوں گی جن میں مدارس پر تنقیدی تحریریں موجود ہیں۔(۲) دوسرا نقطہ نظر اُن لوگوں کا جو خود تو مدارس کے روایت میں شامل نہیں رہے تاہم اُنہیں اسلامی تعلیم کے موضوع سے خاص دلچسپی رہی ہے اور اس میں میں شبلی، سید سلیمان ندوی، ابوالکلام آزاد اور مودودی صاحب صاحب کی تحریروں کو لینے کا ارادہ رکھتا ہوں جو انہوں نے مدارس عربیہ پر لکھی ہیں۔(۳) تیسرا نقطہ نظر خود مدارس کے علماء کا ہے۔ اس میں کچھ تو تحریری مواد میرے پاس موجود ہے۔(جس میں الحق میں شائع شدہ سلسلہ مضامین "میری تعلیمی اور علمی زندگی" بہت مفید ثابت ہوا ہے) اور کچھ اُن زبانی انٹرویوز کو استعمال کروں گا جو میں نے 1975ء میں علماء کرام سے لئے تھے۔

امید ہے کہ مولانا محترم کی صحت اچھی ہوگی۔ اُن کی خدمت میں میری جانب سے سلام عرض کر دیجئے گا اور یہ درخواست بھی کہ میرے لئے دعا فرمائیں۔

<u>الحق کے انڈکس کی ضرورت:</u> یہ لکھئے کہ کیا آپ نے الحق میں شائع ہونے والے مضامین کا مجموعی انڈکس[2] الگ سے شائع کیا ہے؟ کیا ہر سال کے آخری شمارے میں گذشتہ سال کے دوران شائع ہونے والے مضامین کی فہرست شائع کی جاتی ہے؟ نیز کیا الحق کی مکمل فائل آپ کے ہاں موجود ہے؟ ان دنوں شکاگو میں سردی خوب زوروں پر ہے اور برف باری بھی خوب ہورہی ہے۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران تو دو دن گھر کے اندر بند رہے یہاں بالعموم پورے موسم سرما میں اوسطاً 77 انچ برف پڑتی ہے لیکن اس سال فروری کے پہلے ہفتے تک 73 انچ برف پڑ چکی ہے۔ اور ابھی مئی تک اور بھی پڑے گی۔ مشرقی ساحل کی کئی ریاستوں میں اور نیویارک میں تو ایمرجنسی declare ہو چکی ہے۔ اہلیہ اور محمد فیصل خیریت سے ہیں۔ امید ہے آپ بھی مع اہل وعیال خیریت سے ہوں گے۔ براہ کرم خط کا جواب جلدی دیجئے گا اور اگر سہولت ممکن ہو تو الحق کے کچھ پرچے By sea بھجوا دیجئے گا ورنہ انشاء اللہ جب جون رجولائی میں پاکستان آؤں گا تو لے لوں گا۔ والد صاحب کی خدمت میں میرا مودبانہ سلام عرض کردیں۔

یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ حال ہی میں نئی حکومت کے زیر اہتمام جو تعلیمی کانفرنس ہوئی تھی۔ اُن میں کیا مدارس عربیہ کی تعلیم پر بھی غور کیا گیا تھا؟ اگر آپ کو اس سلسلے میں کچھ معلومات ہوں تو لکھئے گا۔ یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آٹھویں جماعت سے عربی زبان کی تعلیم لازمی کردی گئی ہے۔ تاہم اگر چھٹی جماعت سے اس کا آغاز کیا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا۔

آپ کا بھائی ممتاز احمد

(۹)

(اسلام علماء اسلام اور معاشرتی ترقی کے بارہ میں عمومی تاثر کا ازالہ ۷۷ء کی تحریک میں علماء اور مدارس کا رول)

۱۰ رمئی ۱۹۷۸ء

برادر محترم مولانا سمیع الحق صاحب۔ سلام مسنون۔ آپ کا خط بہت دنوں بعد ملا۔ یہ معلوم کر کے تشویش ہوئی کہ حضرت مولانا محترم کی صحت ان دنوں اچھی نہیں ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہوں۔ اور خدمت دین کا کام سنبھالیں۔ مجھے آپ کی مصروفیات کا پورا

[1] مستشرقین کے پروردہ ڈاکٹر فضل الرحمان جنہوں نے ایوب خان کے دور میں اپنے متجددانہ اور ملحدانہ خیالات سے مسلمانوں میں شدید اضطراب پیدا کیا بالآخر حکومت نے عوامی دباؤ میں انہیں ہٹادیا ماہنامہ الحق نے ان کے فتنۂ تجدد کے تعاقب میں بحمد اللہ قائدانہ کردار ادا کیا اور ناچیز راقم کی ہمہ تن توجہ اس فتنے کے قلع قمع پر مبذول رہی الحق کے اس زمانہ کے فائلوں میں بڑا مواد مل سکتا ہے۔

[2] الحمد للہ بڑی محنت کے بعد الحق کے پینتالیس سال کا انڈکس جناب شاہد حنیف لاہور مرتب کردہ شائع کردیا گیا ہے ہر سال کا اشاریہ دسمبر کے شمارہ میں شامل ہوتا ہے اور مکمل فائل بھی الحق اور دارالعلوم کے ریکارڈ میں موجود ہیں (س)

احساس ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
میں آپ کو اپنے پیرس کانفرنس والے مقالہ کی ایک کاپی الگ بھجوا رہا ہوں۔ یہ مقالہ اسی سال فرانس کے ایک علمی رسالہ میں شائع ہو رہا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ اس میں میں نے یہ کہنے کی کوشش کی ہے کہ علماء کے بارے میں یہ جو عام تاثر پایا جاتا ہے کہ وہ قومی ترقیاتی مسائل کو اہمیت نہیں دیتے۔ یہ تاثر صحیح نہیں ہے۔ یہ بات یقیناً آپ کے علم میں ہوگی کہ غیر ملکی اور ملکی دونوں طرح کے معاشی ترقی کے موضوعات پر لکھنے والے مصنفین عام طور پر یہ بات کہتے آئے ہیں کہ اسلام معاشرتی ترقی کے راستہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ خاص طور پر علماء کا رویہ معاشرتی ترقی کے متعلق مثبت نہیں ہے۔ اس مقالہ میں میں نے اس MYTH کو توڑنے کی کوشش کی ہے اور یہ بات دکھانے کی کوشش کی ہے کہ معاشی ترقی اور اس سے متعلقہ مسائل کے بارے میں علماء کا رویہ نہایت مثبت ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ علماء معاشی ترقی کی ہر کوشش اور ہر پالیسی کو اسلامی اخلاقیات کے تابع سمجھتے ہیں۔ اس مقالہ پر آپ کے تبصرے اور تنقید کا منتظر رہوں گا۔
میں اہلیہ اور بچے کے ہمراہ انشاء اللہ یہاں سے جون کے پہلے ہفتہ میں پاکستان آؤں گا۔ چونکہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں مجھے پیرس کانفرنس میں شرکت کرنا ہے اس لئے پاکستان میں میرا قیام صرف تین چار ہفتہ ہی رہے گا۔ اس تھوڑے سے وقت میں مجھے پنڈی، لاہور، کراچی میں بہت سے کام کرنا ہیں اور کچھ Documetns جمع کرنا ہیں۔ تاہم اگر ایک آدھ دن کی فرصت ملی تو میں شائد آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اگر آپ "الحق" کے اب تک "اشاریہ مضامین" جس میں سال بھر کے پرچوں میں شائع ہونے والے مضامین کی فہرست ہو الگ سے نکال کر مجھے گوجر خان کے اس پتہ پر بھجوا دیں۔ تو عنایت ہوگی۔

ممتاز احمد معرفت ڈاکٹر مسز حمیدہ اعجاز ایم۔ بی۔ بی۔ ایس سول ہسپتال۔ گوجر خان۔ ضلع راولپنڈی

1977ء کے انتخابات کے بعد کی عوامی تحریک کے دوران علماء کرام اور مدارس کے طلبہ کے رول پر اگر کوئی چیز آپ کی نظر سے گزری ہو تو وہ بھی بھجوا دیں۔ اگر آپ جون کے پہلے ہفتہ تک مجھے گوجر خان کے پتہ پر لکھ کر یہ بتا دیں کہ آپ جون کے وسط تک اکوڑہ خٹک ہی میں ہوں گے۔ تو میں پوری کوشش کروں گا کہ ایک دن کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکوں۔
گذشتہ ہفتہ میکگل یونیورسٹی مانٹریال (کینیڈا) میں Islam in South Asia پر ایک بہت بڑی کانفرنس ہوئی تھی جس میں بڑے بڑے علماء مغرب (و مشرق) جمع تھے۔ اگر فرصت ملی تو آپ کو مختصر سی روئداد لکھ کر بھیجوں گا۔ والد صاحب محترم کی خدمت میں میرا اسلام نیاز عرض کر دیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اہلیہ اور محمد فیصل ٹھیک ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں۔

آپ کا دینی بھائی ممتاز احمد ۱۰ رمئی ۱۹۷۸ء

(۱۰)

۲۵ رجولائی ۱۹۷۸ء (معاشرتی ترقی کے بارہ میں علماء کرام کا اعلیٰ اور ارفع نظریات O غلط پروپیگنڈے کی تردید)

برادر محترم۔ سلام مسنون۔ میں جب گوجر خان میں تھا تو آپ کا بھیجا ہوا "الحق" کے انڈکس کا پیکٹ مل گیا تھا۔ میرے پاس وقت بھی بہت کم تھا اور گرمی بھی اس قدر تھی کہ گھر سے نکلنا نہ ہو سکا۔ دو ڈھائی ہفتے والدہ کے پاس گزار کر میں کراچی آ گیا اور کراچی میں ہفتہ بھر قیام کے بعد پیرس اور بلغراد (یوگوسلاویہ) سے ہوتا ہوا 18 رجولائی کو نیویارک اور پرسوں شکاگو پہنچا۔ پیرس کی کانفرنس بہت عمدہ رہی۔ "اسلام اور معاشی ترقی" والے سیشن میں سب سے زیادہ بحث گفتگو میرے پیپر پر رہی۔ جیسا کہ آپ دیکھیں گے۔ میں نے اس مضمون میں یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ علماء کرام کے بارے میں یہ خیال بالکل غلط ہے کہ وہ معاشی ترقی کے مخالف ہیں۔ یا معاشی ترقی کو خلاف اسلام

سمجھتے ہیں۔بات صرف یہ ہے کہ معاشی ترقی کے جو اعلیٰ مقاصد علماء کرام کے پیش نظر ہیں اُن کی اصل نوعیت اخلاقی اور ملی ہے نہ کہ انفرادی خوشحالی اور منفعت۔کانفرنس کے اکثر لوگ اس بات پر خاصے متعجب تھے کہ کیا واقعی ایسا ہے؟اس لئے کہ اب تک علماء اور اسلام اور معاشی ترقی یا جدیدیت کے موضوعات پر جو لٹریچر سامنے آیا ہے اس میں تو اس کے بالکل برعکس باتیں کہی گئی تھیں۔بہرحال بحث دلچسپ تھی۔دعا کیجئے کہ کچھ وقت مل جائے تو کانفرنس کی ساری روئداد آپ کو لکھ کر بھیج سکوں۔

میں نے اس پیپر کی ایک نقل ایک دوست کی معرفت آپ کو پہلے بھجوائی تھی تاہم پاکستان جا کر معلوم ہوا کہ وہ کاپی انہوں نے خود رکھ لی ہے۔آپ کو اب دوسری کاپی بھجوا رہا ہوں۔اگر آپ کو مضمون الحق کے لئے مناسب معلوم ہو تو مطالعہ فرما کر کسی سے ترجمہ کرالیں۔اگر وہاں ترجمہ کا انتظام نہ ہو سکے تو میں اپنے ایک دوست کا پتہ لکھ رہا ہوں اُن کو بھجوا دیں تو ترجمہ کر کے آپ کو دے دیں گے۔انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ترجمہ کر دیں گے۔　　آپکا بھائی ممتاز احمد 25ر

(۱۱)

۱۱/اگست ۱۹۷۸ء　　(دیوبند کے علمی خدمات کا تفصیلی جائزہ لینا ضروری ہے

O مولانا اسحاق سندیلوی کا مضمون قومی یکجہتی کیلئے نقصان دہ ہے)

برادر عزیز و محترم مولانا سمیع الحق صاحب۔سلام مسنون!امید ہے آپ کو میرا خط اور اس کے ساتھ ہی مضمون بھی مل گیا ہوگا میں نے انہی دنوں اپنی اہلیہ کو گوجر خان خط لکھ دیا تھا کہ مبلغ ایک سو روپیہ آپ کو منی آڈر کے ذریعے بھجوا دے شاید رقم بھی (اگر خط بھی میری طرح سست نہ ہوتا تو) آپ کو مل چکا ہوگا۔

میں نے آج نیشنل بنک آف پاکستان شکاگو کی معرفت مبلغ ایک ہزار روپیہ بذریعہ ائرمیل بھجوایا ہے اگر اکوڑہ خٹک میں نیشنل بنک کی برانچ موجود ہے تب تو یہ رقم آپ کو براہ راست مل جائے گی بصورت دیگر شائد پشاور سے بذریعہ ڈاک آپ کو اطلاع دے دی جائے گی۔اسمیں نصف رقم تو دارالعلوم کی زیر تعمیر لائبریری کے لئے ہے اور نصف رقم دارالعلوم کے مستحق طلبہ کی امداد کے لیے رسید آپ کے کسی دوست کے نام سے بنا دی جائے گی۔پرسوں کی ڈاک سے الحق کا مئی کا شمارہ ملا۔جزاک اللہ۔آپ نے اداریہ میں بالکل درست فرمایا ہے کہ دیوبند پر اس سے متعلقہ حضرات کے علمی کارناموں کا مفصل جائزہ لینے کی بے حد ضرورت ہے البتہ اسی شمارہ میں مولانا محمد اسحاق صدیقی کا مضمون ''اسلامی نظام کی پہلی منزل'' مجھے کئی لحاظ سے قابل اعتراض دکھائی دیا۔مضمون نگار کا خلوص میں خیر کوئی شک وشبہ نہیں تاہم ایک ایسے مرحلہ میں جب اسلام دشمن طاقتیں پہلے سے ہی علماء اسلام کا نام لینے والوں کو قومی یک جہتی میں نظر ڈالنے اور ملک میں اختلاف وانتشار پیدا کرنے کا الزام دے رہی ہیں شیعہ اور سنی کی تفریق سیاسی سطح پر کھڑا کرنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے + آپ کو یاد ہوگا کہ جب چند سال قبل پاکستان میں تحریک ختم نبوت چل رہی تھی تو قادیانی حضرات شیعوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے بار بار ان کو یہ شہ دے رہے تھے کہ یہ مولوی حضرات آج ہمیں کافر قرار دے رہے ہیں تو کل تمہاری باری بھی آنے والی ہے مولانا اسحاق صاحب نے قادیانیوں اور شیعوں کو ایک جگہ بریکٹ کر کے ان کے دعوی کی تصدیق کر دی ہے۔

شیعہ سنی کے بعد بریلوی دیوبندی: نیز یہ کہ یہ بات حکمت اور تدبر کے ساتھ تو کہنے کی ہے نہ یہ کہ آپ پہلے ہی مرحلے پر ملک کے ایک بااثر گروہ کو اپنا دشمن بنالیں کیا پہلے دشمن کم ہیں پھر جہاں تک میرا مطالعہ تاریخ بتاتا ہے ماضی میں مسلمان حکومتوں نے کبھی بھی شیعوں کو سیاسی اعتبار سے اقلیت (یعنی ذمی) کا درجہ نہیں دیا حالانکہ ان کی ابتداء خالصتاً سیاسی عوامل کی بناء پر تھی۔میں مداہنت کے حق میں نہیں ہوں

تاہم یہ بات بھی غلط سمجھتا ہوں کہ آپ ابتدائی مراحل ہی میں ایسے گروہوں کو بھی چوکنا کر دیں جنہیں (کوشش) کریں کچھ دیر تک (اور کچھ دور تک) ساتھ چلایا جاسکتا ہے پھر جب آپ اہل سنت کی اکثریت کی بات کریں گے اور یہ کہیں گے کہ ہم 95 فیصد ہیں تو آپ براہ راست نورانی میاں کی زد میں آجائیں گے جوان دنوں "سواد اعظم" کا راگ نہایت اونچے سروں میں الاپ رہے ہیں بالفاظ دیگر نورانی میاں کہتے ہیں کہ اہل سنت بھی کوئی واحد جماعت نہیں بلکہ دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے اور اسکا سواد اعظم ان کے ساتھ ہے یا ان کا ہم خیال ہے میں جب کراچی سے پیرس روانہ ہو رہا تھا تو اسی روز اخبارات میں کراچی کے مولانا زکریا صاحب کا ایک بیان ایشیائی اسلامی کانفرس میں "سواد اعظم" کے نمائندوں کو دعوت نہ دینے کے خلاف شائع ہوا تھا اور اس بیان میں انہوں نے مولانا علی میاں، مولانا اسد مدنی اور مولانا منظور نعمانی صاحب کو "سواد اعظم" سے خارج کر دیا تھا اور کہا تھا کہ یہ لوگ ایک "مخصوص اور محدود" مکتب فکر کے لوگ ہیں۔ میں نے ان کے بیان کو مضحکہ خیز سمجھ کر کوئی خاص اہمیت نہیں دی لیکن گزشتہ دو تین ہفتوں سے میں "ترجمان اہل سنت" (جوان حضرات کا ماہوار آرگن ہے) کی پچھلی چند سالوں کی فائل کا مطالعہ کر رہا ہوں اور مجھے اندازہ ہے کہ میں جسے مذاق سمجھ رہا تھا یہ لوگ تو اس کے بارے میں خاصے سنجیدہ لگتے ہیں پھر جب میں نے مولانا اسحاق صاحب کا مضمون اس پس منظر میں پڑھا تو مناسب سمجھا کہ آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرا دوں یہ میری رائے ہے جو غلط بھی ہوسکتی ہے۔ مولانا اسحاق صاحب بزرگ اور عالم اور میں علم وعمل دونوں اعتبار سے ان کی خاک پا بھی نہیں ہوں لیکن جو الجھن ہی ذہن میں تھی آپ کو بتا دی ہے + اگر اس خط میں کوئی بات بار خاطر ہو تو درگزر فرمائیں قبلہ والد صاحب سے میرا اسلام عرض کر دیں اور یہ درخواست بھی کہ اس گناہگار کو دعاؤں میں یاد رکھیں آپ کا بھائی۔ ممتاز

گرمی تو آپ کے ہاں زیادہ ہوگی تاہم شکا گو میں روزہ ساڑھے سولہ گھنٹوں کا ہو رہا ہے ان دنوں چونکہ اہلیہ بھی نہیں ہے اس لئے سحر و افطار بس یوں ہی سے ہو رہے ہیں میں عشاء کے بعد پڑھنے بیٹھ جاتا ہوں اور سحری تک پڑھنے لکھنے کا کام کرتا ہوں پھر فجر پڑھ کر سو جاتا ہوں تو بارہ ایک بجے اٹھتا ہوں ابھی کل ہی ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ اس سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے؟ کیا یہ درست ہے؟ مسئلہ یہ کہ پڑھنے لکھنے کا کام رات ہی کو کر سکتا ہوں۔ یہ خط اس وقت رات کے تین بجے لکھ رہا ہوں۔

(۱۲)

۲۸ اگست ۱۹۷۸ء **(مؤتمر کے بعض مطبوعات کی طلب)**

مکرم۔ خط لکھ چکا تھا کہ الحق میں چند ایسی کتابوں کا اشتہار دیکھا جو میری دلچسپی کا باعث بنیں۔ براہ کرم یہ کتب گوجر خان کے پتہ پر میری اہلیہ کو ارسال فرما دیجئے۔ وہ شکا گو آتے ہوئے ساتھ لیتی آئے گی۔

۱: قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ ۲: اسلام اور عصر حاضر

میں نے اہلیہ کو لکھ دیا ہے کہ مبلغ ایک سو روپیہ آپ کو بذریعہ منی آڈر بھیج دیں۔ ان میں ان کتابوں کی قیمت اور الحق کا سالانہ چندہ شامل ہے امید ہے یہ رقم کافی رہے گی۔ جزاک اللہ۔ ممتاز احمد 6044۔ساؤتھ انگل سائڈ۔ شکا گو

ا۔ایل ایل نمبر 60637 (یو۔ایس۔اے)

(۱۳)

۱۳ جون **(شیخ الحدیث سے ملاقات کی روئداد پر مضمون)**

برادر عزیز محترم سلام ورحمت۔ امید ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔ بہت دن ہو گئے ہیں میں نے آپ کی خدمت میں جناب مولانا

عبدالحق صاحب سے ملاقات کی روئداد کی نقل بذریعہ رجسٹری بھیجی تھی۔ ابھی تک اس کی رسید نہیں ملی اس لیے تشویش ہو رہی ہے کہ آپ کو تو خط ملا بھی ہے یا نہیں نیز خط میں میں نے کچھ چیزوں کی درخواست کی تھی امید ہے آپ اپنی پہلی فرصت میں ان دونوں امور کے بارے میں مطلع فرمائیں گے۔ مولانا محترم کی خدمت میں السلام علیکم۔ نیازمند ممتاز احمد

(۱۴)

(نومسلم عمر فاروق عبداللہ کے مثالی ایمانی جذبات)

برادرم عزیز محترم مولانا سمیع الحق۔ میں ایک امریکی نومسلم بھائی عمر فاروق عبداللہ کی ایک ریڈیو تقریر بھیج رہا ہوں جو انہوں نے گزشتہ ماہ ونیکور (کینیڈا) کے ریڈیو اسٹیشن سے اردو پروگرام میں نشر کی۔ عمر فاروق عبداللہ یونیورسٹی آف شکاگو میں علوم اسلامیہ میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں اور ان کا خاص موضوع اصول فقہ ہے۔ ان کی تقریر میں ایک سچے مسلمان کا جو جذبہ اور جوش ہے وہ ہم سب کے لئے مثالی نوعیت کی حامل ہے۔ سب سے دلچسپ اور ایمان افروز بات یہ ہے کہ عمر فاروق نے خود اپنے مطالعہ سے اور اپنی روحانی جدوجہد کی بنیاد پر وہ راستہ اختیار کیا جس پر چلنے سے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت کے نور سے نوازا۔ اسلام کی حقانیت اور اس کے ابدی اور عالمگیر پیغام کی سچائی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ تقریر انہوں نے خود اردو میں لکھی ہے اسلام اور اسلامی علوم سے ان کی محبت اور دلچسپی کا ثبوت یہی ہے کہ انہوں نے پانچ سال کی قلیل مدت میں نہ صرف عربی زبان پر عبور حاصل کیا اور قرآن وحدیث اور قدیم مسلمان مفکرین کی تصانیف سے استفادہ کیا بلکہ اب بڑی تیزی سے یونیورسٹی آف شکاگو کے ساؤتھ ایشیاء ڈیپارٹمنٹ میں اردو بھی سیکھ رہے ہیں۔ عمر عبداللہ حج کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ سعودی عرب، مصر اور نائجیریا جا چکے ہیں اور اپنی ڈاکٹریٹ مکمل کرنے کے بعد پاکستان آنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں وہ شادی شدہ ہیں اور پیاری سی بچی ''ایمان'' کے باپ ہیں۔ ممتاز احمد شکاگو یونیورسٹی

(۱۵)

۱۹ نومبر ۲۰۰۸ء (اقبال انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ برائے ریسرچ وڈائیلاگ کیلئے تعاون کی درخواست)

My dear مولانا سمیع الحق صاحب السلام علیکم

It gives me great pleasure to send to you the "Report of Activities" of the Iqbal International Institute for Research & Dialogue (IRD). As you will see from this report, the IRD, in its new reincarnation as an autonomous unit of the International Islamic University, Islamabad, has been functional only since January this year. We are proud that even in this short period we have been able to accomplish so much in terms of holding international conferences and seminars, organizing public lectures by eminent international scholars, offering short-term courses on important topics, intervening in national debates on issues of contemporary

---

لے ۲ مئی ۱۹۷۵ء میں لیا گیا یہ انٹرویو الحق جلد ۱۰ شمارہ ۸، جمادی الثانی، رجب ۱۳۹۵ھ، جولائی ۱۹۷۵ء میں دینی مدارس کا نصاب ونظام تعلیم کے عنوان سے شائع ہوا۔

concerns, and establishing collaborative relationships with academic institutions, think tanks, and civil society groups.I will greatly appreciate any comments that you may have about our activities and/or suggestions for our future programs. I know that I can count on your kind cooperation and support for the IRD and its mission to become a global center of excellence and an open forum for creative work, candid conversation, and lively and productive debates on issues of contemporary relevance to Islamic societies. Regards, incerely (Dr Mumtaz Ahmad) Executive Director, IRD

(۱۶)

۲۸ دسمبر ۲۰۱۰ء (زیر ترتیب کتاب کیلئے مدارس اور اسلامی تعلیم کے وسائل پر انٹرویو کی خواہش)

برادر عزیز و محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب سلام مسنون! اسپتال میں آپ سے ملاقات کے فوراً بعد ایک کانفرنس کے سلسلے میں امریکہ چلا گیا۔ واپس آنے کے بعد ایک ہفتہ نزلے زکام میں مبتلا رہا اور دو ہفتے بیرونی مہمان مقررین کے ساتھ مصروفیت رہی۔ معافی چاہتا ہوں کہ اس دوران آپ کی خیریت معلوم نہیں کر سکا۔ امید ہے بفضل تعالیٰ آپ کی صحت بہتر ہوگی۔

میں چاہتا ہوں کہ کسی روز آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اُن مسائل پر گفتگو کر کے آپ سے استفادہ کروں جن مسائل پر حضرت جنت مقام قبلہ مولانا عبدالحق" سے گفتگو ہوئی تھی۔ میں آپ کا انٹرویو مدارس اور اسلامی تعلیم کے حالیہ وسائل کے تناظر میں کرنا چاہتا ہوں اور اسے بھی شامل کتاب کرنے کا ارادہ ہے۔ آپ خط کے ذریعے یا فون کر کے مجھے وقت دے دیں، میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں اور مصروفیت میں بھی کمی کریں۔ والسلام: نیاز مند ممتاز احمد

مکرر: یہ خط لکھ چکا تھا کہ الحق سے معلوم ہوا کہ آپ کی صحت کی خرابی بھی آپ کے جذبۂ شوق میں رکاوٹ نہ بن سکی اور آپ حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ اللہ قبول فرمائیں۔

☆☆☆

ممتاز احمد خان۔ سابق سینیٹر لاہور

(شیخ الحدیثؒ کی رحلت قومی نقصان نہ ختم ہونے والا خلاء)

محترمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کے والد محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے انتقال کا معلوم ہو کر بہت افسوس ہوا۔ پروردگار سے دعا ہے کہ وہ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں انکے درجات بلند فرمائے۔ نیز آپ کو لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور اس عظیم صدمے کو برداشت کرنے کی قوت عطا فرمائے۔ ان کی رحلت ایک بہت بڑا قومی نقصان ہے اور علمی اور دینی حلقوں میں یہ خلا کئی نسلوں تک پُر نہیں ہو سکے گا۔ مشیت ایزدی کے آگے انسان محض بے بس ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ والسلام آپکا مخلص ممتاز احمد خان سابق سینیٹر۔ ۱۵ ریس کورس روڈ لاہور

ڈاکٹر مناظر حسین نظر

مدیر خدام الدین لاہور

۲ اگست ۱۹۶۲ء　(تقریر اور درس قرآن[1] کی اشاعت)

محترم المقام حضرت مولانا زید مجدکم، سلام مسنون، تقریر سے متعلق گرامی نامہ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی کے نام موصول ہوا۔ آپ کے گرامی نامہ کے موصول ہونے سے پیشتر ہی تقریر شائع ہو چکی ہے۔ امید ہے آپ نے دیکھ لی ہوگی۔ تاخیر کا باعث اصل میں یہ ہوا کہ ہم خدام الدین کو آفسٹ پر چھپوانے کا پروگرام سوچ رہے ہیں۔ اور خیال تھا کہ یہ تقریر آفسٹ پر چھپے لیکن چونکہ ابھی اس منصوبہ کی تکمیل میں کچھ اور وقت صرف ہوگا اسلئے اسے لیتھو پر ہی شائع کر دیا ہے امید ہے آپ درگزر فرمائینگے۔ تاخیر کیلئے ہم معذرت خواہ ہیں دوسری تقریر بھی جس قدر جلد ممکن ہو سکے ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں آپ نے درس قرآن کا جو سلسلہ شروع کرنا چاہا تھا اسکے لئے بھی خدام الدین کے خدمات حاضر ہیں۔ ان میں سے ایک درس تو محفوظ میرے پاس ہے کسی اشاعت میں شائع ہو جائیگا۔ دوسرا تلاش بسیار کے بعد نہیں مل سکا۔ یہ پرچہ آپ کا اپنا ہے ہمیں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی یعنی آپ کے والد گرامی قدر سے بے حد عقیدت و محبت کا تعلق ہے۔ اللہ انکا سایہ سروں پر قائم رکھے۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ آپکو اور بالخصوص حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش کرتے ہیں۔　　احقر مناظر حسین نظر مدیر خدام الدین

☆☆☆

محمد منصور الزمان[2] صدیقی ٹرسٹ کراچی

(۱)

اگست ۱۹۸۹ء　(طارق عزیز کا ٹی وی کو مسجد کا درجہ دینا قابل احتجاج بات)

جنگ ۱۸ جون کی اشاعت میں طارق عزیز کا یہ بیان کہ ٹی وی میرے لئے مسجد کا درجہ رکھتا ہے۔ شعائر اسلامی کی توہین ہے اس سلسلہ میں احتجاج کی ضرورت ہے۔ مسجد اللہ کے گھر کو جدید تجبہ گری کا فن سکھانے والے ادارے سے ملانا شعائر اسلامی کی کھلی توہین ہے۔

محمد منصور الزمان صدیقی ٹرسٹ، کراچی

(۲)

جون ۱۹۸۹ء　(قصص القرآن والحدیث پر مبنی ٹی وی فلمیں)

سعودی عرب کے ٹیلیویژن کی جانب سے ''قصص القرآن'' کے عنوان کے تحت ڈراموں اور کھیلوں کا ایک سلسلہ شروع ہوا ہے۔ نہ معلوم یہ سلسلہ کب سے جاری ہے۔ پاکستان میں جمعرات ۷ رمضان المبارک کو ٹیلیویژن پر اس کی پہلی قسط ''بنی اسرائیل'' پر مبنی فلم پیش کی گئی ہے جو سورت بنی اسرائیل کے واقعات کا جز بتائی گئی۔ بظاہر یہ سلسلہ بچوں کی تعلیم کے لیے ہے خاص طور پر اعلان کیا گیا کہ جامعہ ازہر مصر نے اس کی منظوری دی ہے وغیرہ۔ کیا یہ ایک نئی لعنت نہیں ہے کہ قرآن کریم کے قصوں اور قرآن کے بیان کردہ حالات پر فلمیں تیار ہونے لگیں

---

[1] حضرت لاہوری کے افادات درس قرآن یا آمالی دورۂ تفسیر میں نے قلمبند کئے تھے غالباً انہی میں سے بعض دروس خدام الدین میں شائع کرنے کا ارادہ تھا۔

[2] صدیقی ٹرسٹ کراچی کے ذریعہ دعوت و اشاعت میں قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اور یہ سب اس لئے جائز کرلیا جائے کہ ایک مسلمان ملک اس کو تیار کر رہا ہے دوسرا اسکی اجازت دے رہا ہے کہ یہ جائز ہے قبل ازیں اسی اصول پر تیار شدہ فلم "پیغمبر" مسلم ممالک میں نمائش نہیں کی جاسکی کہ اسمیں صحابہ کرام کے پارٹ کئے گئے تھے۔ حالانکہ وہ فلم تاریخ پر مبنی تھی۔ قرآن وحدیث سے ربط نہیں بتایا گیا تھا۔

اوراب یہ سلسلہ "قصص القرآن" کے عنوان سے شروع ہوا ہے جب کہ "قصص الحدیث" یا تو پیشتر ہی تیار ہو چکے ہونگے یا اب نمبر آجائیگا کیا یہ صورت جائز اور قابل عمل ہے غور فرمائیے یقیناً اس کا آئندہ قدم صحابہ کرام اور پھر پیغمبروں اور فرشتوں کے واقعات پیش کرنے کی صورت میں ہوگا۔ اس سلسلے میں زبردست احتجاج اور تحریر وتقریر کے ذریعے اس فتنہ کو روکنے کی ضرورت ہے۔

ایک مشترکہ استفتاء مرتب کیا جائے جس کی اشاعت عام ہو۔ اخبارات اور رسائل میں شذرات اور مضامین کے ذریعے حکومت وعوام کو متوجہ کیا جائے۔ متعلقہ حکام اور ٹیلیویژن کارپوریشن کو آگاہ کیا جائے کہ یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند کیا جائے۔ محمد منصور الزمان۔ صدیقی ٹرسٹ کراچی۔

☆☆☆

معین الدین احمد کراچی

(مولانا کوثر نیازی کے تاثرات پر تنقید ○ اپنے کمرہ میں امام حرم کی اقتداء میں نماز ○ ترک طواف وداع)

اگست ۱۹۹۲ء

مولانا کوثر نیازی صاحب کا ایک مضمون روزنامہ جنگ کراچی میں ۱۴۔۱۶۔۱۷ جولائی "دیار حبیب کی حاضری" کے عنوان سے شائع ہوا ہے موصوف حکومت پاکستان کے حج وفد کے ارکان میں سے تھے انہوں نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے ان میں چند باتیں لکھ رہا ہوں۔

۱۔ پاکستان ہاؤس بیت اللہ شریف سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے حرم کی اذان اور امام صاحب کی قراءت یہاں صاف سنائی دیتی ہے سو فجر کی اذان کے ساتھ بیدار ہو گیا اور اپنے ہی کمرہ میں امام حرم کی قراءت سُن سُن کر ان ہی کی اقتداء میں نماز ادا کی حالانکہ کسی بھی فقہ میں اس طرح نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس طرح تو نماز ہوتی ہی نہیں ہے۔ المعین ٹرسٹ کی کتاب "مسائل ومعلومات حج وعمرہ" میں اس کا تفصیل سے بیان ہے اس لیے کہ بعض ناواقف لوگ میدان عرفات میں اپنے خیمہ میں مسجد نمرہ کے امام کی قراءت سن سن کران کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اخبار میں مولانا کا اس طرح نماز پڑھنے کے مطالعہ کے بعد عوام بھی حرمین شریفین میں اپنے کمروں میں اور عرفات میں اپنے اپنے خیموں میں امام صاحب کی قراءت سن سن کران کی اقتداء میں نماز پڑھنا شروع کر دیں گے یہی نہیں بلکہ پاکستان میں مسجد جانے کے بجائے مسجد کے امام کی قراءت سن سن کران کی اقتداء میں اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کا سلسلہ شروع ہو جائیگا۔

۲۔ طواف زیارت کے بعد مدینہ منورہ روانگی کا ذکر ہے لیکن اسکا کوئی ذکر نہیں ہے کہ طواف وداع بھی کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی نہیں کیا، غالباً اس لیے کہ شروع مضمون میں یہ بھی لکھا ہے کہ عرب مسلمان خاصے لبرل ہیں صرف وقوف عرفات کو حج قرار دیتے ہیں اور بس، مولانا کو غالباً یہ نہیں معلوم ہے کہ وقوف عرفات کو حج اس لیے قرار دیا جاتا ہے کہ یہ صرف ۹ ذی الحج ہی کو ادا ہو سکتا ہے، ۹ ذی الحج گزر گئی تو حج کا وقت بھی گزر گیا۔ دوسرے ارکان تاخیر کے ساتھ ادا کئے جاسکتے ہیں لیکن اگر یہ تاخیر عذر شرعی کی وجہ سے نہ ہو تو جزا لازم ہوگی اور ساتھ ہی ساتھ گناہ بھی ہوگا۔ یہ معنی ہیں واجبات چھوڑ دینے کے۔ یہاں خیال رہے کہ حنفی، شافعی، حنبلی تینوں کے یہاں طواف وداع واجب ہے۔ اگر حکومت کے حج وفد کے ارکان اس طرح اپنے حج کی داستان بیان کریں گے تو عوام کے حج کرنے کا طریقہ کیا ہوگا۔ اگلے سال حج کا ارادہ کرنے والے بہت سے لوگوں نے مولانا کی یہ باتیں اخبار میں پڑھی ہونگی۔ حج کرنے کا طریقہ اور خاص کر گھر بیٹھے با جماعت نماز پڑھنے کا آسان طریقہ بھی ذہن نشین کرلیا ہوگا یہ لوگ کس کی پیروی کریں گے؟ اس طرح گمراہ کرنے کا عذاب کس کے سر پر ہوگا؟ (محمد معین الدین احمد عفی عنہ، صدر المعین ٹرسٹ)

مولانا مفتی منظور احمد[1] جامعہ قاسم العلوم ملتان

۶ رشعبان ۱۴۲۳ھ، ۱۳/ اکتوبر ۲۰۰۲ء　(ہدیہ تبریک)

بحضور قائد محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتکم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف خیر وعافیت سے ہونگے۔ انتہائی مصروفیات کیوجہ سے کسی قسم کا رابطہ نہ کر سکنے پر معذرت خواہ ہوں اور عزیز محترم حضرت مولانا حامد الحق سلمہ کی کامیابی پر بندہ مبارکباد پیش کرتا ہے گرقبول افتدزہ عزو شرف، بندہ کیطرف سے تمام احباب و متعلقین کیخدمت میں مبارکباد قبول ہو۔ اور ادارہ الحق اور ترجمان شریعت کو بھی مبارکباد ہو۔ پنجاب کے دیگر اضلاع کیطرح ملتان میں بھی ہمارے تینوں ممبران بھی ہار گئے ہیں لیکن ووٹوں کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر رہے ہیں دعا کے متمنی ہیں امید ہے کہ آنحضور اپنی شبانہ دعاؤں میں ہمیں بھی یاد رکھیں گے۔

فقط والسلام　آپکا ادنیٰ کارکن بندہ

منظور احمد ملتان

☆☆☆

پروفیسر میاں منظور احمد۔ سیالکوٹ

۵۔۳۔۱۴۰۹ھ　(رہتی دنیا تک قائم رہنے والی خدمات ○ شیخ الحدیث کی تعزیت)

حضرت محترم زیدت معالیکم السلام علیکم۔ میرا آنجناب کے ساتھ شفاہی تعارف صرف ایک بار کا ہے اور وہ محض چند لمحات کا۔ مگر الحمد للہ کہ اہل ایمان کے دل اکٹھے دھڑکتے ہیں۔ اور یہ رشتہ دوسروں سب رشتوں سے بالاتر ہے۔ میں پچھلے دنوں بیمار رہا ہوں لہٰذا نہ تو حضرت مولانا مرحوم کی تعزیت کیلئے آسکا نہ خط لکھ سکا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد گرامی کو جو قابلیت بخشی تھی اور جو کام ان سے لیا وہ رہتی دنیا تک قائم رہنے والی چیزیں ہیں۔ اور صدقہ جاریہ ہیں۔ افسوس کہ میں ان کی زندگی میں حاضر نہ ہو سکا۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور آپ کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ للہ ما اخذ وما اعطیٰ ولہ الاخرۃ والاولیٰ .

الاحقر: پروفیسر میاں منظور احمد

صدر مدرس دار العلوم الشہابیہ سیالکوٹ شہر

---

[1] جمعیۃ علماء اسلام (س) کے سرکردہ رہنما۔ ملتان کی سرگرمیوں میں پیش پیش مدرسہ قاسم العلوم میں تدریس وافتاء کے خدمات صوفی منش عالم دین، پچھلے سال واصل بحق ہوئے۔ رحمہ اللہ علیہ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی[1]

(۱)

دسمبر ۱۹۸۳ء (مرزائیوں کے نئے امیر مرزا طاہر احمد کی نئی فتنہ انگیزیاں)

جب سے مرزا طاہر احمد مسند خلافت کاذبہ پر براجمان ہوا ہے۔امت مرزائیہ فتنہ انگیزی اور ریشہ دوانی کو اپنا شعار بنا چکی ہے۔اور اپنی اشتعال انگیزی سے خواہ مخواہ مسلمانوں کو تنگ کرنا اس کا مستقل وطیرہ بن چکا ہے۔ابھی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی خوانده نظم مشتمل بر توہین رسالت اور ایک مسلمان استاد پر سوچی سمجھی سکیم کے تحت قاتلانہ حملہ کے زخم مندمل نہیں ہوئے تھے کہ امت مرزائیہ اور ان کے روزنامہ "الفضل" ربوہ نے فتنوں کے نئے باب کا آغاز کیا ہے۔ (الف) امت مرزائیہ نے قدیم قبرستان شہدا مقبوضہ اہل اسلام متصل شاہراہ سرگودھا چنیوٹ پر اپنا غاصبانہ قبضہ جما کر گذشتہ دنوں مزید متعدد قبور کو مسمار کر دیا جس سے علاقہ کے مسلمانوں میں اضطراب و بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔(ب) روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹ ستمبر ۸۲ میں قادیانیوں نے اپنے اسلامی مہینے الگ شائع کئے ہیں۔اور اسی شمارے کے آخری صفحہ پر مرزا غلام احمد قادیانی کو متعدد مرتبہ حضرت احمد لکھا ہے حالاں کہ حضرت احمد ﷺ صرف سرور کائنات کی ذات بابرکات ہے۔(ج) روزنامہ الفضل ربوہ کی ۶ نومبر ۸۲ کی اشاعت میں نبی کریم ﷺ کو سکھوں کے روحانی پیشوا گرونانک سے تشبیہ دے کر اپنی روایتی گستاخی کا مظاہرہ کیا۔مندرجہ بالا شواہد کے پیش نظر ارباب حکومت سے پرزور احتجاج ہے کہ ان فتنہ پردازیوں سے کس لئے چشم پوشی سے کام لیا جا رہا ہے۔غصب شدہ قبرستان کی زمین واپس لی جائے اور اہل اسلام کی قبور کو مسمار کرنے والوں کو عبرت ناک سزا دی جائے۔پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈی ننس کو بروئے کار لاتے ہوئے روزنامہ الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے اور مذکورہ پریس ضبط کیا جائے اور اس کے پبلشر اور پرنٹر کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ مولانا منظور احمد چنیوٹ

(۲)

۱۱ دسمبر ۱۹۸۳ء (قادیانی اقلیتی فیصلہ پر تاثرات اور سوالنامہ کا جواب)

مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب ناظم ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کافی دنوں سے گرامی نامہ موصول ہے اپنی گوناں گوں معروفیات کی وجہ سے تعمیل حکم جلد نہ کر سکا جسکی وجہ سے معذرت خواہ ہوں۔اس سوال کا تفصیلی جواب تو بڑا طویل ہے مختصراً میرے احساسات اور جذبات یہ ہیں کہ اس وقت راقم اپنی عمر کی تنالیس منزلیں طے کر چکا ہے اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی خوشیاں نصیب فرمائی ہیں عیدیں بھی آئیں شادی بھی ہوئی اللہ تعالیٰ نے بچے بھی دیئے حرمین شریفین کی زیارت سے بھی بار ہا مشرف فرمایا۔قادیانیوں کے بار ہا مناظر ہوئے کہ زندگی بھر کی تمام خوشیاں بھی اگر جمع کر

---

[1] محب محترم برادر مکرم عقیدۂ ختم نبوت کے ترجمان اور وکیل، زندگی بھر ناموس تحفظ ختم نبوت کے سوز وساز اور پیچ وتاب میں لگے رہے ۱۹۶۳ء میں سفر حج کی رفاقت میں تعارف ہوا۔قیام مدینہ کے دوران ایک ہی سودا سر میں سمائے ہوئے چل پھر رہے تھے کہ علماء ومشائخ حرمین سے متنبی قادیان کے دجل وتلبیس کا تعارف کرا کر اسکی تکفیر پر حتمی فتویٰ حاصل کیا جائے۔اس مقصد میں بالآخر کامیاب ہوئے۔جمعیۃ کی تقسیم پر احقر کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہو گئے اور قومی وملی کاموں میں ساتھ دیتے رہے۔بار بار پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تو اسمبلی کو قادیانیوں کے خلاف مورچہ بنایا۔لندن اور امریکہ کے ایک سفر میں ساتھ ہوا تو وہاں بھی ایک ہی دھن قادیانیت کی اپریشن سوار تھی۔ادارۂ دعوت وارشاد قائم کیا اور اب انکے فرزند مولانا محمد الیاس انکے مشن میں لگے ہوئے ہیں۔

دی جائیں تو وہ اس خوشی کا مقابلہ نہیں کر سکتیں جو خوشی ۷ ستمبر کو قادیانیوں کے متعلق فیصلہ سے حاصل ہوئی ہے احقر خوشی کے ان احساسات کو اپنے الفاظ کے قالب میں ڈھال کر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ قادیانیوں کے متعلق یہ "تاریخی فیصلہ" اس صدی کا اہم فیصلہ اور عظیم کارنامہ شمار ہوگا۔ یہ بالکل بجا ہے کہ "قادیانی فتنہ" کے دینی اور سیاسی اثرات ملک اور بیرون ملک پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں۔ لیکن اب یہ اثرات کم ہونے شروع ہو چکے ہیں اب تو ان پر پے در پے ضربات لگ رہی ہیں پہلی ضرب تو آزاد کشمیر کی قرارداد سے لگی دوسری سخت ضرب جس نے انہیں نیم بسمل کر دیا وہ انکے خلاف رابطہ عالم اسلامی کی قراردادیں ہیں اب جو کسر باقی رہ گئی وہ پاکستان کی پارلیمنٹ کے "تاریخی فیصلہ" نے نکال دی ہے۔ بیرونی دنیا کو جو وہ اسلام اور پاکستان کے نام سے دھوکہ دے رہے تھے اس کا پردہ اب الحمدللہ چاک ہو گیا ہے۔

(۳) جب تک اس خطرناک اور مہلک فتنہ کا بالکلیہ خاتمہ نہیں ہو جاتا مسلمانوں کی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی۔ لیکن اب آئین میں ترمیم ہو جانے کے بعد بلسمت عوام کے حکومت کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے کہ وہ آئین کے تقاضے پورے کر کے آئین کے احترام کو باقی رکھے۔ قوم نے تحریک کے دوران قادیانیوں کے بائیکاٹ اور آپس میں اتحاد کا جو بے نظیر مظاہرہ کیا ہے مجلس عمل کی سرپرستی میں ان دو کامیاب "ہتھیار وں" کا استعمال اس وقت تک جاری رہنا چاہئے جب تک آئینی ترمیم کے تقاضے مکمل طور پورے نہیں ہو جاتے۔ بیرونی ممالک میں انکے تعاقب اور احتساب کے لیے ضروری ہے کہ مجلس عمل کی طرف سے ایک مؤثر وفد اس فیصلہ کے پس منظر اور تفصیلات کی وضاحت کرنے کے لیے فوری طور پر دورہ کرے۔ کیونکہ ظفر اللہ اور دیگر سربرآوردہ قادیانی بیرون ملک خطرناک اور زہریلے پروپیگنڈے میں مصروف ہیں اور اسکا تدارک از حد ضروری ہے۔ فقط والسلام احقر منظور احمد عفا اللہ عنہ

(۳)

۹ مئی ۱۹۸۵ء (سینیٹ کے انتخاب پر مبارکباد ○ قادیانیوں کے خالی سیٹوں پر آئین کی خلاف ورزی)

برادر محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید ت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سب سے پہلے تو آپ کو سینیٹ کا ممبر منتخب ہونے پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ تار بھجوایا تھا امید ہے کہ موصول ہوا ہوگا۔ آپ کے پارلیمانی وسیع تجربات سے مجھے بھی رہنمائی کی ضرورت ہے امید ہے کہ رہنمائی فرمائیں گے۔ ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ اسمبلی میں آپ حضرت (شیخ الحدیث مولانا عبدالحق) سے پیش کرائیں۔ قادیانیوں کی خالی سیٹ غیر مسلم خواتین سے پُر کر دی گئی ہے۔ یہ صریحاً آئین کے خلاف ہے۔ میں نے گورنر کی میٹنگ میں اُن سے بات کی تھی انہوں نے میری تائید کی کہ قادیانیوں کی سیٹیں خالی رہنی چائیں۔ میں بھی صوبائی اسمبلی میں اسکے خلاف آواز اُٹھاؤں گا۔ آپ قومی اسمبلی میں آواز اُٹھائیں یہ بہت ضروری ہے۔ منظور احمد عفا اللہ عنہ

(۴)

۱۷ جون ۱۹۸۵ء (شیخ الحدیث کے ذریعہ قومی اسمبلی میں مسئلہ اٹھانے کی خواہش)

محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب! زید ت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ آپ سے زبانی بھی عرض کیا تھا۔ قاضی عبداللطیف صاحب سے بات ہوئی انہوں نے فرمایا کہ اگر اخبار میں خبر آجائے تو ہم آواز بلند کرینگے۔ اخبارات کے تراشے ارسال خدمت ہیں حضرت مدظلہ کی معرفت قومی اسمبلی میں اس اہم مسئلہ کو مؤثر انداز میں پیش فرما کر ان سیٹوں کو بحال کرائیں۔

حضرت کی خدمت اقدس میں مضمون واحد ہدیہ سلام پیش فرمادیں اور دعا کی درخواست۔ فقط منظور احمد عفا اللہ عنہ

(۵)

۳۱ جنوری ۱۹۸۷ء	(فتح مباہلہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت)

محرک شریعت بل برادر مکرم قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب! زیدت مکارمکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ ۲۶ فروری کو ہماری سالانہ "فتح مباہلہ کانفرنس" ہوتی ہے۔ اس سال ۲۲ ویں کانفرنس ہے۔ راجہ ظفر الحق صاحب نے بڑی خوشی اور فراخ دلی سے ہماری اس روز کی دعوت قبول فرمائی ہے۔ ہماری اور جمعیت کے تمام کارکنوں کی نہ صرف خواہش ہے بلکہ پرزور مطالبہ ہے کہ اس دفعہ آپ ضرور شرکت فرمادیں۔ کئی اعتبار سے آپکی شرکت لازمی ہے۔ ہماری دو نشستیں ہوتی ہیں۔ ایک دن میں دریائے چناب کے دو پلوں کے درمیان "مقام مباہلہ" پر اور دوسری نشست رات کو شہر میں ہوتی ہے۔ آپ کو دونوں نشستوں میں شرکت کرنی ہے آپ یہ تاریخ نوٹ فرمالیں۔ آپ نے ہر صورت تشریف لانا ہے۔ بندہ غالباً آپ کو پہلی مرتبہ چنیوٹ کیلئے دعوت دے رہا ہے۔ تا کہ حق کی للکار دریائے چناب کے پار ربوہ کفر گڑھ کے ایوانوں تک براہ راست پہنچ سکے۔ ہم اشتہارات میں آپ کا نام دے رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ ہمیں دشمنانِ اسلام کے سامنے رسوا نہیں فرمائینگے۔	فقط والسلام، احقر منظور احمد چنیوٹی

(۶)

۳۱ جولائی ۱۹۹۴ء	(امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف انسانی حقوق کے نام پر سپریم کورٹ میں اپیل)

مکرم ومحترم جناب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کی خاطر مسلمانوں کی اجتماعی جدوجہد سے 1974ء میں حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اگرچہ اس سازشی ٹولہ نے آج تک آئینی طور پر اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کیا اور قیام پاکستان سے آج تک مسلسل مسلمانوں کو دھوکہ دے کر پریشان کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ 1953ء کی تحریک نے ان کا پول کھل دیا تھا لیکن یہ اپنے مذموم ارادوں سے باز نہیں آرہے ہیں۔

وفاقی شرعی عدالت، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ آف پاکستان نے صدارتی امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984ء کی روشنی میں قادیانیوں کی غیر آئینی سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دے کر قانون کے خلاف ہونے والے عدلیہ اور انتظامیہ کی جانب سے تادیبی اقدامات کو جائز اور درست قرار دیا۔ جس کے بعد پاکستان میں اب قادیانیوں کو اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کئے جانے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہا۔

لیکن اس خبیث گروہ نے حقوق انسانی کی آڑ میں اب پھر سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی ہوئی ہے کہ سپریم کورٹ اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔ مقصد یہ ہے کہ ان کے خلاف فیصلہ دینے والے جج صاحبان ریٹائر ہو جائیں گے اور نئے حضرات سے رابطہ کر کے پہلے فیصلے کو منسوخ کرا دیا جائے گا۔ علماء کرام نے اس خدشہ کے پیش نظر سپریم کورٹ کے سامنے احتجاج کر کے مطالبہ کیا کہ کیس کی سماعت جلد از جلد کر کے اسے نمٹا دیا جائے۔ آپ سے التماس ہے اس سلسلہ میں بھرپور تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں، حکومت کو خطوط، تار ارسال کرائے جائیں اور جمعہ کے خطبوں میں قرار دادیں منظور کرا کر اخبارات کو ارسال کی جائیں کہ سپریم کورٹ اپنا فیصلہ بحال رکھ کر عامۃ المسلمین کو مطمئن کرے اور حکومت قادیانیوں کے ناپاک ارادوں میں معاونت سے باز رہے۔

الداعی منظور احمد چنیوٹی رئیس ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ (پاکستان)

(۷)

۸ رمضان المبارک (ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد کی تعمیر)

محترم مولانا صاحب! زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ آپ کا تہنیت نامہ موصول ہوکر باعث ہمت افزائی ہوا۔ شکریہ راقم آجکل ادارہ "مرکزیہ دعوت وارشاد" کیلئے تعمیر فنڈ جمع کرنے میں مصروف ہے۔ پورے سال میں راقم رمضان ہی میں فراہمی فنڈ کا کام کرتا ہے۔ آجکل اپنے قریبی شہروں میں جاکر لوگوں کو ادارہ سے متعارف کراتا ہوں۔ انکو اسکی اہمیت وضرورت بتلاتا ہوں اوران سے فنڈ جمع کرتا ہوں۔ بس سب سے بڑا مشغلہ یہی ہے۔

اس عظیم منصوبہ اور کار خیر میں آپکے تعاون کی بھی اشد ضرورت ہے۔ ادارہ کی طرف سے ایک اپیل مطبوعہ ارسال خدمت ہے۔ اسے آپ "الحق" میں شائع فرما کر دلالت علی الخیر کا فریضہ سرانجام دیں۔ زمین تو ہم نے خرید کرلی ہوئی ہے۔ اب تعمیر اور پریس کا منصوبہ ہے اور یہ کئی لاکھ کا عظیم منصوبہ ہے۔ آپ اپنے پرزور الفاظ میں "الحق" کے حلقہ قارئین کو ترغیب بھی فرمادیں۔ تو آپ کا حصہ انشاء اللہ مستقل شامل ہوجائیگا۔ ذاتی طور پر بھی اپنے خاص کرم فرماؤں کو متوجہ فرمادیں کہ ختم نبوت کا یہ "حفاظتی قلعہ" ربوہ کے کفر گڑھ کے عین سر پر جو چنیوٹ فرسٹ مورچہ ہے۔ بن رہا ہے۔ اس میں مخیر حضرات ایک ایک کمرہ تعمیر کراکر خدام خاتم النبیین میں مستقل نام رجسٹرڈ کرالیں۔ آپ خود بھی اور حضرت مولانا مدظلہ سے بھی راقم ناچیز کیلئے اور ادارہ کیلئے خصوصی دعائیں کرائیں۔ اور یہ ماہ تو خاص دعاؤں کا مہینہ ہے راقم بھی تعمیل حکم کریگا۔ فقط والسلام احقر منظور احمد چنیوٹی

(۸)

۲۱ اکتوبر (افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت پر مولانا محمد عمر اور احقر کو مبارکباد

O دورۂ افغانستان کی رفاقت کی خواہش O محاذ خوست میں شرکت کا ذکر)

قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب! زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت قائم ہونے پر دل کی گہرائیوں سے ہدیہ تبریک قبول فرمادیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ حضرت مولانا مرحوم کے خلوص انکی نیم شب کی دعائیں اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کا یہ ثمرہ افغانستان کی سرزمین پر انکے تربیت یافتہ شاگردوں کے ذریعہ حاصل ہوا ہے آج انکی روح کس قدر خوشی اور مسرت محسوس کررہی ہوگی۔ اسکا اندازہ ہم نہیں لگاسکتے۔ اسلئے بجا طور پر آپ دلی مسرت سے اس ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں۔ راقم نے اخباری بیان دیا ہے۔ اور امیر المؤمنین ملا محمد عمر کو مبارک باد کا تار بھی روانہ کیا تھا۔ لیکن نظام درست نہ ہونے کیجہ سے وہ تو واپس آگیا ہے۔ آپکا چونکہ رابطہ ہے۔ آپ میری طرف سے دلی مسرت اور ہدیہ تبریک پہنچادیں۔ اب اس اسلامی حکومت کو اللہ تعالیٰ نظر بد اور دشمنان اسلام کی سازشوں سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔

میری ایک خواہش ہے کہ جب آپ اس اسلامی حکومت کے دورہ پر تشریف لے جائیں۔ تو اس ناچیز کو بھی ہمراہی کی سعادت سے بہرہ ور فرمادیں۔ مجھے اپنے پروگرام سے بذریعہ فون اطلاع فرمادیں بندہ شریک سفر ہوکر یہ سعادت حاصل کرنے کی تمنا رکھتا ہے۔ آپکے علم میں ہوگا کہ میرے کئی عزیز شاگرد اس جہاد میں شہادت کا اعلیٰ رتبہ پاچکے ہیں۔ مولانا ارشاد صاحب حرکت الجہاد اسلامی کے بانی بھی ناچیز کے شاگرد تھے۔ راقم خود بھی عملی طور پر خوست کے محاذ پر باقاعدہ تربیت حاصل کرکے شامل ہوا اور لہو لگا کر اور چند بم پھینک کر غازیوں میں نام درج کرایا تھا۔ حقانیہ کے تمام اساتذہ طلبہ کو مضمون واحد ہدیہ سلام قبول ہو۔ والسلام احقر منظور احمد عفا اللہ عنہ

(۹)

۱۴ ردسمبر ۱۹۸۸ء (آئی جی آئی کی پنجاب حکومت کی کابینہ میں جمعیۃ کی نمائندگی پر شکایت)

محترم المقام حضرت حافظ الحدیث والقرآن استاد معظم امیر مرکزیہ جمعیت علماء اسلام پاکستان دامت برکاتہم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مزاج گرامی! حضرت کے علم میں یہ بات آچکی ہوگی کہ پنجاب کی کابینہ[۱] میں بطور وزیر جناب قاری سعید الرحمان صاحب کو لے لیا گیا ہے۔ اگرچہ وہ میرے مخدوم زادہ اور قابل احترام ہیں لیکن مجھے اس فیصلہ پر اعتراض ہے۔ جماعتی مفاد کے پیش نظر جناب کے نوٹس میں لانا ضروری ہے۔ تاکہ آپ فوری نوٹس لے سکیں۔

۱۔ حضرت نے بندہ کو پنجاب اسمبلی کے پارلیمانی گروپ کا لیڈر نامزد کیا تھا۔

۲۔ پنجاب کے امیر میاں محمد اجمل قادری صاحب نے اخبارات میں واضح طور پر اعلان کر دیا تھا کہ جماعت کی طرف سے بندہ کو نامزد کر دیا گیا ہے۔ جسکی صریحا خلاف ورزی کر کے نہ صرف میری توہین کی گئی بلکہ پوری جماعت کی توہین کی گئی ہے۔

۳۔ بعض غیر جماعتی حضرات نے جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد میں میاں نواز شریف صاحب کو بلا کر قاری صاحب کے حق میں سفارش کی اور انکے فضائل مناقب بیان کر کے زمین وآسمان کے قلابے ملائے جن کو کوئی حق نہ پہنچتا تھا کیونکہ یہ خالص جماعت کا اندرونی معاملہ تھا۔

۴۔ بعض جماعتی بزرگوں نے جماعتی فیصلہ کے برعکس اپنی ذاتی وفاداریوں اور تعلقات کی بنا پر یا محض لسانی موافقت کی بنا پر بالا بالا نواز شریف صاحب کو سفارش کر کے یہ شب خون مارا اور جماعتی ڈسپلن اور وقار کو بری طرح مجروح کیا۔

۵۔ ہم تین ممبران میں سے میاں محمد اشرف کلیار صاحب نے واضح طور پر بندہ کے حق میں ووٹ دیا تھا۔

۶۔ ہمارے ضلع جھنگ کے تمام ممبران نے میاں نواز شریف صاحب کو واضح الفاظ میں کہا کہ آپ اگر جمعیت کو وزارت دیں تو ہم تمام مولانا چنیوٹی کیلئے سفارش کرتے ہیں۔

۷۔ مدت دراز سے میری جماعت سے وابستگی ہر قسم کے شبہ سے بالاتر ہے۔ الحمد للہ جماعت میں مجھے کبھی کسی عہدہ کی خواہش نہیں رہی جو عہدہ بھی مجھے زبردستی چپکا دیا گیا۔ جماعت کے مفاد میں اسے قبول کر لیا۔ اس وقت بندہ مرکزی جمعیت کا سیکرٹری اطلاعات ونشریات ہے۔

۸۔ ۸۵ کے انتخابات میں جو کہ غیر جماعتی ہوئے تھے۔ پورے پنجاب میں صرف بندہ اکیلا کامیاب ہوا تھا۔ الحمد للہ کہ اسمبلی میں جماعت کے نام کو زندہ رکھا۔ اور روشن کیا اور اپنے اکابر کی روایات کو قائم رکھنے کی پوری پوری کوشش کی۔

۹۔ اور جب بندہ کو متعدد مرتبہ وزارت کی پیشکش کی گئی اور شرط یہ عائد کی گئی کہ بندہ مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرے تو بندہ نے وزارت کو جماعت پر قربان کر دیا۔ اور جماعت کو نہیں چھوڑا اور اب جب جماعت کو وزارت دی گئی تو بندہ کو نظر انداز کر دیا گیا۔

---

[۱] اسلامی جمہوری اتحاد کا جمعیۃ علماء اسلام بھی حصہ تھا احقر اس کا سینیئر نائب صدر تھا۔ پنجاب میں مشترکہ صوبائی حکومت میاں نواز شریف کی قائم ہو رہی تھی جمعیۃ کے کوٹے پر ساتھیوں کی رائے سے مولانا قاری سعید الرحمان (ممبر پنجاب اسمبلی) کا نام دیا گیا۔ مولانا چنیوٹی بھی ہر لحاظ سے اسکے مستحق اور موزون تھے مگر قرعہ فال ایک ہی نام کا نکلنا تھا مکتوب نگار نے اس مکتوب میں امیر جمعیۃ مولانا عبداللہ درخواستی کو شکایت کی ہے۔

۱۰۔ ختم نبوت کے محاذ پر خدمت کی وجہ سے اندرون ملک اور بیرون ملک الحمدللہ جتنا بندہ کا تعارف اور لوگوں کی ہمدردی ہے وہ بھی کوئی ڈھکی چھپی اور محتاج بیان نہیں۔

۱۱۔ اگر بندہ کو یہ منصب ملتا تو دشمنانِ اسلام قادیانیوں اور رافضیوں کو جس قدر تکلیف پہنچتی اور بندہ اس میدان میں مزید جو خدمت کر سکتا وہ بھی ایک واضح حقیقت ہے جس کا کوئی فرد انکار نہیں کر سکتا۔

۱۲۔ ہمارے ضلع جھنگ میں پیپلز پارٹی نے ایک رافضی کو وزارت دی ہے۔ اہل سنت اور ضلع کے مفاد کے پیش نظر اسکا بھی تقاضہ تھا کہ بندہ کو یہ منصب دیا جاتا تا کہ توازن برابر رہے۔

ان تمام حقائق اور ترجیحات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ جس سے مجھے اور جماعتی ساتھیوں اور عقیدت مندوں کو سخت تکلیف پہنچی ہے جس سے جماعتی ساتھیوں میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس اہم اور نازک صورتِ حال کے پیش نظر جماعت کا فوری اور ہنگامی اجلاس بلایا جائے۔ تا کہ تمام صورتحال پر غور کر کے اسکا کوئی حل تلاش کیا جائے۔ بصورت دیگر بندہ کو آئندہ کیلئے اپنا لائحہ عمل سوچنے اور فیصلہ کرنے کا پورا پورا حق ہوگا۔ اس ناانصافی اور حق تلفی کی وجہ سے جماعت میں زبردست خلفشار پیدا ہونے اور جماعت کو نقصان پہنچنے کا بھی اندیشہ ہے۔ فقط والسلام احقر منظور احمد عفااللہ عنہ

نقول برائے اطلاع اور ضروری کاروائی

۱۔ قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام۔

۲۔ سینئر نائب صدر جناب حضرت قاری اجمل خان صاحب لاہور

۳۔ نائب صدر جناب مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی ۴۔ ڈپٹی سیکرٹری جنرل جناب مولانا زاہدالراشدی۔ گوجرانوالہ۔

۵۔ امیر جمعیت علمائے اسلام صوبہ پنجاب حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب لاہور

۶۔ جنرل سیکرٹری صوبہ پنجاب جناب مولانا بشیر احمد شاد۔ چشتیاں۔

۷۔ امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد جناب قاضی عبداللطیف صاحب۔ کلاچی

۸۔ جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد مولانا حمید اللہ جان صاحب لکی مروت

۹۔ امیر صوبہ سندھ حضرت مولانا فداء الرحمٰن صاحب درخواستی ۱۰۔ سیکرٹری جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ

۱۱۔ امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ بلوچستان ۱۲۔ سیکرٹری جمعیت علماء اسلام صوبہ بلوچستان

(۱۰)

(فتح مباہلہ کانفرنس میں مولانا مسعود اظہر مولانا اعظم طارق وغیرہ سب کو جمع کرنے کا پروگرام)

۳؍ فروری ۲۰۰۰ء

محترم المقام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب! زیدت مکارمکم الجلیلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ مجاہد اعظم فخر ملت مولانا مسعود اظہر صاحب[۱] کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام عطا فرمایا ہے۔ یہ اکابر دیوبند کی عزت و اکرام ہے۔ جس سے آج پورا کفر لرزہ براندام ہے

[۱] بھارتی جہاز کے اغواء نے انہیں عالمی شہرت دی جہاد کشمیر میں قید ہو کر بھارت میں پابند زندان پاکستان میں جیش محمد کے نام سے جہادی تنظیم قائم کی۔ پرویز مشرف کی امریکہ نواز پالیسی کے زد میں آکر زیرزمین چلے گئے۔

۲۶ رفروری کو ہماری سالانہ فتح مباہلہ کانفرنس ایک عرصہ سے ہوتی ہے۔ میں نے اس کانفرنس پر عزیز اعظم طارق[1] اور عزیز مسعود اظہر ہر دو کو دعوت دی ہے اور انہوں نے دعوت قبول کر لی ہے الحمد اللہ دونوں میرے عزیز شاگرد ہیں۔ یہ نسبت بھی میرے لئے باعث عزت اور باعث فخر ہے۔ تمنا یہ ہے کہ اس مبارک موقعہ پر اپنے اکابر اور قائدین کو بھی دعوت دی جائے تاکہ اس عظیم کامیابی پر جو تمام علماء حق کی عزت ہے ایک سٹیج پر اکٹھے ہوں اور انکی سرپرستی میں یہ نوجوان مجاہد اور عزم استقلال کے پہاڑ اپنے ولولہ انگیز خطابات سے سامعین کے ایمانوں کو تازہ کریں یہ ایک تمنا ہے زندگی کا علم نہیں ہے۔ مرنے سے قبل ختم نبوت کے اس سٹیج پر تمام جمع ہوں مولانا خان محمد صاحب شاہ برادران مولانا فضل الرحمٰن، مولانا اجمل قادری تمام کو دعوت دے رہا ہوں۔ مولانا فضل الرحمان ابھی بیرونی ملک دورہ پر چلے گئے ہیں واپسی پر ان سے رابطہ ہوگا۔ مولانا اجمل قادری صاحب سے رابطہ ہو چکا ہے اور انہوں نے وعدہ بھی کر لیا ہے۔ جناب سے بھی پُر امید ہوں کہ یہ دعوت قبول فرما کر دلی آرزو پوری فرما کر عزت افزائی فرماد ینگے۔ پروگرام یہ ہے کہ ۲۶ رفروری دن میں قائدین کا استقبال منکرین جہاد کی بستی "چناب نگر" (ربوہ) میں ہو اور جہاں چناب نگر کی تختی کی نقاب کشائی ہوئی تھی وہاں صرف پانچ دس منٹ کا خطاب اور دعا ہو۔ رات کو چنیوٹ پبلک پارک کے میدان میں تاریخی کانفرنس ہو۔ آپ منظوری کی اطلاع دیکر ممنون فرمادیں فون پر رابطہ کی کوشش کی ہے۔ لیکن رابطہ نہیں ہوسکا۔ پھر بھی کوشش کرونگا۔ لیکن سر دست یہ عریضہ ارسال خدمت ہے۔ جوابی لفافہ ارسال خدمت ہے۔ فقط احقر منظور احمد عفا اللہ عنہ

(۱۱)

۲۱ رجنوری ۲۰۰۲ء **(رفیقہ حیات کی وفات پر تعزیت)**

قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب! اعظم اللہ اجرکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکی رفیقہ حیات اہلیہ محترمہ کی اچانک وفات کی المناک خبر اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمادیں۔ اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمادیں اور آپ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل نصیب فرمادیں۔ آمین۔ رفیقہ حیات کا ساتھ چھوڑ جانا واقعی باقی ماندہ زندگی کو مشکل بنادیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکی اس پریشانی کو دور فرمادیں اور آپ کو بقیہ زندگی کے لئے اور رفیقہ عطا فرمادیں اسکے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہے۔ نئے ووٹوں کا اندراج ہو رہا ہے آپ کے نوٹس میں بات آچکی ہے کہ فارم سے مسلمان کے لئے حلف نامہ حذف ہوگیا ہے۔ قادیانی اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ووٹ بنوا رہے ہیں پچھلے الیکشن میں آپ تمام حضرات کے احتجاج پر حلف نامہ بحال ہوا تھا اور قادیانوں نے جو ووٹ بنوائے تھے۔ حلف نامہ پُر نہ کرنے پر تمام ووٹ کٹوا دیئے تھے۔ اب وہ محنت دوبارہ کرنی پڑیگی۔ قاضی حسین احمد اور حافظ حسین احمد سے براہ راست اس مسئلہ پر گفتگو ہو چکی ہے۔ آپ بھی توجہ فرمادیں اور ملکر اس اہم مسئلہ کو حل فرمادیں ورنہ تو ۷۴ء کی آئینی ترمیم عملاً ختم ہوگئی۔ فقط والسلام شریک غم احقر منظور احمد عفا اللہ عنہ

(۱۲)

۲۹ رمئی ۲۰۰۲ء **(قادیانیوں کے فیصلہ اقلیت کے خلاف سازشیں O شناختی کارڈ کا رنگ الگ کر دیا جائے O قادیانیوں کے اوقاف سرکاری تحویل میں دیئے جائیں)**

قائد جمعیت مولانا سمیع الحق صاحب چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی مذہبی امور سینیٹ آف پاکستان، زیدت مکارمکم الجلیلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

---

[1] مولانا محمد اعظم طارق شہید سپاہ صحابہ کی ولولہ انگیز قیادت کی۔ اسلام آباد میں نامعلوم افراد کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

وبرکاتہ! سینیٹ آف پاکستان کی مذہبی امور کمیٹی کے چیئرمین کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے 12 اہم مسئلوں کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔گزارش ہے کہ عقیدہ ختم نبوت پوری ملت اسلامیہ کا اجماعی عقیدہ ہے جو مفکر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ کے بقول ''ملت اسلامیہ کی فکری اساس ہے اور اسی پر اسلام کے تحفظ اور بقاء کا دارومدار ہے'' اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے مختلف مراحل میں اس عقیدہ کے تحفظ اور منکرین ختم نبوت کی سازشوں سے ملت اسلامیہ کو محفوظ رکھنے کیلئے تاریخی فیصلے کئے ہیں جن پر ملک بھر کے مسلمانوں کو فخر ہے اور جو یقیناً ان فیصلوں میں شریک ارکان پارلیمنٹ کیلئے نجات اخروی کا ذریعہ بنیں گے۔انشاء اللہ۔

منکرین ختم نبوت بالخصوص قادیانی فرقہ ان فیصلوں کو سبوتاژ کرنے اور بے اثر بنانے کیلئے ملک اور بیرون ملک مسلسل متحرک رہتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ عقیدہ ختم نبوت پر یقین وایمان رکھنے والے غیور مسلمان بھی چوکنا رہیں اور اس سلسلہ میں آئینی وقانونی فیصلوں کے تحفظ اور ان پر عملدرآمد کیلئے اپنا کردار ادا کرتے رہیں تا کہ مسلمانوں کے عقیدہ وایمان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اور جناب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سرخرو ہوسکیں اسی تناظر میں 12 اہم امور کی طرف آنجناب کو توجہ دلائی جارہی ہے امید ہے کہ آپ ان کا گہری نظر سے جائزہ لیں گے اور عملی پیش رفت کیلئے موثر کردار ادا کریں گے۔

(۱) قادیانی گروہ پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ کی طرف سے غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے باوجود اپنے آپکو غیر مسلم تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہے اور دستوری فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے مسلمان کہلانے پر مصر ہے جس سے مسلمانوں اور قادیانیوں کی الگ شناخت مشکل ہوجاتی ہے اور خاص طور پر بیرونی ممالک میں قادیانی اسی اشتباہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر خود کو مسلمان کے طور پر پیش کرتے اور بے شمار لوگوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اس مسئلہ کے حل کیلئے ایک عرصہ سے دینی حلقے یہ مطالبہ کررہے ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کرکے مسلمانوں اور غیر مسلموں کی الگ شناخت کا اہتمام کیا جائے اور اگر یہ تجویز کسی وجہ سے قابل عمل نہ ہو تو کم از کم مسلمانوں اور غیر مسلموں کے شناختی کارڈوں کا رنگ الگ کردیا جائے جیسا کہ ووٹر لسٹوں میں کیا جاتا ہے اور جیسا کہ سعودی عرب میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے اقامہ کا رنگ الگ کرکے ان کی جداگانہ شناخت کا اہتمام کیا گیا ہے ایک مرحلہ پر حکومت پاکستان نے یہ مطالبہ منظور کرکے اس کیلئے احکامات بھی جاری کردیے تھے مگر قادیانیوں نے اپنے مخصوص حربوں کے ساتھ اس میں رکاوٹ پیدا کردی اور ان احکامات پر عمل نہ ہوسکا لیکن مسئلہ اپنی پوری سنگینی کے ساتھ اب بھی موجود ہے اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ پارلیمنٹ میں اس مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے اور اس سلسلہ میں باقاعدہ قانون سازی کرکے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور اسلامیان پاکستان کے جذبات کے پاسداری کا اہتمام کیا جائے۔

(۲) صدر ایوب خان مرحوم کے دور میں محکمہ اوقاف قائم کرکے مسلم اور غیر مسلم اوقاف کو سرکاری تحویل میں لے لیا گیا لیکن قادیانی اوقاف کو مستثنیٰ کردیا گیا تھا جو ناانصافی کی بات تھی جبکہ قادیانی گروہ اپنے ان وسیع اوقاف کی آمدنی کو باطل عقائد ونظریات کے فروغ اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کے لئے مسلسل استعمال کررہا ہے اس لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ جس طرح بہت سے غیر مسلم اوقاف کو حکومت نے اپنی تحویل میں لیا ہے اور ان کے انتظام حکومت چلارہی ہے قادیانی گروہ کے اس نوعیت کے اوقاف کو بھی سرکاری تحویل میں لیا جائے اس سلسلہ میں قومی اسمبلی کے بعض ارکان کی طرف سے قراردادیں ایوان میں پیش کرنے کیلئے بھجوائی جاچکی ہیں جو

امید ہے کہ اگلے اجلاس میں زیر بحث آئیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ، آنجناب سے گزارش ہے کہ آپ قائمہ کمیٹی کے اجلاس میں ان دو اہم مسئلوں کو زیر بحث لائیں اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کا وفد جس میں امیر مرکزیہ شیخ عبدالحفیظ مکی، راقم الحروف منظور احمد چنیوٹی، وکیل ختم نبوت ملک رب نواز ایڈووکیٹ اور مولانا محمد الیاس کمیٹی کے روبرو پیش ہو کر ان مسائل کی مزید وضاحت کریں گے۔ امید ہے کہ آنجناب اس عرضداشت کو سنجیدہ توجہ سے نوازیں گے۔ پیشگی بے حد شکریہ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، (مولانا) منظور احمد چنیوٹی (سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، ناظم ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد، چنیوٹ، ضلع جھنگ)

کاپی برائے: (۱) مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری (۲) راجہ ظفر الحق صاحب سینیٹر (۳) پروفیسر خورشید احمد صاحب سینیٹر

☆☆☆

میاں منظور احمد وٹو[1]

وزیر اعلیٰ پنجاب

(قومی سیاسی دینی قائدین کا اجتماع)

۲۰ر جون ۱۹۹۷ء

مکرمی ومحترمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ 17ر جون 1997ء کو قومی سیاسی اور دینی جماعتوں کے اکابرین کے اجتماع میں میرے گھر پر آپ کی تشریف آوری اور عشائیہ میں شرکت فرمانے کیلئے میں آپ کا بے حد سپاس گزار ہوں۔

اس موقع پر قومی مفادات کی روشنی میں حکومت کی مجموعی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا جس میں قومی بجٹ، ملکی معیشت، امن وامان اور فرقہ واریت، ملک کی داخلی سلامتی کشمیر اور پاک بھارت تعلقات، پاکستان میں عمل احتساب، مہنگائی، زرعی ٹیکس، آٹے کا بحران اور اسمبلیوں میں قانون سازی کے طریق کار پر غور کیا گیا۔ قوم کو مایوسی کی دلدل سے نکالنے اور اصلاح احوال کیلئے قومی رہنماؤں نے "اعلان لاہور" کے نام سے ایک تاریخی ڈیکلریشن جاری کیا۔

قومی زندگی کے اس موڑ پر اس اجلاس میں آپ کی شرکت اور آپ کے اظہار خیال نے اس اجلاس کو انتہائی مفید اور بامقصد بنا دیا جس پر میں آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ نیک تمناؤں اور بھرپور دعاؤں کے ساتھ،

آپ کا مخلص میاں منظور احمد وٹو (صدر پاکستان مسلم لیگ پنجاب)

---

[1] پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھی رہے سیاسی حالات کے نبض شناس متحرک سیاستدان اس وقت زرداری حکومت کے وفاقی وزیر ہیں۔

قاضی منظور الحق۔ ایم۔اے منڈی بہاؤالدین

(مولانا عبدالماجد کا شیعوں اور قادیانیوں کے بارہ میں سوالات اور مولانا تھانوی کے دوٹوک جوابات)

فروری ۱۹۹۰ء

مولانا مدرار اللہ صاحب کا مضمون مولانا عبدالماجد دریا بادی پڑھا۔ یہ چند سطور ان کی غلط فہمی اور تسلی کے لئے لکھ رہا ہوں۔ حقیقتاً مولانا دریا بادی سے اس معاملہ میں لغزش ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں ذیل میں رسالہ "النور" ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ تھانہ بھون کا مضمون نقل کررہا ہوں۔ السوال۔ از مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی

ایک فتویٰ کی نقل مرسل خدمت ہے اس پر علاوہ دوسرے معتبر علماء کے حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے دستخط ثبت ہیں لیکن میں کیا عرض کروں کہ مجھے شرح صدر اب بھی نہیں۔ شیعوں کو مبتدع۔ فاسق۔ فاسد العقیدہ وغیرہ اور جو کچھ کہا جائے اس میں پوری طرح قائل ہوں لیکن کافر اور خارج از اسلام کہنے سے جی لرز اٹھتا ہے۔

الجواب۔ یہ علامت ہے آپ کی قوت ایمانیہ کی۔ مگر جنہوں نے فتویٰ دیا ہے اس کا منشا بھی وہی قوت ایمانیہ ہے۔ جس کو ایمانیات کا منکر دیکھا بے ایمان کردیا۔

تتمۃ السوال۔ اگر ہر گمراہ فرقہ یوں ہی خارج از اسلام ہوتا رہا تو مسلمان رہ ہی کتنے جائیں گے۔

تتمۃ الجواب۔ اس کا ذمہ دار کون ہے کیا خدانکردہ اگر کسی مقام پر کثرت سے لوگ مرتد ہو جائیں اور تھوڑے ہی مسلمان رہ جائیں تو کیا اس مصلحت سے ان کو بھی کافر نہ کہا جائے گا۔

تتمۃ السوال۔ شیعوں سے مناکحت اگر تجربہ سے مضر ثابت ہوئی ہے تو بس تہدیداً اس کا روک دینا کافی ہے۔

تتمۃ الجواب۔ اس تہدید کا عنوان بجز اس کے کوئی ہے ہی نہیں۔ غور فرمایا جائے،

تتمۃ السوال۔ میرا دل تو قادیانیوں کی طرف سے ہمیشہ تاویل ہی تلاش کرتا رہتا ہے۔

تتمۃ الجواب۔ یہ غایت شفقت ہے لیکن اس شفقت کا انجام سیدھے سادے مسلمانوں کے حق میں عدم شفقت ہے کہ وہ اچھی طرح ان کا شکار ہوا کریں گے۔ قاضی منظور الحق ایم اے (منڈی بہاؤالدین)

☆☆☆

مولانا محمد منظور الوحیدی[1] لاہور

۲۵/۷/۱۳۹۸ھ (حجۃ اللہ البالغہ اور قوت القلوب کا اردو ترجمہ)

محترم و مکرم مولانا صاحب حفظہ اللہ ورعاہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ احقر درس نظامی سے فارغ ہے، سلسلہ بیعت حضرت درخواستی مدظلہ العالی سے ہے۔ اور عربی سے اردو تراجم اور تالیف کا کام کرتا ہے چنانچہ حال میں ہی حجۃ اللہ البالغہ کا ترجمہ مکمل کیا ہے۔ اس سے قبل قوت القلوب کا ترجمہ مکمل کر چکا ہوں۔ جس کی کتابت جاری ہے۔ اب احقر نے اسلامی تعلیمات کا وہ ضروری خلاصہ جو عقائد، اوامر، نواہی پر مشتمل ہے۔ اور جس کا جاننا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ "مسلمان کون ہے" کے نام سے لکھا ہے۔ یہ کتاب اور حضرت درخواستی مدظلہ کے اوراد کی کتاب "فیضانِ رحمت" یہ دونوں برائے تبصرہ ارسال خدمت ہیں۔ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب جامعہ اشرفیہ والوں نے مجھے ایسا کرنے کے لئے فرمایا تھا۔ ان کا رقعہ بھی منسلک ہے۔ آپ کا ایک بھائی محمد منظور الوحیدی

---

[1] مترجم اور مولف خط میں تعارف موجود ہے۔

مولانا محمد منظور نعمانی[1] لکھنؤ

(۱)

۸ر جنوری ۱۹۷۵ء (قادیانیوں کے بارہ میں سوالنامہ یہاں بھی بحث کا بازار گرم)

برادر مکرم ومحترم زید مجدکم، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، الحق کا وہ شمارہ پہنچ کر باعث مسرت ہوا۔ جسمیں حضرات علماء کرام اور زعماء کی طرف سے آپ کے سوالات کے جوابات شائع ہوئے ہیں۔ اس کے چند روز بعد کارڈ مورخہ ۱۲ر دسمبر کو ملا جس سے معلوم ہوا کہ آپ نے وہ سوالات مجھ کو بھی بھیجے تھے آپ کا وہ مکتوب نہیں پہونچا آپ کے سوالات کا جواب وہی ہیں کے حضرات دے سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے لکھنے کی کوشش نہیں کی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے فیصلے پر یہاں بھی بحث کا بازار گرم ہوگیا۔ اور اصل مسئلہ پر الفرقان کے دو تین شماروں میں لکھا گیا۔ ہمارے ملک میں ۴۷ء کے پہلے سے مسئلہ بالکل ختم سا ہوگیا تھا لیکن اب یہ مردہ زندہ ہوکر کھڑا ہوگیا ہے دونوں ملکوں کے درمیان ڈاک کھل تو گئی لیکن بہت گراں نہ کھلنے کی برابر۔ اللہ تعالیٰ مشکلات آسان فرمائے۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت فیوضہم کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد منظور نعمانی

(۲)

(پاکستان کے قادیانیوں کے بارہ میں فیصلہ O بھارت میں مردہ مسئلہ زندہ ہوگیا الجمعیۃ کے ایڈیٹر فارقلیط کا زہریلا مضمون اور بعد میں تردید O تجلی کے عامر عثمانی کی غلطی کی تلافی)

۴ر فروری ۱۹۷۵ء باسمہ تعالیٰ

برادر محترم احسن اللہ الیکم، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ مورخہ ۸ محرم الحرام موصول ہوکر باعث مسرت ہوا اللہ اس زندگی میں آپ حضرات سے ملاقات نصیب فرمائے۔ وما ھو علی اللہ بعزیز۔ میرا خیال تھا کہ ہمارے دفتر والوں نے الحق اور وہاں دوسرے حضرات کو بھی الفرقان کے پچھلے دو تین مہینوں کے شمارے بھیجدیئے ہونگے۔ میں خود تو مہینوں دفتر کی طرف نہیں جاتا یہی حال مولوی عتیق الرحمٰن صاحب کا بھی ہے۔ عنایت نامہ سے اندازہ ہوا کہ الفرقان نہیں جارہا ہے آج ہی نوٹ کردیا ہے کہ اکتوبر، نومبر، دسمبر کے شمارے روانہ کرادیئے جائیں۔ ان میں قادیانی مسئلہ پر لکھا گیا تھا۔ یہاں ۴۷ء کے بعد سے قادیانیت کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ اب آپ کے ہاں کے فیصلہ نے یہاں اس مردہ کو زندہ کردیا۔ گزشتہ ۳۰، ۴۰ سال میں جن حضرات نے ہمارے دارالعلوموں میں پڑھا ہے وہ اس لائن سے بالکل واقف نہیں ہیں۔ ہمارے مدارس کے اساتذہ بھی بے خبر ہیں۔ اس لئے میں نے خود ہی کچھ لکھنا ضروری سمجھا۔ قدیم دور کی اس مسئلہ کی مطبوعات یہاں قریباً نایاب ہیں۔ قادیانیوں کی کتابیں بھی لوگوں کے پاس نہیں ہیں۔ میرے پاس تھیں لیکن چونکہ یہاں کوئی ذکر فکر ہی نہیں تھا اس لئے ان کی حفاظت نہیں کی گئی۔ پس دو چار کتابیں رہ گئی ہیں اب وقت محنت کا بھی نہیں رہا۔ فاللہ المستعان۔ الجمعیۃ دہلی کے ایڈیٹر فارقلیط صاحب تو یاد ہوں گے خدا کے بندے نے قادیانیوں کی حمایت میں آپ کے فیصلہ کے خلاف بڑا ہی زہریلا ایک مضمون لکھ دیا تھا۔ الفرقان میں اس پر لکھا گیا۔ تجلی میں عامر صاحب نے کچھ لکھا۔ خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے ایک بیان دے کر اپنی غلطی کی تلافی کردی۔ فارقلیط صاحب

---

[1] عظیم داعی مصنف برصغیر کے نہایت وقیع مجلّہ الفرقان لکھنؤ کے بانی ومدیر معارف الحدیث جیسی کتاب کے مصنف۔ ملت کے غمخوار وغمگسار، اپنے ہم عصر اکابر مولانا ابوالحسن علی ندوی، علامہ مناظر احسن گیلانی، مولانا عبدالباری ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی کے کہکشاں علم وفضل کا ایک درخشندہ ستارہ اور اعلیٰ ترین علمی دعوتی اصلاحی صلاحیتوں سے نوازا، ناچیز کو بدوشعور سے ان کے رسالہ الفرقان سے مطالعہ اور تحریر سے مناسبت پیدا ہوئی۔

صاحب نے بیان میں کہا ہے کہ وہ مضمون غلطی سے میرے نام چھپ گیا ہوگا۔ اب ہمارا موقف یہی ہے کہ وہ مضمون ان کا نہیں ہے۔
دعاؤں کا طالب اور دعا گو ہوں۔ حضرت مولانا مدظلہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ از محمد منظور نعمانی

(۳)

١٩/ جنوری ١٩٧٦ء (مفتی محمد حسین نعیمی کی مولانا منظور نعمانی سے ملاقات کے حوالے سے گفتگو کی تردید[۱])

آپ نے ماہنامہ ''ضیائے حرم'' لاہور بابت اکتوبر ١٩٧٥ء (شوال ١٩٩٥ء) کے حوالہ سے کسی صاحب غلام رسول سعیدی کے مضمون کا اقتباس نقل کیا ہے، اس میں کسی صاحب مفتی محمد حسین نعیمی مقیم حال لاہور کی راقم سطور محمد منظور نعمانی کیساتھ ملاقات اور گفتگو کا ذکر کیا ہے۔ اور آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا ہے کہ اسکی کیا حقیقت اور اصلیت ہے؟ میں آپ کے اسی استفسار کے جواب میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ لکھنے والے صاحب غلام رسول سعیدی نے میرے بارے میں جو لکھا ہے وہ بالکل بے اصل اور بے بنیاد ہے میں مفتی محمد حسین نعیمی کو بالکل نہیں جانتا، اس نام کے کسی شخص سے ملاقات مجھے بالکل یاد نہیں، جو واقعہ لکھا ہے وہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔
پہلے بھی بار بار تجربہ ہوا اور یہ اقتباس جو آپ نے نقل کیا ہے یہ نیا تجربہ ہے کہ یہ بریلوی لوگ آخرت کے محاسبہ سے بالکل بے خوف ہو کر جھوٹ گڑھتے اور بولتے ہیں۔ ایسے تجربوں کے موقع پر یہ شبہ ہونے لگتا ہے کہ شاید ان کے قلوب محاسبۂ آخرت اور خدا کے حضور میں پیشی کے یقین سے بالکل خالی ہیں۔ آپ میری یہ تحریر میرے اس خط کے حوالہ سے شائع کر سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ میں الفرقان میں بھی اس کا ذکر کر دوں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے اور ہر قسم کے ظاہری و باطنی شرور سے ہماری مغفرت فرمائے۔ آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے اس شرارت اور افترا سے مطلع فرمایا۔ والسلام محمد منظور نعمانی

(۴)

(الفرقان کی باقاعدہ ترسیل کا ذکر الحق کی تاخیر سے پہنچنے کا ذکر)

نومبر ١٩٧٦ء باسمہ تعالیٰ

برادر مکرم و محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم، سلام ورحمت، خدا کرے ہمارے حضرت مولانا عبدالحق صاحب اور آپ سب حضرات بھی بخیر و عافیت ہوں۔ الفرقان حسب معمول اہتمام اور پابندی سے روانہ ہوتا ہے معلوم نہیں پہونچتا ہے یا نہیں ''الحق'' پہلے اکثر مل جاتا تھا ادھر کم از کم ٦ مہینے سے اس کا کوئی شمارہ نہیں ملا۔ یقیناً آپکے یہاں سے پابندی سے روانہ ہوتا ہوگا۔ فالی اللہ المشتکیٰ۔ دعا گو اور دعا کا محتاج اور طالب ہوں حضرت مولانا کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محمد منظور نعمانی

۱۔ یہ خط جناب نذیر احمد صاحب نامی کسی شخص کے نام ہے۔ ہماری جماعت کے مخلص ساتھی شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام صاحب مہتمم اشاعت القرآن حضرو اٹک نے مندرجہ ذیل خط کے ساتھ اسے الحق میں اشاعت کیلئے بھیجا:۔

١٢ اپریل ١٩٧٦ء باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخلص و محترم جناب ایڈیٹر صاحب! زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر ہونگے بریلوی آرگن ''ضیاء حرم'' کے ایک شمارے میں مناظر اسلام مولینا منظور احمد نعمانی مدظلہ کے متعلق ایک غلط بیانی کی گئی۔ جسکے متعلق ہمارے ایک دوست نے مولینا نعمانی مدظلہ کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ مولینا نعمانی مدظلہ کا جواب آپ کی خدمت میں ارسال کر رہے ہیں اسے اپنے ''الحق'' میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔

فقط والسلام نیازمند احقر عبدالسلام خادم تدریس جامعہ حضرو

(۵)

(پاکستان کا مختصر سفر اکوڑہ خٹک نہ آسکنے کا قلق اور رنج ○ مولانا عتیق الرحمان کا بوجہ عدم صحت لندن قیام)

۸/دسمبر ۱۹۷۸ء باسمہ سبحانہ

برادر مکرم ومحترم جناب مولینا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ سلام ورحمت۔ چند روز پہلے گرامی نامہ موصول ہوا تھا اور ''الحق'' کے وہ شمارے بھی جو آپ نے یکجا کر کے روانہ فرمائے تھے۔ اس کے علاوہ تازہ شمارہ الگ بھی موصول ہوا تھا۔ خدا کرے ''الفرقان'' پہونچتا ہو۔ دسمبر کا شمارہ انشاء اللہ کل ڈاک سے روانہ ہوگا۔ حضرت والد ماجد کی خدمت میں میرا سلام نیاز عرض کریں اور دعا کی درخواست۔ مجھے خود بڑا قلق اور رنج ہے کہ دینی مجبوری اور معذوری کی وجہ سے شعبان میں میں ایک سفر مختصر کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اکوڑہ خٹک اور پشاور اس کے علاوہ بھی چند ایسے مقامات تھے جہاں حاضری خود میرے لئے بھی ضروری تھی لیکن قاصر اور محروم رہا۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اس زندگی میں کبھی پھر مقدر ہے یا نہیں۔ مولوی عتیق الرحمٰن [1] سلمہ اللہ تعالیٰ اپنے صحت ومرض کے مسئلہ کی وجہ سے لندن قیام پر مجبور ہو گئے ہیں۔ وہ وہیں ہیں یہاں آتے ہیں تو بالکل بے جان سے رہتے ہیں۔ وہاں حالت بہتر ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ محمد منظور نعمانی

(۶)

۲۵/مارچ ۱۹۷۹ء (اللہ تعالیٰ سے اخلاص ○ ابتغاء وجہ اللہ ○ توفیق خدمت دین اور وسیلہ مغفرت کی دعا)

برادر مکرم محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ سلام ورحمت۔ خدا کرے حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ اور آپ سب حضرات بعافیت ہوں۔ عرصہ ہوا آپ کا اخلاص نامہ ملا تھا۔ اور الحق کے قریباً ۸،۱۰ پرچے جو یکجا آپ نے روانہ کرائے تھے وہ بھی پہنچ گئے تھے۔ اس کے بعد سے الحق اکثر مہینوں میں پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اخلاص اور ابتغاء وجہ اللہ کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق ہم آپ سب کو دے اور قبول فرما کر وسیلۂ مغفرت بنائے۔ ایک صاحب لاہور کے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس کے ذریعہ یہ عریضہ اور کچھ اور خطوط ادارہ اصلاح وتبلیغ لاہور کو بھیج رہا ہوں۔ ان شاء اللہ وہاں حوالہ ڈاک ہو جائے گا کبھی آپ خط بھیجنے کا ارادہ فرمائیں تو ادارہ ہی کو بھیج دیا کریں۔ وہاں سے میرے پاس آجایا کرے گا۔ حضرت مولانا مدظلہ کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی استدعا نیز آپ سے بھی والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مولوی عتیق الرحمٰن لندن ہی میں ہیں۔ محمد منظور نعمانی

(۷)

(ایرانی انقلاب پر علمی اور تحقیقی کتاب کی تالیف کو اپنے حق میں فرض عین سمجھا ○ حقائق السنن کی خوشخبری)

۷ ربیع الاول ریکم دسمبر ۱۹۸۴ء باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

برادر مکرم محترم مولانا سمیع الحق صاحب، احسن اللہ الیکم، سلام ورحمت۔ اخوت نامہ مورخہ ۲ نومبر آج سے ۳۔۴ دن پہلے موصول ہوا۔ کیا عرض کروں کس حال میں ہوں کبرسنی کے ضعف اور مختلف النوع امراض وعوارض کے علاوہ ہائی بلڈ پریشر کا مریض ہوں لکھنے اور پڑھنے سے قریباً معذور ہو چکا ہوں۔ الفرقان کیلئے بھی غالباً سال بھر سے کچھ نہیں لکھا۔ ایرانی انقلاب کے جو اثرات پڑے اور علم میں آئے اور مختلف ممالک سے اطلاعات آئی ہیں تو دل میں شدید داعیہ پیدا ہوا کہ اس فتنہ کے لئے جو کچھ کیا جا سکتا ہو کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق بھی ملی۔

---

[1] مولانا کے فرزند رشید، فاضل دیوبند، والد کے طرح مصنف اور صاحب تحریر، مدتوں الفرقان کی ادارت سنبھالی، عرصہ سے لندن میں مقیم ہیں، اہم قومی وملی مسائل میں اپنی ایک رائے رکھتے اور بے باکی سے اسکا اظہار بھی کرتے ہیں۔

قریباً دو سال میں لکھ سکا جو زیادہ سے زیادہ دو مہینے میں لکھا جاتا۔ میں نے اس کو اپنے حق میں فرض عین سمجھا اس حالت میں لکھا کہ کبھی کبھی شبہ ہوتا تھا کہ شاید یہ کام پورا نہ ہو سکے گا اور وقت موعود آجائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کام لینا مقدر تھا بفضلہٖ تعالیٰ لے لیا گیا۔ یہ بھی چاہتا تھا کہ کتاب ضخیم نہ ہو تا کہ زیادہ سے زیادہ پڑھی جا سکے ہزار ہا صفحات پڑھنے کے بعد جو کچھ لکھنا تھا وہ صرف تین سو صفحات میں لکھا۔ پریس کی اطلاع سے معلوم ہوا کہ بفضلہٖ تعالیٰ طباعت مکمل ہو گئی اب کتاب سازی اور تجلید کا کام انشاء اللہ ہفتہ میں ہو جائے گا میں نے انتظام کیا ہے کہ جلد سے جلد کراچی سے بھی شائع ہو جائے۔ ایک صاحب ادھر جانے والے ہیں ارادہ ہے کہ کچھ نسخے ان کے ساتھ بھیج دیئے جائیں ان شاء اللہ ان ہی میں سے ایک نسخہ جناب کی خدمت میں بھی پہونچے گا۔

<u>حقائق السنن کی خوشخبری:</u> آپ نے حقائق السنن جلد اول کی خوشخبری سنائی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور بندوں کے لئے نافع بنائے افسوس ہے کہ اب اس حال میں نہیں ہوں کہ اس کے مطالعہ سے استفادہ کر سکوں میں نے اپنے اوپر مطالعہ کی پابندی عائد کر دی ہے مطالعہ سے بلڈ پریشر پر بہت اثر پڑتا ہے الفرقان کو ہدایت کرا دی ہے کہ جو رسالے واخبارات یا کتابیں دفتر آجائیں میرے پاس نہ پہنچائی جائیں جب کوئی چیز سامنے آجاتی ہے تو پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ خطوط بھی دوسروں سے لکھواتا ہوں اس وقت کوئی دوسرا نہیں اس لئے خود ہی لکھ رہا ہوں۔ ابھی کتاب دفتر میں نہیں پہنچی ہے اگر ارسال نہ فرمائی ہو تو بے تکلف گزارش ہے کہ ارسال نہ فرمائی جائے اگر آ گئی تو ان شاء اللہ کسی مستحق صاحب علم کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی ایسے حضرات یہاں موجود ہیں مولوی عتیق الرحمٰن کے چھوٹے بھائی مولوی خلیل الرحمٰن سلمہ جنہوں نے الفرقان کی ادارت سنبھالی ہے ان کا فن حدیث سے تعلق نہ ہونے کے برابر ہے انہوں نے اپنا موضوع قرآن پاک کو بنایا ہے بفضلہٖ تعالیٰ اس میں ان کو اختصاص کا درجہ حاصل ہے۔ دارالعلوم ندوۃ میں قرآن ہی کے استاد ہیں۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست ہے جناب سے دعا کا طالب اور دعا گو ہوں۔

والسلام　محمد منظور نعمانی

(۸)

(سینیٹ میں شریعت بل اور نفاذ شریعت کے سلسلہ میں دعائیں O فرقہ اثنا عشریہ کے بارہ میں استفتاء O محکمۂ ڈاک کے عجائبات O عمر ۸۷ کی صحت کا انحطاط O سب سے بڑی حاجت حسن خاتمہ O مولانا مفتی ولی حسن کے مفصل فتویٰ کی حقانیہ سے تصدیق کی خواہش جلد ہی اشاعت کا ارادہ)

۲۷/ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ　　باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

برادر محترم ومکرم جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم، سلام رحمت، خدا کرے حضرت والد ماجد مدظلہ کا مزاج گرامی اور آپ بھی سب متعلقین بعافیت ہوں۔ آپ کا ایک عنایت نامہ چند روز پہلے اسی مہینے اگست کے تیسرے ہفتے میں بذریعہ ڈاک ملا اس میں آپ نے مسئلہ نفاذ شریعت اور اپنے پیش کئے ہوئے شریعت بل کے سلسلے میں اس سیہ کار سے دعا کی فرمائش کی ہے حسب توفیق دعا کا اہتمام نصیب ہوا اس طرح کی فرمائش تو عظیم احسان ہے دعا اگر دنیوی خیر وفلاح کیلئے بھی ہو تو عبادت ہے اور نفاذ شریعت جیسے مسئلے کے لئے دعا عبادت کے علاوہ دین کی نصرت اور ہم جیسے عاجزوں دور افتادوں کیلئے اس جہاد میں شرکت کی سعادت ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے کما حقہ دعا کے اہتمام کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ بات عجائبات میں سے ہے کہ اس عنایت نامے پر آپ کے قلم سے تاریخ تحریر ۱۹/مارچ ۸۷ء لکھی ہوئی ہے اور اکوڑہ خٹک کے ڈاکخانہ کی مہر کی تاریخ ۲۵/جون ۸۷ء ہے اور مجھے یہ اگست کے تیسرے ہفتے میں ملا ہے۔ پاکستان کے خطوط عام طور سے ہفتے دو ہفتے میں مل جاتے ہیں یہ پہلا تجربہ ہے کہ جناب کا عنایت نامہ قریبا چھ مہینے میں لکھنؤ پہونچا ہے۔ فالی اللہ المشتکیٰ۔

میری عمر چوراسی (۸۴) سے متجاوز ہو چکی ہے صحت کے انحطاط اور ضعف کی رفتار تیز ہے بہ ظاہر منزل زیادہ دور نہیں۔ آپ سے اور حضرت والد مدظلہ سے دعا کی درخواست ہے اب سب سے بڑی حاجت یہی ہے کہ زندگی کے جو دن باقی ہیں ایمان، اعمال مرضیہ کی توفیق، معاصی سے حفاظت نعمتوں پر شکر، گناہوں سے استغفار کے اہتمام اور عافیت کے ساتھ پورے ہوں حسن خاتمہ نصیب ہو اور ارحم الراحمین محض اپنے رحم و کرم سے مغفرت فرمادیں۔ کئی مہینے ہوئے فرقہ اثناء عشریہ کے متعلق میں نے ایک مطبوعہ استفتاء کراچی مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی زید مجدہم کی خدمت میں بھجوایا تھا جواب کیلئے جس مواد کی ضرورت تھی وہ پورا میں نے اسی استفتاء میں لکھدیا تھا تا کہ مجیب حضرات کو زیادہ زحمت اٹھانی نہ پڑے۔ مولانا موصوف نے اس کا مفصل جواب تحریر فرمایا تھا اور یہ ذمہ داری بھی قبول فرمائی تھی کہ وہ ملک کے دوسرے دینی اداروں و مدارس سے تعلق رکھنے والے حضرات علماء و اصحاب فتویٰ کی تصدیقات حاصل کر کے بھی مجھے روانہ کریں گے مجھے اس کا انتظار ہے۔ امید ہے کہ مولانا موصوف نے وہ استفتاء دار العلوم حقانیہ آپ حضرات کی خدمت میں بھیجا ہو گا اگر بالفرض نہ بھیجا ہو تو میرے اس عریضے کے حوالے سے ان سے طلب فرمالیں ان کے جواب کی صرف توثیق اور تصدیق بھی کافی ہے پاکستان کے اہل حدیث علماء کرام کے جوابات میرے پاس آچکے ہیں جلدی ہی اس مجموعۃ الفتاویٰ کے اشاعت کا ارادہ ہے۔ والسلام　بقلم محمد ضیاء الرحمٰن محمود

(۹)

(مفتی محمد حسین نعیمی کے بارہ میں تفصیلی وضاحت ○ حضور ﷺ کے بارہ میں علماء دیوبند کا ایمانی موقف)

از منظور نعمانی لکھنؤ ۲۶ جمادی الاخری ۹۶ھ

مخلص مکرم جناب نذیر احمد صاحب! وفقنا اللہ وایاکم لما یحب۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ کا مکتوب مورخہ ۲۱ جون موصول ہو گیا تھا۔ اسفار وغیرہ کی مشغولیت کی وجہ سے جواب کچھ تاخیر سے دے رہا ہوں۔ آپ نے مفتی محمد حسین نعیمی صاحب کے بیان شائع شدہ ''ضیائے حرم'' کی جو نقل بھیجی ہے اس سے اتنی بات تو معلوم ہو گئی کہ موصوف کا اصل وطن سنبھل تھا جو میرا بھی مولد اور پہلا وطن اصلی ہے اور یہ کہ وہ مجھے اور میرے خاندان کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں اس کے بعد بھی ان کو نہیں جان پہچان سکا۔ ہاں مولوی محمد اجمل صاحب جنکو انہوں نے اپنا خسر بتلایا ہے ان کو میں جانتا تھا اور جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے ان کا مکان میرے مکان کے قریب ہی تھا۔ لیکن میں ان کی اولاد کے بارہ میں بھی نہیں جانتا۔ ہاں مجھے یہ یاد ہے کہ ایک دفعہ سنبھل سے مراد آباد جاتے ہوئے ریل میں میرا اور مولوی محمد اجمل صاحب کا ساتھ ہو گیا تھا لیکن اپنے حافظہ کے اعتماد پر پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس سفر میں انہوں نے یا اُن کے کسی ساتھی نے وہ بات مجھ سے نہیں کہی جسکا ذکر مفتی محمد حسین نعیمی صاحب نے اپنے بیان میں کیا ہے یہ مفتی محمد حسین نعیمی صاحب غالباً اُن لوگوں میں ہوں گے جو تقسیم کے وقت ۱۹۴۷ء میں یا اس کے قریبی زمانہ میں ہندوستان سے پاکستان منتقل ہو گئے جس پر ۲۹ برس گزر چکے ہیں، میں تو سنبھل کی موجودہ آبادی میں سے بھی (جواب ایک لاکھ کے لگ بھگ ہوگی) اپنے چند قریبی اعزہ اور احباب کے علاوہ غالباً سو آدمیوں کو بھی ان

---

[1] یہ خط بھی جناب نذیر احمد صاحب پی او ایف واہ کینٹ کے نام ہے جس کا مکتوب نمبر ۳ کے حاشیہ میں ذکر آیا ہے اس مکتوب گرامی کو مولانا عبد السلام نے اپنے مندرجہ ذیل خط کے ساتھ بھیجا۔

۳/ نومبر ۱۹۷۶ء　باسمہ سبحانہٗ وتعالیٰ

فخر الاماثل حضرت مولٰنا صاحب! زیدت الطافکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہونگے۔ ''ضیاء حرم'' کا پہلا تردید کا مضمون شائع فرما کر آپ نے ہم پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ دوبارہ مولٰنا نعمانی مدظلہ کا مکتوب گرامی جسے ایک علمی تحقیقی مقالہ کہنا چاہئے۔ آپکی خدمت میں ارسال کیا گیا ہے۔ تا حال اُسکی اشاعت کا ہمیں علم نہیں۔ اس وقت رضا خان گروہ نے اپنے مردے قبرستانوں سے نکال کر روشنی کا مینار بنانا شروع کر دئے ہیں۔ لیکن ہماری طرف سے سوائے افسوس

؂ وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا اور کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

آپ کے ماہنامہ کی طرف رہ رہ کر نگاہ اٹھتی ہے۔ لہٰذا آپ حسب سابق بریلویت کی طرف سے اکابر پر یہ قرض بھی آپ ادا فرما دیں۔ مولٰنا نعمانی مدظلہ کا تفصیلی جواب شائع فرما کر خدمت اسلام کیساتھ ہم پر بھی احسان فرمائیں۔　فقط والسلام: طالب الدعا عبد السلام حضرو

کے نام کے ساتھ نہیں جانتا۔ ہاں اُن میں سے بہت سے لوگ (شاید ہزاروں) مجھ سے واقف ہوں گے۔ اور یہ ایسی بات ہے جسکا سمجھنا کسی کے لئے مشکل نہ ہونا چاہیے۔ اور اس میں کچھ دخل اسکو بھی ہوسکتا ہے قریباً پچاس سال سے میرا مستقل قیام، وطن سے باہر ہی رہا ہے سنبھل بس آمد ورفت رہی ہے۔ بہر حال مفتی محمد حسین نعیمی صاحب کا یہ بیان پڑھنے کے بعد بھی میں ان کو نہیں جان پہچان سکا اور جب کہ کہہ چکا ہوں آپ کے خط سے پہلے یہ نام بھی میں نے نہیں سنا تھا۔

بیشک اسکے امکان عقلی سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کبھی کسی نے مجھ سے کوئی بات کی ہو اور وہ مجھے یاد نہ رہی ہو لیکن "بل الانسان علی نفسه بصیرة" اپنے بارہ میں میں یقین کیساتھ جانتا ہوں کہ اسطرح کی اور اس قبیل کی باتیں (جسطرح کی میرے ساتھ گفتگو موصوف نے ذکر کیا ہے) میں نہیں بھولتا، پچاس سال پہلے کی بھی اسطرح کی باتیں خوب یاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن بے شمار نعمتوں سے اس عاجز کو نوازا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے یہ فلہ الحمد والشکر اسکے باوجود میں انسان ہوں اور سہو ونسیان سے بری نہیں ہوں۔

مفتی محمد حسین نعیمی صاحب نے میرے ساتھ اپنی جس گفتگو کا ذکر کیا ہے اس کے بارہ میں انہوں نے اپنے اس بیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ غالباً یہ گفتگو انہوں نے ۵۷ء میں کی تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ میں ۵۷ء سے کم از کم ۳-۴ سال پہلے ان وجوہ اور احساسات کی بنا پر جو میں اپنے مختلف مضامین میں کئی بار لکھ چکا ہوں[1] بریلوی حضرات سے مناظرہ کا مشغلہ ترک کر چکا تھا اس لئے بھی یہ بات کچھ قرین قیاس نہیں کہ اس زمانہ میں انہوں نے مجھ سے وہ گفتگو کی ہو۔ اور اگر کسی نے اس سے پہلے مناظرہ کے دلچسپی کے دور میں میرے سامنے اسطرح کی بات کی ہوتی جسطرح کی موصوف نے ذکر کی ہے تو میں ان کو بتلاتا کہ آنحضرت ﷺ کے بارہ میں ہمارا ایمانی موقف جسکی ہدایت قرآن مجید نے اور خود رسول ﷺ نے فرمائی ہے اور سلف وخلف اہل حق کا جس پر اجماع ہے یہ ہے کہ آپ افضل الخلق سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کے مصداق ہیں لیکن جو غالی مبتدعین (حضور ﷺ کی پیشن گوئی "لتتبعن سنن من قبلکم الخ" کے مطابق) عیسائیوں کے قدم بقدم چل کر قرآن مجید کے نصوص اور حضور کے ارشادات کے خلاف، آنحضرت ﷺ کیلئے علم غیب وغیرہ خداوندی صفات ثابت کریں اور آپ کو عالم الغیب اور کائنات کا مالک ومختار قرار دیں ان کے مقابلہ میں ہمارا موقف وہی ہے جو سیدنا حضرت مسیح علیہ اسلام کی شان میں غلو کرنے والے عیسائیوں کے مقابلہ میں قرآن مجید کا اور اسکی رہنمائی اور اتباع میں امت محمدیہ کا ہے۔ قرآن پاک میں حضرت مسیح علیہ اسلام کا مقام بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔

ان هو الا عبد انعمنا عليه اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ مسیح ہمارا ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام فرمایا۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا۔ لن يستنكف المسيح ان يكون عبداً لله مسیح کو خدا کا بندہ ہونے سے ہرگز عار نہیں۔ اور رسول ﷺ نے امت کو آگاہی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ لا تطرونی كما اطرت النصارى ابن مريم فانما انا عبده فقولو اعبدالله و رسوله (جمع الفوائد) تم مجھے حد سے نہ بڑھاؤ جسطرح کہ نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو حد سے بڑھایا میں بس اس کا بندہ ہوں لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

اور امت کے مشہور محدث وفقیہ اور متکلم ملا علی قاریؒ نے امت کے انہی گمراہ لوگوں کے بارہ میں جو آنحضرت ﷺ کیلئے "علم غیب" اور علم جمیع ما کان وما یکون" ثابت کرتے ہیں اپنی مشہور کتاب "موضوعات کبیر" میں کتاب وسنت کے دلائل سے ان کے گمراہانہ عقیدہ کا رد کرتے ہوئے آخر میں لکھا ہے۔

[1] بریلوی سلسلہ کی ایک نئی تصنیف "زلزلہ" کے جواب میں میرے ایک عزیز مولوی محمد عارف سنبھلی کی جو کتاب "بریلوی فتنہ کا نیا روپ" کے نام سے شائع ہوئی ہے اس کے شروع میں انہوں نے راقم سطور کا ایک مکتوب "بریلویات" ہی سے متعلق شائع کر دیا ہے اس میں بھی ان وجوہ واحساسات کا کچھ ذکر آ گیا ہے جو مناظرہ کا مشغلہ ترک کر دینے کا باعث بنے (نعمان)

فهم اعصى الناس لا مره و اشد هم مخالفةً لسنته فيهم شبه ظاهر من النصارىٰ غلوا على المسيح اعظم الغلو خالفوا شرعه ودينه اعظم المخالفة (موضوعات كبير ۱۲۰) یہ گمراہ لوگ رسول ﷺ کے بڑے نافرمان اور شدید ترین مخالف ہیں۔ان میں عیسائیوں کی ظاہر باہر مشابہت ہے،انہوں نے بھی حضرت مسیح کے بارہ میں بڑے غلو سے کام لیا اور ان کی شریعت اور ان کے لائے ہوئے دین کے بالکل خلاف عقیدے قائم کر لئے۔

الغرض عیسائیوں کے قدم بقدم چلنے والے ان لوگوں کا مقابلہ میں ہمارا موقف وہی تھا اور وہی ہے جسکی ہدایت اور رہنمائی قرآن مجید نے اور خود رسول ﷺ نے فرمائی ہے اور جو امت کے سلف صالحین کا موقف رہا ہے۔**ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا و هب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب**

آپ کی اور آپ جیسے دوسرے اہل حق کی ذہنی پریشانی کا لحاظ رکھتے ہوئے اصل مسئلہ سے متعلق بھی مندرجہ بالا چند سطریں لکھ دینا مناسب سمجھا ورنہ حال یہی ہے کہ ان حضرات سے کچھ کہنے کو اب طبیعت مشکل ہی سے آمادہ ہوتی ہے۔اس موضوع پر یعنی بریلوی حضرات ہی سے متعلق انہی دنوں میں الفرقان میں بھی کچھ لکھنا پڑا ہے۔جولائی کے الفرقان میں انشاء اللہ آجائے گا۔اللہ تعالیٰ ہر طرح کے شرور سے اور اپنے نفس کے بھی شرور سے حفاظت فرمائے۔ایمان کے ساتھ زندہ رکھے ایمان کے ساتھ اٹھائے اور اپنے رحم و کرم سے مغفرت فرمادے۔

والسلام محمد منظور نعمانی

(۱۰)

اگست ۱۹۸۸ء (والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیت اور دعا کا اہتمام جو آپ کیلئے زندگی بھر کھلا رہے گا)

برادرم مکرم و محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب احسن اللہ تعالیٰ الیکم والینا۔خدا کرے آپ کے والد ماجد حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت فیوضہم اور خود آپ اور سب متعلقین بخیر و عافیت ہوں۔۱۳ رمضان المبارک کا مرقومہ گرامی نامہ ماہ مبارک ہی میں مل گیا تھا۔آپ نے اپنی والدہ ماجدہ مرحومہ و مغفورہ کے حادثہ رحلت کی اطلاع دی تھی۔اپنے معمول کے مطابق مرحومہ مغفورہ کے لئے دعا کا اہتمام نصیب ہوا۔اور جب بھی یاد آجاتا ہے۔دعا کرتا ہوں۔اگر چہ بصیغہ عموم دعا کا مستقل معمول ہے۔اور یہ عاجز اس کو اپنے لئے سرمایہ سعادت سمجھتا ہے۔اس دنیوی زندگی میں والدہ ماجدہ محترمہ کی جو خدمت آپ کر سکتے تھے اس کا دروازہ تو بند ہو گیا۔لیکن ان کے لئے مغفرت و رحمت کی دعا اور ایصال ثواب کا دروازہ آپ کے لئے زندگی بھر کھلا رہے گا۔اور آپ کی یہ خدمت انشاء اللہ محترمہ مرحومہ کے لئے دنیوی زندگی کی خدمات سے زیادہ نفع مند اور زیادہ مسرت کا باعث ہوگی۔اس بارے میں احادیث میں جو کچھ وارد ہوا ہے وہ سب آپ کے سامنے ہے۔

اللہ تعالیٰ اس عاجز کو بھی محترمہ مرحومہ کے لئے دعاؤں کے اہتمام کی خاص توفیق عطا فرمائے۔حضرت والد ماجد مدظلہ کی خدمت میں اس عاجز کا سلام اخلاص عرض کیا جائے۔اور دعا کی درخواست آپ سے بھی دعا کا طالب ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ حضرات کے حق کے مطابق دعا کا اہتمام اس عاجز کو نصیب فرمائے۔اور قبول فرمائے۔جو عزیز میرے خطوط لکھتے ہیں وہ اواخر رمضان المبارک میں وطن چلے گئے تھے حال ہی میں واپسی ہوئی ہے اس لئے یہ عریضہ تاخیر سے لکھا جاسکا ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ محمد منظور نعمانی لکھنو

(۱۱)

۲۸/جون ۲۰۰۱ء (معارف الحدیث کا ہدیہ رسالۂ الحق میں تبصرہ یا تذکرہ کرا دیں)

مکرمی و محترمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب دام ظلہم العالی،السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوں۔عرض خدمت ہے کہ معارف الحدیث کی آٹھویں اور آخری جلد الحمدللہ شائع ہو گئی ہے اس کا ایک نسخہ جناب والا کی خدمت میں ارسال کیا جارہا ہے۔

حضرت ابی رحمۃ اللہ کا طریقہ کار ہمیشہ یہ دیکھا کہ جب بھی ان کی کوئی کتاب خاص طور پر معارف الحدیث شائع ہوتی تو وہ اس کا ایک نسخہ خاص خاص علماء کرام، اہل اللہ حضرات اور بہت سے تعلق والوں کو ضرور ارسال کراتے تھے۔ ان کے طریقہ کار پر عمل کرنے کی کوشش ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ حضرت مؤلفؒ کے حق میں اس موقع پر دعا کا اہتمام فرمائیں۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ کتاب اور خاص طور پر یہ جلد زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک جلد سے جلد پہونچے۔ اس سلسلہ میں آپ کی دعاؤں اور کوششوں کے ہم طلبگار ہیں۔ کتاب کی رسید تحریر کرا سکیں تو عنایت ہوگی۔ مناسب خیال فرمائیں تو اپنے موقر رسالہ "الحق" میں اسپر تبصرہ یا تذکرہ کرا دیں۔ دعاؤں کا محتاج اور طالب ہوں۔

والسلام محمد حسان نعمانی لکھنو بھارت

☆☆☆

سید منور حسن[1] امیر جماعت اسلامی، لاہور

(۱)

(سی ٹی بی ٹی اور کشمیر پر کانفرنس)

یکم اگست ۱۹۹۶ء

محترمی و مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حزب اختلاف کی ان پندرہ جماعتوں کا اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے جو ۲۴ رجولائی ۱۹۹۶ء کو میاں نواز شریف صاحب کی دعوت پر اسلام آباد میں جمع ہوئیں تھیں۔ یہ اجلاس جماعت اسلامی کی جانب سے CTBT اور کشمیر کے مسئلے پر بلوائی جانے والی کل جماعتی سربراہی اجلاس کے بعد ہوگا۔ جس میں کمیٹی کی سفارشات پر غور کیا جائے گا۔

برائے مہربانی شرکت فرمائیں۔ والسلام سید منور حسن سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان

برائے رابطہ: اعجاز احمد چوہدری ڈپٹی سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان۔ تاریخ ۶ اگست آواری ہوٹل لاہور

(۲)

(بددیانت اور ملک دشمن حکومت کے خلاف تحریک)

۱۸ اکتوبر ۱۹۹۶ء

محترمی و مکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب صدر جمعیت العلمائے اسلام (س)۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وطن عزیز کو معرض وجود میں آئے نصف صدی کا عرصہ ہو چلا ہے۔ ملک و قوم کو انحطاط کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ عام آدمی کی زندگی اجیرن ہوگئی ہے۔ ظلم، ناانصافی، کرپشن، مہنگائی، بے روزگاری، لادینیت عفریت کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ پیپلز پارٹی کی اسلام دشمن، وطن دشمن، اور عوام دشمن پالیسیوں نے عام آدمی کو ناامید کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ہے۔ ایسی بددیانت اور ملک دشمن حکومت کا مزید برسراقتدار رہنا پوری قوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کا باعث ہے۔ 24 رجون 1996ء سے جماعت اسلامی پاکستان نے حکومت کے خلاف جو تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اس کا اگلا مرحلہ 27 راکتوبر 1996ء کو اسلام آباد میں دھرنا ہوگا۔ امید ہے کہ یہ موجودہ حکومت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگا۔ انشاءاللہ۔ میں جماعت اسلامی پاکستان کے امیر جناب قاضی حسین احمد صاحب کی جانب سے آپ کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دیتا ہوں۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ اپنی پارٹی کے کارکنان اور عوام کو بھی اس دھرنا میں شرکت پر آمادہ کریں۔ امید ہے بخیر ہوں گے۔ والسلام سید منور حسن سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان

---

[1] بڑے سنجیدہ متوازن انسان بچی تلی مدلل گفتگو و تحریر قاضی حسین احمد صاحب کے جگہ امیر جماعت منتخب کئے گئے۔

(۳)

(اسلامی معاشرے کی تشکیل)

۲۱رجنوری ۲۰۰۳ء

محترم المقام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نائب صدر متحدہ مجلس عمل پاکستان۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔جماعت اسلامی پاکستان کی قانونی معاونت کمیٹی (جس میں نامور وکلاء سابق جج حضرات اور علمائے کرام شامل ہیں) کی اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لئے عملی تجاویز وسفارشات پر مبنی رپورٹ پیش خدمت ہے۔ان تجاویز وسفارشات کی ترتیب وتدوین میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی مرتب کردہ سفارشات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔گزارش ہے کہ اگر متحدہ مجلس عمل کی سپریم کونسل ان تجاویز وسفارشات کو صوبہ سرحد میں نفاذ کیلئے مناسب ومفید خیال فرمائے تو حسب ضرورت ترامیم واضافہ کے ساتھ انہیں صوبہ سرحد کی حکومت کی رہنمائی کے لئے منظور فرماسکتی ہے۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔آمین والسلام خاکسار سید منور حسن قیم جماعت اسلامی پاکستان

(۴)

(اہلیہ محترمہ کی وفات پر حامد الحق کے نام تعزیتی مکتوب O ماں کا سایہ اللہ کی نعمت)

۲۴رجنوری ۲۰۰۴ء

محترمی ومکرمی مولانا حامد الحق حقانی صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔یہ جان کر بہت افسوس ہوا کہ آپ کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئی ہیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے' تمام گناہوں اور خطاؤں سے درگزر فرمائے' تمام نیکیوں اور حسنات کو قبول فرمائے۔خاص اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔اوران کی قبر کو جنت کے باغوں میں تبدیل فرمادے۔ امین۔حقیقت یہ ہے کہ ماں کا کوئی بدل نہیں۔ماں کا وجود ایک گھنے سایہ دار درخت کی مانند ہوتا ہے جس کی چھاؤں تلے انسان اپنی ساری عمر گزار دیتا ہے اور اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وقت کیسے گزر گیا۔ماں کی دعائیں ہر لحہ اس کے ساتھ ہوتی ہیں اوران گنت آزمائشوں کو ٹالنے کا سبب بن جاتی ہیں' لہٰذا اس نعمت سے محرومی' بڑی محرومی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس طرح ایک ڈوبتا ہوا انسان مدد کے لئے پکارتا ہے اور تنکا بھی اس کا سہارا بن جاتا ہے' بعینہ اسی طرح اس دنیا سے رخصت ہوجانے والا بھی مدد کا طالب ہوتا ہے اور دعائے مغفرت اس کا سہارا بن جاتی ہے' پس ان کے لئے دعائے مغفرت ہی اب ساری عمر ان سے رابطہ کا بھی ذریعہ ہے اور ان کی تسکین اور بلندی درجات کا بھی۔یوں بھی والدین کے لئے دعائے مغفرت اولاد کے لئے مفید ہے' ان کی خدمت اور فرماں برداری میں جو کوئی کسر رہ گئی ہو اس طرح اس کا مداوا ہو جاتا ہے۔میری طرف سے بعد سلام سب اہل خانہ بالخصوص حضرت مولانا سمیع الحق صاحب تک تعزیت کے یہ الفاظ اور میرے جذبات پہنچا دیجئے گا۔ممنون رہوں گا۔امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔اللہ اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ہم سب کو اپنی رضا جوئی میں لگائے رکھے۔آمین۔ والسلام (سید منور حسن) قیم جماعت اسلامی پاکستان

(۵)

(اہم قومی ایشوز پر سیمینار، مشترکہ لائحہ عمل کی ضرورت)

۲۰جولائی ۲۰۰۹ء

محترمی ومکرمی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔آپ سے زیادہ اس حقیقت سے کون آگاہ ہوگا کہ ملک کے حالات تیز رفتاری کے ساتھ انتہائی بگاڑ کی طرف جارہے ہیں۔جبکہ امریکی ایجنڈے اور بھارتی عزائم کی تکمیل کے لیے حکمران خود ہی سازگار ماحول فراہم کررہے ہیں جس کے نتیجہ میں ملک میں بے یقینی کے مہیب سائے پھیلتے جارہے ہیں۔ملک کی سالمیت واستحکام سے متعلق موضوعات مثلاً دہشت گردی،فوجی آپریشن ۳۸لاکھ متاثرین کی کسمپرسی،ڈرون حملوں،لوڈشیڈنگ آئی ایم ایف کے مطالبہ پر پٹرول ڈیزل و بجلی کے نرخوں میں اندھادھند اضافہ،پارلیمنٹ کی بجائے بیرونی ہدایات پر اہم ترین فیصلے،مسئلہ کشمیر سے عملاً دستبرداری،ایٹمی اثاثوں پر بڑھتا ہوا عالمی دباؤ،مختلف ریاستی اداروں کے درمیان تصادم کی کیفیت اور ملک کی سلامتی کے امور سے حکومت میں براہ راست وبالواسطہ

شامل سیاست دانوں کی عملا بے دخلی جیسے اہم ایشوز پر سنجیدگی سے غور کرنے اور مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ان حالات کا تقاضا ہے کہ ملک کی اہم دینی وسیاسی جماعتیں اور رہنما مشترکہ قومی موقف کا اظہار کریں تا کہ مایوس، بکھرے ہوئے مجبور ومحروم عوام کو حوصلہ اور سہارا ملے۔ اس مقصد کے لئے جماعت اسلامی پاکستان نے ۵ اگست ۲۰۰۹ء بروز بدھ بوقت ۷ بجے شام منصورہ ملتان روڈ لاہور میں قومی سیمینار منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

میری خواہش اور ذاتی سطح پر درخواست ہے کہ آپ اس اہم سیمینار سے خطاب کرنے کے لیے خود تشریف لائیں اور اپنی تجاویز ورہنمائی سے نوازیں۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمین والسلام (سید منور حسن) امیر جماعت اسلامی پاکستان

☆☆☆

مولانا محمد موسیٰ البازی[1] لاہور

(۱)

(مرثیہ مفتی محمد شفیع دیوبندی O تشبیہ کما صلیت علی ابراہیم پر لامثال کتاب امام حرم شریف کی حیرت O قلم کا شہسوار پُر وقار علمی مضامین)

۵ر جنوری

محترم المقام مکرم منعم مولانا سمیع الحق صاحب زیدت برکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، المرام آنکہ جناب کے حکم کی تعمیل کر کے حضرت مفتی اعظم محمد شفیع نور اللہ مرقدہ کا مرثیہ عربی منظوم مع ترجمہ تیار کر کے بھیج رہا ہوں امید ہے کہ الحق میں جلد شائع فرمائیں گے۔ اجتماع رائے ونڈ میں آپ نے یہ حکم دیا تھا تصحیح کیطرف خصوصی توجہ دیں۔ کیونکہ کاتب حضرات عربی کی کتابت میں بہت غلطی کرتے ہیں۔ اگر اس قصیدہ والا الحق پرچہ میرے پاس بھی بھیج دیں تو ممنون ہونگا۔ میں قیمت ادا کر دونگا۔ آپکو اللہ تعالیٰ نے قلم کا شہسوار بنایا ہے آپ کے دلچسپ وپروقار علمی مضامین گاہے گاہے نظر سے گزرتے ہیں دعا کرتا رہتا ہوں۔

---

[1] نابغۂ روزگار دانائے راز محقق بے بدل صوفی وصافی، ادیب اریب، جامع علوم عقلیہ ونقلیہ، مولانا محمد موسیٰ رحمۃ اللہ میرے ابتدائی طالب علمی میں حقانیہ میں ہم عصر اور شاید ہم درس بھی، شیخ الحدیث سے والہانہ عقیدت ومحبت۔ مجھ ناچیز سے اس رفاقت ونسبت کا عمر بھر جی بھر کر لحاظ رکھا علمی آثار اور صدقات جاریہ کا ایک خزانہ چھوڑ گئے۔ اپنے شیخ کے محبت میں انکا منظوم مرثیہ ۶ سو سے زائد اسماء کا مرثیہ۔ فتح اللہ الصمدی بنظم اسماء الاسد میں اسد سے تشبیہ عربی ادب کا ایک شاہکار ہے۔ الحمد للہ ان کے صاحبزادے انکے خلف الصدق ہیں۔ مولانا محمد زبیر روحانی بازی نے حقانیہ سے فراغت پائی دوسرے جناب مولانا محمد زبیر اب ایک وقیع علمی جریدہ اذان فجر کے نام سے چلا رہے ہیں۔

(قاری طیب کی حقانیہ آمد کے موقع پر عربی منظوم قصیدہ الترحب)

۱۳۷۷ھ میں دار العلوم دیوبند کے مہتمم مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند یہاں جامعہ حقانیہ میں تشریف لائے تو حضرت مولانا مرحوم نے ان کے استقبال میں ایک ترحیبی قصیدہ لکھا جسے جلسہ میں احقر نے پڑھ کر سنایا وہ قصیدہ ان کے ابتدائی دور میں علم وفضل کا غماز ہے جسے یہاں دیا جا رہا ہے۔

قصیدۃ عربیۃ رُحب بها الضیف المحترم نخبۃُ السلف الصالحین فخر الاماثل فضیلۃ الشیخ مولانا الحاج القاری محمد طیب المدیر العام لدار العلوم دیو بند قدا لقاها الاخ المحترم سمیع الحق سلمہُ اللّٰہ تعالیٰ فی الاحتفال السنوی ۱۳۷۸ھ ۷ ربیع الثانی لدار العلوم الحقانیہ اکوڑہ خٹک (محمد موسیٰ)

فـؤادِیْ بِـرَبْـعِ الظـاعـنین اسیرٌ — قـریـحُ الهوٰی نَحـو الحـبیبِ یسیر،
وعَیْنِیْ غزیرُ الدمع مکبا بِرَبْعِهِمْ — کَو ذُقٍ سقّی روضًا فکیف سرور،
فلِلّٰـه یَـا سَلمٰی اَعِبْدِی اَسِیْرَنا — اسلـمٰی الٰی کم بـالقلوب تُغِیرُ،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اجتماع رائے ونڈ کے موقع پر میری نئی تصنیف کا ذکر بھی ہوا تھا چنانچہ اس کے دو نسخے ارسال ہیں ایک آپ کیلئے مجلد دوسرا غیر مجلد، صرف چند نسخے ذاتی طور پر مجلد کرائے تھے ایک آپ کیلئے بھیج رہا ہوں تا کہ آپکو جلد بندی کی زحمت نہ ہو آپ نے اس پر الحق میں تبصرہ کرنے کا وعدہ کیا تھا یہ تبصرہ کیلئے ارسال ہیں مطالعہ کے بعد انشاء اللہ آپ پسند فرمائیں گے۔ وہ تحقیقات دیکھیں گے جو بالکل نئی ہیں۔ پاکستان میں اسطرح طباعت بہت کم ہوتی ہے۔ تشبیہ کما صلیت علی ابراھیم کے اشکال کا تقریبا ۱۹۰ جوابات ہیں۔ گزشتہ سال ربیع الاول میں سیرت کانفرنس کے موقع پر امام حرم شریف وغیرہ علماء نے اتنے جوابات سے تعجب وحیرت کا اظہار کیا۔ انکا قول ہے کہ کرہ ارض پر آج تک علماء قدماء و متاخرین میں سے کسی نے کسی بھی مسئلہ میں اتنے جوابات بلکہ اس کے نصف بھی نہیں دیئے۔ ضمنا بہت سے نئے مضامین بھی آئے ہیں بوقت تصنیف بلکہ بوقت طباعت بھی بہت سے مبشرات واضح دیکھے گئے یہ مکتبہ امدادیہ ملتان والوں کے ہاں ملتی ہے آپ بھی امدادیہ کا پتہ لکھیں۔ طلبہ کیساتھ خاص رعایت کی جائیگی قیمت ۳۲ روپے ہے۔ امید ہے کہ آپ عافیت سے ہونگے آپکے حضرت والد صاحب شیخ الشیوخ کی خدمت میں تسلیمات و درخواست دعا۔ (نوٹ) دارالعلوم حقانیہ کے طلبہ کیلئے میں متعدد نسخے کسی کے ہاتھ بھیجونگا۔

احقر محمد موسیٰ روحانی بازی عفی عنہ خادم حدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

(بقیہ پچھلے صفحہ سے)

الالیتَ شِعری ہل اَزورنُ ساعۃً   معانِی بہا کاسُ الرحیق تدور،
بجنجوہ دلي. دیوبند. وتابَنَ   وسر ہندَ والاَ جمیرِ حَلٌّ بُدوَر،
دیارا خلاءٍ وقد حال بیننا   جبال وانی دونہا لَاَ بُوَر،
ضریحُ حسین احمدٌ کروضۃِ جنّۃٍ   بہا غارَ نجم ثاقب و مُنیر،
وما کان ظنیُ قبل قبرک شیخناً   بانَّ نجو مًا فی التراب تغور،
تعزٌ. فمو لانا محمدٌ طیبٍ   تُنَاطُ بہ الامالُ وھوَ جَدِیر،
بشُکنۃِ جند اللہ معھدَ قَاسم العلوم   ھلال یا کرام فَزُوُرُوا
فَفی جنتیِ تلک العنادلُ عَنْدلتْ   وفی اَیکتِیَ ضم لِلحمامِ ھدیر،
وسجعَ قمری وورقاءُ غنّتِ   وتلک ھزار غردتْ وتَطیُر
اَیا ایُّھَا الدیوبندُ لا تعدِ م الذی   لروضکَ نُوُر بل لِنُوْرِک نُور
لِسُحْبک فیض بل لفَیْضِک عارضٍ   بدارِ علوم للعُیونِ یُدِیْر
ایا ایھا البَرّ الوصول المجّدُ التقيْ   النقیُ بالعلوم خبیر
بَصُرْت بما لم یبصر و افحو یَۃً   وما الناس الاَ اَکْمَہ وبصیر
ایا ضَیفَنَا الھندی جئتَ بِنَافجِ   من المسکِ اَضْحتْ فی القلوبِ تفُورُ
فصیح بلیغ لفظُہُ مثلُ لو لوءٍ   خطیب ومُبْکِیُ الجِمِّ وھو غفیر
وقام رجال الھندِ فی محفلِ العُلیٰ   فما لکَ فیھم یا کریم نظیر
فسبحان مِنْ اَجْدٰیکَ فَضْلاً موئلاً   اَسَحْبانَ ھندٍ دَرٌّ کُمْ لَغزِیر
ھو الماجد ابن الماجدِ ابن المجّدِ   فیا حبذا المجدُ التلیدُ ینور
ھو الطیّب ابن الطیّب ابن المطیّب   الا اسْتَنْشِقُوہ اِنَّہُ لَعبیُرُ
فاھلاً و سھلاً. مرحباً للذی اتٰی   لدَار علومٍ بالسرور بشیر
لِاَعضاءِ "حقانیۃ" باَ کورۃِ
وُرُوْدُکَ عَیْد وھیَ مِنْکَ نَضِیرُ

(۲)

(اساتذہ حقانیہ کیلئے کتابوں کا ہدیہ)

۵رجمادی الاولی (بنام حضرت مولانا سلطان محمود صاحب)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حامل رقعہ عنایت اللہ متعلم حقانیہ کے ہاتھ چند نسخ قصیدہ حسنیٰ ۱۰۲ اور قصیدہ ۵ طوبیٰ دو نسخ فتح العلیم، بارہ نسخ بغیۃ الکامل کے ارسال ہیں۔ آپ اپنی رائے وصوابدید کے مطابق بعض اساتذہ وطلبہ وغیرہ میں تقسیم فرمالیں۔ والاختیار الیک، قصائد میں سے ایک یا دو نسخہ آپ اپنے لیے لے سکتے ہیں۔ مدت مدید تھی کہ ملاقات نہیں ہوئی دعا میں یاد فرمائیں۔ حضرت المخدوم مولانا عبدالحق صاحب زیدمجدہم کی خدمت میں تسلیمات ودرخواست دعا عرض ہے۔ میرے لائق کوئی خدمت؟ والسلام احقر محمد موسیٰ عفی عنہ

جامعہ اشرفیہ لاہور مولانا عبدالحلیم صاحب کو میں پہلے چند کتابیں دے چکا ہوں۔ فتح العلیم اور بغیۃ کا ایک ایک نسخہ مولانا حسن جان ومولانا محمد علی صاحب کو دیدیں۔

(۳)

(شیخ الحدیثؒ کے ذکر خیر پر اللہ کے رحمتوں کے نزول کا عجیب مشاہدہ ○ سینکڑوں صفحات پر مشتمل سوانح شیخ الحدیث ''فتح اللہ الصمد فی نظم اسماء الاسد'' نام کا تاریخی بے نظیر مرثیہ)

یوم الاحد ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ

محترم المقام مکرم ومعظم برادرم مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمدللہ والصلاۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین. امابعد

جناب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ کے والد مکرم ومحترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس اللہ سرہ کے بارے میں یہ مضمون ارسال کررہا ہوں اگر ممکن ہو تو ''الحق'' کے خاص نمبر میں اسے شائع فرمائیں۔ نیز اگر زیادہ اختصار وتصرف کے بغیر شائع ہوجائے تو یہ میرے لیے باعث خوشی ہوگا۔ آپ کے والد کریم قدس اللہ سرہ کے ذکر خیر کے ذریعہ اس عاجز فقیر نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نزول کا عجیب مشاہدہ کیا۔ شرح صدر والقاء مضامین فی الروع وفتح ابواب حقائق بدیعہ کے عجیب وغریب مناظر سامنے آئے مثلاً

(۱) یہ مرسلہ مضمون ایک کتاب بننے والا تھا مگر میں نے بڑی شدت سے بمشکل قلم روکا جو رکنے والا نہ تھا۔

(۲) اس سے قبل میں نے آپ کے حکم کا امتثال کرتے ہوئے آپ کے والد ماجد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ کے بارے میں مضمون کا آغاز کیا جو رفتہ رفتہ سینکڑوں صفحات تک پہنچ گیا۔ اور ایک ضخیم کتاب کی تالیف ہوگئی اور ابھی تک وقتاً فوقتاً حسب فرصت اسکی تالیف وتحریر کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کتاب کا نام میں نے جو اپنے ذہن میں تجویز کیا ہے وہ (الفوائد الروحانیہ فی بیان الجواھر الحقانیہ) یہ بدیع وعجیب ودقائق علیمہ وحقائق دینیہ سے پُر کتاب ہے۔

(۳) اسی طرح حضرت شیخ الحدیثؒ کے اوصاف ومناقب کے بارے میں لکھتے اور سوچتے ہوئے بے مثال موضوع والی ایک عربی کتاب کی تالیف کی اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔ یہ عربی تالیف بے نظیر وعجیب وغریب کتاب ہے میرے علم ومطالعہ کے مطابق اس کتاب کی نظیر اس وقت

دنیا میں موجود نہیں ہے۔اس کتاب عربی کا موضوع اور تفصیل کسی اور وقت میں پیش خدمت کرونگا۔(۴)انکے علاوہ اس فقیر عاجز نے جب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ کی موت وانتقال پر جو قصیدہ رثائیہ نظم کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی برکت سے ایک اچھوتے اور بالکل نئے موضوع۔ نئے اسلوب کیطرف بے اختیار ذہن منتقل فرمایا۔مجھے وہ جدید طریقہ اور غیر مسلوک راستہ نہایت مشکل، مغلق اور دقیق نظر آیا۔اور خیال ہوا کہ اس پر چلنا میرے لیے ناممکن ہے لیکن الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس دشوار نئے راستے پر چلنا نہایت آسان فرمایا اور نظم مرثیہ بدیعہ فریدہ بلیغہ فصیحہ کی تکمیل کی توفیق بخشی۔اس قصیدہ رثائیہ میں چھ سو سے زائد اسماء اسد جمع ہیں۔ بلاریب اس قصیدہ رثائیہ کی مثال ونظیر سلف وخلف کے قصائد رثائیہ وغیرہ میں میرے علم کے مطابق موجود نہیں ہے۔یہ ایک ادبی وعلمی شاہکار ہے خدا کرے وہ آپکو پسند آئے۔اس قصیدے کا نام میں نے رکھا ہے بعد الاستخارہ فتح الصمد بنظم اسماء الاسد۔ملقب بہ لقب، نظم الفقیر الروحانی فی رثاء الشیخ عبدالحق حقانی، مذکورہ صدر قصیدہ ایک مستقل رسالہ ہے۔کئی ہفتوں سے اسے حضرت مولانا محترم فضل الرحیم صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ کی زیرنگرانی ایک اچھے خوشنویس کے حوالے کر چکا ہوں۔اسکی کتابت جاری ہے تاہم کاتبوں کے معاذیر تاخیر در تاخیر کا آپکو علم ہے اس ہفتے تکمیل کتابت کا وعدہ ہے پھر بہت جلد اسکی طباعت ہوگی انشاء اللہ، پھر مطبوعہ قصیدہ آپکی خدمت میں بھیجونگا۔دعا کی درخواست ہے۔ والسلام فقیر محمد موسیٰ عفی عنہ،لاہور جامعہ اشرفیہ

(۴)

۱۰ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ (ہمشیرہ مرحومہ کی تعزیت ○ ناچیز سے حسن ظن اور قلبی محبت فی اللہ وللہ کا اظہار ○ خدمات قومیہ دینیہ علمیہ کی توفیق کی دعا)

الاخ فی اللہ المحترم المکرم المعظم فضیلۃ الشیخ مولانا اولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،امابعد،المرام آنکہ جناب کی ہمشیرہ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سنکر بڑا دکھ اور افسوس ہوا۔اناللہ وانا الیہ راجعون،

اللہ عزوجل مرحومہ کی قبر کو روضۃ من ریاض الجنۃ بنائے اور اسے جنت فردوس نصیب فرمائے آمین ثم آمین،اور آپ حضرات کو اور جملہ پسماندہ گان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مستقبل میں ہمہ قسم آفات وبلایا سے محفوظ رکھے آمین۔طلبہ دورہ حدیث شریف سے آپ کا نام لیکر مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے کچھ تلاوت قرآن کروائی گئی اور مرحومہ کی مغفرت ودرجات کی ترقی کیلئے مجموعی واجتماعی طور پر دعا مانگی گئی ۔ وفات کے ابتدائی ایام میں آپ سے فون پر کئی مرتبہ رابطہ کی کوشش کی گئی مگر کامیابی نہ ہوسکی ایک مرتبہ آپ کے صاحبزادے سے رابطہ ہوسکا میرے کہنے پر پسرم عبدالرحمان نے آپ کے بیٹے سے میری طرف سے گفتگو کی بسلسلہ تعزیت۔اس سے یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ وہ آپ تک میرا اسلام وتعزیت پہنچائے امید ہے کہ وہ پہنچا چکا ہوگا۔فون پر گفتگو کو کافی سمجھتے ہوئے جلدی رسالہ تعزیت ارسال نہ کرسکا امید ہے کہ تاخیر معاف فرمائیں گے آپ سے قلبی حب فی اللہ وللہ ہے۔وقتاً فوقتاً دعا بھی آپ کے لئے اور بچوں کیلئے کرتا رہتا ہوں آپ کی خدمات قومیہ دینیہ علمیہ بہت زیادہ ہیں آپ جیسے علماء کرام صلحاء مخلصین مجاہدین کی مجاہدانہ خدمات کی برکت سے چمنستان اسلام وگلستان علم سرسبز وشاداب ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو باعافیت رکھے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ وعلمیہ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین،آپ سے دعا کی درخواست ہے۔ والسلام فقیر محمد موسیٰ عفی عنہ جامعہ اشرفیہ لاہور

(۵)

(شیخ الحدیث کی رحلت پر جذبات عقیدت کا اظہار ○ ناچیز کے بارہ میں حسن ظن اور مزید دعائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم المقام مکرم مجد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجد ھم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد، حضرت شیخ المشائخ کی رحلت یقیناً ایک عظیم ملی دینی قومی حادثہ کارثہ ہے۔ آپ کے والد تھے باعتبار ظاہر اور ہمارے والد مربی تھے روحاً و علماً و دیناً و اخلاقاً۔ اس غم میں ہم سب آپ کے ساتھ شریک ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ جناب کے والد شیخ المشائخ کی رحلت سے ہم علماء بلکہ جمیع اہل پاکستان ظل رحمۃ اللہ و برکات اللہ سے محروم ہوئے۔ یتیم ہوئے۔

نموت جمیعاً کُلُّنا غیر مَا شَکٍّ لا ولا احدٌ یبقیٰ سوی مالک الملک

یہ دنیا دار فراق ہے اللہ تعالیٰ دار القرار جنت الفردوس میں شیخ المشائخ مرحوم کی صحبت ولقاء ہمیں نصیب فرمائے۔ آمین۔

و انّا لفی دار الفراق فلن نری بھا احداً ما عاشَ مجتمع الشمل

درس حدیث میں حضرت مرحوم کیلئے اور آپ حضرات کیلئے طلبہ سے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقامات عالیہ و مراتب سنیہ نصیب فرمائے۔ آمین، حضرت الشیخ اگر چہ بظاہر ہم سے جدا ہوئے لیکن ایسے بزرگ حیات جاودانی سے سرفراز ہوتے ہیں۔ حضرت المرحوم المغفور آثار صالحات مکارم باقیات، دار العلوم حقانیہ خدمات علمیہ دینیہ قومیہ. ھزارھا تلامذہ و تلامذۃ تلامذہ و ان سفلوا و بعدوا۔ تصانیف و امالی قیمہ۔ انکے علاوہ آپ جیسے ابن جانشین عالم کامل عامل صالح جامع فضائل و فواضل شیخ کے پیش نظر زندہ تابندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو ہمت و توفیق دے تاکہ آپ کے ذریعہ اسوۂ حقانیہ، مکارم حقانیہ فیوض حقانیہ دار العلوم حقانیہ کا سلسلہ قائم و دائم رہے۔ آمین، میں آپکے لئے دعا گو ہوں حضرت شیخ مرحوم کے بعد آپ کا وجود موجب طمانینۂ قلب وسکون ہے۔ آپ سے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ والسلام، فقیر محمد موسیٰ عفی عنہ استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور۔

(الحق میں مکتوب نگار کے مضامین کی تفصیل)

(۱) جمال عبد الناصر رئیس جمہوریہ متحدہ عرب (مرثیہ) جلد ۶ شمارہ ۱

(۲) طلباء دار العلوم کا قصیدہ الترحیب جلد ۲۸ شمارہ ۶

(۳) امیر المومنین فی الحدیث شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق اور انکے چند اوصاف مبارکہ جلد ۲۸ شمارہ ۶

(۴) فتح الصمد بنظم اسماء الاسد (قصیدہ) جلد ۲۸ شمارہ ۶

جناب محمد موسیٰ بھٹو صاحب

چیئرمین سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ، حیدر آباد

دسمبر ۱۹۹۹ء (الحق کے خصوصی شمارہ کیلئے مضمون)

محترم جناب گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم۔ مزاج شریف۔ عنایت نامہ ملا۔ ماہنامہ الحق کا خصوصی نمبر "اکیسویں صدی کے چیلنجز اور عالم اسلام" کی اشاعت کا سن کر بہت خوشی ہوئی۔ یہ عاجز اپنا مضمون ان شاء اللہ جلد تحریر کر کے ارسال کرنے کی کوشش کریگا۔ خدا کرے مزاج بخیر ہوں۔ والسلام احقر محمد موسیٰ بھٹو

☆☆☆

مولانا سید مومن شاہ قاسمی۔ بنگلور انڈیا

۱۱ جولائی ۱۹۷۵ء (برصغیر کے دو ٹکڑے ○ دارالعلوم دیوبند اور حقانیہ سے ربط و وصل

○ مولانا مدنی کا مسند قاری طیب صاحب کی پیرانہ سالی اور مسند اہتمام)

باسمہ تعالیٰ شانہ، محترم المقام مبلغ حق مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتکم، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، مزاج گرامی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، کل جسوقت جناب والا کا ماہنامہ "الحق" برسوں کے بعد موصول ہوا تو فرط مسرت سے دل باغ باغ ہوا اور دل سے دعا نکلی کہ خدائے بزرگ آپکو جزائے خیر دے اور مولانا المحترم حضرت قبلہ والد صاحب دامت فیوضہم کی بقید حیات کی خبر بالقرائن سے خوشی کی کوئی حد نہ رہی اللھم انفعنا بعلومہ و حیاتہ المبارکۃ آمین. ھذا عذبٌ فراتٌ و ھذا ملحٌ اجاج دریاؤں کا تو خط قطعی ہو گیا مگر ایک زمین کے دو ٹکڑوں کا ابھی تک یہ فیصلہ نہ ہوسکا کہ کونسا عذب فرات ہے اور کون ملح اجاج باد جود سکے گا ہے گا ہے و جعل بینھما برزخا و حجرا محجوراً کا قانون نافذ ہوتا رہتا ہے (یہی فرق ہے انسانی قانون اور خدائی قانون میں)

خیر خدا نے پھر فصل کے بعد وصل کی صورت بنائی ہے (گو بالمشافہ نہ سہی مگر وہ اب آئندہ دشوار بھی نہیں ہے) تو دارالعلوم دیوبند کی نسبت سے تعلق اور رابطہ کا زرین موقع ملا ہے اور مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کے مواعظ سے علمی روحانی اور حقانیہ کی نسبت سے علمی فیض حاصل کرنے کا بھی بہتر موقع ملا ہے ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء

محترما! دعا فرمائیے مادر علمی دارالعلوم دیوبند کیلئے حضرت مدنی قدس اللہ سرہ کے بعد سے ابتک مسند شیخ حدیث ماتم کناں ہے جو کہ حقیقی رونق ہے جامعہ کی۔۔ علامہ قاری طیب صاحب مدظلہ کے پیرانہ سالی کے دور سے مسند اہتمام بھی ایک نازک موڑ میں ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں ناچیز کا پیغام سلام کیساتھ دعا خیر کی عاجزانہ درخواست ہے۔ مدینہ یونیورسٹی میں الحاق کی کوئی صورت آنمحترم کی مدد سے ہوسکتی ہو تو بندہ انتہائی مشکور ہوگا امید کہ جواب سے شاد فرمائینگے۔

والسلام ناچیز بندہ سید مومن شاہ

کتابیں دعوات حق، مواعظ حسنہ دو کتابیں فوراً روانہ فرمائیں قیمت ادا کہاں اور کیسے کئے جائیں بتلا دیں۔

صحیح پتہ: سید مومن شاہ قاسمی خطیب مسجد معظم نمبر ۹ بی نمبر ۱۱۱ اسٹریٹ چاندنی چوک روڈ کراس بینگلور۔۔۔ ۵۶۰۰۵۱۔

محترمہ جبین سالک ایڈیٹر انقلاب نو لاہور

(۱)

(الحق کیلئے نگارشات کی پیشکش)

۲۴ مئی ۱۹۸۷ء

محترم منیجر صاحب السلام علیکم۔ طالب خیریت بخیریت۔ اس سے قبل بھی ایک خط ارسال کر چکی ہوں اُمید ہے اب تک موصول ہو گیا ہو گا۔ اس میں میں نے اپنا مضمون شائع کروانے کیلئے کہا تھا۔ مگر میں نے اچھرہ والے حافظ جی سے جون کا ماہنامہ دیکھا ہے جس میں میرا مضمون شائع ہو گیا ہے۔ لہٰذا یہ خط پچھلے خط کی تردید سمجھ لیں۔ مضمون شائع کرنے پر بہت بہت شکریہ قبول فرمائیں۔ اُمید ہے آپ آئندہ بھی اسی طرح عزت افزائی کریں گے۔ اب آپ سے درخواست ہے کہ جون کا شمارہ جلد از جلد مجھے ارسال کر دیں میں منتظر رہوں گی۔ نیز آپکا ماہنامہ لگوانے کا procedure کیا ہے؟ میں عنقریب آپکو اور مضمون روانہ کروں گی۔ فقط محمہ جبین سالک

برائے مہربانی جون کا رسالہ مجھے جلد ارسال کر دیں۔

(۲)

(اسماء بنت ابوبکر پر مضمون)

۱۴ جون ۱۹۷۸ء

محترم منیجر صاحب۔ السلام علیکم۔ طالب خیریت بخیریت۔ مارچ کے شروع میں میں نے آپکو اپنا مضمون ''اسماءؓ بنت ابوبکرؓ'' آپکے ماہنامے ''الحق'' میں شائع کرنے کیلئے ارسال کیا تھا جو کہ یقیناً آپکو موصول ہو گیا ہو گا۔ مگر میں ابھی تک اس رسالے کی منتظر ہوں جس میں میرا مضمون ہو گا۔ کیا وجہ ہے کہ مضمون ابھی تک شائع نہیں ہوا؟ برائے مہربانی میرا مضمون جولائی کے ماہنامے میں شائع کر دیں تاکہ میں پھر مزید آپکے رسالے کی خدمت کر سکوں (اور مضمون بھیج کر) جواب ضرور دیں اور جلد از جلد دیں۔ میں ممنون ہوں گی۔

فقط محمہ جبین سالک 120, Ahmad Park, New Garden Town, Lahore

میری تحریر میں یعنی میرے مضمون میں جو جو قابل اصلاح باتیں ہیں یا جو خامیاں ہیں وہ مجھے ضرور نوٹ کروا دیں تاکہ میں آئندہ اپنی تحریر کو آپکے رسالے کے معیار کے مطابق بہتر کر سکوں۔ میں آپکا ہر شمارہ دیکھتی ہوں جو کہ آپ، اچھرہ لاہور، میں حافظ جی کو بھیجتے ہیں۔

برائے مہربانی مضمون جولائی کے ماہنامے میں ضرور شائع کر دیں اور وہ ماہنامہ میرے گھر روانہ کر دیجئے گا۔ مہربانی ہو گی۔

(۳)

(حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ پر مضمون)

۱۲۸ پریل ۱۹۷۹ء

محترم مدیر صاحب۔ آداب۔ آپ کا ماہنامہ ''الحق'' بڑی باقاعدگی سے ہر ماہ مجھے موصول ہو جاتا ہے بہت بہت شکریہ۔ ایک دفعہ آپ کے ماہنامے میں میرا مضمون ''حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ'' شائع ہوا اسکے بعد میں نے آپکے کہنے کے مطابق کسی اور رسالے کی بجائے صرف آپکے رسالے میں مضامین بھجوانے کا فیصلہ کیا اور ایک اور مضمون بہ عنوان ''حضرت خدیجۃ الکبریٰ'' بھیجا۔ اس بات کو پورا سال ہو چلا ہے۔ میں نے یاددہانی کیلئے آپکو دوبارہ خط بھی لکھا تھا مگر آج تک مضمون نہ تو رسالے میں شائع ہوا ہے اور نہ ہی آپ نے واپس بھیجا ہے۔ بہت سے رسالوں کی طرف سے اس مضمون کی demand ہے آپ برائے مہربانی یا تو جلد از جلد اس مضمون کو شائع کریں۔ یا پھر فوری طور پر واپس بھیج دیں۔ جواب کیلئے کچھ ٹکٹ ساتھ ارسال کر رہی ہوں۔ برائے مہربانی مضمون جلد از جلد یا شائع کریں یا واپس بھیج دیں۔ مجھے سخت ضرورت ہے۔ کیا آپ کے ادارے کا یہی دستور ہے کہ نہ تو مضمون شائع کیا جائے نہ ہی واپس کیا جائے بلکہ سال بھر رکھ چھوڑا جائے اس مضمون کی وجہ سے میری کتاب کی تکمیل رکی ہوئی ہے۔ جواب جلد از جلد دیں۔ بڑی مہربانی ہو گی۔

فقط محمہ جبین سالک ایڈیٹر انقلاب نو 176 اے احمد بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

حافظ مہر محمد[1] میانوالی

(۱)

۳۰/مارچ ۱۹۷۲ء باسمہٖ سبحانہٗ تعالیٰ (رسالہ O عدالتِ حضرات صحابہ کرام)

بخدمت جناب مولانا صاحب، زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد از تحیہ گزارش ہے کہ راقم الحروف مہر محمد میانوالوی نے اپنی تالیف عدالت حضرات صحابہ کرامؓ کی دو کاپیاں آپکی خدمت میں برائے تبصرہ ارسال کردی ہیں بینات کراچی میں نیابت مدیر کے دنوں میں احقر کی مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں آنجناب سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس طویل عرصہ میں صرف یہ کتاب ہی تیار کرسکا ہوں اور اس پر آشوب دور میں طباعت وغیرہ کے تمام مراحل بعون اللہ بندہ کو طے کرنے پڑے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ براہ کرم جلد ہی جاندار تبصرہ کرکے راقم کی حوصلہ افزائی فرمائیں نوازش ہوگی اور تبصرہ کی کاپی نیز اپنے مدرسہ کے مکتبہ کے ناظم سے بات چیت کرادیں۔ تاکہ وہ اس ثانی دارالعلوم دیوبند میں نکاسی کریں کمیشن ۳۳% ہوگا۔ وہ اپنے آرڈ سے مطلع فرمائیں۔

والسلام محتاج دعا مہر محمد اے ۴/۴ پاک کالونی منگو پیر روڈ کراچی نمبر ۱۶

(۲)

۱۳/جولائی ۱۹۷۲ء باسمہٖ سبحانہٗ تعالیٰ

بخدمت جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، ایڈیٹر الحق، دام مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، راقم مہر محمد میانوالوی فاضل تخصص فی علوم الحدیث مدرسہ عربیہ کراچی اپنی تالیف عدالت حضرت صحابہ کرامؓ کی دو کاپیاں برائے تبصرہ مارچ ۷۲ء میں ارسال کی تھیں توقع تھی کہ آپ خوش ہوکر جلدی تبصرہ فرماکر میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے مگر تا حال چار ماہ تک تبصرہ آیا نہ اطلاع ملی۔ حالانکہ اس سے قبل بھی ایک خط میں آپکی توجہ ادھر مبذول کرائی تھی۔ براہ کرم اب آپ جلد ہی تبصرہ فرماکر ایک کاپی بندہ کو ارسال کرائیں نیز حضرت اقدس مولانا عبدالحق مدظلہ کو بھی ایک کاپی برائے تقریظ ھدیہ کی تھی آپ ان کی خدمت میری طرف سے مودبانہ سلام مسنون عرض کرتے ہوئے تقریظ کی یاددہانی فرمادیں۔ نوازش ہوگی امید کہ اب آپ راقم کی دیرینہ تمنا پوری کردیں گے۔ والسلام

مہر محمد (سابق مدیر معاون بینات) پروف ریڈر تاج کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰، کراچی نمبر ۱۶،

(۳)

۲۹/جون ۱۹۷۸ء باسمہٖ تعالیٰ (تحفظ اہل سنت کیلئے جہاد کی تحسین)

محترم المقام مولانا سمیع الحق صاحب ایڈیٹر الحق دام مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ایک دوست کی زبانی غائبانہ آپکا شکوہ سنا تھا کہ مہر محمد نے ہمارے ساتھ کبھی قلمی تعاون نہیں کیا۔ لیجئے مضمون حاضر ہے جو آپ کے پرچہ سے متاثر ہوکر لکھا ہے کہ آپ تحفظ اہل سنت کے سلسلے میں خوب جہاد کررہے ہیں۔ اللہ منظور فرمائے براہ کرم قریبی اشاعت میں حسب مرضی وتصرف شائع فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اور پرچہ اس پتہ پر بھیجا کریں۔ حافظ مہر محمد خطیب ومدرس مدرسہ امدادالاسلام بلور بادوانمبرا گوجرانوالہ

---

[1] حافظ صاحب ماہنامہ بینات کراچی کے مدیر معاون ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے مدیر کئی اداروں میں تدریسی خدمات انجام دیئے۔ رد روافض اور دفاع اہل سنت والجماعۃ ان کا خاص موضوع ہے۔ صاحب درد اور فکر مند انسان ہیں۔

(۴)

۴ رربیع الاثانی ۱۳۹۹ھ باسمہٖ تعالیٰ (شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات)

محترم المقام مولانا قاری سمیع الحق صاحب دام مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، شرکاء دورہ حدیث حقانیہ کے لئے ۱۷ عدد رسالہ شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات ارسال خدمت ہے اپنی صوابدید پر لائق اور مقرر قسم کے ساتھیوں میں یا پھر ا، ب، تا، سے جن کے نام شروع ہوں تقسیم کردیں تاکہ ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئے۔ میرے لئے اور میرے والد صاحب کیلئے دعائے خیر و مغفرت کرادیں افسوس کہ آپکا خط دفتر سے بہت لیٹ پہنچا اور میں مدارس عربیہ میں یہ تقسیم کرچکا تھا ورنہ زیادہ بھیجا جاتا پہلے برائے تبصرہ آپکو بھیجا ہوا ہے براہ کرم الحق میں تبصرہ فرما کر وہ کاپی ارسال کریں نیز انکی وصولی اور مختصر رائے سے جوابی کارڈ میں مطلع کریں حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کی خدمت عالی میں سلام و در خواست دعا۔ امید ہے آپ مع الخیر ہونگے۔

والسلام آپکا مخلص دعا گو خادم اہل سنت مہر محمد مدرسہ امداد الاسلام وخطیب جامع نور باد انمبرا گوجرانوالہ

(۵)

باسمہٖ تعالیٰ (تحفۂ امامیہ اور سنی مذہب ○ علماء دیوبند کی زبوں حالی اور غیروں کی جارحیت)

بخدمت جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دام مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، عرض حال آنکہ دو عدد اپنی تازہ کتابیں تحفہ امامیہ مجلد دو عدد اور سنی مذہب سچا ہے دو عدد برائے تبصرہ ارسال کردی ہیں براہ کرم جلدی فرصت میں حوصلہ افزا تبصرہ فرما کر تبصرہ والی کاپی ارسال کردیں۔ دارالعلوم میں دورہ میں اردو جاننے والے طلبہ کی تعداد لکھیں تاکہ کچھ کتب بطور اعانت بھیجی جاسکیں۔ علماء دیوبند اپنے نزاعات کی وجہ سے جس زبوں حالی کا شکار ہیں اور بریلوی جس جارحیت سے انکی مساجد پر قبضہ کررہے ہیں اور مذہبی وسیاسی نقصان پہنچا رہے ہیں آپ سے مخفی نہیں ہے تاریخ تصوف کی ضبطی کی آڑ میں یوسف گورایہ صاحب کو محکمہ اوقاف سے برطرف کردیا گیا ہے۔ اگر کوئی انکی جگہ بدعتی افسر آگیا تو شاہی مسجد سمیت بہت سے مساجد غنڈہ گردی سے قبضہ سے نکل جائینگی۔ آپ صاحب قلم ہیں حکومت سے اپیل کے علاوہ اپنے علماء کو جھنجوڑیں کہ وہ اپنا تحفظ کریں تنظیمیں مضبوط کریں۔ آپ ملاء اعلیٰ کے قریب ہیں اندرونی طور پر افسروں سے رابطہ قائم کرکے اپنا ملی فریضہ تحفظ بجالائیں اللہ تعالیٰ آپکی مدد فرمائے ہم چھوٹے سوائے جلنے کڑھنے کے اور کیا کرسکتے ہیں۔

والسلام آپکا مخلص مہر محمد خطیب جامع نور باد انمبرا، گوجرانوالہ،

(۶)

(سقوط کابل وقندھار ○ طالبان کا پودا پھل لگنے سے پہلے کاٹ دیئے جانے کا ماتم ○ اہل حق کی المناک داستان)

۳ ررمضان ۱۴۲۲ھ ۱۸ نومبر ۲۰۰۱ء از کعبہ مکہ مکرمہ

محترم مولانا سمیع الحق صاحب۔ سرپرست طالبان مظلومین، اللہ انکے شہداء، کی مغفرت فرمائے معاونین کو اجر دے اور ظلم کی کٹھالی سے نکال کر سونے کی طرح نکھار کر چمکائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عمرہ کرنے آیا ہوں یہاں سقوط کابل اور قندھار اور شکست طالبان سن کر رو رہا ہوں ہم گنہگاروں کی دعائیں منظور نہ ہوئیں یہ پودا پھل لگنے سے پہلے افسوس کہ کاٹ دیا گیا۔ جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت جلدی ختم ہوئی۔ حضرت سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی خلافت بھی بالاکوٹ میں جلدی ختم ہوگئی تھی۔ ہم اہل حق کی داستان کچھ ایسی ہی ہے۔ ورنہ باطل قوتیں جلدی ابھرتی اور دیرپا رہتی ہیں۔ مرگ برامریکہ اور مرگ براسرائیل کے نعرے ایران میں تو آجتک لگ

رہے ہیں کبھی امریکہ اور اسرائیل نے وہاں حملہ نہیں کیا کرایا۔ پاکستان میں ہر دو تین سال بعد امریکہ کی شہ پر انقلاب آتا ہے ہر رافضی، مرزائی کیمونسٹ اور بے دین فائدہ اٹھاتا اور شریک حکومت بن جاتا ہے۔ مگر ہم اہل حق اہلسنت مسلمان مار ہی کھاتے اور پس زنداں چلے جاتے ہیں۔ انگریزی دور میں بھی یہی ہماری تاریخ ہے اس پر آپ اکابر اہل علم و سیاست آزادانہ غور فرمائیں تجزیہ کریں پالیسی بظاہر نرم اور اندر سخت ہو۔ جیسے میثاق مدینہ سے سنت ملتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بے دین طاغوت، سمرقند بخارا ترکی اور ۱۸۵۷ء کے مصائب ڈہائیں۔

والسلام آپکا مخلص دکھی بھائی

مہر محمد میانوالی درمطاف کعبہ شرفھا اللہ اجلالا و اکراما

صدر کے نام یہ خط الحق وغیرہ میں شائع کرانے کے علاوہ خاص ذرائع اور فیکس یا رجسٹری سے صدر تک ضرور پہنچائیں۔ اللہ طالبان کو پھر زندہ کرے۔

(۷)

(الیکشن سے پہلے دیو بندی اتحاد کی ضرورت ہے

○ پرویز مشرف کے مظالم اس کے آئیڈیل اتاترک کے مقابلہ میں)

۲۰ دسمبر ۲۰۰۶ء

محترم بزرگوارم مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ شان صحابہ میں لکھنے والے عزیز بھائی مہر محمد کو آپ خوب جانتے ہیں کہ مزاج صلح کل ہے اب جب حالات زمانہ نے شیعہ اور بریلویوں سے ملا رکھا ہے تو دیوبندیوں اور جمعیۃ علماء اسلام کا اتحاد کیوں محبوب نہ ہوگا۔ کل اسلام آباد میں مولانا فضل الرحمن صاحب سے جمعیۃ طلبہ اسلام کے انتخاب کے موقع پر ملاقات ہوگئی یہی بات عرض کی تو آپ کا نام لے کر کہنے لگے کہ وہ نہیں ملتے حضرت مولانا عبدالکریم اور عبداللطیف مدظلھما العالی سے بھی کلاچی میں مل آیا ہوں۔ آپ چاہیں تو حاضری دوں گا۔ خط میں صرف اپنی اس تمنا کا اظہار ہے کہ پاکستان شریعت کونسل۔ میاں اجمل قادری صاحب اور س۔ف چاروں جمعیۃ علماء اسلام کے حلقے ایک ہو جائیں ۔ ۷ ء کے انتخاب میں متحدہ امیدوار کھڑے کریں نواز شریف کو بھی ساتھ ملالیں۔ اللہ کرے کہ بے دین پی پی اور ق لیگی کو پھر اقتدار نہ ملے اور خلافت راشدہ کے عنوان سے اہل دین دیو بندی یا اتحاد مدارس دینیہ کی ۵ جماعتیں اپنے مدارس کی تعداد کے تناسب سے بے دین گروہوں کے بالمقابل تنہا امیدوار کھڑے کریں اور مشرف رہ جائے۔ تو کیا ہی بہتر ہو ورنہ اس نے جو مظالم ڈھائے اور ہر چیز کو بگاڑا وہ ان عزائم کا ۱/۱۰ جز (دس فیصد) بھی نہیں جو وہ اتاترک کو آئیڈیل بنا کر دین اور ملکی آزادی کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ جیسے اس کا پیر امریکہ افغانستان اور عراق کی تباہی کر رہا ہے۔ خدا نہ کرے کہ ۱۸۵۷ کا زمانہ پھر علماء پر آئے یہی گزارش ہے کہ خود متحد ہوں قوم کو متحد کریں ممکن ہو تو الیکشن کے اصول میں یہ بات اضافہ کرائیں کہ نمازی۔ عالم دین اور گریجویٹ اور ستارھویں گریڈ کے افسروں کا ووٹ دو عدد شمار ہوگا۔ آج کل میں لال مسجد میں دار التصنیف مولانا عبدالعزیز صاحب کے ہاں آیا ہوں۔ آپ ان کو یا کسی بڑے ادارہ اور بزرگ کو صلح و اتحاد کا نمائندہ بنا کر اپنا تعاون پیش کریں پشاور سے کراچی، لاہور، ملتان کے علماء کی توجہ ادھر دلائیں ورنہ مشرف دوبارہ آ کر عراق کی طرح خون کی ندیاں بہادے گا۔ زیادہ کیا لکھوں۔

آپکا مخلص

مہر محمد لال مسجد، اسلام آباد

مولانا محمد میاں[1] مورخ ملت دہلی

(۱)

(شیخ الاسلام نمبر کیلئے خان عبدالغفار خان کا انٹرویو[2] ○ ریشمی رومال کے بارہ میں معلومات بہم پہنچانے کی خواہش)

۹ رجمادی الثانیہ ۷۷ھ مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۵۸ء

محترم مولانا زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گرامی نامہ صادر ہوا۔ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ اور خان عبدالغفار کے تاثرات، جو سنڈے ایڈیشن میں شائع ہو چکے ہیں انکو شیخ الاسلام نمبر میں بھی لانے کا ارادہ ہے اس پر اگر آپ نے مزید تفصیلات مرتب فرمائی ہوں تو مہربانی فرما کر جلد بھیجدیں نمبر انشاءاللہ ۱۵ فروری کو شائع ہوگا۔ مگر طباعت دس بارہ روز پہلے سے شروع ہو جائیگی۔ ریشمی رومال، وجہ تسمیہ وغیرہ کے متعلق جس قدر معلوم ہو سکے ضرور ارسال فرمائیں اگر اس وقت نہ ہو سکیں تو جب بھی اس سلسلہ میں معلومات بہم ہو جائیں کو بھی بھیجتے رہیں۔ انشاءاللہ پورے اہتمام سے شائع کیا جائیگا۔ والسلام نیازمند محمد میاں

(۲)

(انسانی فضیلت کا راز پر تبصرہ ○ مولانا فارقلیط کا زور قلم مکتوبات شیخ الاسلام کی رضا کارانہ خدمت)

۸/ مارچ ۱۹۵۸ء

محترم مولانا دام لطفکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، گرامی نامہ اسوقت ملا جب احقر احمد آباد کیلئے روانہ ہو رہا تھا۔ احمد آباد سے بمبئی، پھر کلکتہ وغیرہ میں ہی یہ سوا مہینہ بھی صرف ہو جائیگا۔ "وفقنا اللہ للتقوی ومن البر ما یرضیٰ" انسانی[3] فضیلت کا راز دو اشتہاروں کے ساتھ پہونچ گیا تھا۔ کتاب کے سرورق پر نام کسی اور صاحب کا ہے شاید جس پر احقر کا نام لکھا وہ ان کے پاس پہنچ گئی ہو۔ تبصرہ مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط چیف ایڈیٹر روزنامہ الجمعیۃ فرمایا کرتے ہیں اور جب بھی مجبوری ہوتی ہے تو احقر بھی کچھ لکھوا دیتا ہے مگر مولانا فارقلیط صاحب صاحب جیسا زور قلم کہاں۔ بہرحال آپ مولانا کے نام کتاب بھیجئے اور خط لکھیئے اور ان سے سفارش فرمایئے کہ وہ جلد تبصرہ لکھدیں۔ الجمعیۃ میں اشتہار اور تبصرہ قطعاً بے سود ہے کیونکہ نہ کتاب آسکتی ہے نہ رقم جا سکتی ہے۔ مکتوبات[4] جلد سوم کی خدمت احقر کے ذمہ

(مولانا محمد میاں کے بارہ میں تعزیتی تاثرات)

[1] مولانا موصوف کے بارے میں میرے تعارفی تاثرات کیلئے ان کے وفات پر لکھا گیا شذرہ پیش خدمت ہے جو الحق۔۔۔۔۔۔۔ میں شائع ہوا :-

پچھلے ماہ علم وعمل کی اسلامی دنیا عموماً اور مسلک دیوبند کے عالم رشد و ہدایت کو خصوصاً سخت صدموں سے دو چار ہونا پڑا۔ ہندوستان کے ممتاز عالم مولانا محمد میاں صاحبؒ انتقال فرما گئے۔ پاکستان کے ممتاز ادیب آغا شورش کاشمیریؒ واصل بحق ہوئے اور دیگر کئی علمی و دینی شخصیتوں نے عالم آب وگل کو الوداع کہا۔ مولانا محمد میاں دہلوی مرحوم نے زندگی بھر حق کا ساتھ دیا۔ جہاں وہ مجاہدین جادۂ حق کے ایک شہسوار تھے وہاں انہوں نے مغلیہ سلطنت کے طاغوت اکبر، اکبر کے عہد لادینی سے لے کر تقسیم ہند تک علماء حق کی داستانِ جہاد و عزیمت کو مرتب اور مدون کیا۔ دجل وتلبیس کی تاریکیوں اور ایمان فروشی کے بازاروں سے علم ویقین اور جہاد وعمل کے ہیروں کو نکال نکال کر علماء حق کے شاندار ماضی کو اُجاگر کیا۔ وہ جمعیۃ العلماء ہند کے ترجمان اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے معتمد خاص تھے۔ اس کے ساتھ علوم قرآن وسنت کی تدریس سے بھی اپنی زندگی آراستہ رکھی۔ آخری زندگی میں انہوں نے حضرت شیخ الہندؒ کی عالمگیر اور محیر العقول تحریک ریشمی رومال پر دستاویزی حقائق شائع کیے۔ اسلام کے اقتصادی، معاشرتی اور سماجی مسائل پر گرانقدر کتابیں لکھیں۔ سیرت طیبہ پر عصر حاضر کی روشنی میں انکی جاندار اور مؤثر کتاب کے کچھ حصے اصل کتاب سے پہلے الحق میں شائع ہوئے۔ ادارہ الحق اور خدام الحق سے بھی ہمیشہ محبت وشفقت فرماتے رہے۔ آج وہ خادم علم ودین اور مجاہد جلیل جس کی زندگی علماء حق کی روشن مثال تھی۔ خود علماء حق کے شاندار ماضی کا ایک روشن باب بن چکا ہے۔ حق تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے اور عالم بالا کے اسلامی اُفق پر مجدد الف ثانیؒ سے لے کر شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ تک ائمہ رشد وہدایت اور ارباب صدق وصفا کی جو بزم سجی ہوئی ہے اس میں بہترین مقام عطا فرماوے۔

[2] خان صاحب موصوف سے اکوڑہ خٹک آمد کے موقعہ پر احقر نے خاص نمبر کیلئے انٹرویو لیا جس میں انہوں نے شیخ الہند اور اکابر دیوبند سے تعلق وربط کو وضاحت اور صراحت کے ساتھ بیان کیا۔ یہ انٹرویو تاریخ میں ایک اہم وثیقہ ہے۔ انٹرویو شیخ الاسلام نمبر میں میں نے ایک رفیق درس دوست عزیز الرحمان حیدری کے نام سے شائع کرایا۔

[3] قاری محمد طیب صاحب کی دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ دستار بندی میں کی گئی تقریر کو مرتب کر کے انسانی فضیلت کا راز کے نام سے شائع کیا گیا تھا اس کا ذکر ہے۔

[4] مکتوبات شیخ الاسلام مولانا مدنی

صرف اتنی ہی ہے کہ طباعت کا اہتمام کر دیتا ہے کہیں ترتیب کے سلسلہ میں بھی کچھ کر لیتا ہے مگر یہ محض صاحبزادہ محترم مولانا اسعد صاحب کے رضا کار کی حیثیت سے ہے جہاں تک لین دین، خرید و فروخت کا تعلق ہے وہ مکتبہ دینیہ کا کام ہے۔ یہ سوال ان کے سامنے بھی بہر حال ہے کہ کتاب بھیجدی جائے تو رقم کی کیا صورت ہو۔ جبکہ رقم کا بالواسطہ یا بلاواسطہ منتقل کرنا جرم قرار دیدیا گیا ہے۔ والسلام: محمد میاں

(۳)

(مضمون تاخیر سے ملنے پر معذرت)

۷ر رمضان ۷۷ھ ۲۸ر مارچ ۱۹۵۸ء

مضمون ۲۲ر کو دہلی اور ۲۶ر مارچ کو کلکتہ پہونچ کر احقر کو ملا۔ بہت بعد از وقت ہے لہٰذا اشاعت سے معذرت ہے۔ تفصیل کیلئے کارڈ ملاحظہ فرمایئے جو آج ہی ہوائی ڈاک سے ارسال ہے۔ والسلام محمد میاں

(۴)

(الجمعیۃ شیخ الاسلام اور ابوالکلام نمبر کی ترسیل میں مشکلات)

۷ر رمضان ۷۷ھ ۲۸ مارچ ۱۹۵۸ء

محترم مولانا دام لطفکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، احقر ۲۸ر شعبان سے یہاں کلکتہ آیا ہوا ہے جناب کا گرامی نامہ مورخہ ۱۱ر مارچ دہلی غالباً ۲۲ر کو پہونچا اور وہاں سے واپس ہو کر ۲۶ر کو احقر کو کلکتہ مغرب کے وقت ملا۔ مخصوص نمبر[1] کی اشاعت بھی امام الہند نمبر کی ضرورت کے باعث ملتوی کر دی گئی ہے اور اگر شائع ہوا تو یہ مضمون بہت ہی بعد از وقت موصول ہوتا۔ اب نہ خبر ہے اور اتنی تاخیر ہو چکی ہے کہ محض خبر کی نسبت میں شائع کرنے کا وقت بھی نہیں رہا روزنامہ میں اتنی تاخیر سے خبر شائع کرنا اور ایسی خبر جسکا تعلق صرف اس حلقہ سے ہو جہاں بمشکل ایک دو پرچے۔۔۔ مفید ہے قابل غور ہے۔ بہر حال مضمون تو واپس کرنا ہوگا۔ چنانچہ بذریعہ لفافہ واپس کر رہا ہوں مگر لفافہ پھر بھی تقریباً دو ہفتہ بعد پہونچیگا۔ اس وقت فوری طور پر یہ عرض کرنا ہے کہ پاکستانیوں کی جتنی فرمائشیں، نمبر کیلئے آئی تھیں ان سب کے پاس سرکلر بھیجا گیا ہے کہ یکجا متعدد نسخے تو نہیں پہونچ سکتے۔ وہ بھی نہیں پہنچ سکتے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ خریدار صاحبان کے نام الگ الگ ایک ایک کر کے بھیج دیا جائیگا۔ محمد میاں

(۵)

(حضرت مدنی کی یاد رہنے کا یا دل بہلانے کا ایک مشغلہ)

۱۰ر شوال ۷۷ھ، ۳۰ر اپریل ۱۹۵۸ء

محترم مولانا دام لطفکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، عریضہ معذرت و اظہار ندامت پرسوں ہی روانہ کیا ہے ابھی گرامی نامہ مورخہ ۷ر شوال سے مشرف ہوا جواب وہی ہے۔ کچھ عرصہ انتظار کی اور زحمت فرما لیجئے۔ انشاء اللہ دیر آید درست آید، کوشش یہ ہے کہ نقش ثانی[2] اول سے بہتر ہو۔ اسطرح حضرت کی یاد تازہ رہنے کا ہی ایک مشغلہ ہے۔ یاد تازہ رہنے کا۔ یا دل بہلانے کا۔

محتاج دعا نیاز مند محمد میاں

---

[1] الجمعیۃ دہلی کا شہرہ آفاق شیخ الاسلام مدنی نمبر مراد ہے جسکے دوسرے ایڈیشن کا انتظار تھا۔

[2] شیخ الاسلام نمبر الجمعیۃ کا دوسرا ایڈیشن

(۶)

۳۰رشوال ۷۷ھ،۲۰مئی ۱۹۵۸ء (شیخ الاسلام نمبر کیلئے مزید مہلت طلبی O علامہ کشمیری کی پوتی کا عقد)

محترم مولانا دام لطفکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،مزاج گرامی۔۲۸ اپریل ۸۸ کے عریضہ میں احقر نے شیخ الاسلام نمبر کیلئے تین ہفتے کی مہلت طلب کی تھی جو آج ۲۲ رمئی کو پوری ہورہی ہے۔لیکن اس عرصہ میں احقر کو دس روز کیلئے اناؤ گورورائے پور کا سفر رہا اور منیجر صاحب الجمعیۃ پریس مولانا سید احمد رضا صاحب (داماد حضرت علامہ استاذ العلماء مولانا سید انور شاہ رحمہ اللہ) کو دیو بند جانا پڑا کیونکہ حضرت شاہ صاحبؒ کی پوتی کا عقد تھا۔مختصر یہ کہ ان مجبوریوں کے باعث کام میں تاخیر ہوئی اب دس روز کی مزید مہلت طلب کرنی پڑ رہی ہے۔والعذر عند کرام الناس مقبول۔ ناکارہ محمد میاں مولانا سید شیر علی صاحب سے بھی معذرت ہے

(۷)

۳رجولائی ۱۹۵۸ء (مکتوبات شیخ الاسلام کیلئے حضرت مدنی کا ایک خط O جلد سوم کی تصحیح مسودہ کا کام)

محترم مولانا زید مجدکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،مزاج گرامی۔گرامی نامہ مورخہ ۲۸ ذی قعدہ بشمول نقل گرامی نامہ حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ باعث سرفرازی ہوا۔مکتوبات کی تیسری جلد مولانا نجم الدین صاحب نے مرتب فرمائی ہے چوتھی بھی وہی مرتب فرما رہے ہیں۔ ترتیب سے احقر کا کوئی تعلق نہیں۔البتہ جلد سوم کا مسودہ احقر کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔تصحیح مسودہ کتابت اور طباعت وغیرہ کی نگرانی اس خادم کے ذمہ ہے اللہ تعالیٰ باحسن اسلوب انجام دینے کی توفیق دے۔جناب کا گرامی نامہ اس عریضہ کے ساتھ مولانا اصلاحی صاحب کی خدمت میں بھیج رہا ہوں خدا کرے احقر کی پرزور سفارش مولانا اصلاحی منظور فرمالیں۔اگر مناسب سمجھیں آپ بھی براہ راست خط تحریر فرمادیں۔ پتہ یہ ہے مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی،سدھاری اعظم گڑھ،یوپی

(۸)

(مکتبۂ دینیہ دیوبند O پاکستان میں مولانا حامد میاں کی نگرانی میں طباعت)

۵ربیع الثانی ۸۷ھ،۱۹راکتوبر ۱۹۵۸ء

مولانا المکرم دام لطفکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،مزاج گرامی،گرامی نامہ سے مشرف ہوا۔یہ گرامی نامہ احقر دیو بند بھیج رہا ہے مولانا اسعد صاحب نے مکتبہ دینیہ قائم کیا ہے وہ کچھ کتابیں حامد میاں سلمہ کی زیر نگرانی لاہور میں بھی طبع کرا رہے ہیں۔مکتوبات شریفہ،جلد اول کے پرچے یہاں سے پہنچ چکے ہیں اور زیر طبع ہیں بہر حال مولانا اسعد صاحب کیلئے بھی سہولت رہیگی۔اور آپ کیلئے بھی۔اسلئے گرامی نامہ مولانا علاؤالدین صاحبؒ منیجر مکتبہ دینیہ دیو بند کے پاس بھیج رہا ہوں مگر ایک کام آپ کر دیجئے اگر دو نسخے منگانے ہیں تو دو پتے بھیجئے یعنی اپنے کے علاوہ ایک اور پتہ کسی اپنے دوست کا بھیجد یجئے کیونکہ ایک شخص کے نام پر دو کتابیں نہیں جاسکتیں۔دونوں پتے آپ مولانا علاؤالدین صاحب منیجر مکتبہ دینیہ کے پاس ہی لکھکر بھیجئے۔خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو۔سلام قبول فرمائیے۔دعا کی درخواست ہے۔ والسلام محمد میاں

(۹)

(مولانا احمد سعید دہلوی کی وفات سخت حادثہ تفصیل الجمعیۃ میں ہے)

۱۳ر جمادی الاولیٰ ۹ے ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۵۹ء

حضرت مولانا زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، مفصل گرامی نامہ سے مشرف ہوا۔ حضرت سحبان الہند کی وفات جماعت کیلئے خصوصاً اور عام مسلمانوں کیلئے عموماً سخت حادثہ ہے۔ مگر بجز تسلیم ورضا چارہ نہیں سبحان من یقضی فی عبادہ مایشاء وکیف یشاء، البتہ دعاؤں سے امداد کی ضرورت اب پہلے سے بہت زیادہ ہوگئی ہے۔

سنڈے ایڈیشن میں حادثہ وفات تجہیز وتکفین کی تفصیل ہے جو عریضہ کے ساتھ ملاحظہ گرامی سے گزریگا اور منیجر صاحب الجمیعۃ کا خط بھی ساتھ پہنچے گا جس میں تفصیل ہوگی کہ جناب والا کسی بنک کے ذریعہ رقم جمع کرا کر اخبار منگا سکیں گے افسوس کہ ایک نہایت ہی محدود مقدار کے علاوہ الجمعیۃ بطور ہدیہ نہیں پیش کیا جاسکتا خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہوں احباب اور بزرگوں سے سلام فرما دیجئے۔

والسلام محمد میاں

(۱۰)

(الحق پر تبصرہ O سنڈے ایڈیشن میں سیاسی شگوفے کے نام سے کالم O اسلام اور تقسیم دولت پر مضمون کی الحق کیلئے ترسیل O مولانا وحیدالدین قاسمی کو الجمعیۃ سنڈے ایڈیشن جاری کرانے کی ھدایت)

۵ر رمضان ۸۶ھ، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۶ء

محترم مولانا دام لطفکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، گزشتہ تین ماہ میں کاموں کا ہجوم اس قدر رہا کہ خطوط پڑھ ہی نہیں سکا۔ جواب تو در کنار۔ اسی بناء پر گرامی نامہ نمبر ۱۱۰۱ کے جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوگئی۔ معاف فرماویں۔ رسالہ پر تبصرہ احقر نے بھی لکھا تھا مگر افسوس ہے کہ کوئی مضمون پیش کرنے سے قاصر رہا۔ جب کہ گرامی نامہ کے صرف جواب میں اتنی تاخیر ہوئی تو مضمون کے متعلق معذرت ظاہر ہے اسکے علاوہ یہ خدشہ بھی مانع رہتا ہے کہ مسودہ کہیں سنسر کی لاپرواہی کی نظر نہ ہوجائے۔

مولانا ازھر شاہ صاحب قیصر مدیر دارالعلوم احقر کے مخدوم زادہ ہیں۔ ان کی فرمائش کی تعمیل ضروری سمجھتا ہوں دوسری طرف الجمعیۃ کے سنڈے ایڈیشن کیلئے بھی ضرورت رہتی ہے ایک خاص مضمون "سیاسی شگوفے" سنڈے ایڈیشن میں مسلسل آ رہا ہے۔ مگر ان تین ماہ میں اس کا سلسلہ بند ہوگیا ہے اب اللہ تعالیٰ توفیق بخشے تو اس حصہ میں اسلامی نظریات پیش کیے جائیں گے جس کا مقصد یہ ہوگا کہ اسلام[1] نے تقسیم دولت کی کیا صورت اختیار کی ہے اگر مناسب خیال فرمائیں تو الحق میں بھی اس کو جگہ دیدیں الجمیعۃ کے منیجر مولانا وحیدالدین قاسمی ہیں احقر ان کو کہہ رہا ہے کہ وہ سنڈے ایڈیشن جاری کرادیں واقعہ یہ ہے کہ کاغذ کی گرانی نے توازن خراب کر رکھا ہے۔ نیازمند محمد میاں

---

[1] یہ مضمون قومی مصارف اور ذرائع آمدنی کے عنوان سے الحق جلد ۲۵ شمارہ ۸ میں شائع ہوا

(۱۱)

(طبیعت الحق کی خدمت چاہتی ہے ○ اعانۂ حق فریضۂ مسلم ہے ○ مگر راستے مسدود ○ مضمون تحفۂ فلفل ہندوستان تبرع کرکے بھیج رہا ہوں)

۲۰؍اپریل ۱۹۶۷ء

محترم ومکرم دام لطفکم ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ، مزاج گرامی ۔ الحق بلاناغہ ہر ماہ آتا رہتا ہے ۔ اعانۂ حق فریضۂ مسلم ہے ۔ طبیعت چاہتی ہے کہ رسالہ الحق کی کچھ خدمت کروں مگر خدمت کے راستے مسدود ہیں ۔ اپنا مضمون بھیجنا اول تو تحفۂ فلفل ہندوستان کی مثال ہے ۔ پھر راستہ ایسا پیچیدہ کہ پہونچنے کا اطمینان نہیں ہوتا ۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ارشادات کی تعمیل سے عہدہ برآ ہونا بہت مشکل ہے تو بلا فرمائش تبرع ۔ تو ناممکن ۔ کاغذات میں ہم رشتہ مضمون نکل آیا کاپی شدہ ہے کسی خاص داعیہ کی بناپر لکھا تھا الجمعیۃ میں تو یقیناً شائع نہیں ہوا شاید کسی اور رسالہ یا اخبار میں بھی شائع نہیں ہوا خیال آیا کہ اس سے تبرع کردوں ۔ گر قبول افتد زہے عزوشرف ۔

والسلام نیاز مند محمد میاں خادم درس حدیث وافتاء مدرسہ امینیہ دھلی سابق ناظم جمعیۃ علماء

(۱۲)

(الجمعیۃ سنڈے ایڈیشن پہنچنے سے مطلع کریں ○ نظام مالی کے اسلامی اصول پر مضامین ○ حضرت سے استدعاء دعا)

۲۰؍مئی ۱۹۶۷ء

محترم مولانا زادت معالیکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ، مزاج گرامی ، گرامی نامہ مورخہ ۲۷؍اپریل ۶۷ء باعث شادکامی ہوا ۔ سفر طویل تھا تو پہونچنے میں وقت بھی زیادہ صرف ہوا دفتر اخبار الجمعیۃ سے معلوم ہوا ہے کہ سنڈے ایڈیشن جناب کے نام جاری کردیا گیا اگر نہ پہنچ رہا ہو تو مطلع فرمایئے ۔ احقر کے مضامین کا ایک سلسلہ سنڈے ایڈیشن میں چل رہا ہے ۔ ''نظام مالی کے اسلامی اصول'' عنوان ہے ۔ امید ہے کہ جو بات قابل اصلاح ہوگی اس سے مطلع فرمایا جائیگا ۔ حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام اور استدعاء دعا ۔

والسلام نیاز مند محتاج دعا محمد میاں

(۱۳)

۲۲؍اکتوبر ۱۹۶۷ء **(سیرت مقدسہ کی دوسری انداز پر ترتیب ○ آیات کتاب اللہ میں پوری سیرت کے اشارات ○ الحق میں بالاقساط اشاعت ○ مولانا حامد میاں کے وساطت سے ترسیل)**

محترم ومکرم دام ظلہم العالی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ، مزاج گرامی ، الحق پہونچتا رہتا ہے ۔ شکریہ قبول فرمایئے ہم رشتہ اوراق ملاحظہ فرمایئے اگر مناسب سمجھیں الحق میں بالاقساط شائع فرمادیجئے ۔ حسب ضرورت اصلاح فرمادیجئے ۔ سیرۃ مقدسہ[1] ، زیر ترتیب ہے ۔ اللہ تعالیٰ

[1] مورخ شہیر فاضل جلیل نے سیرت کے سلسلہ میں محمد الرسول اللہ بحیثیت داعی الی اللہ کے عنوان سے اپنے قیمتی افادات سے نوازا جس میں داعی کے مقاصد خصوصیات آداب مراتب دعوت وغیرہ پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ مضامین الحق جلد چار شمارہ نمبر ۸ نمبر ۱۰ میں تیرہ صفحات پر شائع ہوئے ۔

تکمیل کی توفیق بخشے۔ پہلے ایک انداز اختیار کیا تھا ان اوراق میں اسی کا ایک باب یا ایک حصہ ہے۔ ایسے عوارض پیش آئے کہ اسکی تکمیل نہ ہوسکی۔ ایک عرصہ تک یہ اوراق یوں ہی رکھے رہے۔ عرصہ کے بعد ان پر نظر ڈالی تو یہ انداز "سیرت مقدسہ" کی کتاب کیلئے مناسب نہیں معلوم ہوا۔ یہ انداز مقالات کا ہے تاریخی تالیف کا نہیں۔ اب کتاب دوسری انداز پر زیر ترتیب ہے۔ اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق بخشے آیات کتاب اللہ میں ایسے اشارات ہیں کہ ان سے پوری سیرت مقدسہ مرتب ہوسکتی ہے۔ اب ناکارہ اسی کاوش میں مصروف ہے۔ مگر احقر اس محنت کو بھی رائیگاں نہیں کرنا چاہتا جو اس نامکمل کی ترتیب میں کی گئی جو ناتمام رہ گئی ہے۔ اس سے پہلے کے ابواب، متفرق طور پر شائع ہو چکے ہیں اس کے چند صفحات ہفت روزہ الجمعیۃ کے ایڈیٹر صاحب نے شائع کر دیئے ہیں (از ص ۹۰ تا ص ۹۸، ۶۹، ۷۶) مگر ان کا انداز ایڈیٹر صاحب نے اپنے مذاق کے موجب بدل دیا ہے آپ اگر اس حصہ کو شائع کریں تو ان صفحات کو بھی شائع کر سکتے ہیں کیونکہ موجودہ انداز سے وہ غیر شائع شدہ ہیں۔ بہر حال اسے کار آمد سمجھیں تو کام میں لائیے احقر یہی سمجھے گا کچھ خدمت کر دی۔ حضرت مولانا کی خدمت میں سلام مسنون فرما دیجئے۔ والسلام نیاز مند محمد میاں

اسوقت ایک عزیز لاہور جا رہے ہیں انکے ذریعہ یہ مسودہ عزیزم مولوی سید حامد میاں سلمہ کے پاس بھیج رہا ہوں وہ انشاء اللہ آپکے پاس بھجدیں گے۔ اگر قابل اشاعت نہ سمجھا جائے تو براہ راست احقر کے نام بذریعہ ڈاک واپس فرمادیں پتہ یہ ہے۔

۱۷ رجب ۱۳۸۷ھ محمد میاں کتابستان گلی قاسم جان، دھلی ۶

(۱۴)

(اسفار بند کر دیئے ○ سوالنامہ کے جواب لکھنے کی کوشش جوابات میرے لئے ایک تفریحی مشغلہ ہوگا ○ ماہ مبارک کا ختم ہونا قابل مبارکباد نہیں)

۹ رنومبر ۱۹۷۱ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، گرامی نامہ مورخہ یکم نومبر ۷۱ سے مشرف ہوا۔ اس سے بہت پہلے مکتوب گرامی مورخہ ۲۶ راگست باعث سرفرازی ہوا تھا جس کے ساتھ سوالنامہ بھی تھا اس طرح کے مضامین احقر سفر میں لکھا کرتا تھا۔ ٹرین میں احقر کو کافی سکون مل جایا کرتا تھا کیونکہ احقر کی طرف کوئی متوجہ نہیں ہوتا تھا لیکن اب عوارض کچھ ایسے لاحق ہو گئے ہیں کہ طویل سفر قطعاً بند کر دینے پڑے (الا یہ کہ اللہ تعالیٰ زیارت حرمین شریفین کی توفیق بخشے) اب صرف مراد آباد دیوبند اور سہارنپور کے سفر ہوتے ہیں اور اتفاق سے اس عرصہ میں وہ بھی ایک دو سے زیادہ نہیں ہوئے اور کام ان سفروں میں کرنے تھے ان تمام موانع اور عوائق کے باوجود ایک بہت بڑا عذر یہ ہے کہ اگر احقر کچھ لکھ لے تو اس کی کیا توقع ہے کہ پہنچ بھی جائیگا یہ عذر ہمت پست کر دیتا ہے۔ بہر حال اب کوشش کروں گا کہ کسی طرح تعمیل کی ارشاد کر سکوں۔ ان سوالات کے جوابات لکھنا میں احقر کیلئے تفریحی مشغلہ ہوگا اللہ تعالیٰ تفریح کی فرصت عطا فرمائے۔ رمضان شریف کے ۱۷ روزے بفضلہ تعالیٰ پورے ہو چکے ہیں آج ۱۸ رمضان ہے اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق بخشے اور قبولیت سے نوازے احقر کے خیال میں مستحق مبارکباد یہی ماہ مبارک ہے۔ کیونکہ ماہ مبارک ہے۔ اسکا ختم ہونا اتنا مستحق مبارکباد نہیں۔ لہٰذا مبارکباد قبول فرمائیے۔ وفقنا اللہ وایاکم لما یحبہ ویرضاہ، والسلام نیاز مند محتاج دعا محمد میاں

(۱۵)

(ریشمی رومال کی تحریک ○ مولانا عزیر گل اور ایک سو بیس افراد کے بارہ میں برطانوی سی آئی ڈی کی رپورٹ)

۵ رجب ۱۳۹۵ھ مطابق ۲۶/ جولائی ۱۹۷۵ء

محترمی مولانا دام لطفکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! ریشمی رومال کی تحریک کے سلسلہ میں حاصل شدہ مضامین وغیرہ کا ایک حصہ ہے جس کا عنوان ہے۔ کون کیا ہے۔ اس میں غالباً ایک سو بیس حضرات کے اسماء گرامی ہیں۔ ہر ایک کے متعلق سی۔ آئی۔ ڈی کا نوٹ ہے۔ حضرت مولانا عزیر گل صاحب کے متعلق جو نوٹ ہے اس کا ترجمہ ہمرشتہ ہے اس حصہ کی کتابت ہو رہی ہے۔ خدا جلد کتابت وتصحیح کے مراحل طے کرا دے تو طباعت کی نوبت آئے۔ اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق دے۔ خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہوں۔

والسلام　محمد میاں ۵ رجب ۹۵ھ، ۲۶ جولائی ۱۹۷۵ء

(مولانا عزیر گل محمود الحسن کا پکا مرید اہم سازشی آتشین مزاج ہجرت کا بڑا خواہش مند)

عزیر گل پسر شہید گل کا کا خیل پٹھان ورگئی شمالی مغربی سرحدی صوبہ میں رہتا ہے۔ بڑا آتشین مزاج ہے۔ (۱) جب وہ دیوبند میں طالب علم تھا اس وقت سے مولانا محمود الحسن کا پکا مرید ہو گیا تھا۔ (۲) بڑا اہم سازشی ہے۔ ہجرت کا بڑا خواہشمند ہے۔ ان لوگوں میں سے ایک ہے جنھوں نے ہمیشہ مولانا کو اکسایا ہے کہ وہ جہاد کے لئے ہجرت کر جائیں۔ (۳) وہ دیوبند میں خفیہ جلسوں میں شریک ہوا کرتا تھا اور ستمبر ۱۹۱۵ء میں مولانا محمود الحسن کے ہمراہ عرب گیا تھا۔ (۴) اس کے سفر حجاز سے مولانا محمود الحسن نے اس کو آزاد علاقہ میں بھیجا تھا۔ تا کہ حاجی صاحب[۱]، سیف الرحمٰن[۲] اور دوسرے منحرف لوگوں کو مطلع کر سکیں کہ حضرت مولانا کا ارادہ ہندوستان سے ہجرت کرنے کا ہے۔ نیز لڑائی کا اور جہاد کی تیاریوں کا مشاہدہ کر سکے۔ وہ حضرت مولانا کے ہمراہ اس وقت بھی ٹھہرا رہا جبکہ ان کے اکثر پیرواور مریدین ہندوستان کو واپس کر دیئے گئے۔ (۵) یہ کہا جاتا تھا کہ عزیر گل انور پاشا اور جمال پاشا کے فرمان لے کر عنقریب ہندوستان آئے گا اور اُس فرمان کو افغانستان لے جانا ہو گا۔ لیکن بعد کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو مکہ میں شریف مکہ کے حکم سے ۲ دسمبر کو یا اس کے لگ بھگ گرفتار کر لیا گیا۔ اور جدّہ کو بھیج دیا گیا۔ جہاں سے ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء کو اسے مصر روانہ کر دیا گیا۔ (۶) جنود ربانیہ کی فہرست میں مولوی عزیز گل کا نام لے کر اسے کرنل دکھایا گیا ہے۔　(ماخوذ ریشمی رومال والی تحریک میں کون کیا ہے؟)

۱۔ حضرت حاجی صاحب ترنگ زئی عظیم مجاہد　۲۔ مولانا سیف الرحمٰن فتح پوری عظیم مجاہد

(الحق میں مکتوب نگار کے مضامین کی تفصیل)

(۱) وارثانِ علوم نبوت کے لیے وظیفۂ حیات، اکتوبر ۱۹۶۵/ ۴۰
(۲) حیات مسلم کی ایک جھلک، دور نبوی میں نعروں کی بجائے عمل، جون ۱۹۶۷/ ۲۱-۲۷
(۳) رؤیت ہلال کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ، اکتوبر ۱۹۶۷/ ۳۱-۳۵
(۴) ہمارے اسلاف کی ایک زندۂ جاوید یادگار، دارالعلوم دیوبند، مئی ۱۹۶۸/ ۷-۱۴
(۵) محمد رسول اللہ ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ/ آداب، مراتب دعوت/ ۲ اقساط | مئی ۱۹۶۹/ ۵-۱۱، جولائی ۱۹۶۹/ ۱۸-۲۳
(۶) الارض المقدسہ میں بنی اسرائیل کے چار معرکے، اکتوبر ۱۹۷۵/ ۴۸-۵۴
(۷) مکتوبات بنام محمد ایوب قادری، فروری ۱۹۷۹/ ۳۳-۵۰
(۸) فنا میں بقا — ایک فریب نظر [زوال بحث]، مئی ۱۹۸۴/ ۳۷-۴۰
(۹) قومی مصارف وذرائع آمدنی، مئی ۱۹۹۰/ ۵۵-۵۸
(۱۰) مالی نظام کے اسلامی اُصول، جولائی ۱۹۹۰/ ۳۷-۴۳

ڈاکٹر ایم ایم یونس صاحب۔اسلام آباد

(چائنا نمک میں سور کی چربی کی خبر)

Sub: Ajinomoto Salt Used in Chinese Cooking

Dear Sir, A news-item appeared in Media including Newsweek Magazine, sometime ago, that Indonesian Ulema had banned use of this salt used extensively in Chinese foods cooking as it was made from pig intestine enzymes. The manufacturer had admitted this and promised that in future pig enzymes will not be used. This salt is extensively used in Pakistan in restaurants and homes. Our Ulema have not guided people on this important matter. Hope you will kindly issue some guidance for the public.

With Respect, Sincerely, (Dr.M.M.younas) Islamabad.

☆☆☆

ایم اے مرزا۔بین الاسلامی فیچر سروس لاہور

(پاکستان اور عالم اسلام کے اخبارات رسائل تصانیف کے بارہ میں باہمی معلومات کا فروغ)

۲۰/جنوری ۱۹۷۶ء

مدیر محترم، السلام علیکم۔ بین الاسلامی فیچر سروس نے گزشتہ تقریباً ایک سال میں پاکستان اور دنیائے اسلام کے مابین اخبارات ورسائل کے ذریعہ باہمی معلومات میں فروغ دینے میں اہم اور نمایاں کردار ادا کیا۔ بین الاسلامی فیچر سروس کا قیام اسلامی سربراہ کانفرنس منعقدہ لاہور کے چارٹر کے تحت عمل میں لایا گیا۔ جس کا بنیادی مقصد پاکستان اور دنیائے اسلام میں اخبارات ورسائل کے ذریعہ تبادلہ معلومات اور اسلامی سکرٹریٹ کے رکن ممالک میں شائع وتصنیف شدہ رسائل وکتب کا اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں ترجمہ، طباعت اور تقسیم کا مستقل سلسلہ قائم کرنا ہے۔

بین الاسلامی فیچر سروس آپکو اسلامی سکرٹریٹ سے وابستہ ممالک کی مکمل معلومات اردو وانگریزی زبانوں میں ارسال کرسکتی ہے۔ اسلامی ممالک کے اخبارات ورسائل میں شائع شدہ معلوماتی باتصویر فیچر، خبریں اور مضامین کی باقاعدہ ترسیل کا انتظام کردیا گیا ہے۔ سربراہان مملکت، وزرائے اعظم اور دیگر اہم شخصیتوں کے فوٹو وان کے حالات زندگی اور ایسی تمام معلومات جن کی آپ کو کسی بھی لمحہ ضرورت پڑسکتی ہے آپکو مہیا کی جاسکیں گی۔ آپ سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم اپنے مؤقر جریدہ کے بارے میں مختصر فنی معلومات (Technical Data) اور اشتہارات وغیرہ کا ریٹ کارڈ (۲) مؤقر جریدہ کے سابقہ چند شمارے (۳) مؤقر جریدہ کی ایک اعزازی کاپی جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ بین الاسلامی فیچر سروس آپکی خدمت کیلئے منتظر ہے۔

برائے بین الاسلامی فیچر سروس ایم اے مرزا

ایم ایم اے (متحدہ مجلس عمل) قائدین کا مشترکہ اعلامیہ

(ہائے اس زود پشیماں کا پشیمان ہونا)

۲۹ دسمبر ۲۰۰۴ء　　(پرویز مشرف کا صدارت کے عہدہ سے الگ ہونے کے معاہدہ سے انحراف)

اسلامی جمہوریہ پاکستان اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ حکومت اور خصوصاً فوجی حکمران کی ذاتی اغراض، ہٹ دھرمی اور بیرونی استعماری لادین ایجنڈے کی تابع داری نے ملک اور قوم کی اسلامی تہذیب، آزادی وخودمختاری، عزت، غیرت وحمیت کو شدید خطرات سے دوچار کردیا ہے۔ متحدہ مجلسِ عمل نے 1973ء کے دستور کے تحفظ، عوام کے منتخب اداروں کے اختیارات کی بحالی، فوج کو سول اُمور سے باعزت محفوظ واپسی کا راستہ دینے کیلئے معاہدہ کیا۔ اس معاہدے کے تحت یہ بھی طے پا گیا تھا کہ جنرل پرویز مشرف 31 دسمبر 2004ء تک صدارت سے چیف آف آرمی سٹاف کا عہدہ الگ کردیں گے۔ یہ تحریری، معاہدہ صرف پارلیمنٹ کی دوتہائی اکثریت کے ذریعے آئینی پابندی ہی نہیں بلکہ جنرل پرویز مشرف نے خود 15 کروڑ عوام سے عہد کیا۔ لیکن اب بدنیتی کی بنیاد پر عہد توڑ کر آئین سے انحراف کیا جارہا ہے۔ مسجد، مدرسہ، امام بارگاہ، مزارات اور علماء کے خلاف زہریلا منفی پروپیگنڈہ، جذبہ جہاد، شناختی کارڈ اور پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرنا، عقیدۂ ختم نبوت، تحفظ ناموسِ رسالتؐ، حدود وقوانین کا خاتمہ، تعلیمی اداروں کے نصاب کی سیکولرائزیشن کیلئے غیر شرعی اور غیر آئینی اقدامات حکومت کی لادین مہم کا حصہ ہیں علاوہ ازیں مسئلہ کشمیر پر مسلمہ قومی مؤقف کو سبوتاژ کیا جارہا ہے۔ یہ مرحلہ تمام محب دین عوام اور خصوصاً دینی جماعتوں اور مجلسِ عمل کیلئے چیلنج ہے کہ بھرپور فعالیت کیساتھ لادینیت کا راستہ روکیں۔ ملک کے اسلامی نظریاتی کردار کے تحفظ اور دینی مراکز کی عظمت وحفاظت کیلئے بھرپور کردار ادا کریں۔

متحدہ مجلسِ عمل کی تنظیموں اور تمام ممبر جماعتوں کی تنظیموں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ متحدہ مجلسِ عمل کی طرف سے اعلان کردہ پروگرام اور جدوجہد کے لائحہ عمل پر ایمانی جذبہ اور ایثار وقربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عملدرآمد کریں۔

انشاءاللہ کامیابی غلبۂ دین کی جدوجہد کو ہوگی اور رحمن وخاتم النبیینؐ کے دشمنوں کا مقدر ذلت ورسوائی ہوگی۔

قاضی حسین احمد	مولانا فضل الرحمٰن	پروفیسر ساجد میر	پروفیسر شاہ فرید الحق	قاری گل رحمٰن
علامہ سید ساجد علی نقوی	پیر عبدالرحیم نقشبندی	لیاقت بلوچ	حافظ حسین احمد	پیر اعجاز ہاشمی
سید منور حسن	غلام رمضان توقیر	ریاض درانی	غلام شبیر احمد ہاشمی	

(ایم ایم اے کے بارہ میں ہماری جماعت کے تحفظات اور خدشات جو سو فیصد صحیح ثابت ہوئے)

لے　میں نے اس معاہدہ کو بروقت ایم ایم اے کے ساتھ دھوکہ سمجھ کر بیانات دیئے کہ کوئی جرنیل اور آمر تاریخ میں خود دستبردار نہیں ہوا اس معاملہ اور ایل ایف او میں ایم ایم اے کے دو ایک اہم لیڈروں نے ہمیں بالکل بے خبر رکھا اور بالا ہی بالا اور در پردہ معاملات طے ہوتے رہے میرے یہی تحفظات اور خدشات پر مبنی اختلاف رائے تھی جو ان سے ہضم نہ ہوسکی اور مجھے بالآخر ایم ایم اے سے نکالنے کا اعلان کردیا۔ بعد میں یہ خدشات سو فیصد صحیح ثابت ہوئے آج ملک تباہی کے جس ہولناک صورتحال سے دوچار ہے اس سے ایم ایم اے کے اس وقت کے کلیدی رہنما بری الذمہ نہیں ہوسکتے تاریخ بڑی بے دردی سے یہ سب کچھ محفوظ کر چکی ہے۔ ان حالات اور اپنے خدشات کے بارہ میں ہماری جماعت کے مرکزی مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ نے بار بار مجلس عمل کو باضابطہ اور تحریری طور پر آگاہ کیا اور جسے پریس نے شائع کیا جس کا ایک نمونہ یہاں پیش ہے:-

ایل ایف او معاہدہ کے ذریعہ ملک وقوم شہداء کے خون اور اعلیٰ نصب العین سے ایم ایم اے کی غداری
(متحدہ مجلس عمل سے اختلافات کے وجوہات اصلاحی اقدامات کیلئے وارننگ O
مرکزی مجلس شوریٰ اسلام آباد کا قرارداد اور اعلامیہ)

جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس مسجد باب الاسلام اسلام آباد میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت مرکزی نائب امیر مولانا قاضی عبداللطیف نے کی۔ اجلاس میں موجودہ سیاسی صورتحال اور متحدہ مجلس عمل سے متعلق معاملات پر طویل غور و خوض کے بعد یہ اعلامیہ جاری کیا گیا۔ جمعیت علماء اسلام دینی نظریات سیاسی تاریخی اور عملی مزاج کے اعتبار سے اپنی ایک الگ شناخت رکھتی ہے اور پاکستان میں مروجہ سیاست کے بجائے ''اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام'' کی حقیقی داعی اور علمبردار ہے۔ پوری تاریخ میں اس کی جدوجہد اسی نصب العین کیلئے رہی ہے۔ انفرادی اعتبار سے بھی اور دوسری جماعتوں کیساتھ اتحاد کی صورت میں بھی اسکی پالیسی اسی نظریے کے مطابق رہی ہے۔ متحدہ مجلس عمل پاکستان میں جمعیت کی شمولیت بھی اعلیٰ مقاصد کیلئے تھی اور یہی وجہ ہے کہ مجلس کی تشکیل سے قومی انتخابات تک اور اسکے بعد سے اب تک جمعیۃ نے ہر قربانی دی ہے اور اتحاد کو قائم رکھنے کیلئے نظر انداز کرنے سمیت ہر قسم کے نقصان کو برداشت کیا۔ اور اسی نقصان میں سیٹوں کی تقسیم انتخابات، حکومت سازی سینیٹ کے انتخابات صوبائی اور ضلعی کمیٹیوں میں نظر انداز کرنا شامل ہے۔ لیکن دو نام نہاد بڑی جماعتوں نے جسے کئی اعتبار سے بڑی نہ ہونے کے باوجود ہماری قربانی نے بڑی جماعتیں بنایا ہے۔ جمعیت کو اسکے کارکنوں کو اور اسکے منتخب نمائندوں کو نقصان پہنچانے کا ہر حربہ استعمال کیا گیا۔ اپنی ایک اتحادی جماعت کیساتھ انکا یہ طرز عمل سیاسی دیانت اور شرافت کے خلاف تھا حتیٰ کہ قائد جمعیت مولانا سمیع الحق کو ہر ہر موقع پر نظر انداز کرنے اور کرش کرنے کی پالیسی اختیار کی گئی لیکن وسیع تر ملکی و ملی مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے جمعیت نے یہ سب کچھ برداشت کیا اور کوئی ایسا اقدام نہیں کیا جس سے دینی قوت اور اسکی اجتماعیت کو کوئی نقصان پہنچے۔ اسی وجہ سے صوبہ سرحد کی جماعت کی ایم ایم اے سے علیحدگی کے فیصلے کو بھی معطل رکھا گیا کہ مرکزی مجلس شوریٰ کسی حتمی فیصلے تک پہنچ سکے اب معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ متحدہ مجلس عمل کی یہی دو جماعتیں جمعیت کو کسی طرح بھی اعتماد میں لئے بغیر ایل ایف او اور آئین پاکستان کے مشرف اور جمالی مسئلہ پر حکومت کیساتھ خفیہ اور اعلانیہ مذاکرات کرتے رہے اور کسی بھی مذاکرات کی مجلس میں جمعیت کے قائد مولانا سمیع الحق جو مجلس عمل کے نائب صدر بھی ہیں کو شریک نہیں کیا گیا بالآخر یہ مذاکرات ایک ایسے معاہدہ پر منتج ہوئے جس میں ملکی خودمختاری اور اسے غلامی کے شکنجوں سے نکالنے اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور قرآن وسنت کی بالادستی کا نام ونشان تک نہیں۔ امارت اسلامیہ افغانستان، طالبان اسلام جہادی تنظیموں، اسلامی تشخص دینی مدارس، مسئلہ کشمیر اور دیگر قومی و ملی مفادات پر حکومت کو اپنی پالیسیوں کی تبدیلی پر مجبور کئے بغیر حکومت کیساتھ معاہدہ سراسر گھاٹے کا سودا ہے جبکہ حکمران اپنی پالیسیوں پر نہ صرف عمل پیرا بلکہ مزید شد و مد سے اسے بڑھا رہے ہیں۔ جمعیت کی سوچی سمجھی رائے ہے کہ اس معاہدے سے آئین پاکستان کی حرمت پامال ہوئی ہے اور اسکا حلیہ مسخ ہوا۔ اور جس ایل ایف او کے خلاف ایک سال تک جدوجہد کی گئی اس سارے پلندے کو آئین کا حصہ مان لیا گیا جس میں خواتین نشستوں، مخلوط انتخابات اور صوابدیدی اختیارات اور موجودہ بلدیاتی نظام کو تحفظ دیا گیا۔ ہنود، یہود و نصاریٰ اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کے ساتھ دوستی میں بنائی گئی پالیسیوں اور انکی وکالت وحمایت کرنے والی حکومت کو استحکام حاصل ہوا جمعیت سے وابستہ ہر کارکن اس صورتحال کو قوم کے ساتھ کئے گئے وعدوں اپنے ووٹروں خصوصاً علماء مشائخ اور دینی کارکنوں کے اعتماد اور مجاہدین اسلام اور شہداء کے خون سے غداری سمجھتی ہے اور اپنے نظریے، نصب العین اور اعلیٰ مقصد سے انحراف قرار دیتی ہے جسکے لئے متحدہ مجلس عمل تشکیل دی گئی تھی اور جس کیلئے جمعیت نے قربانی

دی اور مولانا سمیع الحق کی قومی و ملی یکجہتی اور دینی جماعتوں کو متحد کرنے کی دس سالہ کاوشوں کے نتیجہ میں متحدہ مجلس عمل وجود میں آئی سمجھوتے سیاسی زندگی میں ہمیشہ کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر ہوتے ہیں ستم یہ ہے کہ حکومت کو یہ سب کچھ دے کر اور اپنے نظریے سے اتنے بڑے انحراف پر مذکورہ بالا دونوں جماعتوں نے اسلامی نظام کے نفاذ دینی مدارس کی خودمختاری اور آزادی کے تحفظ، ہزاروں مجاہدین اور دینی کارکنوں کی رہائی اور سی آئی اے کیساتھ مل کر پاکستانی فورسز کی آزاد قبائل اور اندرون ملک مجاہدین کے خلاف کی جانے والی کاروائیوں کے خاتمے اور داخلہ و خارجہ پالیسی کے متعلق کوئی بات اور کوئی مطالبہ منوانے کی کوشش بھی نہیں کی گئی۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ جن صوبوں میں ایم ایم اے کی براہ راست یا بالواسطہ حکومتیں قائم ہوئیں وہاں بھی اسلامی نظام اور اسکے خدوخال نمایاں نہ ہو سکے اور نہ دور دور تک اسکے کوئی امکانات نظر آرہے ہیں۔ جس نے سرحد کے عوام کو خاص طور پر نہایت مایوس کر دیا ہے اور خود حکومتی ارکان اسکی حلیف دینی جماعتوں کا تمسخر اڑا رہے ہیں اور دینی کارکن اس سمجھوتے اور موجودہ صورتحال سے انتہائی بددل اور مایوس ہیں۔ جمعیت علماء اسلام ان دو جماعتوں کے اقدامات کو متحدہ مجلس عمل کو توڑنے دینی قوتوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے، پاکستان میں اسلامی نظریے اور دینی سیاست کو کمزور کرنے کا ذمہ دار قرار دیتی ہے۔ ایم ایم اے کو دو جماعتی اتحاد بنانے اور اس ساری صورتحال پر جمعیت علماء اسلام مسلسل اپنی تشویش اور اختلافات سے مجلس عمل کے اکابرین کو آگاہ کرتی رہی۔ خفیہ مجالس اور اعلانیہ طور پر بھی اخبارات اور میڈیا میں جمعیت کے احتجاج کا اظہار ہوتا رہا۔ مگر جمعیت سب کچھ برداشت کرتی چلی آرہی ہے کہ جمعیت اتحاد کو توڑنے کا الزام سر پر نہیں لینا چاہتی۔ اس صورتحال میں جمعیت علماء اسلام متحدہ مجلس عمل میں شامل ان دونوں جماعتوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر موجودہ صورتحال کی اصلاح کرے اپنی پالیسیاں تبدیل کرے حکومت کو بیرونی غلامی سے نجات دلانے پر مجبور کرے۔ دہشت گردی کے نام پر دینی قوتوں جہادی تنظیموں اور کارکنوں کی پکڑ دھکڑ اور رسوائی کا سلسلہ بند کرائے۔ دینی مدارس کے بارے میں سرکاری احکامات اور مجوزہ پروگراموں کو یکسر ختم کرا دے اور اب تک پکڑے گئے کارکنوں علماء اور مجاہدین کو جیلوں سے رہا کروائے دینی مدارس پر راتوں رات شبخون مارنے اور ملک کے پرامن معزز شہریوں کے گھروں پر چھاپوں کا سلسلہ رکوا دے پارلیمنٹ میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو فوری طور پر پیش کر کے ان پر قانون سازی اور قومی اسمبلی میں ایم ایم اے کے رکن مولانا حامد الحق حقانی اور مرحوم مولانا اعظم طارق کے پیش کردہ شریعت بل کو منظور کروانے کی جدوجہد شروع کیا جائے۔ دہشت گردی کے نام پر قبائل علاقوں میں جاری آپریشن کا سلسلہ فوری طور پر رکوائے۔ کشمیری عوام کی جدوجہد اور قربانیوں کو سبوتاژ کرنے کی کوئی سازش کامیاب نہ ہونے دے۔ اور متحدہ مجلس عمل کے منشور اور مجلس عمل میں شامل عام جماعتوں کو برابر کی حیثیت دے کر ساتھ چلنے پر کاربند ہو جائے اگر مجلس عمل ان مطالبات پر عمل درآمد نہیں کرائے گی تو جمعیۃ مہلت ختم ہونے پر علیحدگی کا راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہوگی اور ملکی اور ملی مفاد میں جدوجہد کا اپنا راستہ اختیار کریگی اور اپنے نظریہ کی حامل دوسری دینی سیاسی جماعتوں کو ساتھ مل کر نیا لائحہ عمل مرتب کرے گی۔ خواہ وہ راستہ کتنا ہی کٹھن اور قربانی سے بھرا کیوں نہ ہو۔ جمعیۃ اپنے تمام تنظیموں اور کارکنوں کو ھدایت کرتی ہے کہ وہ اس اعلامیہ میں درج اعلیٰ ترین دینی و ملی مقاصد کیلئے ہر سطح پر جدوجہد شروع کریں تنظیموں کو منظم بنایا جائے اور عوام کو اصل صورتحال سے آگاہ کریں۔

(مرکزی مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام (س) اسلام آباد)

مولانا محمد نافع[1] جامع محمدی ضلع جھنگ

(۱)

(کتاب رحماء بینھم ٥ مشہور طعن عثمانی اقرباء نوازی پر مودودی کی خلافت وملوکیت کا جواب)

۷/جون ۱۹۸۱ء بروز اتوار بمطابق ۴ شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ　　باسمہ تعالیٰ

محترم المقام حضرت مولانا صاحب زید مجدکم وشرفکم (مدیر الحق اکوڑہ خٹک)۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔تسلیمات مسنونہ وآداب موزونہ کے بعد گزارش ہے کہ بندہ نے کتاب ''رحماء بینھم'' مرتب کی ہے'اس کے تین الگ الگ حصے صدیقیؓ،فاروقیؓ،عثمانیؓ،شائع ہو چکے ہیں۔شاید آنجناب کی نظر سے گزرے ہوں۔حصہ سوئم عثمانی کے بعد ایک کتاب بنام ''مسئلہ اقرباء نوازی'' مرتب کی ہے جو کہ پیش خدمت کی جارہی ہے۔اس میں مشہور طعن عثمانی اقرباء نوازی کا جواب دینا مقصود ہے اور اس ضمن میں ''خلافت وملوکیت''[2] کے باب سوئم' چہارم وغیرہ کی مباحث کو سامنے رکھا گیا ہے اور حضرت عثمانؓ اور ان کے منصب یافتہ رشتے داروں کے کردار واخلاق اور ان کی اسلامی خدمات کو ایک ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔

کتاب ہذا پر اصلاحی نظر فرمادیں اور اپنے رسالہ ''الحق'' میں اس پر تبصرہ شائع فرمادیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔سابقہ خط وکتابت کے مراسم اگرچہ نہیں ہیں۔تاہم جناب کے کریمانہ اخلاق کے پیش نظر اس گزارش کرنے کی جسارت کردی گئی ہے۔امید ہے کہ آنجناب توجہ فرمائیں گے'اپنے والد بزرگوار حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں ہدیہ تسلیمات پیش کرنے کے ساتھ کتاب ہذا بھی پیش کریں اور دعا کی درخواست بندہ کی جانب سے عرض کریں۔

نوٹ:　مسئلہ''اقرباء نوازی'' سے پہلا حصہ عثمانیؓ بھی ساتھ ارسال خدمت ہے تاکہ حضرت عثمانؓ کے دور کو ملاحظہ فرمانے کے لئے جناب کو سہولت ہو یعنی جس طرح ہم نے مرتب کیا ہے۔ہر دو حصوں کی وصولی کی اطلاع فرمادیں تو باعث تسلی ہوگی۔

والسلام　ناچیز محمد نافع　جامعہ محمدی' ضلع جھنگ (پنجاب)

(۲)

(کتاب ''مسئلہ اقرباء نوازی'')

۱۲/جون ۱۹۸۱ء بمطابق ۱۱ شعبان ۱۴۰۱ھ　　باسمہ تعالیٰ

مخدومنا المکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب۔مدیر رسالہ ''الحق'' زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔مزاج گرامی؟ قریباً ۷ جون ۱۹۸۱ء کو کتاب ''مسئلہ اقرباء نوازی'' کا ایک نسخہ رجسٹرڈ پارسل کی صورت میں جناب کی خدمت میں ارسال کیا گیا ہے۔امید ہے مل گیا ہوگا۔آنجناب کتاب ہذا ملاحظہ فرما کر اپنے رسالہ ''الحق'' کی قریبی اشاعت میں اس پر تبصرہ فرمادیں بڑی مہربانی ہوگی۔

''ضروری گزارش ہے۔'' جس پرچہ میں کتاب ہذا پر تبصرہ آئے۔اس کی ایک کاپی بندہ (محمد نافع) کے نام ضرور ارسال فرمادیں تاکہ اس کو

---

[1] مولانا مرحوم تحقیقی علمی ذوق کے جید عالم' جامعہ محمدی ضلع جھنگ میں تدریس اور وہاں کے ماہنامہ الجامعہ کے ادارت کی اہم خدمات دیتے رہے۔

[2] مولانا مودودی کی متنازعہ تصنیف جسمیں حضرت عثمانؓ جیسے اجلہ صحابہ کو مشق طنز وتنقید بنایا گیا تھا کئی اہم تصانیف اسکے رد وقدح پر لکھی گئی ہیں۔(س)

ریکارڈ میں رکھا جاسکے۔

نوٹ: کتاب مذکور کے ساتھ "رحماء بینہم" کا حصہ سوم عثمانی بھی ارسال کردیا تھا' امید ہے آنجناب ان ہر دو کتابوں پر تبصرہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ آپ کا رسالہ یہاں جامعہ میں تبادلہ میں آتا ہے مگر وہ ہمیں ہمیشہ نہیں ملتا' اس لئے ایک کاپی الگ اپنے نام پر طلب کی ہے۔

والسلام ناچیز محمد نافع جامعہ محمدی ضلع جھنگ (پنجاب)

(۳)

۱۹/اگست ۱۹۸۱ء بمطابق ۸۔۱۰۔۱۴۰۱ھ (کتاب پر تبصرے کا تقاضا)

مکرم ومحترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید حسناتکم السلام علیکم! مزاج گرامی؟ مورخہ ۸۱۔۶۔۸ کو جناب کی خدمت میں کتاب مسئلہ اقربا نوازی' برائے تبصرہ ارسال خدمت کی گئی تھی۔ رجسٹرڈ پارسل کی گئی تھی' معلوم نہیں ہوسکا کہ جناب کو پہنچی ہے یا نہیں۔ اس لئے دوبارہ بطور یاد دہانی کے عریضہ ارسال خدمت ہے۔ امید ہے جواب سے جلد مطلع فرمائیں گے۔ مقصد یہ ہے کہ آپ کے ماہنامہ "الحق" میں آنجناب تبصرہ فرمادیں اور اس رسالہ (پرچہ) کی ایک کاپی بطور ریکارڈ محفوظ کرنے کے لئے بندہ کے نام ارسال فرمادیں۔ بڑی نوازش ہوگی۔

نوٹ: جوابی لفافہ ارسال خدمت ہے: والسلام مع الاحترام۔ ناچیز محمد نافع جامعہ محمدی ضلع جھنگ (پنجاب)

(۴)

(کتابچہ "مسئلہ خلافت وشہادت" عمدہ مختصر اہم اہم مباحث پر حاوی
○ ایک غلطی کی تصحیح الحق کو غنیمت باردہ تصور کرتے ہیں)

۲۸/فروری ۱۹۸۲ء ۳ جمادی الاولی ۱۴۰۲ھ باسمہٖ تعالیٰ عزاسمہ

مخدوم العلماء حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم السلام علیکم: مزاج گرامی؟ دریافت خیریت کے بعد عرض ہے' جناب نے کتابچہ "مقام صحابہ[1] اور مسئلہ خلافت وشہادت" ہدیۃً ارسال فرمایا تھا وہ بسیار جستجو کے بعد پچھلے دنوں دیکھنا نصیب ہوا۔ آپ کے ارسال فرمودہ رسالہ "الحق" کا بھی یہی حشر ہوتا ہے۔ کبھی مدت کے بعد مل جائے تو "غنیمت باردہ تصور کرتے ہیں"۔ البتہ جو میرے نام کی ڈاک ہو وہ ٹھیک مل جاتی ہے۔ مذکورہ کتابچہ دیکھا بڑا عمدہ رسالہ ہے' مختصر ہے مگر اہم اہم اشیاء اس میں آگئی ہیں۔ البتہ ایک چیز صحت کے خلاف تھی (نشان دہی کرنے کے ساتھ معذرت بھی پیش ہے) وہ یہ ہے کہ ص ۵۹' ص ۶۰ پر جو درج فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کے دور خلافت میں حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب زندہ تھے حالانکہ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت ۳۲ میں حضرت عباس موصوف انتقال فرما چکے تھے۔ "الاصابہ" وغیرہ میں یہ تصریح منقول ہے۔ آئندہ اشاعت میں اس کی صحت کردی جائے تو بہتر ہوگا۔ گرامی قدر حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم کی خدمت میں تسلیمات مسنونہ کے ساتھ درخواست دعا عرض ہے۔

والسلام ناچیز دعا جو محمد نافع جامعہ محمدی۔ ضلع جھنگ (پنجاب)

---

[1] محرم الحرام کی مناسبت سے حضرت والد ماجدؒ نے رسالپور فوجی چھاؤنی میں خطاب فرمایا' سامعین کی اکثریت فوج کی تھی اس خطاب کو میں نے ضبط کرنے کے بعد تعلیقات اور حواشی کیساتھ اس نام سے شائع کیا' یہ تصنیفی واشاعتی میدان میں غالباً میرا پہلا طالب علمانہ تجربہ تھا' بحمد اللہ کتابچہ بے حد مقبول ہوا۔

نثار احمد میمن[1] وزیر اطلاعات اسلام آباد

(۱)

(انتخابات کے سلسلہ میں ٹی وی کا الیکشن آور پروگرام)

26-08-1993

Dear Moulana Sahib

(1) Our Government is committed to hold free, fair, impartial and transparent elections in the country on 6th and 9th October, 1993. With this objective in view, the Ministry of Information and Broadcasting has decided to present, during September 1993, a programme to be called "Election Hour" on Television and Radio. The programme will provide an opportunity to the contesting political parties to reach out to the masses with their manifesto or policies and progammes.

(2) The proposed format of this programme is that the initial 15 minutes of the programme will be available to a political party to present its election manifesto or party policies/programmes. This could be presented either by the leader of the party or his/her nominee.

(3) This will be followed by a 30-minute discussion between the party leader assisted by an associate and two senior journalists or scholars selected from amongst a panel of names which is enclosed with this letter. Of the two journalists/scholars, one will be selected by the political party, while the other will be nominated by the Minister of Information and Broadcasting.

(4) All programmes will be in Urdu and pre-recorded before being telecast. These will be moderated by Mr. Farhad Zaidi, a distinguished

---

[1] پرویز مشرف کے ابتدائی دور میں وفاقی وزیر اطلاعات رہے سینیٹ کے ممبر اور متحرک حکومتی ترجمان خارجہ امور کمیٹی میں ہمارے ساتھی، بیرون اسفار کے رفیق اور دفاع کمیٹی سینیٹ کے چیئر مین (س)

editor and journalist with a well-established reputation for excellence for excellence as TV moderator and compere. The programmes will be recorded at the Islamabad Station of Pakistan Television.

(5) I take this opportunity to cordially invite you to participate in the "Election Hour". Since we are pressed for time, I would earnestly request you to kindly convey your consent by August 31, 1993, as we are scheduled to go on air in alphabetical order of the parties soon thereafter.

(6) You may feel free to contact either me or the Chairman or the Acting Managing Director of PTV. The contact telephone numbers are also enclosed. Kind regards Yours sincerely, (Nisar A. Memon)

(۲)

(بیٹی کی شادی کی مبارکباد O شرکت سے معذوری)

My Dear Maulana Sahib, Thank you very much for your kind invitation to me for the Wedding Reception of your daughter on 24th February, 2006 in Akora Khattak. Much that I would have liked to attend, regret were unable to join due to prior commitments at Karachi.

Please accept my heartiest congratulations on this happy occasion, I pray for the along life of the couple. Best regards

Sincerely yours Nisar A. Memon

☆☆☆

مولانا نثار الحق ندوی انڈیا

(مولانا علی میاں کی آنکھ کا آپریشن، سوالنامہ کے جواب کا وعدہ)

سیتاپور (انڈیا) ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء بمطابق ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۹۱ھ باسمہ تعالیٰ

مکرمی ومحترمی زید لطفہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ اسوقت مولانا مدظلہ اسپتال میں ہیں آپریشن شدہ آنکھ میں تکلیف ہو جانیکی وجہ سے پھر آپریشن ہوا ہے ماشاءاللہ آپریشن کامیاب ہوا، امید ہے دو چار یوم میں یہاں سے جانے کی اجازت مل

جائے۔حسب الحکم آپکو خط کی رسید اور حالات سے مطلع کر رہا ہوں۔آپکی فرمائش کی تعمیل جلد کیجائیگی انشاء اللہ مضمون نقل کیلئے دیدیا جائیگا اور اس میں مناسب اضافے بھی کردئے جائیں گے۔ والسلام خادم نثار الحق ندوی

☆☆☆

پروفیسر نثار فاروقی[1] شعبہ عربی دہلی یونیورسٹی

۲۴/جنوری ۱۹۸۴ء (الحق کیلئے مضمون کی ترسیل)

محترم مولانا صاحب اکوڑہ خٹک۔سلام مسنون!امید ہے آپ بفضلہ خیر و عافیت سے ہوں گے۔ ہر ماہ الحق آپ ارسال فرماتے ہیں اس نوازش کے لئے تہ دل سے ممنون ہوں' میرا بھی اخلاقی فرض ہے کہ اس علمی رسالے کی کچھ خدمت کروں، اس وقت "برگ سبز تحفہ درویش" یہ ہے کہ میں نے ریڈیو کی فرمائش پر ایک چھوٹا سا مضمون لکھا تھا' یہ اگر آپ کے رسالے میں جگہ پاسکے تو حاضر ہے' رسید سے مطلع فرمائیں۔ احباب ورفقاء وزملاء کی خدمت میں سلام مسنون مخلص: نثار فاروقی

☆☆☆

محترمہ نثار فاطمہ زہرا[2] ایم این اے لاہور

(۱)

۱۳/مئی ۱۹۹۰ء (سینیٹ سے شریعت بل پاس ہونے پر خوشی)

گرامی قدر مولانا سمیع الحق صاحب!السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔آج T.V پر یہ سن کر بے انتہا خوشی ہوئی کہ سینیٹ نے شریعت بل پاس کردیا ہے۔خدا کرے یہ بل اسمبلی میں بھی اسی طرح کامیاب ہوجائے۔آمین یہ آپ کی دن رات محنت اور اخلاص کا نتیجہ ہے۔آپ کو اللہ تعالیٰ مزید ہمت اور ایمان عطا فرمائے۔آمین۔ایک بار پھر مبارکباد۔ والسلام نثار فاطمہ زھراء

(۲)

۲۵/مارچ ۱۹۹۱ء (ڈپٹی چیئرمین سینیٹ کیلئے خاتون کی نامزدگی پر میرے احتجاج پر خوشی[3]
O عورتوں کیلئے علیحدہ کونسل ہاسٹل اور وزارتیں O حقوق کے نام پر مخلوط معاشرہ)

برادرم محترم مولانا سمیع الحق صاحب!السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔عرصہ سے آپ کو لکھنے کا سوچ رہی تھی لیکن کافی عرصہ سے شدید بیمار ہوں جس کے باعث ایسا نہ کرسکی۔آپ کی شریعت کے لئے آواز سن کر خوشی ہوتی ہے' لیکن حکومت تو معلوم ہوتا ہے کہ ڈھیلی پڑگئی ہے۔آپ اپنی

---

[1] شعبہ عربی دہلی یونیورسٹی انڈیا مشہور مصنف اور سکالر

[2] محترمہ قومی اسمبلی کی ممبر نہایت متدین جذبۂ اسلامی سے سرشار خاتون تھیں، ہمارے شریعت بل کی کوششوں میں اس واحد خاتون کی موثر آواز شامل ہوئی۔قومی اسمبلی میں نواز لیگ کے رکن جناب احسن اقبال ان کے فرزند ہیں۔ جو نواز لیگ کے سیکرٹری اطلاعات اور ترجمان ہیں۔

[3] عورت کی حکمرانی کے خلاف ملک گیر جدوجہد میں مسلم لیگ اور نواز شریف کنارے پر بیٹھ کر بڑی خوشی محسوس کررہے تھے، لیکن انتخابات میں کامیابی کے فوراً بعد سینیٹ کے ڈپٹی چیئرمین کے لئے اسی مسلم لیگ نے ایک خاتون نور جہان پانیزئی کو نامزد کیا جس پر میں سراپا احتجاج بن گیا' نواز شریف اور جونیجو صاحب سے الجھ گیا' ایوان کے باہر اور ایوان کے اندر صدائے احتجاج بلند کی' خاتون مکتوب نگار نے مخلوط پارلیمنٹ اور معاشرہ کے بارے میں جن خطرات کا اظہار کیا ہے خوش قسمت تھی کہ اس کا صحیح نظارہ پرویز مشرف کے پارلیمنٹ میں کرنے سے قبل دنیا سے رحلت کرگئیں۔

کوششیں جاری رکھیں۔ڈپٹی چیئرمین کے لئے آپ کی آواز پر خوشی ہوئی کہ آپ نے حق بات تو کی۔خواتین کی سیٹوں پر میرا خیال ہے کہ حکومت سے کہیں کہ عورتوں کی علیحدہ کونسل بنا دے' خواتین بے شک بیس کی بجائے پچیس ہوں' لیکن علیحدہ بیٹھیں اور اپنی سفارشات حکومت کو تیار کر کے دیدیں۔ دو دو ماہ اسمبلی کے لئے' گھر اور بچے چھوڑ کر بیٹھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔نیز رہائشی ہوسٹل علیحدہ ہوں۔خواتین کے معاملات میں خواتین وزیر بیشک ہوں لیکن ان کے معاملات خواتین سے ہوں تاکہ خواتین کو فائدہ ہو۔وومن ڈویژن کو آج تک کبھی خاتون وزیر میسر نہیں آئی۔خواتین کے حقوق کے نام پر مخلوط معاشرہ قائم کرنا نہایت نامناسب ہے۔اب اسمبلی کی خواتین کے لئے بھی آپ ہی شور کریں کہ باپردہ اور مسلمان علم والی خواتین ہوں ورنہ یہ لوگ تو ڈپٹی چیئرپرسن کی بہنیں اسمبلی میں لا بٹھائیں گے۔ہمارے وزیراعظم کافی مذہبی تھے۔ہمیں خوشی تھی لیکن اب وہ بھی ڈھیلے ہو رہے ہیں۔اگر آپ لوگوں نے شور کیا' تو شاید کچھ بہتر عورتیں آ جائیں۔جماعتی ایوان ہے اس میں اپنی اپنی پارٹی کی سب کو پڑی ہوگی۔مجھے رمضان کی دعاؤں میں یاد رکھیں۔اللہ کا احسان ہے کہ اب بہتر ہوں' اور اپنے کام شروع کر رہی ہوں۔ایک مضمون کی کٹنگ آپ کو بجھوا رہی ہوں۔ والسلام نثار فاطمہ زھراء فاضلیہ کالونی لاہور

(۳)

(خواتین کی سیٹوں کی مخالفت پر خوشی ''مغرب زدہ خواتین پارلیمنٹ سب کیلئے باعث عذاب'')

جنوری ۱۹۹۱ء

خواتین کی سیٹوں کے بارہ میں آپ کا بیان پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے کسی کی پرواہ کیے بغیر کلمہ حق کہا ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ خواتین نے اسمبلیوں میں جا کر سوائے اسلام کی مخالفت کے اور کچھ نہیں کیا۔جونیجو کو ان خواتین نے بل پاس کرنے سے روکے رکھا۔مجھے تو بغیر عورتوں کے اسمبلی کی تصویر دیکھ کر بہت اچھا لگا جو ایک عورت اسمبلی میں بیٹھی ہے وہ بھی ان سب پر بھاری ہے۔آپ علماء میں تحریک چلائیں کہ سب علماء مل کر جدوجہد کریں۔ہمیں اسمبلی میں عورتوں کی ضرورت نہیں۔جب تک ذرائع ابلاغ میں ایسے بیانات نہیں آئیں گے فضا نہیں بنے گی۔اگر پھر یہ ''مغرب زدہ خواتین اسمبلیوں میں گھس گئیں تو ہم سب کے لیے باعث عذاب ہونگی''۔

نثار فاطمہ زہرا، لاہور

☆☆☆

حافظ نذر احمد[1] لاہور

(۱)

۴ رجب ۱۳۹۱ھ بمطابق ۲۷ اگست ۱۹۷۱ء (مدارس عربیہ کے جائزہ کیلئے اسفار)

برادر گرامی قدر سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم! آپ کا گرامی نامہ اور سوالنامہ کے جوابات وصول ہوئے۔شکریہ قبول فرمائیں۔

آپ نے اپنے خط میں دردمندانہ طور پر نہایت اخلاص کے ساتھ جس امر کی نشاندہی فرمائی ہے۔بالکل بجا ہے۔اس راہ کی بڑی دشواری یہ ہے کہ پورے ملک کا سفر یوں بھی ممکن نہیں۔پھر اپنے محدود وسائل اور گوناگوں مصروفیات کے سبب اور بھی متعذر ہے۔گرامی قدر! اس

---

[1] حافظ نذر احمد کو اللہ نے بڑی خوبیوں، تحقیق و تحریر کی لگن سے نوازا تھا۔اپنے محدود وسائل سے ملک کے مدارس عربیہ کا تفصیلی جائزہ کئی سال کے تلاش و تجسس کے بعد مرتب کیا یہ پہلا عظیم کام تھا جس سے مدارس کی وسعت اور ہمہ گیری سامنے آگئی۔مرحوم نے قرآن کریم کا آسان ترجمہ اشاریہ تفسیر ماجدی اور پاکستان میں مسیحیت جیسے تحقیقی کام بھی کیے۔مرحوم شبلی کالج لاہور کے پرنسپل تھے۔

کام پر گزشتہ ۳ بار تقریباً ۱۵۸۰۰ روپے خرچ ہوا تھا اس مرتبہ کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ گئی ہے۔ اور ہر قسم کی کسی سرکاری یا غیر سرکاری گرانٹ اور اعانت کے بغیر محض ذاتی وسائل سے یہ کام کر رہا ہوں۔

بہر صورت جس حد تک بھی احتیاط اور چھان بین ممکن ہوگی ضرور کروں گا۔ حضرت قبلہ کی خدمت میں سلام عرض کیجئے۔

دعاؤں کا طالب ہوں　　حافظ نذر احمد

(۲)

۲۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء

(کتاب پر تبصرہ مولف کیلئے حسن و قبح کے اندازہ کا ذریعہ
O الحق کے ادارئیے حد درجہ با مقصد موقر مدلل قابل تحسین)

گرامی قدر حضرت مولانا زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کل کی ڈاک میں ''الحق'' ملا۔ جزاک اللہ۔ اشتہار کے لئے سپاس گزار ہوں۔ خدمت والا میں کتاب بھیجنے سے اصل مدعا یہ تھا کہ ان کے لئے ''الحق'' میں تبصرہ تحریر فرمادیں۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مولف کو اپنے حسن و قبح کا اندازہ ہو جاتا ہے اور آئندہ کے لئے اسے رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لئے مکرر گزارش کروں گا کہ بیشک مختصر ہو مناسب تبصرہ ضرور شائع فرمادیں۔ کرم ہوگا۔

کتاب کی قیمت مدارس عربیہ کے لئے ۲۲ روپیہ کی بجائے ۱۸ روپے ہے۔ اس لئے ۱۸/- روپے کا ہی اعلان کر رہا ہوں۔

الحق کا اداریہ اور مضامین الحمدللہ حد درجہ با مقصد، موقر اور مدلل ہیں۔ شذرات خصوصاً قابل تحسین ہیں۔ اللہ کرے زور قلم زیادہ ہو۔

مخلص حافظ نذر احمد

(۳)

(قومی کمیٹی برائے مدارس کی رپورٹ O پاکستان میں مسیحی فتنہ)

۷ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ بمطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۷۹ء

اخی مکرم مولانا سمیع الحق صاحب زاد مجدکم۔ السلام علیکم! طالب خیر مع الخیر ہے۔ ''قومی کمیٹی برائے دینی مدارس'' کی رپورٹ ابھی تک باقاعدہ پیش بھی نہیں ہوئی۔ جبکہ ملک کے علماء فضلاء کی ایک بڑی جماعت کا بڑا وقت اس کام پر لگا۔ اور کافی اخراجات بھی اس کمیٹی پر ہوئے۔ اس طرف صدر پاکستان کو توجہ دلانا ضروری ہے۔ ہوسکتا ہے کوئی خیر کا پہلو نکل آئے۔

اس خط کے ساتھ کتاب ''مسیحیت پاکستان میں'' ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ الحق میں اس پر تبصرہ کرادیجئے۔ اس مقصد کے لئے دوسری کاپی اختر راہی صاحب کو مری کے پتہ پر روانہ کر رہا ہوں تا کہ وہ تبصرہ لکھ کر آپکو بھیج دیں۔ اس طرح آپ کا وقت بچ جائے گا۔ اگر یہ مناسب نہ ہو تو خود تبصرہ فرمادیجئے۔

مولف کے علاوہ خود میں نے اس کتاب پر کئی ماہ صرف کئے ہیں۔ ازراہ کرم میرا پیش لفظ ضرور پڑھ لیجئے۔ میں اس کتاب کو بطور ایک تحریک شائع کر رہا ہوں۔ مسیحی فتنہ پاکستان کے لئے ایک عظیم آزمائش کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ پیش لفظ میں جو اعداد و شمار ہیں ان کے ذیلی نوٹ ملاحظہ فرمالیجئے۔ مزید کچھ وقت نکال سکیں تو آخر کے ضمیمے ملاحظہ فرمالیں۔ اللہ کرے آپ مع الخیر ہوں۔ قبلہ معظم والد محترم کی خدمت بابرکت میں سلام پہنچائیے۔

مخلص　حافظ نذر احمد

(۴)

(تعلیم القرآن خط و کتابت سکول کا مجوزہ کورس)

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ بمطابق ۲۶ مارچ ۱۹۸۱ء

محترم و مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ! چند ماہ قبل آپ نے از راہِ کرم تعلیم القرآن خط و کتابت سکول کے چوتھے مجوزہ کورس "اسلام کا نظام عدل و تعزیرات" کی تصحیح فرمائی تھی۔ ہمیں اپنی تجاویز اور مشوروں سے نوازا تھا۔ وہ کورس اپنی آخری شکل میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر پیش خدمت ہے۔ بندہ اور رفقاء ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آج اس کورس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ کسی رسمی تقریب یا جلسہ سے نہیں بلکہ چند احباب دعا کے ساتھ عام طلبہ و طالبات کو جیل خانہ جات کے قیدی طلبہ کے نام اپنے ہاتھوں سے روانہ کر رہے ہیں۔ اللہ کریم قبول فرمائے۔ سر دست یہ کورس صرف ایک ہزار چھپوایا گیا ہے تاکہ حسب ضرورت مزید اصلاح و ترمیم آ جائے۔ اگر کوئی حصہ آپ اصلاح طلب محسوس فرمائیں تو اس کی نشاندہی سے مزید شکریہ کا موقع بخشیں۔ اس وقت طلبہ و طالبات کی مجموعی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ حافظ نذر احمد پرنسپل

(۵)

۱۲ مارچ ۱۹۸۲ء (وفاقی مجلس شوریٰ کی افادیت ○ سب سے پہلی قرارداد پیش کرنے کی سعادت)

اخی مکرم مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ! مزاج گرامی بخیر باشد! "مجلس شوریٰ" کی افادیت اور عدم افادیت پر بہت کچھ کہا جا رہا ہے، لیکن اس امر پر کوئی توجہ نہیں دیتا کہ اس کے ارکان کس درجے کے افراد ہیں۔ عام انتخابات میں اس درجہ اور ان صفات کے افراد کا یکجا ہو جانا ممکن نہیں۔ اس سے زیادہ یہ کتنی بڑی بات ہے کہ مکمل کر بات کرنے کا ایک پلیٹ فارم مہیا ہو گیا۔ سب سے پہلی قرارداد[1] اور سب سے اہم قرارداد پیش کرنے کی سعادت آپ کے حصے میں آئی۔ حق تو یہ ہے کہ آپ نے جلیل القدر باپ کی زندگی میں ہی ان کی نیابت کا حق ادا کر دیا اور استحقاق ثابت کر دیا۔ (جزاک اللہ)

اپنی دو جدید مطبوعات الحق میں تبصرہ کے لئے بھیج رہا ہوں۔ ایک پر تبصرہ آپ کے تبصرہ نگار برادرم پروفیسر راہی صاحب نے لکھا ہے۔ ڈاکٹر رانا صاحب کی دوسری کتاب پر تبصرہ بندہ نے لکھا ہے۔ تاہم اس کی دو جلدیں میں بھیج رہا ہوں۔

از راہ کرم آئندہ ماہ تبصرے شامل کر دیجئے۔

عزیزم شفیق فاروقی صاحب مخلصانہ سلام قبول کریں۔ والسلام آپکا مخلص حافظ نذر احمد

(۶)

۱۴ محرم ۱۴۱۵ھ ۵ جولائی ۱۹۹۴ء (منیٰ میں ملاقات ○ آسان ترجمہ قرآن کریم کے خصوصیات)

عزیزم محترم شفیق فاروقی صاحب۔ السلام علیکم! مزاج گرامی بخیر باشد۔ ایک طویل مدت کے بعد آپ سے اور حضرت مولانا صاحب سے ملاقات ہوئی اور وہ بھی "رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے دار الضیافہ منیٰ"۔ یہ لمحات میرے لئے انتہائی مسرت کے ثابت ہوئے۔ میری

[1] جنرل ضیاء الحق کی قائم کردہ مجلس شوریٰ میں پہلے ہی اجلاس میں احقر نے نظام شریعت کے نفاذ کی قرارداد پیش کی جو وفاقی مجلس شوریٰ کی پہلی کاروائی تھی، پہلا سہ روزہ اجلاس اسی ایجنڈے پر بحث و مباحثے میں صرف ہوا۔ اسکی تفصیل زیر طبع کتاب وفاقی مجلس شوریٰ (فوجی پارلیمنٹ میں اسلام کا معرکہ) میں دیکھی جا سکتی ہے۔

گزارش پر آپ نے ازراہ کرم وعدہ فرمایا تھا کہ میرے آسان ترجمہ قرآن کریم پر ماہنامہ الحق میں جلد تبصرہ شائع کرادیں گے۔ واپسی پر میں خود ایک ناخوشگوار حادثہ کا شکار ہوگیا۔ اور اسی کے سبب چند ہفتوں کی تاخیر سے یہ خط بھیج رہا ہوں۔ یکم محرم کو نماز فجر کے لئے وضو کررہا تھا کہ فرش پر گر گیا معلوم ہوتا ہے کہ سر میں کسی ایسی جگہ چوٹ آئی جس سے بینائی متاثر ہوگئی۔ اس حد تک کہ خانہ نشین ہو کر رہ گیا ہوں۔ اور لکھنے پڑھنے کا کام معطل ہوگیا ہے۔

ترجمہ کی ایک مکمل جلد ایک دس پاروں کی جلد اور چند جدا جدا پارے بطور نمونہ ارسال ہیں۔ ازراہ کرم قریبی اشاعت میں تبصرہ شائع کرادیں۔ حضرت مولانا کی خدمت میں سلام مسنون عرض کریں۔ والسلام حافظ نذر احمد بقلم فاورق احمد

برائے تبصرہ آسان ترجمہ قرآن کریم

۱۔ برصغیر پاک و ہند میں پہلا اور واحد ترجمہ جو انفرادی نہیں بلکہ تینوں مکتب فکر کے علمائے کرام کا متفقہ اور مرتبہ ہے اور یہ اس کی ایک منفرد خصوصیت ہے۔

۲۔ ترجمہ کی دوسری منفرد خصوصیت یہ ہے کہ پہلی سطر میں قرآن کریم کا متن ہے دوسری سطر میں جدا جدا الفاظ ہیں۔ تیسری سطر کے خانوں میں ان الفاظ کا ترجمہ ہے۔ چوتھی سطر میں مسلسل ترجمہ ہے۔ لیکن لفظی اور مسلسل ترجمہ میں کوئی فرق نہیں۔

۳۔ ہر سطر کا ترجمہ اسی سطر میں ہے' یہ کام دشوار ضرور تھا لیکن اس کے ذریعے عربی سے ناواقف قاری کو بہت فائدہ ہوا۔ عام طور پر چار پانچ پارے پڑھنے کے بعد ترجے کی شُد بُد ہو جاتی ہے۔

۴۔ آسان ترجمہ قرآن کریم جدا جدا پاروں کی شکل میں بھی' دس دس پاروں کی تین جلدوں کی صورت میں بھی اور مکمل جلد میں بھی۔

۵۔ ہدیہ لاگت سے کچھ زائد رکھا گیا ہے جدا جدا پاروں کا سیٹ -/۱۷۵ روپے۔ دس دس پاروں کی جلدوں کا سیٹ -/۲۴۰ مکمل جلد -/۲۲۵

ڈاک خرچ -/۲۳ روپے ہے جو ناشر خود ادا کرتے ہیں۔ اساتذہ اور طلباء کو ہدیہ میں مزید رعایت کی جاتی ہے۔

(۷)

۱۳ جمادی الاول ۱۴۱۵ھ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۴ء (علالت ایک ناخوشگوار حادثہ)

عزیزم محترم شفیق فاروقی صاحب زادمجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' طویل عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی اور ماشاء اللہ مقدس مقام منیٰ میں (رابطہ عالم اسلامی کے دارالضیافۃ میں) مختصر ملاقات تھی مگر دیر بعد ہوئی تھی بہت خوشی ہوئی۔

واپسی پر بندہ نے اپنی جدید ترین کاوش "آسان ترجمہ قرآن کریم" الحق میں تبصرہ کے لئے ارسال خدمت کیں۔ آپ نے ازراہ کرم وعدہ کیا تھا کہ جلد تبصرہ کرادیں گے' مگر تین ماہ گزر گئے ہیں۔ ہر اشاعت میں انتظار کرتا ہوں۔

مجھ پر جو کچھ گزری ہے بلکہ گزر رہی ہے ممکن ہو آپ کو معلوم ہوگیا ہو۔ یکم محرم کو یعنی چار ماہ قبل نماز فجر کے لئے وضو کرتے ہوئے گر گیا۔ بیہوش ہوگیا سانس بھی اکھڑ گیا۔ مصنوعی تنفس سے بحال ہوگیا۔ کنپٹی پر بظاہر چوٹ معمولی تھی۔ مگر بصارت اس قدر متاثر ہوئی کہ معذوری کی حد تک پہنچ گیا۔

لاہور کے بہترین معالجین سے رجوع کیا ہے۔ بہتر سے بہتر ٹیسٹ ہو چکے ہیں مگر افاقہ صرف اس قدر ہے کہ شکلیں پہچان لیتا ہوں۔ راستے کا پتہ چل جاتا ہے۔ لکھنا پڑھنا موقوف ہوگیا ہے۔ خط لکھواتا ہوں مگر خود نہیں پڑھ سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اندازے سے سطریں

سید ھی رہتی ہیں۔انتہائی بے بسی کا عالم ہے۔

ایک طویل مدت سے ۱۴ سے ۱۶ گھنٹے مسلسل لکھنے پڑھنے کا کام کرتا رہا اور اب معطل ہو گیا۔گزارش یہ ہے کہ بفضلہ ابھی تک کسی سے مالی اعانت اپنی ذات کے لئے نہیں مانگی۔مولی کریم زندگی کے آخری لمحہ تک کس کا محتاج نہ فرمائے۔از راہ کرم آسان ترجمہ قرآن کریم پر تبصرہ کرادیں یہ میرے ساتھ بڑا تعاون ہوگا۔

حضرت کی خدمت میں یاد سے سلام عرض کردیں اور درخواست دعا کہ اسکا شدید محتاج ہوں۔توقع ہے کہ ایک مخلص قدیم کی تحریر رائیگاں نہ جائے گی۔ مخلص حافظ نذر احمد

(۸)

(جائزہ مدارس عربیہ کی تدوین نو)

مخدوم ومحترم السلام علیکم۔خدمت والا میں جدید کتاب "جائزہ مدارس عربیہ" کے لئے کاغذات ارسال کر رہا ہوں از راہ کرم توجہ سے مطالعہ فرمالیں۔بندہ کی پہلی کتاب "جائزہ مدارس عربیہ مغربی پاکستان" مطبوعہ ۱۹۵۸ء آپ کے ملاحظہ سے گزری ہوگی۔اس وقت اس کا کوئی نسخہ باقی نہیں رہا ہے۔

اب از سر نو جائزہ مدارس عربیہ کی تدوین واشاعت ہو رہی ہے۔اس کتاب میں مغربی پاکستان کے جملہ مدارس عربیہ کے کوائف' ان کی تاریخ' اور اعداد وشمار جدید انداز میں شائع ہوں گے۔اس کتاب کی اہمیت وضرورت آپ کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔

پہلی کتاب کو ملک کے ہر حلقہ نے پسند کیا۔اخبارات نے مبالغہ آمیز حد تک تعریفی تبصرے لکھے۔مدارس عربیہ کے حضرات منتظمین اور دوسرے علمائے کرام نے خاص طور پر اسے شرف قبول بخشا۔اس سے ہمارے مدارس کو کماحقہ' تقویت حاصل ہوئی' اور عوام وخواص پر ان کی اہمیت واضح ہوگئی۔

مہربانی فرما کر منسلکہ سوالنامہ احتیاط سے پُر کر کے جلد واپس کر دیجئے۔تاخیر سے کام نہ لیجئے۔چونکہ جدید زیر نظر کتاب انشاءاللہ اعلان کردہ مقررہ وقت پر چھپ جائے گی اور اس کی کتابت ایک ماہ بعد شروع ہوگی۔ آپکا مخلص: حافظ نذر احمد جنرل سیکرٹری

(۹)

(نئے تصانیف کی ترسیل)

محترمی ومکرمی! السلام علیکم۔خدمتِ والا میں مندرجہ ذیل کتب پیش کر رہا ہوں۔

۱۔ جائزہ مدارس عربیہ مغربی پاکستان ۲۔ اشاریہ تفسیر ماجدی

۳۔ درس حدیث (مطبوعہ ادارہ اصلاح وتبلیغ) یہ میری نظر ثانی کے بعد شائع ہوئی ہے۔اور موخر الذکر دونوں کتابیں بندہ کی تالیف ہیں۔

از راہ کرم ان کتابوں پر تبصرہ اولین فرصت میں فرما دیجئے۔اس گرانی کے زمانہ میں خود ہی طبع کی ہیں۔جن اداروں کے کام کی ہیں وہ ضرورت محسوس نہیں کرتے ہیں۔زمانہ کی روش ہی کچھ ایسی ہے' اسلئے گلہ ابھی بے محل ہے۔

ایک درخواست اور بھی ہے۔امید ہے بار خاطر نہ ہوگی۔از راہ لطف وکرم تبصرہ والا شمارہ بندہ کے نام بھجوا دیجئے۔بصورتِ دیگر عین ممکن ہے کہ مجھے پتہ ہی نہ چلے اور میں تبصرہ سے استفادہ نہ کرسکوں۔ والسلام آپ کا مخلص حافظ نذر احمد

مولانا نذیر احمد[1] فاضل حقانیہ، خوازہ خیلہ ضلع سوات

۱۴ دسمبر ۱۹۷۶ء (دادی مرحومہ کی تعزیت)

بخدمت جناب مولانا سمیع الحق صاحب مدیر الحق دامت فیوضکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں بذریعہ اخبار مشرق خبر ہوا ہوں کہ آپ کی دادی صاحبہ بقضائے الٰہی فوت ہو چکی ہے جب یہ جان کاہ خبر دیکھی تو حد درجہ رنجیدہ خاطر ہوا اور آپکے اس المناک غم میں برابر شریک ہوں خدا مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمادیں اور آپکو صبر جمیل نصیب فرمادیں۔ بندہ کی طرف جناب فخر علمائے پاکستان شیخ الحدیث صاحب کو فاتحہ خوانی کیجئے اور آپکو بھی فاتحہ عرض کرتا ہوں۔ از طرف نذیر احمد معلم اسلامیات گورنمنٹ ہائی سکول خوازہ خیلہ ضلع سوات

☆☆☆

مولانا محمد نذیر فاروقی[2] جمعیت علماء اسلام آزاد کشمیر

۱۳ مئی ۱۹۹۷ء (جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے نظامت عمومی کیلئے انتخاب

○ نفاذ اسلام کے کام اور جہاد کشمیر کو صحیح خطوط پر منظم کرنے کی خواہش)

محترم المقام جناب قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بعد از سلام مسنون؟ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ آپ کو بخوبی علم ہے کہ آزاد کشمیر میں نصف صدی سے زائد عرصہ سے علماء حق کی واحد مسلکی دینی وسیاسی جماعت آل جموں وکشمیر جمعیۃ علماء اسلام مسلمانان کشمیر کی دینی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے' علماء حق کے اس قافلہ نے سیاسی و مذہبی میدان میں گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں اب بھی الحمدللہ کارواں حق کا یہ قافلہ رواں دواں ہے' جمعیۃ علماء اسلام کی جنرل کونسل کے اجلاس منعقدہ ۱۱ مئی ۱۹۹۷ء بمقام دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری میں اتفاق رائے سے حسب سابق حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خان صاحب مدظلہ کو امیر منتخب کیا گیا جبکہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی رائے پر جنرل کونسل نے مجھ کمزور وناتواں پر ناظم عمومی کے عہدہ کی ذمہ داری ڈال دی' میں نہ تو اپنے آپ کو اس کا اہل سمجھتا تھا نہ ہی میری کوئی خواہش تھی لیکن حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے حکم اور جنرل کونسل کے اراکین کی خواہش پر میں نے اس ذمہ داری کو قبول کرلیا ہے۔ اب میں سب سے پہلے آنجناب کو یہ عریضہ اس لئے ارسال کررہا ہوں کہ آپ میرے قابل قدر بزرگ اور اکابرین حق میں سے ایک ہیں میں آپ سے امید کرتا ہوں کہ آپ آزاد کشمیر کی تاریخ ساز اور علماء حق کے مشن کی امین واحد مسلکی جماعت آل جموں وکشمیر جمعیۃ علماء اسلام کی سرپرستی اور راہنمائی فرمائیں گے' اور آزاد کشمیر میں اسلام کی سربلندی اللہ کے دین کی بالادستی اور جہاد کشمیر کو تیز تر کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا بھرپور ساتھ دیں گے۔

راقم الحروف ان شاء اللہ بہت جلد اپنے دیگر رفقاء کے ہمراہ آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر اسلامی نظام کے نفاذ اور جہاد کشمیر کو صحیح خطوط پر منظم کرنے کے لئے راہنمائی حاصل کرے گا' مجھے امید ہے کہ آپ اپنی خصوصی دعاؤں میں بھی ہمیں یاد رکھیں گے تاکہ جمعیت کے ذمہ داران صحیح معنوں میں اپنی ذمہ داریاں اور فرائض نبھا سکیں اور اللہ کریم انہیں اپنے مشن میں کامیاب وکامران فرمائیں اللہ کریم ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔ فقط والسلام: محمد نذیر فاروقی مرکزی سیکرٹری جنرل آل جموں وکشمیر جمعیۃ علماء اسلام

---

[1] ہمارے اسباق اور درس کے ساتھی سوات سے تعلق تھا، اصل نام بے نظیر تھا جسے نذیر احمد سے بدل دیا گیا ہمارے استاذ مولانا عبدالغفور سواتی کے مخلص خادم خاص میرے اور ہمارے دوست مولانا خیرالامان منگور سوات کے بے تکلف مخلص شخص، اللہ تعالیٰ غریق رحمت کردے۔

[2] جمعیت علماء اسلام آزاد کشمیر کے سیکرٹری اسلام آباد کی مسجد خلفاء راشدین میں خطابت اور درس وتدریس اور جماعتی کاموں میں سرگرم عمل رہتے ہیں (س)

مولانا مفتی نسیم احمد فریدی[1] امروہوی امروہہ انڈیا

(مولانا محمد عمر چمکنیؒ اور انکی ایک قلمی تصنیف ظواہر السرائر O فرائد قاسمیہ کی اشاعت O الحق ایک معیاری پرچہ O کتب خانہ رامپور O شاہ ولی اللہؒ اور مولانا قاسمؒ نانوتوی کے نادر مخطوطات)

ستمبر ۱۹۸۱ء

آپ کا پرچہ ایک معیاری پرچہ ہے میں معذور ہوں ورنہ کل پرچہ خود پڑھتا۔ اور آپ کو اپنا کوئی مقالہ بھی بھیجا کرتا۔ الحق میں مولانا محمد عمر چمکنیؒ کے حالات پر مشتمل جو مضمون شائع ہوا ہے وہ بڑا قیمتی اور معلومات افزا ہے۔ پڑھوا کر سنا معلوم نہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جو مکتوب گرامی حضرت مولانا محمد عمر پشاوری کو بھیجا ہے وہ خانقاہ میں موجود ہے یا نہیں؟ شاہ صاحب کے ایک مکتوب الیہ کی حیثیت سے میں مولانا محمد عمر کے حالات بھی شامل کروں گا۔ اگر مضمون نگار نے اس خط کا ذکر نہیں کیا تو میں اس خط کا خلاصہ بھیج دوں گا۔ اولیائے سرحد مولانا محمد عمر کے حالات میں نے سن لئے ہیں۔ آپکے مضمون نگار نے بہت تفصیل سے ان کا تذکرہ لکھا اور ان کی تصانیف پر بھی سیر حاصل بحث کی۔ مگر کتب خانہ رامپور کا ذکر مولانا کی ایک کتاب کے ضمن میں کیا ہے۔ اس میں صاحب کتب خانہ کا نام غلط لکھا گیا ہے۔ یہ حضرت مولانا محمد شاہ محدث رامپوریؒ کے پوتے قاضی سید احمد شاہ کا گذشتہ رمضان میں انتقال ہو گیا۔ یہ میرے ملنے والے تھے۔ آخری کتاب جو میں نے اس کتب خانہ میں دیکھی وہ مولانا محمد عمرؒ کی وہ کتاب ہے جس کا آپ کے مضمون نگار نے ذکر کیا ہے۔ خوشخط لکھی ہوئی یہ کتاب حضرت آدم بنوریؒ اور ان کے خلفاء اور خلفاء کے خلفاء کے حالات پر مشتمل ہے اس کا جتنا حصہ میں نے دیکھا تھا اس کا خلاصہ اپنی کاپی میں درج کر لیا تھا۔ اس کا نام ''ظواہر السرائر'' ہے تمنا ہے کہ کبھی پوری کتاب سن لوں اور آنکھ بننے پر خود مطالعہ کروں۔ ''فرائد قاسمیہ'' بھیج رہا ہوں، یہ کتاب حضرت نانوتویؒ کے نادر مضامین کا مجموعہ ہے۔ اب تک چھپی نہیں۔ دعا کریں کہ چند اور نادر مخطوطات بھی جو حضرت نانوتویؒ اور ان کے تحذیر الناس سے متعلق ہیں جلد شائع ہو جائیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے مکتوبات کے دو مجموعے بھی جو نادر ہیں۔ قریب قریب مرتب ہو چکے ہیں۔ ان کے شائع کرنے کے لئے دعا کریں۔

☆☆☆

نسیم سیفی[2] مدیر تحریک جدید ربوہ

(۱)

۳۱ جنوری ۱۹۷۶ء (مجددیت کی آڑ میں جعلی نبوت کا سہارا)

برادر مکرم سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحق باقاعدگی کے ساتھ مل رہا ہے۔ جزاکم اللہ، الحق جلد نمبر ۱۱ کے پہلے شمارہ میں ''مسلک دیوبند کا تحفظ'' خاصا تفصیلی مضمون، ہے پڑھا تو میں نے سارا ہے لیکن اس کے ایک حصہ نے خاص طور پر میرے توجہ کو اپنی طرف کھینچا ہے۔ اگر زحمت نہ ہو تو آپ بھی میری بات کو غور سے پڑھیں۔ مضمون کے جس حصہ کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے وہ یہ ہے۔ ''دار العلوم دیوبند کی شان مجددیت'' اس عنوان کے تحت لکھا ہے ''ہر ایک صدی میں کوئی نہ کوئی مجدد آئے گا جو دین کو نکھارے گا۔ عقائد

(مفتی نسیم احمد سے ملاقات حضرت نانوتوی کے فرائد کی پہلی بار اشاعت)

[1] مراسلہ نگار برصغیر کے نامور محقق، سکالر اور صاحب علم وعرفان بزرگ تھے۔ اس خط میں سب سے بڑی خوشخبری فرائد قاسمیہ کی اشاعت کی ہے۔ جس کا قلمی نسخہ مجھے سفر دیوبند کے دوران امروہہ میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے دکھایا تھا۔ دل برابر اس کی اشاعت کی طرف لگا ہوا تھا اور اب حضرت مفتی صاحب کی عنایت سے مطبوعہ شکل میں بھی فردوس نظر بن چکا ہے۔ حضرت نانوتویؒ کے افادات اور وہ بھی بالکل پہلی بار سوا سو سال کے بعد منصۂ شہود پر آ جانے سے اہل علم کے لئے جتنی خوشی ہو سکے گی تو کم ہوگی۔

[2] قادیانی مجلہ کے ایڈیٹر اور قادیانیت کے ترجمان

اعمال اور کلیات دین میں لوگ جو فرق اور خرابی ڈالیں گے مجدد ہر صدی میں آکر دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ الگ کردے گا۔ گویا مجدد رائج الوقت باتوں سے کئی ایک سے اختلاف کریں گے، آخر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی جو کرتا ہوا۔ لیکن اگر اس نے پانی کو الگ کیا اور علماء نے شور مچادیا کہ یہ بھی دودھ ہی ہے تو پھر کیا ہوگا؟

حقیقت یہ ہے کہ مجدد آتا ہی لوگوں کی غلطیوں کو درست کرنے کے لئے ہے۔ لیکن جب غلطیوں کو درست کرتا ہے تو علماء کا طبقہ شور مچا دیتا ہے۔ بہر حال چونکہ مجدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ علماء شور مچاتے رہتے ہیں اور بات مجدد ہی کی مانی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ وہ مقصد جس کے لئے اللہ تعالیٰ اسے بھیجتا ہے وہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ بالکل اسی طرح کا شور علماء نے حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف مچایا ہے۔ لیکن ہوگا وہی کچھ جو خدا نے مجددین کے بھیجنے کے ساتھ مقدر کر رکھا ہے۔ کیا خیال ہے آپ کا؟ والسلام خاکسار نسیم سیفی

(۲)

(مراسلہ الحق میں چھپنے پر تبصرہ)

۲۱/جون ۱۹۷۶ء

برادرم مکرم سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحق کا تازہ شمارہ ملا۔ میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے میرا خط اس میں شائع کردیا ہے۔ آپ کا تبصرہ چاہے کچھ ہی ہو۔ آپ کے قارئین ضرور اس امر کی طرف توجہ دینگے کہ اگر مجدد دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کرنے آتا تو یقیناً وہی بتا سکتا ہے کہ دودھ کیا ہے اور پانی کیا ہے۔ علماء سے تو اس نے پوچھنا نہیں اس لئے علماء کا اعتراض کہ فلاں بات کو دودھ کیوں بتایا اور فلاں کو پانی کیوں۔ قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ خط کی کتابت میں کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں۔ لیکن خیر یہ بات نظر انداز کئے جانے کے قابل ہے۔ خط کا چھپ جانا آپ کے قارئین کے لئے یقیناً مفید ثابت ہوگا۔ یہ سطور اس لئے بھی لکھ رہا ہوں تا کہ آپکو یقین دلاؤں کہ میں نے یہ خط صرف اور صرف آپ کو ہی بھیجا تھا۔ پیغام صلح نے جو کچھ لکھا ہے از خود لکھا ہے۔ نہ میں نے انہیں یہ خط بھیجا تھا نہ انہیں علم ہے کہ میں نے ایسا کوئی خط آپ کو لکھا ہے۔ میں مذہبی امور کے متعلق کبھی کسی بات کو سنجیدگی کی حدوں سے آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ نہ میں تماشا دیکھنے کا قائل ہوں۔ آپکو خط لکھتا ہوں تو نہایت خلوص اور دیانتداری سے صرف آپ ہی کو بھیجتا ہوں۔ امید ہے میری طرز تحریر سے بھی آپکو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ میں نہایت سنجیدگی سے بات کرنے کا قائل ہوں اور بلاوجہ شور وشرابا دوسروں کو چھبتی ہوئی بات کہنا میری طبیعت کے خلاف ہے۔ امید ہے آپ مجھ سے اس بات میں اتفاق کرینگے۔ کہ مذہبی معاملات سنجیدگی ہی سے سلجھائے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں اور ان امور کی حقیقت کو خوب جانتے ہیں۔ جن کے متعلق ہم گفتگو کرتے ہیں یا جنھیں احاطہ تصور میں لاتے ہیں۔

اگر آپ کبھی پنجاب تشریف لائیں تو ربوہ ضرور آیئے گا۔ خاکسار والسلام نسیم سیفی (مینجنگ ایڈیٹر)

(۳)

عید مبارک منجانب نسیم سیفی ایڈیٹر

(۴)

(کافر گری کا مشغلہ)

۱۲/مارچ ۱۹۸۱ء

مکرمی ومحترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ کا ممنون ہوں کہ جو شمارہ مجھے نہیں ملا تھا وہ آپ نے دوبارہ ارسال فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزا دے۔ آمین۔ مکرم ضیاء القاسمی صاحب سے لاہور میں مولانا عبدالقادر صاحب آزاد خطیب بادشاہی مسجد کے دفتر میں مختصر سی ملاقات ہوئی تھی۔ اس وقت میرے خط کا انہیں علم نہیں تھا۔ میں نے ذکر کردیا تھا اب انہوں نے پڑھ بھی لیا ہوگا۔ جنوری 1981ء کے الحق میں ایک بڑی لطیف بات دیکھنے میں آئی۔ صفحہ 58 پر " کافر گری قادیانیوں کا مشغلہ " عنوان باندھا گیا ہے۔ اور صفحہ 59 پر "ذکریوں کی

سرگرمیوں" کے عنوان سے لکھا ہے کہ ہم ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ خود ہی بتائیے یہ مشغلہ ہمارا ہوا یا آپ کا۔ رسول کریم ﷺ کی تو خواہش تھی کہ حضور کی امت بڑھے اور انشاء اللہ بڑھیگی جبھی تو حضور ﷺ قیامت کے دن اپنی امت کی تعداد پر فخر کا اظہار فرمائینگے۔ لیکن ایک آپ ہیں یہاں آپ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ایسی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کہ ہر طرف سے امت کو چھانٹنا۔ (جسے انگریزی میں Pruning کہتے ہیں۔) شروع کر دیا ہے۔ میری دعا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اُمت ہمیشہ بڑھتی رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔ والسلام خاکسار نسیم سیفی منیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید (ربوہ)

(۵)

(مخالفین احمدیت اور یہودی سازش O اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے مسیح ناصری اور العیاذ باللہ مسیح محمدی O احمدیہ جماعت کی کتابیں پڑھنے کی دعوت)

مکرم مدیر صاحب۔ "الحق"۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بھلا یہ بات کیا ہوئی کہ جس سے اختلاف ہوا اسے صیہونی سازش میں شامل کر دیا۔ احمدیہ جماعت کو تو آپ صیہونی سازش کہتے ہی تھے اب آپ نے غلام احمد پرویز کو بھی صیہونی سازش بتایا ہے[1] دیکھنے والی بات یہ ہے کہ یہودیوں نے مسیح ناصری کے خلاف بھی سازش کی تھی اور اب بھی وہ مسیح محمدی کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ جو لوگ مسیح محمدی کے خلاف شد و مد سے کوششیں کر رہے ہیں[2] وہ کہیں بالارادہ یا بلا ارادہ صیہونی سازش کا شکار تو نہیں اور جانتے ہوئے یا بغیر جانے یہودیوں کے ہاتھ میں تو نہیں کھیل رہے۔ ہم بغیر ثبوت کوئی بات کہنے کے حق میں نہیں ہیں۔ اس لیے یقینی طور پر تو نہیں کہتے کہ الحق یہودیوں کے ہاتھوں میں کھیل کر مسیح محمدی کی مخالفت کر رہا ہے[3] لیکن چونکہ قرآن کریم نے بھی یہ دعا سکھائی ہے کہ اے اللہ ہمیں یہودیوں کے راستے پر نہ چلا اور قرآن بھی یہ بتاتا ہے، مسیح ناصری کی مخالفت کرنے والے ہی مسیح محمدی کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس لئے اس بات کا امکان ضرور ہے کہ الحق بھی نادانستہ طور پر ہی سہی صیہونی سازش کا شکار ہو۔[4] کیا آپ نے احمدیہ جماعت کی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ کتر بیونت کئے ہوئے حوالوں سے نہیں بلکہ اصل کتب۔ کیا آپ کوئی کتاب پڑھنا چاہیں گے۔ والسلام: خاکسار نسیم سیفی ایڈیٹر تحریک جدید ربوہ

(۶)

(کافر سازی اور کافر نمائی میں تلبیس یا جہل مرکب؟ O سفر چین کے حالات لکھنے کی خواہش)

ستمبر کا الحق ملا۔ افکار و تاثرات پڑھ کر معلوم ہوا کہ پاکستان سے باہر جا کر مولانا ضیاء القاسمی کو پاکستان میں کافر سازی ناپسند ہے۔ ان کا اشارہ یقیناً حالیہ کافر سازی یعنی احمدیہ جماعت کو نان مسلم قرار دینا کی طرف ہوگا۔ پاکستان میں اس بات کا سمجھنا ہے بھی کسی قدر مشکل، لیکن باہر جا کر یہ بات جلد ہی واضح ہونے لگتی ہے۔ کہ کسی کا کسی کو کافر کہنے کا کیا مطلب ہے۔ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ بیرونی ممالک میں اگر کوئی اپنے آپ کو مسلمان کہے اور آپ اس بات پر اصرار کریں کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔ تو لوگوں کو ایسا کرنے والے کی ذہنی کیفیت پر شک گزرنے لگتا ہے۔ (میں نے پچیس سال باہر گزارے ہیں) بہر حال اس خوشی کا میں پھر اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ضیا القاسمی کو پاکستان سے باہر جا کر اس بات کا احساس ہو گیا کہ احمدی چاہے کچھ ہی ہوں انہیں کافر سازی کا نشانہ نہیں بنانا چاہیے۔ آپ گزشتہ دنوں چین گئے تھے۔ کوئی حالات الحق میں لکھئے گا نا۔ والسلام (نسیم سیفی۔ ایڈیٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

---

[1] اپنے سوتیلے بھائی سے یہ ہمدردی تعجب خیز نہیں دونوں ایک تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔ [2] الحق کا بھی ان میں شمار کر لیجئے

[3] مگر ہم آپ کو شواہد، حقائق اور ثبوت دے کر یہودیوں اور کافروں کا ایجنٹ ثابت کر چکے ہیں (الحق) [4] خود ساختہ مسیح محمدی اپنے انجام کو پہنچا۔ مسلمانوں نے اس مسیح دجال کا تیا پانچہ کر دیا۔ اور وہ اپنے انجام بد کو پہنچ کر ارشاد ربانی۔ ان شانئک ھو الابتر کا مصداق ٹھہرا لیکن شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

نوابزادہ نصراللہ خان[1] خان گڑھ ضلع مظفرگڑھ

(۱)

کیم نومبر ۱۹۷۴ء (قادیانیت کے بارہ میں سوالنامہ O تحریک میں مرکزی کردار)

جناب سمیع الحق صاحب السلام علیکم امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔آپ کا خط بحوالہ نمبر 1175 بتاریخ 22 رمضان المبارک خان گڑھ میں بڑی دیر سے پہنچا۔اور اب کل ہی آپکا دوسرا خط بھی ملا ہے۔بزرگوارم نوابزادہ صاحب' یہاں سے باہر بیت پور ذاتی کام کیلئے تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ان تک آپ کا سوال نامہ نہیں پہنچ سکا[2] اور نہ ہی جلد پہنچایا جاسکتا ہے۔جس کیلئے مجھے انتہائی افسوس اور دکھ ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ نے پرچے کی اشاعت کرنی ہوگی۔جوابی خط روانہ کررہا ہوں کہ آپ کو دیر نہ ہوجائے۔پھر کسی وقت ان کے تاثرات کسی خصوصی انٹرویو میں دیں کیونکہ اس مقدس تحریک کے دوران ان کا رول مرکزی رہا ہے۔اور بہت بڑھ چڑھ کر کام کیا اور پالیسی بنائی ہے۔جس کا تمام اکابرین کو بخوبی پتہ ہے۔ والسلام جمشید احمد سیکرٹری

(۲)

۱۲ مئی ۱۹۹۵ء (اتحاد بین المسلمین کیلئے امام حسینؓ کونسل اور کانفرنس میں شرکت کی دعوت)

مکرمی ومحترمی! السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مرکزی امام حسین کونسل اتحاد بین المسلمین کے عظیم مقصد کے لئے قائم کردہ ایک موثر ادارہ ہے۔ممتاز دانشور جناب ڈاکٹر غضنفر مہدی اس کے سیکرٹری جنرل ہیں۔وہ ہر سال محرم الحرام سے قبل ایک عظیم الشان "حسینیہ کانفرنس' کا اہتمام کرتے ہیں۔جس میں ملک بھر سے ممتاز دینی شخصیات' علماء ومشائخ اور دانشور شرکت فرماتے ہیں۔اس سال انہوں نے وزیراعظم پاکستان محترمہ بےنظیر بھٹو کو اس کانفرنس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو کیا ہے اور انہوں نے یہ دعوت قبول فرمالی ہے۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ فرقہ واریت کے تدارک کیلئے یہ کانفرنس انتہائی کارگر ثابت ہوگی۔آپ کی شرکت سے یہ کانفرنس نہ صرف نمائندہ اجتماع کہلائے گی بلکہ تاریخی حیثیت کی حامل ہوگی۔میری آپ سے استدعا ہے کہ امام حسین کونسل کی یہ دعوت ضرور قبول فرمائیں اور اپنی کنفرمیشن جناب ڈاکٹر غضنفر مہدی سیکرٹری جنرل مرکزی امام حسین کونسل کو اسلام آباد فون نمبر ۲۶۴۳۱۲/ ۲۵۰۰۵۵ پر عطا فرمائیں۔میں اس امر کے لئے ذاتی طور پر شکرگزار رہوں گا۔ آپ کا مخلص نوابزادہ نصراللہ خان (چیئرمین کشمیر کمیٹی برائے قومی اسمبلی)

(۳)

۲۵ جولائی ۲۰۰۰ء (آل پارٹیز کانفرنس آواری ہوٹل لاہور)

محترمی ومکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مورخہ 6 اگست 2000 بوقت 10 بجے بمقام آواری ہوٹل لاہور مندرجہ ذیل مسائل پر قومی اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے ایک آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔

۱۔ کیا ۱۹۷۳ء کے وفاقی پارلیمانی آئین میں ترمیم کرنا مناسب ہوگا؟ ۲۔ عام انتخابات کیلئے معین وقت کے انعقاد کی ضرورت

۳۔ اختیارات کو نچلی سطح پر منتقل کرنے کے حکومتی اقدامات ۴۔ احتساب کا عمل

۵۔ مہنگائی' ڈاؤن سائزنگ اور امن وامان کی صورت حال ۶۔ تاجر برادری میں عدم اطمینان

[1] نوابزادہ صاحب عظیم سیاستدان جمہوریت کے لئے لڑتے لڑتے بابائے جمہوریت کہلائے۔متحارب جماعتوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا سلیقہ رکھتے تھے۔آغاز مجلس احرار اسلام اور اکابر دیوبند کے ساتھ جدوجہد آزادی سے کیا۔تحریک نظام مصطفیٰ وغیرہ میں نمایاں کردار ادا کیا آخر میں ناچیز کی دفاع افغانستان کونسل کے پروگراموں میں بھرپور شرکت کی۔ [2] قادیانی مسئلہ کے حل پر ان کو سوالنامہ بھیجا گیا تھا۔

۷۔ چھوٹے مالکان اراضی اور کسانوں پر زرعی ٹیکس کا نفاذ ۸۔ سیاسی سرگرمیوں پر پابندی

ان مسائل کی قومی اہمیت کے پیش نظر آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔

نوٹ: برائے مہربانی اپنے ہمراہ تشریف لانے والے دونوں اصحاب کے اسمائے گرامی سے مورخہ 4 اگست تک مطلع فرمائیں۔

نوابزادہ نصراللہ خان (صدر پاکستان عوامی اتحاد)

نوٹ: مجوزہ آل پارٹیز کانفرنس (APC) جو 6 اگست کو ہونا تھی بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر 9 اگست 2000ء تک ملتوی ہوگئی ہے' تکلیف پر معذرت خواہ ہیں۔

(۴)

دسمبر ۲۰۰۱ء

(قومی وملی مسائل پر آل پارٹیز کانفرنس)

محترمی ومکرمی مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مورخہ ۲۷ر دسمبر ۲۰۰۱ء بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام پریس کلب لاہور۔ مندرجہ ذیل مسائل پر قومی اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔

۱۔ ۱۹۷۳ء کے متفقہ آئین کی بحالی۔ ۲۔ آئین میں مجوزہ طریقے کو نظرانداز کر کے ترامیم کا حکومتی منصوبہ۔

۳۔ ماورائے آئین اقدامات کا خاتمہ۔ ۴۔ عوام کے منتخب نمائندوں کو اقتدار منتقل کرنے کے لئے بلاتاخیر انتخابات۔

۵۔ آزاد خودمختار الیکشن کمیشن جس کی دیانت شک وشبہ سے بالاتر ہو۔

۶۔ قومی اتفاق رائے کی نگران حکومت۔ ۷۔ سیاسی سرگرمیوں پر پابندی کا فوری خاتمہ۔

ان مسائل کی قومی اہمیت کے پیش نظر آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔

نوابزادہ نصراللہ خان

(۵)

۱۱ مئی ۲۰۰۲ء

(پرویز مشرف کا غیر آئینی ریفرنڈم)

محترمی ومکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ مورخہ 19-5-2002 بروز اتوار بوقت 10:30 صبح بمقام پریس کلب لاہور خلاف آئین ریفرنڈم' اس میں کی گئی رسواکن دھاندلی' اقتدار کو دوام دینے کے لئے غیر آئینی' غیر قانونی منصوبے اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی پر غور کے لئے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔

نوابزادہ نصراللہ خان (صدر پاکستان عوامی اتحاد)

(۷)

(عید مبارک)

Eid Mubarik

From:

Nawabzada Nasrullah Khan

محمد نصر اللہ خان[1] ناظم لوگانڈا' گجرات شہر

(۱)

(الحق کا جدید عصری علمی معیار O ادبیات عربی O پروفیسر محمود الحسن ہاشمی کا مرثیہ)

۲۹ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ بمطابق ۱۴ اگست ۱۹۶۹ء

مکرمی و محترمی مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘۔ ماہنامہ الحق کی خریداری قبول کئے غالباً تین سال ہو گئے ہیں الحمدللہ کہ اس عرصے میں یہ پرچہ جدید عصری علمی ادبی اور تحقیقی معیار پر پورا اترتا ہے۔ اپنے صوری اور معنوی محاسن کے لحاظ سے یہ پرچہ بفضلہ تعالیٰ نہایت اعلیٰ مقام رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ آپ کی اس سعی کو قبول فرمائے اور اس کے ذریعے آپ دین کی جو خدمت انجام دے رہے ہیں اس میں برکت بھی ڈالے اور آپ کو اس کی مزید توفیق دے۔ امین۔ گاہے گاہے ''ادبیات عربی'' کے عنوان سے آپ جو تخلیقات پیش کرتے رہتے ہیں وہ بھی بہت مفید اور پسندیدہ ہیں' برصغیر پاک وہند میں بے شمار ایسے اہل علم گزرے ہیں اور بیشمار اب بھی موجود ہیں جنہوں نے عربی زبان وادب کی خدمت بھی انجام دی ہے اور دے رہے ہیں' ان کی تخلیقات سے قارئین کو متعارف کرانا جہاں بجائے خود ایک علمی خدمت ہے وہاں اہل علم میں عربی سے زیادہ سے زیادہ دلچسپی پیدا کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ ایک طالب علم کی حیثیت سے مجھے بھی عربی سے دلچسپی ہے' چنانچہ اسی تعلق خاطر کی وجہ سے میں بھی اپنا ایک قصیدہ بغرض اشاعت ارسال کر رہا ہوں' امید ہے عربی زبان وادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔ چند ماہ ہوئے میرے ایک استاد اور نہایت مخلص دوست پروفیسر محمود الحسن ہاشمی ایم اے بی ٹی کا انتقال ہو گیا' آپ گورنمنٹ کالج سرگودھا میں تاریخ کے استاد تھے' بڑے دیندار' علم دوست' متواضع' اور با اخلاق تھے' ان کے چھوٹے بھائی پروفیسر خورشید الزمان ہاشمی ایم اے لیکچرار میونسپل کالج لائلپور کی فرمائش پر میں نے ان کی وفات پر اپنے تاثرات عربی نظم میں قلمبند کئے تھے' یہی تاثرات آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ امید ہے آپ شائع فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

والسلام محمد نصر اللہ خان خریداری نمبر ۸۶۹

(۲)

(علامہ جمال الدین افغانی تحریک آزادی اور اتحاد عالم اسلامی پر مقالہ)

۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء/۱۲ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ

مکرمی و محترمی مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘۔ دس بارہ سال قبل ماہنامہ الحق سے اس عاجز کا رابطہ تھا' لیکن بعد میں بوجوہ منقطع ہو گیا' اب میں نئے سرے سے ربط قائم کر رہا ہوں۔ اپنا ایک مقالہ ''علامہ سید جمال الدین افغانی اور تحریک آزادی واتحاد عالم اسلامی'' کے عنوان سے آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کہ جریدہ ''الحق'' کی کسی قریبی اشاعت میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ یہ مقالہ اس موضوع پر منعقدہ ایک تقریب میں پاکستان نیشنل سینٹر گجرات میں پڑھا گیا تھا۔ امید ہے کہ آپ مقالہ کی رسید مطلع فرمائیں گے' نیز شائع ہونے کی صورت میں ''الحق'' کا متعلقہ پرچہ بھی اس عاجز کے نام پر ارسال فرمائیں گے۔ نیز اگر مقالہ

---

[1] خان صاحب گجرات کے لوگانڈہ اسلامک پبلی کیشنز کے ذریعہ اشاعتی خدمات انجام دیتے رہے' علوم معقول ومنقول کے جید عالم مولانا رحمت علی خان کے فرزند تھے۔ گجرات میں احیاء العلوم کے نام سے ادارہ بھی قائم کیا۔

قابل اشاعت نہ ہو تو اسے واپس بھیج کر ممنون فرمائیں گے۔ اس تکلیف دہی کیلئے معذرت خواہ ہوں گا۔

والسلام الاحقر آپ کا خادم محمد نصر اللہ خان

(۳)

(شاہ اسماعیل اور تحریک جہاد و احیاء دین پر مضمون)

یکم فروری ۱۹۸۱ء/۲۵ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

مکرمی و محترمی مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے میرا مضمون "شاہ اسماعیل اور تحریک جہاد و احیاء دین" اپنے مؤقر جریدہ ماہنامہ "الحق" (بابت صفر ۱۴۰۱ھ) میں شائع فرما کر بڑی نوازش کی۔ ممنون ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس عاجز کو اس کی کوئی کاپی نہیں بھیجی۔ آج میں اپنا ایک دوسرا مقالہ "محبوب سبحانی امام ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ اور ان کا عظیم کارنامہ احیاء دین" کی نقل بذریعہ رجسٹری ارسال خدمت کر رہا ہوں امید ہے کہ آپ اسے بھی کسی مناسب اشاعت میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ امید واثق ہے کہ میرے حقیر سے رشحات قلم شائع فرما کر مجھے آئندہ بھی حسب استطاعت اشاعتِ حق میں شریک فرمائیں گے۔ والسلام الاحقر خادم العلم والعلماء محمد نصر اللہ خان مہتمم جامعہ عربیہ احیاء العلوم نزد فوارہ چوک گجرات

☆☆☆

مولانا سید نصیب علی شاہ[1] بنوں

(۱)

(صدارتی تمغہ پر مبارکباد)

۱۸/اگست ۱۹۸۱ء

مکرمی جناب حضرت الاستاذ مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گلہائے اخلاص کے بعد عرض اینکہ یوم آزادی کے موقعہ پر اخبارات کے ذریعہ قومی اعلان سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو ان کے گراں قدر دینی و علمی خدمات کے پیش نظر حکومت کی طرف سے نشان امتیاز دینے کا اعلان کیا گیا ہے مُسرت کی انتہا نہ رہی۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کا رتبہ و مقام اہل بصارت کے نظر میں اگرچہ اس سے کچھ بڑھ کر ہے۔ لیکن ایک عرصہ سے حکومت کو علماء کے دینی و علمی اور قومی خدمات کے اعتراف پر ہمیں ازحد خوشی حاصل ہوئی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ آپ اور جملہ حقانی فضلاء کو یہ سعادت مبارک ہو۔

فقط والسلام مع الاحترام تلمیذ حقانی سید نصیب علی شاہ بخاری (فاضل حقانیہ)

وجملہ فضلاء حقانی مدرسین جامعۃ العلوم الاسلامیہ زرگری کوہاٹ

(الحق میں محمد نصر اللہ خان کے مضامین کی تفصیل)

(۱) شاہ اسماعیل شہیدؒ اور انکی تحریک جہاد و احیاء دین جلد ۱۶ شمارہ ۲ (۲) علامہ جمال الدین افغانی "تحریک آزادی اور اتحاد اسلامی" جلد ۱۵ شمارہ ۸

(۳) یوگنڈا زبان میں ترجمہ قرآن جلد ۱ شمارہ ۶

[1] دارالعلوم کے ہونہار فرزند بنوں کے المرکز الاسلامی کے موسس و مدیر اور قومی اسمبلی پاکستان کے رکن

(۲)

(علمی تدریسی اور تحقیقی مسائل پر درس اور لیکچر)

تعطیلات کے موقع پر دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ملک کے طول وعرض میں دورہ تفسیر اور دیگر علوم پڑھانے کی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ امسال ماہ شعبان اور رمضان المبارک کے موقع پر جامع مسجد سراجان چوک یادگار پشاور میں مولانا سید مظفر شاہ فاضل حقانیہ نے شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کی طرز پر اور شیخ التفسیر مولانا عبدالحلیم دیروی فاضل و مدرس حقانیہ) نے کوہاٹ میں حضرت لاہوریؒ کی طرز پر دورہ تفسیر پڑھانے کے خدمات سرانجام دیئے۔ اس طرح دونوں جگہوں پشاور اور کوہاٹ میں۔ احقر نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے قائم کردہ سلسلہ "جدید علم کلام" پر درس دینے کا اہتمام کیا۔ اس سلسلہ میں رد اشتراکیت سرمایہ داریت مستشرقیت اور احادیث پر ان کے اعتراضات اسلامی ضابطہ حیات اور دیگر اہم مختلف عنوانات پر بھی لیکچر دئے۔ دورہ تفسیر اور جدید علم کلام سے مختلف علماء مدارس عربیہ کے طلباء اور کالجوں، یونیورسٹیوں کے طلبہ نے خصوصی استفادہ کیا۔ سید نعیب علی شاہ بخاری فاضل حقانیہ

(۳)

(جدید میڈیکل مسائل پر فقہی اجتماع)

مکرمی جناب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ، دعوت برائے چھٹا بنوں فقہی اجتماع۔ بعنوان۔ جدید میڈیکل سائنس کی تحقیقات اور متعلقہ فقہی مسائل بمقام جامعۃ المرکز السلامی بنوں جس میں ممتاز ماہرین علم و تحقیق پیش آمدہ مسائل پر تحقیقی مقالات پیش کریں گے۔

پروگرام انشاء اللہ 18 نومبر 2006 بروز ہفتہ نشست اول صبح 9:00 بجے تا 12:00 بجے، نشست دوم بعد از نماز ظہر تا اذان عصر، نشست سوم بعد نماز عشاء۔ 19 نومبر 2006 بروز اتوار نشست چہارم صبح 9:00 بجے تا 1:00 بجے

الداعی الی الخیر۔ مولانا سید نعیب علی شاہ الہاشمی (ایم۔این۔اے)

☆☆☆

محمد نصیر ہمایوں۔ لاہور

(۱)

(بیگم ہمایوں ٹرسٹ مدیر ماہنامہ ہدایت و روزنامہ تعمیر)

۲۵/ جنوری ۱۹۷۱ء

بخدمت مدیر ماہنامہ رسالہ "الحق" السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں نے نصف صفحہ کا اشتہار بھیجا تھا جواب نہیں ملا آپ کی اپنی فرمائش پر ایسا کیا گیا تھا کیا سٹاف بدل گیا ہے یا رقم تھوڑی معلوم ہوئی ہے؟ میں چونکہ آپ ہی کی لائن کا آدمی ہوں اسلئے کچھ نہ کچھ رعایت مجھے ہر جگہ سے مل جاتی ہے۔ شناسائی کے طور پر عرض کرتا ہے کہ میرے دفتر سے بھی رسالہ ھدایت شائع ہوتا ہے اور روزنامہ تعمیر بھی میرے ہی گھر سے شائع ہوتا رہتا ہے۔ زیادہ سلام اور دعا خاکسار محمد نصیر ہمایوں

(۲)

(حضرت عثمانؓ پر مضمون)

۱۲/ جولائی ۱۹۷۱ء

برادر محترم جناب مدیر "الحق" اکوڑہ خٹک، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے بھیجے ہوئے رسالے مل گئے بہت بہت شکریہ، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایک ہی تسبیح میں پرودے۔ امید تو ہے کہ اتنی مار کھائیکے بعد اب صحیح شعور پیدا ہو جائیگا۔ حضرت عثمانؓ کے متعلق کچھ نہ کچھ لکھنے میں میں اپنی نجات سمجھتا ہوں۔ ایک چھوٹا سا مضمون ملفوف ہے۔ قبول فرمائیے۔ زیادہ سلام خاکسار محمد نصیر ہمایوں

ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی[1] شہید

استاذ حدیث ورئیس التخصص بالجامعۃ العلوم الاسلامیہ۔علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

(۱)

(مولانا مسعود اظہر کی مقبوضہ کشمیر میں گرفتاری O مولانا اسعد مدنی سے انکی رہائی کیلئے کوئی راستہ نکالنے کیلئے رابطہ)

محترمی ومکرمی جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' مزاج بخیر' آپ کے لئے یہ خبر انتہائی افسوسناک ہوگی کہ ہمارے پاکستان کے ممتاز نوجوان عالم دین اور حرکۃ الانصار کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد مسعود اظہر صاحب[2] کو مقبوضہ کشمیر میں حرکۃ الانصار کے چیف کمانڈر' سجاد شاہد سمیت انڈین آرمی نے گرفتار کرلیا ہے۔حرکۃ الانصار نے مولانا موصوف کی رہائی کے لئے تمام ممکنہ کوششیں شروع کردی ہیں۔جماعت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان میں مولانا اسعد مدنی سے رابطہ کر کے مولانا مسعود اظہر صاحب کی رہائی کے لئے کوئی راستہ نکالا جائے۔آپ سے گزارش ہے کہ جناب مولانا اسعد مدنی صاحب کے نام ایک خط لکھ دیں جس میں انہیں مولانا مسعود اظہر صاحب کی اہمیت بتائیں اور اس سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کی درخواست کریں۔اس سلسلہ میں حامل رقعہ حرکۃ الانصار کے مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عبدالحمید عباسی صاحب کو آپ کی خدمت میں بھیجا جارہا ہے' مزید تفصیلات آپ ان سے معلوم کرسکتے ہیں۔

مفتی نظام الدین شامزئی علامہ بنوری ٹاؤن' کراچی

(۲)

۱۴۲۳/۸/۲۸ھ

(حامد الحق کی انتخابات میں کامیابی پر مبارکباد O مولانا حبیب اللہ فاضل دارالعلوم کراچی کی تدریس وافتاء کیلئے سفارش)

محترم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔مولانا حامد الحق کی کامیابی پر مبارکباد قبول کیجئے' اللہ تعالیٰ خانوادۂ حضرت شیخ الحدیث کو خوش وخرم اور کامیاب وکامران رکھے۔(آمین)

حامل رقعہ مولوی حبیب اللہ دارالعلوم کراچی کا فاضل اور متخصص ہے اور اچھی استعداد واچھے اخلاق کا مالک ہے' افغانستان کے رہنے والے ہیں' وہاں اسلامی دور میں سرکاری دارالافتاء میں کام کرچکے ہیں' اب صوبہ سرحد میں رہائش پذیر ہیں' اگر آپ نوازش فرما کر اپنے ہاں دارالعلوم میں ان کو درالافتاء وتدریس وغیرہ میں خدمت کا موقع عنایت فرمائیں تو انشاء اللہ خدمات مفوضہ بحسن وخوبی ادا کریں گے۔بندہ ان کی سفارش کرتا ہے۔

فقط والسلام نظام الدین ۱۴۲۳/۸/۲۸ھ

---

[1] محقق بے بدل مفتی صاحب نے کراچی کے اہم دینی اداروں میں تدریس کے اعلیٰ خدمات انجام دیں' آخر میں جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے' جہادی سرگرمیوں سے بے حد دلچسپی اور مسلمانوں کو درپیش بحرانوں میں پیش پیش رہے۔زندگی کے آخری دور میں بڑی مقبولیت اور شہرت پائی' انہی بحرانوں کی وجہ سے اچانک نامعلوم قاتلوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا۔

[2] شہرہ آفاق رہنما تھے' کشمیری جہاد میں سرگرم عمل رہے' جنہیں بھارت نے گرفتار کیا اور بھارتی جہاز کے اغوا کیس میں عالمی شہرت حاصل کر کے رہا کردیے گئے۔پاکستان میں جیش محمد کے نام سے تنظیم بنائی' مگر حالات کے دباؤ کی وجہ سے انڈر گراؤنڈ ہوگئے۔

(۳)

(دو جہادی تنظیموں جیش محمد (مولانا مسعود اظہر) حرکۃ الانصار (مولانا عبدالجبار) کے درمیان مصالحت کی کوشش ○ تحریری فیصلے پر اکابر کے دستخط)

۱۱ اپریل ۲۰۰۳ء بمطابق ۸ صفر ۱۴۲۴ھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا عبدالجبار صاحب اور تنظیم کے درمیان معاملات طے کرنے کے لئے ہم نے کمیٹی کے ارکان اور مولانا عبدالجبار صاحب کا موقف ان حضرات کی خواہش پر سات گھنٹہ تک تفصیل سے سنا اور آخر کار اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان حضرات کا آپس میں مل کر کام کرنا مزید فتنوں اور مسائل کا باعث بنے گا۔ اس لئے ہماری تجویز ہے کہ ہر دو (ا) حضرات جہادی کام کو اپنے اپنے طریقہ کے مطابق انجام دیں' البتہ ضابطہ اخلاق کے درجہ میں ایک دوسرے سے تصادم' زبان درازی' پوسٹر بازی' اشتہار بازی اور نقصان پہنچانے سے باز رہیں اور کوئی ایسی کاروائی نہ کریں جس سے علماء' مجاہدین کی بدنامی ہو یا جہاد کے کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ فقط نظام الدین ۱۴۲۴/۲/۸ھ

(۱) مفتی نظام الدین شامزئی (۲) حضرت مولانا ولی اللہ صاحب

(۳) ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ صاحب (۴) محمد جمیل خان

(۴)

(پارلیمانی سیاست اور مغربی جمہوریت سے نظام نہیں بدلا جاسکتا ○ حضور ﷺ کی انقلابی سیاست سے سبق سیکھنا چاہیئے ○ کوئی انقلاب ووٹ سے نہیں آیا ○ طالبان فرسودہ نظام سے نجات کا ذریعہ بنیں)

مئی ۱۹۹۷ء

عزیزم مولانا راشد الحق سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ آپ بخیر و عافیت سے ہونگے۔ فتح کابل کے موقع پر آپ سے پہلی دفعہ تفصیلی ملاقات ہوئی تھی۔ اور آپ کو دیکھ کر امید پیدا ہوئی تھی کہ انشاء اللہ آپ اپنے نامور جد مکرم رحمہ اللہ تعالیٰ اور محترم والد دام ظلہ کے صحیح جانشین بننگے۔ دو مہینے سے میرے نام "الحق" آنا شروع ہو چکا ہے۔ غالباً آپ ہی نے کرم فرمایا ہے۔ تقریب دستار بندی کے موقع پر بھی کرم فرما کر یاد کیا تھا۔ لیکن بندہ اپنی مشغولیات کی بناء پر شرکت کی سعادت سے محروم رہا، اب جب ذیقعدہ کا رسالہ ملا تو ایک دن سبق کے انتظار میں بیٹھے خالی وقت سے فائدہ اٹھا کر "الحق" پڑھنا شروع کیا۔ اور آپ کا تحریر کردہ اداریہ "بعنوان" موجودہ حکومت اور علماء سے چند گزارشات" پڑھا۔ پڑھ کر دل سے دعائیں نکلیں اور ایک ایک سطر پڑھتے ہوئے میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں تھا، بندہ علماء کے مختلف مجامع میں تقریباً پانچ سال سے ان خیالات کا اظہار کر رہا ہے کہ ہم نے پچاس سال مغربی جمہوریت اور پارلیمانی سیاست کے گناہ بے لذت میں ضائع کئے اور اگر پچاس سال اور بھی ضائع کر لیں تو نتیجہ حسب سابق بالکل سابق سے بھی بدتر ہوگا۔ کیونکہ شر سے کبھی خیر برآمد نہیں کیا جاسکتا ہے اور نجاست سے کبھی طہارت حاصل نہیں کی جاسکتی ہے۔ ہم عوام کے

ا؎ جیش محمد (مولانا مسعود اظہر) اور حرکۃ الانصار کے مولانا عبدالجبار دونوں کا تعلق اولاً ایک ہی جہادی تنظیم سے تھا بعد میں باہمی مناقشہ اور تنازع نے شدت اختیار کی' مفتی صاحب اور ان کے مندرجہ پینل سے مصالحت کرانے کی سعی کی تحریر کا تعلق اس معاملہ سے ہے۔

اجتماعات میں تو شدومد سے کہتے ہیں کہ ہم چہرے نہیں نظام کو بدلنا چاہتے ہیں لیکن عملاً ہم آج تک چہرے بدلنے والی سیاست کررہے ہیں۔اور نظام کو بدلنے کے لیے جس انقلابی سیاست کی ضرورت ہے اس سے ہم سب کوسوں دور ہیں نہ ہم نے حضرت محمد ﷺ کی انقلابی سیاست سے سبق سیکھا اور نہ اپنے گرد کے انقلابات سے کچھ حاصل کیا۔ میں تمام اکابر سے پوچھتا رہا ہوں کہ مجھے دنیا کا وہ انقلاب بتلا دیجئے چاہے وہ خیر کا ہو یا شر کا، حق کا ہو یا باطل کا کہ جو ووٹ اور پارلیمانی جمہوری سیاست کے ذریعہ سے دنیا میں آیا ہو۔کیا نبی کریم ﷺ کا انقلاب جو یقیناً ایسا انقلاب تھا جس نے دنیا کا نقشہ اور جغرافیہ تک تبدیل کیا ووٹ کے ذریعہ آیا تھا؟ انقلاب فرانس اور انقلاب چین کیا ووٹ اور پارلیمانی جمہوری سیاست کے ذریعے دنیا میں لائے گئے تھے؟ کیا خمینی کا انقلاب ایران اور طالبان کثر اللہ سوادہم کا انقلاب افغانستان ووٹ اور نوٹ یا پارلیمانی اور جمہوری سیاست کے ذریعہ برپا ہوئے؟ کیا ہم اب بھی سبق نہیں سیکھ سکینگے اور اپنے چاہنے والوں کو جن کے دل میں اسلامی انقلاب کی تڑپ ہے اسی طرح دھوکہ دیتے رہیں گے۔کیا الجزائر کے حالات سے ہم کچھ نہیں سیکھ سکتے ہیں، کہ جس اسلامی جماعت نے ستر (۷۰) فیصد سے بھی زیادہ ووٹ لیے کیا؟ حکومت ان کے حوالے کردی گئی؟ وہ امریکہ جو پوری دنیا میں آزادی اظہار کا چمپین ہے اور فوجی حکومتوں کا مخالف، اس کا کردار الجزائر میں کیا ہے؟ اور دنیا میں جہاں بھی اسلامی انقلاب کا شعلہ نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے وہاں اس کا کردار کیا ہوتا ہے؟ سوڈان کے تازہ مثال سے سبق سیکھنا چاہیئے۔کیا امریکی فوجیں صومالیہ میں مسلمانوں کی خیر خواہی میں گھسی تھیں یا جنوبی سوڈان جو عیسائی اکثریتی علاقہ ہے میں دوسرے اسرائیل کی تشکیل کا ارادہ تھا اور ہے اور دنیائے اسلام کی فوجیں اس خدمت میں ماشاءاللہ استعمال ہوتی رہیں لیکن باوجود ان سب باتوں کے معلوم نہیں کہ ہمارے رہنمایان کرام اب بھی اس نظام کے فسوں سے باہر نہیں نکل سکتے ہیں فالی اللہ المشتکی۔

بہر حال بات طویل ہوگئی میں نے تو صرف آپکی خیالات کی تائید اور آپکو مبارکباد لکھنے کے لیے خط لکھنا شروع کیا تھا اور یہ درخواست مقصود تھی کہ آپ یہ باتیں بار بار لکھیں اور ان حضرات کے سوئے ہوئے ضمیروں کو جھنجوڑنے کی کوشش فرمائیں اس کو نہ دیکھیں کہ فائدہ نہیں ہو رہا ہے کیونکہ اولوالعزم لوگوں کا کام یہ ہے کہ "حدی را تیز ترمی خواں چوں ذوق نغمہ کم یابی" اللہ تعالیٰ آپ کے عمر اور علم و عمل وصحت میں برکات عطاء فرمائے اور دنیا و آخرت کی کامیابیاں نصیب فرمائے۔(آمین)

والد محترم اور ہمارے جگری دوست حضرت فانی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون پہنچا دیجئے۔

واجرکم علی اللہ تعالیٰ

والسلام

نظام الدین شامیزی ۱۲/۱/ ۱۴۱۷ھ

نوٹ: آپ کا یہ جملہ سونے سے لکھنے کے قابل ہے کہ طالبان نجات بن کر ملک و ملت کو اس فرسودہ نظام سے نجات دلائیں۔اللہ کرے کہ کسی کے دل پر اثر کرجائے۔

جناب نعیم آسی[1] جامعہ ملیہ سیالکوٹ

(۱)

۱۹ مئی ۱۹۷۵ء (ملت اسلامیہ کا موقف کی وصولی)

محترم مولانا! سلام ورحمت آپ کا بھیجا ہوا ''ملت اسلامیہ کا موقف[2]'' نامی کتابچہ مجھے مل گیا ہے۔اس تکلیف فرمائی کے لئے میں بے حد ممنون ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت مولانا کی خدمت میں دست بستہ سلام والتماس دعا۔امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ میرے لائق کوئی خدمت ہوتو ضرور یادفرماویں۔ والسلام نعیم آسی

(۲)

۲۲ مئی ۱۹۷۶ء (مولانا علی میاں کا مضمون روشنی کا مینار)

محترم مولانا! سلام مسنون!امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔حضرت سید ابوالحسن علی میاں ندوی صاحب کا ''روشنی کا مینار'' چار نسخے بھجوار ہا ہوں۔ایک خاص حضرت مولانا کے لئے ایک آپکے واسطے اور دو موٴقر ''الحق'' میں تبصرہ کیلئے ہیں۔ قیمت کچھ نہیں۔کوئی بھی صاحب دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت منگا سکتے ہیں۔مکرر سلام عرض کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور دعا کی التماس کرتا ہوں۔ المخلص نعیم آسی

(۳)

۲۵ فروری ۱۹۷۷ء (قادیانیوں کے خلاف قومی اسمبلی کے قرارداد کا متن اور سرکاری روئداد درکار ہے)

گرامی قدر! سلام مسنون۔خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔بہت دنوں کے بعد خط لکھ رہا ہوں' معاف رکھئے گا۔ ۷ ستمبر ۷۴ کو پاکستان کے پارلیمان نے قادیانیوں کے خلاف جو قرارداد منظور کی مجھے اس کا مکمل تین (سرکاری) دستیاب ہے۔اس کے حصول کے لئے آپ کی طرف رجوع کر رہا ہوں۔اور تعاون کا طلبگار ہوں۔کو بہت سے کچھ دوستوں نے یہ فرمائش بھیجی ہے اور وہ شاید اسی قرارداد کو چھپوانا چاہتے ہیں۔اگر ان دنوں کی اسمبلی کی کاروائیوں[3] کی سرکاری روداد آپ کے پاس ہوتو بات بن سکتی ہے۔آپ فوٹوسٹیٹ کروا کر مجھے بھجوادیں۔یا رپورٹ بھجوادیں فوٹوسٹیٹ میں خود بنوالوں گا۔''روداد' امانت ہوگی۔جو فوراً واپس کردیجائے گی۔آپ کے اخلاق کریمانہ سے متوقع ہوں کہ آپ اس سلسلہ میں ضرور تعاون فرمائیں گے۔حضرت مولانا مدظلہ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور دعا کی التماس! والسلام نعیم آسی

(۴)

۱۹ نومبر ۱۹۷۷ء (''علماء اور حکومت سیاست کے اہل ہیں' کے عنوان پر کتاب)

محترم ومکرم مولانا سمیع الحق صاحب!سلام ورحمت! آپ کا والا نامہ مل گیا تھا' گونا گوں معروفیات کے باعث رسیدگی کا اعلان نہ کرسکا۔ اب اس کی تلافی اپنی نئی کتاب آپ کی خدمت میں پیش کرکے کرتا ہوں۔امید ہے آپ پسند فرمائیں گے۔مجھ سے جو ہوسکا وہ میں نے کر دیا ہے' لفظ لفظ بہت سوچ کر لکھنا پڑا۔حالات کی زنجیر پاؤں میں تھی اس لئے بہت محتاط ہوکر لکھا ہے' بہرحال ایک چیز بن گئی ہے۔خدا کرے

---

[1] معروف صاحب قلم، اقبال اور قادیانیت مکاتیب امیر شریعت مولانا مفتی محمود وغیرہ کی اہم کتابیں لکھیں، سیالکوٹ میں دینی تحریری محاذوں پر سرگرم عمل رہے۔ [2] قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی میں پیش کردہ بیان ۱۹۷۴ء جسے بعد میں موٴتمر المصنفین حقانیہ نے شائع کیا۔

[3] اسمبلی میں اس مباحثہ کی رپورٹنگ کی رف کاپی جو ارکان اسمبلی کو اصلاح کے لئے دی جاتی ہے اسے اب تک میں نے سنبھال کر رکھا ہے، اشاعت سے پابندی اٹھائی جانے کے بعد کوئی صاحب توفیق اسکی تبیض کر کے مرتب کرے تو بہت کارآمد اور فائدے کی چیز ہے۔

یا اس تاثر کو زائل کر سکے کہ علماء حکومت اور سیاست کے اہل نہیں۔ آپ سے التماس ہے کہ اس کتاب پر اپنے قلم سے ریویو لکھیں۔ مجھے آپ کے تاثرات کا شدت سے انتظار رہے گا۔ حضرت مولانا مدظلہٗ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور دعا کی درخواست کریں۔ رسید سے مطلع فرمائیں۔ والسلام نیازمند نعیم آسی

(۵)

۱۹ ستمبر ۱۹۷۷ء ، ۴ شوال المکرم ۹۷ھ (مفتی محمود کے سوانحی کوائف)

محترمی مولانا! سلام مسنون۔ خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔ بہت دن ہوئے میں نے مولانا مفتی محمود صاحب کے سوانحی کوائف کے سلسلہ میں آپ کو ایک رجسٹرڈ مکتوب ارسال کیا تھا۔ اور یہ التماس کی تھی کہ حضرت مفتی صاحب کے فرزند گرامی سے بھی کچھ لکھوادیں۔ مگر آپ کی طرف سے ہنوز جواب سے محروم ہوں۔ کتاب بالکل تیار ہے۔ پریس میں اس لئے نہیں بھیج رہا کہ آپ کے جواب کا انتظار ہے۔ آپ کے اخلاقِ کریمانہ سے متوقع ہوں کہ آپ راقم سطور کی فرمائش ضرور پوری فرمائیں گے۔

زیادہ سلام، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں آداب والتماس دعا! فقط نیازمند نعیم آسی

(۶)

۲۳ نومبر ۱۹۷۷ء (مولانا عزیر گل اسیر مالٹا سے ملاقات کی خواہش)

محترمی مولانا! سلام ورحمت: آپ کا والا نامہ ابھی ملا۔ کتاب آپ کی خدمت میں بھجوا چکا ہوں۔ امید ہے کہ مل چکی ہوگی۔ آپ کے قلم سے معرکہ آرا ریویو کی توقع رکھتا ہوں۔ مزید یہ کہ اس کے پھیلانے میں خصوصی دلچسپی لیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ زیادہ سلام عرض کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ آپ کے بزرگوں سے اور حضرت مولانا عزیر گل[1] صاحب مدظلہٗ سے ملاقات کو بہت جی چاہتا ہے۔ کیا آپ اس کا کچھ انتظام کر سکتے ہیں؟ والسلام: نعیم آسی

(۷)

۲۵ دسمبر ۱۹۷۷ء (مکاتیب شیخ الاسلام کے مطالعہ کی خواہش)

محترمی مولانا! سلام مسنون! خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔ کتابیں آپ کی خدمت میں بھجوادی تھیں۔ رسید کی اطلاع سے تادم تحریر محروم ہوں۔ اپنوں کے ساتھ ایسا سلوک؟ زیادہ کیا لکھوں۔ مجھے ایک خاص موضوع پر لکھنے کے لئے حضرت مدنیؒ کے مکاتیب (مکاتیب شیخ الاسلامؒ) درکار ہیں۔ اگر آپ کے پاس ہوں تو استفادے کے لئے عاریۃً مرحمت فرمائیں۔ اور ایک ہفتہ کے اندر واپس کردوں گا۔

اگر کہیں سے قیمتاً مل سکیں تو بڑا اچھا ہو۔ میری کتاب پر ''الحق'' کا تبصرہ ہی ''حق'' ہوگا۔ دیکھئے یہ آوازِ حق کب کانوں میں پڑے؟ حضرت مولانا مدظلہ کو سلام مسنون۔ والسلام: نعیم آسی

(۸)

۳ جنوری ۱۹۷۸ء (سید جمال الدین افغانی اور اخوند درویزہ پر سوانحی کام ○ نوائے وقت کی مشق ستم)

محترم المقام! سلام وتحیہ: خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔ راقم آج کل سید جمال الدین افغانیؒ کے سوانح وافکار پر کام کر رہا ہے۔ اسی

---

[1] اسیر مالٹا

سلسلہ میں آپ سے کچھ ضروری معلومات کرنا ہیں۔ صوبہ سرحد میں کوئی بزرگ ہوتے ہیں اخوند درویزہ' جن کی تصنیف ''تذکرۃ الابرار'' ہے۔ یہ صاحب کس پایہ کے عالم تھے؟ اور ان کی کتاب ''تذکرۃ الابرار'' کس زبان میں ہے' اور اس کا علمی و تحقیقی مقام کیا ہے؟ کیا یہ کتاب آج کل بھی ملتی ہے؟ اگر آپ مجھے اخوند درویزہ کے جملہ کوائف سے مطلع فرمائیں یا کوئی ایسی کتاب بتا سکیں جس سے میں مدد حاصل کرسکوں تو حد درجہ ممنون ہوں گا۔ علاوہ ازیں سید صاحبؒ کی بابت مجھے کہاں کہاں سے مستند معلومات مل سکتی ہیں؟؟

اس سلسلے میں گاہے بگاہے مجھے آپ کے تعاون کی ضرورت پڑے گی۔ آپ کے اخلاق کریمانہ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اس نیک کام کی تکمیل کے سلسلہ میں اپنے تعاون سے مفتخر فرمائیں گے۔ حضرت مولانا کی خدمتِ اقدس میں سلام اخلاص اور التماس دعا' ''نوائے وقت'' نے کتاب ''مولانا مفتی محمود'' کی آڑ لے کر مجھ ناچیز کو جس طرح مشق ستم بنایا ہے آپکی نظر سے گزرا ہوگا' لطیفہ یہ ہوا کہ سیالکوٹ کے ایڈیشن میں چالاک ایڈیٹر صاحب نے اس ''نقد و جرح'' کو شائع ہی نہیں کیا' مجھے ملک کے دیگر حصوں سے آمدہ خطوط کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ''نوائے وقت'' نے ایسا کیا ہے۔ جنرل صاحب سے بھی اس ضمن میں خط کتابت کی ہے' مجھے ایک ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کی حد تک ''ڈیکلریشنوں'' کے اجراء میں نظامی صاحب (مدیر نوائے وقت) دخیل ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے جو کیچڑ اچھالا ہے اس کا پس منظر کیا ہے؟ سال بھر وہ خاموش رہے' اب ان پر انکشاف ہوا ہے کہ میں ملک کے بنیادوں پر حملہ آور ہوں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بھی دعا کریں اور حضرت مولانا کی خدمت میں بھی عرض کریں۔ اگر مجھے ڈیکلریشن مل جاتا ہے تو انشاء اللہ ملک و ملت اور دین کی کچھ خدمت کرسکونگا۔ میرے دل میں کچھ جذبے اور دماغ میں کچھ خیالات ایسے ہیں جو اگر قوم کے سامنے آ گئے تو مجھے یقین ہے' دنیا مجھے یاد کریگی' اور میرے مرنے کے بعد لوگ میرے لئے دعا کیا کرینگے۔ اس سے زیادہ کچھ لکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ من کتم سرہ' بلغ مرادہ' ساڑھے پانچ برس سے کوشاں ہوں۔ موجودہ حکومت سے امید بندھی تھی' مگر اب تک تو اس نے بھی مایوس ہی کیا ہے۔ میرا معاملہ پہلے بھی اللہ کے سپرد تھا' اب بھی اسی کے سپرد ہے۔ یقیناً اس تاخیر میں بھی بہتری ہوگی' میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حکم فرمائیں۔ فقط: نعیم آسی

(۹)

(کتاب ''قادیان سے اسرائیل تک'' بڑے وزن کی کتاب O مولانا بنوری کے سلسلہ میں ایک تصحیح)

۱۲ مارچ ۱۹۷۹ء

محترم و مکرم! سلام مسنون۔ ۱۔ چند روز ہوئے کتاب ''قادیان سے اسرائیل تک[1]'' پہنچی۔ بڑے وزن کی چیز ہے۔ انشاء اللہ بالاستیعاب پڑھوں گا۔ جس روز کتاب ملی' سرسری طور پر دیکھنے سے معلوم ہوا مصنف نے کافی محنت سے کام لیا ہے۔ البتہ ایک چیز کھٹکی انہوں نے ''ربوہ سے تل ابیب تک'' کو بار بار مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی تصنیف قرار دیا ہے' حالانکہ یہ درست نہیں' یہ کتابچہ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی کا ہے' جو غالباً مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہیں۔ اور مولانا بنوری رحمۃ اللہ ردّ قادیانیت کے سلسلہ میں انہیں اپنے پاس جامعہ عربیہ کراچی لے گئے تھے۔ آج کل ''بینات'' میں لکھتے ہیں' غالباً فاضل مصنف نام میں فرق نہیں کر سکے۔ ۲۔ میں نے سید جمال الدین افغانیؒ اور ملا اخوند درویزہ کی بابت اپنے ایک پچھلے خط میں چند چیزیں پوچھیں تھیں' جواب سے ہنوز محروم ہوں۔ میرا خط آپکو ملا یا نہیں؟ جواب سے مشرف فرمائیں۔ حضرت مولانا کی خدمت میں سلام و التماس دعا۔ المخلص: نعیم آسی

---

[1] جناب بشیر احمد صاحب نے ابو مدثرہ راولپنڈی کے قلمی نام سے بڑی وقیع کتاب لکھی جسے مؤتمر المصنفین حقانیہ نے شائع کیا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مؤلف کتاب کے مکاتیب۔

(۱۰)

۱۲ جنوری ۱۹۸۲ء۔ شب دس بجکر چالیس منٹ **(شاعر سید امین گیلانی کی بے جا نظر بندی کے بارہ میں کچھ کریں)**

محترم و مکرمی مولانا! سلام مسنون: جب کوئی معاملہ آپ کے لائق سمجھتا ہوں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہوں۔ آج ہی ملتان ڈسٹرکٹ جیل سے ایک زندانی کا خط آیا ہے۔ نام اس کا سید امین گیلانی[1] ہے اور آپ اس شخص کے نام اور کام سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ "پولیس میرا کیس مرتب کر کے ڈی ایم ایل اے ملتان کو پیش نہیں کر رہی۔ گویا اب تک مفت کی جیل کاٹ رہا ہوں۔ اگر سزا مل جائے تو دن سزا میں شمار ہوں' مگر حاکمانِ وقت کو ایسی کوئی پرواہ نہیں' نہ ہی کوئی قانون ہے۔ نہ کوئی پوچھنے والا' کیا اس زندانی کے لئے کچھ کر سکتے ہیں؟ میں آپ کے اخلاقِ کریمانہ سے متوقع ہوں کہ آپ اس ضمن میں ذاتی دلچسپی لیں گے اور مکرم سید امین گیلانی صاحب کی رہائی کیلئے سرتوڑ کوشش کریں گے۔ زیادہ سلام عرض کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں آپکے جواب اور اقدام کا انتظار رہیگا۔ نیازمند: نعیم آسی

(۱۱)

۲۸/ جنوری ۱۹۸۲ء **(امین گیلانی کے بارہ میں شوریٰ میں آواز اٹھائیں)**

محترمی و مکرمی مولانا! سلام مسنون: ۱۔ آپکا والا نامہ ملا۔ تکلیف فرمائی کا دلی شکریہ' آپ مجھے ہمیشہ یاد رہتے ہیں۔ البتہ آپکی مصروفیات کے باعث زیادہ زحمت نہیں دیتا۔ ۲۔ سید امین گیلانی صاحب کیلئے آپ نے اور قاری صاحب نے جو سعی فرمائی اس کیلئے میں آپ دونوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ لیکن ابھی تک انکی رہائی نہیں ہوئی۔ اور بوجوہ اس کی توقع بھی کم ہے۔ سردست حکومت نہ مقدمہ چلائے گی' نہ رہا کرے گی' معافی نامے پر رہائی ہوسکتی ہے اور یہ سید صاحب نہیں کرینگے۔ بہتر ہوتا آپ شوریٰ میں یہ سوال اٹھاتے اور اگر اگلے اجلاس تک ان کی رہائی عمل میں نہ آئی اور مقدمہ بھی نہ چلا۔ تو پھر میں آپ سے توقع رکھوں گا کہ آپ اس کے خلاف اعلاء کلمۃ الحق کرینگے۔ یہ شرعاً اخلاقاً' قانوناً ہر اعتبار سے ضروری ہے۔ ۳۔ شوریٰ کا مزاج اور مقصد اور آپ کا مزاج اور مقصد دونوں سمجھتا ہوں اور آپکے لئے دعا کرتا ہوں۔ میں نے "علماء کی دستوری جدوجہد اور اسکے تقاضے" کے زیرعنوان "نوائے وقت" کو ایک طویل مضمون بھیجا ہے۔ خدا کرے چھپ جائے۔ آپکے پڑھنے کے لائق ہے۔ رائے گرامی سے مطلع فرمائیے گا۔ والسلام نیازمند: نعیم آسی

(۱۲)

۱۵/ فروری ۱۹۸۲ء **(مکاتیب امیر شریعت)**

محترمی و مکرمی مولانا! سلام مسنون: "الحق" کا تازہ شمارہ ملا۔ اس میں اپنے تاثرات دیکھ کر تعجب ہوا۔ میں نے اپنے خط پر لفظ "ذاتی" لکھ دیا تھا۔ یہ اشاعت کے لئے نہ تھا' بہرکیف آپ کی مرضی۔ ثانیاً اگر چھاپنا ہی تھا تو میری عبارت میں ردوبدل مناسب نہ تھا۔ غالباً مفہوم متاثر ہوا ہے اگر اس کا ازالہ ہوگیا ہو تو بڑا اچھا ہو۔ اپنی نئی کتاب "مکاتیبِ امیرِ شریعتؒ" کی دو جلدیں آپکی خدمت میں بھجواتا ہوں۔ براہ کرم "الحق" کی قریبی اشاعت میں اس پر اپنے تاثرات قلمبند فرمائیے۔ آپ کی رائے گرامی کا انتظار رہے گا۔ زیادہ سلام عرض کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ نیازمند: نعیم آسی

---

[1] معروف انقلابی شاعر سید امین گیلانی

(۱۳)

۸/مارچ ۱۹۸۲ء　(مجلس شوریٰ میں شمولیت اور قاری سعید الرحمان کا بیان)

محترم مولانا! سلام مسنون۔ کل ہی ایک رجسٹرڈ لیٹر آپ کو بھجوا چکا ہوں' اب دوبارہ فوراً لکھنے کا باعث یہ ہے کہ پچھلے دنوں قاری سعید الرحمٰن صاحب کا اخبارات میں یہ بیان چھپا پا تھا' کہ ہم شوریٰ میں جماعت کی اجازت سے گئے ہیں۔ مولانا عبید اللہ صاحب انور کی زیر صدارت لاہور میں منظوری دی گئی تھی' بعد میں مولانا عبید اللہ صاحب انور کا تردیدی بیان آ گیا' یہ غلط ہے' مگر آج ''نوائے وقت'' میں اٹک سے قاری سعید الرحمٰن صاحب کا پھر بیان آ گیا ہے۔ کہ ہم جمعیت کی اجازت سے گئے اور اجلاس کی صدارت عبید اللہ انور نے کی تھی۔ پوچھنا یہ ہے کہ امرِ واقعہ کیا ہے؟ براہ کرم حقیقت حال سے ضرور آگاہ فرمائیے۔　نیازمند: نعیم آسی

(۱۴)

۲۳/مئی ۱۹۸۲ء شب بارہ بج کر تیرہ منٹ　(علماء کی دستوری جدجہد اور اسکے تقاضے)

محترمی و مکرمی مولانا! سلام مسنون! پچھلے دنوں میں نے اپنا ایک مضمون (علماء کی دستوری جدوجہد اور اسکے تقاضے) آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا' میرے ایک کرم فرما اس کے طلبگار ہیں اور تقاضا شدید۔ بناء بریں آپ سے ملتمس ہوں کہ وہ میرے نام واپس بھجوا دیں۔ (اس تکلیف کی معافی چاہتا ہوں) ''مکاتیب'' پر ''الحق'' میں کچھ لکھئے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کی خدمت میں میرا سلام عرض کیجئے اور خصوصی دعا کی درخواست کیجئے۔ آج کل احتیاج بہت ہے۔　زیادہ سلام　نیازمند: نعیم آسی

(۱۵)

۵/جولائی ۱۹۸۲ء　(امیر شریعت کے خطوط کا تقاضا)

محترم مولانا! سلام مسنون۔　۱۔　اس سے پیشتر بھی ایک عریضہ لکھ چکا ہوں۔ مجھے اپنے آرٹیکل ''علماء کی دستوری جدوجہد'' کی اشد ضرورت ہے۔ براہ کرم اسے واپس بھیج دیں' ممنون ہوں گا۔　۲۔　''مکاتیب امیر شریعت'' پر ریویو کا منتظر ہوں۔ موقر ''الحق'' میں اسے بھی جگہ دیجئے۔　۳۔　آپ نے اپنے کسی مکتوب میں لکھا تھا کہ آپ کے پاس حضرت امیر شریعتؒ کے دو خط موجود ہیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی اگر تلاش کر کے اصل یا نقل مجھے روانہ فرما دیں۔　۴۔　''مکاتیب امیر شریعت'' کا ایک اشتہار بھجوا رہا ہوں اسے ''الحق'' میں شائع کروا دیں۔ اور اسکا بل میرے نام بھیج دیں' بل میں جس قدر رعایت ممکن ہو کر دیں۔　۵۔　پچھلے کچھ عرصہ سے ''الحق'' کی صورت نظر نہیں آئی۔ خیریت تو ہے؟　۶۔　مجلس شوریٰ کے تجربے کی بابت بھی کچھ لکھئے۔ کیسا رہا؟

امید ہے کہ رمضان بخیر گزر رہا ہوگا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور دعا کی درخواست بھی کریں۔

زیادہ سلام　نیازمند نعیم آسی

(۱۶)

۱۴/اکتوبر ۱۹۸۲ء　(فرزند کی ولادت)

محترم مولانا سمیع الحق صاحب! سلام مسنون۔ خدائے تعالیٰ نے آج اپنے فضل و رحمت کے ساتھ مجھ ناکارہ کو ایک چاند سا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ آپ سے اور خصوصاً شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ نومولود کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔ اللہ

تعالیٰ اس کو نیک نہاد اور عمر دراز عطا فرمائے اور خدمتِ دینِ متین کی توفیق ارزانی نصیب فرمائے۔ میں دائیں بازو کی کہنی زخمی ہو جانے کے باعث زیادہ لکھنے سے قاصر ہوں' بدخطی معاف فرمائیں۔ نیاز مند: نعیم آسی

(۱۷)

(ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کرنے والے جناب اسلم قریشی کے اغواء گمشدگی کا واقعہ ضیاء الحق کے نام مفصل رپورٹ)

سیالکوٹ۔ ۱۵/ جون ۱۹۸۳ء

محترم! سلام مسنون! برادرم اسلم قریشی صاحب[1] کے کیس میں اسقدر مصروف رہا کہ آپ کی توجہ اس نازک مسئلہ کی جانب مبذول نہ کرا سکا۔ ''چٹان'' (۲۱۔ مارچ) میں اس اغواء کی جملہ تفصیل چھپ چکی ہے۔ اس کی فوٹو کاپی منسلک ہے۔ ۳۰ مئی کو کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن مسٹر جی ایم پراچہ صاحب نے مجھ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ ''مجلس عمل'' برائے بازیابی مولانا اسلم قریشی' کی اجازت سے میں انہیں ملا۔ کوئی سوا گھنٹہ گفتگو ہوئی' وہ کسی طور اس اغواء کو قادیانیوں کا فعل ماننے کیلئے تیار نہ تھے۔ ان کا استدلال تھا'' قادیانیوں کو آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور یہ بات انہیں معلوم ہے' وہ یہ بات بھی جانتے ہیں کہ ملک میں ان کی تعداد کتنی کم ہے اور وہ یہ بھی جانتے ہیں اس ملک کی بہت بڑی اکثریت ان کے کس قدر خلاف ہے۔ پھر وہ ایسی حماقت کیونکر کر سکتے ہیں؟'' جب میں نے متعدد واقعات اور دلائل کے ساتھ ان کا رد کیا تو وہ کوئی جواب نہ دے سکے' مگر اپنی بات پر قائم رہے۔ قریشی صاحب کی بازیابی کے ضمن میں پولیس کا رویہ یہ رہا ہے کہ پہلے دو دن وہ ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کرتی رہی۔ اور جب چاروناچار ایف آئی آر درج کرنا پڑی تو تفتیش کا انداز یہ تھا کہ مولانا محمد علی کاندھلوی اور ''دارالعلوم الشہابیہ'' پر شک کیا گیا۔ پھر ان کے برادر نسبتی اور ہمزلف کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور مجبور کیا گیا' وہ ملک منظور الٰہی (مدعی مقدمہ ہذا) امیر بشیر احمد اور نعیم آسی وغیرہ کا نام ملوث کریں۔ رفیق قریشی نے نام زبانی بتا دیئے' شہادتی بیان میں نام نہیں ہے۔ مگر اس نے انکار کر دیا' ہم نے صدر ضیاء الحق صاحب کو جو مفصل رپورٹ ''مجلسِ عمل'' کی جانب سے روانہ کی ہے اس میں شہادتی دستاویز موجود ہے اور اس مکتوب کے بھی ہمراہ ہے' متعلقہ D.I.G نے ایک D.S.P کے ساتھ جھوٹ منسوب کر کے اپنی تفتیش کو معتبر ثابت کیا۔ یہ D.S.P. سیالکوٹ سے تعلق اور نہایت دیندار اور اچھی شہرت کے مالک ہیں انہوں نے اس جھوٹ کا بھانڈا پھوڑ دیا' اسی کی تفصیل بھی ہمراہ ہے۔ اسی طرح موجودہ تفتیش کے انچارج نے یہ بیان کیا کہ اسلم قریشی کی والدہ نے کہا ہے کہ وہ جاتے ہوئے گھر سے پاسپورٹ لے کر گئے تھے اس کی حقیقت ان کے بیان حلفی سے ظاہر ہے اور وہ بھی ہمراہ ہے' پولیس تفتیش کا رخ آج کل یہ ہے کہ ایک ایس پی چودھری بشیر احمد ''عمرہ'' کے نام پر قریشی صاحب کو ڈھونڈنے کیلئے سعودی عرب گیا ہوا ہے۔ اندریں حالت ہم بڑی مشکل اور پریشانی محسوس کر رہے ہیں اور بازیابی کا مسئلہ کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آتی پولیس ''مواحکے'' کا رخ کیوں نہیں کرتی؟ ''مجلس عمل'' کوئی ایک ماہ سے متعلقہ پولیس اور سول انتظامیہ کے اعلیٰ حکام سے تبادلہ کا مطالبہ کر رہی ہے۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ اگر پولیس

---

[1] سیالکوٹ کے اسلم قریشی ایف اے کرنے کے بعد اسلام آباد میں بطور الیکٹریشن ملازم ہو گئے۔ قادیانیوں کا گستاخانہ غلیظ لٹریچر پڑھ کر جذبات سے مغلوب ہو گئے۔ تیز دھار آلہ لے کر سیکرٹریٹ پہنچ کر مشہور قادیانی ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کیا جو کذاب مرزا غلام احمد کے پوتے تھے۔ اور اس وقت منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین تھے اور سقوط مشرقی پاکستان وغیرہ میں ان کا بڑا سازشی کردار سامنے آیا' مشہور مقدمہ چلا۔ راجہ ظفر الحق وغیرہ اہم وکلاء نے وکالت کی مگر ۱۵ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی جو عوامی دباؤ کے وجہ سے گھٹتی گئی اور دو سال آٹھ ماہ پندرہ دن بعد وہ رہا ہو گئے۔ اور سیالکوٹ میں مبلغ ختم نبوت کے طور پر کام کرتے رہے' کچھ عرصہ بعد درپردہ قادیانیوں کی سازش سے اغوا ہو گئے۔ جس سے مسلمانوں میں تشویش پھیل گئی' احتجاج کا سلسلہ شروع ہوا' ہم نے بھی سینیٹ میں مسئلہ شدت سے اٹھایا' کئی خطوط میں اس مسئلہ کا ذکر ہے۔

فریق ہے تو بھی کامیابی ممکن نہیں اور اگر واقعی ناکام ہو چکی ہے تو بھی یہ کسی نئی تفتیشی ٹیم کو کامیاب ہونے نہیں دے گی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پولیس کیس کا پتہ چلا چکی ہے مگر سکوت کی ہدایت پر خاموشی ہے' کیونکہ 'کیس' ظاہر کرنے سے ملک میں شدید رد عمل ہو سکتا ہے کیونکہ تہہ منظر میں قادیانی ہی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ آپ براہ کرم اپنے تعلقات کو استعمال میں لا کر ہماری مدد فرمائیں۔ اس کیس کو لٹکانا بہر صورت حکومت کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ کم از کم متعلقہ ایس پی۔ ڈی آئی جی' ڈپٹی کمشنر اور کمشنر حکومت کو فوراً تبدیل کر دینے چاہئیں تا کہ عوام کسی قدر راحت محسوس کریں۔ زیادہ سلام۔ امید ہے کہ رمضان بخیر گزر رہا ہوگا۔ نیاز مند دیرینہ: نعیم آسی۔ وزیر پورہ

(۱۸)

سیالکوٹ۔ ۲۴/جولائی ۱۹۸۳ء (مولانا تقی عثمانی کے نام مضمون واحد)

مہربانی! سلام مسنون۔ اسی تحریر کے ساتھ مکرم تقی عثمانی صاحب کے نام بھیجے جانے والے خط کی فوٹو کاپی منسلک ہے' مضمون واحد ہے' مولانا اسلم قریشی صاحب کا کیس آپ کی خصوصی توجہات کا متقاضی ہے' اس کی عملی صورت مولانا کے نام خط میں تفصیل کے ساتھ آ گئی ہے۔ اس ضمن میں حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست کریں' زیادہ سلام۔ نیاز مند قدیم: نعیم

(۱۹)

سیالکوٹ۔ ۲۴/ستمبر ۱۹۸۳ء (دارالعلوم پہنچنے کا ارادہ شیخ الحدیث کے بارہ میں یادداشتیں)

محترمی مولانا! میں انشاء اللہ ۲۸ ستمبر کو یہاں سے چل کر راولپنڈی پہنچوں گا' رات وہاں رہ کر انشاء اللہ اگلے روز جمعرات کی صبح آپ کے ہاں پہنچ جاؤں گا' دارالعلوم پوری طرح دیکھنے کا ارادہ ہے' میں اس پر ایک فیچر لکھنے کا خیال رکھتا ہوں' حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کے بارے میں بھی کچھ یادداشتیں لینے کا ارادہ ہے' اگر آپ حضرت کا Data لکھ رکھیں تو زیادہ بہتر ہو' حضرت مولانا عزیز گل صاحب کی زیارت ہو سکتی ہے؟ اگر ممکن ہو تو حضرت امیر شریعتؒ کے خطوط بنام حضرت مولانا مدظلہ' نکال رکھیں یہ بھی میرے کام آئیں گے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: نعیم آسی

(۲۰)

سیالکوٹ۔ ۱۵/اکتوبر ۱۹۸۳ء (حاضر ہونے کیلئے تاریخ دیں)

محترمی مولانا! سلام مسنون۔ آپ کا مکتوب اور تار دونوں بروقت مل گئے تھے' اور میں نے جواب بھجوا دیا تھا' کیم اور دو کو ایک ضروری شادی میں شرکت کے باعث میں حاضر ہونے سے قاصر تھا۔ اور اسی باعث میں نے کوئی اور تاریخ مانگی تھی' تادم تحریر اطلاع سے محروم ہوں۔ آپ کو میرا خط ملا یا نہیں؟ حضرت والد کو میرا سلام کہیں۔ اور اس خط کی رسید سے مطلع فرمائیں۔ نیاز مند: نعیم آسی

(۲۱)

۱۵/اکتوبر ۱۹۸۳ء (کوہکن نے کوہکنی سے ہاتھ اٹھا لیا)

مہربانی! سلام و تحیہ فراواں: ابھی آپ کے والا نامہ پہنچے' ابھی جواب لکھتا ہوں' آپ کا مشورہ قبول نہیں۔ اور آنے کی غایت سر پہلو تھی' میں نے بوجوہ ایک ہی رخ ظاہر کیا' دل جو اکوڑہ کی جانب متوجہ ہوا تو اس میں اس اندرونی تعلق کا دخل تھا جو مجھے حضرت مدظلہ' سے ہے اور غالباً انکی بیماری ہی اسکا باعث بنی۔ جسکا مجھے پتہ نہ تھا۔ اندریں صورت ان دنوں ہی حاضری ضروری سمجھتا ہوں تا کہ حضرت والد کی عیادت کا

شرف حاصل کرسکوں' لہٰذا آپ کوئی سا ایک دن مقرر کردیں۔ 'کوہکن' نے 'کوہکنی' سے ہاتھ اٹھالیا ہے۔ کیونکہ مزدور کیلئے بوجھ اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔ کل ہی انہیں خط لکھا ہے' آپکو کیونکر پتہ چلا کہ کوہکن میں ہوں؟ جواب لکھئے' اور شتاب لکھئے۔ انتظار کھینچتا ہوں۔ نیاز آگین نعیم آسی

(۲۲)

(دوسرے بیٹے کی ولادت)

۱۹/نومبر ۱۹۸۳ء۔ بارہ بج کر چالیس منٹ

محترمی ومکرمی مولانا! سلام مسنون: ایک عریضہ لکھا تھا' جواب سے محروم رہا۔ شاید پہنچا نہ ہو' یا شاید مجلس شوریٰ کا اجلاس روگ بن گیا ہو۔ بہرکیف جواب کا انتظار کرتا ہوں۔ یہ سطور آپ کو ایک اچھی خبر سنانے کی غرض سے لکھ رہا ہوں' خدا تعالیٰ نے مجھ ناکارہ کو اپنے فضل ورحمت کے ساتھ دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود آج گیارہ بج کر دس منٹ پر آیا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں سلام عرض کریں اور اس کیلئے دعا کی درخواست کیجئے اور خود بھی دعا فرمایئے' ہنوز نام تجویز نہیں ہوا۔ فوراً ہی خط لکھ رہا ہوں۔

زیادہ سلام نیاز مند: نعیم آسی

(۲۳)

(قادیانی عبادت گاہ کی آتشزدگی کا جھوٹا مقدمہ)

۱۲/مئی ۱۹۸۴ء

محترمی ومکرمی مولانا! سلام وتحیۃ! میں آپ کے ہاں آتا آتا جیل چلا گیا۔ ۲۲۔۲۳ کی درمیانی رات تین بج کر دس منٹ پر گرفتاری عمل میں آئی اور ۲۸ کو ضمانت پر رہائی ہوگئی۔ دو باتوں کا افسوس رہا۔ ایک مدت بہت مختصر رہی' گویا آکے بیٹھے بھی نہ تھے کہ نکالے بھی گئے دوسرا مجھ پر ایک قادیانی عبادت گاہ کی آتشزدگی کا سراسر جھوٹا مقدمہ بنایا گیا' خود اے ایس پی نے مجھ سے کہا کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا حکم تھا کہ اس شخص کو بہرصورت ۳۰ تک ''لاک اپ'' میں رکھو۔ اور ہم آتشزدگی کی آڑ میں آپ کو لے آئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہرصورت خدا نے قوم کو کسی بھی ابتلا میں ڈالے بغیر سرخروئی دی' صدر مملکت نے نہایت ہوشمندی اور تدبر کا ثبوت دیا اور صورت حالات کو بگڑنے سے بچالیا۔ دعا کرتا ہوں کہ اسی طرح مولانا قریشی کا کیس بھی برآمد ہو اور میری رائے میں اب اس اغواء کے ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دینا خود حکومت کے مفاد میں زیادہ ہوگا۔ قادیانی زخمی سانپ کی طرح اندر ہی اندر سازش کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔ ان کا سر کچلنا ضروری ہے۔ امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں' حضرت والا کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست کریں۔ نیاز مند: نعیم آسی

(۲۴)

(مولانا سلطان محمود ناظم کی تعزیت O قادیانیت کے بارہ میں میجر امیر افضل کے اشارات)

۲۴/جون ۱۹۸۴ء ۲۴ رمضان المبارک

محترمی ومکرمی مولانا! سلام وتحیۃ ''الحق'' پہنچا۔ حضرت مولانا سلطان محمود کی رحلت اور دارالعلوم کے ساتھ ان کے تعلق اور آپ کی ان کے ساتھ محبت کا اندازہ ہوا۔ تعزیت مسنونہ قبول فرمایئے۔ مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ میجر امیر افضل صاحب نے ''قادیان سے اسرائیل تک'' کے بارہ میں جو اشارات کئے ہیں ان سے کہیے کہ ان کی تفصیل لکھیں' خصوصاً قادیانی حکام (جیسے ایم ایم احمد وغیرہ) اپنے مناصب اور اختیارات کا کیونکر استعمال کرتے رہے؟ یہ ''درپردہ'' واقعات ضرور منکشف ہونا چاہئیں۔

میں ۱۰ جولائی سے اگست کی پانچ چھ تک فارغ ہوں' آپ کا کیا شیڈول ہے؟ کوئی سے دو ایک دن دیں۔ (جمعہ بیچ میں نہ آئے تو بہتر ہے) حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کی زیارت اور آپ سے ملاقات کی دیرینہ خواہش و آرزو ہے۔ دارالعلوم بھی دیکھنا چاہتا ہوں' اور اگر ممکن ہو تو آپ کی معیت میں حضرت مولانا عزیر گل مدفیوضہم کی زیارت بھی مطلوب و مقصود ہے۔ جواب سے مطلع فرمائیں۔ میں نے پیشتر ازیں ایک عریضہ بھیجا تھا جس میں میری گرفتاری کی خبر بھی تھی' آپ تک پہنچایا نہیں؟ رسید کی اطلاع نہ ہوئی۔ حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں دعا کی درخواست کیجئے۔ آپ کا رمضان خوب گزر رہا ہوگا' سنتا ہوں پشاور میں گرمی زیادہ ہوئی ہے۔ ''رمضان'' خود بھی ''گرم'' ہے اوپر موسم گرما ہے۔ توفیق ایزدتعالیٰ سے کام نکل رہا ہوگا؟ زیادہ سلام آپ کا مخلص: نعیم آسی

(۴۵)

۲۶ فروری ۱۹۸۵ء (قومی اسمبلی کیلئے شیخ الحدیث کی کامیابی حسب روایت اعلاء کلمۃ الحق)

مکرمی و محترمی مولانا! سلام مسنون۔ ٹیلی ویژن پر حضرت والا کی کامیابی کا سنا' دلی خوشی ہوئی۔ مجھے حضرت کی کامیابی کا پہلے ہی اندازہ تھا' دلی مبارکباد قبول فرمایئے' جیسی بھی اسمبلی بنی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے حضرت مولانا کو حسب روایت اعلاء کلمۃ الحق کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اور ملک و ملت کیلئے اس قومی ادارے کو نافع و مفید بنائے۔ حضرت والا کی خدمت میں ہدیہ تہنیت اور سلام عرض کیجئے۔ اخلاص مند نعیم آسی

(۴۶)

(خان غازی کابلی کے نام مراسلہ)

محترمی و مکرمی! سلام مسنون! جناب خان کابلی صاحب[1] کا ایڈریس ''الحق'' میں شائع ہوا' تلاش بسیار کے باوجود وہ مجھے نہیں مل سکا ہے۔ میں ان کے نام لفافہ اسی عریضہ کیساتھ آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں۔ ازراہ کرم لفافے پر ان کا پتہ لکھ کر حوالہ ڈاک کر دیں۔ اس تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ حضرت مولانا مدظلہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ اس دفعہ موسم گرما کی تعطیلات میں شاید میرا پروگرام پشاور آنے کا بنے۔ اگر میں آیا تو آپ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(نوٹ) ان کے پتے سے مجھے بھی مطلع فرمائیں۔ والسلام نعیم آسی

(۴۷)

وزیر پورہ' سیالکوٹ (عبوری آئین ۸۱ء کی (۱۰۶) کی تنسیخ قادیانی سازش۔ فوری نوٹس لینے کا مشورہ)

محترم و مکرم مولانا سمیع الحق صاحب! سلام رحمت۔ بہت دنوں کے بعد حاضر خدمت ہو رہا ہوں۔ ''عبوری آئین ۱۹۸۱ء' آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ قادیانیوں کے سلسلہ میں ۱۹۷۳ء کے آئین کی دفعہ (نمبر ۱۰۶) جس میں قادیانیوں کو بالتصریح غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا کینسل کر دی گئی ہے' اور غضب خدا کا یہ اقدام نفاذِ اسلام کی آڑ لیکر کیا گیا۔ براہ خدا اس کا فوری نوٹس لیجئے۔ آپ کا فرض آپ کو پکار رہا ہے۔ زیادہ سلام۔ امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ نیازمند نعیم آسی

---

[1] خان غازی کابلی دہلی جن کے مکتوبات کے حاشیہ میں حالات درج ہیں۔

نعیم احمد۔ جامعہ تعلیمات اسلامیہ، فیصل آباد

(شیخ عبداللہ الزائد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے دورۂ حقانیہ کا پروگرام)

محترمی و مکرمی سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! آپکو اطلاع کرتے ہوئے ہم خوشی محسوس کررہے ہیں کہ آپکی حسب خواہش آپکے ادارہ دارالعلوم حقانیہ کا نام محترم مہمان فضیلۃ الدکتور عبداللہ بن عبداللہ الزائد نائب رئیس الجامعۃ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورہ کے پروگرام دورۂ پاکستان میں شامل[2] کرلیا گیا ہے چنانچہ آپ کے ادارہ کیلئے پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

۲۹ نومبر بمطابق یکم صفر بروز اتوار آپ کے مدرسہ دارالعلوم حقانیہ میں تشریف لائیں گے۔ والسلام نعیم احمد

☆☆☆

مولانا محمد نعیم اللہ فاروقی۔ لاہور

اکتوبر ۱۹۸۷ء (علماء صنعت وحرفت اور انگریز کی عیاری)

ابھی تھوڑی دیر قبل ماہنامہ الحق کا تازہ شمارہ موصول ہوا فہرست سے معلوم ہوا کہ اس مرتبہ علامہ سمعانی سے ملاقات کی نویں قسط بھی شامل اشاعت ہے۔ باوجودیکہ دو روز سے علیل ہوں اور ہمہ وقت بستر پر لیٹا رہتا ہوں پھر بھی گزشتہ سال ماہ نومبر کی آپکے ساتھ ایک نشست بصورت مطالعہ مضمون میں حضرت علامہ کے تعارف نے عجیب کیفیت پیدا کردی جس ماہنامہ میں بھی حضرت علامہ سے ملاقات کا تذکرہ پڑھ لوں جب تک اس کا مطالعہ نہ کرلوں چین نہیں آتا چنانچہ اب بھی ایسے ہی ہوا اگرچہ بیماری کی وجہ سے حرف آنکھوں کے سامنے ناچتے نظر آتے تھے۔ پھر بھی بکوشش تمام اس کا مطالعہ کرہی لیا۔ اللہ تعالیٰ مولانا عبدالقیوم حقانی کو جزائے خیر دے کہ اکابرین سے بیٹھے بٹھائے ملاقات کرادیتے ہیں۔

یہ بات ایک حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے میں مختلف پیشوں کی تذلیل، تحقیر ایک عام وطیرہ بن چکی ہے اور اسی پر ذات پات کا انحصار سمجھا جاتا ہے۔ ایک سرکاری شکل دیکھنے کا اتفاق ہوا تو کسی کے ساتھ قوم موچی لکھا ہوا ہے اور کسی کے ساتھ قوم ترکھان (بڑھئی) کسی کے ساتھ قوم ماچھی (تنور پر روٹی پکانے والا) لکھا ہوا ہے اس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ اب عزت وذلت کا مدار علم وفضل اور کمالات پر نہیں رہا بلکہ ذات پات اور پیشے پر رہ گیا۔ اور یہ بات مفید نہیں بلکہ انگریزی دور کی اس مسل میں جہاں مندرجہ بالا پیشہ ور حضرات کو کمی لکھا گیا۔ وہاں مولوی حضرات کو بھی اسی کیوں کے شعبہ میں درج کیا گیا۔ پڑھ کر دم بخود رہ گیا۔ کہ اس انگریز مکار نے جہاں دیگر پیشہ ورانہ کاموں کو عزت وذلت کا مدار بنادیا وہاں علماء وفضلاء کو بھی اسی وجہ میں رکھ کر دنیاداروں کی نگاہوں میں علم وفضل کی خدمت کو ایک ذلیل اور حقیر کام کی حیثیت سے پیش کیا۔ فالی اللہ المشتکی۔ احقر بھی اپنی جمعہ کی تقریروں میں انگریز کے اس مکروفریب کا پول کھولتا رہتا ہے، شاید اسی پروپیگنڈے کا اثر ہے کہ آج بھی پڑھے لکھے لوگ علماء سے استفادہ سے ہچکچاتے ہیں اور انہیں ذلیل طبقہ میں شمار کرتے ہیں۔ آپ کے اس سلسلہ مضامین سے توقع ہے کہ قارئین کے قلوب میں حاملین پیشہ علماء کا تذکرہ پڑھ کر علماء کی عظمت پیدا ہوگی۔ محمد نعیم اللہ فاروقی، خطیب مسجد زینب لاہور

۱۔ حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندی چکوال کے خصوصی مسترشدین اور مجازین میں سے ہیں۔

۲۔ ان کی آمد کی تفصیلات عرب ممالک کے مکتوبات میں ملاحظہ ہوں۔

محترم نعیم صدیقی[1] ماہنامہ سیارہ ترجمان القرآن لاہور

(۱)

(الحق کا دور نو مبارک ہے بطور خاص استفادہ کرتا ہوں ۱۰راگست ۱۹۶۷ء

○ مثبت علمی سرمایہ فتنہ ہائے رنگارنگ کا رد ○ ایک اچھا آئیڈیل)

محترمی ومکرمی حضرت مولانا! السلام علیکم۔ ماہنامہ الحق کا تازہ شمارہ کل ملا۔ ایک حصہ کل ہی پڑھ لیا۔ بقیہ زیر مطالعہ ہے۔ الحق کا یہ دور نو بڑا مبارک ہے۔ جن دینی رسائل سے میں بطور خاص استفادہ کرتا ہوں۔ اس میں الحق شامل ہے۔ تبصرہ لکھنے میں کوتاہی اسلئے ہورہی ہے۔ کہ بے شمار رسائل کا یہ حق مجھ پر واجب ہے۔ اور جب کبھی ان کا خیال کرتا ہوں تو صحت جواب دے جاتی ہے۔ نیز اوراق سیارہ کی تنگ دامانی رکاوٹ بن جاتی ہے۔

ادار یہ کے علاوہ بھی آپ نے جتنے مضامین جمع کیے ہیں۔ وہ مثبت علمی سرمایہ بھی رکھتے ہیں اور ارد گرد پھیلے ہوئے فتنہ ہائے رنگارنگ کا رد بھی کرتے ہیں۔ اتفاق سے اس وقت میں "امام شافعی اور شعر" کا مضمون دیکھ رہا ہوں۔ اور طبیعت بہت متاثر ہے۔

الحق میرے نقطۂ نظر کے مطابق دینی جرائد کے لئے ایک اچھا نمونہ ہے۔ کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ داعیان حق آپس میں متصادم نہ ہوں اور علمی سطح سے ذرا بھی نیچے کی زبان استعمال نہ کریں۔ اس کے ساتھ آپ نے طباعتی معیار بہت ہی اچھا بنادیا ہے۔ مبارکباد!

آپ چاہیں تو یہ سطور شائع کر سکتے ہیں ورنہ ضروری نہیں۔ نعیم صدیقی مدیر "سیارہ" لاہور

(۲)

(ارباب علم وکمال اور پیشہ رزق حلال ○ اکوڑہ خٹک سے اقامت دین اور بہبود ملت کی کوششوں کا اعتراف)

مئی ۱۹۸۹ء

محترم مدیر الحق۔ مؤتمر المصنفین کی تازہ اشاعت ''ارباب علم وکمال اور پیشہ رزق حلال'' موصول ہوئی۔ شکریہ کہ آپ نے اس قابل سمجھا کہ میں اس کا مطالعہ کروں۔ جہاں تک آپکے ادارہ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مرحوم ومغفور اور مولانا سمیع الحق صاحب کی علمی و دینی خدمات کا تعلق ہے اور اکوڑہ خٹک کے علمی مرکز اور مجلہ ''الحق'' کی طرف سے اقامت دین اور بہبود ملت کی کوششوں کا معاملہ ہے راقم الحروف مدت سے اس سارے سلسلے کا معترف اور خیر خواہ رہا ہے۔ اس پہلو سے آپ کی طرف سے تاکید مزید کا ہونا سرمایہ سعادت ہے۔ میں نے دو چار مقامات نکال کر جلد جلد دیکھے (وہ جو ہنڈیا کا پہلا ذائقہ چکھنے کی کوشش ہوتی ہے) بہت متاثر ہوا۔ موضوع اچھا اور مواد جمع کرنے کا کمال۔ تبصرہ کیا تعارف اور سطور اعتراف ضرور لکھوں گا۔ بالکل آپ کا حق ترجیح ملحوظ ہے۔

جناب نعیم صدیقی مدیر ماہنامہ ''ترجمان القرآن'' منصورہ، لاہور

---

[1] جماعت اسلامی کے اولین اساسی دعاۃ میں سے تھے، ماہنامہ سیارہ وغیرہ کئی رسائل ومجلات اور صحافتی میدانوں میں کام کیا۔ شاعری کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے لاہور کے زمانہ طالب علمی میں دو چار ملاقاتوں کا موقع ملا آخر میں جماعت اسلامی کے نئے انداز کے تنظیمی اور سیاسی طریق کار سے اختلاف کی وجہ سے دور دور رہے۔

مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی ؒ[1]

(قاری محمد طیب کی حقانیہ آمد پر کسی کی غلط بیانی کی تردید)

۱۵ نومبر ۱۹۵۸ء

برخوردار طول عمرہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، امید ہے ہر طرح خیریت سے ہونگے، روانگی کے وقت اسٹیشن پر جو وعدہ کیا تھا یار ہا لیکن ایفاء کی توفیق نہ ہوئی۔ جامعہ اسلامیہ والوں کا کارنامہ[2] نظر سے گزرا۔ دار العلوم اسلامیہ لاہور کی خصوصی دعوت پر جانا ہوا تو ترجمان اسلام کا وہ پرچہ ساتھ لیتا گیا۔ قاری طیب صاحب دام لطفہ کو دکھلایا۔ تو حیران ہوئے میں نے عرض کیا کہ اس کا تدارک ضروری ہے فرمایا کہ کیا صورت ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں چند سوالات لکھتا ہوں آپ اس کا جواب تحریر فرما دیں۔ جو کہ سوال و جواب کی شکل میں ترجمان اسلام میں مطیع الحق کے فرضی نام سے شائع کرادیا گیا ہے۔ اصل جواب میرے نام سے مرحمت فرمادیا ہے جو کہ بغرض ثبوت آپکو روانہ کررہا ہوں۔ اپنے والد ماجد مدظلہ کی خدمت میں پیش کردیں۔ اور میرا سلام بھی عرض کردیں اور دعا کی درخواست بھی پیش کردیں۔ اور اپنی اور دیگر ضروری حالات سے مطلع فرماتے رہیں۔ آپکو لکھنے کی عادت ہو جائے گی۔ اس جواب پر جامعہ اسلامیہ والوں کے تاثرات بھی ضرور تحریر فرمائیں فرضی نہ ہوں واقعی ہوں آپکے نہ ہوں بلکہ انکے ہوں۔ واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد منڈی بہاؤالدین

☆☆☆

سید نفیس الحسینی شاہ[3] جامعہ مدینہ لاہور

(۱)

(طبیعت ملاقات کی متقاضی ہے ○ علماء احناف کا تذکرہ حدائق الحنفیہ ○ مولانا تقی عثمانی کا ذکر)

۹ شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے مزاج عالی بخیر ہوں گے۔ ایک عرصہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اب طبیعت متقاضی ہے۔ آج کراچی جا رہا ہوں ایک ہفتہ بعد واپسی ہوگی۔ اس وقت ایک نہایت قیمتی کتاب "حدائق الحنفیہ" ارسال کی جارہی ہے ہمارے محترم و مخلص دوست ڈاکٹر خورشید احمد خان صاحب نے اسے مرتب کیا اور مفید حواشی سے کتاب کو مفید تر بنادیا ہے اور خود ہی اسے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب تبصرہ کے لئے پیش خدمت ہے۔ خصوصی توجہ فرمائیں۔ کتاب کا استحقاق بھی واضح ہے۔ محترم مولانا محمد تقی عثمانی صاحب (آپ کے ساتھی) اسلام آباد پہنچ گئے اللہ تعالیٰ انہیں مزید درجات سے نوازیں۔ حضرت والا کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے اور دعا کی درخواست طالب دعا احقر نفیس جامعہ مدینہ۔ کریم پارک لاہور

---

[1] حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی ؒ مشاہیر علماء اور جنگ آزادی میں نمایاں حصہ لینے والے علماء حق میں سے تھے، اکابر علماء کے ساتھ ہمیشہ تعلق رہا۔ ردقادیانیت کے سلسلہ میں حضرت شاہ صاحب کشمیریؒ کے ساتھ بھی کام کیا۔ لدھیانہ کے معروف خاندان کے رکن رکین تھے، پرجوش خطابت کا ملکہ خدا نے دیا تھا۔ غالباً دیوبند کے زمانہ سے حضرت شیخ الحدیث سے دلی روابط پیدا ہوئے تھے۔

[2] اسکی تفصیل قاری محمد طیبؒ کے مکتوبات کے کسی حاشیہ میں درج ہے۔

[3] اپنے وقت کے مشہور خطاط سید نفیس الحسینی لاہور نفیس رقم اور حضرت رائے پوری قدس سرہ سے وابستہ سلسلہ کے اس وقت کے شیخ طریقت، خاندان سید احمد شہید سے گہری وابستگی۔ ناچیز کی درخواست پر "الحق" وغیرہ کے لئے سخت مصروفیات میں وقت نکال لیتے تھے۔

(۲)

۳صفر المظفر ۱۴۰۲ھ (کتاب پر تبصرہ کیلئے یاددہانی)

بخدمت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم سلام مسنون! بفضلہ تعالیٰ جناب والا بعافیت ہوں گے۔ عرض حال یہ ہے کہ میرے ایک مخلص دوست نے چند ماہ پیشتر "حدائق الحنفیہ" کے نام سے علماء احناف کا ایک تذکرہ شائع کیا تھا۔ جناب کی خدمت میں بھی اس کا ایک نسخہ تبصرہ کے لئے بھیجا گیا تھا۔ تاحال تبصرہ نظر سے نہیں گزرا۔ براہ کرم توجہ فرمائیں۔ کبھی لاہور تشریف لایئے تو ضرور قدم رنجہ فرمایئے۔

دعاؤں کا محتاج نفیس الحسینی جامعہ مدینہ لاہور

(۳)

۱۴/ اگست ۱۹۸۲ء (الحق کیلئے کاتب کی تلاش)

حضرت المخدوم مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے مزاج عالی بفضلہ تعالیٰ بخیر ہوگا۔ آج چودہ اگست ۱۹۸۲ء کو سوا گیارہ بجے جناب کے معتمز قاصد تشریف لائے۔ حالات معلوم ہوئے پیشتر ازیں بھی جناب کا والا نامہ اسی سلسلے میں موصول ہوا تھا۔ ایک نام میرے ذہن میں پختہ ہوا ہے۔ موصوف ایک گاؤں[1] میں رہتے ہیں۔ انہیں بلا کر بات پختہ کرنی ہے۔ آج مدرسہ میں چھٹی ہے۔ ان کا لڑکا یہاں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ کل وہ آئے گا تو پھر اسے واپس بھیجنا ہوگا تاکہ ان کو ساتھ لائے۔ بہرحال ان شاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔ ہفتہ رواں کے اندر اندر کوئی صاحب آپ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ حضرت والد مدظلہ کی خدمت میں ناچیز کا سلام اور دعا کی درخواست پیش کر دیجئے۔ احقر نفیس

(۴)

۸ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ (مسلک اہل سنت دیوبند کی اشاعت کیلئے مکتبہ مدنیہ کا قیام)

مکرم و محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ امید ہے جناب والا بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہوں گے۔ عرض حال یہ ہے کہ میرے مخلص احباب نے "مکتبہ مدنیہ" کے نام سے مکتبہ قائم کیا ہوا ہے۔ بڑے اخلاص سے مسلک اہل سنت دیوبند کی اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ کی خدمت میں الحق کے لئے ایک اشتہار بھیج رہے ہیں۔ جناب والا شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔ اشتہار کے نرخ میں مناسب رعایت بھی فرما دیجئے۔ مہربانی ہوگی۔ حضرت والا دامت برکاتہم کی خدمت میں سلام مسنون اور دعا کی درخواست ہے۔ سید نفیس الحسینی

(۵)

(حضرت اخوند صاحب سوات پر مضمون)

محب گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! "حضرت اخوند صاحب سوات" قدس سرہ پر ایک مضمون ارسال خدمت ہے۔ امید ہے اس سے کچھ سرخروئی کی شکل نکل آئے گی۔ حضرت والد کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیجئے۔ دیگر عزیزی خالد محمود کیلئے دعائے خیر۔ احقر نفیس

---

[1] الحق اور مطبوعات کی کتابت کے سلسلہ میں شاہ صاحب سے ایک اچھے شاگرد کا کہا گیا تھا۔

(۶)

(پنجاب یونیورسٹی میں مولانا ابوالحسن علی ندوی پر مقالہ)

محب گرامی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' امید ہے مزاج عالی بخیر و عافیت ہوں گے۔ حامل عریضہ میرے عزیز دوست جناب محمد ارشد ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی سے ''حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی'' پر مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کی ہے۔ میرے نہایت ہی مخلص دوست ہیں۔ کبھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو خصوصی توجہ فرماتے رہیں۔ ممنون رہوں گا۔

احقر نفیس ۳/۷۷اکریم پارک لاہور ـــ فون:۲۰۰۱۸۹

(۷)

۴صفر ۱۴۲۴ھ   (مولانا حبیب اللہ کی سفارش)

گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! حامل ہذا مولانا حبیب اللہ آپکی شفقت کے امیدوار ہیں، براہ کرم انہیں موقع عنایت فرمائیں۔ جید عالم دین ہیں۔   احقر: نفیس الحسینی

☆☆☆

پیر محمد نقیب الرحمٰن[1] عیدگاہ شریف راولپنڈی

(۱)

۱۵ مئی ۲۰۰۰ء   (۲۰۰۰ء انٹرنیشنل میلاد النبی کانفرنس)

Honourable Janab Maulana Samiul Haq Sahib

Akora Khattak Distt Peshawar.

Subject: <u>2000 INTERNATIONAL MILAD-UN-NABI (SAW) URS CELEBRATIONS AT EIDGAH SHARIF, RAWALPINDI, PAKISTAN.</u>

Excellency,   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

With all humility, it is my profound privilege to extend an invitation to your Excellency to bless with your participation in the International Milad-un-Nabi (SAW) URS celebrations being held at Eidgah Sharif Rawalpindi on 8th June, 2000.

This will be 103rd year since these celebrations were held at Darbar-i-Aalia,

---

[1] پیر نقیب الرحمٰن خانقاہ عیدگاہ شریف راولپنڈی کے پر جوش فعال اور سرگرم شخصیت جو بزرگان عیدگاہ کی دعوتی روحانی سرگرمیوں کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

Eidgah Sharif, Rawalpindi. We are disciples of Naqash-bandi order of soofism and Darbar-i-Aalia is serving the cause of Islam for the last two centuries. Under the instructions of our Spiritual mentor, Hazrat Hafiz Abdul Karim (RA) Milad-un-Nabi (SAW) URS is celebrated on 8th June every year since 1898. Thousands of disciples from all over Pakistan and abroad participate in the sacred deliberations to pray and to pay homage to the Holy Prophet (SAW).

Darbar-i-Aalia, Eidgah Sharif is a torch bearer of unity amongst millat-e-Islamia. The forthcoming celebrations will provide an invaluable opportunity to deliberate on steps necessary for ushering in of Islamic Renaissance and for strengthening spiritual, moral, social and economic fabric of the Muslim Society. Leading personalities of Islamic world, scholars and intellectuals, envoys of Muslim countries and Muslims from all over the world have been invited to grace theblessed occasion and are expected to participate.

The programme of URS Celebrations is enclosed. Kindly grace the memorable occasion with your presence and confirm your participation.

With warm wishes and highest regards,

Your sincerely, Faqir Muhammad Naqib-ur-Rehman

(۲)

محمد نقیب الرحمٰن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اَلصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا حبیب اللہ

مخلصی ومحبی فی اللہ جناب مولانا سمیع الحق صاحب السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

شہنشاہ دوعالم سید الانس والجن سید الاولین والآخرین صاحب العز والجاہ راحۃ الملاء الاعلی ملک الدنیا والاخرہ حبیب رب العالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے احکام کو اپنائیں اور اپنے دل کو خالق جل جلالہ کی یاد سے آباد ومسرور رکھیں۔

شہنشاہ کل عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے 105 سالہ عرس پاک کی تقریبات انشاء اللہ تعالیٰ 8 جون 2002ء بروز ہفتہ کو منائی جارہی ہیں اس روحانی محفل پاک میں شرکت فرما کر روحانی تسکین حاصل کریں۔

والسلام من فقیر محمد نقیب الرحمٰن

سجادہ نشین دربار عالیہ محمدیہ ﷺ عیدگاہ شریف راولپنڈی

(۳)

(دربار رسالت میں حاضری اور پرخلوص دعائیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم . نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محترمی ومکرمی سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور شہنشاہ کل عالم حضرت محمد ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے فقیر کو دربار رسالت مآب ﷺ میں ایک بار پھر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔فقیر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے۔کہ اللہ جل جلالہ آپ کو بھی دربار رسالت مآب ﷺ کی حاضری اور عمرے کی سعادت نصیب فرمائے۔آپکی دینی اور دنیوی معاملات میں رہنمائی اور مدد فرمائے۔اس نازک گھڑی میں جبکہ امت مسلمہ کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے فقیر اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا گو ہے کہ وہ اپنے خاص فضل وکرم اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے مسلمانان عالم میں اتحاد ویگانگت پیدا کرے۔تا کہ وہ ہنود و یہود کی باہمی سازشوں سے محفوظ و مامون رکھے۔اور تا قیامت یہ عظیم ملک قائم ودائم رہے اور دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔آمین ثم آمین۔آپ کے اہل وعیال اور عزیز واقارب کو سلام

والسلام: محمد نقیب الرحمٰن عیدگاہ شریف راولپنڈی حال مدینہ المنورۃ

(۴)

۶ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

(مدینہ منورہ سے خط دعائیں اور پیغام)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ کریم

محترمی ومکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔الحمد للہ۔فقیر اللہ سبحانہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے اس وقت دربار رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہے۔اور آپ کے لئے۔آپکے اہل وعیال،اہل وطن اور عالم اسلام کیلئے دعا گو ہے۔کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اسلام کی صحیح روح جو امن،سلامتی،بھائی چارہ،صبر وتحمل،رواداری برداشت اور ایثار وقربانی کا درس دیتی ہے۔اس کو صحیح طور پر سمجھنے اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔تا کہ ہم اپنے اعلیٰ اخلاق کے ذریعے دوسروں تک دین اسلام کا صحیح پیغام اور ایک اچھا تأثر دے سکیں۔اسلام دین قدرت اور دین رحمت ہے۔اور اللہ کریم نے حضور ﷺ کو کسی ایک نسل یا قوم کیلئے نہیں بلکہ تمام جہانوں کیلئے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔اس لئے آپ ﷺ کی محبت۔آپ کے اسوۂ حسنہ اور سنت کی اتباع میں ہی ہمارے تمام مسائل کا حل ہے۔اور یہی ذریعہ نجات ہے۔فقیر کی زندگی کا یہی مقصد ہے۔اور یہی پیغام ہے۔فقیر پاکستان اور امت مسلمہ کی خوشحالی،ترقی،سلامتی اور باہمی اتحاد ویکجہتی کیلئے ہمیشہ دعا گو ہے۔اللہ آپ کا اور میرا حامی وناصر رہے۔آمین ثم آمین۔

فقیر محمد نقیب الرحمٰن عیدگاہ شریف راولپنڈی حال مدینہ المنورہ سعودی عرب

(۵)

۱۲ / جون ۲۰۰۳ء

(محفل میلاد النبی میں شرکت کا شکریہ ○ دینی تعلیم کے فروغ کیلئے خدمات کا اعتراف)

محترمی ومکرمی جناب سینیٹر مولانا سمیع الحق صاحب،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،فقیر آپ کا بے حد ممنون ومشکور ہے کہ جناب نے اپنی گوناں گوں مصروفیات کے ہوتے ہوئے بھی کچھ قیمتی وقت نکال کر ۸/جون کے عرس مبارک اور عالمی محفل میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرمائی اور اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔خاص کر آپ نے ملکی سلامتی،قومی یک جہتی اور اتحاد بین المسلمین کی اہمیت اور حضور اقدس ﷺ کی سیرت طیبہ سے متعلق جو ایمان افروز خطاب فرمایا،اس نے لاکھوں عاشقان رسول اکرم ﷺ اور شمع رسالت ﷺ کے پروانوں کے قلوب واذہان کو منور فرمایا۔میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور آپ نے جس خلوص اور محبت کے ساتھ عرس پاک میں شرکت کی اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔آپ کے آباؤ اجداد کی دینی تعلیم کے فروغ کیلئے خدمات ہم

سب کے لئے نہایت ہی اعلیٰ اور روشن مثال آج بھی موجود ہیں جس کے آپ روح رواں ہیں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کار خیر میں آپ کی مدد فرمائے۔آمین والسلام: دعا گو،فقیر محمد نقیب الرحمٰن

سجادہ نشین دربار عالیہ عیدگاہ شریف راولپنڈی

(۶)

(مسائل کا حل اور اتباع رسول ﷺ)

۱۲ اپریل ۲۰۰۹ء بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محترمی ومکرمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔الحمدللہ!اللہ سبحانہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے فقیر کو ایک بار پھر دربار رسالت مآب ﷺ میں حاضری کی سعادت نصیب فرمائی ہے میری دعا ہے کہ اللہ کریم آپکے اہل خانہ اور دوست واحباب کو بھی اس دربار اعلیٰ کی حاضری اور عمرہ کی سعادت نصیب فرمائے،آمین۔

حقیقت میں سب کچھ ہے ہی محبت رسول کریم ﷺ جب کسی کو حضور ﷺ سے محبت ہو جاتی ہے تو پھر اسکو اللہ کریم کی خوشنودی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔جب اللہ کریم اور اسکے پیارے حبیب ﷺ کی خوشنودی مل جاتی ہے تو انسان دین ودنیا میں سرخرو ہو جاتا ہے۔گویا اسکی دنیا وآخرت دونوں سنور جاتی ہیں۔

وطن عزیز اس وقت جس انتشار،انتہا پسندی اور دہشت گردی کی گرفت اور اندرونی اور بیرونی سازشوں کا شکار ہے اس سے فقیر کو دلی کوفت ہوتی ہے۔خودکش دھماکے،لاشوں کی بے حرمتی،خانقاہوں،مساجد اور مدارس کا تقدس مجروح،بچیوں کی درسگاہوں اور تعلیمی اداروں کی تباہی،خواتین پر ظلم وجبر اور معصوم لوگوں کو قتل کرنے کے بعد جس درندگی اور بربریت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ایسی تمام کاروائیاں نہ صرف ہمارے خوبصورت دین متین جو سراسر سلامتی اور رحمت کا دین ہے کہ روح کے منافی ہیں بلکہ ملکی سلامتی،قومی یکجہتی اور اتحاد کے خلاف ہیں۔ جن کا فوری سدباب ضروری ہے۔

میری پوری قوم بالخصوص اہل فکر ونظر،اہل علم ودانش اور مقتدر حلقوں سے گزارش ہے کہ خدارا موقع کی نزاکت کو سمجھیں اور حضور ﷺ کی خوبصورت سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اعلیٰ اخلاق وکردار سے مزین ہو کر اپنے اہل خانہ،حلقہ احباب اور دوسروں کے لئے صحیح نمونہ بن کر ایک اچھا تاثر چھوڑیں۔بیشک ہمارے تمام مسائل کا حل اتباع رسول کریم ﷺ میں ہی ہے اور یہی ذریعہ نجات ہے۔فقیر کی زندگی کا یہی مقصد ہے اور یہی سب کیلئے پیغام ہے۔

فقیر پاکستان،افواج پاکستان اور امت مسلمہ کی سلامتی،ترقی،خوشحالی اور باہمی اتحاد ویگانگت کیلئے دعا گو ہے اور اللہ کریم سے التجا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے آپ پر،مجھ پر اور اپنی ساری مخلوق پر کرم فرمائے،اللہ کریم میرا اور آپکا حامی وناصر ہو۔آمین ثم آمین

دعا گو فقیر محمد نقیب الرحمٰن عیدگاہ شریف راولپنڈی حال مدینہ منورہ،سعودی عربیہ

پروفیسر محمد نواز پشاور یونیورسٹی

۶/مارچ ۱۹۷۹ء (خصوصی شمارہ صاحبِ خلقِ عظیم کیلئے مضمون)

گرانه مشره،السلام علیکم، داسلامی کال دخوارلسمی صدۍ هجری داختتام په مناسبت مونږغواړوچه دپښتویوخاص داسي نمبر اوباسوچه داسلامي اخلاقو اودنبي کریمﷺدسیرت پاک اودهغی اسلامی تعلیماتوترجمانی پکښي وی دکومو چه دمسلمان دعمومی ژونداوشخصیت تعمیرسره تعلق دی.

ستاسوعلمی مقام اوبصیرت په دی لړ کښی زمونږ په نظرکښی ډیر اوچت دی.مونږ داغواړوچه په دغی خصوصي نمبرکښی ستاسولیکلی مقاله شامله کړو.که چری تاسومهربانی کوی نوبه دی لاندینی موضوع یادخپلی خوښی په کوم خاص عنوان باندی دپښتوددی خصوصي نمبر دپاره څه اولیکئ.زمونږددی خاص نمبرنوم به "خلقِ عظیم" وی.

زمونږداباوردی چه تاسوبه په دی علمي اوتاریخي معرکه کښی زمونږسره ملګرتیااوکړی.

والسلام خیراندیش پروفیسرمحمدنوازطائر،ډائرکټر پښتواکیډیمی پېښوریونیورستی.

عنوان:درسالت اودَ نبوت تشریح

☆☆☆

ملک نواز احمد اعوان ماہنامہ تعمیر افکار کراچی

۲۰ اپریل ۲۰۰۶ء

محترم المقام جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دام ظلہم۔ پروفیسر سید محمد سلیم صاحب[1] رحمۃ اللہ علیہ کے کاغذات میں سے آپ کا یہ خط ملا ہے۔ چونکہ ہم ان کی یاد میں ماہنامہ تعمیر افکار کا ایک خاص نمبر ترتیب دے رہے ہیں جو اندازاً ۵۰۰ صفحات کا ہوگا اس میں اشاعت کے لیے آپ کا خط بھی منتخب کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں دو الفاظ پڑھے نہیں گئے۔ آپ سے درخواست ہے کہ انکی وضاحت فرمائیں تا کہ کوئی غلط لفظ آپ سے منسوب نہ ہو جائے۔ آپ کے خط کی فوٹو سٹیٹ[2] اس خط کے ہمراہ ہے۔ اگر سید سلیم صاب کا خط محفوظ ہو تو اس کی فوٹو سٹیٹ عنایت فرمائیں۔ سید محمد سلیم ڈائریکٹر تعلیمی تحقیق تنظیم اساتذہ پاکستان لاہور اور تعلیم اور اسلامی تعلیم پر ان کی بہت سی کتب ہیں۔

دعا کی درخواست ہے سب کو درجہ بدرجہ سلام علیکم۔ ملک نواز احمد اعوان

---

۱۰ مارچ ۱۹۹۳ء **(قادیان مسئلہ پر اسمبلی کا ریکارڈ تبیض طلب ہے)**

محترمی و مکرمی سلام مسنون۔ گرامی نامہ ملا اس موقعہ پر اسمبلی کا ریکارڈ واقعی بہت اہم ہے۔ اور آپ نے اہم چیز کی طرف توجہ دلائی ہے میں اپنے طور پر بھی کوشش کروں گا کہ قادیانی مسئلہ پر اسمبلی کے مکالمات من وعن چھپ جائیں۔ ہم نے مسلمانوں کی طرف سے جو موقف مدلل پیش کیا تھا وہ تو ہم نے شائع کروا دیا تھا جس کی ایک کاپی ارسال ہے اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب کو توفیق سے نوازے۔ والسلام: سمیع الحق

1. بڑے علمی اور تحقیقی مزاج کے انسان، تعلیم اور اسلامی تعلیم بہت سے کتابوں کے مصنف۔
2. اسمبلی کی قادیان مسئلہ پر مکالمات کا بڑا پلندہ میرے پاس محفوظ ہے جو تا حال تبیض و تدوین طلب ہے۔

مولانا سید نواز مخزون حقانی[1] یار حسین ضلع مردان

(الحق کے اداریوں پر خوشی کا اظہار)

۱۵ نومبر ۱۹۶۶ء

گرانه قدردانه مولاناسمیع الحق صاحب ژوندہے ضائع مشه.السلام علیکم ورحمة الله، خدائے شته چی نن تاته مولانالیکم نوزړه م سودم راځی.خکه دیے مولانالیکلو کښ تکلف تــصــنــع اوبناوټ نه وینم.دنیک پلار دعاګانے اوستاخپل محنت چه یوځائے شول نونتیجه داشوه چه نن ماغوندیے تاته مولانالیکلو کښ په ضمیربوج نه محسوسوی.

خه دخه ورزوراسے یارحسین ته راغلے ئم.هغه بله ورځ "الحق" مولناالحاج حکیم عبدالمالک صاحب له راغلـــه ستاآغـازسـخـن چـه تـا پـه کـوم کـمـال سـره پـه وړوړوحصوکښ دعالمی جائزیے نه دداخلی جائزیے اوبیادعلمی زخیرے نه دسیاسی تبصرے پوریے. اوردهندوستانی بزرګ دخویدونه دتحقیقات اسلامی اداریے پوریے پـه کـوم کـمـال سـره پـه یوه لـړئے پیرلے وو. نودیے بـابـت کښ چه خه چه اولیکم هغه به دخوشامندیے نه خکه پاک وی چه خمادمادرعلمی دروازه خمادپاره بنده ده. خه ډیرکاله پس دخپل روحانی پلارشیخ الحدیث صاحب سره دحقانئے دفترکښی یوځائے شویے یم اودډوډئے وخت کښ ترنه پیے اوبوډوډئے راغلے ئم اوپه دروغه ست ماته نه دی شویے.

مطلب م ددیے خبریے نه دادی چه خه که الحق کښ ستادشلرالوخه صفت اکړم هغه به ددروغونه وی.هغه به حقیقت وی.خه تاته ستادصحافتی میدان داددرکوم.اودادعاکوم چه دیے دفتردورکښ دی ستاغوندیے باصلاحیة خلـموله خدائی داطاقت ورکړی چه هغوی د خانقاهونواودرسګاهونوپه دیوالونوکښ دپناه اغستوپه ځائے عملی میدان کښی هم دغه شان حصه واخلی.لکه تا دغه موجوده اشاراتوکښ اغستیے ده.آمین ثم آمین.

نـن چـه ټوله دنیابیامشـرق وسطے اوبیاخمونږ خپل کورپاکستان کښ چه دقرآن،اسلام اوبیاخاص کر "مـلا" غـریـب بـاندیے خه لیریری اوخه ورته راتلونکی دی هغه ته په خپله وینے خه نـه مـضـمـون لیکم اور نـه م دیے مضمون اراده ده. خوهغه دچاخبره وئیلے

ع للیذبودحکایت درازترګفتم، ستاپه صـلاحیت رویه ذهنی جلا خوشحالئی په دیے

شوکرخولیکلومجبورکړم.امیددیے چه خمامبارکی اوشاه باسیے به قبول کړیے.

اوپه آخـرکښ دسالانه اجلاس دترتیب روئداد درروانـه کړم نوشایددابه خمانه کمیے پاتے شی.سالانه اجلاس کښ چه پیشه ورستیجګرالو کم اکټنګ کړیے په تحریری روداد کښی هغه له راوستل اودالحق صفحیے دهغے غلط اتونه غلطیانو پاک ساتل ددیے دادادومبارکی هم قبوله کړیے. والسلام سیدنوازعفی عنه.

---

[1] ہمارے طالب علمی کے ابتدائی دور میں حقانیہ سے فراغت پانے والوں میں سے ہیں۔ پشتو شعر وادب کا ذوق رکھتے تھے، یار حسین مردان کے باشندہ جماعت اسلامی سے جنون کے حد تک وابستہ رہے۔ مخزون تخلص رکھتے جس کا اثر ساری زندگی ان پر رہا (س)

محمد نواز خٹک[1] صادق آباد مردان

(۱)

(عبدالرحمان بابا کی تاریخ وفات ○ الحق کے معلوماتی اخلاقی مذہبی مضامین کو بطور شہادت پیش کیا جائیگا)

۱۹۸۰ء

صادق آباد ضلع مردان۔ محترم جناب مدیر سردبیر الحق۔ الحق جون ۸۰ء کا شمارہ زیر نظر ہے۔ اس شمارے کے صفحہ ۳۲ پر محترم وحیدالرحمٰن شاہ صدر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج پشاور کا "فوائد شریعت" کے سلسلہ میں "پشتو ادب کی ایک پرانی فقہی کتاب" کے زیر عنوان پر مغز اور معلوماتی تحریر درج ہے۔ "الحق" کو مابعد کے زمانہ میں بطور سند و شہادت ضرور پیش کیا جائے گا۔ الحق کی معلوماتی، اخلاقی، مذہبی مضامین کی بابت شک و شبہ باہر از امکان ہے۔ اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ تاریخی واقعات کا ذکر کروں۔ فاضل مضمون نگار نے حضرت رحمان بابا کی تاریخ وفات کا ذکر صفحہ ۳۳ سطر چار میں کی ہے کہ رحمان بابا کی وفات ۱۱۱۸ھ ہے۔ حالانکہ خود رحمان بابا اس کی تردید فرما رہے ہیں۔ اورنگ زیب عالمگیر کی وفات ۱۱۱۹ھ ہے۔ رحمان بابا نے ان کا مرثیہ لکھا ہے۔ عالمگیر کے دو بیٹوں اعظم اور شاہ عالم کی لڑائی کا ذکر کیا ہے۔ جو بمقام جاجو ہوئی تھی جو وسط ۱۱۱۹ھ ہے۔ گل خان اور جمال خان کے مابین حادثہ فاجعہ کا ذکر کیا ہے۔ جو بقول میجر داورٹی ۱۱۲۳ھ میں وقوع پذیر ہوا۔ مرثیہ اورنگ زیب میں رحمان بابا کا شعر ہے جس کا ترجمہ ہے کہ بچپن سے زیادہ عمر کے ہوا اور تا حال خود کو پسر (بچہ) سمجھتے ہو گویا ۱۱۱۹ھ میں ان کی عمر ۵۵ برس تھی۔ اگر ان کی عمر ۸۳ برس تصور کی جائے تو تاریخ وفات ۱۱۲۸ھ ہو سکتی ہے۔ بہر حال ۱۱۱۹ھ مرثیہ اورنگ زیب ۱۱۲۳ھ حادثہ گل خان جمال خان کا ذکر کر کے اپنی زندگی کا ثبوت دیا ہے۔ التماس ہے کہ اس کی تصحیح ہو۔ مبادا کل کلاں کوئی رحمان بابا کی وفات کے سلسلہ میں "الحق" کو بطور ثبوت پیش کرے۔

محمد نواز خٹک صادق آباد۔ ضلع مردان

(۲)

(پراز حقائق الحق ○ فقیر بابا اکوڑہ خٹک کا سن وفات)

محترم جناب مدیر سردبیر صاحب الحق، السلام علیکم، قبل ازیں وفات رحمان بابا کے سلسلہ میں گزارش کر چکا ہوں کہ دارالعلوم حقانیہ کا پراز حقائق "الحق" کل کلاں کو بطور سند پیش کیا جائیگا۔ اسلئے اسکے مندرجات صحیح ہونے چاہئیں۔ اکتوبر نومبر ۸۱ء کا الحق پیش نظر ہے اسکے صفحہ نمبر ۲۴ پر وفات حضرت فقیر صاحب[2] کی تاریخ وفات درج ہے۔ کہ حضرت جمال خان مشہور بہ فقیر بابا ۱۱۱۹ء میں رحلت فرما چکے ہیں اس

---

[1] مشہور پشتو ادیب، علم و ادب کے صاحب ذوق انسان، شیدو اکوڑہ خٹک کے باشندے تھے اپنی زمینوں پر ضلع مردان کے موضع صادق آباد میں رہائش پذیر ہوئے۔

[2] فقیر صاحب خوشحال خان خٹک کے بھائی حکومت اور سرداری کے جھمیلوں سے دور صوفی منش انسان تھے۔ فقیری اپنائی تو فقیر صاحب کے نام سے مشہور ہوئے ان کا نسل فقیر خیل میاں گان کے نام سے مشہور ہوئی۔ موضع چشمی، جہانگیرہ وغیرہ میں اس برادری کے لوگ موجود ہیں جہانگیرہ کے میرے خالو میاں عبدالمطلب شاہ اور چشمی کے میاں میر احمد گل اور میاں حضران بادشاہ بھی انہی کے اولاد میں سے ہیں جنہوں نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور جامعہ حقانیہ کی ہر موقع پر پشت پناہی کی۔ فقیر صاحب کا مزار اکوڑہ خٹک کے مضافات میں مرجع خلائق ہے۔

سلسلہ میں ڈاکٹر محمد حنیف صاحب پی ایچ ڈی اسلامیہ کالج پشاور نے تاریخ وفات کے سلسلہ میں فارسی کا ایک شعر تحریر فرمایا ہے۔

چوں رفت از جہاں ایں کرامت خدیو بجز "ق" آمد ز عالم "غریو"

۱۲۱۹-۱۰۰= ۱۱۱۹ھ

مگر اسکے علاوہ تاریخ وفات کے سلسلہ میں پشتو کا بھی ایک شعر ہے جو بالکل صاف اور واضح ہے۔

چه صاحب مے تے او ک کڑے دِ سفرؤ یولس سوه شپاڑس سن دهیغمبرو ۱۱۱۶ھ

گویا حضرت فقیر بابا نے ۱۱۱۹ھ میں نہیں بلکہ ۱۱۱۶ھ میں رحلت فرمایا ہے ایک اور وفات نامہ بھی پشتو زبان میں ہے۔

وفات دفقیر صاحب چه سن هجری وه په حروفو دغفیب کښ دامخفی وه

حضرت فقیر بابا کا سن وفات متنازعہ نہیں ہے وہ ۱۱۱۶ھ میں وفات پا چکے ہیں گویا اپنے بڑے بھائی خوشحال خٹک سے سولہ سال بعد رحلت فرما چکے ہیں۔

والسلام محمد نواز خٹک صادق آباد ضلع مردان

(۳)

ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ، ۱۳/۱۱ستمبر ۱۹۸۱ء (الہلال (ابوالکلام) کا عکسی ایڈیشن)

محترم من، السلام علیکم، ماہنامہ "الحق" اگست ۸۱ء زیر مطالعہ ہے۔ صفحہ نمبر ۴ پر "نقش آغاز" کے سلسلہ میں ایک خوشخبری ہے جس سے دل باغ باغ ہوا۔ کہ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کے اخبار "الہلال"[1] کے عکسی فوٹو لے کر ہو بہو "الہلال" اصلی شکل میں لایا گیا۔ میں اس سلسلہ میں جناب "عبدالرشید ارشد الہلال اکیڈمی" ۳۲۔اے شاہ عالم مارکیٹ کے خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ ہم عاشقان آزاد مرحوم اس نعمت گرانمایہ سے کیسے مستفید ہو سکتے ہیں؟

نیز الہلال اکیڈمی سے عرض گزار ہوں کہ میرے پاس البلاغ[2] کی فائل موجود ہے اگر اکیڈمی اس سلسلہ میں میرے ساتھ خط و کتابت کرے تو بہتر ہوگا چونکہ الحق میں مقام درج نہیں اس لئے بذریعہ "الحق" عرض خدمت ہے۔

محمد نواز خٹک مقام ڈاک خانہ صادق آباد تحصیل ضلع مردان

---

1. مولانا عبدالرشید ارشد نے میرے اس تجویز اور خیال کو عملی شکل دی جس کا الہلال کے تمہید اور پیش لفظ میں ذکر ہے۔
2. البلاغ بھی الہلال کی طرح مولانا آزاد کا پرچہ تھا جس کے نایاب کچھ پرچے مکتوب نگار کے پاس موجود تھے۔

جناب نواز شریف صاحب[1] سابق وزیر اعظم پاکستان

(۱)

(سینیٹ کے انتخاب پر مبارکباد)

Islamabad March 19, 1991

My Dear Maulana Sami ul Haq Sahib, Assalam-o-Alaikum, It is with great pleasure that I extend my heartiest congratulations on your election as Member of the Senate. The reaffirmation of Trust and confidence reposed in you by the people bears eloquent testimony to your outstanding qualities of leadership and dedication to the cause of demoracy. I am looking forward to your active participation in achieving our shared objective of progress and prosperity of the country. I pray to Almighty Allah to guide you in all your endeavours in the service of the people of Pakistan and to reward you with distinction and honour.

with regards, yours sincerely, (NAWAZ SHARIF)

(۲)

(چچا میاں محمد بشیر کی تعزیت کا شکریہ)

محترم مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم! امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ میرے چچا محترم جناب میاں محمد بشیر کی وفات پر آپ کا تعزیتی خط موصول ہوا جس کے لئے میں آپ کا سپاس گزار ہوں۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ دنیا جہان فانی ہے صرف ایک اللہ تعالیٰ کی ذات کو ثبات حاصل ہے تاہم میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے غم کے ان لحات میں مجھے اور میرے اعزہ کو حوصلہ دیا' آپ مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام آپ کا مخلص

(نواز شریف) صدر پاکستان مسلم لیگ

---

[1] معروف سیاسی رہنما' وزیر اعلیٰ پنجاب تھے۔ اسلامی جمہوری اتحاد کے تاسیس کے موقع پر غلام مصطفیٰ جتوئی صدر اور مجھے واحد نائب صدر بنایا گیا تھا' جتوئی صاحب کی مختصر ٹرم پورے ہونے پر دوبارہ انتخاب میں مجھے بالاتفاق صدر بنایا گیا۔ پنجاب میں کامیابی حاصل کرنے اور پی پی کو شکست دینے کی وجہ سے میں نے از خود صدارت کا اعزاز ان کے سپرد کیا۔ آئی جے آئی کی ساری قیادت اس موقعہ پر موجود تھی توقع تھی کہ اپنے وسائل اور صوبائی حکومت کے بنیاد پر میاں صاحب آئی جے آئی کو اپنے منشور کے مقدس منزل سے ہمکنار کرائیں گے پھر مرکزی انتخابات کا مرحلہ آیا تو احقر نے بھی پوری توانائیوں کے ساتھ آئی جے آئی کے انتخابی مہم میں خیبر سے کراچی تک بھرپور حصہ لیا انتخابات کے نتیجہ میں میاں صاحب وزیر اعظم بنے' لیکن اس منصب پر فائز ہوتے ہی انہوں نے ہماری خوابوں کو چکنا چور کرنا شروع کر دیا۔ اور ایک وقت آیا کہ طویل جدوجہد کے بعد سینیٹ میں ہمارے پاس کردہ شریعت بل کو انہوں نے قومی اسمبلی میں پیش کرنے سے قبل ترامیم سے بے روح غیر موثر اور مسخ کر دیا اس طرح ہماری ساری محنتوں پر پانی پھیر گیا' ہم تڑپ کر رہ گئے۔ اور احتجاجاً میدان میں نکلے' انہوں نے ہمارا راستہ روکنے کے لئے کئی قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ ضرورت پڑنے پر منت سماجت اور ترغیب و تالیف قلب کا یہ ماہر انسان اس کے بعد نہایت طوطا چشمی سے آنکھیں پھیر لیتے تھے' مگر ہم نے یہ سب کچھ خلوص نیت اور ملک وملت کے لئے بہتری کی نیت سے کیا' طمع وحرص لالچ اور صلہ کا الحمدللہ اس طویل دور میں ایک بھی دھبہ نہیں لگ سکا۔ (س)

(۳)

از جدہ سعودی عرب ۲۱ جنوری ۲۰۰۶ء (اہلیہ مرحومہ کی وفات پر تعزیت)

محترم مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی شریک حیات کے انتقال کی خبر سن کر بے حد دکھ اور رنج ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ (امین) قدرت کا نظام ہے' فنا ہر چیز کو ہے' بقا صرف اللہ کی ذات کو ہے۔ اس کے قبضہ قدرت میں ہر شے ہے۔ عبدیت کا تقاضا ہے کہ ہم اللہ کے احکام اور اس کی مشیت کے سامنے سراپا عجز و نیاز بن جائیں۔ اس کی رضا پر راضی رہ کر اس کا بندہ بننے کا عملی ثبوت دیں۔

مرحومہ کی ابدی جدائی عزیز و اقارب کے لئے رشتہ کے حوالہ سے نا قابل تلافی نقصان اور نا قابل برداشت صدمہ کا باعث ضرور ہے لیکن اس سلسلہ میں ہر کوئی بے بس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے موقعوں پر صبر و تحمل سے کام لینے والے جدا ہونے والے کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی تلقین کی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے' اعلیٰ علیین میں سرفراز مقام عطا فرمائے۔ اور سب پسماندگان کو صبر و تحمل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ وہمت دے۔ (امین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو' امین۔ دعا گو محمد نواز شریف

(قصر السرور۔ شارع بذور الایمان۔ الرویس' جدہ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

(۴)

۱۷/ مارچ ۲۰۰۴ء

محترم گرامی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ عرفان صدیقی صاحب کے کالم سے آپ کی اہلیہ محترمہ کی وفات حسرت آیات کا علم ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجھے احساس ہے کہ یہ صدمہ بہت بڑا ہے اور میں اس غم میں آپ کا شریک ہوں۔ اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین! ثم آمین!! والسلام محمد نواز شریف

(۵)

(اجلاس اے آر ڈی ۱۹۹۹ء)

Date 19 December 2006

Mohtarim Maulana Sami ul Haq Jamiat Ulema Islam (S) Madrsa Haqania

Akora Khattak Nowshera N.W.F.P Pakistan

Dear Maulana Sahib, السلام علیکم

I consider it my moral obligation to apprise you of the grae crisis, which confronts our nation today. The restoration of genuine democracy is now imperative and time is of essence.

Although, we have been striving hard since the past six years from the platform of ARD and have committed ourselves to a Charter of Democracy signed by the

component parties of ARD, we strongly feel it is time to bring all political democratic forces under one umbrella on a minimum common agenda, which is attached as "Annex A" for your kind consideration.I shall be looking forward to an early reponse form you.

With my prayers for you and for our beloed country Pakistan.

Yours Sincerely Nawaz Sharif

AGENDA

1. Restoration of 1973 Constitution as it stood on 12 October 1999.

2. Resotration of genuine democracy and supremacy of the Parliament through impartial, free & fair elections, under a neutral caretaker goernment without Musharraf, with the consent of all politcal democratic forces in opposition.

3. Fearlessly free and independent judiciary.

4. Formation of independent and autonomous election commission in consultation and with the consent of all political democratic forces in opposition.

5. Removal of all unconstitutional and unethical restrictions on the retrun of exiled leader ship to Pakistan.

(۲)

Muhammad Nawaz Sharif on behalf of ARD cordially inites

Mr MAULANA SAMI UL HAQ to theAll Prties conference

(As Delegate)on 24th & 25th March 2007

atMillennium Gloucester Hotel

Orchard Suite

4-18 Harrington Gardens

London SW7 4LH

RSVP

Mr Iqbal Zafar Jhagra Secretary

General PML-N & ARD

Strictly y invitation

(۷)

(آل پارٹیز کانفرنس[1] لندن میں شرکت کی دعوت اور برطانوی وزارت داخلہ وخارجہ کی داخلہ پر پابندی اور ویزا سے انکار)

PAKISTAN MUSLIM LEAGUE (N) CENTRAL SECRETARIAT

6 March 2007

Excellency,

PML-N leader and Former Prime Minister of Pakistan Muhammad Nawaz sharif presently residing at Flat No 16. Aensfied House, 118, Park Lane London WIK 7AF, U.K is hosting an All Parties Conference (APC) on behalf of Alliance for Restoration of Democracy (ARD) to be held on 24th and 25th March 2007 at Millenium Gloucester Hotel, Orchard Suite 4-18 Harrington Garden London SW7-4LH.

We are enclosing herewith lists of Political Parties and eminent members of civil society who are being invited to attend the conference. Please note that parties invited to this conference are listed in Annexure 'A' against their party head/nominees. Some of these parties will provide their additional nominees in a couple of days which will be communicated to your office as & when received.

List No 1. Political Parties in ARD

List No 2. Political Parties other than ARD

List No 3. Judges & Lawyers

List No 4. Organizations

Annexure 'B' indicate names of Observes who are being invited to attend this conference. We are advising the participants listed in Annexure'A' and 'B' to apply for visa for United Kingdom through Gerrys/Fedex as per your laid down procedure. However as indicated above there may be certain additions which will be communicated to your office forthwith.

---

۱ لندن کے اس مشہور زمانہ اے پی سی میں میثاق جمہوریت پر دستخط ہوئے اور بعد میں اس میثاق کے ساتھ جو شرمناک کھیل کھیلا گیا اور جس کے نتیجہ میں قائم ہونے والی نام نہاد جمہوریت ملک وملت کیلئے وبال جان بنی ہوئی ہے۔ اس اجلاس میں شرکت کیلئے پاکستان کے چونتیس (۳۴) پارٹیوں کے رہنماؤں کو دعوت دی گئی اور اسکی لسٹ برطانوی ہائی کمشنر اسلام آباد کو بھی بھیجی گئی۔ سفارتخانہ نے ۳۳ افراد کو ویزے فوری طور پر جاری کردیئے صرف میرا روک دیا گیا اور دس بارہ دن انتظار میں رکھنے کے بعد مجھے برطانوی وزارت داخلہ اور خارجہ کے طرف سے ایک تفصیلی لیٹر کے ذریعہ ویزا سے معذرت کا اظہار کیا گیا اور تین سال تک برطانیہ میں داخلہ پر پابندی لگادی گئی یہ لیٹر اور تفصیلات مجموعہ مکاتیب میں شامل ہیں۔

Your excellency is requested to facilitate processing of isa applications and grant of visas to those who may apply enabling the participants of this important conference to finalize their travel plans for arrival well ahead of the scheduled dates of 24th and 25th March 2007. With best regards and thanking you for your cooperation.

Yours faithfully

Iqbal Zafar Jhagra Secretary General Pakistan Muslim League-N&ARD

(٨)

Eid Mubarak

Prime Minister

Islamic Republic of Pakistan

(Mohammad Nawaz SHarif)

(٩)

Greetings of the Season and Best Wishes for the New Year

Prime Minister of Pakistan

(وزیراعظم نواز شریف کے دعوت نامے کے جواب میں مولانا سمیع الحق کا مکتوب)

محترم القام جناب محمد نواز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: بابری مسجد کے سانحہ کے سلسلہ میں آنجناب کا دعوت نامہ ملا جس کے لئے شکرگزار ہوں اتفاق سے آج ہی جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوری کا اجلاس اسلام آباد میں ملک کے سیاسی صورتحال اور بابری مسجد کے المناک حادثہ کے بارے میں منعقد ہو رہا ہے۔

حسب ذیل ہے:

۱۔ حکومت نے برسراقتدار آتے ہی آئی جے آئی کے منشور سے انحراف شروع کیا اور حلیف جماعتوں سے مکمل بے اعتنائی کا رویہ اختیار کیا۔

۲۔ بار بار علی الاعلان وعدوں کے باوجود قرآن وسنت کو ملک کی سپریم لاء بنانے کے لئے آئین میں ترمیم کو نظر انداز کیا گیا۔ سینیٹ کے متفقہ پاس کردہ شریعت بل کو مکمل مسخ کر دیا گیا اور شریعت بل کے نام پر دینی قوتوں کے نفاذ شریعت کی تمام جدوجہد کو سبوتاژ کیا گیا اور سینیٹ سے پاس کراتے وقت ہماری پیش کردہ ترامیم کو بھی وعدوں کے باوجود شامل نہ کیا گیا۔

۳۔ حکومت نے سودی نظام کو تحفظ دینے کا بیڑا اٹھایا اور اس سلسلہ میں شریعت کورٹ کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی گئی۔

۴۔ ملک میں بے روزگاری اور مہنگائی کا خاتمہ آئی جے آئی کے منشور کا بنیادی حصہ تھا مگر بے روزگاری بے تحاشا بڑھ گئی مہنگائی اور ٹیکسوں نے مسلم لیگ کا لبادہ اوڑھ لیا اور نظریاتی حلیف ساتھیوں کو ہر سطح پر کرش کرنے کی پالیسی اختیار کی گئی۔

جذبہ نصیحت اور خیرخواہی کی بناء پر ہماری مجلس شوری نے اپنے پہلے اجلاس مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۹۲ء کو آپ سے تعاون کو باضابطہ ان مطالبات سے مشروط کر دیا اور افہام تفہیم کا دروازہ کھلا رکھنے کی خاطر ایک چارکنی کمیٹی بھی نامزد کی کہ حکومت چاہے تو اس کمیٹی سے بات چیت کر سکتی ہے مگر حکمرانوں نے انتہائی بے نیازی اور بے اعتنائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان مطالبات پر مکمل سکوت اختیار کر لیا ان حالات میں ہم سمجھتے ہیں کہ جمعیت العلماء اسلام بابری مسجد جیسے عالمی مسئلہ پر از خود اپنے پلیٹ فارم سے موثر اور بھرپور کردار ادا کیا جائے اور چونکہ یہ مذہبی مسئلہ ہے تو ہم بہت جلد ملک بھر کے مذہبی جماعتوں اور شخصیات کی بابری مسجد کے سلسلہ میں کسی ایک جگہ جمع کر رہے ہیں تا کہ ایسے حساس اور مقدس مسئلہ وقتی سیاست کی بھینٹ نہ چڑھ سکے لہٰذا میں بصد معذرت کل کی کانفرنس میں شرکت سے معذور ہوں۔

والسلام سمیع الحق سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام ۹ دسمبر ۱۹۹۲ء

محمد نور الحق قریشی[1] ایڈووکیٹ ملتان

(۱)

(ایک دوست کی سفارش)

۲۲/۱۱

برادرم محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج گرامی، ''انوار مدینہ'' کے ایڈیٹوریل اور میرے ایک دوسرے مضمون پر پریس کے مالکوں نے اعتراض کرلیا ہے اب دوسرے پریس سے منظوری کی کوشش جاری ہے دعا فرمائیں۔ حامل رقعہ ہذا عزیز برادر مولانا عبدالرحمان شاہ صاحب حضرت امیر شریعتؒ اور دوسرے بزرگوں کا خادم اور جمعیت علماء اسلام کے مخلص کارکن ہیں ان کا ایک ضروری کام ہے اور آپ کی وساطت سے حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ سے کام کرادیں۔ میرے مولانا مدظلہ سے زیادہ تعارف نہیں ہے۔ ممنون رہونگا۔ اگر جناب والا خصوصی شفقت فرماتے ہوئے حضرت اقدس کے ذریعہ ذاتی دلچسپی لے کر ان کا کام کرادیں۔

ممنون ہونگا۔ والسلام نورالحق

(۲)

(خیر المدارس ملتان میں شیخ الحدیث کی تعزیت قرآن خوانی)

۱۱ ستمبر ۱۹۸۸ء

گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، ۹/۷ کو عصر کے وقت مولانا قاری محمد حنیف صاحب جالندھری مہتمم خیر المدارس کے ہاں ایک کام کے سلسلہ میں اچانک مدرسہ میں جانا ہوا تو وہاں علماء وطلبا سب خیر المدارس میں قرآن خوانی میں مصروف تھے دریافت پر آپ کے والد گرامی اور ہم سب کے واجب الاحترام حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ کی وفات حسرت آیات کا علم ہوا میں بھی قرآن خوانی میں مصروف ہوگیا۔ اختتام پر حضرت قاری صاحب کے ارشاد کی تعمیل کے سلسلے میں علماء اور طلبہ کے سامنے مجھے حضرت مرحوم کی سیاسی بصیرت اور قومی اسمبلی میں اسلام وشریعت کے بارے میں انکی عظیم خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کا موقع بھی ملا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام علیین عطا فرمائے آمین، آپکو اور اہل خانہ میں اکابر واصاغر کے علاوہ دارالعلوم کے اساتذہ کرام اور طلبہ کو اس عظیم اور جانکاہ صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔ میں آپ سب کے غم میں برابر کا شریک ہوں یہ صرف آپکا، اساتذہ وطلبہ اور حضرت شیخ کے متوسلین کا ہی غم نہیں بلکہ عالم اسلام کا غم ہے۔ موت العالم موت العالم،

والسلام: آپکا نورالحق ضلع کچہری ملتان

---

[1] ایک معروف و باصلاحیت ایڈووکیٹ، جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے سرگرم عمل رہے۔

الحاج سید نور بادشاہ[1] رکن جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

۲۹ فروری ۱۹۶۴ء (مدینہ منورہ بھیجا گیا خط)

مخدوم المحترم المکرم جناب برادر عزیز حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زیدت الطافکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔امید ہے مزاج اقدس بخیر وعافیت ہونگے ۔گرامی نامہ شرف صدور لایا۔دیکھ کر دل حزین کو بہت تسلی ہوئی ۔الحمد للہ کہ آنجناب بخیر وعافیت اس نعمت عظمیٰ اور سعادت سے بہرہ اندوز ہوئے ۔اور زیارت حرمین الشریفین زاداللہ شرفھما نصیب ہوئی ۔عمرہ کے شرف حاصل کرنے پر آپکو مبارک باد دیتا ہوں۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جناب نے ہمارے لئے دعائیں کی ہیں مجھے امید ہے اور یقین ہے کہ آپ نے ضرور ہمارے لے دعائیں کی ہونگی۔تو محترم جس طرح کہ جاتے وقت بندہ نے عرض کیا تھا کہ میرے بہت مشکلات ہیں اور حرم مکہ اور حرم مدینہ پہنچ کر آپ ان مشکلات کے حل کیلئے دعا فرمائینگے ۔تو محترم وہ مشکلات دن بدن بڑھ رہے ہیں۔امید ہے کہ آنجناب آئندہ بھی ہم غریبوں کے اس بڑھتے ہوئے مشکلات کی آسانی کیلئے دعا فرماوینگے۔امید ہے واثق ہے کہ ثمرہ آور ہونگی ۔کیونکہ ایسے برگزیدہ مقامات میں دعائیں مقبول ہوتی رہتی ہیں۔ برخورداران عطاء اللہ شاہ فرید اللہ شاہ برادران اچھے ہیں اور دعا وسلام عرض کرتے ہیں۔ان کو بھی دعامیں یاد فرماویں۔کہ خداوند قدوس انکو دیندار بنائے۔آپکے گھر میں سب خیریت ہے حضرت مولانا صاحب و دیگر خویش واقارب صحیح وتندرست ہیں۔اور آپکی چھوٹی بچی نفیسہ بمعہ اپنی والدہ کے تندرست ہے عید پشاور میں گزار کر اب یہاں آئے ہیں کوئی ایسے پریشان کن حالات نہیں ہیں۔آپکو خداوند قدوس نے موقعہ دیا ہے اور اسکو غنیمت سمجھ کر اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔حضرت مولانا ومرشدنا عباسی المدنی کے خدمت عالیہ میں تشریف لے جا کر ہم ناچیزوں کے دعا وسلام عرض فرماویں اور دعا کا درخواست ہمارے طرف سے پیش کریں اور اپنے روبرو ہمارے لئے دعا فرماویں۔محترم سعید الرحمان صاحب ومحترم عبداللہ صاحب اور حضرت مولانا صاحب کے صاحبزادے مولانا عبدالحق صاحب ومولانا عبدالرحمٰن صاحب اور چھوٹے صاحبزادوں اور دیگر اہل مجلس کو درجہ بدرجہ دعا وسلام قبول ہو۔اور سعید الرحمٰن صاحب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بندہ کیلئے اپنے ساتھ عمدہ عطر لائینگے۔ فقط: نور باد شاہ (بقلم مولانا قاضی انوار الدین)

☆☆☆

ایم نور خان[2] ائیر مارشل

سی ایچ ایس ۶/ ۱۰۲-۸ فروری ۱۹۷۵ء

جناب سمیع الحق صاحب، ایڈیٹر ماہنامہ "الحق" دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔مکرمی! السلام علیکم۔آپ کے نوازش نامہ کا شکریہ آپ نے جن خیالات اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے ان کے لئے میں آپ کا ازحد ممنون ہوں۔

مخلص ایم نور خان

---

[1] حضرت شیخ الحدیث کے اولین ساتھی اور دارالعلوم حقانیہ کے تاسیسی پانچ رکنی ارکان میں سے تھے، بعد از وفات ۱۶ جنوری ۸۸ء بھی حضرت شیخ الحدیث کے قریب مقبرہ حقانیہ میں آسودہ خواب ہیں۔

[2] فضائیہ پاکستان کے سربراہ پنجاب کے گورنر اور پی آئی اے کے چیئرمین رہے۔

مولانا نور عالم امینی[1] ایڈیٹر (الداعی) دار العلوم دیوبند

(۱)

(الحق اور کتاب اسلام اور عصر حاضر کی طلب ○ علمی دینی اجتماعی سرگرمیوں سے خوشی)

۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء بمطابق ۱۳۔۲۔۱۴۱۰ھ

برادر مکرم مولانا سمیع الحق صاحب قاسمی زید لطفہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' خدا کرے آپ ہر طرح بخیر وعافیت ہوں' کئی مرتبہ "الحق" کو "الداعی" کے تبادلہ کے طور پر جاری کرنے کے لئے خطوط لکھے' مگر شاید وہ ڈاک میں ضائع ہو گئے۔ امید ہے کہ الداعی کا پتہ نوٹ فرما کر اسے ہمیشہ کے لئے جاری کرنے کی تاکید فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ مادر علمی سے آنجناب کو جو تعلق ہے اس کے پیش نظر یقین ہے کہ آپ تاخیر نہ فرمائیں گے۔ نیز آپ کی تصنیف لطیف "اسلام اور عصر حاضر" بھی "الداعی" کی لائبریری کے لئے آنی چاہیے اور دیگر تصنیفات آپ کی اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی آپ روانہ فرمادیں تو نوازش ہوگی۔

خدا آپ کو خوش رکھے' ہم لوگ آپ کی علمی دینی اور اجتماعی ہر طرح کی سرگرمیوں کی خبر سے خوشی محسوس کرتے ہیں۔

والسلام آپ کا نور عالم امینی (مدیر الداعی دیوبند)

(۲)

(کتاب "اسلام اور عصر حاضر" کی دھوم ○ علماء دیوبند کے کام، مقام اور نام سے سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے)

۲۹ ستمبر ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۷۔۲۔۱۴۱۰ھ

برادر مکرم مولانا سمیع الحق صاحب قاسمی زید لطفہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' خیریت دارم وخواہم' قبل ازیں ہفتہ عشرہ ہوئے ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا' خیال ہوا کہ پتہ نہیں وہ ملا کہ نہیں' اس لئے دوبارہ یہ عریضہ پیش خدمت ہے۔ "الحق" سے مکمل طور پر محرومی ہے' امید ہے کہ آپ آئندہ "الداعی" کو اس سے محروم نہ رکھیں گے۔ نیز آپ کی کتاب "اسلام اور عصر حاضر" جس کی بڑی دھوم ہے' الداعی کو اس سے محروم نہ رکھیں۔ ہم دور افتادوں کو آپ ایسے باکمال فضلائے دیوبند کے کام اور مقام ونام سے بے حد خوشی ہے' اور سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ جب آپ لوگوں کے کام کو دیکھتا ہوں' خدائے کریم ہمیشہ باتوفیق رکھے۔ والسلام

نور عالم امینی ایڈیٹر "الداعی" (واستاذ ادب عربی بدار العلوم دیوبند)

(۳)

۱۹۹۷ء (کتاب "وہ کوہ کن کی بات" صرف سمیع الحق اور مولانا تقی عثمانی کو بھیجی ○ الحق پاکستان کا پہلا رسالہ جس سے طالب العلمی میں متعارف ہوا)

برادر مکرم مولانا راشد الحق سمیع زید لطفہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آپ مع اہل خاندان ہر طرح سے خیریت سے ہونگے، عنایت نامہ مورخہ ۲۶۔نومبر ۱۹۹۶ء خاصی تاخیر سے چند روز قبل موصول ہوا۔ وہ کوہ کن کی بات کے حوالے سے مسرت بخش تاثرات پڑھنے

---

[1] دار العلوم دیوبند کے عربی مجلہ الداعی کے مدیر شہیر اور دار العلوم کے ادب عربی کے استاذ اور مجلہ کے بانی مولانا وحید الزمان کیرانویؒ کے کمالات کے امین وجانشین۔

کو ملے۔ حسن ظن کے لیے میں شکر گزار ہوں۔ خدائے پاک آپ کے پاکیزہ تاثرات کو حقیقت بنادے۔ آمین۔ میں نے جیسا کہ یاد آتا ہے صرف دو حضرات کو کتاب کا ایک ایک نسخہ برائے تبصرہ بھیجا تھا۔ ایک آپ کے والد بزرگوار کو (خدائے پاک ان کا سایہ ہم لوگوں کے سروں پر تادیر قائم رکھے) دوسرے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کو۔ آپ کے ہاں سے بالواسطہ وصول یابی کی رسید مل تو گئی لیکن مولانا مدظلہ کے ہاں سے اب تک کوئی اطلاع نہ ملی کہ کتاب ان کو ہم دست ہوئی ہے کہ نہیں۔ بہر صورت یہ معلوم نہ ہوسکا کہ آپ کے رسالے یا البلاغ میں اس پر کوئی تبصرہ شائع ہوسکا یا نہیں۔ اگر ہوا ہو تو براہ کرم رجسٹرڈ ڈاک سے ایک نسخہ آپ ضرور بھجوادیں، نیز قاضی اطہر صاحب پر شائع شدہ مضمون والا شمارہ بھی عنایت فرمادیں۔ رجسٹرڈ ڈاک سے ہی کہ سادہ ڈاک یہاں ہرگز موصول نہیں ہوتی نیز اردو پتے والی ڈاک بھی ضائع ہو جاتی ہے اس کا خیال ضرور رکھا جائے۔ آپ کا گراں قدر رسالہ ہمیں تو کبھی بھی نہیں ملتا جب کہ ہمیں امید ہے کہ ضرور ارسال کرتے ہونگے ویسے آپ پتے کی فہرست چیک کرلیں کہ انگریزی میں پتہ لکھا ہوا ہے یا نہیں؟

نیز یہ بتادیجئے کہ آپ کو ''وہ کوہ کن کی بات'' کا پہلا ایڈیشن ملا ہے یا دوسرا؟ کیونکہ دوسرے ایڈیشن میں ایک طویل ادبی اور ظریفانہ مقدمے کا اضافہ ہے جو پہلے ایڈیشن میں نہیں ہے۔ کتاب کا پہلا ایڈیشن صرف ۲۸ روز میں ختم ہوگیا تھا اور یہ دوسرا ایڈیشن بھی سال گزشتہ ہی ختم ہو چکا تیسرا ایک مصلحت کی وجہ سے معرض التواء میں ہے۔ امید ہے کہ آپ کا یہ خط میرے آپکے درمیان بلکہ ادارے کے ساتھ رسمی ارتباط باہم کا ذریعہ ثابت ہوگا گو کہ قلبی ارتباط آپ کو نہ سہی مجھے تو شروع سے ہے کہ ''الحق'' رسالہ پاکستان کا پہلا رسالہ تھا جس سے میں دارالعلوم میں اپنے زمانہ طالب علمی میں دارالعلوم کے کتب خانے میں مطالعہ کے دوران واقف ہوا تھا۔ والد صاحب مدظلہ کو میرا اسلام خلوص پہنچادیجئے اور اپنے تمام متعلقین واساتذہ واہل خاندان کو سلام کہیے۔ خدا پاک رمضان کی مبارک ساعتوں کو ہم سبھوں کے لیے باعث برکت بنائے۔

والسلام اخوکم نور عالم امینی مدیر الداعی واستاذ ادب عربی دارالعلوم دیوبند یو پی انڈیا۔

(۴)

۲۰۰۰ء (حقانیہ کو ہم لوگ دارالعلوم دیوبند کا حقیقی تسلسل سمجھتے ہیں ○ مولانا علی میاں کا غم)

برادر عزیز ومکرم مولانا راشد الحق سمیع سلمہ ربہ القوی مع الصحۃ والعافیۃ والتوفیق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ آپ اور محترم والد صاحب ہر طرح مع الخیر ہونگے۔ عرصہ قبل والد صاحب محترم کی طرف سے اور اب چند روز قبل آپ کی طرف سے خوب صورت اور تعلق ریز خطوط ملے۔ میں شرمندہ ہوں کہ حضرت مولانا مدظلہ کی طرف سے تحریر کردہ مکتوب کا بروقت جواب نہ دے سکا۔ مسلسل بیماری اور اسکے اعذار کی وجہ سے کارکردگی متاثر رہتی ہے۔ کوئی کام وقت پر نہیں ہو پاتا، روٹینی اور ذمہ داریوں کے دائرے کے کام بھی بروقت انجام پذیر نہیں ہوتے۔ آپ کے والد گرامی پھر آپ سے مجھے جو تعلق ہے اور آپ کے دارالعلوم کو جس طرح لوگ دارالعلوم دیوبند کا حقیقی تسلسل سمجھتے ہیں اس کا تقاضا تو یہی تھا کہ کسی نہ کسی طرح آپ کے حکم پر عمل کیا جاتا اور معہودہ شمارے کے لئے کوئی مضمون ضرور تیار کیا جاتا، لیکن آپ یقین جانئے کہ میرے لئے اب یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے کیونکہ اب حضرت مولانا علی میاں صاحب کے اٹھ جانے کی وجہ سے قلب وفکر مفلوج سے ہوگئے ہیں کسی کام میں جی نہیں لگتا یہ سطریں آپ کو انتہائی دشواری کے ساتھ لکھ رہا ہوں صبر وسکون کے سرمایہ کو سمیٹنے کی توفیق کے بعد سب سے پہلے اب ان پر لکھنے اور اس سلسلے کے دوسرے حقوق کی ادائیگی کے لیے ہمت جٹانی ہوگی۔ اس لیے اس وقت تو معاف رکھیں۔ آپ کا تعلق اور ربط کا پیمانہ لبریز ہوئے بغیر اگر آئندہ اپنی سمت میں معروف غم رہا تو ان شاءاللہ ''الحق'' کے لئے لکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

ہر چند کہ عربی کی معروفیات اردو کے لئے کسی طرح فارغ نہیں ہونے دیتی اس موقع سے میں انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ کا رسالہ ہی واحد رسالہ ہے جو پاکستان سے میرے پاس پابندی سے آتا ہے البلاغ سال میں ایک آدھ ہم دست ہوتا ہے۔ بینات آتا ہی نہیں اور دیگر کوئی بھی رسالہ نہیں آتا۔ اس سلسلے میں آپکی توجہ درکار ہے۔ حضرت مولانا مدظلہ کو سلام اور درخواست دعا نیز برادران اور اساتذہ کرام کو بھی۔

والسلام: نور عالم خلیل امینی استاذ ادب عربی ورئیس تحریر مجلہ الداعی دارالعلوم دیوبند، بھارت

☆☆☆

مولانا نور محمد صاحب[1] ایم این اے وانا وزیرستان

(۱)

از سنٹرل جیل ہری پور

(صاحبزادہ کی سفارش)

عالی جاہ جناب صاحب حق مولانا سمیع الحق زید مجدکم۔ السلام علیکم۔ مزاج اقدس: بندہ کا جگر گوشہ مسمی تاج محمد وزیرستانی۔ آپ صاحب کے زیر سایہ پناہ گزین ہے۔ امید کرتا ہوں کہ آپ صاحب شفقتِ پدری کی نگاہ سے ان کی اخلاقی اور تعلیمی نگہداشت فرمائیں گے۔ غالباً تاج محمد آپ صاحب کے شاگردوں میں ایک ستم رسیدہ اور بے آسرا شاگرد ہے۔ جناب سیدی و مرشدی علامہ شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں دعا و سلام عرض کرنے کے بعد دعا کی التجا ہے۔ والسلام نور محمد اسیر سینٹرل جیل ہری پور

(۲)

جون ۱۹۹۲ء

(لینن کے ساتھ مولانا سندھیؒ کی ملاقات کی وضاحت)

حضرت العلامہ مولانا نور محمد صاحب کی علمی وجاہت کا اندازہ ان کی تحقیقی کتاب ''جہاد افغانستان'' سے کیا جا سکتا ہے۔ ان کی کتاب میں نے اپنی لائبریری میں نمایاں جگہ پر رکھی ہے، تا کہ اس پر نظر پڑتی رہے اور جہاد کا جذبہ تازہ تر ہوتا جائے۔ آج مؤقر ماہنامہ الحق میں مضامین کی فہرست دیکھ لی تو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ مصنف جہاد افغانستان کا مضمون بعنوان تحریک شاہ ولی اللہ کا ہدف فک کل نظام بھی شامل اشاعت ہے، مضمون پڑھ کر بہت کچھ سیکھا۔ البتہ ایک بات ایسی ہے جس کی تصحیح کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ مولانا موصوف نے مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے بارے میں وہی بات لکھی ہے جو عام طور پر اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہے۔ اور زبان زد خاص و عام ہے، وہ یہ کہ انہوں نے ماسکو میں لینن سے ملاقات کی تھی حالانکہ یہ درست نہیں ہے، مولانا سندھیؒ خود رقم طراز ہیں۔ یہ غلط ہے کہ میں لینن سے ملا کامریڈ لینن اس وقت ایسا بیمار تھا کہ اپنے قریبی دوستوں کو نہ پہچان سکتا تھا۔ (حمید اللہ قریشی)

---

[1] مولانا جنوبی وزیرستان کے بااثر عالم دین مذہبی، سماجی اور سیاسی امور میں بھی چیف آف وزیرستان کہلاتے ہیں۔ وانا میں جامعہ وزیرستان کے نام سے مدرسہ اور جامع مسجد کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ قومی اسمبلی کے ممبر رہے، بھٹو کے دور میں کئی علاقائی مسائل پر ٹکر لینے سے معتوب ہو گئے۔ کئی سال تک قید و بند میں رہے، یہ خط بھی جیل سے آیا ہے۔ اکثر بیٹے حقانیہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ مولوی تاج محمد اب اپنے مدرسہ میں اعلیٰ کتابیں پڑھاتے ہیں۔ افسوس ۱۳ رمضان ۱۴۳۱ھ کو ایک خودکش حملے میں ساتھیوں سمیت دورہ قرآن سے فراغت کے بعد مسجد میں شہید کر دیے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نور محمد غفاری[1] ایم۔اے بہاولنگر

(۱)

(شیخ الحدیث سے عقیدت و محبت ○ زیر تالیف تصانیف تاریخ التفسیر حقانیت اسلام وغیرہ کے مسودے)

رام پورہ ۲۲/۱۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم محترم دامت برکاتکم العالیہ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آداب ودعا۔ مزاج سامی اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں۔ آپ کا گرامی نامہ باصرہ نوازی کا موجب بنا۔ آپکا مکتوب مبارک سامنے رکھ کر جواب لکھ رہا ہوں لہٰذا ہر بات نمبر ڈال کر لکھوں گا۔

۱۔ ہمارے ماہنامہ ''الحق'' کی غیر معمولی تاخیر کا بندہ کو بہت احساس ہے اور اس کے متعلق آپ کو لکھنے والا تھا۔ آپ کا فرمان بجا ہے اگر رسالہ رمضان المبارک کے بعد آئے تو پھر ایسے مضامین جن کا تعلق رمضان المبارک کے فلسفہ فضائل اور مسائل سے ہے بیکار ہوں گے۔ البتہ مضمون اپنے تحویل میں رکھیں۔

۲۔ سیدی و مولائی حضرت مولانا شیخ الحدیث مدظلہم العالی کے مزاج اقدس کا چونکہ غائبانہ تعارف ہو چکا تھا۔ اسی لئے ان کے مزاج کو جان کر اجازت طلب کرتا رہا ورنہ برادرم یہ ایسا کام ہے جس کے لئے اجازت وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ تعطیلات میں لاہور کے قیام کے دوران بار بار ارادہ ہوا کہ حاضری کے لئے اکوڑہ خٹک چلا جاؤں مگر نافرمانی کا خوف پاؤں میں زنجیر ڈال دیتا جو چکر نہ بن سکی۔ رہا انکا اپنے آپ کو اس قابل نہ سمجھنا کہ عاجز ان کی زیارت کے لئے آتا تو میرے پیارے بھائی۔ آپ کی یہ تحریر اجنبیت کی آئینہ دار ہے میرے لئے وہ حضرت جالندھریؒ بھی ہیں۔ ہاں عجز وانکسار کا غلبہ اور خرقہ پوشی حضرات دیوبند کا شیوہ رہا ہے جسے ہمارے شیخ بھی نبھار ہے ہیں۔ البتہ انشاء اللہ اگر میری قسمت میں ہے تو شروع گرمایا تعطیلات کے دوران ضرور حاضر ہوں گا۔

۳۔ رہا کتاب کی اشاعت کا مسئلہ تو اس کے متعلق بندہ نے اپنے خط میں کوئی آپ سے شکوہ نہیں کیا۔ حضرت شیخ مدظلہم اور آپ کا پہلا فرمان کافی تھا۔ بخدا میرے تو وہم وگمان میں یہ گستاخانہ خیال نہیں کہ آپ کی معذوریوں کو بے اعتنائی یا عدم التفاتی پر محمول کروں اور میری بساط ہی کیا ہے جو اپنے بزرگوں کے متعلق ایسے غلط نظریات رکھوں؟ بندہ نے تمام حالات کا جائزہ لے کر ہی بہت سمجھ کر حضرت شیخ الحدیث مدظلہم کے ارشاد گرامی پر عمل کرتے ہوئے کتاب خود شائع کرا دی۔ اس سلسلہ میں بندہ کو قدرے مقروض ہونا پڑے گا۔ مگر محترم حضرت شیخ کم فیوضہ کے ارشاد میں برکت اور خیر ہے ذرا راہنمائی فرمائیے۔ بندہ نے کچھ دن قبل حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت اقدس میں بھی خط لکھا ہے۔

ا: بالکل اجنبی ہوں۔ ویسے کتاب کتابت کیلئے دی ہے۔ انشاء اللہ شوال میں کتابت ہو جائے گی اس کے بعد کیا کروں گا؟ کتاب کی وائنڈ اَپ کرا رہا ہوں۔ کاغذ عمدہ ہے شائع کرانے کا عزم ہے۔ خیال ہے کہ پہلے ۵۰۰ نسخے شائع کراؤں؟ جلد بندی کرانے ارادہ نہیں۔ صرف موٹے کاغذ لگانے کا خیال ہے۔ کیا بندہ نے یہ ٹھیک سوچا ہے؟ آپ کے مشورہ کی ضرورت ہے۔

ب: کیا اپنا پتہ تیار کروں؟ دیہات کا باسی ہوں۔ یا کسی کتب فروش کا پتہ لکھواؤں۔ مگر بصورت دیگر دوکاندار کے ساتھ معاملہ کیسے طے کروں؟ وہ کیا لے گا یا دے گا؟

---

[1] غفاری صاحب بہاولنگر سے ہماری جماعت کے کوٹہ پر اسلامی جمہوری اتحاد کے ٹکٹ پر ایم این اے منتخب ہوئے' دوسری بار مسلم لیگ نے ہروا دیا۔ پڑھنے لکھنے اور تصنیف وتالیف کا مشغلہ ہے۔ کئی کتابیں چھپ گئی ہیں۔ کئی کالجوں اداروں میں علمی اور تحقیقی کام کرتے رہے مولانا محمد علی جالندھری اور شیخ الحدیثؒ سے غایۃ درجہ عقیدت اور محبت تھی۔ الحق میں انکے مضامین چھپتے رہے۔ جس کا انڈکس مکاتیب کے آخر میں ملاحظہ فرماویں۔

اس نوعیت کی دیگر تمام مشکلات جن کا بندہ کو علم ہی نہیں ہیں آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔
ج: کتاب کی اشاعت عام میں آپ سے تعاون کی درخواست کروں گا۔
اخی فی اللہ! میرا مقصد صرف اور صرف اشاعت دین ہے۔ ہفتہ عشرہ ہوا مولانا بنوری مدظلہم العالیہ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ انہوں نے تحریر فرمایا کہ وہ میری کتاب ''تاریخ التفسیر'' کا مسودہ عنقریب واپس کرنے والے ہیں۔ اسے بھی شائع کرانا چاہتا ہوں۔ وہ ایم۔اے اسلامیات کے لئے ہے۔ ٹائیفائیڈ کا اثر ابھی تک طبیعت پر ہے۔ اب تیسری کتاب ''حقانیت اسلام'' جس میں عقائد اسلام کے فلسفے پر لکھوں گا۔ مولانا بنوری مدظلہم نے اس کے لئے پندرہ عربی' اردو کتب تجویز فرمائے ہیں۔ آپ کو بھی لکھا تھا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہم کی خدمت میں سلام عرض کریں۔ آپ کا چھوٹا بھائی۔ نور محمد غفاری عفی عنہ ایم۔اے 'بی۔ایڈ (ہیڈ ماسٹر رام پورہ ضلع بہاولنگر)

(۲)

(الحق اپنے معاصرین سے زیادہ مقبول ہے علمی معیار مزید بہتر بنایا جائے)

رام پورہ ۱۳ فروری ۱۹۷۲ء　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام اخی فی اللہ سمیع الحق صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آداب ودعا۔ مزاج شریف خدا کرے بخیریت ہوں۔ کافی عرصہ بعد خامہ فرسائی کی نوبت آئی ہے۔ آپ پر دو خط قرض ہیں جن کا حساب آپ نے نہیں چکایا۔ اب تیسرا قرض بغیر آپ کے مطالبہ کے دے رہا ہوں۔ معاف کیجئے گا یہ تو لگن کی بات ہے۔ برادرم: آپ ایسے بھائیوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے اپنے دین کی خدمت میں لگا رکھا ہے۔ اپنی طرف نظر ڈالتا ہوں تو نہایت افسوس ہوتا ہے کہ زندگی کس غلط رخ پر گزر رہی ہے۔ دعا فرمائیں خداوند قدوس اپنے دین کی فکر نصیب فرمائیں۔ ع　این سعادت بزور بازو نیست

برادرم! میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں کہ آپ نے میری جاہلیت اور کم علمی کے باوجود میرے ناقص مضامین اپنے موقر ماہنامہ میں شائع فرما کر مجھ پر احسان عظیم فرمایا ہے اور اللہ کے دین کی تبلیغ میں میرا تعاون فرمایا ہے۔ مجھے یہ جان کر بہت زیادہ خوشی ہے کہ ماہنامہ ''الحق'' اپنے معاصرین میں سب سے زیادہ مقبول ہے اور یہ حضرت مولانا شیخ الحدیث مدظلہم کی للّٰہیت کا نتیجہ ہے۔ قطع نظر اس کے علمی معیار میں ''بینات'' ابھی آگے ہے۔ بھائی جان! اگر آپ میری گزارش کو چھوٹے بھائی کی درخواست سمجھ کر قبول کریں یا رد فرمائیں تو عرض کرونگا کہ

۱۔ ''الحق'' کے معیار کو مزید علمی اور تحقیقی بنانا چاہیے۔ اگر ''بینات'' کی طرح اس میں بھی اسلافؒ کے دو یا تین نہایت مفید اور نایاب کتب کے تراجم بالاقساط شائع ہوتے رہیں تو یہ میری ناقص رائے میں عام اور خاص دونوں مستفیض ہو سکیں گے۔

۲۔ ایم۔اے اور بی اے کے حضرات کے مضامین ضرور شائع ہوں۔ مگر ایسے بھائیوں کے جو متدین' راسخ العقیدہ اور محقق ہوں۔ ان حضرات کی حوصلہ افزائی کا یہ مطلب نہیں کہ ماہنامہ اپنے معیار سے نیچے اتر آئے۔ یہ میری گزارشات ہیں' بیبا کی اور گستاخی کی معافی چاہتا ہوں۔ گزارش نمبر ا کے سلسلہ میں بندہ آپ کے تعاون کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔

برادرم! میں نے آج تک جو ناقص مواد آپ کے ''ماہنامہ'' کے لئے آپکی خدمت میں پیش کیا ہے۔ وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے اور آئندہ بھی انشاء اللہ صرف اور صرف لوجہ اللہ پیش کروں گا۔ آپ میرے لئے دعا فرماتے رہیں میں عہد کرتا ہوں انشاء اللہ آپ حضرات کا خادم بن کر رہوں گا۔ خلوص وللٰہیت کا یہ بیج سید جالندھریؒ نے میرے دل میں بویا تھا (ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء) استقامت کی دعا فرمائیں۔ مجھے آپ سے کچھ بھی نہیں چاہیے۔ بندہ نے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ الدہلوی کے رسالہ ''الانصاف فی بیان سبب الاختلاف'' کا اردو

ترجمہ شروع کیا ہے۔ اگر آپ قبول فرمائیں تو بالاقساط شائع فرمالیں۔ چونکہ میرا اسکول دیہاتی علاقہ میں ہے۔ لہذا تحقیقی مضامین لکھنے یا ایسے تراجم کرنے میں مجھے بہت زیادہ دشواریوں کا سامنا ہے۔ مگر اللہ کے دین کی تبلیغ کا شوق ہے۔ مجبوریوں کو کچھ دیکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ سیدی و مولائی حضرت مولانا شیخ الحدیث مدظلہم کی خدمت اقدس میں عاجزانہ سلام پیش کیجئے گا۔ بندہ کی کتاب ”اسلام کا نظام حیات“ پریس میں چلی گئی ہے۔ انشاء اللہ فروری کے آخری ہفتہ آپ کی خدمت میں حاضر کردوں گا۔

بندہ: نور محمد غفاری عفی عنہ ایم۔اے بی ایڈ (ہیڈ ماسٹر رام پورہ ضلع بہاولنگر)

(۳)

(مفتیؒ اور ہزارویؒ چپقلش شیخ الحدیث جدھر ہیں حق ادھر ہی ہوگا)

۲۶/ جنوری ۱۹۷۳ء　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخی فی اللہ دامت فیوضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آداب۔ مزاج شریف اللہ کرے بخیریت ہوں۔ آج کا خط میری ذہنی پریشانی کا بیان ہے۔ اس دن راولپنڈی میں آپ نے احقر کو مولانا ہزاروی صاحب کی کار میں دیکھا۔ آپ نے کیا خیال فرمایا۔ وہ تو آپ ہی جانتے ہیں۔ احقر ہزاروی صاحب کے پاس ایک خاص مقصد کے لئے آیا تھا۔ ہمارے حلقہ کے لوگوں کا خیال تھا اور ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہم اور جناب ہزاروی صاحب کی صلح کی سبیل نکالی جائے۔ میں راولپنڈی اپنے ماموں جان جو ڈاکٹر ہیں اور جن کے ہزاروی صاحب سے تعلقات ہیں آیا تھا وہ اپنے حج کے سلسلے میں اسلام آباد آئے اور احقر کو بھی ساتھ لائے۔ جہاں تک میرے دینی اور سیاسی نظریات کا تعلق ہے میں عاجز مفتی مدظلہ کے خدام میں شامل رہنے میں عافیت سمجھتا ہوں۔ پھر کیا عرض کروں؟ اللہ تعالیٰ کے چہرے کی قسم! میرے سردار اور آپ کے والد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ جس طرف ہیں۔ انشاء اللہ حق ادھر ہی ہوگا۔ اور عاجز کو تو حق کی اطاعت کرنی ہے۔ یہ سطور محض اس عندیہ کے تحت لکھ دی ہیں کہ آپ کو شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔ اس دن آپ کی زیارت کی کوشش کی۔ مگر افسوس کہ مجھے کہیں جانے کا وقت نہ مل سکا ویسے میں نے دریافت کرلیا تھا کہ آپ قاری سعید الرحمٰن صاحب کے ہاں آئے ہوئے تھے۔ سردار کو میرا سلام عرض کریں اور دعا کی درخواست کریں۔　　آپ کا بھائی: نور محمد غفاری عفی عنہ ہیڈ ماسٹر رام پورہ ضلع بہاولنگر

(۴)

(الحق کیلئے مقالہ)

۱۹/۳/۱۳۹۸ھ بمطابق ۲۸/۲/۱۹۷۸ء　　گورنمنٹ کالج، بہاولنگر

میرے قابل صد احترام بھائی مدفیوضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آداب۔ مزاج اقدس اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں۔ آپ کا گرامی نامہ باصرہ نواز ہوا تھا' جواب میں تاخیر عدیم الفرصتی کی وجہ سے ہوئی:

(۱) مقالہ ارسال کردیتا مگر گزارش ہے کہ میرے پی ایچ ڈی کے مقالہ کے مواد کا انحصار اسی پر ہے اور بسا اوقات تو محض انگریزی ترجمہ کرلیتا ہوں۔ امید ہے آپ محسوس نہیں کریں گے۔ ”ولی عذر والعذر عندالکرام مقبول“

(۲) آپ کے مشورہ کے پیش نظر محض لازمی مباحث ہی بالاقساط روانہ کردوں گا۔ امید ہے پانچ اقساط بن جائیں گی یا شاید اس سے کم۔

(۳) مجھے امید ہے مضمون محترم قارئین کرام پر بار نہیں بنے گا اس نااہل نے اسے دلچسپ بنانے کی پوری کوشش کی ہے انشاء اللہ قارئین کیلئے سودمند ثابت ہوگا۔

(۴) اگر آپ طباعت کے آغاز میں اپنا مختصر نوٹ تحریر فرمائیں جس میں قارئین سے یہ درخواست ہو جائے کہ وہ مضمون نگار کو اس کی خامیوں سے آگاہ کر دیں تو ذرہ نوازی ہوگی۔

میرے سردار اور اپنے والد ماجد مدظلہم کی خدمت اقدس ہیں۔ میرا عاجزانہ سلام پیش کریں۔ اور دعا کی درخواست بھی فرما دیں۔ آخر میں درخواست ہے کہ آپ دعا فرمائیں کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بن جائے۔ ع با کریمان کارہا دشوار نیست

والسلام : آپ کا بھائی نور محمد غفاری' (گورنمنٹ کالج بہاولنگر)

(۵)

گورنمنٹ کالج ۱۴ شوال ۔۹۸ھ بہاولنگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (الحق کیلئے نگارشات)

قابل صد احترام بھائی مدفیوضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' مزاج اقدس اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں۔ اس ناکارہ نے دو تین ہفتے قبل سیدی حضرت مولانا شیخ الحدیث مدظلہم کی خدمت اقدس میں عریضہ تحریر کیا تھا۔ ان کا کرم ہے جو مجھ سیاہ کار کو جواب سے نوازتے ہیں۔

۱۔ آج ''الحق'' کا ماہنامہ کالج آیا۔ یہ نالائق اپنی ہمہ دم مصروفیت اور کوتاہی کی وجہ سے ایک عرصہ سے ''ماہنامہ'' کے مطالعہ سے محروم ہے۔ اپنے ڈاکٹریٹ کے مقالہ کی کتابت میں دن رات لگا رہتا ہے۔ یہ سلسلہ ابھی کوئی چار ماہ اور چلے گا۔ انشاء اللہ رابطہ العالم الاسلامی' کے عربی ماہنامہ کے لئے بھی کچھ لکھتا ہوتا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ دین کی محنت کے لئے قبول کرلے۔ امین

۲۔ آج کے ماہنامہ میں میرا مضمون تھا۔ مجھے قطعاً امید نہیں تھی کہ یہ مضمون آپ شائع کرینگے۔ کیونکہ ربیع الثانی ۹۸ھ میں آپ سے بذریعہ عریضہ اس مقالہ کو بالاقساط شائع کرنے کی درخواست کی تھی۔ جو آپ نے قبول فرمائی اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اقساط مسلسل آئیں گی۔ لیکن اس مسلسل کا نمبر۲ ماہ بعد آیا۔ بہر حال اگر اب بھی آپ کرم فرمائیں تو یہ ناکارہ اس دینی کام کیلئے وقت نکال کر اقساط روانہ کرے گا۔ لیکن ''مسلسل'' کی درخواست کیساتھ۔

۳۔ دوسری قسط مقالہ کا رف پروف میں ذرا اصلاح کے ساتھ حاضر خدمت ہے' مہربانی فرما کر کاتب کو درگذر کی تلقین فرمائیں او رکم از کم اغلاط آئیں۔

۴۔ ہر قسط کا نمبر ضرور درج کرائیں تاکہ قارئین کو تسلسل کا احساس اور آئندہ کا انتظار رہے۔ ورنہ مضمون کا ناقص ہونا سمجھ لیا جاتا ہے۔

۵۔ اقساط مختصراً ہوں گی۔ آپ اس نااہل سے بہتر جانتے ہیں میرے سردار مدظلہم کو میرا سلام پیش کردیں۔ انشاء اللہ ''الحق'' کا سلسلہ دوبارہ شروع کرلوں گا۔ آپ کا بھائی نور محمد غفاری۔ (گورنمنٹ کالج بہاولنگر)

(۶)

(ایم اے معاشیات کے لئے اقتصادی انشورنس پر مقالہ)

گورنمنٹ کالج بہاولنگر' ۳۰ جنوری ۱۹۷۸ء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قابل صد احترام بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' مزاج اقدس اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں۔ اس سیاہ کار نے چند روز قبل حضرت اقدس شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی خدمت اقدس میں عریضہ ارسال کیا تھا۔ التفات سے محروم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے آپ بخیریت ہوں۔ آپ سے دعا کی درخواست کردیں۔ اور سلام بھی پیش کردیں۔ عین نوازش ہوگی۔ یہ ناکارہ تین چار ماہ کالج کے معاملات سے منقطع رہا۔ ڈاک کا نظام بھی درہم برہم رہے۔ پتہ چلا کہ ''الحق'' کی وی پی آئی تھی۔ چھڑوا نہ سکا۔ انشاء اللہ فروری میں تنخواہ ملنے پر رقم ارسال کردوں

گا۔معذرت خواہ ہوں۔پی۔ایچ۔ڈی کے مقالہ کے لئے پنجاب یونیورسٹی شعبہ اسلامیات کے اصرار پر تیاری نے مشغولی میں بے پناہ اضافہ کردیا ہے۔دعافرمائیں۔اس ناکارہ نے ایم۔اے معاشیات کے لئے ایک مختصر مقالہ بعنوان "سماجی اور اقتصادی انشورنس کی اسلامی تنظیم" تحریر کیا تھا۔ایک مکتبہ والے نے اصرار بھی کیا اسے شائع کردیا جائے۔مگر دل چاہتا ہے کہ اسے "الحق" میں بالاقساط شائع کیا جائے تاکہ ترمیم و اصلاح کا عمل جاری رکھ سکوں۔آپ سے اس سلسلہ میں تعاون کی درخواست ہے۔مزید درخواست یہ ہے کہ اقساط متواتر آئیں۔امید ہے ایک سال سے کم میں ہی یہ کام برابر ہو جائیگا۔پہلی قسط نقل کرا رہا ہوں۔آپ کے گرامی نامہ کا انتظار رہے گا۔
مکرر درخواست ہے کہ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام عرض کریں اور دعا کی اپیل بھی فرمائیں۔

والسلام : آپ کا بھائی نور محمد غفاری۔ (لیکچرار گورنمنٹ کالج بہاولنگر)

(۷)

(مفتی محمود سے وزارت علیا کے دوران ملاقات O خدام اور پروٹوکول والوں کا رویہ O نظام اسلام کوئی اور طاقت لائے گی)

گورنمنٹ کالج بہاولنگر' ۱۷ محرم ۹۹ھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے قابل احترام بھائی سمیع الحق صاحب مدظلہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'مزاج کریمانہ اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں۔یہ ناکارہ اپنا پشاور اور راولپنڈی کا سفر بخیریت ختم کرکے بہاولنگر پہنچ گیا ہے۔اس کریم کا شکر ہے۔

یہ سیاہ کار آپ کا گرامی نامہ لے کر حضرت مولانا مفتی صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا وہاں شام چار بجے پاکستان کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے مشتاقین اور پریشان حالوں کا ایک جھرمٹ تھا۔بہرحال ایک بڑے مجمعے کے ساتھ باریابی کا شرف اس گنہگار کو بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! جو کچھ میری آنکھوں نے دیکھا اور جو کچھ میرے گنہگار کانوں نے سنا۔کاش کہ میں نے زندگی بھر یہ نہ سنا ہوتا۔ کیونکہ یہ سب کچھ اس عالی مرتبت شخص کی طرف سے تھا جسے میں اپنی زندگی میں امام سمجھتا تھا۔میرے آنکھوں میں مستقبل کی تاریکی پھیل رہی تھی۔اللہ تعالیٰ کرے ایسا نہ ہو۔شاید یہ وہ فرق تھا جو با اقتدار اور مجبور کے درمیان ہوتا ہے۔

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار لاؤ کہیں سے ڈھونڈھ کر اسلاف کا قلب و جگر

میرے بھائی! میرا دل انتہائی پریشان ہے۔اللہ تعالیٰ کی قسم! اس جھاڑ کی نہیں جو مجھے بلاوجہ پلائی گئی' بلکہ ان سادہ دل پریشان حالوں سے جو مفتی صاحب سے بڑی توقعات لے کر آئے تھے اور جنہیں دربار میں ایک لفظ کہنے کی اجازت نہ دی گئی۔اور حضرت مفتی صاحب کا خادم (پی۔اے) جنہیں سپاہی کی طرح ڈانٹ پلا رہا تھا۔پیارے بھائی! شاید میں نے آپ کو سب کچھ بتا دیا ہے اور شاید کچھ نہیں بتایا۔لیکن اگر یہی حال رہے تو نظام اسلام کوئی اور طاقت لائے گی۔حضرت اقدس مدظلہم کو میرا سلام ضرور کہیں۔

آپ کا بھائی: نور محمد غفاری (لیکچرار گورنمنٹ کالج بہاولنگر)

(۸)

(مولانا معین الدین منچن آباد کا مضمون دعا O مولانا جالندھری کی سوانح عمری)

۱۰ رمضان المبارک/۱۴۰۳ھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم محترم المقام زاد مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔مزاج مع سیدی و مولائی حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم۔کافی عرصہ سے

''الحق'' کی قلمی خدمت سے محروم ہوں۔ اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے توفیق عنایت فرمائے۔ میرے ایک عزیز معین الدین سلمہ (جو مولانا محمد شریف وٹو صاحب مدظلہ مرکزی نائب صدر جمعیت علماء اسلام کے بھتیجے ہیں۔) نے یہ مضمون ''دعا'' کے موضوع پر لکھا ہے۔ ماشاء اللہ مضمون اس قابل ہے کہ ''الحق'' ایسے موقر رسالہ میں چھپے۔ ارسال خدمت ہے جلد شائع فرما کر ان عزیز کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

۲۔ یہ سیاہ کار' حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی رضامندی اور دعا سے اپنے روحانی سہارا حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی سوانح عمری لکھ رہا ہے۔ اگر آپ الحق میں ایک مختصر سا اشتہار برائے فراہمی مواد دے دیں تو آپ کا کرم ہوگا۔ شاید کوئی اللہ کا بندہ کوئی معلومات ارسال کر سکے۔ دعوات صالحات میں یاد فرمائیں۔ اسلام آباد آئیں تو زیارت کرائیں۔ والسلام نور محمد غفاری۔

(۹)

(سینیٹ میں انتخاب پر خوشی)

اسلام آباد ۱۷/ جمادی الثانی/ ۱۴۰۵ھ باسم الکریم

برادرم سمیع الحق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' مزاج اقدس اللہ کریم کرے بخیریت ہوں۔ آپ کی سینیٹ میں بلا مقابلہ کامیابی کی خبر پڑھی میری آنکھیں خوشی سے آبدیدہ ہوگئیں۔ میرا کریم آقا حضرت مولانا شیخ الحدیث دامت برکاتہم اور آپکو دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کیلئے تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ حضرت مولانا دامت برکاتہم کو مجھ ناپاک کا سلام پیش کریں۔ اللہ کریم نے چاہا تو آپکو مبارکباد دینے اکوڑہ خٹک آؤں گا۔ والسلام: ڈاکٹر نور محمد غفاری (بین الاقوامی ادارہ برائے اسلامی اقتصادیات اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد)

(۱۰)

(لیکچررشپ کیلئے انتخاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم بھائی سمیع الحق دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آداب۔ اللہ تعالیٰ کرے آپ بخیریت ہوں ''علم التفسیر'' کا بقیہ حصہ حاضر خدمت ہے۔ الحمدللہ۔ لیکچررشپ کا انٹرویو پاس کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ پورے ریجن میں صرف دو آسامیاں تھیں ہیچمدان اول آیا۔ انشاء اللہ جلد کالج حاضر ہوں گا پھر آپ کو اور اپنے سردار حضرت مولانا شیخ الحدیث مدظلہ کو مفصل خط لکھوں گا۔ آپ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ نااہل کو بہادلنگر کالج میں ہی رکھے کیونکہ گھر کے قریب ہے اور جگہ بھی خالی ہے۔ دعوات صالحات میں یاد رکھیں۔ آپ کا: نور محمد غفاری عفی عنہ ایم اے۔ بی ایڈ

(۱۱)

(بزرگوں کی چپقلش)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام اخی فی اللہ زاد مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آداب۔ مزاج شریف اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں۔ کافی عرصہ بعد خط لکھنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ بزرگوں کی چپقلش نے مایوسی کی طرف دھکیلنے کی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی مگر جب تک ''اسلام'' اور تصور اللہ'' جو میرے دل میں ''حقیقتاً'' مقام رکھتی ہے' باقی ہے۔ مایوسی گناہ ہے اور انشاء اللہ ہم اس سے گریز کرتے رہیں گے' مولانا عبدالحق[1] صاحب'' کے نام نے پیچیدگیوں اور پریشانیوں کا ایک وسیع سلسلہ پیدا کیا تھا مگر الحمدللہ لفظ 'بلوچستان' نے میرے غموم کو ختم کر دیا۔

[1] بھٹو کے عبوری اور پھر مستقل دستور ۷۳ء کی تدوین کے وقت اس وقت کے ارکان اپوزیشن اور حکومت کے درمیان مفاہمت میں بحران پیدا ہوتے رہے۔ ایسے میں ایک موقعہ پر آئین کی وفاقی شکل پیدا کرنے کیلئے بلوچستان سے ارکان پارلیمنٹ کو ہمنوا بنانے کیلئے وہاں کے ایک رکن قومی اسمبلی جن کا نام بھی مولانا عبدالحق تھا حکومتی ہتھکنڈوں کا سامنا نہ کر سکے۔ اخبارات میں خبروں سے حضرت شیخ الحدیث صاحب کے بارہ میں انکی مشارکت کی وجہ سے اضطراب پھیل گیا کیونکہ بلوچستان کے مولانا عبدالحق غیر معروف تھے۔

میرے سردار! اوران کا جمعیت سے اخراج! ہمارے ڈویژن میں حالات یا جماعتی تشکیل میں کوئی ہل چل نہیں پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ''علم التفسیر'' کے عنوان سے احقر نے ایک مستقل مقالہ لکھا ہے۔ انشاء اللہ علمی کام ہوگیا ہے۔ ''الحق'' میں بالاقساط شائع فرمائیں۔ اور ہر قسط کے عنوان کے نیچے یہ ضرور لکھیں ''اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ میری اغلاط سے بذریعہ ''مدیر الحق'' آگاہ فرمائیں''

احقر: نور محمد غفاری ایم۔اے بی ایڈ (رام پورہ بہاولنگر)

(۱۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم (قادیانی مسئلہ کے حل پر مبارکباد)

پیارے بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آداب۔ مزاج شریف امید ہے بخیریت ہوں گے۔ احقر نے سیدی حضرت شیخ الحدیث مدظلہم کی خدمت اقدس میں دو عریضے ارسال کئے۔ ہر دو کے جواب سے محروم ہوں۔ قادیانی مسئلہ کے حل کرانے میں ہمارے حضرت مدظلہم نہایت مصروف رہے ہیں۔ اسی لئے جواب نہ آیا۔ انشاء اللہ اب وہ ضرور التفات فرمائیں گے۔

اس مسئلے کے حل پر حضرت اقدس کی خدمت میں مبارکباد پیش کردیں اور آپ کو بھی مبارک ہو۔ آپ کو ایک تکلیف دیتا ہوں۔ اس دوسرے لفافے میں حضرت مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ کے لئے عریضہ ہے۔ احقر ناکارہ کو ان کا عنوان معلوم نہیں ہے۔ آپ لفافہ پر ان کا موجودہ پتہ تحریر فرما کر خط روانہ کردیں۔ باقی سب خیریت ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس ذلیل کو اس سال حج بیت اللہ کی سعادت نصیب کرے۔ امین۔ حضرت مدظلہم کی خدمت میں سلام پیش کردیں۔ آپ کا: نور محمد غفاری (لیکچرار شعبہ عربی گورنمنٹ کالج بہاولنگر)

(الحق میں مکتوب نگار کے مضامین کی تفصیل)

۱۔ قیامت کا سائنسی اور قرآنی تصور، جولائی ۱۹۷۰/ ۲۶-۳۲
۲۔ لیلۃ القدر — ایک انعام ایک جستجو، اکتوبر ۱۹۷۰/ ۱۷-۲۱
۳۔ آہ! مولانا محمد علی جالندھریؒ جون ۱۹۷۱/ ۴۹-۵۳
۴۔ امام مالکؒ اوران کی موطا، دسمبر ۱۹۷۱/ ۵۱-۵۸
۵۔ مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست کی نمایاں خصوصیات [۲/اقساط] جولائی ۱۹۷۲/ ۴۴-۵۳، اگست ۱۹۷۲/ ۷۷-۸۱
۶۔ تفسیر اور علم تفسیر [معانی، انواع، لوازمات اور ضرورت/ ۲/اقساط] نومبر ۱۹۷۳/ ۱۵-۲۲، جنوری ۱۹۷۴/ ۳۹-۴۴
۷۔ انواع تفسیر، ستمبر ۱۹۷۴/ ۵۷-۶۲
۸۔ قادیانیت [مکتوب]، ستمبر ۱۹۷۴/ ۱/۷
۹۔ سرکاری نظام تعلیم میں ملی وقومی زبانوں کی حالتِ زار اور حق تلفی، جولائی ۱۹۷۵/ ۳۴-۴۰
۱۰۔ تفسیر بالرائے اور عصرِ حاضر کے چند نمونے [۲/اقساط] اگست ۱۹۷۵/ ۳۷-۴۱، ستمبر ۱۹۷۵/ ۲۳-۳۲
۱۱۔ لوازماتِ تفسیر یا تاویلِ صحیح، دسمبر ۱۹۷۶/ ۴۸-۵۹
۱۲۔ سماجی، اقتصادی انشورنش کی اسلامی تنظیم اور مغربی انشورنس کا نظام [۳/اقساط]، اگست ۱۹۷۸/ ۲۷-۳۶، دسمبر ۱۹۷۸/ ۵۱-۵۷، اپریل ۱۹۷۹/ ۴۱-۴۹
۱۳۔ جدید عالمی نظام کے لیے امریکی لائحہ عمل [یہودی عزائم اور امریکی سازشیں]، اگست ۱۹۹۲/ ۱۵-۲۰

نوشاد احمد۔ سیکرٹری جنرل پاکستان عوامی تحریک فنکشنل پشاور
(قانون توہین رسالت[1] میں ترمیم کے خلاف ملی یکجہتی کونسل کا ملک گیر ہڑتال)

جناب محترم سمیع الحق صاحب! جنرل سیکرٹری ملی یکجہتی کونسل۔ السلام علیکم!

عنوان: ۲۷ مئی کے ہڑتال پر پاکستان عوامی تحریک (فنکشنل) کی مکمل حمایت

ملی یکجہتی کونسل نے ۲۷ مئی کو ملک گیر ہڑتال کا جو اعلان کیا ہے اس کی پاکستان عوامی تحریک (فنکشنل) مکمل حمایت کرتی ہے کیونکہ توہین رسالت کے قانون میں مجوزہ ترمیم کے خلاف ملی یکجہتی کونسل نے بروقت اور صحیح اقدام کیا ہے یہ حقیقت ہے کہ وفاقی کابینہ نے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی منظوری دی ہے۔ لیکن ملک کے دینی اور محب وطن سیاسی پارٹیوں اور محب وطن حلقوں کا خیال ہے کہ یہ دونوں ترامیم بلاضرورت ہیں۔ اور ان کا مقصد امریکہ اور برطانیہ کو خوش کرنا ہے اگر وفاقی حکومت نے ترمیم پر اصرار کیا تو اس کا مطلب صرف یہ لیا جائے گا۔ کہ محترمہ مغربی عیسائی طاقتوں کو خوش کرنے کے درپے ہیں۔ حکومت کو بلاوجہ عوام کی مخالفت مول نہیں لینی چاہئے کہ یہی دانش کا تقاضہ ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ پاکستان عوامی تحریک (فنکشنل) کی پیشکش کو قبول کریں گے اور ملی یکجہتی کونسل کے ہراول دستے میں شامل کرینگے۔ ہمیں آپ کے مکتوب کا انتظار رہے گا۔ شکریہ آپکا مخلص نوشاد احمد سیکرٹری جنرل پاکستان عوامی تحریک (فنکشنل) صوبہ سرحد

☆☆☆

محترم نیاز علی خان جانشین فقیر ایپی شمالی وزیرستان
(دارالعلوم دیوبند کانفرنس پشاور کا خیر مقدم)

۸/۱۱ پریل ۲۰۰۱ء

صوبہ سرحد پاکستان کے بزرگ پشتون اور خوش قسمت مرکز پشاور میں عظیم اسلامی "دارالعلوم دیوبند" کے عنوان سے علماء اسلام کے قابل قدر اور مثالی کانفرنس کے نام صوبہ سرحد کے پشتون قبائل کے عظیم راھنما امیر المجاہدین وزیرستان اور مجاہد اعظم حاجی میرزا علی خان صاحب ایپی مرحوم کے سجادہ نشین یعنی محترم "نیاز علی خان صاحب ایپی"۔ دارالجہاد مرکز گردیک شمالی وزیرستان کی جانب سے۔

رواں عالمی اسلامی کانفرنس کے معزز صدر و قابل قدر شرکاء حضرات کی خدمت میں دل کی گہرائیوں سے بعد ادب واحترام سلام مسنونہ پیش کرنے کے بعد "اھلاً وسھلاً مرحبا" کے دامن میں تہہ دل خوش آمدید "بخیر آمدی" "ھر گاہ بیائید" کے پھولوں کا تحفہ عرض کیا جاتا ہے۔

قابل صد احترام حضرات! یقین کیجئے کہ موجودہ رواں افتخار و مسرت کی فضا میں ہمارے ساتھ ایسے الفاظ اور نوک قلم میں اتنی قوت وسکت نہیں جو آپ کے اس ثمر آور، بیش بہا اور گراں مایہ مساعی اور اس عظیم کانفرنس کی اہمیت وضرورت کی کماحقہ تعریف وتوصیف یا مکمل توضیح و تشریح ہو سکے۔ لہٰذا خلاصے کے طور پر ہزار بار تشکر و امتنان عرض کی جاتی ہے۔ اور دُعا گو ہیں کہ اسلامی عظمتیں، اسلامی اخوت، وحدت اور قوت ہمیشہ قائم ودائم رہے۔ آزاد و آباد اور ہر لحاظ سے شاد و شاداب رہے کشمیر، فلسطین اور بوسنیا: والسلام با احترام۔

(قانون توہین رسالت کا کچھ پس منظر)

۱۔ آئین کا توہین رسالت ایکٹ ۲۹۵ جو دشمنان اسلام مغرب اور مغرب زدہ طبقات اور پاکستان میں ان کے ہمنوا لبرل اور سیکولر طبقات سے آج تک ہضم نہیں ہو رہا اور تا دم تحریر (فروری ۲۰۱۱) اس کے خلاف ریشہ دوانیاں جاری ہیں اور ایک بڑے صوبہ پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر اپنی روشن خیالی کے بھینٹ چڑھ گئے ہیں۔ صدر ضیاء الحق سے اسے منظور کرانے اور نافذ کرانے میں اس گنہگار راقم کا بھی حصہ ہے۔ جنرل پرویز مشرف کے دور میں اسے ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو ہماری ملی یکجہتی کونسل نے ان عزائم کے خلاف جنگ لڑی، ۲۷ مئی کو ملک گیر ہڑتال کے ذریعہ عوام نے اسے ناکام بنایا یہ ترمیم انشاء اللہ ہمیشہ موجود رہ کر کسر ۃ علی الکافرین کا مصداق بنا رہے گا۔

نیاز علی خان۔ دارالاسلام جوہر آباد

(۱)

ادارہ دارالاسلام A 37 جوہر آباد ۱۳/۱۱ ستمبر ۱۹۶۹ء (دارالعلوم پر کسی صورت میں بار نہیں بننا)

محترمی جناب منیجر صاحب ماہنامہ الحق السلام علیکم۔ معلوم نہیں کہ کسی بزرگ کی توجہ یا سفارش سے ماہنامہ الحق میرے نام اور ادارہ دارالاسلام کے لئے بصیغہ اعزازی چند ماہ سے جاری ہو گیا ہے۔ جس کے لئے میں آپ کے دارالعلوم کا بہت شکر گزار ہوں۔ مگر رسالہ ماہ ستمبر میں سخنہائے گفتنی پڑھ کر تنبیہ ہوا کہ ہمیں آپکے دارالعلوم کی مالی امداد کرنے کی کسی صورت میں اسی پر بار نہیں ہونا چاہیے۔ اس لئے آج مبلغ آٹھ روپے بابت چندہ سالانہ از اکتوبر بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں۔ ماہ اکتوبر سے مجھے باقاعدہ خریدار تصور کیا جائے۔

خیر اندیش طالب دعا: نیاز علی خان

(۲)

A 37 جوہر آباد۔ ۲۶/۱۱ اکتوبر ۱۹۶۹ء (مستند یکساں دینی نصاب تعلیم کی تلاش)

مکرم و محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ والا نامہ نشان 2070 مورخہ 69-10-13 وصول ہوا۔ جناب کی قدر افزائی کا شکر گزار ہوں۔

(۱) براہ مہربانی ماہنامہ الحق اشاعت ماہ اکتوبر جلد ۵ شمارہ ۱۰ سے مندرجہ ذیل پتہ پر جاری فرمادیں۔ اور چندہ سالانہ بذریعہ وی پی وصول کر لیں۔ جناب چوہدری عزیز الرحمٰن خان صاحب۔ رئیس جوہر آباد۔ نزد جامعہ مسجد

(۲) نیز عرض ہے کہ اس جگہ تین مدارس ابتدائی اسلامی دینی تعلیم کے اور ایک درس نظامی کے لئے قائم ہیں۔ ان میں ایک مستند یکساں نصاب تعلیم جاری کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ براہ مہربانی نصاب مروجہ دارالعلوم حقانیہ کا ایک نسخہ میرے نام ارسال فرمائیں۔ میں جناب کی عنایت کا بہت شکر گزار ہوں گا۔

خیر اندیش طالب دعا: نیاز علی خان

☆☆☆

سینیٹر نیلوفر بختیار

مشیر وزیر اعظم برائے امور خواتین اسلام آباد

(۱)

۲۰۰۱ء (الیکشن میں عورتوں کی شمولیت اور مجوزہ قوانین کیلئے سیمینار)

سیمینار: لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ۲۰۰۱ء

محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔ وزارت ترقی خواتین لوکل گورنمنٹ الیکشن میں عورتوں کی شمولیت کو یقینی بنانے اور مجوزہ قوانین اور طریقہ کار سے آگاہی پیدا کرنے کے لیے مورخہ ۲۶۔ جولائی ۲۰۰۵ء بوقت چار بجے شام بمقام پرل کانٹیننٹل ہوٹل پشاور میں متذکرہ بالا

موضوع پر ایک سیمینار منعقد کر رہی ہے۔ بحیثیت پارٹی سربراہ کے ہمارے لئے آپ کی شمولیت سے اس اہم مقصد کو تقویت پہنچے گی۔ اگر کسی مصروفیات کی بناء پر آپ کی شرکت ممکن نہ ہو تو برائے مہربانی پارٹی ترجمان (Spokes person) کو نامزد کریں اس کے علاوہ پارٹی کی تمام منتخب نمائندہ خواتین (MNA,MPA,COUNCILORS) کو بھی اس خط کے ذریعے دعوت دی جارہی ہے۔

آپکی شرکت کی متمنی نیلوفر بختیار مشیر وزیر اعظم برائے امور خواتین

(۲)

فروری ۲۰۰۹ء (سوات میں تعلیم نسواں کی بندش پر کانفرنس)

Maulana Sami Ul Haq President Jamiat Ulama-e-Islam

Sir, The designed collapse of female education in Swat is a challenge for every Pakistani. It has deprived thousands of girls from education, a fundamental right, and has blocked learning and development opportunities for yet another generation of women. The challenge is monumental and must be collectively addressed without delay, particularly by political leaders and legislatures.

To address the issue BARDASHT a civil society forum, has invited leaders from all political parties of a common platform to initiate a joint strategy for dialogue and discourse. Civil society partners and public opinion leaders will also form part of the proposed initiative, scheduled on February 3, 2009 at Marriott Hotel Islamabad at 03:00pm.

Sir, the forum will be honored if you could spare you valuable time and share you Party's point of view regarding the issue. Your leadership and guidance on the issue will be a source of strength to us and will reiterate our nation's commitment for female education.

Looking forward to you kind response.

Sincerely, (Nilofar Bakhtiar) Senator/Chairperson BARDASHT

خلاصہ: سوات میں تعلیم نسواں کی بندش تمام طبقہ کیلئے لمحہ فکر ہے۔ "برداشت"[1] کے پلیٹ فارم سے تمام سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی میڈیا کو کانفرنس منعقدہ ۳ فروری سہ پہر ۳ بجے میرٹ ہوٹل میں دعوت دی جاتی ہے۔ نیلوفر بختیار

---

[1] محترمہ "برداشت" کے نام سے ایک این جی او چلا رہی تھی۔

وجاہت حسین

(مولانا میاں اصغر حسین دیوبندی کی سوانح حیات)

۱۲/جولائی ۲۰۰۱ء

السلام علیکم! آپ کو دارالعلوم دیوبند سے جو نسبت ہے اس کے پیش نظر یقیناً آپ حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب[۱] سے واقف ہوں گے۔ حضرت میاں صاحب کی سوانح حیات زیر ترتیب ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان میں دارالعلوم سے تعلق رکھنے والے حضرات سے حضرت میاں صاحب کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے آپ سے تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ کا رسالہ "الحق" چونکہ دارالعلوم سے وابستہ حلقوں میں مقبول و معروف ہے۔ اس لیے خیال ہوا کہ حضرت میاں صاحب سے متعلق پاکستان میں رہنے والوں سے آپ کے رسالے کے توسط سے شاید کچھ مواد حضرت میاں صاحب کی سوانح کے لیے حاصل ہو جائے۔

ایک گزارش اس خط کے ہمراہ ارسال ہے۔ اگر آپ از راہ کرم و عنایت تعاون کے طور پر یہ گزارش رسالہ "الحق" میں شائع فرما دیں تو یقیناً کچھ مواد حاصل ہو جائے گا۔ آپ کے تعاون کے لیے اہل خانہ حضرت میاں صاحبؒ شکر گزار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر کے اجر سے بھی نوازیں گے۔ امید ہے کہ آپ اس جراءت رندانہ کو درگزر فرمائیں گے۔ والسلام: وجاہت حسین

☆☆☆

جناب وحید الدین خان[۲] دہلی انڈیا

(۱)

۲۰/اگست ۱۹۶۷ء

مکرمی و محترمی، سلام مسنون، گرامی نامہ مورخہ ۱۸/جولائی ملا۔ فی الحال کوئی مضمون روانہ کرنے سے معذور ہوں۔ الفرقان (لکھنو) اور الجمعیۃ ہفتہ وار (دہلی) میں میرے مضامین شائع ہوتے ہیں اگر آپ کو کوئی چیز پسند آئے تو اس سے نقل فرما سکتے ہیں۔ دعائے خیر میں اس ناچیز کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اگر ہماری حقیر خدمات کو قبول کر لے تو یہی اصل سعادت ہے۔ خادم وحید الدین

(۲)

(اقبال کا نظریہ مرد کامل O پرفکٹ مین O نئے مرد کامل کی نہیں مرد کامل کی پیروی کی ضرورت ہے)

اگست ۱۹۹۳ء

دہلی ایئرپورٹ پر ڈاکٹر اقتدار حسین صدیقی سے ملاقات ہوئی۔ وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر ہیں۔ ان کی کئی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ان کی ایک کتاب کا نام ہے Islam and Muslim in South Asia: Historical Pespective۔ ان سے دیر تک مختلف علمی موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ آج کل مسلمانوں کی فکری تاریخ پر ایک کتاب کی تیاری کر رہا ہوں۔ اس سلسلہ میں میں نے ان سے پوچھا کہ اقبال کی کتاب Reconstruction of Religous Thought in Islam کے نظریہ سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ وہ تاریخ کو ایک ارتقائی عمل کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اس کے مطابق ان کا کہنا ہے کہ پرفکٹ انسان مستقبل میں پیدا ہوگا۔ یہ تصور اسلام کے عقیدہ رسالت سے ٹکراتا ہے۔ کیونکہ عقیدۂ رسالت کے مطابق، کامل اور پرفکٹ انسان پیغمبر کی صورت میں پیدا ہو چکا۔ اب مسئلہ پرفکٹ مین کی پیروی کرنے کا ہے نہ کہ پرفکٹ مین کے انتظار کرنے کا۔

وحید الدین خان دہلی انڈیا

۱۔ دارالعلوم دیوبند کے معروف اکابر اساتذہ میں بڑا مقام تھا۔ ان کے خاندان سے تعلق رکھنے والے مکتوب نگار کا نام ایسا ہی پڑھا گیا ہے۔

۲۔ مشہور مصنف، سکالر اور بہت سے امور میں انفرادی رائے رکھنے والے انڈیا کے معروف بزرگ، میری ایک پسندیدہ کتاب "علم جدید کا چیلنج" کے مصنف، جو بہت سی نظریات کی وجہ سے متنازعہ بن چکے ہیں۔ الرسالہ کے نام سے ایک وقیع رسالہ کے ایڈیٹر، تذکیر القرآن کے نام سے تفسیر بھی لکھی۔

پروفیسر ڈاکٹر وحید الرحمان شاہ پشاور

(۱)

(حافظ الپوری کی تاریخ ولادت ووفات)

۲۴ ستمبر ۱۹۷۸ء

مکرمی ومحترمی جناب مولانا سمیع الحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ماہنامہ الحق میں ڈاکٹر سعید اللہ قاضی صاحب کا قسطوار مقالہ ''پشتو میں سیرت کی کتابیں'' متواتر نظر سے گزرتا رہا۔ جس میں انہوں نے حافظ الپوری مرحوم کی ولادت ووفات کی صحیح تاریخ سے لاعلمی ظاہر کی ہے لیکن ماہ اگست کے شمارے میں ''افکار وتاثرات'' کے تحت ان کی ولادت ووفات بغیر کسی مدد سے اور تحقیق کے ۱۱۲۸ھ، ۱۶۱۵ھ دی گئی ہے ادارے نے اپنی طرف سے یہ سستی کی ہے کہ اس نے بھی اسی کی حوالے سے پیش کیا ہے براہ کرم آپ قارئین کی راہنمائی کیلئے کسی مضمون کو بغیر صحیح اور درست حوالے کے شائع نہ کردیں۔ شائد ادارے کی تحقیق قاضی عبدالحلیم اثر کے بنیاد پر گھڑی کی گئی ہے۔ جو سراسر غلط اور بے بنیاد ہے ویسے تو بعضوں نے حافظ صاحب کو مجدد الف ثانی کا مسترشد بتایا ہے بعضوں نے ان کا نام عبدالحمید اور عبدالصمد بھی لکھا ہے لیکن اصلی تحقیق وہی ہے جو قاضی عبدالسلام نے کی ہے۔ بہرکیف کسی مضمون کو بغیر حوالے کے شائع کرنا ادارے کی بدنامی کو مول لینا ہے جس پر ہمیں افسوس ہے امید ہے آپ ناچیز کے مذکورہ چند جملوں کو برا نہیں مانیں گے۔

فقط والسلام: وحید الرحمان شاہ (گورنمنٹ کالج پشاور)

(۲)

(مضامین کی اشاعت)

۱۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء

مکرمی ومحترمی مولانا سمیع الحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ کافی عرصہ ہوا کہ دو مضامین یکے بعد دیگرے ارسال کرچکا ہوں تاکہ انہیں مناسب وقت پر ماہنامہ الحق میں شائع کریں۔ معلوم نہیں کہ ان مضامین کی چھپائی میں ابھی وقت مزید درکار ہے یا انہیں مسترد کرکے سردخانہ میں رکھے گئے ہیں۔ مہربانی ہوگی اگر ان مضامین میں مطابق لطائف الحواسی اور تفسیر کشاف ماہنامہ الحق میں شائع کریں۔ ہاں اگر اشاعت کے قابل نہیں تو از راہ کرم احقر کو واپس کیجئے کیونکہ ان کے نقل پاس موجود نہیں۔ دعاؤں میں یاد رکھئے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں دعا وسلام عرض کرائیں۔ جملہ احباب کو دعا وسلام۔ وحید الرحمان

☆☆☆

ڈاکٹر وحید قریشی مجلس ترقی ادب لاہور۔ سہ ماہی صحیفہ

(الحق اور صحیفہ کا تبادلہ)

۴ جون ۱۹۷۷ء

مکرمی! تسلیم! آپکا موقر جریدہ ماہنامہ الحق صحیفہ کے تبادلے میں آتا رہا ہے۔ اس کرم فرمائی کے لیے ادارہ صحیفہ آپ کا ممنون ہے جنوری ۱۹۷۵ سے مالی مشکلات کے سبب صحیفہ بند ہورہا ہے۔ اس لیے اب یہ پرچہ آپ کی خدمت میں ارسال نہ ہوسکے گا۔ اطلاعاً عرض ہے مدیر صحیفہ کی حیثیت سے میں فارغ ہورہا ہوں۔ ذاتی حیثیت سے کوئی خط وکتابت مطلوب ہو تو میرے گھر کا پتہ یہ ہے۔

۲۶۹۔ این، سمن آباد لاہور مجلس ترقی ادب کلب روڈ لاہور ایم اے پی ایچ ڈی لٹ آپکا مخلص ڈاکٹر وحید قریشی

وسیم سجاد[1] سینیٹ چیئرمین، اسلام آباد

(۱)

۸رفروری ۱۹۸۸ء (دستور کمیٹی کے اجلاس کراچی کی اطلاع)

نوٹس

دستور کمیٹی کا اجلاس بروز منگل مورخہ ۱۶رفروری ۱۹۸۸ بوقت ڈیڑھ بجے بعد دوپہر بمقام قصر ناز کلب روڈ کراچی منعقد ہوگا اوقات کار کے دوران کھانا دیا جائے گا۔ جملہ اراکین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اجلاس میں شرکت کریں۔

محمد شیر خان بلوچ افسر بکار خاص فون نمبر ۸۲۵۷۵۰ برائے چیئرمین

۱۔	جناب وسیم سجاد، وزیر انصاف و پارلیمانی امور	چیئرمین	۲۔	محمد طارق چوہدری	رکن
۳۔	نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی		۴۔	جناب احمد میاں سومرو	--
۵۔	ملک محمد علی خان		۶۔	جناب حسن اے شیخ	--
۷۔	سید فصیح اقبال		۸۔	نوابزادہ عنایت خان	--
۹۔	بریگیڈیر (ریٹائرڈ) ایم حیات		۱۰۔	مولانا سمیع الحق	--

(۲)

۱۰راپریل ۱۹۸۸ء (والدہ کی وفات پر تعزیت)

MAULANA SAMIUL HAQ SANATOR AKORAKHATTAK,

DEEPLY GRIVED ON THE SAD AND SUDDEN DEMISE OF YOUR MOTHER(.) MAY GOD ALLAH REST HER SOULD IN PEACE AND GRANT YOU MEMBERS OF THE FAMILY COURAGE. TO BEAR THIS LOSS. WASIM SAJJAD JUSTICE MINISTER.CPD B 15 AN 106 IBA 5 45MAULANA...

(۳)

۱۳رستمبر ۱۹۸۸ء (شیخ الحدیث کی تعزیت)

مولانا عبدالحق ایک عظیم دینی وسیاسی رہنما تھے۔ اُن کی وفات سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے۔ مرحوم کی خدمات کو برسوں تک یاد کیا جائے گا۔ وسیم سجاد وزیر قانون پاکستان

[1] عرصہ تک سینیٹ کے چیئرمین رہے۔ اس عرصہ میں متعدد بار عبوری طور پر ملک کے صدارت کے منصب پر فائز ہوئے۔ پرویز مشرف کے زمانہ میں سینیٹ کے قائد ایوان رہے۔ وزیر اعظم جونیجو نے آٹھویں ترمیم وغیرہ سے متعلق دستور کمیٹی بنائی تھی جس کا احقر بھی رکن تھا، ان سے دیرینہ محبت اور دوستی قائم ہے۔ چین، ایران، ازبکستان اور مصر وغیرہ کے پارلیمانی دوروں کی رفاقتِ سفر بھی رہی۔ اس سے قبل وفاقی وزیر قانون رہے۔

(۳)

۳۱ر دسمبر ۱۹۸۸ء (چیئرمین سینیٹ کے منصب کیلئے تعاون کا شکریہ اور تقاضے پورا کرنے کی کوشش)

مکرمی مولانا سمیع الحق صاحب، السلام علیکم: میں آپ کے اس تعاون اور مساعی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جسکا اظہار آپ نے ۲۴ر دسمبر ۱۹۸۸ء کو سینیٹ کے چیئرمین کے انتخاب کے وقت کیا۔ بلاشبہ چیئرمین سینیٹ کے منصب پر میرا انتخاب آپ کی حمایت، مساعی اور تعاون کا مرہون منت ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ نے مجھے جس منصب کیلئے منتخب کیا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس منصب سے منسوب توقعات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس الیکشن میں جن معزز اراکین نے میرے فاضل اور محترم دوست محمد طارق چوہدری کی حمایت کی وہ بھی میرے نزدیک نہایت قابل احترام ہیں کیونکہ انہوں نے پاکستان کے آئین کے مطابق اپنا جمہوری حق ادا کرتے وقت نہایت شاندار کردار ادا کیا ہے۔ انتخاب کے بعد سینیٹ کے تمام حلقوں نے مجھ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا جسکے لیے میں ایوان کے ہر رکن کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میری کوشش ہوگی کہ میں بلا استثناء سینیٹ کے تمام معزز اراکین کا اعتماد حاصل کروں اور اپنے منصب کے آئینی و قانونی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو پوری غیر جانبداری اور دیانتداری کے ساتھ سرانجام دوں۔ مجھے پوری امید ہے کہ اس فرض کی بجا آوری میں مجھے تمام معزز اراکین کا تعاون اور راہنمائی حاصل رہے گی۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خیر اندیش (وسیم سجاد)

(۴)

۲۳ اپریل ۱۹۸۹ء (ایوان میں وقت محدود کرنے کی تجویز پیش کریں)

آپ کو چاہیے کہ تجویز پیش[1] کریں کہ وقت محدود کر دیا جائے اگر ایوان اس سے اتفاق کرے تو وقت محدود کر دیا جائے گا۔ ابھی تک تو یہ تاثر ہے کہ وقت پہ کوئی پابندی نہ لگائی جائے۔ وسیم

(۵)

(چیئرمین سینیٹ کے منصب کیلئے انتخاب میں تعاون کا شکریہ ○ تقاضوں کو مدنظر رکھنے کی یقین دہانی)

۱۵ اپریل ۱۹۹۴ء

مکرمی مولانا سمیع الحق، السلام علیکم! میں آپ کے گرانقدر تعاون اور مساعی جمیلہ پر تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جس کی بدولت سینیٹ کے حالیہ انتخابات میں نتائج حسب خواہ برآمد ہوئے ہیں۔ بلاشبہ چیئرمین سینیٹ کے منصب پر میرا انتخاب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ کی سرگرم اعانت کا مرہون منت ہے۔ آپ نے مجھے جس منصب کے لیے منتخب کیا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے وابستہ توقعات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان انتخابات میں جن معزز اراکین نے میرے محترم دوست جناب منظور احمد گچکی کی حمایت کی وہ بھی میرے نزدیک حد درجہ قابل احترام ہیں کیونکہ انہوں نے پاکستان کے آئین کے مطابق اپنا جمہوری فریضہ انجام دے کر آئین کی پاسداری کی ہے۔ میری کوشش ہوگی کہ مجھے سینیٹ کے تمام معزز اراکین کا بلا استثناء اعتماد حاصل رہے اور میں منصب کے آئینی و قانونی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو پوری غیر جانبداری اور دیانتداری کیساتھ انجام دوں۔ مجھے پوری امید ہے کہ اس فرض کی ادائیگی میں مجھے تمام معزز اراکین کا تعاون اور رہنمائی حاصل رہے گی اور اسطرح ہم ملک و قوم کی خدمت و سربلندی کیلئے باہم قدم ہو کر اپنا سفر جاری رکھ سکیں گے۔ میں ایک بار پھر آپ معزز حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انتہائی خلوص کیساتھ خیر اندیش (وسیم سجاد)

---

[1] اجلاس سینیٹ کے دوران میرے ایک چٹ کے جواب میں یہ رقعہ لکھا جس پر تاریخ ۲۳ مئی ۱۹۸۹ء لکھی ہے۔

(۱)

(ملازمین سینیٹ کے فلاح و بہبود کیلئے فنڈ کی تجویز) ۲۶/ستمبر ۱۹۹۴ء

Dear, Moulana Sahib,

As you ar aware, it has always been my endeavour as Chairman of the Senate to build the upper Chamber of Parliament as an institution that can play its due role in our democracy. i feel that, to a great extent, we has succeeded in promoting and projecting the Senate as an institution that is respected as a representative defender of democracy. In promoting these goals, the role of the Senate support staff is absolutely essential and it cannot be under-estimated. It is their hard work, dedication and commitment that has helped in the growth of the Senate as an institution which does democracy proud.

In this regard, I would like to inform you of an initiative which I had undertaken to establish Senate Employees Welfare Fund whose main purpose was to provide some amenities and facilities for the Senate staff and their families so that they too feel that the Senate as an institution cares for them. The Senate Staff, like that staff elsewhere in other government institution, faces similar problems like post-retirement benefits, education of children, medical care, dowries for daughters and assistance for widows. i am, therefore, hoping that you will assist me in my efforts in this regard by contributing to a fund which is permanent, whose role is exclusively devoted to providing sustenance for the low paid staff of the Senate Secretariat.

For this purpose, Senate Employees Welfare Fund was established in May, 1990 for grant of immediate financial assistance to the low paid employees of the Senate Secretariat in case of death, incapacitation, prolonged illness and in other deserving cases. its "Bye Laws" were approved by the Senate Finance Committee in its meeting held on 17th May, 1990. Executive Committee, consisting of Chairman Senate and four Senators, is empowered to sanction financial assistance from the fund.

The Chairman Senate can grant emergencey assistance upto Rs. 5000/- in anticcipation of approval of the Executive Committee.

The Fund was started with initial donations of Rs. 61,500/- was granted from the fund to deserving low paid employees since May, 1990. The fund has depleted to Rs. 24,211 because of lack of regular donations/ contributions from the Senators to the Fund.

I look forward on your contributions to the fund so that this inititiative continues as something worthy of the institution that the Senate is today and towards which your own commitment is quite commendable and noteworthy as one of its honourable members. I suggest that each member permit deduction of Rs. 150/- P.M. from his salary towards this fund.A proforma is attached for your consent. This is an insignificant amount and will not even be noticed. However, it will help in providing many benefits to the staff of the Senate. With warm personal regards,

Yours sincerely, (Wasim Sajjad)

(۷)

(کزن کی وفات پر تعزیت) ۲۳/ مئی ۱۹۹۵ء

Mulana Sami ul Haq Akora Khattak. Profoundly shocked and grieved to learn of Sad demise of your cousin(.) Please accept my heartfelt condolence and sincere sympathies (.) may all rest the departed soul in internal peace and give you and other member of the family courage to bear the irreparable loss with for titude.Waseem Sajjad (Chairman Senate)

(۸)

(نئے سال کی تحریک)

Season's Greeting and Best Wishes for the Happy New Year

WASIM SAJJAD Leader of the House Senator of Pakistan

(۹)

(عید مبارک)

Eid Mubarik

WASIM SAJJAD Leader of the House Senate of Pakistan

(۱۰)

(عشائیہ میں شرکت کی دعوت)

۲۰۰۷ء

Mr Wasim Sajjad,

Leader of the House in the Senate and Mrs Sajjad,

Request the pleasure of the company of

Mrs and Maulana Sami ul Haq, Senator

at Dinner on 19th January, 2007 at 8.00 p.m

at H No 12-A, St. No 6, P&V Scheme No. 2,

Park Road, Chak Shahzad, Islamabad

R.S.V.P

051-9223504 051-9223503 Dress: Informal

☆☆☆

مولانا ابوالکلام وسیم گونڈوی دارالعلوم دیوبند انڈیا

(علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور دقیق فلسفیانہ مباحث

O علامہ اقبال کی گرویدگی شاہ صاحب پر اجتماعی تحقیقی کام کی ضرورت)

نومبر ۱۹۸۰ء

حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں حضرت سراپا علم وحکمت تھے تفسیر وحدیث میں یکتائے زمانہ، حضرت کی تبحر علمی و جامعیت فنون کے نہ صرف اہل ہند معترف تھے بلکہ مصر و شام اور بیروت وحرمین شریفین میں بھی آپ مقبول تھے۔ حضرت شاہ صاحب کا قوت حافظہ محتاج بیان نہیں وہ زباں زد خلائق ہے کہ اگر ایک کتاب کے پانچ پانچ دس دس حواشی ہوتے تو سب آپ کو یاد ہوتے علوم شرعیہ اور عقلیہ میں سے کوئی بھی ایسا علم نہیں جس میں آپ کو مہارت تامہ حاصل نہ ہو اور شاید یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ علماء متقدمین میں بھی ہر حیثیت سے ایسی جامع علوم عقلیہ ونقلیہ ہستیاں شاذ ونادر ہی ملتی ہیں حضرت العلامہ کی یہ حیثیت اور یہ مقام ومرتبہ صرف اسلامی علوم وفنون ہی میں نہیں بلکہ فلسفہ قدیم کی ہر شاخ سے وہ ماہرانہ واقفیت رکھتے تھے، ڈاکٹر اقبال سے کون ناواقف ہے ایک نامور فلسفی ہونے کے علاوہ فلسفہ کے دقیق نظر عالم بھی تھے۔ مگر اس کے باوجود فلسفہ کی دقیق بحث زمان ومکان کے بارے میں سرگرداں و پریشاں تھے اور حضرت شاہ صاحب سے رجوع کر کے اسے حل کیا، اسی طرح شاہ صاحب کا وہ منظوم رسالہ جو ضخامت میں تو مختصر ہے لیکن پورے موضوع کا عطر اس میں لاکر جمع کر دیا ہے۔ جب وہ منظر عام پر آیا تو ڈاکٹر مرحوم کے پاس حضرت شاہ نے ھدیۃً روانہ کیا۔ جب انہوں نے اس کا مطالعہ کیا تو فرمایا کہ مولانا انور شاہ صاحب کا رسالہ پڑھ کر دنگ رہ گیا ہوں۔ کہ رات دن قال اللہ وقال الرسول سے وابستہ رہنے کے باوجود فلسفہ میں بھی ان کو اس درجہ بصیرت اور اس کے مسائل پر اس قدر گہری نگاہ ہے کہ حدوث عالم پر انہوں نے جو کچھ اس رسالہ میں لکھ دیا حق یہ ہے کہ آج یورپ کا بڑے سے بڑا فلسفی بھی اس مسئلہ پر اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ ڈاکٹر اقبال جو فلسفہ یونانی اور اسلامی بھی اور عہد حاضر کے فلسفہ مغرب پر بھی کافی نظر رکھتے تھے وہ بھی اس رسالہ کے چار اشعار سے بہرہ اندوز نہ ہو سکے اور حضرت علامہ سے رجوع کر کے مطلب کو حل کیا۔

حضرت شاہ صاحبؒ کی شخصیت پر بہت سے ارباب قلم لکھ چکے اور آنے والے لکھتے رہیں گے، مگر اس کے باوجود اس بات پر قلق وافسوس اور رنج وغم تھا کہ اس جامع شخصیت پر کہیں مجتمع ہو کر کام نہیں کیا گیا اور حضرت علامہ کی تصانیف اور ان کے علوم سے سارے عالم کو روشناس نہیں کرایا گیا۔ لیکن جب یہ بات گوش گزار ہوئی کہ حکومت آزاد کشمیر نے اس کا ارادہ کیا تھا مگر بہت دنوں تک پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکی تھی مگر ابھی حال میں یہ بات معلوم ہوئی کہ اسے آزاد کشمیر نے عملی جامہ پہنانے کا عزم مصمم کرلیا ہے۔ اور کام بھی شروع ہو گیا ہے تو دل فرحت ومسرت سے اچھلنے لگا۔ ہم تمام لوگ حکومت آزاد کشمیر کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اس میں صرف محدث کشمیری ہی کے علوم وفنون کی ترویج و اشاعت نہیں بلکہ اسلامی علوم وفنوں کی بھی نشر واشاعت ہے۔ خدائے ذوالجلال ان لوگوں کو پائے استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ ساتھ ہی ساتھ ہم انہیں ایک نیک مشورہ بھی دیں گے اور وہ یہ کہ حضرت علامہ کے جو قابل اعتماد شاگرد اس وقت ہندوستان اور پاکستان اور بیرون ممالک میں باحیات ہیں۔ ان سے براہ راست رابطہ قائم کریں تاکہ اس موضوع پر ایک بسیط علمی اور عملی کام ہو سکے۔

ابوالکلام وسیم گونڈوی　　دارالعلوم دیوبند انڈیا

☆☆☆

مولانا سید وصی مظہر ندوی[1]

سابق وفاقی وزیر، جامعہ اسلامیہ حیدرآباد

(۱)

۷ربیع الاول ۱۳۹۶ھ مطابق ۹/مارچ ۱۹۷۶ء　　(انجمن کا ادارہ جامعہ اسلامیہ)

مکرمی ومحترمی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ انجمن تعلیم اسلامی (رجسٹرڈ) ایک تعلیمی اور اصلاحی انجمن ہے اس کے ماتحت چار سال سے ایک دینی جامع درسگاہ "مدرسہ جامعہ اسلامیہ" کے نام سے قائم ہے۔ اس درسگاہ میں اماموں اور خطیبوں کی تربیت کے علاوہ درس نظامی کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ طلبہ کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جلد سازی اور گھڑی سازی کی تربیت بھی دی جاتی ہے اور میٹرک تک انگریزی تعلیم کا انتظام ہے۔ دارالقرآن بھی قائم ہے۔ اب اس انجمن کے ماتحت دارالاشاعت کا قیام بھی عمل میں آگیا ہے۔ جس میں اعلیٰ دینی، علمی اور اصلاحی لٹریچر کی اشاعت پیش نظر ہے۔ اس دارالاشاعت کی جانب سے پہلا کتابچہ "متاع کارواں" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ یہ کتابچہ برائے تبصرہ ارسال خدمت ہے۔　　والسلام وصی مظہر (وصی مظہر ندوی) جنرل سیکرٹری انجمن تعلیم اسلامی

(۲)

۲۶ردسمبر ۱۹۹۳ء　　(تہنیت شادی)

محترم جناب مولانا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، عزیز گرامی مولانا حامد الحق حقانی کی شادی خانہ آبادی کی تقریب سعید کے موقعہ پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زوجین کا رشتہ مودت ورحمت ہمیشہ مستحکم رکھے۔ اور اولاد صالح وسعید سے نوازے۔ آمین ولیمہ مسنونہ میں شرکت اس موسم میں خاصی مشکل ہے۔ بہرحال جسمانی طور پر موجود نہ ہوتے ہوئے بھی قلبی طور پر مجھے حاضر ہی تصور فرمائیں۔　　والسلام سید وصی مظہر

---

[1] مولانا صدر ضیاء الحق کے دور میں وفاقی وزیر مذہبی امور اور مجلس شوریٰ کے رکن، بڑے مخلص اور دینی فکر سے سرشار انسان تھے۔

مولانا وکیل احمد شیروانی[1] نائب مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

(۱)

(مجلس صیانۃ المسلمین کی لائبریریاں اورالحق کی ضرورت)

۱۳ مئی ۱۹۷۱ء

از مرکزی دار المطالعہ، مرکزی مجلس صیانۃ المسلمین، ۱۴۲، گورونانک روڈ کرشن نگر، لاہور،

مکرمی ومحترمی جناب ایڈیٹر صاحب، رسالہ ماہنامہ الحق، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ جناب کے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ گزارش ہے کہ مرکزی مجلس صیانۃ المسلمین ایک خالص، دینی، تبلیغی اور اصلاحی تنظیم ہے جسکا مقصد صرف یہ ہے کہ موجودہ دور کی گندی سیاست سے کنارہ کش رہ کر خالص اسلامی، تبلیغی اور اصلاحی خدمات انجام دی جائیں۔ مجلس ھذا کے تحت ملک کے متعدد شہروں میں خالص اسلامی کتابوں کی لائبریریاں اور دار المطالعے قائم کئے جاتے ہیں۔ اس وقت تک صرف لاہور شہر میں بفضلہ تعالیٰ دس بارہ لائبریریاں قائم کی جاچکی ہیں۔

نیز مجلس ھذا کا ایک مرکزی دار المطالعہ بھی ہے جسمیں ہر موضوع پر بے شمار کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ جس سے ہر شخص بلا معاوضہ استفادہ کرتا ہے جناب سے بھی درخواست ہے کہ صحیح خیالات کی اشاعت اور عامۃ المسلمین کے استفادہ کی خاطر مجلس ھذا کیساتھ تعاون فرماتے ہوئے اپنا موقر جریدہ الحق مجلس ھذا کے نام اعزازی طور پر جاری فرما کر اراکین مجلس کو شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

امید ہے کہ ہماری یہ درخواست صدا بصحرا ثابت نہ ہوگی۔ آپ کے ادارہ کا یہ عظیم ایثار نہ جانے کتنوں کی اصلاح کا ذریعہ بنے گا۔ مجلس ھذا کا تعارفی لٹریچر ارسال خدمت ہے۔ امید ہے کہ بواپسی ڈاک رسالہ کے اجراء کی تاریخ سے مطلع فرمائیں گے۔ والسلام،

وکیل احمد شروانی (خادم مجلس ہذا)

نوٹ: مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب زید مجدھم، گزارش ہے کہ مرکزی مجلس صیانۃ المسلمین تین چار سال سے جناب کے رسالہ کی خریدار رہی ہے جس کا سابقہ نمبر ۱۸۷۴ ہے، مگر اب چونکہ مجلس مالی حالت کمزور ہے اسلئے اب جناب سے مذکورہ بالا درخواست کرنی پڑی ہے امید ہے کہ توجہ فرمادیں گے۔ وکیل احمد شیروانی

(۲)

(سمیع الحق کے قائم کردہ متحدہ دینی محاذ پر مبارکباد، مفید مشورے ○ مجلس کسی سیاسی جماعت کا تابع محض نہ بنے ○ مسلم لیگ نواز شریف کا ہر ہر معاملہ میں دھوکہ)

۵ رصفر ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۶ رجولائی ۱۹۹۳ء

قابل صد احترام علمائے کرام، مشائخ عظام، رہنمایان دین اور زعمائے ملت، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں سب سے پہلے اپنی طرف سے اور مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کی طرف سے قائد جمعیۃ علماء اسلام اور متحدہ دینی محاذ کے کنوینر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں پھر دوبارہ عظیم پیانے پر متحدہ دینی محاذ پاکستان کا اجلاس بلایا اور آپ کی

---

[1] حکیم الامۃ تھانویؒ کے قائم کردہ مجلس صیانۃ المسلمین کو لاہور میں زندہ رکھا ہے، ''الصیانۃ'' کے نام سے اصلاحی مجلہ بھی چلا رہے ہیں۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مفتی ہیں۔

دعوت پر حسب سابق ملک کے تمام گوشوں سے علماء کرام مشائخ عظام، دانشور، اور دیگر تمام حضرات نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی اور دور دراز علاقوں سے سفر کر کے اس اجلاس میں شرکت کی۔ دراصل یہ آپ کے اخلاص اور آپ کے عظیم المرتبت والد محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب محدث اکوڑہ خٹک کی نسبت کا اثر ہے۔ دعاء ہے کہ جس عظیم مقصد کے لیے یہ اجلاس بلایا گیا ہے اللہ جل شانہ اس میں آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین

گزشتہ اجلاس میں بالاتفاق یہ طے کیا گیا تھا کہ متحدہ دینی محاذ خود مستقل ہوگا کسی سیاسی جماعت کا دم چھلا نہیں بنے گا اور نہ کسی سیاسی جماعت سے تابع مہمل بن کر اشتراک عمل کرے گا۔ اب جب کہ ملک میں انتخابات کا اعلان ہوگیا تو ملک کی دو بڑی جماعتیں دوسری چھوٹی جماعتوں کو اپنے ساتھ ملانے اور ان کے ساتھ اتحاد کرنے میں کوشاں ہیں، جب کہ ان میں سے ایک پارٹی ساتھ ہی یہ بھی کہتی ہے کہ ہم کو کسی سہارے اور کسی بیساکھی کی ضرورت نہیں اگر کوئی ہماری پارٹی میں رہنا چاہتا ہے رہے اگر جانا چاہتا ہے چلا جائے ہماری طرف سے نہ صرف اجازت ہے بلکہ ہم اسکو سواری بھی مہیا کردیں گے مگر ساتھ ہی ان کا یہ حال ہے کہ اپنے نمائندوں کو دوسری جماعت کے سربراہوں سے اتحاد اور اشتراک عمل کی بات چیت کرنے کیلئے اپنے نمائندے بھیج رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کتنی طاقت ہے اور عوام میں کتنی مقبولیت ہے۔ آج کل کے مغربی طرز کے انتخابی طور طریق ایک قسم کا جوا ہے جس میں کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ کون جیتے گا اور کون ہارے گا۔ یہ انتخابات ایسی چیز ہیں کہ بڑوں بڑوں کے دماغ صحیح کردیتے ہیں۔

<u>مسلم لیگ نواز کی اسلام کے ساتھ دھوکے، سمیع الحق کے شریعت بل سے شرمناک سلوک:</u> دوسری طرف ایک وہ جماعت ہے کہ جس نے گزشتہ انتخابات کے موقع پر بڑے بڑے وعدے کیئے اسلام اور اسلامی نظام کے نافذ کرنے کے وعدے پر لوگوں سے ووٹ لئے اور مسلمانوں نے اسلام نظام کے نفاذ کرنے کے شوق میں ووٹ دیئے۔ مگر افسوس قوم کو ہر بار دھوکہ دیا گیا اور مسلسل چالیس سال سے دھوکہ دیا جارہا ہے جب کہ حدیث شریف میں آتا ہے مومن ایک سوراخ سے ایک ہی دفعہ ڈسا جاتا ہے معلوم نہیں کہ ہم کیسے مومن ہیں کہ بار بار ڈسے جارہے ہیں سابقہ حکومت نے قرآن حدیث کو ملک کا اعلیٰ ترین اور سب سے اونچا قانون بنانے کا وعدہ کیا تھا اور اسلامی نظام جاری کرنے کا وعدہ کیا تھا ان وعدوں کا جو حشر ہوا وہ سب آپ کے سامنے ہے ان وعدوں کا ایفا اور اجرا تو کیا ہوتا الٹی مخالفت کی گئی اور اپنے وزراء سے مخالفت میں بیانات دلوائے گئے، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے بڑی محنت سے تمام فرقوں کے اتفاق رائے سے ایک شریعت بل مرتب کر کے سینیٹ سے منظور کرایا مگر افسوس صد افسوس جب یہ بل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا تو اس میں نقائص نکال کر اسکو نامنظور کیا گیا اور اسکی جگہ ایک ایسا بل لایا گیا کہ اس کا نام بھی شریعت بل ہی ہے مگر اس میں سے شریعت کی روح کو نکال دیا گیا اور وہ صرف بل ہی بل رہ گیا۔ مولانا سمیع الحق صاحب کے پیش کردہ شریعت بل میں قرآن وحدیث کو بالادستی حاصل تھی اور حکومت کے پیش کردہ بل میں خواہشات حکومت کو بالادستی حاصل تھی۔

<u>مسلم لیگ حکومت کی سود کے تحفظ کیلئے سپریم کورٹ میں رٹ:</u> دوسری طرف سود کی حمایت میں بیانات دلوائے گئے اور شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں رٹ داخل کی گئی۔ بیانات دینے والے وزرا کے خلاف حکومت نے ذرہ برابر نوٹس نہیں لیا۔ بلکہ حکومت کی سرپرستی حاصل تھی اور خاموشی سے اسکو برداشت کیا، علماء کرام کے خلاف بیانات دلوائے گئے مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ مگر جب اسی شخص نے حکومت کے خلاف بیانات دیئے اور ایک ہندوستانی سفارتکار کی موجودگی میں پاکستان پر دہشت گردی کا غلط الزام لگایا تو حکومت فوراً حرکت میں آگئی اور اسکو غدار اور باغی کہا گیا اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے اس کے یہاں حکمتاً دیر تو ہے

مگر اندھیر نہیں، جب پکڑتا ہے تو سخت پکڑتا ہے اور چاروں طرف سے پکڑتا ہے اور اسکو اپنے ہی بہی خواہوں ور دوستوں سے ذلیل ورسوا کرادیتا ہے اور ان ہی کے ذریعہ اسکو شکست سے دوچار کرادیتا ہے چنانچہ سابقہ حکومت کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا جو حکومت پر نازل ہوا۔ فاعتبروا یااولی الابصار

<u>حکومت اور قومی اسمبلی کی دوبارہ بحالی پر بھی اسلام کو نظر انداز کیا:</u> سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد اور قومی اسمبلی کی دوبارہ بحالی کے بعد کچھ امید ہوگئی تھی اور یہ سمجھا جارہا تھا کہ اب مسلم لیگ حکومت خدا رسول کو یاد کرے گی مگر حال یہ ہے کہ جب سمندر کا سفر کرتے ہیں، مصیبت میں تو حقیقی خدا کو یاد کرتے ہیں اور جب خشکی پر آجاتے ہیں راحت میں آجاتے ہیں تو خود ساختہ معبودوں کو پکارتے ہیں اور ان کا سہارا لیتے ہیں۔ مگر جس کے رگ وریشے میں اور دل ودماغ میں جو چیز رچی بسی ہوتی ہے وہی ظاہر ہوتی ہے، دوبارہ برسر اقتدار آنے کے بعد ایک مرتبہ بھی سابقہ حکومت نے اپنی کسی تقریر اور بیان میں اسلام کا نام تک لینا گوارا نہیں کیا بس جمہوریت جمہوریت کی رٹ لگائی۔ اس کی بالادستی کا رونا رویا حالانکہ اس نام نہاد مغربی جمہوریت نے ہی اس حکومت کا بیڑہ غرق کیا اور اسی نام نہاد جمہوریت نے اسلام آباد سے باہر نکال دیا۔ دوبارہ برسر اقتدار آنے کے بعد بھی ایک وزیر صاحب نے وہی بکواس کی جو اس سے قبل ایک وزیر صاحب کر چکے تھے کہ سود کو ہم حرام سمجھتے ہیں مگر اس کے بغیر حکومت نہیں چل سکتی۔ ہم مجبور ہیں اور علماء بیانات دیتے ہیں باتیں کرتے ہیں مگر اس کا متبادل حل کوئی پیش نہیں کرتا اور ان اصحاب نے مدارس دینیہ کو یتیم خانوں سے تشبیہ دی، آپ حضرات نے ان کا یہ بیان اخبارات میں پڑھا ہوگا۔

<u>حق تعالیٰ کی دوبارہ سزا:</u> یہ وزیر صاحب سمجھے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد اب ہم آسانی کے ساتھ بقیہ تین سال پورے کریں گے۔ مگر یہ نہیں معلوم تھا کہ آسمانوں میں تمہاری بربادی کے فیصلے ہو چکے تھے، حکومت کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے نہ عدالتوں کے ہاتھ میں ہے نہ عوام کے ہاتھ میں۔ حق تعالیٰ شانہ نے پھر دوبارہ ان کو سزا دی اور اسلام آباد سے باہر نکال پھینکا۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اب پھر جب کہ سابقہ حکومت مختلف تنظیموں اور جماعتوں کو سبز باغ دکھا کر اپنے ساتھ ملانے میں کوشاں ہے اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ متحدہ دینی محاذ کے مرکزی قائد اور کنوینر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے بھی اس سلسلہ میں رابطے قائم کیئے گئے ہیں مگر ان کی طرف سے جو جوابات دیئے گئے ہیں وہ حوصلہ افزا ہیں اور حقیقت پسندی پر مبنی ہیں ہم ان کی تائید کرتے ہیں، متحدہ دینی محاذ کی ابھرتی ہوئی طاقت اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے سابقہ تعاون کی برکات کے پیش نظر سابقہ حکومت کی سرتوڑ کوشش ہوگی کہ حضرت مولانا صاحب کو پھر سبز باغ دکھا کر اپنے ساتھ ملالیا جائے اور ان کو ہر قسم کا لالچ، اور کچھ پکے وعدے کرکے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی جائے۔ اب یہاں مولانا صاحب کا امتحان ہے کہ وہ کونسا راستہ اختیار کرتے ہیں، مومن صرف ایک ہی دفعہ ڈسا جاسکتا ہے دوبار نہیں اور مولانا صاحب تو کئی بار ڈسے جاچکے ہیں۔

<u>مولانا سمیع الحق دوبارہ ڈسنے سے بچیں:</u> اب آخر میں حضرت مولانا صاحب سے ہم سب کی یہی درخواست ہے کہ خدارا! اب آپ نہ خود اور نہ اپنی جماعت کو کسی لادین اور بے دین جماعت کا دم چھلا بنائیں۔ مستقل بالذات ہو کر میدان میں نکلیں اور اخلاص واستقامت کیساتھ کام کریں، کارکنوں کو اپنے ساتھ لے کر چلیں، قوم کی خدمت کریں، کارکنوں کے درد دکھ میں برابر کے شریک ہوں۔ اگر اتحاد ہی کرنا ہے تو دینی ومذہبی جماعتوں کیساتھ اتحاد کریں یہ نہ دیکھیں کہ وہ بریلوی ہیں یا دیوبندی، اہل حدیث ہیں یا فضلی، جن سے بھی اتحاد ہو سکتا ہے اتحاد کریں مگر دوسری مذہبی ودینی جماعتوں کے سربراہوں سے بھی گزارش ہے کہ خدارا وہ بھی مستقبل کے بھیانک منظر کو دیکھیں کہ لادین اور بے دینی کا ایک ایسا عظیم سیلاب آنے والا ہے جسمیں یہ سب تنکے بہہ جائیں گے۔ ان حضرات کی خدمت میں

نہایت مودبانہ درخواست ہے کہ خدارا جماعت کو موخر کریں اسلام کو مقدم رکھیں نفاذ اسلام کے ایک عظیم الشان نکتہ پر سب متحد ہو جائیں۔ خدانخواستہ اگر یہ دینی اور مذہبی تنظیمیں انتخابات کے ایام میں اس ایک نکتہ پر جمع اور متحد نہ ہوئیں تو نہ حق تعالیٰ معاف کرے گا اور نہ قوم بخشے گی۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے ایک دفعہ پھر گزارش ہے کہ کسی جماعت سے اتحاد کی بات چیت میں سپریم کونسل کے حضرات کو اعتماد میں لیں اور ان حضرات سے مشورہ کئے بغیر کوئی حتمی فیصلہ نہ کریں۔ اور اگر مسلم لیگ سے اتحاد کرنا پڑ جائے اور ان کی طرف سے مجبور کیا جائے تو ہماری گزارش ہے کہ اس جماعت سے جو کچھ بھی طے ہو سب تحریر میں لایا جائے، زبانی کلامی پر بس نہ کیا جائے اور اس تحریر پر نواز شریف صاحب اور دیگر ذمہ دار حضرات کے دستخط ہوں۔ اور آپ کے بھی اس پر دستخط ہوں اور اس دستاویز کو محفوظ رکھا جائے۔ تا کہ وقت ضرورت کام آئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ تمام حضرات اس تحریر میں پیش کئے گئے تمام امور سے متفق ہونگے آخر میں دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ متحدہ دینی محاذ کو اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو اپنے مشن میں کامیاب فرمادیں اور ان کو استقامت سے نوازیں۔ آمین ثم آمین، بحرمۃ النبی الامی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ احقر وکیل احمد شروانی غفرلہ

ناظم مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان ومدیر ماہنامہ الصیانۃ پاکستان ونائب مفتی جامعہ اشرفیہ، لاہور

(۴)

(اہلیہ مرحومہ کی تعزیت)

۲۱ جنوری ۲۰۰۲ء

مکرمی ومحترمی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہٗ کا دوام ظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ، گزارش آنکہ آج کے اخبارات میں ایک افسوسناک خبر پڑھی کہ آپ والا کی اہلیہ محترمہ اس دار فانی سے دار بقاء کو رحلت فرما گئیں، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون خبر پڑھ کر بیحد افسوس ہوا۔ دعاء ہے کہ اللہ جل شانہ مرحومہ کی مغفرت کاملہ فرما کر ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمادیں، اور ان کے اعمال صالحہ ودینی خدمات کو ان کیلئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ اور آپ سب حضرات کو خصوصا جناب کو اور صاحبزادگان وغیرھم کو صبر جمیل عطاء فرمادیں، آمین ثم آمین۔ احقر اور ادارہ الصیانۃ کا عملہ آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بصحت وعافیت تادیر سلامت باکرامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔

بندہ احقر وکیل احمد شیروانی غفرلہ، مدیر ماہنامہ الصیانۃ لاہور

(۵)

(قاری محمد طیب پر دیوبند میں سیمینار کا دعوت نامہ)

۲۷ جولائی ۲۰۰۵ء

مکرمی ومحترمی جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دام ظلہم صاحب زید مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دسمبر 2005ء کے پہلے عشرے میں'' حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ونور اللہ مرقدہ پر دیوبند ضلع سہارنپور انڈیا میں ایک سیمینار منعقد کیا جا رہا ہے جس کے لئے عارضی فہرست مرتب کی جا رہی ہے، حتمی فہرست دیوبند سے منظوری کے بعد مرتب ہوگی۔ جس کے جملہ اخراجات آپ نے خود کرنے ہوں گے۔ اگر آپ اس سیمینار میں شرکت کے خواہشمند ہیں تو مہربانی فرما کر اپنے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے ضروری صفحات کی فوٹو کاپی مکمل ایڈریس اپنے جملہ ٹیلیفون نمبرز بمع یک صدروپے ناقابل واپسی ابتدائی اخراجات فوری طور پر ارسال فرمادیں تاکہ حتمی فہرست کے بعد آپ کو جملہ اخراجات سے مطلع کیا جا سکے۔ اپنے جواب سے ضرور مطلع فرمائیں۔ نوٹ:۔ اس کو اپنی ذات تک ہی محدود رکھیں کیونکہ تعداد نہایت محدود ہے۔

فقط والسلام: مولانا وکیل احمد شیروانی دفتر مجلس صیانۃ المسلمین جامعہ اشرفیہ، لاہور

مولانا میاں ولایت شاہ کاکاخیل [1]

(۱)

(الحق کے اظہار حقائق کی ستائش ○ حاجی صاحب ترنگ زئی کا قائم کردہ ایک ادارہ دارالعلوم گدڑ مردان)

۱۰ رجنوری ۱۹۷۸ء

محترم مدیر صاحب ماہنامہ ''الحق'' مولانا سمیع الحق صاحب زید عزہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں نے دسمبر ۱۹۷۸ء کے الحق کا نقش آغاز پڑھا۔ محترما! واقعی الحق کے ادارت کا آپ نے صحیح معنوں میں حق ادا کر دیا ہے۔ اور صحیح حقائق کا اظہار آپ نے جس جرات اور بے باکی سے کیا ہوا ہے۔ وہ یقیناً میرے نزدیک قابل صد ستائش ہے اور اگر مدیران صحافت اور جرائد اظہار حق کو بروقت اور برمحل کیا کرے تو ملک اور قوم کیلئے یہ عظیم ذریعہ ابلاغ ہے۔ جزاک اللہ عنی وعن المسلمین احسن الجزاء.

۲) اس دسمبر ۱۹۷۸ء کے الحق میں ابوسلمان شاہجہانپوری نے دارالعلوم دیوبند یادگار عظمت اسلاف کے سلسلہ میں ہمارے علاقہ سرحد کے عظیم مجاہد حاجی صاحب ترنگزی مرحوم کے دارالعلوم گدڑ علاقہ ضلع مردان جسکا غالبا ۱۹۱۳ میں بنیاد رکھا گیا اور جس نے اس وقت عظیم خدمت کی تھی اور بڑے اچھے اور بزرگ ہستیاں اسی دارالعلوم کے فیض سے فیضیاب ہو چکی تھیں جبکہ حاجی صاحب مجاہد کی وطن سے ہجرت کے بعد بھی مدرسہ میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری تھا جو کہ ۲۸ / ۱۹۲۷ء میں ختم ہو گیا۔ میرے خیال میں ابوسلمان صاحب شاہجہانپوری کے معلومات اگر اس کے متعلق نہ ہو تو یہ آپ انکو فراہم کریں۔ تاکہ علاقہ صوبہ سرحد کے خدمات سے بھی انکے معلومات میں اضافہ ہو جائے کیونکہ یہ بھی اکابرین دیوبند کے سلسلے کے ساتھ منسلک دارالعلوم تھا۔

محترما قبلہ والد صاحب زید مجدکم کی خدمت میں میرے تسلیمات عرض کریں اور میرے لئے دعا کی ان سے درخواست فرمائیں برادرم مولانا انوار الحق صاحب اور برادرم ناظم سلطان محمود صاحب کو تحیہ مسنون میرے طرف سے عرض کریں۔

(ولایت شاہ کاکاخیل صاحبزادہ مولانا مسرت شاہ کاکاخیل)

(۲)

(جشن صد سالہ دیوبند کیلئے جانے والوں کے مسائل ○ قاری طیب کا مفتی محمود کو اس سلسلہ میں تجویز)

از حکمت آباد ۲۶ / فروری ۱۹۸۰ء باسمہ تعالیٰ

برادر مکرم مولانا سمیع الحق صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ و مدیر الحق زید عزکم۔ بعد از سلام عرض یہ کہ کل آپکا پرنٹ شدہ کارڈ موصول ہوا۔ جواباً عرض خدمت ہے کہ پشاور پولیس کے دفتر سپیشل برانچ (سی آئی ڈی) کے محکمہ میں یہ لکھوانا ضروری امر ہے کہ پاسپورٹ کا صاحب بے داغ ہے کسی قسم اشتباہ اس سے متوقع نہیں۔ نیک چال چلن اور حکومت پاکستان کا وفادار ہے اور فلاں ادارہ علمی کے ساتھ اسکا فلان تعلق ہے۔ یہ تحریر کر کے پھر پاسپورٹ آفس جو کہ اسکا دفتر یونیورسٹی روڈ پر ہے لیجانا چاہیے۔ تو وہاں اندراج انڈیا پاسپورٹ پر کر دیا جائیگا۔ محترما! بہتر یہ ہوگا کہ اس معاملہ میں آپ مولانا اشرف علی صاحب قریشی سے فرمادیں کیونکہ اُن کا جان پہچان پاسپورٹ آفیسر کے ساتھ ہے۔ میں نے خود

---

[1] ہمارے مخدوم جناب میاں مسرت شاہ عرف ملامیاں صاحب کاکاخیل کے فرزند اکبر دارالعلوم دیوبند میں انہیں پڑھانے کیلئے خود دیوبند جا کر طالب علمی اختیار کی۔

اُنکو وہاں آفیسر پاسپورٹ کے دفتر میں دیکھا ہے۔اگر چہ فدوی نے اُس سے کچھ امداد طلب نہیں کی۔ بہر صورت وقت تھوڑا ہے مہربانی فرما کر خود پشاور شہر تشریف لاکر اس معاملہ کو نمٹائیں۔میری طبیعت پھر قدرے خراب ہے۔اور ڈاکٹر نے مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔اس لئے گھر پر مقیم ہوں خدا کرے کہ دیدار در و دیوار دارالعلوم دیو بند اور مزارت اساتذہ کرام پر فاتحہ پڑھنے کی لئے حاضری ہماری مقدر ہو۔ آمین۔مولوی عبدالرزاق صاحب سکنہ شاخ نمبر ٦ کے والدہ صاحبہ کے جنازہ کے وقت میں بھی حاضر تھا۔مجلس میں مولانا عزیز الرحمان صاحب ڈھکی امیر ضلع پشاور جمعیۃ العلماء نے مفتی محمود صاحب سے یہ روایت بیان کیا۔کہ مفتی صاحب کو قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیو بند نے لاہور میں یہ فرمایا۔کہ تم جرنیل ضیاء الحق صاحب صدر پاکستان سے ملاقات کر کے اس اجتماع میں شرکاء کیلئے کوئی آسان طریقہ بنایا جائے۔مولوی عزیز الرحمان صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مفتی محمود صاحب نے قاری صاحب کو یہ فرمایا کہ میں خود تو جرنیل سے نہیں ملتا۔البتہ یہ کام مولانا عبید اللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ جو کہ جرنیل صاحب کا پیر ہے اور قاری سعید الرحمان صاحب پنڈی جو کہ جرنیل صاحب کا امام ہے یہ دونوں یہ کام سرانجام فرمائینگے۔چنانچہ ان دونوں نے یہ کام نہایت آسان کر دیا ہے اور پرمٹ کا انتظام کرلیا ہے۔پاسپورٹ کی ضرورت بھی نہیں۔اور قافلہ کے شکل میں بھی لوگ جاسکیں گے۔

لہٰذا عرض خدمت یہ ہے کہ اس مسئلہ میں آپ قاری سعید الرحمان صاحب اور مولانا عبید اللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ سے ذریعہ فون معلومات حاصل کر سکتے ہیں خدا کرے کہ ہمارا یہ سفر باتفاق بخیریت سرانجام ہو۔اور حضرت قبلہ مولانا صاحب کی قیادت میں ہمیں یہ سعادت نصیب ہو سکے۔آمین۔بحضور اقدس قبلہ شیخ الحدیث مولانا صاحب کی خدمت ہدیہ تسلیمات ہمارا پیش فرمائیں اور دعا کی آرزو بھی میری پیش فرمادیں۔برادرم مولانا انوار الحق صاحب اور ناظم صاحب سلطان محمود صاحب اور شفیق صاحب وغیرہ حضرات کی خدمت میں سلام قبول عرض ہو۔ والسلام فدوی ولایت شاہ

☆☆☆

مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی [1]

مفتی و مدرس مدرسہ نیوٹاؤن کراچی

(۱)

۲۹ رصفر ۱۳۹۲ھ (امام شافعی کا امام ابو حنیفہ کے بارہ میں قول پر مضمون)

مکرم و محترم زیدت معالیکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ،امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا تخصص فی الفقہ الاسلامی کے ایک طالب علم مولوی محمد داؤد صاحب کے مقالہ کا عنوان ہے۔ ''شرح قول الامام الشافعی ان الناس فی الفقہ عیال علی ابی حنیفہ'' مقالہ اردو میں لکھا جارہا ہے۔سردست اس کا ابتدائی حصہ آپکے موقر ماہنامہ ''الحق'' کیلئے ارسال کیا جارہا ہے۔شریک اشاعت فرما کر شکر گزار فرمائیں۔حضرۃ الاستاذ کی خدمت عالیہ میں سلام مسنون پہنچادیں اور دعا کی درخواست۔

احقر ولی حسن

[1] مولانا مرحوم علم وفضل دینی صلابت و رسوخ میں ایک مثالی شخصیت تھے، تواضع سادگی اور اخلاص کے جیتی جاگتی تصویر، جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن کے برگزیدہ استاذ م، دارالعلوم دیو بند میں حضرت شیخ الحدیثؒ سے بھی تلمذ کا رشتہ قائم ہوا جگہ جگہ حضرت الاستاذ سے مراد حضرت شیخ الحدیث ہیں۔

(۲)

۵ر رجب ۱۳۹۲ھ (مولانا سعد حسن حیدری کی بلاغت قرآن پر تفسیر)

بخدمت گرامی جناب مولانا سمیع الحق صاحب زیدت مکارمکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ،امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا ملاقات کا اشتیاق ہے ہماری جمعیۃ کو مجلس عمل میں نمائندگی نہیں ملی !افسوس ہے۔باعث تحریر یہ امر ہے کہ حضرت مولانا حیدر حسن خانصاحب مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو کے بڑے صاحبزادے مولانا سعد حسن خانصاحب یوسفی ٹونکی قرآن مجید کی بلاغت کے لحاظ سے ایک تفسیر لکھ رہے ہیں اس کے دو جز اب تک زیور طبع سے آراستہ ہوگئے ہیں پہلا جز قریب الختم ہے دوسرا جز ابھی ابھی طبع ہوا ہے یہ دونوں جز آپ کی خدمت میں مولانا موصوف ارسال فرمائیں گے براہ کرم جناب اس پر ایک عمدہ تبصرہ کردیں ،نوازش ہوگی ،حضرۃ الاستاذ کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط ولی حسن ٹونکی غفر اللہ

(۳)

۲۷ر ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ (دادی مرحومہ کی رحلت پر تعزیت)

محب گرامی مولانا سمیع الحق صاحب وفقنی اللہ وایاکم لما یحب ویرضی ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ،دو تین روز ہوئے کہ آپ کی دادی صاحبہ کے سفر الی الآخرۃ کی اطلاع ملی صدمہ ہوا اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماکر درجات عالیہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل ارزانی فرمائے اس پر آشوب زمانہ میں عابدہ ،صالحہ کا اُٹھ جانا قیامت سے کم نہیں ،حضرۃ الاستاذ مدظلہ العالی کو سلام مسنون کے بعد احقر کی طرف سے تعزیت پہنچادیجئے۔ اعظم اللہ اجورکم ولی حسن

(۴)

(الحق کا اعلیٰ معیار اداریہ بہت ہی اچھا اور جدید مسائل سے متعلق ہوتا ہے ،آپ کا قلم بہت شاندار ہے)

۱۰ر جمادی الثانی ۹۹

جناب سمیع الحق صاحب (ایڈیٹر ماہنامہ الحق) بعد سلام مسنون ،آپکا عریضہ ملا حالات سے آگاہی ہوئی پرچہ الحق پابندی سے موصول ہو رہا ہے مصروفیت کی بناپر مطلع نہ کرسکا معذرت خواہ ہوں ماشاء اللہ بہت اچھا اور اعلیٰ معیار قائم رکھا ہے اداریہ بہت ہی اچھا اور جدید مسائل سے متعلق ہوتا ہے ،آپکا قلم بہت شاندار ہے ،اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور زیادہ ہمت اور توفیق دے۔دعا کریں کہ مجھے بھی اس سلسلہ میں کوئی مضمون لکھنے کی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ فقط والسلام: مفتی ولی حسن دارالافتاء مدرسہ نیوٹاون کراچی

(ایک ظریفانہ موضوع)

۱؎ یہ حضرت مفتی صاحب ٹونکی اور ناچیز و دیگر احباب کے درمیان ظرافت ولطافت کا ایک موضوع تھا حضرت مولانا مفتی محمود کے ہاں یہ موضوع جمعیۃ الحمق اور مولانا مفتی ولی حسن کے ہاں انجمن حمقاء اسلام کے نام سے چل رہا تھا پہلی جماعت کا نام حمق یعنی دماغ برعکس نہند نام زنگی کافور کے مصداق عقل ودماغ سے عاری یا کمزور افراد کے لئے رکھا گیا تھا۔دونوں جماعتوں میں حماقت وسادہ لوحی کے میریٹ پر ایک مرکزی صوبائی اور چھوٹے بڑے رینک اور درجات کے عہدہ دار نامزد ہوتے تھے ۔مکتوب نگار نے میرے بنائے گئے سیاسی اور دینی جماعتوں متحدہ دینی محاذ اور یکجہتی کونسل میں ان جماعتوں کو نمائندگی نہ دینے کا بطور مذاق وتفنن طبع ذکر کیا ہے ،حضرت کی مزاحی حس بڑی لطیف تھی۔

مولانا محمد ولی درویش۔ بنوری ٹاؤن کراچی

(۱)

۱۲رصفر ۱۴۰۹ھ (شیخ الحدیث حضرت مدنی کے آخری جانشین)

بخدمت گرامی قدر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زیدت معالیکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ ،عرض اینکہ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کی دردناک خبر سے جو دکھ ہوا، خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ حضرت مرحوم نہ صرف سرحد بلکہ پورے ملک میں حضرت مدنیؒ کی آخری نشانی تھے۔ آہ یہ نشانی بھی چھین لی گئی۔ حضرت کی وفات پر صرف آپ حضرات ہی نہیں پورا ملک تعزیت کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور انکی مستجاب دعاؤں سے محروم ہونے والے تمام پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ فقط والسلام: محمد ولی درویش

(۲)

۱۲رصفر ۱۴۰۹ھ (مدرسہ نیوٹاؤن میں شیخ الحدیث کے بارہ میں تعزیتی اجتماع
مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ کی دعا مولانا عبدالرزاق سکندر کا خراج تحسین)

حضرت شیخ الحدیثؒ کی وفات حسرت آیات کی خبر یہاں شام مغرب سے قبل موصول ہوئی۔ جامعہ کے جملہ متعلقین اس روح فرسا خبر سے نڈھال ہو گئے۔ مغرب کے بعد تمام طلباء بمعہ اساتذہ ختم قرآن میں شریک ہوئے۔ اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی مغفرت کیلئے دعا کی گئی۔ ختم کے بعد ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب نے حضرت مرحوم کی زندگی اور علم دین کیلئے انکی کوششوں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں جامعہ کے بزرگ استاد حضرت مولانا محمد ادریس صاحب نے دعا کرائی۔

یقین نہیں آتا کہ ہم واقعی ایک مستجاب الدعوات شخصیت کے سایہ سے محروم ہو گئے۔ قلم ان کو رحمہ اللہ لکھنے سے ہچکچاتا ہے۔ یہ سوچ کر کے اب اپنی تکالیف کے رفع کیلئے دعا کی درخواست کس سے کرینگے۔ کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔ صرف دارالعلوم حقانیہ ہی نہیں ایسے بے شمار جامعات انکی دعاؤں اور توجہات سے محروم ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور انکے اس لگائے ہوئے باغ کو ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے۔ فقط والسلام احقر الوری محمد ولی درویش

☆☆☆

محمد ولی رحمانی[۱] انڈیا بہار

۱۳رجولائی ۱۹۷۹ء (دینی اداروں سے ارتباط کا جذبہ)

محترم گرامی قدر ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے مزاج سامی بعافیت ہو ایک اجنبی مضمون کیساتھ حاضر خدمت ہے یہ مضمون بجائے خود کوئی معیار نہیں صرف وجہ قرب ہے دینی اداروں میں کام کرتے رہنے کی وجہ سے دینی اداروں کے ساتھ جو ارتباط ہو گیا ہے چاہتا ہوں اسکا دائرہ وسیع تر ہوتا جائے۔ واقفیت بڑھے اور دینی خدمات کا زیادہ موقع فراہم ہو۔ امید ہے کہ مسلک مضمون کی اشاعت ہوگی اور ''الحق'' ملتا رہیگا، حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت گرامی میں ہدیہ سلام پیش ہے۔ رفقاء کار سے سلام مسنون۔

والسلام آپ کا مخلص MONGHYR. 811201(INDIA)

---

[۱] جامعہ رحمانی ایم ایل سی (بہار) کے استاذ دارالعلوم دیوبند کے فاضل، غالباً اب خانقاہ مونگیر انڈیا کے سجادہ نشین

محمد ہارون سعد۔ مدیر اعلیٰ روزنامہ امروز لاہور، ملتان

(۱)

(امروز کا ترجمہ شیخ الہند و تفسیر عثمانی کی اشاعت پر خصوصی قرآن نمبر O قرآن و حدود اللہ پر مضمون کا تقاضہ)

مولانا سمیع الحق صاحب۔ اکوڑہ خٹک۔ جناب من! تسلیم بعد تکریم! روزنامہ امروز لاہور، ملتان کے مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے مجھے آپ کی خدمت میں یہ مکتوب ارسال کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ "امروز" وطن عزیز کے قومی اخبارات میں اپنی سنجیدہ صحافت، علمی متانت اور ادبی وجاہت کے باعث ایک وقیع مقام کا حامل ہے۔ امروز کی خدمات زندگی کے تقریباً تمام دوائر میں اتنی واضح اور روشن ہیں کہ ان کا تفصیلی ذکر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، عوام و خواص کی فکری و نظری راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینے اور حتی الامکان اپنی استطاعت کے اندر رہتے ہوئے "امروز" نے ہر سطح پر قارئین سے رابطہ رکھنے میں کبھی غفلت کی، نہ کوتاہی سے کام لیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ امروز کو نہ صرف پاکستان میں بلکہ بیرونی دُنیا میں بھی وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

یہ امر آپ پر روشن ہے کہ پاکستان کا قیام اس لئے عمل میں آیا کہ اس خطہ پاک میں اسلامی نظامِ حیات کا احیاء کیا جائے گا۔ اس مقصد اولین کی تکمیل کے لئے چند سال پہلے "امروز" نے "تعلیم القرآن" کے عنوان سے شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے ترجمہ اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے حواشی پر مشتمل تفسیر عثمانی کی اشاعت ترتیب قرآنی کے مطابق سلسلہ وار شروع کی تھی۔ کلمۃ اللہ ہی العلیا کے مصداق یہ کالم امروز کے ادارتی صفحہ پر گذشتہ 2 1/2 (ڈھائی) سال سے پابندی سے چھپ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ پورے عرصہ میں امروز کی کسی اشاعت میں اس کا ناغہ نہیں ہوا۔ اور اب انشاء اللہ اسی سال ستمبر کے آخر تک پورا کلام مجید اسی طرز پر ختم ہو جائے گا۔ یوں تو مسلمانوں کے اخبارات میں آیاتِ قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ کی اشاعت کوئی نئی بات نہیں ہے۔ تاہم یہ سعادت اردو صحافت میں اغلباً صرف "امروز" کے حصہ میں آئی ہے کہ وہ پورے کلام پاک کے ترجمہ اور تفسیر کی اشاعت کا اعزاز حاصل کر رہا ہے۔ اس اعزاز کے شکرانے کے طور پر ختم قرآن کے موقع پر ادارہ "امروز" نے ایک عظیم الشان "قرآن نمبر" کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ یہ عریضہ بھی اسی مقصد کے تحت ہے کہ "امروز" کے قرآن نمبر کے لئے آپ قلمی معاونت فرمائیں اور یہ جسارت بھی اس وجہ سے ہوئی کہ قرآن مجید کا حکم ہے تَعَاوَنُوا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔

آنجناب کے علم و فضل اور فکر و نظر سے توقع ہے کہ خیر و تقویٰ کے اس فریضہ کے ادائیگی میں "امروز" سے قلمی تعاون کی راہ نکالیں گے۔ ہم آپ کی علمی تحقیق و کاوش کے لئے ایک موضوع "قرآن اور حدود اللہ" تجویز کرنے کی جسارت کر رہے ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ آپ اس موضوع کو پسند فرمائیں گے۔ بایں ہمہ، اگر آپ قرآنی علوم سے متعلق کسی اور موضوع پر مقالہ تحریر کرنا چاہیں تو اس سے راقم کو مطلع فرما کر مقالہ کی تیاری جاری رکھیں تا کہ مقالہ ہمیں بروقت مل سکے۔ ہم آپ کی اس قلمی معاونت پر آپ کی خدمت میں کچھ اعزازیہ پیش کرنے کی سعادت بھی حاصل کریں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس اہم تاریخی دستاویز کو زیور طباعت سے آراستہ کرنے کے لئے ہمیں کئی طویل مراحل سے گزرنا پڑے گا اور یہ مراحل صرف اسی صورت میں ہمارے لئے کچھ آسان ہو سکتے ہیں جب آپ کا مقالہ اکتوبر 1984ء کے اواخر تک موصول ہو جائے۔ امید ہے اس عریضے کے جواب میں جلد حوصلہ افزا اور مسرت خیز نامہ گرامی سے سرفراز فرمائیں گے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

محمد ہارون سعد (مدیر اعلیٰ روزنامہ "امروز" لاہور، ملتان)

(۲)

(اضافہ از مقبول جہانگیر امروز لاہور)

۴ را کتوبر ۱۹۸۴ء

حضرت مولانا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، قرآن نمبر کی تدوین وترتیب کا کام جناب ہارون سعد نے مجھ ناکارہ کے سپرد فرمایا ہے۔اب آپ کرم فرمائیں گے تو میں سرخرو ہوسکوں گا۔ برادرم شمس الباری ابن مولانا عبدالباری ندویؒ کا ارشاد ہے کہ آپ سے خصوصی درخواست کروں۔یقین ہے آپ قرآن نمبر کے لئے کچھ وقت نکالیں گے۔میرا ارادہ پشاور کا بھی ہے تا کہ بالمشافہ بھی عرض کرسکوں۔امید ہے مزاج گرامی بخیریت ہوں گے۔آپکے والا نامے اور مضمون کا شدت سے منتظر رہوں گا۔

نیاز مند مقبول جہانگیر (شعبہ ادارت''امروز''لاہور)

☆☆☆

حافظ ہدایت اللہ[1] جہانگیرہ نوشہرہ

(ملاقات کی خواہش)

جہانگیرہ ۲۴ را ستمبر ۱۹۸۰ء

صاحب المفاخر زادکم اللہ مجداً وسیادۃً۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امید ہے مزاج سامی بخیر ہونگے۔میرا ایک نجی کام ہے۔اور آپ سے حاجت روائی کی امید ہے اگر آج یا کل تخلیہ میں کچھ وقت دیکر حاضری کی اجازت دے دیں ممنون ہونگا۔بات چیت آپ کے مکان پر ہی مناسب رہیگی۔اگر کل پونے سات بجے صبح کا وقت دے سکیں تو بہت مناسب رہیگا۔ورنہ جس وقت بھی آپ کیلئے سہولت ہو وہ میرے لئے موزوں ہوگا۔

فقط والسلام خیر اندیش حافظ ہدایت اللہ غفرلہ

☆☆☆

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ مانسہرہ

(تہنیت عید)

یطیب بی أن أتقدم لکم بخالص التهانی والتبریک بمناسبة العید المبارک أعاده الله علی الجمیع بالخیر والیمن والبرکات کل عام وانتم بخیر

سید ہدایت اللہ شاہ، عضو مجلس الشیوخ پاکستان

مدرسہ امدادیہ جامع عبداللہ بن عباس، مانسہرہ

---

[1] حضرت مولانا لطف اللہ مرحوم کے فرزند اکبر۔عالم فاضل شخص تھے۔قاضی حسین احمد اور ان کے خاندان سے گونا گوں رشتے ہیں۔میرے ننھیال کے دیوار بہ دیوار پڑوسی تھے اور مسجد کے امامت وخطابت اور دینی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔مولانا لطف اللہ مرحوم کے احوال کے لئے دیکھئے مشاہیر بنام سمیع الحق خان غازی کابلی وغیرہ کے خطوط

On the auspicious occasion of Eid ul Mubarak. Please accept my sincerest greeting and best wishes. May Allah Almighty bestow His blessings on all of us. Syed Hadayat Ullah Shah Member Senate of Pakistan Madrasa Imdadia, Jamia Masjid Abdullah Bin Abbas, Dub # 2, Mansehra

☆☆☆

ہُما صدیقی۔کراچی

ناظم آباد، کراچی ۱۱اپریل ۱۹۷۹ء (منظوم تالیف فتوحات اسلام پر تبصرہ)

مکرمی و مخدومی زید مجدہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ 3 ستمبر 1978ء کو بذریعہ رجسٹرڈ بک پوسٹ احقر نے اپنی منظوم تالیف موسوم بہ "فتوحاتِ اسلام" تبصرہ کے لئے دو جلدیں ارسال خدمت کی تھیں۔ اور استدعا کی تھی کہ جس پرچہ میں تبصرہ شائع ہوا ایک کاپی احقر کو عطا فرمائی جائے۔

ابھی تک کوئی پرچہ دستیاب نہ ہونے سے خیال ہوتا ہے کہ تبصرہ ہنوز نہیں ہوا۔ مدیران اخبارات و جرائد کی مصروفیت کا مجھے اندازہ ہے لہٰذا تقاضہ نہیں کرتا۔ مگر اتنا ضرور معلوم کرنے کو جی چاہتا ہے کہ کب تک تبصرہ "الحق" میں آنے کا امکان ہے مطلع فرمائیں اور جس پرچہ میں شائع ہو ایک کاپی احقر کو ضرور بھیج دی جائے۔ والسلام احقر ہما صدیقی عفی عنہ

☆☆☆

محمد ہمایوں

بیگم ہمایون ٹرسٹ لاہور

۱۴ جولائی ۱۹۷۱ء (مضمون کے لفظ کی اصلاح)

مکرم و معظم جناب منیجر صاحب ماہنامہ "الحق" السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکو آج پھر تکلیف دے رہا ہوں کل حضرت عثمانؓ کے متعلق ایک مضمون بھیجا تھا اس کے دوسرے صفحہ پر دوسری کالم کے شروع میں لفظ "شاہی" غلطی سے لکھا گیا ہے۔ از راہ احسان اس کی جگہ "بیت المال کے" لکھ کر عنداللہ ماجور ہوں۔ امید ہے کہ آپ یہ الفاظ بدل کر اس مضمون کو اپنے قیمتی رسالہ میں جگہ دینگے۔

شکریہ، زیادہ سلام و دعا۔ خاکسار محمد ہمایوں

ہمایون اختر خان[1] وفاقی وزیر تجارت اسلام آباد

(اہلیہ کی وفات پر تعزیت) ۲۶/جنوری ۲۰۰۴ء

Moulana Sami-ul-Haq, Senator, Akora Khattak, N.W.F.P.

Dear Moulana Sahib السلام علیکم

It was with a deep sense of sorrow that I learnt of the passing away of your wife. May the departed soul rest in peace.

At these moments of anguish, words usually do not mean much. Such tragedies are difficult to understand for us mortals and we have no alternative but to seek comfort from God Almighty. When God puts us through these trials, he also provides the means to bear such tremendous losses.

On behalf of my mother, Begum General Akhtar Abdul Rehman and the rest of the family, may we extend our deepest sympathies to your family on this enormous loss. We share your grief in this hour of trial.

Yours sincerely, Hamayun Akhtar Khan

☆☆☆

سردار محمد یعقوب[2] ڈپٹی اسپیکر نیشنل اسمبلی آف پاکستان

(تعزیت اہلیہ مرحومہ) ۲۰/جنوری ۲۰۰۴ء

1800 CA-5 csc NA Islamabad 1985.

Mulana Hamid Ul Haq Darloom Haqania Akora Khattak.

Kindly accept my profound condolence on the sad demise of your mother (.) I was shocked and grieved hear to this sad news. This loss is irreparable for your family (.) I pray all mighty shower his blessings on the departed soul.Sardar Mohd. Yaqoob Deputy Speaker

N. Assembly of Pakistan

---

[1] ہمایون اختر صاحب مشہور جرنیل جنرل ضیاء الحق کے ساتھی اختر عبدالرحمان جو آئی ایس آئی کے جہاد افغانستان کے موقع پر سربراہ تھے کے فرزند، پرویز مشرف کے دور میں وزیر تجارت رہے۔ [2] خط عزیزم حامد الحق کے نام انکی والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیت۔ سردار صاحب مسلم لیگ (ق) کے قومی اسمبلی میں ڈپٹی سپیکر

ڈاکٹر سید محمد یوسف[1]

صدر شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی

۲؍اپریل ۱۹۷۳ء

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے سوالنامہ کا ہر سوال ایک مستقل عنوان ہے۔ ایک موضوع[2] جو سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس پر اپنے خیالات قلمبند کردیئے ہیں۔ امید کہ اس سے آپ کی فرمائش کی تکمیل ہوجائے گی۔ یادآوری کا شکریہ۔ مخلص: محمد یوسف

☆☆☆

مولانا مفتی محمد یوسف بنیری[3]

مفتی ومدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۱۶؍شوال ۱۳۸۳ھ بمطابق یکم؍مارچ ۱۹۶۴ء (مدینہ منورہ بھیجا گیا خط)

عزیز محترم برادر مکرم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہم۔ سلام مسنون! بندہ بخیریت ہے۔ برادرم کی خیریت مطلوب ہے۔ شکر ہے کہ آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نیک عزائم میں کامیابی عطا فرمائی۔ مبارک ہو۔ میں آں برادرم سے قوی امید رکھتا ہوں کہ اوقات اجابت دعاء میں مقامات مقدسہ میں مجھے اپنی دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں گے۔ دینی اخوت اور اسلامی برادری کا یہی تقاضا ہے جس کے تحت مجھے آپ کی خدمت میں دعاء کے لئے درخواست پیش کرنی پڑی۔ خداوند کریم آپ دونوں ساتھیوں کے حج کو حج مقبول ومبرور فرمائیں۔ اور ہم جیسے سیاہ کاروں کو بھی اپنے گھر کی زیارت سے مشرف فرمائے۔ آمین! برادرم محترم حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب کی خدمت میں بھی میری طرف سے یہی کچھ پیش کردیجئے۔

حضرت شیخی ومرشدی کی ملاقات سے اب کے دفعہ محرومی پر کافی افسوس ہے۔ ان کی خدمت میں شرم اور ندامت کی وجہ سے سلام بھی پیش نہیں کرسکتا ہوں۔ ممکن ہے کہ وہ اسکو بے جا تصنع پر حمل فرمائیں۔ بہرحال جو کچھ میری قسمت میں مقدر تھا۔ اسی پر راضی اور صابر رہوں گا۔ خداوند کریم عاقبت بالخیر فرمائے۔ آمین والسلام خادم محمد یوسف کان اللہ عنہ

(اپنے استاذ مفتی محمد یوسف بنیری مرحوم کا مختصر تذکرہ)

[1] کراچی یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے سربراہ رہے۔

[2] یہ مضمون اسلامی نصاب تعلیم کے بنیادی نقاط کے عنوان سے الحق جولائی ۱۹۷۳ء، جلد ۸ شمارہ ۱۰ کے صفحات ۴۱ تا ۴۸ پر شائع ہوا۔

[3] منقولات ومعقولات پر دسترس رکھنے والے بہترین مدرس، مسائل پر گہری نظر رکھنے والے جید مفتی انشاء وتحریر کے ماہر دارالعلوم حقانیہ میں تقریباً سولہ سال تک تدریس وافتاء کے خدمات انجام دیتے رہے۔ آغاز تدریس از ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ تا رمضان ۱۳۸۴ھ ہے۔ احقر کے بھی ممتاز اساتذہ میں سے تھے۔ مولانا مودودی کے تحریرات سے اتنے متاثر ہوئے کہ ان کے وکیل اور ترجمان بنے اور ان کے دفاع میں وہ وہ تاویلات تراشے کہ اہل حق حیران رہ گئے جو بسا اوقات مالا یرضیٰ بہ قائلہ کے زمرے میں آئے یہ صورتحال بالآخر انہیں دارالعلوم سے الگ کرانے پر منتج ہوئی۔ ضلع بنیر سوات کے باشندہ تھے۔ اور وہیں تدفین ہوئی۔ خط میرے قیام حرمین کے دوران حجاز میں ملا۔ حق تعالیٰ ہمارے اس محترم مشفق استاذ سے عفو ودرگزر کا معاملہ فرمائے۔ (س)

مولانا محمد یوسف بنوری[1] کراچی

(۱)

۱۹ر جمادی الاول ۱۳۸۷ھ (الحق کے اداریہ پر دلی دعائیں اور مسرت ○ اخلاص سے لکھنے کی تلقین)

باسمہ تعالیٰ، برادر محترم وفقکم اللہ لکل خیر وسعادۃ، السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ، گذشتہ ماہنامہ "الحق" میں آپکے نگارشات پڑھ کر دل سے دعا نکلی اور بیحد مسرت ہوئی "اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ"

بس اب ضرورت اسکی ہے کہ جو کچھ لکھا جائے اخلاص سے لکھا جائے مدح وثنا کے تصور وانتظار سے بالاتر رہنا چاہیئے جی چاہا کہ دل کی مسرت آپ تک پہنچادوں اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپکو توفیق اور مزید توفیق اپنی مرضیات کی نصیب فرمادیں مولانا عبدالحق صاحب کی خدمت میں سلام اخلاص عرض کردیجئے۔ معارف السنن ثالث پہنچ گئی ہوگی۔ والسلام محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

(۲)

۵ر رجب ۱۳۹۱ھ (علمی ومطالعاتی زندگی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، برادر گرامی قدر محترم مولانا سمیع الحق صاحب وفقکم اللہ، تحیۃ وسلاما۔ آپکا طویل وعریض نامہ[2] سوالات آیا میری زندگی میں کوئی قابل ذکر چیز نہیں نہ فرصت نہ ہمت نہ شوق، خاتمہ بالخیر ہونے کا آرزومند ہوں دور حاضر کے فتنوں سے بچنے کی دعا کرتا ہوں جو کام سپرد ہے اسکی اہلیت بھی نہیں نہ اسکے تقاضے پورے کرسکتا ہوں محض اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائیں تو نعمت ہے۔

والسلام، محمد یوسف بنوری عفا اللہ

(۳)

۳ر جون ۱۹۷۶ء، ۲ر ربیع الاول ۱۳۹۶ھ (اسلام آباد آمد ○ سوالنامے کا جواب)

بسم اللہ، برادر گرامی۔۔ زادکم اللہ توفیقا الی الخیر، تحیۃ وسلاما، والا نامہ کرم موصول ہوا رسید سے اطلاع دے رہا ہوں۔ خدا کرے کچھ لمحات نشاط کے ملیں تو چند سطریں ضرور لکھدوں گا اگرچہ قلبی داعیہ نہیں۔ ۸ جون کو ایک ضرورت کے پیش نظر اسلام آباد پہنچ رہا ہوں شاید اس سفر میں آپ سے اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب سے شرف لقاء نصیب ہو۔ والسلام بنوری عفا عنہ

(۴)

۱۴ر جنوری ۱۹۷۵ء (قادیانی مسئلہ کے حل کے بعد کیا کرنا چاہیئے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر محترم مولانا سمیع الحق صاحب زادکم اللہ توفیقا الی الخیر، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، نہ معلوم نامہ کرم کب آیا اور کہاں ہے لیکن عزیزم محمد بنوری سلمہ سے یہ معلوم ہوا کہ جواب کا انتظار کررہے ہیں اور اشاعت رکی ہوئی ہے اسلئے چند حروف لکھ رہا ہوں تفصیل کی نہ حاجت نہ فرصت نہ

---

[1] حضرت بنوری علم وفضل، کرامت وشہامت، نجابت وعزیمت کی عبقری شخصیت۔ علامہ انور شاہ کشمیری کے چہیتے تلمیذ، جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن کے بانی، قادیانیت کے خلاف جدوجہد کرنے والی مجلس عمل اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ کسی تعارف وتعریف سے بے نیاز بقیۃ السلف بزرگ

[2] مشاہیر کے علمی ومطالعاتی زندگی کے بارہ میں سوالنامہ کے جواب میں

ہمت۔ اختصار بلکہ ایجاز سے عرض ہے کہ آئینی فیصلہ[1] نہایت صحیح اور باصواب ہے اگرچہ بعداز وقت ہے اور بعدازخرابی بسیار، وزیراعظم صاحب نے خود اخبارات میں یہ اعتراف فرمایا ہے: کہ قادیانی مسئلہ کے حل ہونے سے پاکستان کو سیاسی استحکام حاصل ہوگیا: اور صدر صاحب نے یہ اعلان فرمایا کہ پاکستان آج صحیح معنوں میں پاکستان بنا، دونوں سیاست دانوں کے اس اعلان سے حقیقت واضح ہوجاتی ہے اور یہ بھی کہ یہ کام کتنے عرصے پہلے ہونا چاہئے تھا۔ ہماری ذمہ داری ختم نہیں ہوئی بلکہ آئینی نقوش کو جب تک عملی جامہ نہ پہنایا جائے اسوقت مقصد ناتمام ہے اسلام در کتاب مسلمانان در گور والا معاملہ ہوگا ملک کے اندرون قادیانیوں کا کچھ ردعمل ہے وہ تذبذب ہے مایوسی ہے اور زیادہ سے زیادہ گیدڑ بھبکی ہے اور کچھ نہیں۔ باہر کے ممالک میں حتی کہ انگلستان میں بھی اسکے اچھے اثرات مرتب ہورہے ہیں لیکن افریقہ کے ممالک میں اس آئینی فیصلہ کی اشاعت اور عام کرنے کی بڑی ضرورت باقی ہے حکومت کو اپنی بین الاقوامی دامن بچانے کیلئے ضرورت ہے کہ عربی انگریزی فرانسیسی زبانوں میں اس فیصلہ کی اشاعت اپنے سفیروں کے ذریعہ تمام عالم میں کرنی چاہئے اسوقت جو کچھ حکومت کی پالیسی ہے اس میں تسامح تغافل تذبذب بلکہ ایک گونہ نفاق ہے اسلئے عملی صورت میں کوئی اقدام نہیں کیا نہ ان قیدیوں کو رہا کیا نہ ربوہ کو باقاعدہ تحصیل کی شکل دی ہے نہ فارغ علاقہ ان سے واپس لیا ہے ہوسکتا ہے کہ۔۔ مرکز سے زیادہ پنجاب گورنمنٹ کی دوغلی پالیسی یا طرف دارانہ پالیسی کا نتیجہ ہو بہرحال حالات اگر مایوس کن نہیں تو زیادہ امید افزاء بھی نہیں ہیں بس اسوقت زیادہ لکھنے کی فرصت نہیں تفصیلات بہت کچھ ہیں۔ والسلام محمد یوسف بنوری عفاعنہ،

(۵)

(تعزیت کا شکریہ)

۱۹۷۵ء/۶/۱۴، ۱۳۹۵ھ/۶/۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر محترم زیدت مکارمکم الجزیلۃ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکی تعزیت اور توجہ پر آپکا ممنون ہوں دعوات کیلئے شکر گزار ہوں۔ جزاکم اللہ خیرا۔ بجز صبر وتسلیم چارہ کار نہیں اللہ تعالیٰ اجر وثواب سے محروم نہ فرمائے۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔

والسلام محمد یوسف بنوری عفاعنہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن۔ کراچی

(۶)

(والد ماجد کی علالت پر تشویش)

۲۶/جولائی ۱۹۷۵ء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادر گرامی قدر محترم مولانا سمیع الحق صاحب وفقکم اللہ، تحیۃ وسلاماً، والد محترم[2] کے قلب کی تکلیف سے صدمہ ہے لغاری صاب کوتار دلوانے کو کہا تھا وہ چلے گئے نہ معلوم تار دیا تھا یا نہیں آج دوسرا تار آپکے نام دلوا رہا ہوں کہ مزاج کیسے ہیں۔ میرے ایک محترم دوست مولانا محمد حسین صاحب پر وہاں نوشہرہ کے ایک شخص نے جھوٹا کیس کردیا ہے وہ مظلوم ہیں براہ کرم مناسب اعانت کروائیں ممنون ہوں گا۔ والد محترم مولانا عبدالحق صاحب کو لکھتا لیکن انکی علالت کی وجہ سے آپکو لکھا۔ توجہ فرماکر مشکور فرمائیں۔ والسلام محمد یوسف بنوری عفاعنہ

---

[1] قادیانی غیرمسلم قرار دیئے جانے کے قومی اسمبلی کے فیصلہ پر تاثرات لکھنے کی درخواست کی گئی تھی۔

[2] حضرت شیخ الحدیثؒ کو مرض شوگر کے دوران عارضہ قلب لاحق ہوگیا جو آخر تک روگ بنا رہا۔

(۸)

۱۶رشوال (سفرلندن)

بھائی جان، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گرامی نامہ حضرۃ کے نام ملا۔ حضرت لندن تشریف لے گئے ہیں۔ واپسی شاید ۱۲رنومبر تک ہوگی۔ لفافہ میں نے استعمال کرلیا۔ حضرۃ کا جواب میں بھجوادوں گا۔ کبھی کبھی اس عاجز کو یادفرمالیا کریں۔ حضرت والد صاحب کی خدمت نیاز عرض دعا۔

محتاج ۔۔میر عالم لغاری[1]

(۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم (مولانا کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کا شکریہ)

شکریہ ومعذرت، مخلصین ومحبین کی خدمت میں عرض گزارہوں کہ اہلیہ مرحومہ کی وفات پر سینکڑوں ٹیلی گرام اور نامہ ہائے تعزیت موصول ہوئے اور بہت سے اصحاب اخلاص ومودت نے ایصال ثواب کیلئے ختم کیئے اور کرائے ان تمام حضرات کا تہ دل سے شکرگزار ہوں حق تعالیٰ انکو جزائے خیر عطافرمائے سب حضرات کو علیحدہ علیحدہ جواب دینے سے قاصر ہوں ان کلمات پر قناعت کرتے ہوئے امید ہے کہ ترک جواب کا مواخذہ نہ فرمائیں گے۔

والسلام: محمد یوسف بنوری مدیر المدرسۃ العربیۃ الاسلامیۃ نیوٹاؤن کراچی۔ ۵ برائے اشاعت ماہنامہ الحق،

(۱۰)

کرم فرمائے محترم دامت الطافکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، دارالعلوم دیوبند کے بارے میں ایک اشتہار اپنے مجلّہ رجریدہ کی کسی قریبی اشاعت میں نمایاں طور پر شائع فرماکر دارالعلوم دیوبند کیساتھ تعاون فرمائیں۔ والسلام، مفتی محمد شفیع، محمد یوسف بنوری کراچی

☆☆☆

مولانا محمد بنوری (ابن مولانا محمد یوسف بنوریؒ)

(۱)

۱۷ جمادی الاولیٰ ۹۶ھ، ۱۶ مئی ۱۹۷۶ء (حرمین میں قیام شیعوں کی گستاخانہ جسارتیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، گرامی قدر منزلت الحاج بھائی مولانا سمیع الحق صاحب زادمجدہ، سلام مسنون، مزاج گرامی، کل آپکا خط حضرت مدظلہ کے نام موصول ہوا جسمیں راقم کو سلام بھی تحریر فرمایا تھا اور اسی خط کے ذریعہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے علالت کا علم ہوا جس سے صدمہ ہوا اللہ پاک انکو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطاء فرمائے اور انکے فیوض برکت سے ہمیں تادیر مستفید فرماتا رہے اور اسکا سایہ تادیر ہمارے اوپر قائم فرمائے میرے طرف سے سلام دعاء عرض کردیجئے۔ میں مہینہ قبل حجاز مقدس حاضر ہوا تھا اور حضرت مدظلہ کے خدمت میں قیام کرنے

(میر عالم خان لغاری کا تذکرہ)

[1] سردار میر عالم لغاری حضرت بنوریؒ کے خادم خاص اور مزاج شناس، عاشق زار حضر وسفر کے ساتھی حضرت کے صحبت کے خاطر رحیم یار خان کی راحتیں چھوڑ کر کراچی میں رہائش اختیار کی حضرت کے وفات کے بعد یہاں سے اٹھا کر مدینہ منورہ ہی میں ڈیرہ لگادیا۔ لغاری خاندان کے نہایت مخلص دینی درد رکھنے والے انسان ہیں۔ [2] شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ

کے غالباً ایک مہینہ مزید احقر کا قیام رہے گا اور حضرت شیخ مدظلہ[1] کی آجکل صحت کافی ناساز چل رہی ہے۔ اسکے باوجود انہوں نے ہندوستان تشریف لیجانے کا ارادہ فرمالیا ہے غالباً وسط جمادی الثانیہ میں مکۃ مکرمۃ اور اوائل رجب میں ہندوستان تشریف لے جائیں گے۔ انشاء اللہ راقم کے بھی پاکستان کی واپسی اوائل رجب میں ہوگی امید ہے آپ حسب سابق جمعہ پنڈی میں پڑھاتے ہونگے اور راولپنڈی میں قیام رہتا ہوگا اور خوب مجلس بھائی، قاری سعید الرحمان کے ساتھ ہوتی ہوگی۔ یاد آئے تو ان سے بھی سلام عرض کردیں۔

ہمارے چیف بھائی رفیق صاحب کو بھی سلام کہدیں اور بھائی شفیق اور بھائی انور صاحب کو بھی، یہاں پر گرمی شروع ہوگئی ہے حرم نبوی ﷺ میں ازدحام بھی نہیں ہے البتہ شیعہ حضرات کا بھی جمگھٹا نظر آتا ہے انکی بڑی جرأت ہوگئی ہے۔ جنت البقیع میں حضرات اہل بیت کے مزاروں پر ماتم اور مرثیہ خوانی کرتے ہیں صحابہ کو لعنت بھیجتے ہیں۔ حکومت بھی کافی مداہنت کررہی ہے۔ کسی بدبخت نے شیخین کے مزار پر تھوک کی جسارت کی تھی جس پر وہ پکڑا گیا ہے اللہ رب العزت ان سے مقامات مقدسہ کو پاک کردے ورنہ بڑا خطرہ ہے کہ ان کے حرکات پر خاموشی حکام کی اللہ پاک کے غضب کو دعوت نہ دیدے۔ والسلام محمد بنوری ۱۷ جمادی الاولیٰ ۹۶ھ، ۱۶ مئی ۷۶ء المدینۃ منورہ

(۲)

(مولانا بنوری کے نامۂ گرامی کی تصحیح)

باسمہ تعالیٰ محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہ، سلام مسنون، مزاج گرامی آپکا رسالہ الحق ماہ محرم موصول ہوا حضرت والد صاحب کا گرامی نامہ جو آپ نے شائع فرمایا اسکے شروع کے تین سطر کے شروع میں یہ غالباً کتابت کی غلطی ہوئی لکھا یہ ہے کہ اختصار بلکہ ایماناً عرض ہے یہ عبارت غلط ہے اصل عبارت ہے کہ اختصاراً عرض ہے بلکہ ایجازاً، اسکی تصحیح فرمالیں اور آئندہ رسالہ میں اسکی تصحیح ہوجائے تو بہتر ہے یہ گرامی نامہ حضرت اباجان کے حکم سے تحریر کررہا ہوں آپکا اشتہار لولاک میں پڑھا کہ الحق تادست کے متعلق ۔۔۔۔ کے ٹکٹ ۔۔ کر حاصل کرلیں ٹکٹ آپ میرے طرف ۔۔۔۔۔۔۔ ارسال فرمادیں۔ والسلام، محمد بنوری

(۳)

(مولانا بنوری کی معیت میں اکوڑہ آنے کا پروگرام)

باسمہ سبحانہ، گرامی قدر محترم مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہ، سلام مسنون امید ہے مزاج عالی بخیر ہونگے کافی دنوں کے بعد بذریعہ مکتوب ہمکلام ہوں ممکن ہے قبلہ حضرت والد مدظلہ کی پشاور آمد کے باعث آنا پڑھے تو آپ سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوجائیگا غالباً آپکے ہاں آمد ۲۳/۵/۷۶ جمعرات صبح براستہ پنڈی ہوگا انشاء اللہ امید ہے آپ اپنے مسکن مبارک میں ان تاریخ میں موجود ہونگے۔ اگر آمد نصیب ہے تو باقی باتیں وہاں پر ہونگی حضرت قبلہ مولانا عبدالحق زید مجدہ کے خدمت میں سلام دعا کی درخواست۔ بھائی انوار الحق و شفیق کو سلام،

والسلام محمد بنوری کراچی

---

[1] شیخ الحدیث مولانا زکریا مہاجر مدنی

محمد یوسف رضا گیلانی ـ وزیر اعظم پاکستان

(۱)

۱۷ اپریل ۲۰۰۹ء (قومی سلامتی پارلیمانی[1] کمیٹی کی رکنیت اور کام جاری رکھنے کی ہدایت)

Dear,

To take congnizance of the serious law & order situation in the country, resultant of the scourge of militancy and extremism, the honourable Speaker of the National Assembly constituted a Special Committee of the Parliament on Terrorism and Security on 11th November, 2008, based on a consensus Resolution of the Parliament. Understandably, the Committee headed by your goodself is in the process of finalizing its Report.

2. In the wake of the spate of recent violent attacks by the militants, in different parts of the country and the accrued loss of valuable lives, a meeting was called at 1100 hours in the Prime Minister's Secretariat on 6th April, 2009.

3. After listening to presentations by the Interior Minister, the four Chief Ministers, IGPs of Provinces, Heads of Int4elligence Agencies, Rep of ISI and DG FIA, among other decisions, the following was also decided.

i. In addition to its regular TORs the Special Committee of the Parliament on Terrorism and Security may also consider the following :

a) To identify and assess the present threat.

b) To identify the root causes of extremism.

---

۱ پارلیمنٹ کا امریکہ کے تعاون کی پالیسی سے پیدا شدہ صورتحال اور ملک میں خصوصاً قبائل میں خون خرابے اور فوج کشی خودکش حملوں وغیرہ کے بارہ میں ان کیمرہ مشترکہ اجلاس ہوا اور اس میں قومی سلامتی کے بارہ میں اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کی گئی جس کا احقر بھی رکن تھا اس کمیٹی نے طویل غور و خوض کے بعد پالیسی کے بارہ میں سفارشات مرتب کئے، جس کے روشنی میں متفقہ قرارداد پاس ہوئی جس کو افسوس حکومت نے درخور اعتناء نہ سمجھا ہم اپنے کام سے سبکدوش ہوگئے مگر کمیٹی کے کام کی اہمیت اور نوعیت کو دیکھ کر وزیر اعظم نے کمیٹی کو مستقل بنیادوں پر کام جاری رکھنے کی ہدایت کی۔

c) To prepare a draft National Policy to handle this extraordinary state of insurgency.

d) To device a De-radicalization programme to bring the religious elements to mainstream.

e) To devise way and means to bring the Madaris to mainstream.

f) To give recommendations for capacity building of Law Enforcement Agencies.

ii. The Special Committee can also co-opt the following as and when required:

a) Advisor on Interior.

b) All the Chief Secretaries.

c) Chief Commissioner ICT.

d) All IGPs of Provinces, ICT, AJK and NAs.

e) All Home Secretaries.

f) Secretary Interior.

g) DG, FIA.

h) Reps of ISI and IB.

i) Coordinator of the National Counter-terrorism Authority.

iii. The committee shall finalize a comprehensive National Counter-terrorism Policy in consultation with all the stakeholders and shall present its report to the Prime Minister in two weeks.

4. You are requested to incorporate the above mentioned decisions in your scope of action, which will concomitantly facilitate the finalization of the Report.

Yours sincerely, (Syed Yusuf Raza Gilani)

(۲)

مئی ۲۰۰۹ء (سوات وغیرہ کی صورتحال پر آل پارٹیز کانفرنس بمقام وزیر اعظم ہاؤس اسلام آباد)

Dear Maulana Sami ul Haq Sahib,

The present Government has pursued a policy of national reconciliation on all vital issues faced by the country.

The prevailing situation in Swat and Malakand Divisions is of national concern, therefore, to take into confidence the national political leadership and develop a national consensus on this issue an All Parties Conference has been convened for Monday 18th May, 2009 at 10.00 a.m. at the Prime Minister's House, Islamabad.

I request you to attend the Conference so that the nation can benefit from your advice and experience.

Thanking you.

Yours sincerely,
Syed Yusuf Raza Gilani

☆☆☆

پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی[1]

(۱)

۱۳ جنوری ۱۹۷۵ء

مولانائے محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے کہ آپ اور حضرت مدظلہ بمعہ متعلقین ہر طرح بخیر و عافیت ہوں گے۔ میں نے ماہ نومبر میں "شراب" پر ایک مقالہ آپکو ارسال کیا تھا میں نے کچھ جلدی میں اس پر نظر ثانی نہیں کی تھی اور بعض بہت اہم اور ضروری باتیں جو شامل کرنا تھیں نہ ہوسکیں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس مقالہ میں کافی ترمیم و اضافہ کرنا ہے جو بہت ضروری ہے۔ یہ مقالہ دسمبر و جنوری کے پرچہ میں چونکہ شائع نہ ہوسکا اور بہت ہی اچھا ہوا کہ شائع نہ ہوا۔ لہٰذا آپ سے عرض ہے کہ آپ یہ مقالہ مجھے درج بالا پتہ پر ارسال فرما دیں۔ میں اس میں ضروری ترمیم و اضافہ کے بعد آپکو ارسال کردوں گا۔ بعینہٖ اس طرح شائع نہ کیا جائے۔ واپسی کیلئے میں ٹکٹ بھی ارسال کر رہا ہوں۔ حضرت مدظلہ سے سلام عرض کر دیجیے اور دعا کی درخواست۔ فقط والسلام محمد یوسف فاروقی

---

[1] مکتوب نگار اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور بعض برطانوی یونیورسٹیوں میں اسلامیات کے پروفیسر رہے۔ الحق میں صحیح جذبہ اور احساسات کے ساتھ اہم مضامین لکھتے رہے۔

(۲)

۱۷ر۱ر۱۴۰۱ھ (اسلام میں بچوں کی قدر و قیمت اور تعلیم و تربیت پر مضمون)

محترم و مکرم مولانا سمیع الحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے مؤقر مجلّہ ''الحق'' میں اشاعت کیلئے ایک مضمون ''اسلام میں بچوں کی قدر و اہمیت اور ان کی تعلیم و تربیت'' کے عنوان بھیج رہا ہوں۔ اگر مناسب خیال فرمائیں تو الحق کے کسی قریبی شمارہ میں شائع فرما دیجئے۔ یہ مقالہ لاہور میں پبلک ہیلتھ ایسوی ایشن آف پاکستان کی جانب سے منعقدہ کانفرنس میں ۷رفروری ۱۹۸۱ء پڑھا گیا تھا۔ کوئی خامی نظر آئے تو اصلاح فرما دیجئے۔ اور اگر اشاعت کے لئے مناسب نہ سمجھا جائے تو میں درخواست کروں گا کہ یہ کاپی مجھے واپس کروی جائے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ حضرت مولانا مدظلہ کی خدمت میں سلام عرض ہے اور دعاؤں کی درخواست ہے۔

فقط والسلام، محمد یوسف فاروقی پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی

(۳)

۲۴رذوالحجہ ۱۴۰۱ھ (عہد نبوی کے سیاسی اداروں پر کام)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ محترم و مکرم مولانا سمیع الحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گرامی نامہ ملا، آپ نے میرا مضمون الحق میں اشاعت کے لئے قبول فرمایا بہت شکریہ۔ یہ مضمون الحق میں اشاعت سے قبل کسی دوسرے مجلّہ میں شائع نہیں ہوگا۔ میں آج کل عہد نبوی ﷺ کے سیاسی اداروں پر کام کر رہا ہوں اسی سلسلہ کا ایک مضمون ماہ اکتوبر ۱۹۸۱ء کے فکر و نظر میں شائع ہوا ہے جو یقیناً آپ کی نظر سے گزرا ہوگا۔ اس موضوع سے متعلق اگر آپ کے علم میں کوئی نئی بات یا حوالہ ہو اور مجھے اس سے مطلع فرمائیں تو میں تہہ دل سے شکر گزر رہوں گا۔ حضرت مولانا مدظلہ کی خدمت میں سلام عرض کر دیجئے اور دعاؤں کی درخواست،

والسلام: مخلص محمد یوسف فاروقی

(۴)

(حجیت حدیث پر علماء کے گرانقدر کام کو انگریزی میں متعارف کرانے کی ضرورت)

Mohammad Yousuf Farooqi
Department of Arabic & Islamic Studies University of Exeter EX4 4JZ. U.K

نحمدہ ونصلی ۳رجون ۱۹۸۳ء

گرامی قدر محترم و مکرم جناب مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ ملک سے اس قدر دور آنے کے بعد ملکی جرائد و رسائل سے بھی تقریباً سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ پاکستان میں تو الحق اور دیگر دینی و علمی رسائل پابندی سے پڑھنے کو مل جاتے تھے یہاں آنے کے بعد سے میں نے جو کچھ اب تک یہاں کی لائبریریوں اور جامعات کو دیکھا ہے ان کو دیکھ کر یہ احساس بہت زیادہ بڑھ گیا ہے کہ ہمارے علماء کرام نے بالخصوص حجیت حدیث پر جو گرانقدر کام کیا ہے یہ سارا ذخیرہ کسی طرح انگریزی زبان میں منتقل ہو جائے اور کوئی ایسا ٹرسٹ بھی قائم ہو جائے جو ان کتابوں کو مغرب کی جامعات تک پہنچا سکے۔ یہاں کتابوں کی خرید میں مستشرقین کی کتابوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔

یہاں قریب سے جو مشاہدات کر رہا ہوں ان شاء اللہ ضبط تحریر میں لے آؤں گا۔ فی الحال تو اتنا ہی لکھ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ پر رحم

فرمائے اور انہیں اپنے دین سے وابستہ ہو کر متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں نے کافی عرصہ ہوا ایک مضمون ''اسلام میں سیاست ومملکت کی حقیقی بنیادیں'' الحق میں اشاعت کے لئے بھیجا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ شائع ہوا یا نہیں یا کب تک ہوگا؟ اگر آپ اسے اشاعت کے لئے مناسب خیال نہ فرماتے ہوں تو مجھے مندرجہ بالا پتہ پر واپس فرمادیجئے۔ ممنون ہوں گا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کی خدمت میں سلام مسنون عرض کردیجئے اور دعاؤں کی درخواست پیش کردیجئے۔

والسلام مخلص، محمد یوسف فاروقی، شعبہ ادب عربی وعلوم اسلامیہ جامعہ ایگزیٹر شمال مغربی برطانیہ

(۵)

ستمبر ۱۹۸۲ء (عربی اسلامی علوم سے جاہل اسلام پسندوں کی سازش ○ جماعت اسلامی کا کردار)

جو عربی زبان وادب پر اس کے محاورہ اور اسلوب اور فصاحت وبلاغت کے اصول ونکات کے ساتھ پوری طرح عبور نہ رکھتا ہو اور جس نے تفسیر حدیث اور فقہ کی امہات الکتب معتبر اساتذہ سے باقاعدہ نہ پڑھی ہوں۔ وہ اسلام پر اسلامی نظریہ حیات پر (یہ بھی اسلامی علوم سے جاہلوں کی ایجاد ہے افسوس ہے کہ یہ سراسر بیرونی غیر اسلامی اصطلاح ایڈیالوجی علماء کی زبان سے بھی سننے میں آتی ہے) اور بالخصوص اسلامی قانون پر بولنے کا حق نہیں رکھتا۔ پاکستان میں اسلام کی خیر اسی میں ہے کہ اس اصول پر سختی سے اصرار کیا جائے لیکن ہوتا یہ ہے کہ جب کوئی اسلامی علوم کا جاہل جدید تعلیم یافتہ (یکے از ''زائران حریم مغرب'') ماہر تعلیم یا ماہر قانون اسلام کی منقبت بیان کرتا ہے تو علماء اسے ''تحسین ناشناس'' قرار دینے کی بجائے اس کے تعاون کے طالب ہو جاتے ہیں جب اسلامی علوم کے جاہل کو یہ درجہ مل جائے کہ علماء اسکے تعاون کے طالب ہوں تو وہ بے ظرف یا کم ظرف جلد یا بدیر دنیاوی حشمت وثروت کا سہارا لے کر علوم عربیہ اسلامیہ کی تحقیر کرتا ہے اور علماء کو بے دخل کر کے خود اسلام کا دعویدار بنتا ہے۔ اگر پرویز صاحب کا اصلی روپ آج دکھائی دیا ہے تو علماء کی سادگی اور تواضع نے ان کو یہ جراءت دلائی ہے اس قماش کے لوگوں کا شروع ہی سے جب وہ اسلام کی ثناء خوانی شروع کرتے ہیں (اور علماء اس سے خوش ہوتے ہیں) مقصد یہی ہوتا ہے کہ علوم عربیہ اسلامیہ کی ضرورت سے انکار کریں اور ان کے مقابلہ میں علوم عصریہ کی فوقیت جتائیں۔ من جہل شیئا عاداہ۔ ایسے لوگوں سے تعاون کی توقع ہی عبث ہے۔

شریعت کے مسائل میں علوم عربیہ اسلامیہ کے جاہلوں کے تعاون کے کیا معنی زیادہ سے زیادہ علماء شرعی قانون کی تدوین میں جدید تعلیم یافتہ اصحاب سے ویسا ہی کام لے سکتے ہیں، جیسا کہ ایک انجینئر جاہل معماروں سے لیتا ہے ایک ڈاکٹر نرسوں سے لیتا ہے، ایک طبیب عطار سے لیتا ہے، اس سے بہتر مثال یہ ہے کہ موجودہ جمہوری نظام میں مجالس قانون ساز قانون پر بحث کرتی اور اسکی منظوری دیتی ہیں۔ قانون کی تدوین کا کام حکومت کی وزارت قانون میں انجام پاتا ہے وزارت قانون میں کیسے ہی ماہر ہوں انہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ مجالس قانون ساز کے ممبروں کو نااہل قرار دے کر خود قانون سازی کا منصب سنبھال لیں قانون سازی عوام کے منتخب نمائندوں کا حق ہے جو عوام کی مصلحت و نقصان کو سمجھتے ہیں۔ وزارت قانون کی حیثیت ایک درزی کی ہوتی ہے جو آرڈر کے مطابق کپڑے سیتا ہے۔ اگر کسی گستاخ درزی کو سرچڑھا یا جائے تو نتیجہ یہی ہوگا کہ پائجامہ کی بجائے پتلون ہی کر رکھ دے گا اور کہے گا کہ آپ کو دنیا کی خبر نہیں آج کا فیشن یہی ہے بس ذرا پائجامہ کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق بنا دیا ہے۔ ایسے ہی ایوب خان نے ایک عربی اسلامی علوم کے جاہل معاند کو اسلام کا پرمٹ اور اسلامی ریسرچ کا ٹھیکہ دیا اسلامی ریسرچ کا ٹھیکہ تو زیادہ دن چل نہ سکا، لیکن اسلام کا پرمٹ برقرار رہا۔ انہوں نے اعلان کر دیا کہ اسلامی ریسرچ

کا عربی اسلامی علوم سے کوئی تعلق نہیں چنانچہ ان کی بجائے اسلامی نظریہ حیات کو رواج دیا اور ایک عربی سے معری اسلامیات ایجاد کی۔ سیاسی حکمت عملی دیکھئے کہ ایک مفتی کے کاندھے پر بندوق رکھ کر عربی اسلامی علوم کو نشانہ بنایا گیا۔ اور ایک مفتی سے عربی اسلامی علوم کی قبر پر فاتحہ پڑھوایا گیا۔ آگے چل کر انہوں نے یہ زہر اگلا کہ اگر عربی فارسی ترکی تینوں زبانوں کے اسلامی لٹریچر کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور صرف اردو کے اسلامی لٹریچر کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو اردو کا پلڑا بھاری رہے گا یہ جہل نہ تھا بلکہ عربی اسلام علوم کو غیر ضروری قرار دینے کی سوچی سمجھی سازش تھی ایکطرف یہ سازش تھی اور دوسری طرف وہی اسلام کی تحسین ناشناس جس سے علماء خوش ہوتے رہے اور سازش کامیاب ہوتی رہی۔ عربی اسلامی علوم کے جاہلوں کو اسلامی شخصیت کا خطاب دینے کا کاروبار کھلم کھلا اور بڑے پیانے پر جماعت اسلامی کرتی رہی ہے۔ افسوس کہ اس جماعت نے عربی اسلامی علوم کے احیاء اور فروغ کے لئے ذرہ برابر کچھ نہ کیا اور بالخصوص جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو یہ تاثر دیا کہ امیر جماعت کی اردو نگارشات تمام عربی اسلامی علوم سے مستغنی کردیتی ہیں اور ان پر گزارہ کرنے والا پوری ڈھٹائی کے ساتھ اسلام کی اجارہ داری کا دعویٰ کرسکتا ہے خوب ہوا کہ تفہیم القرآن کے ختم کے موقع پر انہی عربی اسلامی علوم کے جاہلوں نے مل کر تقریباً تحریک کی رسم ادا کی۔

دوسری طرف وہ نام نہاد علماء ہیں جو بڑی بڑی دستاریں باندھتے ہیں۔ حالانکہ ان کی کبھی دستار بندی نہیں ہوئی۔ محض علماء کی شکل وصورت سج دھج بنانے سے کوئی عالم نہیں ہوجاتا۔ پھر یہ تو ضلوا واضلوا۔ کا مصداق صریحا بدعتی ہیں کسی وقتی سیاسی محاذ آرائی کی خاطر انہیں علماء کہنا دین کے لئے خطرہ ہے گزشتہ انتخابات کے دوران بے محل فتووں کی جو مہم چلائی گئی اور نااہل اور غیر ثقہ لوگوں کو علماء کی فہرست میں شامل ہونے کا موقع دیا گیا اس سے علماء کے وقار کو اور خود دین کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ یہ امانت اور فراست دونوں کے خلاف ہے کہ جہل اور بدعت کو علماء کا ایک مکتب خیال کہا جائے۔ ع نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند (ڈاکٹر محمد یوسف پروفیسر عربی جامعہ، کراچی)

☆☆☆

محمد یوسف فاروقی۔ کھڑی شریف آزاد کشمیر

۲۵ اپریل ۲۰۰۵ء (حقانیہ کے سند کا معادلہ)

گرامی قدر محترم جناب پرنسپل صاحب بالقابہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی؟ گزارش ہے کہ آپکے ادارہ کی سند یونیورسٹی گرانٹس کمیشن سے موثق اور جملہ دیگر اداروں میں منظور تھی حالیہ اقدامات کے بعد جو تبدیلیاں رونما ہوئیں ہیں ان کے پیش نظر آپ کا پراسپکٹس مفصل (کتب دراسہ) اور ایچ ای سی میں اس کی توثیق وتائید کی فوٹو کاپی برائے ملاحظہ جناب وزیر اوقاف و مذہبی امور

(الحق میں پروفیسر محمد یوسف فاروقی کے مضامین کی تفصیل)

۱۔ اسلام میں بچوں کی قدر و قیمت اور ان کی تعلیم وتربیت، اپریل ۱۹۸۲/ ۳۷-۴۴

۲۔ حجیت حدیث پر انگریزی مواد [مکتوب]، جون ۱۹۸۳/ ۵۵

۳۔ اسلام میں سیاست ومملکت کی حقیقی بنیادیں [۲ راقساط] مئی ۱۹۸۴/ ۲۷-۳۶، جون ۱۹۸۴/ ۳۷-۴۲

۴۔ 'الاختیار' ـــ اسلام کے سیاسی نظام کی فراموش کردہ اصطلاح پر ایک نظر [۲ راقساط] فروری ۱۹۹۶/ ۳۵-۴۰، مارچ ۱۹۹۶/ ۶۵-۷۰

۵۔ اُمتِ اسلامیہ کے خلاف یہودی سازشیں، اپریل ۱۹۹۸/ ۳۰-۳۷

حکومت آزاد کشمیر مطلوب ہے۔ براہ کرم ترسیل سے ممنون فرمائیں آپ کا جواب جلد موصول ہونا کرم بالائے کرم ہوگا۔ جملہ احباب کی خدمت میں ہدیہ سلام مسنون۔والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد یوسف فاروقی پرنسپل انسٹیٹیوٹ آف ہائر اسلامک سٹڈیز کھڑی شریف، میرپور۔ اے کے

☆☆☆

مولانا محمد یوسف قریشی[1] خطیب مسجد مہابت خان پشاور

(۱)

۱۶/۵/۱۹۶۹ء **(بہنوئی مولانا اشرف علی قریشی مرحوم کیلئے رشتہ)**

گرامی قدر جناب برادرم مولانا سمیع الحق صاحب دام اقبالہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف، جناب کیطرف سے تا حال کوئی جواب موصول نہیں ہوا اسلئے برائے یاددہانی چند سطور پیش خدمت ہیں۔۔۔۔ ہمارے لئے پشاور میں بہت سے رشتے موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم سے کوئی منع بھی نہیں کرتا لیکن جس روحانی سکون کی ہمیں اکوڑہ میں امید ہے شاید وہ ہمیں اور کہیں نہ مل سکے۔ اسلئے میری دلی خواہش ہے کہ اگر یہ کام آپکے ہاں ہو جائے تو بہت بہتر اور باعث سعادت ہوگا کیونکہ ویسے ہی آپ صاحبان اور حضرت مولانا صاحب سے ہمیں دلی لگاؤ ہے اور اس سے انشاء اللہ اسمیں اور اضافہ ہوگا۔ جواب سے سرفراز فرمادیں تا کہ کسی اور قدم اٹھانے کیلئے صلاح ومشورہ کیا جاسکے۔

والسلام: محمد یوسف مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور

(۲)

۱۱/۳۰/۱۹۷۰ء **(ماہنامہ صدائے اسلام پشاور کا اجراء)**

گرامی قدر جناب برادرم مولانا سمیع الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج شریف، ہمیں ماہنامہ صدائے اسلام جاری کرنے کی اجازت مل گئی ہے الحمدللہ علی ذلک کثیرا، یہ محض رب العالمین کا کرم اور آپ صاحبان کی دعاء سے ہوا۔ انشاء اللہ یکم صفر ۱۳۹۰ھ کو اس کا پہلا پرچہ شائع کرنے کا ارادہ ہے ایک تو اس سلسلے میں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں اور دوئم اس خط کی پشت پر صدائے اسلام کا ایک اشتہار درج کیا جارہا ہے اسکو "الحق" کی آئندہ اشاعت میں شائع فرما کر ممنون فرمادیں۔ حضرت والد محترم مدظلہ سے صدائے اسلام کیلئے ایک خصوصی پیغام حاصل کر کے ارسال فرمادیں تا کہ صدائے اسلام کے پہلے پرچہ میں شائع کیا جاوے۔ انشاء اللہ باقی باتیں بالمشافہ کسی وقت کرینگے۔

والسلام: محمد یوسف قریشی جامعہ اشرفیہ پشاور

(قریشی برادران پشاور کا ذکر)

[1] مولانا پشاور کے مسجد مہابت خان اور جامعہ اشرفیہ کے بانی۔ مولانا عبدالودود قریشی مرحوم کے فرزند والد کی وفات کے بعد مولانا یوسف اور انکے برادر اصغر مولانا محمد اشرف علی قریشی مرحوم نے اپنی ذمہ داریاں باحسن وجوہ نبھائیں۔ مولانا اشرف علی مرحوم سے ہماری بہن بی بی نصرت کا رشتہ ۱۹۶۹ء میں ہوا۔ خط میں اسکا ذکر ہے مرحوم نے جوانی میں داعی اجل کو لبیک کہکر عزیزہ ہمشیرہ اور بچوں کو داغ مفارقت دیا۔ اس وقت انکے دونوں فرزند مولانا ارشد علی قریشی اور عزیز اسد علی قریشی جامعہ اشرفیہ عیدگاہ پشاور اور نمک منڈی پشاور میں ایک اہم مدرسہ کا بہ حسن وخوبی انتظام چلا رہے ہیں۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ شہید[1] ماموں کانجن کراچی

(۱)

(علماء کو جھنجھوڑا جائے ڈاکٹر فضل الرحمان کا فتنہ قوت وسعت اور دجل کی گہرائی ایک سنگین فتنہ)

یکم رجمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ

حضرت مخدومی ومکرمی! زیدت الطافہم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ باعثِ سرافرازی ہوا، حق تعالیٰ حضرت اقدس والد ماجد کو شفائے کاملہ مستمرہ نصیب فرمائیں۔ میں نے دو وجہ سے خط کی اشاعت سے روک دیا تھا۔ اول یہ کہ:۔ تحریر خاص اور عام کے اسلوب میں فطری فرق ہوتا ہے، اسلئے میں نے بلا ربط افکار پریشان عرض کردئے تھے، جو میرے خیالی اشاعتی معیار سے فروتر تھے دوم یہ کہ:۔ میری غیرت کو گوارا نہ ہوا کہ ہماری عدم تنظیم اعداء اللہ کیلئے خوش کن ثابت ہو، اور وہ یہ نہ سمجھ پائیں کہ علماء ابھی تک ہمارے تعاقب کی تیاریوں اور تدابیر میں معروف ہیں، میں عام تحریر میں کوشش کرتا ہوں کہ علماء کرام پر کوئی حرف نہ آنے پائے، کہ دشمن کا پہلا نشانہ یہی ہے،

تاہم آپ اگر مناسب سمجھیں تو شائع کردیں سچ تو یہ ہے کہ مجھے اب اسکے مندرجات تفصیلاً یاد نہیں۔ بہتر ہوگا کہ نام کے بغیر شائع فرمائیں اور اگر یہ بھی ضروری ہے اور اسکے بغیر فائدہ میں کمی محسوس ہوتی ہے تو مجھے یہ رسوائی بھی گوارا ہے۔ اسپر تبصرہ کے ضمن میں علماء کو خوب جھنجوڑیں۔ اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے قیام کیلئے اپنی اپنے ادارہ دار العلوم کی جانب سے ہر ممکن تعاون کی پیشکش کریں، میں اپنی تحقیق میں اس نتیجہ پر پہنچا ہو کہ ڈاکٹر فضل الرحمان سے بڑھ کر فتنہ۔ جو اپنی قوت و وسعت اور دجل کی گہرائی کی وجہ سے عام نگاہوں سے اوجھل ہے۔ اب تک یہاں نہیں اٹھا۔ لا مرزا و لا پرویز۔ آپ نے آخر میں مضامین کی فرمائش سے شرمسار فرمایا ماشاء اللہ آپ کا مجلہ خاصا معیاری ہے اور اچھے لکھنے والے اسکے شریک بزم ہیں اسلئے میرا خیال ہے کہ یہ زائد از حاجت فرمائش ہے تاہم اگر اصرار ہو، تو عذر بھی نہیں، آجکل "ڈاکٹر فضل الرحمان اور انکے تحقیقاتی فلسفہ کے اصول" کے عنوان پر لکھ رہا ہوں۔ بنیادی اصول پر ۱۶ صفحے کا مقالہ تیار ہے، انشاء اللہ چند دنوں میں بھیجدونگا۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ آپ کاپی لیکر اصل مسودہ مجھے بھیجدیں تاکہ ترجمان اسلام کو بھیج سکوں بنیادی اصول میں نے ثابت کردیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک موجودہ اسلام معاذ اللہ جعلی ہے، اسکے بعد ضمنی اصول پر کلام ہوگا۔ میری دلی تمنا ہے کہ حضرات اہل قلم علمائے کرام اس فتنہ پر اس سنجیدگی وقار اور قوت کیساتھ حملہ کریں کہ یہ واصل بہ جہنم ہوکر رہ جائے۔ امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہونگے۔

فقط والسلام : محمد یوسف احیاء العلوم ماموں کانجن ضلع لائل پور

---

[1] ہمارے نہایت عزیز فاضل دوست جنہیں اللہ نے عجیب صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ امت کو علمی فکری اور تہذیبی میدانوں میں درپیش چیلنجوں کا ادراک اور دل دردمند کی بے چینی پنجاب کے دور افتادہ گاؤں میں لگ سارے فتنوں پر نظر۔ الحق سے متعارف ہوئے تو اسکے مضامین اور میرے ادارتی احساسات کو دل کی آواز سمجھا اور پھر انکے سیال قلم نے فتنہ استشراق تجدد اور ڈاکٹر فضل الرحمان کے ٹیکسی اور تحریفی نظریات کا سنجیدہ زبان میں تعاقب کیا اور منکرین حدیث وغیرہ کے تحریفی نظریات کے بخیئے ادھیڑے الحق میں انکے مضامین سے علمی دنیا چونک اٹھی حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ خاص طور سے اس گوہر مستور و نایاب کو پہچان گئے اور بینات کیلئے مجبور کیا اور وہ کراچی ہی کے ہوکر رہ گئے اور وہیں جام شہادت نوش کر بیٹھے جو انکی تمنا تھی۔ میرے اور ان کے جذبات اور احساسات میں ہم آہنگی نے ہمیں ایک دوسرے سے تحریری اور علمی کاموں میں بہت قریب کردیا جسکی کچھ غمازی یہ خطوط کر رہے ہیں۔ ابتدا میں انکی شخصیت چھپی رہی اور بہت سے خطوط محفوظ ہونے سے رہ گئے۔

(۲)

(ڈاکٹر فضل الرحمان کے بنیادی اصول اربعہ پر بحث وہ اسلام کی رٹ لگاتا ہے مگر اسلام کا قائل نہیں)

۵/ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ

حضرت مکرم جناب سمیع الحق صاحب، دام مجدہم، وزید لطفہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حسب حکم مضمون حاضر خدمت ہے، اس میں ڈاکٹر صاحب کے "بنیادی اصول اربعہ" سے بحث ہے دوسرے حصہ میں انشاء اللہ "ضمنی اصول" سے بحث ہوگی، اگر آپ کے مجلہ کے معیار سے لگاؤ رکھتا ہو، تو شائع فرمادیں۔ ورنہ کالائے بد بریش خاوند،

میں نے اس مقالہ میں یہ دکھلانے کی کوشش کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی "اسلام اسلام" کی رٹ یوں ہی سی ہے ورنہ بحیثیت دین وہ اسلام کے قائل نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے اصل ثانی پر بحث کے دوران ص ۹ پر تشریع نبوی کی بحث ذرا نزاکت اختیار کرگئی ہے، مجھے ڈر ہے کہ میری کم فہمی، بے علمی اور ناقص تعبیر نے ٹھوکر نہ کھائی ہو۔ اسلئے میں نے اس حصہ کو سرخ قوسین کے درمیان کردیا ہے آپ خود یا حضرت اقدس والد ماجد مدظلہ کے ملاحظہ سے غور فرمالیں کہ یہ حصہ ناقابل اشاعت ہو تو حذف کردیں، میں کمزور طبع واقع ہوا ہوں۔ مجھے نفع کی توقع سے پہلے نقصان کا اندیشہ دامن گیر ہوجاتا ہے۔ بہرحال آپ تنقید و تصرف کے پوری طرح مجاز ہیں۔ امید ہے کہ نقل کے بعد مقالہ مجھے واپس کردیا جائیگا۔ تاکہ ترجمان اسلام کو دیا جاسکے، دعاؤں کا محتاج ہوں۔ نقط والسلام محمد یوسف

(۳)

(ڈاکٹر فضل الرحمان کے ٹیکسی نظریات O فضلی فتنہ جاہلیت جدیدہ کے مقابلہ کیلئے اہم تجاویز)

۷/ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

حضرت مکرم و محترم زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے ٹیکسی نظریہ پر آپ کا تردیدی مضمون "ترجمان اسلام" میں پڑھا' بہت مسرت ہوئی حق تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں۔ محترم! ڈاکٹر موصوف جن الحادی نظریات کو استشراقی اسلحہ کے زور سے اسلام کے سر مڑھ رہے ہیں اور حکومت ان کی جس طرح پذیرائی کررہی ہے' وہ وقت کا سب سے بڑا مسئلہ اور علماء کرام کی توجہ کا سب سے زیادہ محتاج ہے۔ "فکر و نظر" کے تمام فائل آپ کی نظر سے گزرے ہوں گے۔ ظالم نے جاہلیت جدیدہ کی ایک ایک چیز کو اسلام کا نام دے ڈالا ہے۔ عائلی قوانین اور منصوبہ بندی نافذ کئے جاچکے ہیں' اور شدید خطرہ ہے کہ "تحقیقات اسلامیہ" کی تمام تحریفات قانونی شکل اختیار کرکے ہم پر مسلط ہوجائیں گی۔ ادہر ہمارے جمود یا سکوت کا یہ عالم ہے کہ ان تحریفات کے خلاف ملک گیر چہ معنیٰ، انفرادی آواز بھی بہت کم ہی اٹھائی گئی۔ شرح زکوٰۃ ہی کو لے لیجئے۔ کتنے علماء کے قلم سے اس کی تردید نکلی ہے۔ میں آپ سے آپ کے موقر مجلہ "الحق" سے' اور آپ کے مدرسہ سے اپیل کروں گا کہ اس شدید تقاضے کے لئے علماء کو بیدار کریں' خط و کتابت ملاقات اور دیگر تمام ممکن وسائل سے اس فتنہ کے انسداد کے لئے سعی کی جائے۔ جس طرح پرویز کے خلاف متفقہ فتویٰ شائع ہوا' اسی طرح "فضلی فتنہ" کے خلاف جب تک اجتماعی مساعی بروئے کار نہ لائی جائے گی۔ اس وقت تک اس کا انسداد ممکن نہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں چند تجاویز معروض ہیں:-

۱۔ اولاً ملک کے تمام مذہبی اور دینی رسائل اخبار اور جرائد کو اس کے خلاف مسلسل تردید، لیکن غیر جذباتی رنگ میں دلائل کی روشنی میں لکھنے پر آمادہ کیا جائے' تاکہ رائے عامہ اس فتنہ کے مہیب عواقب کو سامنے لاسکے۔

۲۔ جن موضوعات کو تحریفات کا نشانہ بنایا جاچکا ہے' یا آئندہ بنایا جائے گا' متعدد اہل علم اور اہل قلم حضرات کے ذمہ ایک ایک دو دو

عنوان لگائے جائیں' کہ وہ تفصیلاً ان تحریفات کی عقلی اور نقلی دلائل سے نقاب کشائی کریں' معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر موصوف کے ادارہ نے باقاعدہ ایک گروہ تیار کر رکھا ہے جن سے مختلف موضوعات پر مقامات لکھائے جاتے ہیں' ہمیں بھی یہی کرنا ہوگا' ورنہ ہر مضمون کا جواب ایک ہی آدمی کے لئے مشکل ہوتا ہے۔

۳۔ علماء کرام کی ایک جماعت مسائل جدیدہ کے صحیح حل پر غور کرنے کے لئے مقرر کی جائے۔ یہی معاشرہ کے مسائل ہیں جن کی آڑ میں تحریفات کا شغل اختیار کیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنی اس کمزوری کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ اب تک معاشرتی مشکلات کا حل از روئے اسلام ہم پیش نہیں کر سکے ہیں۔ اگر ہم اس میدان کو خالی چھوڑ دیں گے تو نااہل لوگوں کو موقع مل جانا قدرتی چیز ہے۔ علماء کرام کی طرف سے ''عوامی ادارہ تحقیقات اسلامیہ'' کا قائم ہونا' وقت کی اہم پکار ہے۔

۴۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کر چکا ہوں' حکومت کی زیر نگرانی یہ تمام تحریفیں ہو رہی ہیں' اس لئے ہمارے اکابر پر یہ بھی فرض عائد ہوتا ہے' کہ حکومت کا ذہن صاف کرنے کے لئے ہر قسم کی تدابیر ممکنہ اقدام کریں' وفود کی شکل میں ملاقاتیں کریں' خط و کتابت کے ذریعہ ان کے شکوک و شبہات کا ازالہ کریں۔

۵۔ عربی مدارس کی تعداد میں روز بروز جس قدر اضافہ ہوتا جا رہا ہے' اسی قدر ہمارے طلبہ اصل اسلامی روح سے دور ہوتے جا رہے ہیں' نئی پود میں تعلیم و تحریر' تبلیغ و افتاء اور درس و تدریس کی صلاحیت ختم ہوتی جا رہی ہے اور فتنے روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں' ہمیں اس نئی جماعت میں سے افراد کا انتخاب کر کے ان میں یہ صلاحیتیں بیدار کرنی پڑیں گی۔ ورنہ مستقبل قریب میں 'قضیۃ ولیس لھا ابا حسن' پر صبر کر کے بیٹھ جانا پڑے گا۔ میں جانتا ہوں کہ تجاویز پیش کر دینا آسان' لیکن عملی جامہ پہنانا مشکل ہوتا ہے۔ تاہم یہ ضرور عرض کروں گا کہ ہمیں یا تو اسلام کے بقاء کی تدابیر پر محنت کرنی پڑے گی' خواہ اس کے لئے وقت' مال اور جان جیسی قربانی بھی دینی پڑے' ورنہ ہمیں اسلام کی اس حالتِ زار پر صبر کرنا پڑے گا۔ ہماری بدقسمتی اور نالائقی کی انتہا ہوگی' اگر ہم اسلاف کے چودہ سو سالہ محفوظ ورثہ کی حفاظت نہ کر سکیں۔

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ فقط والسلام: محمد یوسف' احیاء العلوم ماموں کانجن

(۴)

یکم رجب ۱۳۸۶ھ[1] **(ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کے نظریات کا تعاقب)**

حضرۃ مخدوم و مکرم، زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ موصول ہوا تھا، مگر سالانہ جلسہ کی مصروفیات کی وجہ سے جواب جلد نہ دے سکا، ادارہ تحقیقات کے اہم نظریات پر مشتمل ایک طویل مقالہ حاضر خدمت ہے، آپ اسے حسب گنجائش قسط وار شائع فرما دیں۔

---

[1] اس خط کا احقر نے یہ جواب دیا:۔ **(سمیع الحق کا جوابی خط مولانا لدھیانوی کو خراج تحسین)**
مخدومی الفاضل المکرم ذوالمجد والسعادۃ زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ سلام مسنون۔ گرامی نامہ معہ مسلکہ مضمون باعث صد تشکر و ابتہاج بنا۔ فتنہ فصلیہ کے تعاقب میں الحمد للہ آپ موفق من اللہ ہیں والحمد للہ علی ذالک الھم زد فزد فتنہ ظلق اسلام کے مکائد اور خبایائے فاسدہ کی نقاب کشائی میں آپ پوری ملت مسلمہ کی طرف سے ماجور ہونگے انشاء اللہ آپ کا تازہ مضمون بھی ماشاء اللہ اپنے موضوع پر ہر لحاظ سے کامل ہے انشاء اللہ تعالیٰ کوشش رہے گی کہ جلد از جلد شائع ہو دو الگ اقساط میں حسب مشورہ اسکی کاپیاں زیادہ چھپوا کر اسے پمفلٹ کی شکل دے دی جائے گی۔ پرنسٹن یونیورسٹی والا مضمون ماہ رواں کے شمارہ میں شامل ہے نومبر کے پہلے ہفتہ میں شائع ہو سکے گا انشاء اللہ مضمون لکھنے میں کاغذ کے ایک صفحہ وغیرہ کے تکلفات برتنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو جس طرح سہولت ہو اُس طرح لکھ دیا کریں۔ تحقیقاتی فلسفے والا مضمون اہل علم اور سنجیدہ لوگوں میں بے حد سراہا جا رہا ہے۔ بے شک ان اللہ یغرس لھذا الدین غرساً حضرت والد ماجد مدظلہ آپ کے ان عنایات کے بے حد ممنون ہیں اور تسلیمات مسنونہ اور دعوات پیش فرما رہے ہیں۔ ترجمان اسلام اور چٹان میں آپ کے افادات نظر سے گزر رہے ہیں نیکسی نظریہ کی بھی آپ نے خوب خبر لی ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء اگر گنجائش نکلی تو ترجمان کا مضمون الحق میں نقل کر دیا جائے گا انشاء اللہ پروف کا مطالعہ خود کروں گا کثرت اشغال و موانع کی وجہ سے ضروری کام رہ جاتے ہیں مضمون چھپنے کے بعد پڑھا تو معلوم ہوا کہ کاتب نے تشریع کی بجائے تشریح اور کئی جگہ بالعکس لکھنے کی غلطی کی ہے اور پروف ریڈنگ والے کو بھی اس پر تنبہ نہ ہو سکی امید ہے درگزر فرما دیں گے۔ والسلام سمیع الحق

لیکن احتیاط رکھی جائے کہ ہر قسط میں ایک عنوان پورا ہو جائے۔ مثلاً پہلی قسط ص ۵ کے اختتام تک (حدیث نبوی کے عنوان تک)، دوسری قسط ص ۱۱ کے وسط تک (امت مسلمہ اور اجماع امت تک)، تیسری قسط ص ۱۶ کے ربیع الاول تک (عقائد اسلامیہ کے عنوان تک)، چوتھی قسط ص ۲۲ یعنی آخر تک جگہ میں گنجائش کے پیش نظر کمی بیشی کر لی جائے۔ لیکن کسی بحث کے خاتمہ پر قسط کو ختم ہونا چاہیے۔

آپ کو ایک زحمت یہ بھی دونگا کہ آپ کامل حیطہ کے ساتھ خود مطالعہ فرما کر اغلاط کی تصحیح فرمالیا کریں، کیونکہ میری تحریر میں اغلاط رہ جاتی ہیں۔ ساتھ کے ساتھ کاغذ کے دو طرفہ لکھنے کی "بدعت" پر معذرت کرتا ہوں۔ آئندہ انشاء اللہ اس غلطی کا اعادہ نہ ہوگا۔ یہ مقالہ صرف آپ ہی کو بھیج رہا ہوں۔ حضرت اقدس والد ماجد دامت فیوضہم وبرکاتہم کی خدمت میں سلام نیاز اور درخواست دعا عرض کرتا ہوں۔

آنانکہ بنظر خاک را کیمیا کنند آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

ترجمان اسلام کو زکوٰۃ کے موضوع پر ایک مقالہ بھیجا ہے، اس میں ایک بحث زکوٰۃ اور ٹیکس کے باہمی فروق کی آگئی ہے، دل چاہتا ہے کہ ترجمان کے حوالے سے آپ وہ بحث ضرور لے لیں۔ نوٹ:۔ اور اگر ایسا ہو سکے کہ اس مقالہ کی کاپی کے صفحات الگ رکھتے جایا کریں تو الحق کی طرف سے ایک پمفلٹ کی شکل بن جائیگی۔ فقط والسلام احقر محمد یوسف عفا اللہ عنہ احیاء العلوم ماموں کانجن

(۵)

۲۳ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ (اخوان المسلمین اور صدر ناصر کے بارہ میں نقطہ نظر میں ہم آہنگی)

حضرت مخدومی ومحترمی! زیدت مکارمھم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ باصرہ نواز ہوا۔ آپ نے "اخوان اور ناصر" کیس میں میرے نقطہ نظر کی تائید فرمائی۔ فجزاکم اللہ خیراً۔ بورے والہ سے ایک بزرگ نے مجھے لکھا تھا کہ مسئلہ اخوان میں "الفرقان لکھنو" اور "ترجمان اسلام لاہور" میں متضاد قسم کے تبصرے آرہے ہیں۔ دونوں اپنے اکابر ہیں۔ اس سلسلہ میں صحیح موقف کیا ہے؟ میں نے ان کو لکھا تھا کہ:

"میری رائے ان دونوں کے بین بین واقع ہوئی ہے۔ اخوان کے جو نظریات سامنے آرہے ہیں ان کے پیش نظر ان کے مسلک کو مبنی برصواب قرار دینا ذرا مشکل ہے لیکن ان کے خلاف ناصر کے خونی ڈرامہ کو بھی کسی طرح صحیح نہیں کہا جاسکتا۔ بالکل ایسا سمجھئے، کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا مسلک مجموعی طور پر نا قابل قبول ہے (افراد کا علم اللہ کے نزدیک ہے) لیکن برسر اقتدار پارٹی (ایوب وحزبہٗ) کا ان سے اختلاف اس وجہ سے نہیں کہ وہ دینی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ بلکہ صرف اس لئے ہے کہ وہ ان کو اپنا سیاسی حریف تصور کرتی ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ آج کی مہذب دنیا میں اپنے سیاسی حریف کو پچھاڑنے کیلئے ہر حربہ کو درست، اور ہر کاروائی کو واجب اور کار ثواب تصور کیا جاتا ہے میرا خیال ہے کہ یہی کچھ اخوان کے سر پر گزری۔ والعلم عند اللہ"

مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے اکابر (۔۔۔۔۔۔۔) کا بے حد معتقد ہونے کے باوجود، ان کی جانب سے ناصر کی بیجا حمایت کی توجیہ نہیں کر سکا، نہ اس موقف کی حمایت کیلئے اپنے ذہن کو تیار کر سکا ہوں۔ واللہ ولی التوفیق۔ اس اجمال سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ میرے ذاتی لیکن بے حد ناقص رائے آپ سے بالکل ہم آہنگ ہے۔ سابقہ عریضہ میں میں نے جو کچھ لکھا تھا، اس کا مقصد "قدم الخروج قبل الولوج" کی طرف اشارہ کرنا تھا، یعنی کسی وقت اخوان کے مسلک اور نظریات پر قلم اٹھانے کی ضرورت پیش آئے تو اسکے لئے ابھی سے گنجائش رکھ لی جائے۔ (مثلاً آغاز سخن میں اتنی تصریح کر دی جائے کہ: اخوان کا مسلک اور ان کے دینی نظریات اپنی جگہ کیسے بھی ہوں۔ لیکن ناصر کی جانب سے ان کو جور وستم کا نشانہ بنایا گیا اور جبر واستبداد کی چکی میں جس طرح پیسا گیا ہم کسی طرح بھی اسے قابل جواز قرار نہیں دے سکتے) ترجمان میں زکوٰۃ اور ٹیکس کے مقابلہ پر جو کچھ لکھا۔ یہ بغیر کسی کتاب کی مراجعت کے بعجلت تمام قلم برداشتہ لکھ دیا گیا، جی چاہتا ہے کہ

آپ یا کوئی دوسرے صاحب بصیرت اس موضوع پر مفصل لکھ دیں تا کہ اللہ کی حجت قائم ہو جائے۔ اسکے بعد لیھلک من ھلک عن بینة ویحیٰ من حی عن بینة۔ فقط والسلام محمد یوسف

مولانا لدھیانوی کے الحق کے مضامین سے اقتدار کو پریشانی: نوٹ:۔ آپ کے "تحقیقاتی فلسفہ" والے مضمون اور دیگر شائع شدہ مضامین نے مجھے اقتدار کی نظر میں مشکوک اور معتوب کر دیا ہے۔ اس علاقہ کے متعلقہ محکمہ سی آئی ڈی کو حکومت کا گشتی فرمان موصول ہوا ہے۔ کہ وہ میرے احوال و کوائف سے حکومت عالیہ کو آگاہ کرے۔ چنانچہ کوئی بیس پچیس دن ہوئے ہیں، کہ وہ متعلقہ امور قلمبند کر کے لے گئے ہیں، کاغذات چلے گئے ہونگے، "ماہنامہ بینات کراچی" کا شائع کردہ ضمیمہ بھی فائل کیساتھ منسلک کر لیا گیا تھا۔ اب دیکھئے کہ کیا ہوتا ہے۔ اللهم انا نجعلک فی نحورهم ونعوذبک من شرورهم. الله علیک بهم۔

جن مضامین کو آپ شائع کرنے والے ہیں۔ (پرنسٹن۔ اور ادارہ کا اسلام) ان کو پڑھ کر خدا جانے کیا حال ہوتا۔ "سنگہا رابستہ، سگہارا کشادہ" دعائے حفاظت کا خواستگار ہوں۔ ۱۰ر شعبان کو یہاں تعطیلات ہو جائینگی، اس موقعہ پر گھر رہونگا، یا کراچی، (کیونکہ حضرت بنوری مدفیضہم کی طرف سے یاد فرمایا گیا ہے) جہاں بھی ہوا اطلاع دونگا۔ انشاء اللہ۔ والسلام محمد یوسف

(۶)

(عمر احمد عثمانی کے مضامین کا تعاقب)

۲ر رمضان مبارک ۱۳۸۶ھ

حضرت مکرم زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں اوائل شعبان میں ماموں کانجن سے کراچی چلا گیا تھا رمضان مبارک سے دو تین دن پہلے وہاں سے گھر آ گیا ہوں آپ کا گرامی نامہ ماموں کانجن سے ہوتے ہوئے کراچی جا پہنچا تھا، آپ فکر مند کیوں ہوتے ہیں، ابھی تک جو مضمون آپ شائع کر رہے ہیں وہی غالباً دو تین قسطوں میں آئیگا۔ لیجئے چار مقالے مزید حاضر خدمت ہیں، یہ بینات کی فرمائش پر لکھے گئے تھے، مگر وہاں جا کے میں نے مقالے آپ کیلئے مانگ لئے ہیں۔ غالباً پانچ چھ ماہ کا مواد آپ کے پاس جمع ہو جائے گا۔ یہ چاروں مقالے عمر احمد عثمانی کی عبارتوں کے اقتباسات ہیں ان میں طرز یہ کیا ہے کہ متن میں اسکے اقتباس رکھے جائیں۔ اور حاشیہ میں تنقید کی جائے۔ ان کی اہمیت کا اندازہ آپ کو اس روایت سے ہوگا، جو مجھ سے اس شخص نے بیان کی ہے جو واقعہ کا عینی شاہد ہے روایت یہ ہے کہ عمر احمد عثمانی (صاحبزادہ مولانا ظفر احمد عثمانی مدظلہم) کسی شادی کی تقریب میں آئے ہوئے تھے۔ خاص موڈ میں فرمانے لگے "میں نے چار مسئلوں پر مقالے لکھے ہیں لیکن آج تک کسی "رسالے" نے جواب نہیں دیا" الخ

آپ ان کو جتنی جلد شائع کر سکیں کر دیں۔ ان کے نمبرات درج ہیں، اسی ترتیب سے شائع کریں۔ تمہیدی نوٹ صرف پہلے پر لکھا ہے، اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہر ایک پر الگ الگ نوٹ لکھ دیا جائے۔ آپ اتنا ضرور کریں کہ ایک مقالہ ایک اشاعت میں بہر حال آ جائے، ورنہ افادیت ختم ہو جائیگی۔ اشاعت کے بعد عمر احمد صاحب کو ضرور بھیجے جائیں۔ تازہ پرچہ کی اگر یہاں گھر کے پتہ پر ایک آدھ کاپی بھیجدیں تو نوازش ہوگی۔ حضرت والد ماجد دامت برکاتہم کی خدمت میں السلام علیکم۔ فقط والسلام محمد یوسف

(۷)

(مولانا بنوری اور مولانا ادریس میرٹھی آپکے الحق کو بہت اہمیت دیتے ہیں

○ تحریفات عمر احمد عثمانی کا اجمالی جائزہ)

۱۴ر رمضان ۱۳۸۶ھ

حضرت مخدومی و مکرمی زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ ملا تھا، عزت افزائی پر ممنون ہوں، "تلک عاجل بشریٰ المومن" پر آپ کے ارشادات کو محمول کرتے ہوئے حق تعالیٰ سے اجر کا امیدوار ہوں اگر چہ ہماری نیت کا فساد اپنی جگہ حبط اعمال کیلئے یہی

کافی ہوسکتا ہے۔حق تعالیٰ مجھےاور آپ کواخلاص نصیب فرمائیں۔

یہ مضمون (بلکہ سلسلہ مضامین) بینات کی فرمائش وہدایت پر لکھا گیا تھااور اس لئے نہ تو میں ترتیب حسب خاطر قائم رہ سکا، نہ اس کا کوئی نام تجویز کرسکا تھا یہ کام مولانا محمد ادریس صاحب کے حوالے تھا،لیکن مولانا نے فرمایا کہ بینات میں ان کی اشاعت کو تاخیر ہوجائیگی۔اسلئے مناسب ہے کہ الحق میں ان کوشائع کردیا جائے۔(بینات میں ضمنی اصول کے بعد ہی اس کا نمبر آسکتا) لطیفہ یہ ہے کہ "ماڈرن اسلام" والا مضمون بھی بینات نے لکھوایا مگر آپ کو چھاپنے کا موقعہ قدرت نے مہیا کردیا۔میں نے کراچی میں جاکر دیکھا مولانا محمد یوسف صاحب اور مولانا محمد ادریس صاحب آپ کے پرچہ کو بھی بہت اہمیت دیتے ہیں۔

بہرحال مناسب یہ ہے کہ اس کا نام عمر احمد عثمانی کی تحریفات کا اجمالی جائزہ رکھ لیا جائے۔یہ نام چاروں قسطوں میں آتا رہے گا اس صورت میں پہلی قسط کے پہلے صفحہ پر۔عمر احمد عثمانی (تمہیدی نوٹ کے بعد) کا لفظ کاٹ دیا جائے "ماڈرن اسلام" والا مقالہ اگر فارغ ہوگیا ہوتو واپس بھیج دیجئے۔اور اگر کچھ بقیہ ہوتو کسی طالب علم سے اسکی نقل کرا کر دو چار دن میں اسے فارغ کرلیں۔

حضرت اقدس والد ماجد دام فیضہم کی خدمت عالیہ میں السلام علیکم اور التجائے دعا۔　　　فقط والسلام: محمد یوسف

(۸)

۸رشوال ۱۳۸۶ھ　　　(ماڈرن اسلام)

حضرت محترم! زیدمجدہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔میں اس سال باقاعدہ طور پر کراچی جارہا ہوں،مراسلت مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵ ہی کے پتے پر ہونی چاہیے۔"ماڈرن اسلام" کی اشاعت مکمل ہوجانے کے بعد ہی غالباً دوسرا سلسلہ شروع فرمائینگے۔ "ماڈرن اسلام کی تکمیل کے بعد کاپی مجھے بھی بھیج دیجئے۔حضرت اقدس والد صاحب کی خدمات عالیہ میں سلام ودرخواست دعاء کیا میری غیر حاضری میں پرچہ ماموں کا نجن جاتا رہا ہے؟　　　فقط والسلام محمد یوسف چک نمبر 335/WB براستہ قطب پور ضلع ملتان

(۹)

۲۲رشوال ۱۳۸۶ھ　　　(ماہنامہ الحق پر تبصرہ مولانا عبداللہ کاکاخیل کے ساتھ سلام و پیام کا تبادلہ)

جناب مکرم ومحترم، زیدت الطافہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔گرامی نامہ موصول ہوا میری حاضری پر اظہار مسرت پر ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں جناب مولانا سید عبداللہ صاحب کاکاخیل کے ساتھ جناب کے سلام وپیام کا تبادلہ ہوا۔انشاءاللہ حتی الامکان "الحق" کا خادم رہونگا۔ بینات کے فعال کارکن کوئی ہوں۔انشاءاللہ "الحق" پر تبصرہ اپنی ناقص استعداد کے باوجود میں خود لکھونگا۔البتہ اسکے لئے ایک دو ماہ کا انتظار کرنا ہوگا کیوں کہ تبصرہ کی کتابوں کا خاصا قرض ہمارے ذمہ ہے۔پہلے اسے چکا دیا جائے۔گنجائش ہوئی تو کہیں درمیان میں فرصت نکال لی جائے گی۔اگر آپ پسند فرمائیں تو مولانا عبداللہ صاحب کاکاخیل ہی کے قلم سے تبصرہ لکھوالیا جائے۔امید ہے مزاج سامی بعافیت ہونگے۔حضرت اقدس کی خدمت عالیہ میں سلام نیاز اور دعائے مستجاب کی درخواست۔　　　فقط والسلام نیازکیش محمد یوسف

(۱۰)

۱۵رذیقعدہ ۱۳۸۶ھ　　　(دیوان الامام الشافعیؒ)

حضرت مخدومی ومکرمی! زیدت معالیہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج گرامی! مصر سے حال ہی میں ایک کتاب "دیوان الامام الشافعی" کے نام سے چھپ کرآئی ہے۔جس میں مختلف مآخذ سے امام شافعیؒ کے اشعار حکمت کو جمع کیا گیا ہے۔اور ساتھ ہی مختصر تشریح بھی

دی گئی ہے۔ میری خواہش تھی کہ اس خزینہ حکمت کا اردو ترجمہ ہو جائے۔ میرے ایماء پر رفیق محترم مولانا محمد اسلم صاحب نے یہ کام شروع کر دیا ہے۔ پہلی قسط آنجناب کی خدمت میں ہدیہ ہے ملاحظہ فرما کر قابل اشاعت نظر آئے تو شامل اشاعت فرما لیجئے لفظی اصلاح بھی فرمالی جائے۔ بقیہ بھی انشاء اللہ حاضر ہوتا رہیگا۔ دعاؤں کا محتاج ہوں۔ فقط والسلام محمد یوسف عفا اللہ

(۱۱)

۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ (مجلہ الحق پر مولانا لدھیانوی کا تبصرہ مطبوعہ بینات کراچی)

مکرمی و محترمی زیدت معالیہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ موصول ہوا تھا۔ مرسلہ مضمون میں مصنف اپنا مافی الضمیر پوری طرح واضح نہیں کر سکا بار بار خلطِ مبحث سا ہو جاتا ہے۔ ترجمہ کی زبان بھی کمزور ہے۔ میرے خیال میں اسکی اشاعت چنداں مفید نہیں۔ "امام شافعی اور شعر" پر نظر کرنے کیلئے آپ کی خدمت میں اصل کتاب نذر ہے ملا کر دیکھ لیں۔ میں اسی اتوار (ذیقعدہ کی آخری تاریخ) کو گھر جا رہا ہوں۔ تقریباً ۱۵ ذی الحجہ تک واپسی ہوگی۔

بینات مل گیا ہوگا، اور "الحق" (۱) پر تبصرہ پڑھ کر آپ نے یہ شعر ایک بار ضرور گنگنایا ہوگا۔ بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا۔

فقط والسلام محتاج دعا ناکارہ محمد یوسف

احتیاطاً گھر کا پتہ مرقوم ہے: محمد یوسف چک 335/w-b براستہ قطب پور ضلع ملتان،

---

۱ یہ تبصرہ بینات ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ کے صفحہ ۶۳۔۶۴ پر شائع ہوا جسے یہاں شائع کیا جا رہا ہے:۔

حق تعالیٰ شانہ کی حکمت بالغہ ہر دور میں اسکے مناسب حفاظتِ دین کے اسباب بروئے کار لاتی رہی ہے۔ موجودہ دور نے وسائل رسل و رسائل اور ذرائع نشر و اشاعت کی فراوانی کے زیر اثر مخصوص پروپیگنڈائی مزاج حاصل کر لیا ہے۔ آج کا انسان کسی چیز کے حسن و قبح کو عقل و دیانت اور اخلاق و اقدار کے معیاروں پر پرکھنے کی زحمت مول لینا نہیں چاہتا، وہ صرف تشہیر، اشاعت، چرچا اور پروپیگنڈا کے فیتے سے ہر چیز کے طول و عرض کو ناپنے کا عادی ہو چکا ہے اسکی یہی تکنیک افکار و نظریات سے گذرتی ہوئی دین و مذہب کے بارے میں فیصلے دیتی ہے، اس لئے حکمت الٰہیہ کا تقاضا ہے کہ علمائے اُمت تحریر کے میدان میں اُتریں اور خداداد بصیرت و جرات سے کام لیکر دورِ حاضر کے فاسد مزاج کا نفسیاتی تجزیہ کریں، حق و باطل کے درمیان نشان امتیاز قائم کریں، غلط نظریات کی اصلاح کریں اور یوں اس دور والوں پر ابھی اتمام حجت کر ڈالیں۔ الحمد للہ کہ اب یہ ضرورت عام طور سے محسوس کی جانے لگی ہے اور مدارس عربیہ دوسری عظیم الشان خدمات کے ساتھ اس طرف بھی خاص توجہ دینے لگے ہیں۔ زیر نظر ماہنامہ "الحق" بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس ماہنامہ کی ترتیب بڑی دلکش اور مضامین ایمان افزا ہوتے ہیں۔ اداریہ میں مسائل حاضرہ پر شگفتہ زبان، سنجیدہ اسلوب اور متین انداز بیان میں شرعی نقطۂ نظر سے بصیرت افروز تبصرہ، مقالات میں تنوع، عالم اسلام کے کوائف، عالمی مسائل اور اُن کا صحیح حل اور تازہ مطبوعات پر جاندار تبصرہ، اس مجلہ کے خصوصی مشمولات ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی "دعوات عبدیتِ حق" کے عنوان سے مولانا عبدالحق صاحب مدفیضہ کے مواعظ بھی آتے ہیں۔ یہ عنوان غالباً حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے ایک سلسلہ مواعظ "دعوات عبدیت" سے لیا گیا ہے اور عبدالحق سمیع الحق، الحق اور حقانیہ، کا تناسب باقی رکھنے کے لئے اس پر "حق" کا اضافہ کر کے "دعواتِ عبدیت حق" کا عنوان تجویز کر لیا گیا ہے۔ تبصرہ نگار کے خیال میں اس تکلف کا اہتمام نہ کیا جاتا، مناسب تھا، دینی رسائل کی اصل روح صرف وقیع مضامین یا ناموں کی قافیہ بندی نہیں، بلکہ جذبہ للّٰہیت اور فوق العادۃ تواضع ہے مجلہ کے ملاحظہ سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ لکھنے والوں کی زیادہ تعداد باہر کے حضرات کی ہے جو اپنے ذوق اور صلاحیت کے معیار سے مضامین دیتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ دارالعلوم حقانیہ جیسے عظیم الشان ادارہ کے اصحابِ فضیلت کی بھاری تعداد خود اپنے وقیع مجلہ الحق کے لئے بھی قلمی تعاون کی ضرورت محسوس نہیں کرتی، تبصرہ نگار کا یہ استنباط اگر صحیح ہے تو یہ بات الحق کے لئے بڑی صبر آزما ثابت ہو سکتی ہے۔

ہم دارالعلوم حقانیہ کے باکمال اہلِ علم سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ دورِ حاضر کے جدید فتنہ الحاد اور فتنہ اباحیت کو سامنے رکھ کر الحق کا ایک "مرکزی ہدف" متعین کریں اور پھر تقسیم کار کے اصول سے اہم موضوعات پر مقالات مدون کریں اور اسکے لئے با قاعدہ ادارہ تصنیف و تالیف کی تشکیل کریں جس میں باصلاحیت مدرسین کے علاوہ منتہی طلبہ کو بھی معلوماتی اور تحقیقی مقالات ترتیب دینے کی تربیت دی جائے۔

یہ دور صرف زبان کا نہیں رہا بلکہ اصل مقام قلم حاصل کر چکا ہے، اہل علم کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد اس خلاء کو پُر کریں۔ اس خدا بیزاری کے دور میں اُمید کی جاتی ہے کہ "موقر ماہنامہ الحق" دینی نقوش کے اُجاگر کرنے میں بلند مقام حاصل کرے گا۔ واللہ ولی الامور۔ (مولانا محمد یوسف ماموں کانجن)

(۱۲)

۸رذی الحجہ۱۳۸۶ھ (الحق و مدیر الحق سے جذبات محبت کا اظہار O ''اکبر دی گریٹ کا ماڈرن اسلام'' اداریہ)

حبیب مکرم، زادہ اللہ صلاحاً وایماناً۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محبت نامہ ملا۔ میں کس طرح آپ سے متعلق جذبات محبت کا اظہار کروں حق تعالیٰ آنجناب کے علم وعمل خیر وصلاح، فہم وبصیرت اور عقل وایمان میں بیش از بیش اضافہ فرمائیں۔

میں نے الحق سے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ وہ حسن ظن نہیں، بلکہ وجدان وضمیر کی آواز تھی، اور جو تنقیدی الفاظ استعمال کئے وہ دوستانہ چھیڑ چھاڑ، آداب صحافت کی اجازت ہوتی تو آپ کی محبت میں نہ جانے کیا کچھ لکھ ڈالتا۔

آپ نے آئندہ ارادے[1] کی خوشخبری کیا دی، کہنا چاہیے کہ میرے منہ سے بات چھین لی، فجزا کم اللہ احسن الجزاء، وایدکم بخاصۃ الطافہ۔ الفرقان لکھنؤ کے کسی نمبر میں حضرت گیلانی رحمۃ اللہ کا مقالہ چھپا تھا، اسے سامنے رکھیے، وہ انشاء اللہ بہترین راہبر ثابت ہوگا۔ عنوانات میں ہمارے ماحول کو سامنے رکھیے ایسا نظر آئے کہ آپ اکبری دور کی نہیں بلکہ ایوبی دربار کی تصویر کشی کررہے ہیں مگر نام بالکل نہ آئے۔ ہو سکے تو اس مضمون کی دو قسطیں کر دیجئے، دوسرے حصے میں مجدد صاحب کی تنقیدیں اور اصلاح احوال کی کوششیں ذکر کیجئے۔

میں جسماً وروحاً مریض ہو، ان دنوں بعض عوارض کی وجہ سے بیٹھنا بھی دشوار ہے کسی موضوع پر لکھنے کی ضرورت محسوس ہوا کرے تو ہمیں بھی متوجہ فرماتے رہیں۔ میں صحت وفرصت کا متلاشی ہوں چاہتا ہوں کہ

" آج اسلامی نظام کیسے بروئے کار لایا جائے "۔ کے موضوع پر لکھا جائے۔ زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ دعائے صحت فرمائیں انشاء اللہ زلف دراز کا یہ سلسلہ از کراچی تا پشاور قائم رہے گا واللہ الموفق آپ نے سن لیا ہوگا جناب مفتی محمد شفیع صاحب دار العلوم کراچی بھی البلاغ کے نام سے پرچہ نکال رہے ہیں۔ محرم کا پرچہ آپ کو ملے گا، الحمد للہ مجھے بڑی راحت ہوئی ہے۔ فقط والسلام محمد یوسف

(۱۳)

(مجددانہ اصلاحات پر بھی لکھنے کی فرمائش O الحق نور افزائے دیدہ ودل ہوا O طرز تحریر بہت پسند ہے)

یکم محرم ۱۳۸۷ھ

حبیبی واخی، وفقہ اللہ وایای لما یرضاہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کراچی آئے ہوئے کئی دن ہوگئے، مجھے افسوس ہے کہ بیماری کا کہہ کر میں یہ لکھنا بھول گیا کہ اب بحمد اللہ صحت سے ہوں۔ الحق کا پرچہ پرسوں نور افزائے دیدہ ودل ہوا تھا، میں آنجناب کی بارگاہ میں ہدیہ تشکر کیا ہی چاہتا تھا کہ گرامی نامہ سے مشرف ہوا حق تعالیٰ جزائے خیر دیں آپ نے کافی وشافی لکھا لیکن میرے معروضہ کو مجھ ہی پر لوٹانے کا داؤ آپ نے خوب سیکھا میرا خیال ہے کہ "مجددانہ اصلاحات "پر بھی آپ ہی لکھیں، مجھے آپ کا طرز تحریر بہت پسند ہے اور اگر آپ کا اصرار ہو تو انشاء اللہ کوشش کرونگا۔ مگر کیا ضرور ہے کہ آئندہ پرچے ہی میں آئے ادارت کی مصروفیات سے آپ باخبر ہی ہیں، اور میں تو یہاں دو سبق بھی پڑھاتا ہوں، دعاء کیجئے میں آپ کی حسب فرمائش لکھ سکوں۔ الحمد للہ میں صحت سے ہوں اور آنمحترم کی غائبانہ دعا کا شکر گزار حضرت والد ماجد کی خدمات عالیہ میں سلام و درخواست دعاء۔ فقط والسلام محمد یوسف

(اکبری دربار یا ایوبی دربار)

[1] مولانا گیلانی نے الفرقان مجدد الف ثانی نمبر میں اکبری دور اور اسکے خود ساختہ دین الٰہی کے بارہ میں بڑی تفصیل سے لکھا تھا ہمارے دور میں صدر ایوب خان بھی اس راستہ پر چل پڑے تھے۔ ڈاکٹر فضل الرحمان کا تجددی فتنہ اور اس وقت کے ادارہ تحقیقات اسلامیہ اور اس جیسے کئی ادارے "ماڈرن اسلام" کے تراش وخراش میں لگ گئے تھے۔ میں نے فضلی نظریات کو ایک اداریے مضمون اکبر دی گریٹ کا ماڈرن اسلام کے نام سے لکھا۔ مکتوب نگار اس کے بارہ میں اشارہ کر رہے ہیں۔

(۱۴)

۱۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۸۷ھ (ادارتی نگارشات اور اکابر امت)

حضرۃ مخدومی ومکرمی زیدت الطافہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ۱۵ دن کیلئے غیر حاضر تھا گرامی نامہ ملا آپ کا اصرار بسر وچشم، لیکن میری ناتوانی کے ساتھ میری گرانباری پیش نظر ہو تو بعید نہیں کہ آپ کو ترس آنے لگے۔ یوں بھی جہاں آپ ایسے اہل قلم ہوں وہاں میرے ژولیدہ بیانی بالکل مستدرک سی چیز ہے۔ ماشاء اللہ آنمحترم کے ادارتی نگارشات نے بڑے بڑے اکابر سے لوہا منوالیا ہے حق تعالیٰ اخلاص، استقامت اور بصیرت میں ترقی دے۔

بڑے لوگوں کو پڑھ کر خیال ہوتا ہے کہ میں تو لکھتا نہیں بلکہ کاغذ اور قلم کو مُنہ چڑاتا ہوں۔ اذا وسد الامر الی غیر اھلہ الخ، دعا کا خواستگار ہوں۔ انشاء اللہ "اہل الحق" کے جوتوں میں بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہی رہے گی۔

حضرت اقدس والد محترم کی خدمت سلام عرض کیا جاسکے تو ممنون ہونگا۔ فقط والسلام محمد یوسف

(۱۵)

۱۲ر شعبان ۱۳۸۷ھ (کراچی سے سال کے بعد گھر واپسی)

مکرمی ومخدومی زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! کل (بروز سوموار) یہاں سال کی اقامت کے بعد واپس گھر جارہا ہوں۔ آئندہ سال کیلئے ابھی کچھ طے نہیں کرسکا۔ حق تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ کہ وہ اپنے فضل واحسان سے اسی امر کے اسباب مہیا فرمادیں، جس میں اسکے نزدیک خیر ہو۔ میں اپنی کوتاہی کی وجہ سے "الحق" سے رابطہ قائم نہیں رکھ سکا، جس کی آپ کو بجا طور پر شکایت اور مجھے ندامت ہے، تاہم معذرت کرلینا اور اسے قبول کرلینا دونوں باتوں میں چنداں مضائقہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ آئندہ خط وکتابت گھر کے پتہ پر کی جائے۔ حضرۃ اقدس کی خدمت میں سلام عرض کردیجئے، ان کی زیارت سے بلا تعارف مشرف ہوچکا ہوں۔ والسلام یوسف کراچی

(۱۶)

۱۷ر رمضان ۱۳۸۷ھ (رمضان میں میانجی کا کام سپرد ہوا O امین احسن اصلاحی کا مقولہ "آدمی خود کو معذور قرار دینے میں بڑا فیاض ہے")

حضرت مخدومی مکرمی۔ زیدت معالیہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ سے مشرف ہوا۔ رمضان مبارک کے مشاغل "پس حدیث این وآں یک گوشہ کن" کے مصداق ہوا کرتے ہیں۔ اس پر اضافہ یہ ہوا کہ یہاں آتے ہی میانجی کا کام سپرد ہوا۔ یعنی چند بچوں کو قرآن پڑھانا۔ تاہم کوشش کرونگا کہ دو تین صفحوں کا مختصر مضمون بھیج کر "الحق" سے سرخرو ہوجاؤں۔ اور آئندہ معذرت ہی بہتر رہے۔

(مجھے امین احسن اصلاحی کا یہ فقرہ بڑا پسند آیا کہ آدمی اپنے کو معذور قرار دینے میں بڑا فیاض ہے۔) میرا خیال ہے کوئی وعظ کی قسم کا مضمون ٹھیک رہے گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعاء۔ والسلام محمد یوسف عفا اللہ عنہ

(۱۷)

(وہ مرتدین جنہیں اقتدار کے لاٹھی سے پکا مسلمان ثابت کیا جاتا ہے O مضامین پر قدغنیں)

جامعہ رشیدیہ ساہیوال ۱۱ر جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ

حضرت مکرّم، زیدت الطافہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ سے مشرف ہوا۔ رؤیت ہلال کا قصہ یہ ہے کہ میں نے ایک مضمون

"اسلام اور کفر کا فیصلہ، اسلام کی عدالت میں" لکھا تھا جس میں اصول تکفیر کی وضاحت تھی، نام لئے بغیر رخ انہی مرتدین کی طرف تھا جنہیں اقتدار کی لاٹھی سے "پکے مسلمان" ثابت کیا جاتا ہے، وجہ بتلائے بغیر اسے روک دیا گیا، چار کاپی کا یہ مضمون ابھی نصف لکھا ہے، اور نصف ہنوز فی بطن الشاعر کا مصداق۔

میرے پاس جعفر شاہ پھلواری کا کتابچہ تبصرہ کے لئے آیا ہوا تھا، میں نے اس پر تبصرہ کیا یہ مضمون "اسلام اور کفر" کے کٹ جانے کے بعد اسکی جگہ رکھا، لیکن اسے یہ کہہ کر رد کر دیا گیا کہ اس میں حکومت پر تنقید ہے۔

بعد میں ہمیں احباب نے کہا بھی کہ اس میں خلاف قانون کوئی چیز نہیں تم اس پر احتجاج کر سکتے ہو۔ مگر کراچی میں یہاں تک سختی ہے کہ پریس نے پرچہ چھاپنے سے عذر کر دیا۔ اسلئے پلیٹ سے چہ بے اٹھ گئے۔ اب آپ غور فرمالیں آپ کے یہاں کے حالات کیا ہیں۔

آپ کے گرامی نامہ نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اصل میں میں نے شرمساری کی وجہ سے یہ بھی نہیں لکھ سکا کہ "الحق" جامعہ رشیدیہ کے پتہ پر بھیجا جائے۔ وہ بدستور گھر آتا ہے اور میں کراچی جا کر زیارت کرتا ہوں۔

میں ہر ماہ دس دن کے لئے کراچی جاتا ہوں، اور ۲۰ دن یہاں قیام رہتا ہے، حضرت مولانا کا اصرار تھا اور ہے کہ میں اہل و عیال کراچی لے جاؤں لیکن میرے لئے یہ ممکن نہیں ہو سکا، اسلئے "بین ذالک" کا راستہ اختیار کیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام و درخواست توجہات۔ والسلام محمد یوسف عفا اللہ عنہ

(۱۸)

۴ رمضان ۱۳۹۶ھ (تیز لہجہ گرمی موسم، گرمی قلب، گرمی رمضان O دعوات حق پر تبصرے کی اطلاع)

حضرت مخدومی و مکرمی، زیدت الطافہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عتاب نامہ، ہر شتہ، کتاب موصول ہوا، مہتممیں، (بصیغہ، تثنیہ یا جمع) سے مراجعت کی آپ کو ضرورت کیوں ہو، آپ کا رفیق بھی آخراسی بینات میں ہے۔ بہر حال آپ کو شکایت ہے اور ہونی چاہیے مگر اس کا لہجہ ذرا تیز ہے۔ شائد گرمی موسم، گرمی قلب کے علاوہ گرمی رمضان بھی اس کا باعث ہوا ہے۔ دعوات حق پر تبصرہ لکھ کر کاتب کے حوالہ کر دیا غالباً اس سے بحر اوراق میں ڈوب گیا اور میں نے کتاب طاق نسیان میں رکھدی، ع "ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا"۔

"دعوات حق" پر رمضان میں تبصرہ آرہا ہے، اور آپ کی نئی کتاب پر انشاء اللہ ذیقعدہ میں۔ رمضان مبارک میں حضرت مولانا کی خدمت میں دعا طلبی کیلئے عریضہ لکھنا چاہتا تھا کہ آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا، اب آنجناب ہی کی وساطت سے سلام پیش کرتا ہوں اور درخواست دعاء۔ والسلام محمد یوسف، ملتان

(۱۹)

۲ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ (مولانا محمد یوسف بنوری کی وفات پر بینات کے ضخیم نمبر کی تیاری)

مکرم و محترم، زیدت افضالہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اقدس شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری قدس سرہ کی وفات حسرت آیات پر تمام خدام زخم خوردہ و دل شکستہ ہیں۔ حضرتؒ کے مخلصین کا اصرار ہے کہ ان کی شخصیت پر ماہنامہ بینات ایک خاص نمبر شائع کرے۔ اس سلسلہ میں آنجناب کا قلمی تعاون ہمارے لئے تعزیت و تسلی کا موجب ہوگا۔ یہ خاص نمبر ایک اعلیٰ علمی و تاریخی دستاویز ہوگی۔ کیا آنجناب سے یہ توقع رکھوں کہ اس خاص نمبر کے لئے آپ ایک معیاری مقالہ مرتب فرمائینگے؟

نوٹ:۔ یہ مقالہ ہمیں ایک مہینے کے اندر اندر مطلوب ہے۔ امید ہے مزاج سامی بعافیت ہونگے۔ والسلام محمد یوسف لدھیانوی

(۲۰)

۶ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ (حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کی وفات ایک عظیم سانحہ O بینات کا خاص نمبر)

حضرت مخدوم ومنا المعظم دامت فیوضہم و برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری کے سانحہ ارتحال کی خبر ریڈیو سے پہنچ چکی ہوگی۔ حضرتؒ ۲۸ شوال کو صبح ۷ بجے کی پرواز سے "اسلامی کونسل" میں شرکت کیلئے اسلام آباد تشریف لے گئے۔ جمعرات، جمعہ کو کونسل کے اجلاس میں ۸۔۸ گھنٹے مصروف رہے، یکم ذیقعدہ (ہفتہ) کو صبح ۷ بجے دل کی تکلیف شروع ہوئی، مگر یہ زیادہ تشویشناک نہ تھی، مگر سہ پہر دو بجے بہت ہی شدید حملہ ہوا، اور حضرتؒ کے انکار کے باوجود باصرار آپ کو کمبائنڈ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل کر دیا گیا اتوار کو طبیعت کافی سنبھل گئی تھی، لیکن دوشنبہ کی رات آخر شب میں پھر حملہ ہوا، اور صبح ۵ بجے آپ نے جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، عاشق حمید اوٗمات شہید اپنڈی میں تجہیز وتکفین اور جنازہ کے بعد میت کراچی لائی گئی۔ رات ساڑھے نو بجے یہاں نماز جنازہ ادا کی گئی اور مسجد کی دائیں جانب دارالقرآن سے چار گز کے فاصلے پر حضرتؒ کی تدفین ہوئی۔ ان للہ مااخذ ولہ مااعطیٰ وکل شیء عندہ باجل مسمیٰ۔

حضرت قدس سرہ کے دم قدم سے پاکستان میں اسلام کا رعب تھا، وقار تھا عظمت تھی، حضرتؒ کی رحلت سے صرف ہم خدام ہی آغوش مادر اور سایۂ پدری سے محروم نہیں ہوئے، بلکہ بلامبالغہ مسلمانان پاکستان یتیم ہوگئے ہیں، اہل دل پر جوگزری وہ تو وہی جانتے ہیں، مگر ہم ایسے عامیوں میں سے ہر شخص کی زبان پر یہی سوال ہے کہ اب اسلام کیلئے ماہی بے آب کی طرح کون تڑپے گا؟ حصار دین کی حفاظت کیلئے شیر کی طرح کون گرجے گا؟ ختم نبوت کی پاسبانی کا علم کون تھامے گا؟ ملاحدہ وزنادقہ کی سرکوبی کون کریگا؟ اعداء اسلام کی یورش کے سامنے سینہ سپر کون ہوگا؟ کس کی آواز جبابرہ کے قصر عافیت میں لرزہ پیدا کریگی؟ موت حق ہے، مگر افسوس ہمیں خیال تک نہ تھا حضرت اتنی جلدی ہم سے روٹھ جائینگے بہرحال دین اللہ تعالیٰ کا ہے۔ وہی اس کے محافظ ونگہبان ہیں وہ اسکی حفاظت کیلئے کسی فرد، کسی جماعت، کے محتاج نہیں، وہ اپنے دین کی حمایت ونصرت کیلئے کسی اور کو کھڑا کر دینگے۔ تاہم بظاہر اسباب تاریکی ہی تاریکی نظر آتی ہے۔

یہ چند الفاظ بے ساختہ زبان قلم پر آگئے، عریضہ سے مقصود یہ تھا کہ ماہنامہ بینات حضرتؒ نے محض اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جاری کیا تھا، حضرتؒ کے مخلصین کا اصرار ہے کہ حضرت کے حالات وسوانح پر بینات کا ایک خاص نمبر نکالا جائے اور اس میں اکابر سے افادات شرکت کی درخواست کی جائے۔ آں مخدوم کے ضعف وعلالت اور بے پناہ مصروفیات کے پیش نظر درخواست کرنا گستاخی ہے، مگر بینات کے خاص نمبر کے لئے آنجناب ایک مقالہ تحریر فرمادیں۔ (خواہ مختصر ہی سہی) تو ہم ایسے مجروح قلب کیلئے تسکین بخش مرہم ہوگا۔

والسلام ناکارہ محمد یوسف لدھیانوی خادم ماہنامہ بینات نیوٹاؤن کراچی

نوٹ: آں محترم کے پاس حضرتؒ کے خطوط اگر محفوظ ہوں تو ان کی فوٹوسٹیٹ کاپیاں بھی درکار ہیں۔

(۲۱)

(اخلاق مرزا قادیانی پر کتابچہ O کتاب ہدیۃ المہدیین)

مکرمی زید مجدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، منسلکہ بیان برائے اشاعت بھیجا جارہا ہے امید ہے آپ اس دینی وملی فریضہ میں تعاون فرمائینگے۔ والسلام محمد یوسف

ل کتاب ہدیۃ المہدیین فی آیۃ خاتم النبیین مولفہ مولانا مفتی محمد شفیع قدس سرہ کی اشاعت کے سلسلہ میں بھیجا گیا ہے۔ یہ خط مجھے اپریل ۷۷ء میں ہری پور جیل میں موصول ہوا تحریک نظام مصطفیٰ کے سلسلہ میں اسارت کے دن تھے ڈاک اکثر وخشک جمع ہو کر وہاں بھیجی جاتی تھی۔ مولانا بنوری مرحوم کی طرف سے منسلکہ بیان یہ تھا جس سے کتاب کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے۔

(۲۲)

۵/نومبر ۱۹۷۷ء، ۲۲/ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ

مخدوم مکرم۔ زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! ماہنامہ "بینات" کراچی حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ پر ایک "خاص" نمبر شائع کررہا ہے۔ اس کے اشتہار کی فلم ارسال خدمت ہے۔ آنجناب سے التماس ہے کہ اسے اپنے مؤقر جریدہ میں شائع فرمائیں۔ امید ہے مزاج بعافیت ہونگے۔ والسلام محمد یوسف عفا اللہ عنہ مدیر ماہنامہ "بینات" کراچی

(۲۳)

(بینات کا خاص نمبر)

۶/۲۵/ ۱۳۹۸ھ

مکرم ومحترم زیدت حسناتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! کراچی تشریف آوری کے بعد پھر رابطہ قائم نہیں رہ سکا۔ امید ہے آنجناب خوش وخرم اور مشغول افادہ ہونگے۔ بینات کا خاص نمبر آنجناب کو ملا ہوگا۔ اگر "الحق" میں اس پر کچھ تحریر فرمادیں تو عنایت ہوگی۔ حضرت اقدس والد ماجد مدظلہ کی صحت کیسی ہے؟ والسلام محمد یوسف

(۲۴)

(قلندر نامہ ملتان ہوتا ہوا کراچی ملا)

۱۹/رجب ۱۳۹۸ھ

مکرم ومحترم زیدت مکارمہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "قلندر نامہ" ملتان ہوتا ہوا کراچی میں ملا، التفات وعنایت کا شکرگزار ہوں اور دعوات صالحہ کا محتاج۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعاء کی درخواست بعد عرض سلام۔ محمد یوسف کراچی

(۲۵)

(مجلس تحفظ ختم نبوت کی اہم خدمت التصریح کی طباعت)

۷/شوال ۱۳۹۸ھ

مکرم ومحترم، زیدت مکارمہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! امام العصر مولانا انورشاہ کشمیریؒ کی بے نظیر تالیف "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" کے دو نسخے جناب کی خدمت میں برائے تبصرہ مرسل ہیں۔ "مجلس تحفظ ختم نبوت" نے گرانقدر مصارف کے ساتھ یہ کتاب نہایت خوبصورت لباس میں شائع کی ہے۔ مجلس کی خواہش ہے کہ جھوٹے مدعیان مسیحیت کا توڑ کرنے کے لئے یہ عظیم الشان کتاب ہر صاحب علم اور طالب علم کے ہاتھ میں ہو، اس لئے اسکی قیمت کم سے کم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ عام قیمت ۔/۲۵، ذوالحجہ کے آخر تک رعایتی قیمت ۔/۲۰ توقع ہے کہ اولین فرصت میں اس پر تبصرہ فرماکر اس کارخیر کی اشاعت میں شریک ہونگے۔ والسلام محمد یوسف عفا اللہ عنہ

(۲۶)

(مجلس کے مطبوعات برائے تبصرہ)

۱۸/شوال ۱۳۹۸ھ

برادر مکرم! جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کی مندرجہ ذیل مطبوعات آپ کو بذریعہ مولانا انوار الحق نور بھجوائی گئی تھیں۔ (۱) خاتم النبیین مترجم (۲) مغلظات مرزا (۳) عشرہ کاملہ

اگر جناب کو یہ کتابیں مل گئی ہوں تو ان پر تبصرہ کا انتظار ہے۔ نیز جناب نے ماہنامہ بینات کے خاص نمبر پر تبصرہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس کا بھی شدت سے انتظار ہے۔ والسلام مولانا محمد یوسف عفا اللہ عنہ

(۲۷)

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

مکرم ومحترم! زید مجدہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' کے دو نسخے تبصرے کی غرض سے آپ کی خدمت میں بھجوائے گئے تھے امید ہے کسی قریبی اشاعت میں تبصرہ کر کے ممنون فرمائینگے۔اس سے پہلے ''خاتم النبیین'' اور دیگر کتابیں بھی بھیجی گئی تھیں ان پر بھی تبصرہ نہیں آیا۔ والسلام محمد یوسف

(۲۸)

(مولانا عبدالغنی پٹیالوی کی جامع تحقیقی کتاب کی مدارس کے نصاب میں شمولیت پر زور
○ مبلغین کی ضرورت مگر ندارد)

۲۹ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

حضرت مخدوم ومکرم! زیدت حسنا تہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج گرامی! حضرت مولانا محمد عبدالغنی پٹیالوی قدس سرہ کی بینظیر تالیف کا نسخہ جناب کی خدمت عالیہ میں بطور ہدیہ مرسل ہے۔جیسا کہ مطالعہ سے معلوم ہوگا۔حضرت مرحوم نے جس تحقیق وجامعیت اور وضاحت واختصار کے ساتھ اسلامی عقائد کو مبرہن کیا ہے اور قادیانی ہفوات کا جواب دیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔اس کتاب کی نفاست و جامعیت کے پیش نظر حضرت مولانا محمد اسحاق صدیقی مدظلہ کی تحریک پر اس کتاب کو حضرت بنوریؒ کے مدرسہ میں داخل نصاب کیا گیا۔اور مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ نے بھی اسے اپنے مدرسہ ''جامعہ فاروقیہ کراچی'' میں شامل نصاب کرنا منظور فرمایا۔

ان حضرات کی فرمائش پر ہی ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کی طرف سے یہ کتاب شائع کی گئی۔اور چونکہ یہ کتاب طلبہ کی ضرورت کی تھی اس لئے مجلس نے اسکی قیمت کم سے کم رکھنے کی کوشش کی ہے۔کتاب کے فوٹو، طباعت، کاغذ، تجلید وغیرہ کے مصارف ملا کر ہم یہ کتاب اصل لاگت پر مدارس عربیہ کو مہیا کر رہے ہیں۔

(۱) ہم جناب سے مستدعی ہیں کہ اس کتاب کو نصاب میں (لازمی مطالعہ برائے امتحان) شامل فرمائیں اور جس قدر نسخے مطلوب ہوں ہمیں تحریر فرمائیں فی نسخہ بارہ روپے کے حساب سے (علاوہ محصول ڈاک وغیرہ) آپ کو مہیا کی جائیگی۔

(۲) جناب اپنے مدرسہ کے دس ۱۰ ایسے طلبہ کی فہرست بھیجیں جو مستحق زکوۃ ہوں۔اور فی نسخہ سات روپے ادا کر سکیں۔بقیہ سات روپے ایک صاحب نے بمد زکوۃ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔(محصول ڈاک ان طلبہ کو خود ادا کرنا ہوگا)۔

مرزائیوں کا ہر شخص مبلغ ہوتا ہے (۷۴ء کے بعد تو ان کی تبلیغی سرگرمیاں اور بھی تیز ہوگئی ہیں۔لیکن ہمارے عوام کیا، نئے فارغ التحصیل کو بھی قادیانیوں کے شبہات اور ان کے جوابات کا علم نہیں ہوتا۔افریقی ممالک میں مبلغین کی ضرورت اور مانگ ہے۔مگر مبلغین ندارد۔ابھی ہندوستان سے اطلاع ملی ہے کہ قادیانی لکھنو میں ندوۃ العلماء کے علماء کو چیلنج کر رہے ہیں۔ہمیں اس طرف بطور خاص توجہ کرنی چاہیے۔

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ والسلام: محمد یوسف عفا اللہ عنہ

(۲۹)

۲۳/۳/۱۳۹۹ھ (نوجوانوں کے لئے ''اسلام اور قادیانیت'' کی اشاعت)

مکرم ومحترم زیدت معالیکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج گرامی آج کل قادیانی اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ کرنا واقف

نوجوانوں کو ورغلاتے ہیں۔اور حیات مسیح اور ختم نبوت کے مسائل میں الجھا لیتے ہیں۔آج کل ہمارے نوجوان علماء کو چونکہ اس طرف توجہ نہیں۔اس لئے وہ بھی قادیانی وساوس کا جواب دینے سے قاصر رہتے ہیں۔اس قسم کے کئی واقعات اس ناکارہ کے سامنے ہیں۔اس ضرورت کے پیش نظر اکابر علماء کے مشورے سے یہ کتاب "اسلام اور قادیانیت" شائع کی گئی ہے۔اس میں قادیانیت پر اتنا مواد ہے کہ ایک شخص اس کے مطالعہ کے بعد قادیانی وساوس سے پوری طرح باخبر ہوسکتا ہے۔جناب کی خدمت میں یہ کتاب برائے تبصرہ ارسال خدمت ہے میں امید کرتا ہوں کہ جناب اس اہم ضرورت کی طرف فوری توجہ فرمائینگے۔ والسلام محمد یوسف

(۳۰)

(ہر زمانے کے دینی ضرورت اور اہل قلوب کی اس طرف توجہ ٥ چودھویں صدی کے فتنے ٥ پندرویں صدی ٥ متوقع فتنے ٥ امت مسلمہ میں بنیادی نوعیت کی کمزوریاں)

۳ر ا ر ۱۴۰۰ھ

حضرت مخدوم مکرم دامت فیوضہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج مبارک۔یہ عریضہ ایک خاص دینی ضرورت کے پیش نظر خدمت سامی میں پیش کررہا ہوں۔امید ہے کہ اس سلسلہ میں راہنمائی سے محروم نہیں فرمایا جائیگا۔امام الہند حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ نے ایک موقعہ پر تحریر فرمایا ہے۔"اگر گوش شنواء ودل دانا داری سخنے باریک تربشنو،خدائے تعالیٰ ہمیشہ مدبر عالم است بالہام امور حق در قلوب عباد صالحین تا تمشیہ مراد او کنند،وموعود او سرانجام دہند،وو یے تعالیٰ قصہ خضر با حضرت موسیٰ ذکر نہ کرد مگر بربنانے افادہ ہمیں نکتہ۔

اما چوں ایام نبوت بود وحیٔ مفترض الطاعۃ در قلب پیغامبر میرسید،وشک وشبہ آنجا ہیچ گنجائش نہ دراول ونہ در آخر،وقتیکہ ایام نبوت منقضی شد ووحی منقطع گشت درآمد عباد اللہ الصالحین درکارہائے مطلوب بنوعے ازفکر واجتہاد یا نوعے از رویا والہام وفراست خواہد بود آن ہمہ حجت قائمہ موجب تکلیف ناس نیست،چون کار بآخر رسید ورشد آن مانند فلق الصبح ظاہر گشت معلوم ہمہ اہل تحقیق شد کہ آن محض حق بودہ است۔ (ازالۃ الخفاء فارسی ص ۲۵)

حضرت شاہ صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانے کی جو دینی ضرورت ہو اہل قلوب عباد اللہ الصالحین کو اس کی طرف متوجہ فرمایا جاتا ہے۔اسلئے ضرورت محسوس ہوئی کہ مندرجہ ذیل امور کے بارے میں اپنے اکابر کی آراء معلوم کی جائیں۔اور انکو امت کے سامنے پیش کرنے کا اہتمام کیا جائے۔سوالات یہ ہیں۔

۱۔ چودھویں صدی جو دم توڑ رہی ہے اس میں اُٹھنے والے کون کون سے فتنے حضرت کی نظر میں زیادہ اہم ہیں۔اور انکی اصلاح کیلئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں؟

۲۔ پندرہویں صدی آئندہ سال سے شروع ہورہی ہے اس میں کن کن فتنوں کی توقع ہے اور ان کے مقابلے کے لئے کیا تیاری کی جائے؟

۳۔ امت اسلامیہ جن کمزوریوں میں مبتلاء ہے۔ان میں بنیادی نوعیت کے امور کیا کیا ہیں اور انکی اصلاح کیلئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں؟

ضروری نہیں کہ ان سوالات کے جواب میں زیادہ تفصیل فرمائی جائے۔بلکہ اجمالا مختصر اشارے بھی کافی ہیں۔جنکی شرح وتفصیل کی خدمت ہم خدام کے ذمہ ہوگی۔تاہم راہنمائی ضرور فرمائی جائے اور جس قدر تفصیل کے لئے صحت وفرصت متحمل ہو اس سے سرفراز فرمایا جائے۔ ارادہ یہ ہے کہ اکابر کے ارشادات مرتب کرکے "بینات" کے ایک خاص نمبر میں شائع کردیئے جائیں۔

والسلام محمد یوسف عفا اللہ عنہ

(۳۱)

۱۸/۱۲/۱۴۰۲ھ　　**(تحریک ختم نبوت کے بارہ میں ڈاکٹر اسرار کے مضمون پر جوابی تنقید)**

جناب محترم ومکرم مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معروض آنکہ ماہنامہ میثاق لاہور آپ کے پاس آتا ہوگا۔ اس کے ذوالحجہ، اکتوبر کے شمارے میں ڈاکٹر اسرار احمد[۱] نے ۵۳ کی تحریک ختم نبوت کے خلاف زہر اگلا ہے۔ اس کی پوری عبارت میں اس خط میں نقل کر چکا ہوں جو ڈاکٹر اسرار کو لکھا ہے۔ اور جس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی آپ کو بھیج رہا ہوں۔ وہ شمارہ خود بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ میرے خیال میں اس پر خاموش رہنا شہدائے ختم نبوت کے خون سے غداری ہے۔ ظالم نے تمام اکابر امت کو بدنام کیا ہے۔ کیا آپ اس کا نوٹس لیں گے؟۔ حضرت اقدس شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی خدمت میں سلام اور درخواست دعا۔　　والسلام۔　　محمد یوسف

۱۸۔۱۲۔۱۴۰۲ھ　　**(ڈاکٹر اسرار کے نام مولانا لدھیانوی کا تفصیلی خط)**

[۱] محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب۔ سلمہ اللہ وعافاہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ "میثاق" کے تازہ شمارہ (ذوالحجہ ۱۴۰۲) میں جناب نے اپنے مضمون "مولانا مودودی مرحوم اور میں" میں صفحہ ۶۵۔۶۶ پر ۵۳ کی تحریک ختم نبوت کے بارے میں اظہار خیال فرمایا ہے۔

"۱۹۵۳ء کو پاکستان کی تاریخ میں انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے کہ اس کے دوران ایک جانب تو پاکستان کی عوامی سیاست کے میدان میں وہ عظیم ہنگامہ خیز تحریک برپا ہوئی جس نے ہمیشہ کیلئے پاکستانی سیاست کی گاڑی کو پٹڑی سے اتار کر رکھدیا۔ جو عبارت درمیان میں چھوڑ دی گئی وہ یہ ہے۔ چنانچہ پاکستان میں پہلی بار ایک محدود پیمانے پر مارشل لاء نافذ ہوا۔ اور دوسری طرف پاکستانی طلبہ میں بھی بائیں بازو کے عناصر نے عظیم ترین ہل چل پیدا کی۔ جسکے نہایت دور رس اثرات مرتب ہوئے ۱۹۵۳ء کی انٹی قادیانی تحریک کا آغاز تو مجلس احرار کے ان زعماء نے کیا تھا جو ۴۷ء میں قیام پاکستان کی صورت میں جو شکست فاش انہیں ہوئی تھی اسکے زیر اثر پورے چھ سال منقار زیر پر رہے تھے اور اب اچانک انٹی قادیانی تحریک کا علم اٹھائے منظر عام پر ظاہر ہوئے تھے۔ لیکن بعد میں اس میں دوسرے مذہبی عناصر بھی کچھ دلی آمادگی کے ساتھ اور کچھ مجبوراً شامل ہوتے چلے گئے۔ دلی آمادگی کے ساتھ شامل ہونے والوں میں سرفہرست حلقہ دیوبند کے وہ علماء کرام تھے جو مولانا حسین احمد مدنی کی زیر قیادت کانگریس کے ہمنوا رہے تھے۔ ان مخولہ حالات کے دباؤ کے تحت شامل ہونے والوں میں نمایاں اولاً حلقہ دیوبند کے مسلم لیگی علماء اور ثانیاً بریلوی مکتب فکر کے علماء وزعماء تھے"۔

اس ناکارہ نے جناب کی اس تحریر سے حسب ذیل نتائج اخذ کئے ہیں:

۱۔　۵۳ء کی تحریک ختم نبوت (جسے جناب "انٹی قادیانی تحریک" سے تعبیر فرماتے ہیں) مذہبی نہیں بلکہ سیاسی تحریک تھی۔

۲۔　یہ تحریک ملک وملت کے لیے تباہ کن ثابت ہوئی۔　۳۔　یہ اتنی ہی خطرناک تھی جتنی کہ کمیونسٹ عناصر کی پاکستانی طلبہ میں عظیم ترین ہل چل۔

۴۔　اس تحریک کے بانی مبانی اور مدار المہام "احرار" تھے۔ جنکا مقصد پاکستان سے اپنی شکست فاش کا انتقام لینا تھا۔

۵۔　احرار کے علاوہ جس قدر علماء وصلحا نے اس میں حصہ لیا وہ یا تو اپنی کانگریسی ذہنیت کے بنا پر اس میں شریک ہوئے یا اپنے ضمیر و وجدان کے علی الرغم محض عوامی دباؤ کی وجہ سے گویا خدا اور رسول کی رضامندی اور دینی حمیت وغیرت کی بنا پر ان میں سے ایک بھی شریک نہیں ہوا تھا۔

تحریک ختم نبوت ۵۳ء کے اکثر زعماء خدا تعالیٰ کے حضور پہنچ چکے ہیں اور ہر ایک کو اپنے کئے کا بدل مل چکا ہے۔ ان خیرا فخیر وان شرا فشرا ظاہر ہے کہ وہ ہماری طرح ستائش اور ذم سے بالاتر ہیں آپ نے ان کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس سے انکا تو کوئی نقصان نہیں۔ بلکہ کچھ نفع ہی بڑا ہوگا۔ کہ اس غیبت کے ذریعہ جناب نے اپنی نیکیوں کا تحفہ انکو عطا کیا۔ میرا خیال ہے کہ جماعت اسلامی کے امیر حلقہ رہنے کی وجہ سے جناب کو نہ تو ان معروضی حالات کا علم ہے جنکی وجہ سے یہ تحریک اٹھی۔ اور نہ ان اکابر امت کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس ناکارہ کو ان اکابر کی خدمت میں حاضری کا موقعہ ملا ہے۔ اور انکی خلوت وجلوت کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر اگر انکے صدق واخلاص اور حمیت وللہیت کی قسم کھاؤں تو انشاء اللہ حانث نہیں ہونگا۔

صفائی سے عرض کرتا ہوں کہ یہ ناکارہ جناب کی اس تحریر کو سفید جھوٹ اور اکابر اولیا اللہ کے حق میں "سبحانک ہٰذا بہتان عظیم" کا مصداق سمجھتا ہے۔ اس افترا پردازی سے جناب کے بارے میں جو خوش فہمی تھی وہ بھی زائل ہوگئی۔ عارف رومی کے بقول ؎　چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد　میلش اندر طعنہ پاکاں زند

ارادہ تھا کہ جناب کی اس دل خراش تحریر پر حسبۃً اللہ وذبا عن اولیائہ کچھ لکھوں۔ پھر خیال ہوا کہ اس سلسلہ میں چند امور دریافت کر لئے جائیں۔

۱۔　تحریک کے دو ہدف تھے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور قادیانی وزیر خارجہ کو جس نے اپنی سرکاری حیثیت کو قادیانیت کے فروغ وتبلیغ کا ذریعہ بنا رکھا تھا۔ برطرف کیا جائے۔ اسی کے ساتھ ایک مطالبہ یہ تھا کہ قادیانی مرتدین کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔ کیا آپ ان مسائل کو دینی مسائل سمجھتے ہیں یا یہ آپکے نزدیک "سیاست" ہے؟ اگر یہ سیاست ہے تو "دینی مسائل" کی کیا تعریف ہے۔

۲۔　۷۴ء کی تحریک کے بارے میں کیا رائے ہے کیا وہ بھی "سیاست بازی" تھی؟ اگر جواب نفی میں ہے تو جو مسئلہ ۵۳ء میں سیاسی تھا وہی ۷۴ء میں دین کیسے بن گیا؟ اور اگر یہ بھی "سیاست" تھی تو اسکے معنی یہ ہوں گے کہ ۷۴ء کے آئینی فیصلے سے جناب کو اتفاق نہیں۔

(بقیہ اگلے صفحے)

(۴۲)

(عالم اسلام کے ناگفتہ بہ حالات نے کراچی آکر مزید مایوس کردیا O تاریک ماحول اور مسخ ذہنیت)

حضرت مکرم زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا محبت نامہ ملا تھا جواب کسی عذر کی وجہ سے موخر نہیں ہوا، بلکہ اسلئے کہ میں لاجواب تھا، اور اب بھی ہوں۔ مریض جسم بظاہر نہیں لیکن "دل کا مریض" ہوں، میں یہاں آیا تھا کہ میری مایوسیوں میں یہاں کے خوشگوار، ماحول سے تعدیل ہو جائیگی، لیکن یہاں آکر عالم اسلام کے ناگفتہ بہ حالات اور انسدادی تدابیر کی عدم کفایت نے مجھے مایوس تر کردیا۔ میں گھنٹوں سوچتا رہتا ہوں، اور سوچتے سوچتے میرا دماغ پک گیا ہے، مگر کوئی صورت کوئی طرز کلام اور کوئی طریقہ کار سمجھ نہیں آتا، جس سے انسانی ذہن کو پلٹا جائے۔ میں چند ماہ کی آپ سے رخصت چاہتا ہوں، میں نے جتنی تیزی سے لکھنا سیکھا تھا۔ (ابھی سیکھ ہی رہا ہوں) اتنی ہی تیزی سے اپنے طرز تحریر سے متنفر ہوتا جا رہا ہوں، کیا لکھوں کس طرح لکھوں، کس کے لئے لکھوں، کس بات پر لکھوں، جہاں بدیہیات اولیہ جحود وانکار کا نشانہ بن جائیں وہاں کسی دقیق مسئلہ پر لکھنے کہنے سننے اور سوچنے کی ہمت؟

میرا خیال ہے کہ انسانیت کی تاریخ میں مسخ ذہنیت کے ایسے تلخ تجربات کم پیش آئے ہونگے، اور ایسے تاریک ماحول کیلئے ہم جیسے نااہل غلاظت پسندوں سے کام نہیں چلایا جاسکتا بقول مجذ وبکے لئے اولوالعزم انبیاء کو بھیجا جاتا ہے۔ بہرحال میں نشاط طبع سے محروم ہوں، چند ماہ تک مجھے معذور تصور فرمائیے، آئندہ "مجددانہ اصلاحات" کی آپ فرمائش نہیں کریں گے، بلکہ مجھے فرمائش کا حق دیجئے حضرت اقدس مولانا عبدالحق صاحب کی خدمت میں میرا اسلام نیاز عرض کردیجئے، میں گڑگڑا کر دعاء کی التجاء کرتا ہوں۔ ناکارہ یوسف

(۴۳)

۴ ذیقعدہ

(عمر احمد عثمانی کے ہفوات پر تنقیدی نوٹ)

حضرت مکرم! زید مجدہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "الحق" کا پرچہ (تبادلہ بینات) موصول ہوا۔ عمر احمد عثمانی کی ہفوات پر جو میں نے تنقیدی نوٹ لکھے تھے، وہی اصل محنت تھی، مگر آپ نے انہیں باریک حاشیہ میں دے دیا یہ تو گویا قصہ برعکس ہوگیا!

یا تو حاشیہ بھی اسی قلم سے لکھوائیے جس قلم سے متن لکھوایا جاتا ہے۔ یا مجھے واپس بھیجدیجیے، میں دوبارہ ترتیب دے کر واپس کردونگا جس میں یہ اصل اور حاشیہ کا قصہ نہیں رہے گا۔ (یہ طرز ترتیب خود میرے ذوق پر گراں تھا لیکن مولانا محمد ادریس صاحب کے حکم سے مجھے یہ ترتیب قائم کرنا پڑی تھی) "الحق" پر تبصرہ انشاء اللہ ذی الحجہ کے پرچے میں آرہا ہے۔ فقط والسلام محمد یوسف عفا اللہ عنہ

۳۔ جناب نے اکابر ملت پر جو الزام لگایا ہے۔ اسکا تعلق نیت وارادہ سے ہے۔ یعنی یہ کہ انکا مقصد دین نہیں تھا بلکہ اپنی سیاسی حیثیت بحال کرنا تھا اور باقی لوگ اپنے ضمیر کے خلاف شریک ہوئے تھے۔ سوال یہ ہے کہ جناب کو اسکا علم کس ذریعہ سے ہوا؟ اگر اسکی بنیاد کسی خبر پر ہے تو کیا آپ نے اس خبر کو قرآنی معیار "ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا" کے مطابق جانچ پرکھ کر اسکی صداقت کا علم الیقین حاصل کرلیا ہے؟ اور ہزاروں لاکھوں مقبولان خداوندی کی نیتوں پر حملہ کرنے والے فاسق کے بارے میں اطمینان فرمالیا ہے؟ اور اگر جناب کی تحریر کی بنیاد کسی خبر پر نہیں بلکہ اپنی ذاتی فہم وفراست پر ہے تو کیا حدیث نبوی ﷺ "هلا شققت قلبه" کے مطابق جناب نے ان اکابر کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟ یا جناب کے یہاں "احوال قلب" دریافت کرنے کا کوئی آلہ ایجاد ہوا ہے؟ ان اکابر وقت سے جناب کا یہ سوء ظن آیت کریمہ "یا ایها الذین امنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم" اور ارشاد نبوی ﷺ "ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث" کے خلاف تو نہیں؟ اور پس از مرگ ان پر یہ سنگین الزام کیا "اذکروا موتاکم بخیر" اور "ولا یغتب بعضکم بعضاً" سے سرتابی تو نہیں؟

۴۔ جناب نے ان اکابر وقت پر جو الزام لگایا ہے اس سے پہلے قادیانی صاحبان اور افجر القوم جسٹس منیر بھی یہی الزام لگا چکے ہیں۔ اس کو ذوق وفکر کی اتفاقیہ ہم آہنگی تصور کیا جائے۔ یعنی "متفق گردید رائے بوعلی با رائے من" یا خاص تعلیم وتربیت کا کرشمہ باور کیا جائے؟ کیونکہ بعض لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ آنجناب مسٹر محمد علی لاہوری کی قرآن دانی کے بڑے مداح ہیں اور آپکا میلان لاہوریوں کی جانب ہے، کیا جناب کی اس تحریر سے ان لوگوں کے خیال کی تائید نہیں ہوتی۔ امید ہے کہ جناب اس ناکارہ کی جرأت وگستاخی سے درگذر فرماتے ہوئے ان امور کی وضاحت فرما کر ممنون فرمائینگے۔ والسلام محمد یوسف

(۴۴)

(قضیۃ لاابا حسنٍ لھا O اکابر کا دم غنیمت O دین کے خادموں کا اجر O الحق کیلئے دیوان شافعی)

۱۴ ذیقعدہ

حضرت مخدوم ومکرم، زیدت الطافہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ موصول ہوکر باعث سرافرازی ہوا۔ بہتر ہے بقیہ دو مقالے بھی قدیم ترتیب ہی سے آجائیں حاشیہ کا قلم ذرا جلی کرا دیجئے۔

رابطہ کے اکابر کے سلسلہ میں ادائے فرض امکانی حد تک مولانا دام مجدہم فرما چکے ہیں۔ مگر آپ کس کس کی شکایت کرینگے۔ اب تو واقعہ

ع۔ چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

کا عالم ہے، اور مجھے تو کل اس سے زیادہ بھیانک نظر آرہا ہے، ابھی تو پھر بھی ان اکابر کا دم غنیمت ہے، ورنہ قضیۃ لاابا حسنٍ لھا تو بہت دیرینہ مقولہ ہے۔ مولانا محترم! یہی وقت ہے جسکے بارے میں فرمایا گیا، کہ دین کے خادموں کو تم (صحابہ) سے دوگنا اجر ملیگا۔ میں الحق کے تبصرے میں اسی درد کا اظہار کر چکا ہوں۔ حسب حکم "الحق" پر تبصرہ (۱) اسی ذی الحجہ کے پرچے میں آرہا ہے، تبصرہ راقم آثم کے قلم سے ہے اور "خوگر حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی" اس میں آگیا ہے۔

امید ہے کرمِ عالی معاف رکھے گا، اور آنجناب کی پسند و ناپسند کا منتظر رہوں گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام نیاز۔

مصر سے "دیوان شافعی" چھپ کر آیا ہے۔ کسی صاحب نے امام شافعی کے اشعار حکمت کو متفرق مأخذ سے یکجا کر دیا ہے۔

میں نے رفیق محترم مولانا محمد اسلم صاحب سے کہا ہے کہ اس کا ترجمہ اور آسان تشریح کر دیں۔ میرا جی چاہتا ہے۔ آپ کو بھیجد یا جائے۔ یوں میری رفاقت بھی ادا ہو جائیگی، اور یہ گنجینہ حکمت لوگوں تک بھی پہنچ جائیگا۔

گو "بینات" اس کا زیادہ مستحق تھا مگر "بینات" اور "الحق" ایک ہی چیز ہیں۔

فقط محمد یوسف عفا اللہ عنہ

(الحق میں مکتوب نگار کے مضامین کی تفصیل)

۱۔	حیات عیسیٰ علیہ السلام (پیام صلح کے جواب میں، جلد ۱۱ شمارہ ۱۲	۲۔	حیات عیسیٰ علیہ السلام جلد ۱۲ شمارہ ۱
۳۔	خلیفہ ربوہ کی پیشگوئیاں جلد ۱۱ شمارہ ۹	۴۔	روسی انقلاب کے بعد روسی وفد اور جمعیۃ العلماء ہند، ایک غلط کہانی جلد ۱۳ شمارہ ۱
۵۔	کیا مرزا غلام احمد مسیح موعود ہے؟ (مسئلہ جہاد کی روشنی میں ۲ اقساط جلد ۱۰ شمارہ ۶، ۷	۶۔	مرزا غلام احمد قادیانی کے سات دن جلد ۱۰ شمارہ ۸
۷۔	ادارہ تحقیقات اسلامی او کارڈاکٹر فضل الرحمان کا ماڈرن اسلام ایک نظر میں ۴ اقساط جلد ۲ شمارہ ۳، ۴، ۵، ۶	۸۔	پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ میں ڈاکٹر فضل الرحمان کی اسلام کے خلاف زہر افشانی جلد ۲ شمارہ ۲
۹۔	ڈاکٹر فضل الرحمان اور اُن کے تحقیقاتی فلسفہ کے بنیادی اصول جلد ۲ شمارہ ۱	۱۰۔	ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے تیکسی نظریہ پر ایک نظر جلد ۱ شمارہ ۱۲
۱۱۔	رؤیت ہلال کی شرعی حیثیت ۲ اقساط جلد ۳، ۴ شمارہ ۱۲، ۱	۱۲۔	عمر احمد عثمانی ادارہ تحقیقات اسلامی کی تحریفات کا اجمالی جائزہ تعدد ازدواج اور اسلام جلد ۲ شمارہ ۶
۱۳۔	عمر احمد عثمانی ادارہ تحقیقات اسلامی کی تحریفات کا اجمالی جائزہ طلاق کے احکام جلد ۲ شمارہ ۷	۱۴۔	عمر احمد عثمانی ادارہ تحقیقات اسلامی کی تحریفات کا اجمالی جائزہ یتیم پوتے کی وراثت جلد ۲ شمارہ ۸
۱۵۔	عمر احمد عثمانی ادارہ تحقیقات اسلامی کی تحریفات کا اجمالی جائزہ صغر سنی کی شادیاں اور اسلام جلد ۲ شمارہ ۵		

محمد یوسف مجاہد سیکرٹری جنرل سپاہِ صحابہؓ پاکستان

مکرمی ومحترمی جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب السلام علیکم! طالب خریت خریت سے ہے۔آپ کا گرامی نامہ ملا۔ملی یکجہتی کونسل کے اجلاس مورخہ 3 اگست سے متعلق ایجنڈا سے آگاہی ہوئی۔ایجنڈا میں ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی شق کا اندراج حسب سابق نہ کیا گیا ہے اور وہ شق دِل آزادلٹریچر ہی کافر کافرشعیہ کے نعرہ کا سبب بنا اور کئی مقامات پر لا اینڈ آرڈر کے مسائل پیدا ہوئے۔ایسے ہی لاتعداد واقعات کے سبب ملی یک جہتی کونسل معرض وجود میں آئی اور اسکی با قاعدہ تشکیل 24 مارچ 1995ء کو ہوئی جسمیں دو بنیادی نقاط "قیام امن "اور " دِل آزار " لٹریچر کا خاتمہ تھے مگر مقام حیرت وافسوس ہے کہ آج تک دِل آزار لٹریچر کے معاملہ میں ملی یکجہتی کونسل کی کارکردگی صفر رہی ہے دل آزار لٹریچر سے متعلق کمیٹی نے اس ضمن میں کبھی کوئی رپورٹ پیش کی ہے اور نہ ہی شاید طلب کی گئی ہے۔ایجنڈا کی شق نمبر 4 میں سب سے پہلے اس کمیٹی کی رپورٹ طلب کی جائے دل آزار لٹریچر کمیٹی کے سربراہ کو مطلع کر کے با قاعدہ رپورٹ طلب کی جائے اور آئندہ کا ہدف دیا جائے۔دِل آزار لٹریچر ہی ملک میں افراتفری اور گھمبیر مسائل کا موجب ہے اگر ملی یکجہتی کونسل اس جانب فوری اور مثبت توجہ دینے سے قاصر رہی تو کونسل اپنی افادیت کھودے گی اور قیام امن کا معاملہ بھی کسی حتمی نتیجہ تک نہیں پہنچ پائے۔ایجنڈا کی تیسری شق دستوری کمیٹی کی رپورٹ سے متعلق ہے۔بندہ دستوری کمیٹی کا رکن ہے۔کونسل میں شامل مختلف الخیال پارٹیوں مختلف مسلک ان کے گروپس اوران کے دساتیر کی موجودگی ملی یکجہتی کونسل کیلئے ضابطہ کار یا دستور بڑی سوچ وفکر کے بعد مرتب کرنیکی ضرورت تھی اور ہے۔

کونسل میں شامل تمام پارٹیوں سمیت ان پرٹیوں کو بھی مدنظر رکھا جائے جو مستقبل قریب میں کونسل کا رکن بنا چاہیں اور ملکی سلامتی اور دفاعی قیام امن وقانون کی بالادستی کیلئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیں (خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم) ہمیں اساسی جماعتوں کا احترام کرتے ہوئے کسی دوسری جماعت پر قدغن لگانے کی بجائے دروازے کھلے رکھنے ہونگے۔زیر دستخطی نے مختلف مذہبی سیاسی جماعتوں کے دساتیر کا جائزہ لیکر ایکمسودہ پیش کیا ہے ملی یکجہتی کونسل کی موجودہ صورت حال اور مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے میری انتہائی گزارش ہوگی کہ ملی یکجہتی کونسل کے اغراض ومقاصد ہی ضابطہ کار یا دستور کے اغراض ومقاصد قرار دیئے جائیں اور میری طرف سے پیش کردہ سفارشات کا سربراہی اجلاس میں بغور جائزہ لیا جائے۔ والسلام: احقر محمد یوسف مجاہد سیکرٹری جنرل سپاہِ صحابہؓ پاکستان

☆☆☆

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد

۱۸اگست ۱۹۸۲ء (یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور کمیٹی معادلہ اسناد دینی وجامعی)

جناب مولانا صاحب۔محترمی السلام علیکم امید واثق ہے کہ آپکو ہمارا ارسال کردہ خط نمبر 8-418 را کیڈمک بمعہ پیش نامہ برائے کمیٹی معادلہ اسناد دینی وجامعی مل چکا ہوگا کمیٹی کا اجلاس جیسا کہ آپکو معلوم ہے 25 اگست کو صبح دس بجے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن میں ہو رہا ہے اس سلسلہ میں آپ سے گزارش ہے کہ اجلاس میں اپنی شرکت کے بارے میں ہمیں بذریعہ تار یا ٹیلیفون جلد مطلع کریں۔تار اور فون معہ متعلقہ فرد کا پتہ نیچے درج ہے۔نیز اسلام آباد میں اپنی آمد اور قیام کے بارے میں مفصل پروگرام سے مطلع کریں جس کے لیے ہم آپکو پہلے ہی پروفارمہ بھیج چکے ہیں اسکو پر کر کے زیر دستخطی کے پتہ پر جلد ارسال کردیں تا کہ آپکو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

نوٹ۔ارسال کردہ پیش نامہ ہمراہ لانا نہ بھولیے گا۔

والسلام: چشم براہ محمد لطیف ڈپٹی ڈائریکٹر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن سیکٹر ایچ۔9 اسلام آباد فون۔40737